دورِ فتن کے بارے میں احادیث نبی ﷺ

کتابُ الفِتن

نعیم بن حماد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کِتَابُ الفِتَن

امام العلامات الحافظ شیخ نعیم بن حماد

مترجم: مولانا ابوبکر واحدی

نظر ثانی: پروفیسر مولانا محمد رفیق چوہدری

یکے از مطبوعات...... العلم ٹرسٹ
العلم ٹرسٹ کچا لارنس روڈ بمقابل ڈرگ کورٹ لاہور
0423-6882867

نام کتاب .... کتاب الفتن
مصنف .... امام العلامات الحافظ شیخ نعیم بن حماد
مترجم .... مولانا ابوبکر واحدی
نظر ثانی .... پروفیسر مولانا محمد رفیق چوہدری
سن اشاعت .... اپریل 2015ء
تعداد 1000
قیمت .... 1200/- روپے

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

انتساب!

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کی اس دعا کے نام

اللھم انی اعوذ بک من فتنہ مسیح الدجال

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں

شیخ نعیم بن حماد اور کتاب الفتن کا تعارف

خراسان کی فتح پر احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ مامور ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرد اب مروشاہجان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریائے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے، جسے آجکل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر 21 ہجری (641 عیسوی) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کرلیا۔ آپ نے صحار عبدی کے حوالے ہرات کیا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخس (ترکمانستان وایران کی سرحد) اور مطرف بن عبداللہ کو نیشاپور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مروشاہجان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرورود (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہو گیا اور احنف بن قیس رضی اللہ نے مروشاہجان پر قبضہ کرلیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دارالخلافہ بنا۔ یہی مقام تھا جہاں سے ابومسلم خراسانی نے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی۔ یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان سنجر سلجوکی بھی یہیں مقیم رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوکی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے۔ اس نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروادی تھی۔ بعدازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اسکے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اسکی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے گذشتہ شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی ہے کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنھیں فتح کے بعد مروشاہجان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معاویہ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامات الحافظ نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث ابن ہمام بن سلمہ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرو میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرو میں پیدا ہونے کی وجہ سے المروزی کہلوائے، کنیت ابوعبداللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپکو نعیم بن حماد الاعور بھی لکھا جاتا تھا۔

آپ علمی سفر کے ابتدائی دور میں جہم بن صفوان سمرقندی کے فرقے سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کرلیا اور اس کے فرقے کی رد میں کتب بھی لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت، فقیہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمیذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبداللہ بن مبارک انکے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ فقہی طرز پر شیخ نعیم بن حماد کی آرا امام ابوحنیفہ سے مخالفت پر ملتی ہیں جسے دور حاضر میں تقلید کے جھگڑے میں ضرورت سے زیادہ جگہ دے دی گئی ہے۔ شیخ نعیم کا تعارف لکھتے ہوئے اس باب کو نظر انداز کرنا مشکل تھا، مگر اس نوع کی بحث کا خلاف مزاج ہونے کی بنیاد پر صرف اتنے تبصرے پر انحصار کروں گا کہ جہاں شیخ نعیم بن حماد کا شمار محدثین کے اساتذہ میں ہوتا ہے وہاں امام اعظم ابوحنیفہ کا شمار نعیم بن حماد کے شیوخ کے بھی شیوخ میں ہوتا ہے۔ جرح وتعدیل سے شائد ہی کوئی دامن خالی ہو لہٰذا جرح وتعدیل کی بحث یا کسی تاریخ روایت کی بنیاد پر اسلاف کے کسی علمی اختلاف کو اکھاڑے کا رنگ دینا دور فتن ہی کی نشانی ہی قرار پا سکتی ہے۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکا زیادہ رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا نعیم تم وہی ہو نا جو ہماری حدیث کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرما دیجیے تا کہ میں ان ارشادات سے براہ راست اخذ کر لیا

کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سینے سے لگا لیا۔ غالباً یہی خواب تھا جسکی برکت سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے شخص بنے باقی محدثین کے مسندات ان کے بعد لکھی گئیں۔ نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی۔ لگے ہاتھوں یہ ذاتی گمان بھی ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غالباً یہ اسی خواب کا اثر تھا کہ شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری کی طرح روایت کو جرح وتعدیل کی کسوٹی پر پرکھ کر انکی خبر کو قبول یا رد کرنے کی بجائے معلق، مرسل، معتزل، منقطع، صحیح، حسن، مدلس، مرسل، موضوع، متروک اور منکر سب طرح کی روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاخرین کے سر پر ڈال دیا ہے۔

عراق کے حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔ وہاں آپ نے 40 سال کے لگ بھگ قیام کیا۔ مامون الرشید کے دور میں فتنہ خلق قرآن کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی تو بڑے بڑے اعیان کو ابتلاء میں مبتلا کیا گیا۔ مامون کے انتقال کے بعد معتصم خلیفہ بن گیا۔ اس نے محمد بن ابی دؤاد کو اپنا وزیر اور قوت بازو بنایا۔ اس طرح معتصم، مامون سے بھی زیادہ اس نظریے کے لیے سخت گیر ثابت ہوا۔ اسی فتنہ کے ڈر سے بعض علما نے اس مسئلہ سے توقف کیا، وہ نفیاً یا اثباتاً اس کا کوئی جواب نہ دیتے تھے۔ قرآن مخلوق ہے یا نہیں۔ امام احمد بن حنبل اور شیخ نعیم بن حماد جیسے بعض شیوخ نے استقامت کا مظاہرہ کیا، اور حکومت کی مرضی کے برعکس قرآن کو مخلوق ماننے سے انکار کر دیا۔ شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔ مصر سے عراق انہیں امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن یحیی بویطی کے ساتھ بیڑیاں پہنا کر لایا گیا۔ جب ان سے قرآن پاک کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے دونوں آرا کے درمیان تطبیق کرنا چاہی مگر حکومت وقت کے حسب منشا جواب دینے سے انکار کرنے پر انہیں سامرا (بغداد سے 78 میل شمال) کی جیل میں قید کر دیا گیا اور بیڑیاں پہنا کر رکھی گئیں، یہاں تک، وہ قید وبند کے صعوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق واحد سے جا ملے۔ جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے اسی حالت میں (بیڑیوں سمیت) دفن کیا جائے، میں اپنے مخالفوں سے اپنے اللہ کی عدالت میں مخاصمت کروں گا۔ ناس ہو اس اختلاف فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ ظالموں نے جیل میں ان کی وفات کے بعد شاہی حکم پر اسی طرح بیڑیوں کی حالت میں انہیں گڑھے میں ڈال دیا۔ اس عظیم محدث کو نہ کفن دیا گیا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ آپ کا جیل کا دور 7 سال کے لگ بھگ بتایا جاتا ہے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا

امام بخاری، ابن معین اور امام احمد رحمھم اللہ اور باقی محدثین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا ہے۔ انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجلی، امام ابو حاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دار قطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے روایات بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں ملتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

علم الاخر الزمان، اصحاب رسول میں سب سے زیادہ راز دار رسول حضرت حذیفہؓ بن یمان کو نصیب ہوا۔ محدثین میں سے ان علم کا امام شیخ نعیم بن حماد کو کہا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول نے فتن سے بچنے کیلئے جس طور سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علم سے استفادہ کیا کہ آج بھی فتن کے اس انتہائی سطح میں ڈوبی امت کی نجات کی راہیں اسی علم میں پوشیدہ ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی کے آخری ایام میں حضرت جبرائیلؑ نے امت کے سامنے انسانی شکل میں آکر پورے دین کا خلاصہ حدیث احسان کے پانچ سوالوں کی شکل میں رکھ دیا تھا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے پانچ میں سے دو سوال علم الاخر الزمان سے ہی متعلق تھے۔ علم الاخر الزمان ہی ختم نبوت کی عقلی دلیل بھی ہے کہ جب قیامت تک کی تمام انبا (خبریں) دی جا چکی

تو کسی اور نبی کی ضرورت چہ معنی دارد۔ وہ ساری خبریں انسانی قافلے کیلئے سنگ میل کا کردار ادا کرنے کو تیار قرآن مقدس اور احادیث کے فتن و ملاحم کے ابواب میں محفوظ ہیں۔ تفسیر القرآن بالحدیث کرتے ہوئے ان احادیث کا استعمال آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں کیا گیا۔ احادیث کو فقہ مرتب کرنے میں تو مسلمانوں نے کمال درجے میں استعمال کیا مگر فتن کی احادیث پر فقہ جیسا کام تو کجا انہیں موضوع کے اعتبار سے کبھی تمام کتب احادیث سے ایک جگہ اکٹھا بھی نہیں کیا گیا۔ نبی کے بعد نبوت کے خدامون کو اسی علم کی بنا پر دنیا کو حال اور مستقبل کی خبریں دیتی ہیں۔ انتہا درجے پر دجل کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔ دوسری جانب وہ علوم جو اس علم کے کھلنے کے لیے ضروری ہیں انکے حصول کے بغیر صرف علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈالنے کا کام سپرد کر دیا جائے۔ اول الذکر لوگ اگر اس علم سے استفادہ کرنا چاہیں تو انکو اپنی کمزوریوں کا احساس ہو جانا کوئی دشوار عمل نہیں۔ تاہم ثانی الذکر بوڑھے کو شائد اپنی عمر بھر کے تجربے کا خمار اپنی کمزوری پر نظر کروانے کی بجائے سوئی اور دھاگے کے بناوٹ میں غلطیاں ڈھونڈنے پر لگا دے۔ ثانی الذکر لوگوں سے پیار کی بنیاد پر اپنی بساط کے مطابق ان مذکورہ بنیادی علوم کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ تاریخ اور بالخصوص اقوام یافث اور سامی کی تاریخ پر نظر۔
2۔ قرآن احادیث اور تاریخ اسلامیہ کے اطلس کا مطالعہ۔
3۔ عالمی سیاست، معیشت اور سماجی حالات سے آگاہی۔
4۔ ممالک کے باہمی تعلقات کی نوعیت کا علم
5۔ موجودہ مالیاتی نظام اور بالخصوص کرنسی اور بینکوں کے معاملات کا علم اور انکی خبروں پر نظر
6۔ معاملات کے ظاہر کو دیکھ کر رائے قائم کرنے کی بجائے ان کی باطن پر سوچنے کا مزاج۔
7۔ تکوینی وقت کا ہمارے مہ و سال سے فرق کا ادراک۔ تکوینی وقت کی اقسام مثلاً الدہر، السابوع، العدان اور القرون وغیرہ پر نظر۔

آخری سطور میں چند باتیں شیخ نعیم بن حماد کی اس کم و بیش سوا بارہ سو سال قدیم نایاب کتاب کی اشاعت پر بھی ہو جائیں۔ اس کتاب کی اشاعت میں کوشش کرنے والے لوگوں کے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی اس کتاب سے انشاء اللہ استفادہ ہوتا رہے گا۔ لہٰذا یہ درج کر دینا فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ اس کتاب کی اشاعت میں مرکزی کردار ہمارے دور کے عظیم محقق مصنف اور دانشور جناب اوریا مقبول جان عباسی صاحب کا ہے۔ جنکی تحریروں نے مجھ سمیت کئی لوگوں کو فتن کے اس دور میں سوچنے کا انداز سکھایا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جتنی خوبیاں نظر آتیں ہیں وہ انہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں اس پہلی اشاعت میں رہ گئی ہیں اس میں میری ناتجربہ کاری اور کم علمی کا ہاتھ ہے جنہیں اگلی اشاعتوں میں درست کر لیا جائے گا۔

آخری التماس یہ ہے کہ

اس کتاب کا کوئی قاری اگر آدم و ابلیس کے قصے اور معرکہ روح و بدن کے ان آخری عظیم ترین سپہ سالاروں یعنی امام المہدی رضی اللہ یا مسیح علیہ السلام یا انکی معیت میں وقت گزارنے والوں۔ میں سے کسی کا دور پالے تو اپنے ساتھ ساتھ مجھ بدکار کا بھی سلام پیش کر دے اور بخشش کی دعا کی درخواست امانت اور وصیت سمجھ کر کر دے۔

مع السلامہ

مبین قریشی

دورِ فتن

قرآنِ حکیم میں قربِ قیامت اور آخرالزمان کی ایک نشانی کو انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ دورِ فتن کے بارے میں سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنی امت کو خبردار کیا، وہیں اس زمانے کی بہت سی نشانیوں کے ساتھ اس نشانی ''یاجوج اور ماجوج'' کے کھولے جانے کے بارے میں بھی وضاحت کا ساتھ بتایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں کس قدر وضاحت کے ساتھ ''یاجوج اور ماجوج'' کے کھولے جانے کے وقت کا تعین یعنی Time Line کو سورۃ الانبیاء کی آیات 95 اور 96 میں بیان کیا ہے۔

''اور ممکن نہیں کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہو پھر وہ پلٹ آئیں، یہاں تک کہ
جب ''یاجوج اور ماجوج'' کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں۔''

''یاجوج اور ماجوج'' کون ہیں، قرآن پاک میں ان کی نشانی بتاتے ہوئے اللہ سورہ الکہف میں فرماتا ہے۔'' اے ذوالقرنین! ''یاجوج اور ماجوج'' زمانہ آخر میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں (الکہف۔94)۔ چونکہ یاجوج اور ماجوج نے زمانہ آخر میں فساد پھیلانا تھا اس لیے ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے درمیان موجود درّے میں تانبے اور لوہے کی ایک دیوار بنا دی اور فرمایا کہ یہ اسے اس وقت تک عبور نہیں کر سکتے جب تک اللہ کا حکم نہ ہو جائے۔ قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء کی اوپر دی گئی آیات میں جس قوم کی جانب اشارہ کیا گیا ہے وہ بنی اسرائیل ہے۔ اس قوم کو تاریخ کے حوالوں سے دیکھیں کہ کیا یہ قوم اپنی ''بستی'' میں واپس آچکی ہے؟۔ اگر آچکی ہے تو پھر ''یاجوج اور ماجوج کون ہیں۔

بنی اسرائیل کے تذکرے قرآن پاک میں بیشمار آئے ہیں۔ اس قوم پر مختلف عذابوں کا ذکر بھی ہے اور ان کی نافرمانیوں، حیلہ سازیوں اور مکاریوں کی داستانیں بھی بہت وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ اگر یہی بنی اسرائیل واپس یروشلم آچکی ہے تو پھر آج کا دور ہی دورِ آخرالزمان ہے، دورِ فتن ہے۔ اور اگر یہ دورِ فتن ہے تو پھر قرآن پاک کے تعین کردہ اس وقت کے مطابق یاجوج اور ماجوج کون ہیں، کہاں ہیں۔ یہ ہے وہ سوال جو آج کے دورِ فتن کا سب سے بڑا سوال ہے۔ بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔ ''اور ہم نے دنیا میں ان کو مختلف جماعتوں میں بانٹ دیا'' یعنی بنی اسرائیل وہ واحد قوم ہے جن کی بستی ایسے تباہ نہیں کی گئی کہ کوئی بھی زندہ نہ بچے، جیسے عاد وثمود، بلکہ یہ قوم پوری دنیا میں بکھیر دی گئی۔ تاریخ شاہد ہے کہ 70ء کے قریب رومی افواج نے حملہ کر کے یروشلم کو تباہ برباد کر دیا اور یہودی قوم پوری دنیا میں تتر بتر ہو گئی اور دو ہزار سال تک مختلف ملکوں کی خاک چھانتی رہی۔ یہ مقدس بستی، یروشلم ہے اور اس بستی کے آس پاس یہودی پہلی جنگ عظیم اوّل کے زمانے میں واپس آکر آباد ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ان کی یہ آبادکاری ایک عالمی معاہدے بالفور ڈیکلریشن کے نتیجے میں شروع ہوئی۔ یہودی قرآن پاک کی بتائی گئی اس برباد بستی میں واپس آگئے ہیں تو پھر قرآن کے مطابق ''یاجوج اور ماجوج'' کو اب تک پوری دنیا پر چھا جانا چاہیے تھا۔ یہ یاجوج اور ماجوج کون ہیں؟۔ قرآن پاک کی بتائی ہوئی وہ حقیقت جس کا ادراک علامہ اقبال کو ہوا اور انہوں نے اپنے اس شعر میں اس

آیت کی تفسیر یوں کی۔

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف "ینسلون"

یاجوج اور ماجوج کون ہیں؟ رسول ﷺ نے فرمایا "اللہ نے بنی آدم کو دس حصوں میں تقسیم کیا۔ ان میں نو حصے یاجوج ماجوج بنائے اور ایک حصہ باقی سارے لوگ" (مستدرک حاکم)۔ یعنی یہ بنی آدم میں سے ہیں، پھر فرمایا "اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلائیں گے (طبرانی)" یعنی اس دنیا کا سودی نظام، کارپوریٹ کلچر اور کیمونسٹ معیشت سب ان کے فساد کی علامتیں ہیں۔ یہ کب سے آزاد ہونا شروع ہوئے؟ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت کے مطابق سیدہ زینبؓ بنت جحش فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گھبرائے ہوئے آئے اور فرمایا "عربوں کیلئے خرابی ہے، اس شر سے جو قریب آ گیا ہے"۔ پھر انگلی اور انگوٹھے کا اشارہ کرتے فرمایا "آج اس کے برابر یاجوج اور ماجوج نے دیوار میں سوراخ کر لیا ہے"۔

تاریخ یہاں ایک واقعے کا ذکر کرتی ہے کہ کوہ قاف کے دامن، جہاں ذوالقرنین نے دیوار بنائی تھی، وہاں پر آباد ایک قبیلے نے انہی دنوں میں یہودیت کو مذہب کے طور پر اختیار کر لیا۔ آج ان یورپی یہودیوں کی نسل اس قدر بڑھ چکی ہے کہ تمام دنیا کے یہودیوں میں اصل بنی اسرائیل ایک فیصد ہیں اور یہ ننانوے فیصد۔ انہیں اشکنازی (Ashkenazi) یہودی کہا جاتا ہے۔ یہی وہ یہودی ہیں جنہوں نے 1896ء میں صیہونیت کی بنیاد رکھی اور مشہورِ عالم پروٹوکول (Protocols) تحریر کیے۔ پروٹوکول تحریر کرنے کے بعد اشکنازی یہودیوں اور مغربی یورپ کے عیسائیوں کے درمیان ایک گٹھ جوڑ ہوا ہے جس کے نتیجے میں یہودیوں پر دو ہزار سالہ زوال ختم ہوا۔ لیکن اتحاد سے ایک تہذیب نے جنم لیا جس کا نام ہے جدید مغربی تہذیب (Modern western civilization) نے جنم لیا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں یہودیوں نے بحر طبریہ عبور کر کے یروشلم میں آباد ہونا شروع کیا اور اس دور میں اس جدید مغربی تہذیب نے اپنے پنجے پھیلا دیے۔ لیکن اس جدید مغربی تہذیب کے پس پردہ وہ بینکاری کا سودی نظام ہے جو جس کے بطن سے ایک جعلی کاغذی کرنسی نے جنم لیا اور سود کے ذریعے پوری دنیا معاشی، جمہوری اور سیاسی نظام کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ انہوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا "اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کے معاش میں فساد پھیلائیں گے۔" قرآن انہیں فساد پھیلانے والے یعنی مفسدین کے نام سے یاد کرتا ہے۔ فساد پھیلانے والوں کی تعریف اللہ کریم نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں کھول کر فرما دی۔ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ مچاؤ تو وہ کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں" (البقرہ۔11) یہ لوگ صرف چند لاکھ یہودی اور عیسائی نہیں بلکہ وہ پورا عالمی نظام ہے جو اس پوری دنیا میں اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔ چونکہ یاجوج اور ماجوج دجال کی آمد سے پہلے اس کے پورے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے نکالے گئے ہیں، اس لیے انہوں نے پوری دنیا کو اپنے نظام کا اسی طرح غلام بنا لیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی صبح کافر ہوگا اور شام کو مسلمان۔" (مسند احمد) صبح وہ سود کے بینکاری نظام کو سجدہ کرتا ہے اور رات کو اللہ کے حضور۔ رات کو ٹیکنالوجی کو خدا مانتا ہے اور صبح اللہ کو۔ پارلیمنٹ میں بیٹھتا ہے تو اسے سپریم اور بالاتر سمجھتا ہے، اسے قانون کا ماخذ بتاتا ہے اور قرآن پڑھتے ہوئے اللہ کو سپریم کہتا ہے اور قرآن کو قانون کا ماخذ بتاتا ہے۔ ریاست اقتدار اعلیٰ کی علامت ہے جبکہ اللہ نے اقتدار اعلیٰ کو اپنے لیے خاص کرتے ہوئے اپنے آپ کو "الملک" کہا ہے۔

"یاجوج اور ماجوج" کی سب سے بڑی علامت جو سید الانبیاء نے بتلائی وہ یہ ہے کہ "اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ

لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلائیں گے (طبرانی)۔ اسی طرح ان کی ایک اور طاقت اور نا قابل تسخیر قوت کا ذکر صحیح مسلم کی ایک حدیثِ قدسی میں ہوا ہے "ہم نے اپنے بندوں سے (یاجوج ماجوج) ایسے تخلیق کیئے ہیں کہ کوئی ان کو شکست نہیں دے سکتا حتیٰ کہ میں ان سے جنگ کروں"۔ بنی آدم کی نسل سے پیدا ہونے والے یہ یاجوج اور ماجوج وہ ہیں جنہیں قرآن کی سورہ کہف میں فساد پھیلانے والے کہا گیا ہے اور جنہیں اللہ خود جنگ کے ذریعے ختم کرے گا۔ قرآن پاک نے ایک دلیل اس گروہ کو واضح کرتی ہے۔ سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک اللہ نے کسی گروہ کے خلاف جنگ کا اعلان نہیں کیا سوائے سود کھانے والوں کے۔ اللہ فرماتا ہے "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو (البقرہ 279-278)۔ اللہ نے قاتلوں، زانیوں، مشرکوں، چوروں، غیبت کرنے والوں حتیٰ کہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا۔ لیکن سود کھانے والوں کے خلاف کیا۔ اللہ حکیم و دانا ہے، عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ یاجوج اور ماجوج جب اس دنیا پر اپنے فتنے سے غالب آئیں گے تو ان کی پشت پر ایک مضبوط سودی نظام ہوگا۔ یہی معاش میں وہ بگاڑ ہے جس کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے۔ "یاجوج اور ماجوج" کے اس فتنے کے بارے میں عموماً یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ یہ دجال کے خروج کے ہمرکاب ہوگا۔ جبکہ قرآنِ پاک چونکہ اسے یروشلم میں یہودیوں کی واپسی کے ساتھ منسلک کرتا ہے، بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم زمانہ بناتا ہے۔ قرآن کی اس سچائی کے مطابق آج ہم اسی "یاجوج اور ماجوج" کے "ورلڈ آڈر" میں زندہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کی ایک ترتیب اس حدیث میں بتائی ہے۔ جو مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم اور نعیم بن حماد کی الفتن میں درج ہے۔ ان فتنوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر بھی باقی حدیث کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن ترتیب زمانی اس حدیث میں موجود ہے "حضرت عمیر بن ہانی نے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمر کو فرماتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کو بیان فرمایا یہاں تک کہ احلاس کے فتنے کو بیان کیا۔ کسی نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ فتنہ فرار، گھر بار اور مال کے لٹ جانے کا ہوگا۔ پھر خوشحالی اور آسودگی کا فتنہ ہوگا۔ اس کا دھواں ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ میرے اولیاء تو متقین ہیں۔ پھر لوگ ایک نااہل شخص پر متفق ہو جائیں گے۔ پھر تاریک فتنہ ہوگا۔ یہ فتنہ ایسا ہوگا کہ امت کا کوئی فرد نہیں بچے گا جس کو اس کے تھپیڑے نہ لگیں۔ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ لمبا ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ لوگ اسی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ دو خیموں میں بٹ جائیں گے۔ ایک ایمان والوں کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا۔ دوسرا نفاق والوں کا خیمہ جس میں ایمان نہیں ہوگا۔ تو جب تم اس طرح تقسیم ہو جاؤ تو بس تم دجال کا انتظار کرنا کہ آج آئے یا کل آئے" اس حدیث میں جس تاریک فتنے کا ذکر کیا گیا اس کی ایک اور حدیث سے مطابقت ملتی ہے جس کا مفہوم یہ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سود اس قدر عام ہو جائے گا کہ ہر کسی تک اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔ یعنی یہ فتنہ پوری بنی نوع انسان کو گھیرے میں لے لے گا۔ حرم کی چاردیواری اور مدینۃ النبی کے اردگرد، بغداد کی گلیوں، مشہد کے بازاروں، سیدنا علی ہجویری کی نگری، غرض کوئی جگہ اور مقام دیکھ لیں آپ کو سودی نظام معیشت کی کارفرمائیاں نظر آئیں گی۔ کرنسی نوٹوں سے اے ٹی ایم مشینوں اور بینکوں کی عمارات تک سب کی سب اس دجالی ورلڈ آڈر کی گواہی دیتی ہیں جسے یاجوج اور ماجوج نے اس دنیا پر نافذ کر رکھا ہے اور جس کا بظاہر کوئی توڑ اس دنیا کو نہیں سوجھ رہا۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے وہ پورا نظام ہے جو ٹیکنالوجی، فوجی طاقت اور ریاستی جبر کے ساتھ سیکولر تعلیم اور اخلاقیات کے ساتھ پیچ کارنے ہوئے ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس میں صبح کا کفر اور رات کا ایمان بتایا گیا ہے۔ ہم اس پورے نظام کے کل پرزے بن

چکے ہیں۔ ہم دن بھر اسے قائم رکھنے کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور رات کو اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر مومن ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس نظام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یاجوج اور ماجوج دو مخصوص عربی الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ یاجوج عربی زبان کا فاعل (Active) لفظ ہے اور ماجوج مفعول (Passive)۔ یعنی یہ دو چہروں والے لوگ ہوں گے۔ ظلم کریں گے اور کہیں گے ہم امن کے پیامبر ہیں۔ اپنے آپ کو مذہب کے علمبردار کہیں گے لیکن مذہب سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ ہوگا۔ غرض یاجوج اور ماجوج بنی آدم میں سے ایسی قوم، قبیلہ یا گروہ ہے جو اس قدر طاقتور ہے جسے صرف اللہ ہی اپنی طرف سے اعلانِ جنگ سے ختم کرے گا، جو معیشت میں فساد پھیلائیں گے اور جو قرآن کے مطابق مفسدین ہیں۔ سیاسی نظام، عدالتی نظام اور معاشی نظام میں فساد برپا کیئے ہوئے ہیں۔ ہر وہ حکم جو اللہ نے ان معاملات میں دیا ہے، اس کے مقابلے میں انہوں نے ایک مربوط تصور کے ساتھ نظام وضع کیا، سودی معیشت، عوام کی حاکمیت، زنا، چوری اور قتل کی سزاؤں کے مقابلے میں زنا اور بے حیائی و فحاشی کو معاشرتی رویہ قرار دینا، چوروں کو دارالاصلاح کی راہ دکھانا اور قصاص کا قانون جس میں اللہ نے زندگی رکھی ہے اسے ختم کرنا۔ یہ ایک پورا ورلڈ آڈر ہے جس کی بقا سود کے معاشی نظام پر ہے۔ ان کا یہ فساد صرف اور صرف حکمرانی کے معاملات میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں نظر آتا ہے۔ خاندانی نظام کا فساد جس کی وجہ سے اب حرامی اور حلالی بچے کی تمیز ختم ہو گئی ہے۔ جنسی تعلقات کا فساد کہ اب ہم جنس پرستی اور ہم جنس پرستوں کے حقوق کی جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں۔ زراعت کے نظام میں فساد کہ اب جس طرح کیمیکل اور جنیاتی انجینئرنگ کے ذریعے بیج تیار ہو رہے ہے اور ان میں قوموں کو تباہ کرنے کے لیے زہر تک شامل کیا جا رہا ہے۔ نسلی فساد ایسا کہ ایک خاص منصوبے سے پوری کی پوری قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ مذہبی تصورات میں فساد ایسا کہ ہر مذہب کی ایک نئی صورت دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور پھر اپنے پروردہ مذہبی علماء کو اس نظام کا گرویدہ بنا دیا جاتا ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس میں مذہبی رہنما بھی اسلامی جمہوریت، اسلامی سوشلزم، اسلامی بینکنگ، اسلامی کلچر وغیرہ جیسی اصطلاحات سے اس دین کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں۔ ایک مکمل دین جو اپنی اصطلاحات اور اپنی طرز زندگی لے کر مبعوث ہوا تھا۔ صرف ایک مثال دیکھئے کہ بڑے سے بڑا اسلامی مفکر بھی انسانی حقوق کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔ حقوق العباد نہیں کہتا۔ کیونکہ یہ لفظ بولنے سے اللہ کا تصور سامنے آ جاتا ہے اور دوسری بات یہ کہ حقوق العباد انسانی رشتوں کے حوالے سے ہیں جب کہ یاجوج ماج کے دجالی نظام میں یہ تصور ہی بے معنی ہے۔ اسلام میں والدین، اولاد، پڑوسی، بیوہ، یتیم، نادار، مسکین، بیوی اور خاوند کے حقوق ہیں۔ لیکن انسانی حقوق کے چارٹر میں کہیں ان کا ذکر نہیں۔ بس لفظ انسان لکھا گیا ہے۔ بوڑھا ہے تو اولڈ ایج ہوم میں بھیج دو اور بے نیاز ہو جاؤ۔ خاندانی نظام سے ماورا بچے پیدا کرو اور ریاست کو ذمہ دار بنا دو۔

آخر میں ایک حسن حدیث لکھ رہا ہوں کہ ان فتنوں سے بچنے کا راستہ کیا ہے۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان نے فرمایا، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال پوچھتا، اس خوف سے کہ کہیں شر مجھے پکڑ نہ لے (بخاری، مسلم) انہی حذیفہ بن یمان کا قول نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں درج کیا ہے۔ "یہ فتنے ایسے لمبے ہو جائیں کہ جیسے گائے کی زبان لمبی ہوتی ہے۔ ان فتنوں میں اکثر لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ البتہ وہ رہیں گے جو پہلے سے ان فتنوں کو پہچانتے ہوں گے۔ کتاب الفتن کا اُردو ترجمہ کر کے اسے شائع کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم اس دورِ فتن کے فتنوں کو پہچان سکیں۔

اوریا مقبول جان
چیئرمین
العلم ٹرسٹ

دیباچہ

خراسان کی فتح بن قیس رضی اللہ مامور ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرد اب مرد شاہجہان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریائے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے جسے آج کل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ امیر المومنین عمر رضی اللہ کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر ۲۱ ہجری (641 عیسوی) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کیا۔ آپ نے صحار عبدی کو پیچھے ہرات چھوڑا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخ (ترکمانستان و ایران سرحد) اور مطرف بن عبداللہ کو نیشا پور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مرد شاہجہان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرورود (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہو گیا اور احنف بن قیس رضی اللہ نے مرد شاہجہان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دار الخلافہ بنا کیونکہ ابو مسلم خراسانی نے یہیں سے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی تھی یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان سنجر سلجوقی بھی یہیں مقیم رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوقی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے اسی نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروا دی تھی۔ مگر بعد ازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اس کے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اس کی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنہیں فتح کے بعد مرد شاہجہان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری کے کسی نامعلوم سال میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معاویہ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامت الحافظ نعیم بن حماد بھی معاویہ بن الحارث ابن ہمام بن سلمۃ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ میں حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرد میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرو میں پیدا ہونے کی وجہ سے المروزی کہلوانے، کنیت ابو عبداللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپ کو نعیم بن حماد الاعور بھی لکھا جاتا تھا۔

نعیم بن حماد اپنے علمی سفر کے ابتدائی دور میں جہم بن صفوان سمرقندی کے فرقہ سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کر لیا اور اس فرقے کی رد میں کتب لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت فقیہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبداللہ بن مبارک ان کے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ امام بخاری، امام ابن معین اور امام احمد رحمہم اللہ اور باقی محدثین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجلی، امام ابوحاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دارقطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے اور ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں اور صحاح کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں

بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکار رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔آپ نے خواب میں رسول اللہ کو یہ فرماتے دیکھا کے نعیم ہماری باتوں کو نظر انداز کرتا ہے۔نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرما دیجئے تا کہ میں ان ارشادات سے ہر باب اخذ کر لیا کروں۔رسول اللہ نے آپ کو سینے سے لگا لیا۔غالباً اس خواب کے اثر سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے محدث بنے باقی محدثین کی مسندات ان کے بعد ہی لکھی گئیں۔نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی اور غالباً یہ اسی خواب کا اثر تھا کہ شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری و مسلم کی طرح رواۃ کو فنی جرح و تعدیل کی کسوٹی پر رکھ کر قبول یا رد کرنے کی بجائے صحیح، حسن اور ضعیف سب طرح کے روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاثرین کو منتقل کر دیا۔اسی سبب سے کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف روایت شامل ہیں۔

عراق کے سیاسی حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔وہاں آپ نے چالیس برس کے لگ بھگ قیام کیا۔خلق قرآن کے لایعنی فساد کے دوران شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔مصر سے عراق امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن یحییٰ بویطی کے ساتھ پہنا کر لائے گئے۔قرآن کی حیثیت کے سوال پر انہوں نے دونوں آراء کی تطبیق کرنا چاہی۔مگر حسب منشا جواب کے انکار کر پر سامرآ (بغداد سے 78 میل شمال) کی جیل میں بیڑیوں سے جکڑ کر قید کر دیے گئے۔ سات سال قید و بند کے صعوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق سے جا ملے۔جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں بیڑیوں سمیت دفن کیا جائے۔ناس ہو اختلاف فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ شاہی اہلکاروں نے انہی بیڑیوں کی حالت میں جنازہ اور کفن کے بغیر ہی جیل کے ایک گڑھے میں پاٹ دیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔اللھم اغفر لحینا ومیتنا و شاہدنا وغائبنا

رسول اللہ کی حیات طیبہ کے آخری دور یعنی نبوت کے قیامت تک ختم ہو جانے سے پہلے حضرت جبرائیل نے انسانی شکل میں امت کے سامنے آ کر پیغام نبوت کا خلاصہ کر دیا تھا۔حدیث جبرئیل کے پانچ میں سے دو سوال اسی علم سے متعلق تھے۔ایک سوال میں اس علم کی حدود اور دوسرے سوال میں اس علم کا دائرہ کار متعین کر دیا گیا تھا۔رسول اللہ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین اور صحابہ کبار کے حالات شاہد ہیں کہ انہوں نے اس علم کو بھرپور اہمیت دی۔رازدار رسول حضرت حذیفہ بن یمان اخرالزمان اور فتن کے علم میں باقی اصحاب رسول کے امام تھے۔سیرت و تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول فتن کے باب میں انہی کی تقلید کرتے تھے۔۱۹۲۹ کے سال اس رازدار رسول اور علم الفتن کے امام حضرت حذیفہ بن یمان کا عراق کے بادشاہ فیصل بن حسین (شریف مکہ حسین بن علی کا بیٹا) اور عراق کے مفتی اعظم کی خوابوں میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سمیت مسلمانوں کے سب سے بڑے اجتماع یعنی حج کے مہینے میں قبر سے نکالنے کا مطالبہ متعلقہ سالوں اور شخصیات کے حوالے سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علوم یعنی اخرالزمان اور فتن کے علوم کی روشنی میں ہی دیکھا جانا چاہیے تھا۔قبر کی خشک مٹی دیکھ کر قبر میں پانی پڑنے کے اشارات بھی نظر انداز ہو گئے۔وہ سال اور دہائیاں اخرالزمان کی نمائندہ سال اور دہائیاں تھیں۔غالباً صدی کے اوائل میں اس واقعے سے مقصود اہل نظر کے لیے اگلے سالوں کی اذان تھی۔

انتہا درجے پر دجل کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔دوسری جانب وہ مزاج جو علم الاخرالزمان کے فہم کے لیے ضروری ہیں ان کے بغیر صرف

علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈھالنے کا کام سپرد کر دیا جائے۔ ان احادیث پر غور روایت سے زیادہ درایت اور استخراجی سے زیادہ استقرائی مزاج کے ساتھ عالمی سیاست، موجودہ مالیاتی اور معاشی نظام، سامی اور یافثی اقوام کی تاریخ کے مد و جزر، بدلتے جغرافیوں اور تکوینی اوقات کے شعور کے پس منظر میں کرنا چاہیے۔

جیسا کہ لکھا جا چکا کہ اس کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف ہر طرح کی روایت شامل ہیں۔ مگر اردو ترجمہ کے لیے ہماری اس کتاب کے انتخاب کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ فتن کے موضوع پر پہلی تاریخی کتاب ہے اور دوسری وجہ اس کا ناپید ہو جانا ہے۔ فتن کے موضوع پر لکھی جانے والی ہر کتاب میں اس کتاب کا حوالہ ضرور ملتا ہے مگر یہ کتاب عربی میں بھی ناپید ہے۔ یہ ترجمہ اس کتاب کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ جو کہ ہمارے دور کے عظیم محقق اور دانشور جناب اوریا مقبول جان صاحب کی کاوشوں سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اوریا مقبول جان صاحب کے تبصرے اور تحریریں ان کے اس علم سے دلچسپی اور گہری نظر کی غماز ہیں۔ آپ کا اندازہ فکر بلاشبہ اس موضوع کا نمائندہ انداز فکر ہے اور آپ مجھ سمیت ہزاروں لوگوں کے لیے استاد ہیں جو آپ کی تحریروں اور مجلس سے سوچ کے نئے زاویے لیتے ہیں۔

مبین قریشی

فہرست

﴿بسم الله الرحمن الرحیم﴾

اُن فتنوں کا تذکرہ جن کے بارے میں نبی اَکرم ﷺ اَور صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے پیش گوئی فرمادی

اخبرنا الشيخ ابوبكر عبد الغفار بن محمد بن الحسين بن على بن الحسن الشيروى بقراء تى عليه بنيسابور اخبرنا ابوبكر محمد بن عبد الله بن احمد بن ريذه اخبرنا ابوالقاسم سليمان بن احمد بن أيوب، حدثنا عبدالرحمن بن حاتم المرادى بمصر ابوزيد سال ۲۸۰ھ.

۱. حدثنا نعيم بن حماد المروزي حدثنا عبد الله بن المبارک عن معمر عن علي بن زيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن أبي نضرة.

عن أبي سعيد الخدري رضی الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة العصر بنهار ثم خطب إلى أن غابت الشمس فلم يدع شيئا هو كائن إلى يوم القيامة إلا حدثناه به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه.

۱﴾ نعیم بن حماد المروزی نے عبداللہ بن المبارک سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابی نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری فرماتے ہیں نیز، ابن عیینہ نے، علی بن زید سے انہوں نے ابونضرۃ سے روایت کی ہے کہ ، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دن کو عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سورج ڈوبنے تک خطبہ دیا کہ جس میں قیامت تک جو کچھ ہونا ہے وہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا۔ پھر جس نے یاد رکھا، اس نے یاد رکھا، اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔

✿....✿....✿

۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان حدثنا أبو الزاهرية عن كثير بن مرة أبي شجرة عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ إن الله رفع لي الدنيا فانا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كما أنظر إلى كفي هذه

جليانًا من الله جلاه لنبيه كما جلا للنبيين قبله.

۲ الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرۃ سے، انہوں نے اُبی شجرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ بے شک اَللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دُنیا کو اس طرح پیش کر دیا گویا میں اُسے دیکھ رہا ہوں، اَور جو کچھ اِس میں قیامت تک ہونے والا تھا اُسے بھی دیکھ رہا تھا، جیسے مَیں اَپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اسے اَپنے نبی کریم ﷺ پر ظاہر کیا جیسے کہ اس نے سابقہ اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر فرمایا تھا۔

✿……✿……✿

۳. حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بنْ الايمان رضي الله عنه قال أنا أعلم الناس بكل فتنة هي كائنة إلى يوم القيامة وما بى أن يكون رسول الله ﷺ أسر إلي في ذلک شيئا لم يحدث به غيرى ولكن رسول الله ﷺ حدث مجلسا أتاهم فيه عن الفتن التي تكون منها صغار ومنها كبار فذهب أولئک الرهط كلهم غيري.

۳ عبداللہ بن وھب نے، ابن لھیعہ سے، انہوں نے عُقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے اَبو اِدریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت تک جتنے فتنے پیدا ہونے والے ہیں، لوگوں میں سے سب سے زیادہ اُنہیں جاننے والا مَیں ہوں، اَور کیونکر نہ جانوں! رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وہ رَاز کی باتیں فرمائی ہیں جو کسی اَور سے نہیں فرمائیں، ہاں! لیکن حضرت نبی اَکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف لائے اَور آنے والے فتنوں سے خبردار فرمایا، چھوٹے فتنوں پر بھی اَور بڑے فتنوں پر بھی۔ اُس مجلس کے حاضرین میں سے اب میرے سوا تمام لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

✿……✿……✿

۴. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو قال حدثني السفر بن نسير الأزدي عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تكون فتن كقطع الليل المظلم يتبع بعضها بعضا تأتيكم مشتبهة كوجوه البقر لا يدرون ايها من اى.

۴ عیسیٰ بن یونس نے، اَوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے ابو ادریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اَندھیری رات کے سایوں کی طرح پے درپے فتنے برپا ہوں گے۔ وہ تم پر گائے کے چہروں کی طرح باہم ملتے جلتے ہوں گے۔ معلوم نہ ہوگا کہ

کون سا فتنہ کن فتنوں میں سے ہے، فتنے گایوں کے ریوڑ کی طرح تم پر آئیں گے اُس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے اُن کے جنہیں اُن کے بارے میں پہلے سے علم ہوگا۔

٥. حدثنا عيسى بن يونس حدثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان قال هذه فتن قد أظلت كجباه البقر يهلك فيها أكثر الناس إلا من كان يعرفها قبل ذلك.

٥ عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے ابی إدریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے تم پر چھا جائیں گے، جیسے گائے کی بیماری ہوتی ہے، اس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے ان کے جو انہیں پہلے سے جانتے ہوں گے۔

٦. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة قال حدثني سلمان بن عامر عن أبي عثمان الأصبحي

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إذا تقارب الزمان أناخ بكم الشرف الجون فتن كقطع الليل المظلم.

٦ رشدین بن سعد نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے سلمان بن عامر سے، انہوں نے ابو عثمان الاصبحی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب زمانہ تیز رفتار ہو جائے گا (دنوں کا کام منٹوں میں ہوگا) تو تم پر اندھیری رات کے سایوں کی طرح فتنے چھا جائیں گے۔
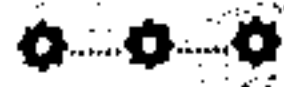
٧. حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة الخزاعي قال قال رجل لرسول الله ﷺ هل للإسلام من منتهى قال نعم أيما أهل بيت من العرب أو العجم أراد الله بهم خيرا أدخل عليهم الإسلام قال ثم مه قال ثم تكون فتن كأنها الظلل.

فقال الرجل كلا والله إن شاء الله يارسول الله فقال رسول الله بلى والذي نفسي بيده ثم لتعودن فيها أساود صبا يضرب بعضكم رقاب بعض قال الزهري الأسود الحية إذا نهشت نزت ثم ترفع رأسها ثم تنصب.

٧ سفیان بن عیینہ نے، زہری سے، انہوں نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ، کرز بن علقمہ الخزاعی

فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا اسلام پھلے پھولے گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ عرب وعجم کے جس گھر کے لیے بھلائی چاہے گا وہاں اسلام داخل کر دے گا۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو فتنے ہوں گے گویا کہ وہ سایہ ہے، اُس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اِن شاءَ اللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایسا ہو کر رہے گا، پھر تم صَبا کے علاقے کے سیاہ زہریلے سانپوں سے پناہ چاہو گے، اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔

٭...٭...٭

۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأزواعي عن عبد الواحد بن قيس عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة عن النبي ﷺ نحو ذلك.

۸ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے عبدالواحد بن قیس سے، انہوں نے عُروۃ بن زُبیر سے روایت کی ہے کہ کرز بن علقمہ نے بھی نبی اکرم ﷺ سے اِسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

٭...٭...٭

۹. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة بمثل حديث سفيان إلا أنه قال قال أعرابي يا رسول الله ﷺ.

۹ اِبن المبارک نے، معمر سے، انہوں نے الزھری سے، انہوں نے عُروۃ بن زُبیر سے، وہ کرز بن علقمہ سے سفیان کی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں مزید یہ ہے کہ وہ سائل دیہاتی تھا۔

٭...٭...٭
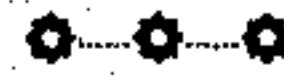
۱۰. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي حدثنا يونس بن عبيد عن الحسن عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن بين يدي الساعة لهرجا قالا وما الهرج قال القتل والكذب قالوا يارسول الله قتل أكثر مما يقتل الأن من الكفار قال أنه ليس بقتلكم للكفار ولكن يقتل الرجل جاره وأخاه وابن عمه.

۱۰ عبدالوہاب بن عبدالمجید الثقفی نے، یونس بن عبید سے، انہوں نے، الحسن سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے "ھرج" ہوگا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا وہ "ہرج" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قتل اور جھوٹ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جتنے کفار اَب قتل کیے جا رہے ہیں اس سے بھی زیادہ کفار قتل کیے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ھرج" تمہارا کافروں کو قتل کرنا نہیں بلکہ آدمی اپنے پڑوسی، اپنے بھائی اور اپنے چچازاد بھائی کو قتل کرے گا۔

٭...٭...٭

١١. حدثنا ابن المبارك أخبرنا المبارك بن فضالة عن الحسن عن أسيد المتشمس بن معاوية قال سمعت أبا موسى يقول ليكونن من أهل الإسلام بين يدي الساعة الهرج والقتل حتى يقتل الرجل جده وابن عمه وأباه وأخاه وايم اللّٰه لقد خشيت أن تدركني وإياكم.

١١﴾ ابن المبارک، مبارک بن فضالہ سے وہ، الحسن سے، وہ اُسید بن المتشمس بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے مسلمانوں میں ہرج اور قتل ہوگا حتی کہ آدمی اپنے دادا، اپنے چچازاد بھائی، اپنے باپ اور اپنے بھائی کو قتل کرے گا، اور اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں اور تم اس فتنے کا شکار نہ ہو جائیں۔

✿...✿...✿
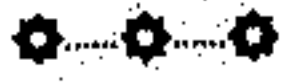
١٢. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن عاصم الأحول قال حدثني شيخ عن أبي موسى الأشعري رضي اللّٰه عنه قال إن بعدكم فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا.

١٢﴾ جریر بن عبدالحمید، عاصم الاحول سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد اندھیری رات کی طرح فتنے رونما ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔

✿...✿...✿

١٣. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم عن مجاهد قال قال رسول اللّٰه ﷺ بين يدي الساعة فتن كقطع الليل المظلم يمسي الرجل فيها مؤمنا ويصبح كافرا ويصبح مؤمنا ويمسي كافرا يبيع احدهم دينه بعرض من الدنيا قليل.

١٣﴾ جریر بن عبدالحمید، لیث بن ابی سلیم سے روایت کی ہے کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی طرح فتنے ہوں گے، اُس میں شام کو آدمی مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور صبح کو مؤمن ہوگا اور رات کو کافر ہوگا، وہ دنیا کے حقیر مال کے لیے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

✿...✿...✿

١٤. حدثنا إبراهيم بن محمد الفزاري عن الأوزاعي عن يحي ابن أبي كثير عن عبد اللّٰه بن مسعود رضي اللّٰه عنه قال هذه فتن أظلت كقطع الليل المظلم كلما ذهب منها رسل بدا رسل آخر يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي

مؤمنا ويصبح كافرا يبيع فيها ويصبح كافرا ويصبح فيها أقوام دينهم بعرض من الدنيا قليل.

۱۴ ابراہیم بن محمد الفراری، الاوزاعی سے، وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح تم پر منڈلا رہے ہیں، جب اُس کا ایک حصہ گزر جائے گا تو دوسرا حصہ ظاہر ہو جائے گا، آدمی اُن فتنوں میں صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہوگا، اُن فتنوں میں بہت سے لوگ دنیا کے مال کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔

***

۱۵. قال أبو الزاهرية وحدثنا جبير بن نفير عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ إن الفتنة راتعة في بلاد الله تطأ في خطامها لا يحل لأحد أن يوقظها ويل لمن أخذ بخطامها. قال أبو الزاهرية وقال عبد الله بن عمرو أنكم لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن تزداد الأمور إلا شدة.

۱۵ ابو الزاھریہ نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فتنے اللہ کے شہروں میں اپنی لگاموں کو روندتے ہوئے چرتے ہیں، کسی کے لئے اس فتنوں کو ہوا دینا جائز نہیں، ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو اُن کی لگام تھامے، حضرت ابو الزاھریہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

***

۱۶. حدثنا عبد الخالق بن يزيد الدمشقي عن أبيه عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال مامن صاحب فتنة يبلغون للثمائة أنسان ألا ولو شئت ان أسميه باسمه واسم أبيه ومسكنه إلى يوم القيامة كل ذلك مما علمنيه رسول الله ﷺ قالوا باعيانها قال أو أشباهها يعرفها الفقهاء أو قال العلماء إنكم كنتم تسألون رسول الله ﷺ عن الخير وأسأله عن الشر تسألونه عما كان وأسأله عما يكون.

۱۶ عبدالخالق بن یزید الدمشقی، یزید سے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو قیامت تک آنے والے ہر فتنہ باز جس کی جماعت کی تعداد تین سو (300) تک پہنچی ہو میں اُس کا نام، اُس کے باپ کا نام، اُس کی رہائش تک بتا سکتا ہوں، اور یہ سب باتیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں لوگوں نے کہا کہ کیا ان کا تعین کر دیا گیا ہے؟ فرمایا ہاں، یونہی سمجھ لو اہل علم ان کو پہچان لیں گے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا، تم گزشتہ باتوں کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آنے والی باتوں کے متعلق پوچھتا تھا۔

✿ ✿ ✿

١٧. حدثنا عبد القدوس عن عفير بن معدان قال حدثنا قتادة قال قال حذيفة سمعت رسول الله ﷺ يقول ليخرجن من أمتي لثمائة رجل معهم لثمائة راية يعرفون وتعرف قبائلهم يبتغون وجه الله يقتلون على الضلالة.

۱۷ عبدالقدوس، عفیر بن معدان سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میری اُمّت کے تین سو (300) آدمی خروج کریں گے، ہر ایک کے پاس جھنڈا ہوگا۔ وہ سب معلوم ہیں، اور اُن کے قبائل بھی معلوم ہیں، اللہ کی رضا چاہتے ہوں گے، مگر گمراہی پر لڑیں گے۔

✿ ✿ ✿

١٨. حدثنا عبدالقدوس بن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان قال لو حدثتكم بكل ما أعلم ما رقبتم بي الليل.

۱۸ عبدالقدوس، سعید بن سنان سے، وہ ابوالزاہریہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اگر میں تمہیں وہ ساری باتیں بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو رات آنے تک تم مجھے دیکھ نہ سکو۔

✿ ✿ ✿

١٩. قال أبو الزاهرية وقال عبد الله بن عمرو لا تزالوا في بلاء وفتنة ولا يزداد الأمر إلا شدة فإذا لم يلي الوالي لله ولم يؤدي المولى عليه طاعة الله فاوشكوا بكره الله فان كره الله اشد من كره الناس.

۱۹ ابوالزاہریہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم مسلسل مصائب اور فتنوں میں رہو گے، اور ہر معاملے میں انتہا پسندی کی مصیبت ہوگی، جب نگران اللہ کی رضا کیلئے نگران نہ بنے، اور رعایا اللہ کی اطاعت نہ کرے تو قریب ہے کہ اللہ انہیں ناپسند کرے، بے شک اللہ کا ناپسند کرنا لوگوں کے ناپسند کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

✿ ✿ ✿

٢٠. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب السختياني عن أبي قلابة عن أبي إدريس قال كنت انا وابو صالح و أبو مسلم فقال أحدهما لصاحبه هل تخافون من شيء قالوا نخاف الطلب قال فقلت إن الطلب لا يدرك إلا أخريات الناس قالوا صدقت إنه لم يكن نهب قط إلا كان له طلب وإن الناس لم يصيبوا نهبا قط أعظم من

الإسلام وإن الفتنة تطلبه وإنها لا تدرك إلا أخريات الناس.

۲۰ عبدالوہاب الثقفی، ایوب السختیانی سے، وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوادریس فرماتے ہیں کہ میں اور ابوصالح اور ابومسلم اکٹھے ایک جگہ تھے اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا تمہیں کسی چیز کا ڈر ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں طلب کے فتنے کا ڈر ہے، ابوادریس کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ طلب تو آخری زمانے کے لوگوں کو پائیگی؟ اُنہوں نے کہا کہ تُو نے سچ کہا، بے شک لوٹ مار نہیں ہے مگر اُس کیلئے جس میں طلب ہو، اور اسلام میں طلب سے بڑا کوئی فتنہ نہیں، اور فتنہ انسان کو طلب کرے گا، اور یہ فتنہ آخری دور کے لوگوں پر آئے گا۔

۲۱ حدثنا هشيم حدثنا ابن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال قال رسول الله ﷺ ترسل على الأرض الفتن إرسال القطر.

۲۱ ہشیم نے، ابن ابی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زمین پر فتنے بارش کے قطروں کی طرح بھیجے جائیں گے۔

۲۲. حدثنا الوليد بن مسلم وابن وهب عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر قال لما قص الله تعالىٰ على موسى عليه السلام شأن هذه الأمة تمنى أن يكون رجلا منهم فقال الله يا موسى إنه يصيب آخرها بلاء وشدة قال أحدهما من الفتن فقال موسى يا رب ومن يصبر على هذا قال الله إني أعطيهم من الصبر والإيمان ما يهون عليهم البلاء.

۲۲ ولید بن مسلم اور ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اس اُمت کی شان و فضیلت بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آرزو کی کہ وہ بھی اس اُمت میں سے ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! اس اُمت کے آخر پر مصائب اور شدتیں آئیں گی (ایک راوی نے روایت کی ہے کہ فتنے آئیں گے) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! جو اُن مصائب پر صبر کرلے؟ اس پر تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اُن کو ایسا صبر اور ایمان دوں گا جس کی وجہ سے یہ تکالیف اُن کے لیے ہلکی ہو جائیں گی۔

۲۳. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ستكون فتن في أمتي حتى يفارق

الرجل فيها أباه وأخاه حتى يعير الرجل ببلائه كما تعير الزانية بزناها.

۲۳ رشدین بن سعد نے، ابن لهیعہ سے، اس نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عنقریب میری اُمت میں فتنے ہوں گے جس کی وجہ سے آدمی اپنے باپ اور بھائی سے جدا ہو جائے گا، حتیٰ کہ انسان کو اُس کے مصائب کی وجہ سے ایسے عار دلائی جائے گا جیسے زانیہ کو زنا کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔

۲۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن ابن هبيرة السبئي حدثه قال سمعت أباتميم الجيشاني يقول أتتكم الفتن ديما كديم المطر.

۲۴ ابن وہب، ابن لهیعہ سے، وہ ابن ہبیرہ السبئی سے روایت کی ہے کہ ابوتمیم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم پر بارش کے قطروں کی طرح فتنے برسیں گے۔

۲۵. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن أسامة بن زيد رضى الله عنه قال أشرف النبي ﷺ أطم فقال هل ترون ما أرى إني لأرى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر.

۲۵ ابن عیینہ، زُہری سے، وہ عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ایک چٹان پر سے جھانکا پھر فرمایا کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنوں کی جگہ تمہارے گھروں کے درمیان دیکھ رہا ہوں جیسے کہ بارش کے قطرے ہو (تے ہیں)۔

۲۶. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي حدثنا ابن أنعم عن مكحول عن أبي ثعلبة عن أبي إدريس عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال ما أنا إلى طريق من طرقكم بأهدى مني بكل فتنة هي كائنة وبناعقها وقائدها إلى يوم القيامة.

۲۶ محمد بن عبداللہ التیہرتی، ابن انعم سے، وہ مکحول سے، وہ ابوثعلبہ سے وہ ابوادریس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم طریقوں میں سے جس طریقے پر بھی ہو میں اُسے زیادہ جانتا ہوں، میں قیامت تک آنے والے ہر فتنے، اُن کے پیروکاروں کو اور قائدین سب سے آگاہ ہوں۔

۲۷. حدثنا أبو معاوية عن حجاج الصواف عن حميد بن هلال العلوى عن يعلى بن الوليد عن جندب الخير عن حذيفة بن اليمان قال والله ما أنا بالطريق إلى قرية

من القرى ولا إلى مصر من الأمصار باعلم منى بما يكون من بعد عثمان بن عفان.

۲۷ ابومعاویہ، حجاج الصواف سے، وہ حمید بن ہلال العدوی سے، وہ یعلی بن الولید سے، وہ جندب الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بستیوں میں سے کوئی بستی اور شہروں میں سے کوئی شہر، خدا کی قسم! حضرت عثمان بن عفان "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے بعد ان کے راستوں میں ہونے والے فتنوں کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا نہیں۔

٭٭٭
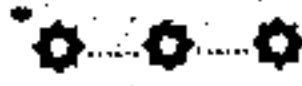
۲۸. حدثنا ابن وهب حدثنى حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبى سالم الجيشانى قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول بالكوفة من ثلثمائة تخرج إلا ولو شئت سميت سائقها و ناعقها إلى يوم القيامة.

۲۸ ابن وہب، ہرملہ بن عمران سے، وہ سعید بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسالم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے تین سو (300) آدمیوں پر مشتمل کوئی جماعت جو قیامت تک خروج کرنے والی ہے، اگر میں چاہوں تو ان کے قائدین اور پیروکاروں کے نام بتا سکتا ہوں۔

٭٭٭
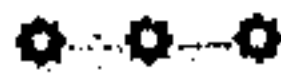
۲۹. حدثنا الوليد عن ابن جابر عن بسر بن عبيد الله الحضرمى عن أبى إدريس الخولانى قال سمعت حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير و كنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركنى.

فقلت يارسول الله إنا كنا أهل جاهلية و شر فقد جاء الله بهذا الخير فهل بعد الخير من شر قال نعم قال فقلت فهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم قال قلت فهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتى ويهتدون بغير هدى تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة إلى أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها قال قلت صفهم لى يا رسول الله قال هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا.

۲۹ ولید نے، ابن جابر سے، انہوں نے بسر بن عبید اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو ادریس الخولانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ لوگ حضرت رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کرتے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس اندیشہ سے کہ وہ مجھے پا نہ لے، پس میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جاہلیت اور شر والے لوگ تھے، اللہ تعالیٰ یہ خیر لایا ہے، کیا اس خیر کے بعد کبھی شر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں!

میں نے عرض کیا کہ کیا اُس شر کے بعد کوئی خیر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ جی ہاں! میں نے عرض کیا کہ کیا اُس خیر کے بعد شر بھی ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! اور اس میں دُخن بھی ہوگا، میں نے عرض کیا کہ ''دُخن'' کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ لوگ میری سُنّت کے خلاف سُنّتیں اپنائیں گے اور میرے طریقے کے خلاف طریقے اپنائیں گے، اُن میں سے بعض کو تو جانے گا بعض کو نہ جانے گا، میں نے عرض کیا کہ اُس خیر کے بعد شر بھی ہوگا، تو آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ جی ہاں! جہنم کے دَروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے، جواُن کی پکار پر لبیک کہے گا وہ اُسے جہنم میں پھینک دیں گے، میں نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! اُن کے اَوصاف میرے سامنے بیان فرمادیجئے! آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ وہ ہمارے ہم جنس ہوں گے اور ہماری زَبان بولیں گے۔

٭...٭...٭

٣٠. حدثنا الوليد واخبرنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن حذيفة مثل ذلک.

٣٠﴾ الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے بھی روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ

٭...٭...٭
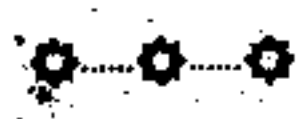
٣١. حدثنا عيسى بن يونس عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن حذيفة بن اليمان قال كان أصحابي يتعلمون الخير وأنا أتعلم الشر مخافة أن أقع فيه قال عيسى يعني من الفتن.

٣١﴾ عیسیٰ بن یونس نے، اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھی خیر سیکھتے تھے اور میں شر کی باتیں سیکھتا تھا، اس اندیشہ سے کہ کہیں فتنوں میں جانہ پڑوں۔

٭...٭...٭
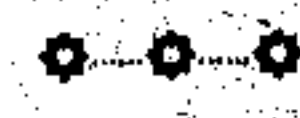
٣٢. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن يونس بن ميسرة بن حلبس الجبلاني عن حذيفة بن اليمان قال قلت يارسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاء الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر-قال نعم و فيه دخن قوم من جلدتنا يتكلمون بالسينتنا تعرف و تنكر دعاة على أبواب جهنم من أطاعهم أقحموه فيها.

٣٢﴾ عثمان بن کثیر بن دینار نے، محمد بن مہاجر سے، انہوں نے، یونس بن میسرہ بن الحلبس الجبلانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، اللہ تعالیٰ یہ خیر لے کر آیا ہے، کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں، اور اس میں دھوکہ ہوگا، ہماری ہم جنس قوم ہوگی

جو ہماری زبان بولے گی، تو اُس کی بعض باتوں کو پہچانے گا اور بعض کو نہیں جانے گا، وہ جہنم کی دروازوں کی طرف دعوت دیں گے، جو اُن کی اِطاعت کرے گا وہ اُسے اُس میں داخل کر دیں گے۔

۳۳. حدثنا محمد بن شابور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو ذلك.

۳۳﴾ محمد بن شابور نے، نعمان بن منذر سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حضرت حذیفہ بن الیمان سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اِسی قسم کی روایت بیان کی ہے۔

۳۴. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة قال كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن أدركه فبينا أنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم قلت يا رسول الله هل بعد هذا الخير الذى أتانا الله به من شر كما كان قبله شر. قال نعم. قلت ثم ماذا. قال هدنة على دخن. قلت فما بعد الهدنة. قال دعاة إلى الضلالة فإن لقيت لله يومئذ خليفة فالزمه.

۳۴﴾ ضمرہ بن ربیعہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے أبی التیاح سے، انہوں نے خالد بن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ پیغمبر ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے، اور میں شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، تاکہ کہیں مَیں اُس کو پا نہ لوں، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد جو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ لایا ہے۔ کوئی شر بھی ہوگا؟ جیسے کہ اس سے پہلے تھا، تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جی ہاں، مَیں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ معاہدہ دھوکے پر ہوگا، مَیں نے عرض کیا یہ "ہدنہ" کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے، اگر تُو اُس زمانے میں خلیفہ کے ساتھ ملے جو من جانب اللہ ہو تو اُس کو لازم پکڑ لینا۔

۳۵. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزهرية عن كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تفنى أمتي حتى يظهر فيهم التمايز والتمايل والمعامع. قال حذيفة فقلت بأبي أنت وأمي يارسول الله وما التمايز. قال عصبية يحدثها الناس

بعدى فى الإسلام. قلت فما التمايل. قال يميل القبيل على القبيل فيستحل حرمتها ظلما. قال قلت و ما المعامع. قال مسير الأمصار بعضها إلى بعض فتختلف أعناقها فى الحرب هكذا وشبک رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصابعه وذلک إذا فسدت العامة يعنى الولاة وصلحت الخاصة طوبى لامرئ أصلح الله خاصته.

۳۵﴾ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے، کثیر بن مُرّہ سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ میری اُمت ہرگز فانہ ہوگی حتّٰی کہ ان میں، تمایز، اور تمایل اور معامع ظاہر ہو جائے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، یہ ''تمایز'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قوم پرستی، جولوگ میرے بعد اِسلام میں پیدا کریں گے، مَیں نے عرض کیا کہ ''تمایل'' کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلہ دوسرے پر مائل ہوگا پس ان کی حُرمت کو ناحق حلال سمجھے گا، مَیں نے عرض کیا کہ اور یہ ''معامع'' کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر کے لوگوں پر چڑھائی کریں گے اور جنگ میں ان کی گردنیں ایک دوسرے میں پھنس جائیں گی، آپ ﷺ نے اپنی اُنگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسا کر مثال دی، اور یہ حالت اُس وقت ہوگی جب عوام یعنی عہدیداران میں فساد ہوگا، اور خواص صالح ہوں گے، خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جس کی اللہ تعالیٰ خاص کر اصلاح فرمائے۔

✿✿✿

۳۶. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن أشعث عن جعفر عن سعيد. عن ابن عباس رضى الله عنهما قال لم يكن فى بنى إسرائيل شئ إلا وهو فيكم كائن.

۳۶﴾ جریر بن عبدالحمید نے اشعث سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں جو باتیں تھیں وہ تم میں ہو کر رہیں گی۔

✿✿✿

۳۷. حدثنا محمد بن يزيد عن أبى خلدة عن أبى العالية قال لما فتحت تستر وجدنا فى بيت مال الهرمزان مصحفا عند رأس ميت على سرير وقال هو دانيال فيما يحسب قال فحملناه إلى عمر فأنا أول العرب قرأته فأرسل إلى كعب فنسخه بالعربية فيه ما هو كائن يعنى من الفتن.

۳۷﴾ محمد بن یزید نے ابی خلدہ سے روایت کی ہے کہ ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ''تُستر'' نامی شہر فتح ہوا تو ہم نے ''ہرمزان'' کے بیت المال میں چارپائی پر پڑی ایک میت کے سرہانے ایک کتاب پائی، گمان ہے کہ وہ

لاش "حضرت دانیال علیہ السلام" کی تھی وہ کتاب لے کر ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عربی ہوں جس نے وہ کتاب پڑھی، میرے پاس حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام بھجوایا پس اُس نے وہ کتاب عربی زبان میں منتقل کی، اس میں آنے والے فتنوں کا ذکر تھا۔

٭...٭...٭

۳۸. حدثنا إسحاق بن سليمان الرازى عن أبى جعفر عن الربيع ابن أنس عن أبى العالية. عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه فى قوله عزوجل يأيها الذين امنوا عليكم أنفسكم لايضركم من ضل إذا اهتديتم قال لم يجىء تأويل هذه بعد ثم قال عبدالله إن الله أنزل القرآن حيث أنزله فمنه أى قد مضى تأويلهن قبل أن ينزل ومنه اى وقع تأويلهن على عهد النبى صلى الله عليه وسلم ومنه اى وقع تأويلهن بعد النبى صلى الله عليه وسلم بقليل و منه اى يقع تأويلهن بعد اليوم ومنه اى يقع تأويلهن يوم الحساب وذلك ما ذكر من الحساب والجنة والنار.

۳۸﴾ اسحاق بن سلیمان الرازی نے ابی جعفر سے، انہوں نے ربیع ابن انس سے، انہوں نے ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ درج ذیل آیت:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

ابھی تک اس آیت کا مصداق واقع نہیں ہوا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب قرآن نازل کیا تو اس میں سے بعض آیتیں ایسی ہیں کہ ان آیتوں کے نازل ہونے سے پہلے ہی ان کا مصداق اور تفسیر واقع ہو چکی ہے اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کی تفسیر اور مصداق نبی اکرم ﷺ کے دور میں واقع ہوئی اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے تھوڑے عرصے بعد واقع ہوئیں، اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق اس زمانے کے بعد واقع ہوگا اور بعض آیتیں ایسی ہیں جن میں حساب اور جنت و دوزخ کا ذکر ہوگا۔

٭...٭...٭

۳۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر و ابن ثوبان و عثمان بن أبى العاتكة عن عمير بن هانى قال. حدثنا شيوخ لنا شهدوا صفين قالوا أتينا جبل الجودى فإذا نحن بأبى هريرة فوافيناه قابضا بيديه أحديهما بالأخرى. خلف ظهره متكئا على الجبل يذكر الله تعالى فسلمنا عليه فرد السلام. فقلنا أخبرنا عن هذه الفتنة. فقال إنكم تنصرون فيها على عدوكم ثم قال تكون فتنة ما هذه عندها إلا كالماء فى العسل

تتركم وأنتم قليل نادمون.

۳۹﴾ ولید بن مسلم نے ابن جابر سے، انہوں نے ابن ثوبان اور عثمان بن ابی العاتکہ سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیوخ نے ہمیں بتلایا کہ وہ صفین کی جنگ میں حاضر تھے فرماتے ہیں کہ ہم ہُو دِی پہاڑ پر آئے۔ وہاں پر ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا اس حال میں کہ اس نے پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑا ہوا تھا اور اس حال میں وہ اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ ہم نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں اس فتنے کے متعلق بتلائیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس فتنے میں تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کی جائے گی پھر فرمایا عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ یہ فتنہ اس کے سامنے ایسا ہے جیسے پانی شہد میں ہوتا ہے وہ تمہیں تتر بتر کر دے گا اور تم تھوڑے ہو گے! نادم ہو گے!

✿ ✿ ✿

۴۰. حدثنا عبد القدوس عن عفير بن معدان قال حدثنا قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال لا تقوم الساعة حتى تروا أمور اعظامالم تكونوا ترونها تكون ولا تحدثون بها أنفسكم.

۴۰﴾ عبد القدوس نے عفیر بن معدان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ تم بڑے بڑے واقعات دیکھ لو جو تم نے نہیں دیکھے ہوں گے، وہ "واقعات" ہوں گے اور تم ان کو اپنے لئے ذکر نہیں کرو گے۔

✿ ✿ ✿

۴۱. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن نفيل رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إنكم تلبثون بعدي حتى تقولوا متى وستأتون أفنادا يفني بعضكم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده سنوات الزلازل.

۴۱﴾ عبد القدوس نے أرطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمۃ بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک تم میرے بعد رہو گے حتی کہ تم کہو گے کہ کب تک اور عنقریب تم آؤ گے سمٹائے ہوئے لوگوں کے پاس، تم میں سے بعض دوسروں کو ختم کر دیں گے اور قیامت سے پہلے بہت سخت موتیں ہوں گی پھر اس کے چند سالوں بعد زلزلے ہوں گے۔

۴۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر عن مكحول في قوله عزوجل لتركبن طبقا عن طبق قال في كل عشرين سنة تكونون في حال غير الحال التي كنتم عليها.

۴۲﴿ ولید بن مسلم نے، ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ، اللہ عزوجل کے فرمان:

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بیس 20 سالوں میں تمہاری حالت اُس حالت سے مختلف ہوگی جس پر تم تھے۔

۴۳. حدثنا بقية بن الوليد و عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه قال تلا رسول الله ﷺ هذه الآية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم اومن تحت ارجلكم فقال رسول الله ﷺ أما إنها كائنة ولم يأتي تأويلها بعد.

۴۳﴿ بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابی مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت کا مصداق ابھی تک واقع نہیں ہوا ہے، اور یہ ہو کر رہے گا۔

۴۴. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو قال حدثني عمرو بن قيس عن عاصم بن حبيب السكوني

عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال أما إنكم لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن يزداد الأمر إلا شدة ولن تروا أمرا يهولكم أو يشتد عليكم إلا حقره بعده ما هو أشد منه.

۴۴﴿ بقیہ بن ولید اور الحکم بن نافع اور عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن قیس سے، انہوں نے عاصم بن حبیب السکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک تم دُنیا میں مصیبتیں اور فتنے ہی دیکھو گے اور معاملہ سختی ہی کا ہوگا۔ تم ہرگز کسی ہولناک یا سخت مصیبت کو نہیں دیکھو گے مگر یہ کہ جو مصیبت اس کے بعد آئی گی اس کے مقابلے میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی۔

۴۵. حدثنا أبو هارون الكوفي عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش. سمع عليا رضى الله عنه يقول سلوني فوالله لا تسألوني عن فئة خرجت تقاتل مائة أو تهدى مائة إلا أنبأتكم بسائقها وقائدها وناعقها ما بينكم وبين قيام الساعة.

۴۵ ابوہارون الکوفی نے عمرو بن قیس الملائی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زرّ بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اللہ کی قسم! تم مجھ سے کسی فتنے کے متعلق نہ پوچھو گے جس میں سو آدمی قتال کے لئے نکلیں گے یا جو فتنہ سو آدمیوں کو چلائے، مگر یہ کہ میں تمہیں اس کے چلانے والے، اس کے قائد، اس میں چلنے والوں کی اطلاع دے سکتا ہوں، تمہارے زمانے سے لے کر قیامت آنے تک۔

٭ ٭ ٭

۴۶. حدثنا محمد بن شابور عن ابن جابر عن أبی عبد رب الدمشقی قال. سمعت معاوية ابن أبی سفيان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أنه لم يبقى من الدنيا إلا بلاء وفتنة.

۴۶ محمد بن شابور نے ابن جابر سے، انہوں نے ابو عبد رب الدمشقی سے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار بے شک دُنیا میں مصائب اور فتنے ہی باقی رہیں گے۔

٭ ٭ ٭

۴۷. حدثنا ابن المبارك ووكيع عن سفيان عن الزبير بن عدی. سمع أنس بن مالك رضى الله عنه يقول لا يأتی عليكم عام إلا هو شر من أخر سمعته من نبيكم صلى الله عليه وسلم.

۴۷ ابن المبارک اور وکیع نے سفیان نے، انہوں نے زبیر بن عدی سے روایت کی ہے کہ اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر جو سال آئے گا وہ گزشتہ سال سے بدتر ہوگا، یہ بات میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے۔

٭ ٭ ٭

۴۸. حدثنا مرحوم العطار عن أبی عمران الجونی. عن أبی الجلد جيلان قال ليصيبن أهل الإسلام البلاء والناس حولهم يرتعون حتى أن المسلم ليرجع يهوديا أو نصرانيا من الجهد.

۴۸ مرحوم العطار، ابو عمران الجونی سے، کہ ابو الجلد جیلان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ اسلام پر فقر و فاقے آئیں گے اور دیگر لوگ ان کے گرد و نواح میں خوب سیر شکم ہوں گے، یہاں تک کہ کوئی مسلمان مصیبت کی وجہ سے یہودی یا عیسائی ہو جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۴۹. حدثنا وكيع وأبو معاوية عن الأعمش عن أبی وائل. عن حذيفة وأبی موسى رضى الله عنهما سمعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن بين يدی الساعة لأياما ينزل فيها الجهل ويكثر فيها الهرج. قالوا وما الهرج يا رسول الله. قال القتل

إلا أن أبا معاوية لم يذكر حذيفة.

﴿۴۹﴾ وکیع اور ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بے شک قیامت سے پہلے ایسا دور آئے گا جس میں جہل اُتر پڑے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا، تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ "ہرج" کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا "قتل"۔

(حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے)

(واحدی)

٭ ٭ ٭

۵۰. حدثنا ابن مهدی عن سفيان عن الأعمش. عمن حدثه قال لا يأتيكم أمر تضجون منه إلا أردفكم آخر يشغلكم عنه.

﴿۵۰﴾ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے اس سے روایت نقل کی ہے جس نے اُسے یہ بات بتائی کہ تم پر کوئی معاملہ نہیں آئے گا کہ تم اس کے متعلق چیخ و پکار کر رہے ہو گے مگر یہ کہ اُس کے بعد تمہارے پاس ایک اور معاملہ آ جائے گا جو تمہاری توجہ پہلے معاملے سے ہٹا دے گا۔

٭ ٭ ٭

۵۱. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبي زياد عن. إبراهيم بن علقمة عن عبد الله وعيسى بن يونس عن الأعمش عن أبي وائل. عن عبد الله قال كيف بكم إذا ألبستكم فتنة يهرم فيها الكبير ويربوا فيها الصغير يتخذها الناس سنة إذا ترك منها شيء قيل تركت السنة. قيل ياأبا عبد الرحمن ومتى ذلك. قال إذا كثرت جهالكم وقلت علماؤكم وكثرت قراؤكم وأمراؤكم وقلت أمناؤكم والتمست الدنيا بعمل الآخرة.

﴿۵۱﴾ جریر بن عبد الحمید نے یزید بن ابو زیادہ سے، انہوں نے ابراہیم بن علقمہ سے، انہوں نے عبد اللہ سے روایت کی ہے اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا کہ جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جس میں بچے پرورش پا کر بڑے ہوں گے، لوگ اُسے سُنّت بنا لیں گے، جب اس میں سے کچھ چھوڑا جائے گا تو کہا جائے گا کہ سُنّت چھوڑ دی گئی ہے، کسی نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! یہ کب ہوگا؟ فرمایا جب تمہارے جُہلاء زیادہ ہو جائیں گے، اور تمہارے علماء کم ہو جائیں گے، اور تمہارے قُرّاء

اور اُمراء زیادہ ہوں گے، اور تمہارے اُمانتدار کم ہو جائیں گے، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دُنیا ڈھونڈی جائے گی۔

۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل .عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال ما بينكم وبين أن يرسل عليكم الشر فراسخ إلا موت عمر رضي الله عنه.

۵۲ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اور تم پر آنے والے شر کے درمیان کوئی طویل فاصلہ نہیں ہے، سوائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی موت (شہادت) کے۔

۵۳. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة سمع أبا وائل يحدث. عن حذيفة قال ما بينكم وبين الشر إلا رجل ولو قد مات صب عليكم الشر فراسخ.

۵۳ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اور شر کے درمیان ایک آدمی کھڑا ہے، جب وہ مَر جائے تو شر تم کو کئی کوتک بہالے جائے گا۔

۵۴. حدثنا عبد الرزاق عن أبيه عن ميناء مولى عبدالرحمن بن عوف قال. رأيت أبا هريرة رضي الله عنه وسمع صبيانا يقولون الآخر شر فقال أبوهريرة إي نفسي بيده إلى يوم القيامة.

۵۴ عبدالرزاق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میناء، مولیٰ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ بچوں کو دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ ہر بعد والا شر ہے، پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جس ذات کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم یہ سلسلہ قیامت تک یوں ہی چلے گا۔

۵۵. حدثنا ابن أبي غنية عن أبيه عن جبلة بن سحيم عن عامر ابن مطر. عن حذيفة بن اليمان أنه قال يا عامر لا يغرنك ما ترى فإن هؤلاء يوشكون أن يتفرجوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن المرأة قبلها.

۵۵ ابن ابی غنیہ اپنے والد سے وہ جبلہ بن سحیم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے عامر! جو تو دیکھ رہا ہے اس سے دھوکے میں نہ آنا۔ قریب ہے کہ بے شک یہ لوگ اپنے دین سے جُدا ہو جائیں گے، جیسے عورت دوسری عورت سے جدا ہو جاتی ہے۔

٥٦. حدثنا ابن إدريس عن أبيه عن جده. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس هلاكا فارس ثم العرب على أثرهم.

٥٦ ابن ادریس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے لوگوں میں سے فارس والے ہلاک ہوں گے، پھران کے پیچھے عرب والے۔

٭ ٭ ٭

٥٧. حدثنا حسين بن حسن عن ابن عون عن الحسن. عن أبي بن كعب رضي الله عنه قال كان وجهنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدا فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم توجهنا هاهنا وهاهنا.

٥٧ حسین بن حسن، ابن عون سے، وہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارا رُخ ایک تھا جب آپ ﷺ فوت ہوگئے تو ہم نے اِس طرف اور اُس طرف رُخ کرلیا۔

٭ ٭ ٭

٥٨. حدثنا عبد العزيز بن أبان وأبو أسامة عن عبد الله بن الوليد المزني عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي ذئب قال سمعت ابن الزبير يقول ما حدثني كعب بشيء أصيبه في سلطاني إلا وقد رايت.

٥٨ عبدالعزیز بن اَبان اور اَبو اُسامہ نے عبداللہ بن الولید المزنی سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اَبی ذئب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ مجھے بتایا کہ میری حکومت میں جو کچھ ہوگا وہ سب کچھ میں نے دیکھ لیا۔

٭ ٭ ٭

٥٩. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبي زياد عن مجاهد. عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه راى بنيانا على أبي قبيس فقال يا مجاهد إذا رايت بيوت مكة قد ظهرت على أخاشبها وجرى الماء في طرقها فخذ حذرك.

٥٩ جریر بن عبدالحمید، یزید بن اَبی زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ابوقبیس کی پہاڑی پر ایک عمارت دیکھی تو فرمایا کہ اے مجاہد! جب تو مکہ کے گھروں کو دیکھے کہ وہ اپنی لکڑیوں سے نمایاں ہوگئے ہیں، اور پانی وہاں کے راستوں میں بہہ رہا ہے تو ہوشیار رہنا۔

٭ ٭ ٭

۶۰. حدثنا عيسى بن يونس وابن عيينه يزيد بعضهم على بعض وأبو معاوية عن الأعمش عن أبى وائل قال. سمعت حذيفة بن اليمان رضى الله عنه يقول كنا عند عمر رضى الله عنه فقال أيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الفتنة. فقلت أنا أحفظه كما قاله. قال إنك لجرى فهات. فقلت فتنة الرجل فى أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصدقة والأمر بالمعروف والنهى عن المنكر. فقال ليس عن هذا أسالك ولكن عن التى تموج كموج البحر. فقلت لا تخف يا أمير المؤمنين فإن بينک وبينها بابا مغلقا. قال فيكسر الباب أو يفتح. قال قلت بل يكسر. فقال عمر إذا لا يغلق أبدا. قلت أجل. قال قلنا فهل يعلم عمر من الباب. قال نعم كما يعلم أن دون غد ليلة وذلك انى حدثته حدثنا ليس بالأغاليط. قال شقيق فهبنا أن نسأله من الباب فأمرنا مسروقا فسأله فقال الباب عمر.

۶۰ عیسٰی بن یونس اور ابن عُیینہ (بعض کے الفاظ بعض سے کم زیادہ ہے) اور ابو معاویہ نے اعمش ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کس کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی (وہ) بات (جو) فتنہ کے متعلق (ہے) یاد ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے اسی طرح جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک تُو بے باک ہے، تو (پھر) بیان کر! میں نے کہا کہ آدمی کے لئے اس کے گھر والوں میں، اس کے مال میں، اس کی اولاد میں، اس کے پڑوسیوں میں فتنہ ہے، اس فتنہ کا کفّارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس فتنے کے متعلق تجھ سے نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ اُس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح موجیں مارے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ اندیشہ مت کریں اس لئے کہ آپ کے اور فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا؟ میں نے کہا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہوگا؟ میں نے کہا جی ہاں! حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں، جیسے وہ یہ جانتا تھا کہ کل کے بعد رات آنے والی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حدیث سنائی تھی کوئی پہیلی تو نہ تھی، حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہمیں اس بات سے ہیبت ہوئی کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھیں کہ وہ دروازہ کون تھا، پس ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھے! مسروق نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

✿ ✿ ✿

۶۱. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن شريح بن عبيد. عن كعب قال ليأتين على الناس زمان يعير المؤمن با يمانه كما يعير اليوم الفاجر بفجوره حتى يقال للرجل إنک مؤمن فقيه.

۶۱﴾ بقیہ بن الولید، صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مؤمن کو اس کے ایمان کی وجہ سے عار دلائی جائے گی جیسے آج کل گنہگار کو اس کے گناہ کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے، حتی کہ ایک آدمی سے کہا جائے کہ تُو تو مؤمن ہے! فقیہ ہے!

✿ ✿ ✿

۶۲. حدثنا ابن عيينه عن جامع عن أبي وائل. عن عبد الله قال إذا فشا الكذب كثر الهرج.

۶۲﴾ ابن عُیینہ، جامع سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جھوٹ پھیل جائے گا تو قتل وغارت گری زیادہ ہو جائے گی۔

✿ ✿ ✿

۶۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن عزرة بن قيس قال. قام رجل إلى خالد بن الوليد رضى الله عنه بالشام وهو يخطب فقال إن الفتن قد ظهرت. فقال خالد أما وابن الخطاب حي فلا إنما ذاک إذا كان الناس بذى بلاء وذى بلاء وجعل الرجل يتذكر الأرض ليس بها مثل الذى يفر إليها منه فلا يجده فعند ذلک تظهر الفتن.

۶۳﴾ ابومعاویہ، اعمش سے، وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عزرہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید شام میں خطبہ دے رہے تھے ایک شخص دورانِ خطبہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا بے شک فتنے ظاہر ہو چکے ہیں، تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابھی (تو) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ زندہ ہیں، ابھی ظاہر نہ ہوں گے، یہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگ مصیبت زدہ ہوں گے اور اس وقت ایک آدمی اپنی زمین کا تذکرہ کرے گا کہ اس زمین میں اس فتنے کا مثل نہ ہوگا جس فتنے سے وہ بھاگ رہا ہوگا، پس وہ اس مصیبت کو وہاں نہیں پائے گا، اس وقت فتنے ظاہر ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۶۴. حدثنا نوح بن أبي مريم عن ابن أبي ليلى عن حبيب بن أبي ثابت عن يحيى بن وثاب عن علقمة والأسود عن عبد الله قال إن شر الليالي والأيام والشهور والأزمنة أقربها إلى الساعة.

۶۴ نوح بن ابی مریم، ابن ابی لیلیٰ سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ یحییٰ بن وثاب سے وہ علقمہ اور اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو راتیں اور دن اور مہینے اور زمانہ جتنا قیامت کے قریب ہوگا اتنا بدترین ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۶۵۔ حدثنا مروان بن معاوية عن إبی مالک الأشجعی حدثنا ربعی بن حراش. عن حذيفة رضی اللّٰه عنه أنه لما قدم من عند عمر رضی اللّٰه عنه جلس يحدثنا فقال إن أمير المؤمنين لما جلست إليه قال للقوم.أيكم يحفظ قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فی الفتن قالوا سمعنا. قال لعلكم تعنون فتنة الرجل فی نفسه وأهله. قالوا نعم قال لست عن ذاک أسال تلک يكفرها الصلاة والصدقة ولكن قوله فی الفتن التی تموج موج البحر. قال فاسكت القوم فعلمت أنه إيای يريد فقلت يا أمير المؤمنين أنا. قال للّٰه أبوک.قلت يا أمير المؤمنين إن دون ذلک بابا مغلقا يوشک أن يكسر أو يفتح. فقال عمر أكسرا لا أبا لک. قلت كسرا قال فلعله إن كسر أن يعاد فيغلق. قال قلت كسرا وإن ذلک الباب رجل يوشک أن يقتل أو يموت حديث ليس بالأغاليط.

۶۵ مروان بن معاویہ نے ابی مالک اشجعی سے، انہوں نے ابی بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں سے واپس تشریف لائے تو وہ بیٹھ کر ہمیں باتیں بتانے لگے فرماتے ہیں کہ جب میں امیر المؤمنین کے پاس بیٹھا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کسی کو نبی اکرم ﷺ کے فتنوں کے متعلق کچھ یاد ہے؟ سب نے کہا کہ ہمیں یاد ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے نفس اور گھر والوں کے متعلق ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا ہوں اس فتنے کا کفارہ تو نماز اور صدقہ ہے لیکن میں اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کے موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں سمجھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہلوانا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں اس فتنے کو جانتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے باپ کو جزائے خیر دے، میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس فتنے سے پہلے ایک بند دروازہ ہے قریب ہے کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے یا کھول دیا جائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ نہ رہے! میں نے عرض کیا کہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شاید توڑنے کے بعد اسے دوبارہ لوٹایا جائے اور بند کر دیا جائے؟ میں نے عرض کیا وہ توڑ دیا جائے گا اور یہ دروازہ درحقیقت ایک آدمی ہے قریب ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یا وہ مر جائے گا، اور یہ حدیث ہے کوئی جھوٹی بات نہیں۔

✿ ✿ ✿

۶۶۔ حدثنا ابن مبارك عن المبارك بن فضاله عن الحسن. عن النعمان بن بشير رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بين يدى الساعة فتنا كأنها قطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسى كافرا ويمسى مؤمنا ويصبح كافرا يبيع قوم فيها خلاقهم بعرض من الدنيا يسير أو بعرض من الدنيا. قال الحسن فو الله الذى لا إله إلا هو لقد رأيتهم صورا ولا عقول وأجساما ولا أحلام فراش نار وذبان طمع يغدون بدرهمين ويروحون بدرهمين يبيع أحدهم دينه بثمن عنز.

۶۶﴿ ابن مبارک نے، مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی مانند فتنے ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ کچھ لوگ اپنا اخلاق وکردار معمولی دُنیا کے عوض بیچیں گے، حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے خود انہیں دیکھا ہے صورتیں ہیں جو عقلوں سے خالی ہیں، جسم ہیں جو دانائی سے خالی ہیں۔

٭٭٭

۶۷۔ حدثنا هشيم عن سيار عن أبى وائل شقيق بن سلمة. عن حذيفة أن عمر رضى الله عنه قال لأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أيكم سمع قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الفتنة. فقال حذيفة فقلت أنا سمعته يقول فتنة الرجل فى أهله وماله وجاره يكفر ذلك الصوم والصلاة والصدقة. فقال عمر ليس هذا أريد ولكن قوله فى الفتنة التى تموج كموج البحر يتبع بعضها بعضا. قال قلت فلا تخفها يا أمير المؤمنين فإن بينك وبينها بابا مغلقا. فقال كيف بالباب أيفتح أو يكسر. قال بل يكسر ثم لا يغلق إلى يوم القيامة.

۶۷﴿ ہشیم، سیار سے، وہ ابی وائل سے، وہ شقیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ تم میں سے کس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی بات فتنے کے بارے میں سُنی ہے؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، میں نے سُنی ہے، آدمی کیلئے اس کے گھر والوں میں، اس کے مال میں، اور اس کے پڑوسی میں فتنہ ہے، جس کا کفارہ روزہ اور نماز اور صدقہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مُراد یہ فتنہ نہیں، میری مُراد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا، بعض

فتنے بعض کے پیچھے ہوں گے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ اس فتنہ سے اندیشہ نہ رکھیے، بے شک آپ کے اور اس فتنے کے درمیان بند دروازہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ دروازے کے ساتھ کیا کیا جائے گا کھول دیا جائے گا؟ یا توڑ دیا جائے گا؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۶۸. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال. أخبرنا أسيد بن المتشمش عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه. قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بين يدى الساعة لهرجا. قلت وما الهرج. قال القتل. قلنا أكثر ممن يقتل اليوم. قال والمسلمون في فروجهم يومئذ. قال ليس بقتلكم الكفار ولكن يقتل بعضكم بعضا حتى يقتل الرجل أخاه وابن عمه وجاره قال فابلس القوم حتى ما يبدى رجل منا عن واضحة.

۶۸ ﴿ ہشیم، یونس سے وہ الحسن سے، وہ اُسید بن المتشمش سے روایت کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک قیامت سے پہلے ''ہرج'' ہوگا، میں نے عرض کیا کہ یہ ''ہرج'' کیا ہے؟ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قتل! ہم نے عرض کیا کہ جتنے آج کل قتل ہو رہے ہیں اس سے بھی زیادہ قتل ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آج کل کشادگی میں ہے اور فرمایا کہ تمہیں کفار قتل نہیں کریں گے لیکن تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے بھائی کو اور اپنے چچازاد بھائی کو اور اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ مایوس ہو گئے حتیٰ کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس بات کو کھل کر ظاہر نہ کیا۔

۞ ۞ ۞

۶۹. حدثنا هشيم عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال كيف بكم إذا لبستكم فتنة يهرم فيها الكبير ويربوا فيها الصغير ويتخذها الناس دينا فإذا غيرت قالوا هذا منكر قيل ومتى ذاك إذا كثرت أمراؤكم وقلت أمناؤكم وكثرت خطباؤكم وقلت فقهاؤكم وتفقه لغير الدين والتمست الدنيا بعمل الاخرة.

۶۹ ﴿ ہشیم، ابی بلج سے، وہ عمر بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا، اور جس میں بچہ تربیت پا کر جوان ہوگا، اور لوگ اس فتنے کو دین بنالیں گے پس جب اس میں تبدیلی کی جائے گی تو لوگ اسے منکرات سمجھیں گے، عرض کیا گیا کہ یہ کب

ہونے والا ہے؟ فرمایا جب تمہارے اُمراء زیادہ ہوجائیں گے، اور اَمانتدار کم ہوجائیں گے، اور تمہارے خُطباء زیادہ ہوجائیں گے اور تمہارے فقہاء کم ہوجائیں گے، اور دین کے علاوہ دیگر چیزوں کی سمجھ حاصل کی جائے گی، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دُنیا طلب کی جائے گی۔

۰ ۰ ۰

۷۰. حدثنا ضمام عن أبي قبيل قال. سمعت مسلمة بن مخلد الأنصاري وكان زاد في بعث البحر فكره الجند ذلك وهو على المنبر فقال يا أهل مصر ما تنقمون مني فو الله لقد زدت في عددكم وكثرت في مددكم وقويتكم على عدوكم اعلموا أني خير ممن يأتي بعدي والاخر فالاخر شر.

۷۰ ضمام کہتے ہیں کہ اَبی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سمندر میں بھیجے جانے والے لشکر میں اِضافہ کیا، تو فوج نے اس اِضافے کو ناپسند کیا، میں نے حضرت مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو منبر پر کہتے ہوئے سُنا ہے کہ اَے اہلِ معر! تم مجھے بُرا کیوں کہتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے تمہاری تعداد میں اور تمہاری مدد میں اضافہ کیا ہے، اور مَیں نے تمہیں دُشمنوں پر قوّت دی ہے، جان لو! بے شک مَیں ان سے بہتر ہوں جو میرے بعد آنے والے ہیں، اور جو بعد میں آئے گا اِتنا اس میں شر زیادہ ہوگا۔

۰ ۰ ۰

۷۱. حدثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري. عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامكم وتجتلدوا بأسيافكم ويرث دنياكم شراركم. تسمية الفتن التي هي كائنة وعددها من وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى قيام الساعة.

۷۱ عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن اَبی عمرو سے، انہوں نے عبداللہ بن عبد الرحمٰن الانصاری سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم اپنے امام کو قتل کروگے، اور ایک دوسرے کو تلواروں کے ساتھ مارو گے، اور تمہاری دُنیا کے وارث تم میں بدترین لوگ ہوں گے۔

۰ ۰ ۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے لے کر قیامت تک

واقع ہونے والے فتنوں کے نام اور ان کی تعداد

۷۲. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي عن أبيه. عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اعدد يا عوف ستا بين يدي الساعة أولهن موتي فاستبكيت حتى جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسكتني. ثم قال قل إحدى والثانية فتح بيت المقدس قل اثنين والثالثة موتان يكون في أمتي كقعاص الغنم قل ثلاثا والرابعة فتنة تكون في أمتي قال وعظمها قل أربعا والخامسة يفيض المال فيكم حتى يعطى الرجل المائة الدينار فيتسخطها قل خمسا والسادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأ صفر ثم يسيرون إليكم فيقاتلونكم والمسلمون يومئذ في أرض يقال لها الغوطة في مدينة يقال لها دمشق.

۷۲ بقیہ بن الولید اور الحکم بن نافع اور أبو المغیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر الحضرمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عوف! قیامت سے پہلے چھ 6 چیزوں کو شمار کر لینا، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے، یہ سن کر میں رونے لگا حتیٰ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خاموش کرانے لگے، پھر فرمایا کہو کہ یہ ایک 1 ہوئی، اور دوسری 2 بیت القدس کی فتح ہے، کہو کہ یہ دوسری 2 ہوئی، اور تیسری 3 دو موتیں ہوں گی میری امت میں جیسے بکریوں کی سینے کی بیماری ہوتی ہے، کہو کہ یہ تین 3 ہوئی، چوتھی 4 میری امت میں فتنہ ہوگا، حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنے کا بڑا ہونا بتایا، کہو کہ یہ چار 4 ہوئی، پانچویں 5 تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو 100 دینار دیے جائیں گے جب بھی وہ ناراض ہوگا، یہ پانچ 5 ہوئیں تمہارے اور رومیوں کے درمیان معاہدہ ہوگا پھر وہ تمہاری طرف روانہ ہو کر تم سے جنگ کریں گے اور مسلمان اس زمانے میں ایسی زمین میں ہوں گے جسے "غوطہ" کہیں گے، اور وہ دمشق نامی شہر میں ہوگی۔

○ ○ ○

۷۳. حدثنا محمد بن شابور عن النعمان بن المنذر عن مكحول. عن عوف بن مالک قال قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ست بین یدی الساعة أولهن موت نبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم قل إحدی والثانیة فتح بیت المقدس والثالثة موت یقع فیکم کقعاص الغنم والرابعة فتنة بینکم لا یبقی بیت من العرب إلا دخلته والخامسة هدنة بینکم وبین بنی الأصفر فیجتمعون لکم عدد حمل المرأة تسعة أشهر.

۷۳ محمد بن شابور نے نعمان بن المنذر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی، ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی موت ہوگی، کہو کہ یہ ایک 1 ہوئی، اور دوسری 2 علامت بیت المقدس کی فتح، اور تیسری 3 علامت موت ہے جو تم میں واقع ہوگی، جیسے بکریوں کے سینے کی بیماری ہوتی ہے، اور چوتھی 4 علامت تم میں ایک فتنہ ہوگا کوئی گھر عرب کا باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہوگا، اور پانچویں 5 علامت تمہارے اور رُومیوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ تمہارے لئے جمع ہوں گے عورت کے حمل کی مدّت کے بقدر یعنی نو 9 مہینے۔
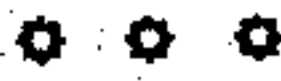
۞ ۞ ۞

۷۴. حدثنا ابن عیینة عن صفوان بن سلیم عمن حدثه. عن عوف بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ست قبل الساعة أولهن وفاة نبیکم وفتح بیت المقدس وموت کقعاص الغنم وهدنة تکون بینکم وبین بنی الأصفر وافتتاح مدینة الکفر ورد الرجل مائة دینار سخطة.

۷۴ ابن عیینہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں اور وہ اُن سے جنہوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہوگی، اور بیت المقدس کی فتح ہوگی، اور بکری کے سینے کی بیماری کی طرح موت ہوگی اور صلح ہوگی اور تمہارے اور رُومیوں کے درمیان، اور کفر کا شہر کھل جائے گا اور ایک آدمی سو 100 دینار کو کم سمجھ کر واپس کردے گا۔

۞ ۞ ۞

۷۵. حدثنا ابن وهب عن معاویة بن صالح عن ضمرة بن حبیب عن عوف بن مالک ومعاویة عن العلاء بن الحارث عن مکحول. عن عوف بن مالک قال قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ست بین یدی الساعة أولهن وفاتی ثم فتح بیت

المقدس ثم منزل تنزله أمتی من الشام ثم فتنة تقع فیکم لا یبقی بیت عربی إلا دخلته ثم تصالحکم الروم.

۷۵ ابن وہب، معاویہ بن صالح سے، وہ ضمرہ بن حبیب سے وہ حضرت عوف بن مالک سے، نیز معاویہ، علاء بن حارث سے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی، ان میں سب سے پہلے میری موت ہوگی پھر بیت المقدس کی فتح ہوگی پھر شام کے علاقے میں ایک منزل ہوگی جہاں پر میری اُمّت اُترے گی پھر تم میں ایک فتنہ واقع ہوگا کسی عربی کا گھر باقی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا پھر رُومی تم سے صلح کریں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۶. حدثنا محمد بن سلمة الحرانی حدثنا محمد بن إسحاق عن حزن بن عبد عمرو قال دخلنا أرض الروم فی غزوة الطوانة فنزلنا مرجا فأخذت أنا برؤس دواب أصحابی فطولت لها فانطلق أصحابی یتعلفون فبینا أنا کذلک إذ سمعت السلام علیک ورحمة اللّٰہ فالتفت فإذا أنا برجل علیه ثیاب بیاض. فقلت السلام علیک ورحمة اللّٰہ فقال أمن أمة أحمد. قلت نعم. قال فاصبروا فإن هذه الأمة أمة مرحومة کتب اللّٰہ علیها خمس فتن وخمس صلوات. قال قلت سمهن لی. قال أمسک إحداهن موت نبیهم واسمها فی کتاب اللّٰہ تعالی بغتة ثم قتل عثمان واسمها فی کتاب اللّٰہ الصماء ثم فتنة ابن الزبیر واسمها فی کتاب اللّٰہ العمیاء ثم فتنة ابن الأشعث واسمها فی کتاب اللّٰہ البتیراء ثم تولی وهو یقول وبقیت الصیلم وبقیت الصیلم فلم أدر کیف ذهب.

۷۶ محمد بن سلمۃ الحرانی محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ حزن بن عبد عمرو فرماتے ہیں کہ غزوہ طوانہ میں ہم رُوم کی زمین میں داخل ہوئے پس ہم نے ایک چراگاہ میں پڑاؤ ڈالا۔ میں اپنے ساتھیوں کے جانوروں کی نگرانی کرنے لگا اچانک میں نے سُنا کہ کوئی مجھے سلام کر رہا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ" میں نے مُڑ کر دیکھا تو ایک شخص سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا میں نے جواب میں کہا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ" اس شخص نے پوچھا کہ تم اَحمد علیہ السلام کی اُمّت سے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! اس شخص نے کہا صبر کرو بے شک یہ مرحوم اُمّت ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ فتنے اور پانچ نمازیں لکھ دی ہیں میں نے کہا کہ وہ فتنے میرے لئے بیان کیجئے؟ اس شخص نے کہا: یاد رکھو ان میں سے ایک حضرت نبی ﷺ کی موت ہے اور اس فتنے کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں "بَغْتَة" کہا گیا ہے، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ہے، اس فتنے کا نام کتاب اللہ

میں "صماء" ہے، پھر ابن زبیر کا فتنہ ہے اور اس فتنے کا نام کتاب اللہ میں "عمیاء" ہے، پھر ابن اشعث کا فتنہ ہے اور اس فتنے کا نام کتاب اللہ میں "بتراء" ہے، پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا اور کہے جا رہا تھا: باقی رہا "صیلم" کا فتنہ اور "صیلم" کا فتنہ باقی رہا، پس مجھے نہیں معلوم کہ وہ آدمی کیسے چلا گیا۔

٭ ٭ ٭

۷۷. حدثنا أبو أسامة حدثنا الأعمش حدثنا منذر الثوری عن عاصم بن ضمرة. عن علی بن أبی طالب رضی اللّٰه عنه قال جعل اللّٰه فی هذه الأمة خمس فتن فتنة عامة ثم فتنة خاصة ثم فتنة عامة ثم فتنة خاصة ثم الفتنة السوداء المظلمة التی یصیر الناس کالبهائم ثم هدنة ثم دعاة إلی الضلالة فإن بقی للّٰه یومئذ خلیفة فالزمه.

۷۷ ابواُسامہ، اَعمش سے، وہ منذر الثوری سے، وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس اُمّت میں پانچ فتنے رکھے ہیں عام فتنہ، پھر خاص فتنہ، پھر عام فتنہ، پھر خاص فتنہ، پھر ایک تاریک سیاہ فتنہ ہوگا، جس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے، پھر صلح ہوگی پھر گمراہی کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے پس اگر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ باقی ہو تو ضرور اس کا ساتھ دو۔

٭ ٭ ٭

۷۸. حدثنا أبو ثور وعبد الرزاق عن معمر عن طارق عن منذر الثوری عن عاصم بن ضمرة. عن علی رضی اللّٰه عنه قال جعلت فی هذه الأمة خمس فتن فذکر نحوه إلا أنه قال العمیاء الصماء المطبقة.

۷۸ اَبوثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمّت میں پانچ فتنے واقع ہوں گے، پس مذکورہ بالا حدیث کی طرح ذکر کیا، ہاں اس روایت میں ہے کہ وہ فتنہ "عمیاء، صماء" مطبقہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۷۹. حدثنا یحی بن الیمان حدثنا سفیان الثوری عن أشعث بن أبی الشعثاء عن أشیاخ لبنی عبس. عن حذیفة قال تکون فتنة ثم تکون جماعة وتوبة ثم جماعة وتوبة حتی ذکر الرابعة ثم لا تکون توبة ولا جماعة.

۷۹ یحیٰ بن الیمان، سفیان الثوری سے، وہ اَشعث بن اَبی الشعثاء سے، وہ اَشیاخ بن عبس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہوگا، پھر جماعت اور توبہ ہوگی پھر جماعت اور توبہ ہوگی، حتی کہ چار مرتبہ اس نے یہ ذکر کیا، پھر نہ توبہ ہوگی نہ جماعت ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۸۰. حدثنا ابن عيينة وأبو أسامة عن مجالد عن عامر عن صلة قال. سمعت حذيفة بن اليمان يقول في الإسلام أربع فتن تسلمهم الرابعة إلى الدجال الرقطاء والمظلمة وهنه وهنه.

۸۰ ابن عُیینہ اورابواُسامہ، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ صلہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اسلام میں چار فتنے ہوں گے چوتھا فتنہ اُنہیں دجّال کے سُپرد کردے گا،ان کے نام یہ ہیں "الرقطاء، المظلمه، هنه، هنه"۔

۰۰۰

۸۱. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم قال حدثني الثقة عن زيد بن وهب. عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون فتنة ثم تكون جماعة ثم فتنة ثم تكون جماعة ثم فتنة تعوج فيها عقول الرجال.

۸۱ جریر بن عبدالحمید، لیث بن اَبی سلیم سے، وہ ثقہ سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ فتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی، پھر فتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی، پھر فتنہ ہوگا جس میں مَردوں کی عقلیں ٹیڑھی ہوجائیں گی۔

۰۰۰
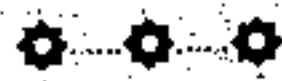
۸۲. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن عبدالرحمن بن الحسن عن الشعبي. عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون في أمتي أربع فتن يكون في الرابعة الفناء.

۸۲ یحیٰی بن سعیدالعطار، عبدالرحمٰن بن الحسن سے، وہ الشعبی سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میری اُمّت میں چار 4 فتنے ہوں گے چوتھے فتنے میں فنا ہوگی۔

۰۰۰

۸۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن بعض شيوخ الجند. قال بينما خالد بن يزيد بن معاوية مقدم مروان بن الحكم وهو نازل في دار عمر بن مروان ومعه سكين وفي يده قرطاس إذ قال مضت. الخمس والعشر وبقيت العشرون يعم شرها مشرقها ومغربها لا ينجو منها إلا أهل إنطابلس. فقال له شفي بن عبيد أصلحك الله ما هذه. قال الفتنة الأولى كانت خمسا والثانية كانت عشر سنين فتنة ابن الزبير لم تكون الثالثة عشرين سنة يعم شرها مشرقها ومغربها ولا ينجو منها إلا أهل إنطابلس.

۸۳﴾ ابن وہب، ابن لہیعۃ، بعض شیوخ الجند سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ نے عمر بن مروان کے گھر پڑاؤ ڈال رکھا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اور اس کے پاس چھری تھی خالد نے کہا کہ پندرہ 15 سال گزر گئے ہیں اور بیس 20 سال باقی ہیں جن کا فتنہ مشرق و مغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پا سکے گا سوائے اطابلس والے، شفی بن عبید نے خالد سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے یہ آپ جو کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو حضرت خالد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پہلا فتنہ پانچ 5 سال رہا، اور دوسرا فتنہ دس 10 سال رہا جو کہ ابن زبیر کا فتنہ تھا پھر تیسرا فتنہ بیس 20 سال رہے گا جس کا شر مشرق و مغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پائے گا سوائے اطابلس والوں کے۔

۞ ۞ ۞

۸۴. حدثنا الوليد بن مسلم ورشدين بن سعد عن أبي لهيعة عن عبد العزيز بن صالح. عن حذيفة بن اليمان وسمى الوليد بينه وبين حذيفة رجلا لم أحفظه قال الفتن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أن تقوم الساعة أربع فالأولى خمس والثانية عشر والثالثة عشرون والرابعة الدجال.

۸۴﴾ الولید بن مسلم اور رشدین بن سعد، ابی لہیعہ سے، وہ عبدالعزیز بن صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولید نے عبدالعزیز اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک اور راوی کا نام لیا تھا جو مجھے یاد نہ رہا) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار 4 فتنے ہوں گے، پہلا پانچ 5 سال، دوسرا دس 10 سال، تیسرا بیس 20 سال رہے گا اور چوتھا فتنہ دجّال کا (فتنہ) ہے۔

۞ ۞ ۞

۸۵. قال نعيم قال الوليدوقال ابن لهية. عن يزيد بن أبي جبيب بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون فتنة تشمل الناس كلهم لا يسلم منها إلا الجند الغربي.

۸۵﴾ نعیم، الولید اور ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جو تمام لوگوں کو گھیر لے گا، اس سے سوائے مغربی لشکر کے کوئی بھی محفوظ نہ رہے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي معبد. عن الحسن عن عمران بن حصين رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تكون أربع فتن الأولى يستحل فيها الدم والمال والفرج والرابعة الدجال.

۸٦ رُشدین، ابی لہیعہ سے، وہ اُبی معبد سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار 4 فتنے ہوں گے پہلے میں خون، دوسرے میں مال، تیسرے میں شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا اور چوتھا فتنہ دجّال کا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۸۷. حدثنا يحي بن سعيد العطار حدثنا حجاج رجل منا عن الوليد ين عياش قال. قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال لنا رسول الله صلى الله عايه وسلم أحذركم سبع فتن تكون بعدى فتنة تقبل من المدينة وفتنة بمكة وفتنة تقبل من اليمن وفتنة تقبل من الشام وفتنة تقبل من المشرق وفتنة من قبل المغرب وفتنة من بطن الشام وهي فتنة السفياني. قال فقال ابن مسعود منكم من يدرك أولها ومن هذه الأمة من يدرك اخرها. قال الوليد بن عياش فكانت فتنة المدينة من قبل طلحة والزبير وفتنة مكة فتنة ابن الزبير وفتنة اليمن من قبل نجدة وفتنة الشام من قبل بنى أمية وفتنة المشرق من قبل هؤلاء.

۸۷ یحیٰ بن سعید العطار نے حجاج سے، انہوں نے، الولید بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ مَیں تمہیں اپنے بعد ہونے والے سات 7 فتنوں سے ڈراتا ہوں، ایک فتنہ مدینہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مکہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ یمن کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ شام کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مشرق کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا، اور ایک فتنہ شام کے اندر سے آئے گا اور وہ فتنہ "السفیانی" ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم میں سے بعض پہلے فتنے کو پالیں گے اور بعض ان فتنوں میں سے آخری کو پالیں گے، ولید بن عیاش کہتے ہیں کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف سے تھا۔

اور یمن کا فتنہ نجدیوں کی طرف سے تھا، اور شام کا فتنہ بنوأمیہ کی طرف سے تھا اور مشرق کا فتنہ وہاں کے لوگوں کی طرف سے ہے۔

٭ ٭ ٭

۸۸. حدثنا ضمره بن ربيعة عن يحى بن أبى عمرو السيباني قال. قال أبو هريرة رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع فتن تكون بعدى الأولى تسفك فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها

الدماء والأموال والفروج والرابعة عمياء صماءٔ تعرک فیھا أمتی عرک الأدیم.

۸۸ ضمرہ بن ربیعہ، یحییٰ بن أبی عمرو السیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد چار 4 فتنے ہوں گے پہلے فتنے میں خون بہایا جائے گا اور دوسرے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے فتنے میں خون اور مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھا فتنہ اندھا اور بہرا ہوگا، وہ فتنہ میرے امت میں ایسے سرایت کرے گا جیسے پانی زمین میں سرایت کرتا ہے۔

○ ○ ○

۸۹. حدثنا یحی بن سعید العطار عن ضرار بن عمرو بن إسحق بن عبداللہ بن أبی فروۃ عمن حدثه. عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تأتیکم بعدی أربع فتن الأولی یستحل فیھا الدماء والثانیة یستحل فیھا الدماء والأموال والثالثة یستحل فیھا الدماء والأموال والفروج والرابعة صماء عمیاء مطبقة تمور مور الموج فی البحر حتی لا یجد أحد من الناس منھا ملجا تطیف بالشام وتغشی العراق وتخبط الجزیرۃ بیدھا ورجلھا وتعرک الأمة فیھا بالبلاء عرک الأدیم ثم لا یستطیع أحد من الناس یقول فیھا مه مه ثم لا یعرفونھا عن ناحیة إلا انفتقت من ناحیة أخری.

۸۹ یحییٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو، اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد تم پر چار 4 فتنے آئیں گے پہلے فتنے میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا، اور دوسرے فتنے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور تیسرے فتنے میں، خون مال اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھے فتنہ بہرا اندھا اور سب پر چھا جانے والا ہوگا، وہ سمندر کے موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا حتی کہ لوگوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی اس فتنے سے بچنے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ملے گا وہ فتنہ ملک شام میں پھرے گا اور عراق کو ڈھانپ لے گا اور جزیرہ کو اپنے ہاتھ اور پاؤں سے روند ڈالے گا، اور وہ فتنہ میری امت میں مصائب سمیت یوں جذب ہو جائے گا جیسے روئے زمین پانی کو جذب کر لیتی ہے، پھر لوگوں میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھے گا کہ اس سے کہے دور ہو جا! پھر فتنہ دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا، دور ہو جاؤ پھر لوگ اس فتنے کو ایک طرف نہیں جانتے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۰. حدثنا عثمان بن کثیر بن دینار عن محمد بن مھاجر أخی عمرو بن مھاجر قال حدثنی جنید بن میمون عن ضرار بن عمرو قال: قال ابو ھریرۃ قال رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى أو يلبسكم شيعا قال أربع فتن تأتي الفتنة الأولى فيستحل فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها الدماء والأموال والفروج والرابعة عمياء مظلمة تمور مور البحر تنتشر حتى لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته.

﴿۹۰﴾ عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے، جو عمرو بن مہاجر کا بھائی ہے، انہوں نے جنید بن میمون سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًاo﴾

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ چار 4 فتنے آئیں گے پہلے فتنہ میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا اور دوسرے میں خون ریزی اور مال کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے میں خون ریزی، مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھا فتنہ اندھا اور بہرا ہوگا، وہ سمندر کے موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا اور وہ فتنہ پھیل جائے گا حتی کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۱. حدثنا الحكم بن نافع عن أرطاة بن المنذر قال. بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون فى أمتى أربع فتن يصيب أمتى فى اخرها فتن مترادفة فالأولى تصيبهم فيها بلاء حتى يقول المؤمن هذه مهلكتى ثم تنكشف والثانية حتى يقول المؤمن هذه مهلكتى ثم تنكشف والثالثة كلما قيل انقضت تمادت والفتنة الرابعة تصيرون فيها إلى الكفر إذا كانت الإمعة مع هذا مرة ومع هذا مرة بلا إمام ولا جماعة ثم المسيح ثم طلوع الشمس من مغربها ودون الساعة اثنان. وسبعون دجالا منهم من لا يتبعه إلا رجل واحد.

﴿۹۱﴾ الحکم بن نافع کہتے ہیں کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امّت میں چار 4 فتنے ہوں گے، میری امّت کو آخر میں پے درپے فتنے پہنچیں گے، پہلے فتنے میں میری امّت کو مصائب پہنچیں گے، یہاں تک کہ مؤمن کہے گا یہ میری ہلاکت کا وقت ہے پھر وہ فتنہ دُور ہو جائے گا۔ پھر دُوسرا فتنہ آئے گا حتی کہ مؤمن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت کا وقت ہے۔ پھر وہ فتنہ بھی دُور ہو جائے گا پھر تیسرا فتنہ آئے گا۔ جب بھی کہا جائے گا یہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اور دراز ہوتا جائے گا۔ اور چوتھا فتنہ آئے گا کہ تم لوگ اس میں کفر کی طرف پھر و گے اس وقت پیروکار کبھی ایک کے

ساتھ ہوں گے اور کبھی دُوسرے کے ساتھ نہ ان کا کوئی اِمام ہوگا اور نہ کوئی جماعت ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے، پھر سورج مغرب سے طلُوع ہوگا اور قیامت سے پہلے بہتر 72 دجّال آئیں گے بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جس کا پیروکار صرف ایک شخص ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۹۲. حدثنا مروان بن معاوية حدثنا الوليد بن عبد الله بن جميع. حدثنا أبو الطفيل قال سمعت حذيفة يقول الفتن ثلاث تسوقهم الرابعة إلى الدجال التى ترمى بالرضف والتى ترمى بالنشف والسوداء المظلمة والتى تموج موج البحر.

۹۲﴾ مروان بن معاویہ نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابوالطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے ہوئے سُنا ہے کہ فتنے تین 3 ہیں اور چوتھا 4 فتنہ لوگوں کو دجّال کی طرف لے جائے گا، پہلا فتنہ وہ ہوگا جو گرم پتھروں پر ڈالا جائے گا اور دوسرا وہ ہوگا جو کالے سوارخ والے پتھروں پر ڈالا جائے گا اور تیسرا فتنہ اندھیرا سیاہ ہوگا اور چوتھا فتنہ وہ ہوگا جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر. عن عمير بن هانيء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة الأحلاس فيها حرب وهرب وفتنة السراء يخرج دخنها من تحت قدمى رجل يزعم أنه منى وليس منى إنما أوليائى المتقون ثم يصطلح الناس على رجل ثم يكون فتنة الدهيماء كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته يقاتل فيها لا يدرى على حق يقاتل أم على باطل فلايزالون كذلك حتى يصيروا إلى فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا إيمان فيه فإذا هما اجتمعا فأبصر الدجال اليوم أو غدا.

۹۳﴾ ولید بن مسلم عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ "احلاس" کا ہوگا جس میں جنگ ہوگی اور بھاگنا ہوگا اور ایک فتنہ "سرّا" کا ہوگا جس کا دُھواں میرے قدموں کے نیچے سے نکلے گا ایک آدمی گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا، میرے دوست تو مُتّقین ہیں (یعنی گناہوں سے بچنے والے اور اللہ سے محبت کرنے والے ہیں) پھر لوگ ایک آدمی پر اتفاق کرلیں گے پھر "دھیماء" کا فتنہ ہوگا جب بھی کہا جائے گا کہ یہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اور دراز ہوتا جائے گا حتیٰ کہ کوئی گھر عرب کا باقی نہیں رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا، اس میں آدمی لڑے گا لیکن اُسے علم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر، پس وہ

ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے، حتی کہ وہ دو 2 گروہ میں تقسیم ہوجائیں گے ایک ایمان کا گروہ ہوگا جس میں کوئی منافقت نہ ہوگی اور دوسرا 2 نفاق کا گروہ ہوگا جس میں کوئی ایمان نہ ہوگا پس جب وہ دونوں اکٹھے ہوجائیں گے تو دجّال کو دیکھ لینا اُسی دن یا دُوسرے دن نکل آئے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عبد الله بن زرير الغافقي يقول سمعت عليا رضى الله عنه يقول الفتن أربع فتنة السراء وفتنة الضراء وفتنة كذا فذكر معدن الذهب ثم يخرج رجل عن عترة النبي صلى الله عليه وسلم يصلح الله على يديه أمرهم.

۹۴ ابن وہب، ابن لہیعہ سے، وہ حارث بن یزید سے، وہ عبداللہ بن زبیر الغافقی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے چار 4 ہیں "فِتْنَةُ السَّرَّاءِ، فِتْنَةُ الضَّرَّاءِ" اور فلاں فتنہ۔ پھر اُنہوں نے سونے کی معدنیات کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ معاملات کی اصلاح فرمائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن إسماعيل بن زافع عمن حدثه عن أبى سعيد الخدري رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون بعدى فتن منها فتنة الأحلاس يكون فيها حرب وهرب ثم بعدها فتن أشد منها ثم تكون فتنة كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت إلا دخلته ولا مسلم إلا صكته حتى يخرج رجل من عترتي.

۹۵ الولید بن مسلم نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ "احلاس" ہوگا جس میں جنگ اور بھاگنا ہوگا، پھر اس کے بعد اس سے سخت فتنے ہوں گے، پھر ایک ایسا فتنہ ہوگا جس کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اور دراز ہوجائے گا، حتی کہ کوئی گھر باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہوجائے گا، اور کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اسے تھپڑ مارے گا، حتی کہ میری اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۶. حدثنا محمد بن حمير وابن وهب عن أبى لهيعة عن عبدالرحمن بن شريح. عن عبد الله بن هبيرة قال الفتن أربع فالأولى بصيرة والثانية فتنة هوى والثالثة فتنة عمياء والرابعة الدجال.

۹۶ محمد بن حمیر اور ابن وہب، ابی لہیعہ سے، وہ عبدالرحمن بن شریح سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ھبیرہ

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فتنے چار 4 ہوں گے، پہلا "فتنۃ بصیرۃ" ہے، دوسرا خواہش کا فتنہ ہے، تیسرا اندھا فتنہ ہے، چوتھا دجال کا فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۹۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أمه عن ربيعة القيصر عن تبيع. عن كعب قال تكون فتن ثلاث كأمسكم الذاهب فتنة تكون بالشام ثم الشرقية هلاك الملوك ثم تتبعها الغربية وذكر الرايات الصفر قال والغربية هي العمياء.

﴿۹۷﴾ الولید بن مسلم، عبدالجبار بن رشید الازدی سے، وہ اپنی والدہ سے، وہ ربیعۃ القیصر تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین 3 فتنے ہوں گے جیسے تمہارے گزر جانے والا دن، ایک فتنہ شام میں ہوگا، پھر شرقی فتنہ ہوگا جس میں بادشاہ ہلاک ہوں گے، پھر اس کے بعد غربی فتنہ ہوگا اور پھر زرد جھنڈوں کا ذکر کیا اور فرمایا غربی فتنہ اندھا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۸. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن أبيه عن أبي العوام. عن كعب قال تدور رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيهم صلى الله عليه وسلم ثم تنشأ فتنة فيكون فيها قتل وقتال ثم يعودون في الأمن والطمانينة حتى يكونوا في الإستواء كالدوامة يعني معاوية ثم تنشأ فتنة يكون فيها قتل وقتال فإني أجدها في كتاب الله المظلمة تلوى بكل ذي كبر.

﴿۹۸﴾ ضمرہ، ابن شوذب سے، وہ أبي التیاح سے، وہ اپنے باپ سے، وہ ابوالعوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا، پھر وہ امن واطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تاریک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

۹۹. حدثنا أبو عمر الصفار عن أبي التياح عن أبي العوام عن كعب نحوه.

﴿۹۹﴾ ابوعمر الصفار، ابی التیاح سے، وہ ابوالعوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث ہے (یعنی) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا پھر وہ امن واطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا۔ اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تاریک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

١٠٠ حدثنا ابن المبارك أخبرنا الأعمش عن أبي صالح قال قال كعب ومسجد المدينة يبني والله لوددت انه لا يبنى منه برج إلا سقط برج. فقيل له يا ابا إسحاق ألم تقل إن صلاة فيه أفضل عن ألف صلاة فيها سواه إلا المسجد الحرام. قال وأنا أقول ذلك ولكن فتنة نزلت من السماء ليس بينها وبين أن تقع إلا شبرا ولو قد فرغ من بناء هذا المسجد وقعت وذلك عند قتل هذا الشيخ عثمان بن عفان. فقال قائل أوليس قاتله كقاتل عمر. فقال كعب بلى مائة ألف أو يزيدون ثم يحل القتل ما بين عدن أبين إلى دروب الروم وجيش يخرج من الغرب وجيش يخرج من المشرق فيلتقون بأرض يقال لها صفين فيكون بينهم ملحمة عظيمة ثم لا يفترقون إلا عن حكيمن إلى اخر الحديث.

١٠٠ ابن المبارک، الاعمش سے روایت کرتے ہیں کہ أبی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مدینہ کی مسجد تعمیر کی جارہی تھی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں چاہتا ہوں کہ اِس کا کوئی بُرج نہ بنایا جائے جو کہ بعد میں گر جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ اُے ابو اسحاق! کیا آپ یہ نہیں کہتے تھے کہ اس میں دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے کی نسبت ایک ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے سوائے مسجدِ حرام کے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں اب بھی یہی کہتا ہوں، لیکن فتنہ آسمان سے نازل ہو چکا ہے۔ اس کے زمین پر پڑنے میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ ہے، اگر اس مسجد کی تعمیر سے فارغ ہو جائے تو وہ فتنہ واقع ہو جائے گا اور یہ اس عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد ہوگا، پس کہنے والے نے کہا کہ کیا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کی طرح نہ ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ تو ایک لاکھ 100000 یا اس سے بھی زیادہ ہوں گے۔ پھر عدن أبین سے لے کر دروب الروم تک قتل وغارتگری ہوگی، اور ایک لشکر مغرب سے نکلے گا اور ایک لشکر مشرق سے نکلے گا پھر یہ آپس میں "صفین" نامی زمین پر جنگ کریں گے پھر ان کے درمیان ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر یہ دونوں لشکر جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دو فیصلہ کرنے والوں پر راضی ہو جائیں۔

٭ ٭ ٭

١٠١ حدثنا بقية والحكم بن نافع وعبد القدوس عن صفوان ابن عمرو قال حدثني ابو المثنى ضمضم الأملوكي عن كعب انه أتى صفين فلما رأى الحجارة التي على ظهر الطريق وقف ينظر إليها. فقال له صاحب له ما تنظر يا أبا إسحاق. قال

وجدت نعتها في الكتب أن بني إسرائيل اقتتلوا بها تسع مرات حتى تفانوا وأن العرب سيقتتلون بها العاشرة حتي يتفانوا أو يتقاذفون. بالحجارة التي تقاذفت بها بنو إسرائيل.

۱۰۱ بقیہ اور الحکم بن نافع اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالمثنیٰ ضمضم الاملوکی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین پہنچے تو جب انہوں نے راستے پر پڑے پتھر دیکھے تو کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے، ان کے ساتھی نے کہا کہ اے ابواسحاق! آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ان پتھروں کی صفات کتابوں میں پڑھی ہیں، بے شک بنی اسرائیل نے ان پتھروں کے ذریعہ ایک دوسرے کو نو 9 مرتبہ قتل کیا یہاں تک کہ ان کی طاقت فنا ہوگئی، اب عرب ان کے ذریعہ دسویں مرتبہ لڑیں گے اور ان کی طاقت فنا ہو جائے گی، یا دور پھینک دیئے جائیں گے اُس پتھر کے ساتھ، جس سے بنی اسرائیل کو پھینکا گیا تھا۔

○ ○ ○

۱۰۲. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن ابن سيرين. عن ابي الجلد قال تكون فتنة تكون بعدها أخرى ما الأولى في الإخرة إلا كثمر السوط يتبعه ذباب السيف ثم تكون فتنة يستحل فيها المحارم كلها تجتمع الأمة على خيرها تأتيه هينا وهو قاعد في بيته.

۱۰۲ عبدالوہاب ثقفی، ایوب سے، وہ ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ ہوگا اس کے بعد دوسرا ہوگا، وہ دوسرا پہلے کے سامنے ایسا ہوگا جیسے تلوار کی دھار جو کوڑے کے پھل کے بعد ہو، پھر ایک فتنہ ہوگا جس میں ہر حرام کو حلال سمجھا جائے گا، اُمّت اس فتنے کی اچھائی پر جمع ہوگی، وہ فتنہ ہر آدمی پر آسانی سے آئے گا اس حال میں کہ وہ آدمی گھر میں بیٹھا ہوگا۔

۱۰۳. حدثنا يحى بن اليمان عن سفيان الثورى عن سلمة بن كهيل عن ابى الوقاص. عن على رضى الله عنه قال الا أخبركم بفتنة الترسل قيل وما فتنة الترسل قال لو كان الرجل مقيدا بعشرة اقياد فى أهل الباطل ضير بها إلى اهل الحق ولو كان مقيدا بعشرة أقياد فى أهل الحق ضير بها إلى أهل الباطل.

۱۰۳ یحییٰ بن الیمان، سفیان الثوری سے، وہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابی الوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں "ترسّل" کے فتنے کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا کہ یہ "ترسّل" کا فتنہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ اگر ایک آدمی دس زنجیروں میں اہل باطل کی قید میں ہو تو اسے اس فتنہ کے ذریعہ فرار دیا جائے گا

یہاں تک وہ اہلِ حق تک پہنچ جائے گا، اور اگر وہ اہلِ حق کی قید میں ہو تو دس زنجیروں میں اُسے اس فتنہ کے ذریعہ ضرر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اہلِ باطل تک پہنچ جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۴. حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن محمد بن أبي محمد. عن عوف بن مالک الأ شجعي ر ضی ا لله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم امسک ستا قبل السا عة أولها وفاة نبيكم صلى الله عليه وسلم قال فبكيت والثانية فتح بيت المقدس والثالثة فتنة تدخل كل بيت شعر ومدر والرابعة موتان في الناس كقصاص الغنم والخامسة أن يفيض فيكم المال حتى يعطى الرجل المائة دينار فيتسخطها والسادسة هدنة تكون بينكم وبين بنى الأ صفرفيسيرون إليكم في ثمانين غاية تحت كل غاية إثنا عشر ألفا.

۱۰۴۔ هشيم، یعلی بن عطاء سے، وہ محمد بن اَبی محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھ 6 نشانیاں قیامت سے پہلے گن لینا! پہلی علامت تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہے (حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سُن کر مَیں خوب رویا) دُوسری علامت بیت المقدس کی فتح ہے، تیسری علامت ایک فتنہ ہوگا جو ہر گھر میں داخل ہوگا خواہ وہ گھر بالوں سے بنا ہو یا مٹی سے، چوتھی علامت لوگوں میں بکری کے سینے کی بیماری کی طرح دو موتیں ہوں گی، پانچویں علامت تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو 100 دینار دیئے جائیں گے لیکن اس کے باوجود وہ ناراض ہوگا (کہ یہ کم ہیں)۔ چھٹی علامت تمہارے اور رُومیوں کے درمیان صُلح ہوگی، وہ تمہاری طرف سے 80 جھنڈوں کے سائے میں آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزار کا لشکر ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۵. حدثنا هشيم عن مجالد قال حدثنا الشعبي عن صلة بن زفر. سمع حذيفة بن اليمان وقال له رجل خرج الد جال فقال أما ما كان فيكم أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلا والله لا يخرج حتى يتمنى قوم خروجه ولا يخرج حتى يكون خروجه أحب إلى أقوام من شرب الماء البارد في اليوم الحار وليكونن فيكم أيتها

الأمة أربع فتن الرقطاء والمظلمة وفلانة وفلانة ولتسلمنكم الرابعة إلى الدجال وليقتتلن بهذا الغائط فتنتان ما أبالي في أيهما رميت بسهم كنانتي.

۱۰۵ هشیم، مجالد سے، وہ شعبی سے، وہ صلۃ بن زفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سُنا کہ دجّال نے خروج کرلیا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک تم میں حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود ہیں وہ نہیں نکلے گا، اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک قوم اس کے نکلنے کی تمنا کرے گی، وہ نہ نکلے گا حتیٰ کہ اس کا نکلنا بعض قوموں کو ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسند ہوگا، اور اے لوگو! تم میں چار 4 فتنے پھوٹیں گے، ایک فتنہ گرمی کے دِنوں میں ''الرقطاء'' ہے، دوسرا ''مظلمہ'' ہے اور تیسرا فلاں فلاں ہے، اور چوتھا فتنہ تمہیں دجّال کے حوالے کردے گا، اور اس نشیبی زمین میں دو جماعتیں جنگ کریں گی، مجھے پرواہ نہیں کہ دونوں میں سے کس پر اپنے ترکش کا تیر چلاؤں۔

٭ ٭ ٭

۱۰۶. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن يحي بن سعيد قال أخبرني أبو الزبير أن طاوسا أخبره أن رجلا اعترض لأبي موسى الأشعري. فقال أهذه الفتنة التي كانت تذكر وذلك حين افترق هو وعمرو بن العاص حين حكما. فقال أبو موسى ما هذه إلا حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرداح المطبقة من أشرف لها أشرفت له القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي خير من الساعي والصامت خير من المتكلم والنائم خير من المستيقظ ما يذكر من انتقاص العقول وذهاب أحلام الناس في الفتن.

۱۰۶ عبدالوہاب بن عبدالمجید نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے ابوالزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما مصنف بنانے کے بعد جدا ہوئے تو ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے آکر ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہ فتنہ ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ اُن فتنوں کی آہٹ میں سے ایک آہٹ ہے، جو اس فتنہ کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ بھی اس کی طرف جھانکے گا، بیٹھا ہوا شخص اس میں کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا شخص اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، خاموش آدمی اس میں بات کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور اس میں سویا ہوا اُس میں بیدار سے بہتر ہوگا۔

٭ ٭ ٭

فتنوں میں عقلوں کے کم ہو جانے اور سمجھدار لوگوں کے ختم ہو جانے کا بیان

۱۰۷. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سيلم قال حدثني الثقة عن زيد بن وهب. عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون فتنة تعرج فيها عقول الرجال حتى ما تكاد ترى رجلا عاقلا و ذكر في الفتنة الثالثة.

۱۰۷۔ جریر بن عبدالحمید نے، لیث بن ابوسلیم سے، انہوں نے الثقہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جس میں لوگوں کی عقلیں ختم ہو جائیں گی، اور کوئی عقل مند آدمی نظر نہ آئے گا اور یہ بات آپ ﷺ نے تیسرے فتنے میں ذکر فرمائی۔

۰ ۰ ۰

۱۰۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. عن عمير بن هانيء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الفتنة الثالثة فتنة الدهيم ويقاتل الرجل فيها لا يدري على حق يقاتل أم على باطل.

۱۰۸۔ الولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیسرا فتنہ "دہیم" کا فتنہ ہوگا، لڑنے والے شخص کو علم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر۔

۰ ۰ ۰

۱۰۹. حدثنا مروان بن معاوية الفزاري حدثنا أبو مالك الأشجعي حدثنا ربعي بن حراش. عن حذيفة بن اليمان قال تعرض الفتن على القلوب كعرض الحصير قال الفزاري الحصير الطريق فأي قلب أنكرها نكتت فيه نكتة بيضاء وأي قلب أشربها نكتت فيه نكتة سوداء حتى تصير القلوب إلى قلبين قلب أبيض مثل الصفا لا يضره فتنة ما دامت السموات والأرض والآخر مرباد أسود كالكوز مجخيا وقال بيده هكذا منكوسا لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا إلا ما أشرب من هواه وإن من دون ذلك بابا مغلقا وإن ذلك الباب رجل يوشك أن يقتل أو يموت حديث ليس بالأغاليط.

۱۰۹۔ مروان بن معاویہ الفزاری، ابومالک الاشجعی سے، انہوں نے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے دلوں کی طرف راہ بنائیں گے، جو دل اس فتنہ کا انکار کرے گا تو اس کے دل میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، جو دل اس فتنے کو جذب کرلے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا حتیٰ کہ دلوں کی دو قسمیں

ہو جائیں لگے، ایک تو سنگ مر مر کی طرح سفید دل، اُسے جب تک آسمان زمین باقی ہیں فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا اور دوسرا ٹیڑھا، سیاہ دل ہوگا، جیسا کہ ٹیڑھا لوٹا ہو، نہ وہ کسی اچھائی کو جانے گا اور نہ کسی برائی کا انکار کرے گا صرف نفسانی خواہشات کے پیچھے چلے گا اور ان فتنوں سے پہلے ایک بند دروازہ ہے اور یہ دروازہ ایک آدمی ہے، قریب ہے کہ وہ قتل کر دیا جائے یا مر جائے، یہ حدیث ہے، کوئی قصے کہانیاں نہیں ہے۔

° ° °

۱۱۰. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن سالم بن أبي الجعد. عن حذيفة بن اليمان قال إن الفتنة إذا كانت عرضت على القلوب فأى قلب أنكرها أول مرة يكتب فيه نكتة بيضاء وأى قلب لم ينكرها يكتب فيه نكتة سوداء ثم تكون فتنة فتعرض على القلوب فإن أنكرها الذى أنكرها أول مرة نكتت فيه نكتة بيضاء وإن لم ينكرها الذى لم ينكرها أول مرة نكتت فيه نكتة سوداء ثم تكون فتنة فتعرض على القلوب فإن أنكرها الذى أنكره مرتين نكتت فيه نكتة بيضاء واشتد وصفى فلم يضره فتنة أبدا وإن لم ينكرها الذى لم ينكرها في المرتين الأوليين نكتت فيه سوداء فاسود قلبه كله واربد ثم نكس فلم يعرف معروفا ولم ينكر منكرا.

۱۱۰ جریر بن عبدالحمید منصور سے، وہ سالم بن ابوالجعد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی بار ہی اس کا انکار کر دیا تو اس میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، اور جس دل نے اس کا انکار نہ کیا اس پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، پھر اور فتنہ ہوگا جو دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی بار اس کا انکار کیا تھا اس نے دوبارہ بھی اس کا انکار کیا تو اس دل پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، اور جس دل نے پہلی بار اس کا انکار نہ کیا تھا اس نے اب کے بار بھی اس کا انکار نہ کیا تو اس دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، پھر فتنہ ہوگا اور دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی دو مرتبہ اس کا انکار کیا تھا اس نے اب بھی اس کا انکار کیا تو اس پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، جو بہت زیادہ صاف اور شفاف ہوگا پس اس دل کو فتنہ کبھی بھی ضرر نہ پہنچائے گا، اور اگر جس دل نے پہلے دو بار اس کا انکار نہ کیا تھا اس نے اب کے بار بھی اس کا انکار نہ کیا تو اس دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، وہ دل پورا کا پورا سیاہ ہو جائے گا اور پھر وہ اندھا ہو جائے گا نہ کسی اچھائی کو اچھا جانے گا، اور نہ کسی برائی کو برا جانے گا۔

° ° °

۱۱۱. حدثنا سفيان عن أبي هارون المدينى قال. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم إذا رأيتم المعروف منكرا والمنكر معروفا. قالوا وإن ذلك لكائن يا رسول الله. قال نعم.

۱۱۱ سفیان کی روایت ہے کہ حضرت ابی ہارون المدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ تمہارے کیا حالت ہوگی جب تم دیکھو گے کہ اچھائی برائی بن گئی ہے اور برائی اچھائی بن گئی ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حالت آنے والی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔

۞ ۞ ۞

۱۱۲. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية. عن أبي ثعلبة الخشني قال من أشراط الساعة أن تنتقص العقول وتعرب الأرحام ويكثرا لهم.

۱۱۲﴾ عبدالقدوس نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ أبی ثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ عقلیں کم ہوجائیں گی، اور سمجھدار لوگ گزر جائیں گے، اور غم زیادہ ہوجائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية. عن كثير بن مرة الحضرمي أبي شجرة. عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليغشين أمتي بعدي فتن يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۱۳﴾ الحکم بن نافع، سعید بن سنان سے، وہ، ابی الزاہریہ سے وہ کثیر بن مرہ الحضرمی اُبی الشجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میری اُمّت کو فتنے ڈھانپ لیں گے۔ جس میں آدمی کا دِل مَر جائے گا جیسے کہ اس کا بدن مَر جاتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴. حدثنا بقية بن الوليد وأبو اليمان جميعا عن حريز بن عثمان. عن أبي الزاهرية قال إذا قذف قوم بفتنة فلو كان فيهم أنبياء لا فتنوا ينزع من كل ذي عقل عقله ومن كل ذي رأي رأيه ومن كل ذي فهم فهمه فيمكثون ما شاء الله فإذا بدا لله رد عليهم عقولهم ورأيهم وفهمهم فيتلهفوا على ما فاتهم. وقال بقية على ما كان منهم.

۱۱۴﴾ بقیہ بن الولید اور ابوالیمان نے، حریز بن عثمان سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کوئی قوم فتنے میں مبتلا کی جاتی ہے اگر بالفرض ان میں حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام بھی ہوں تو وہ بھی آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں ہر ذی عقل سے اس کی عقل اور ہر ذی رائے سے اس کی رائے اور ہر ذی فہم سے اس کی سمجھ سلب (یعنی چھین لی جاتی ہے) کرلی جاتی ہے، پھر وہ اس حالت پر جب تک اللہ چاہے باقی رہتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ مناسب سمجھتے ہیں تو ان پر ان کی عقلیں ان کی رائے ان کی سمجھ لوٹا دیتے ہیں۔ لوگ ان چیزوں پر جو اُن سے چھین لی گئیں۔ یا ان کاموں پر جو اُن سے ہوئے تھے افسوس کرتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يونس عن الحسن. عن أبي موسى الأشعري رضي

الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم هرجا بين يدى الساعة حتى يقتل الرجل جاره وأخاه وابن عمه. قالوا ومعنا عقولنا يومئذ. قال تنزع عقول أكثر أهل ذلك الزمان ويخلف لها همياء من الناس يحسب أحدهم أنه على شيء وليس على شيء.

۱۱۵ عبدالوہاب الثقفی نے، یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے ہونے والی قتل وغارتگری کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جس میں آدمی اپنے پڑوسی اور بھائی اور چچازاد بھائی کو قتل کرے گا، حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا اس زمانے میں ہمارے پاس ہماری عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی، اور اس کے بدلے ان میں سے ہر ایک خود کو کسی موقف پر سمجھے گا حالانکہ وہ کسی چیز پر (بھی) نہ ہوگا۔

° ° °

۱۱۶. حدثنا ابن المبارک عن المبارک بن فضالة عن الحسن عن أسيد بن المتشمس بن معاوية قال. سمعت أبا موسى الأشعري نحوه ولم يذكر فيه النبي صلى الله عليه وسلم إلا في آخره كما عهد إلينا نبينا صلى الله عليه وسلم.

۱۱۶ ابن المبارک نے، المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ اُسید بن المتشمس بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے حضرت اُبوموسیٰ الاشعری سے سُنی ہے لیکن انہوں نے اُسے نبی ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا تھا، ہاں آخر میں کہا تھا کہ جیسے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی۔

° ° °

۱۱۷. حدثنا ابن المبارک عن المبارک عن الحسن قال. قال عبد الله بن مسعود رضی الله عنه أخاف عليكم فتنا كأنها الدخان يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۱۷ ابن المبارک نے، مبارک سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تم پر فتنوں کا اندیشہ ہے جو دھویں کی طرح ہوں گے، اس میں آدمی کا دل ایسے مر جائے گا جیسا کہ اس کا جسم مر جاتا ہے۔

° ° °

۱۱۸. حدثنا بقية بن الوليد عن ابی بكر بن ابی مريم. عن ابی ذر عبد الرحمن بن فضالة قال لما قتل قابيل هابيل مسخ الله عقله وخلع فؤاده فلم يزل تائها حتى مات.

۱۱۸ بقیہ بن الولید نے، اُبی بکر بن اُبی مریم سے روایت کی ہے کہ ابوذر عبدالرحمٰن بن فضالہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور اس کے دل کو چھین لیا، پھر وہ ہمیشہ پریشان رہتا اور پریشانی کی حالت میں مر گیا۔

° ° °

۱۱۹. حدثنا ابن مهدی عن سفیان عن جابر عن عامر. عن حذیفة قیل له أی الفتن أشد.
قال أن تعرض علی قلبک الخیر والشر فلا تدری أیهما ترکب.

۱۱۹ ابن مہدی، سفیان سے، وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ جس میں تیرے دِل پر اَچھائی اور بُرائی پیش کی جائے گی پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ ان میں سے کس کو اختیار کرنا چاہیے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۰. حدثنا عیسی بن یونس عن الأعمش عن عمارة عن أبی عمار. عن حذیفة قال یأتی علی الناس زمان یصبح الرجل بصیرا ویمسی وما یبصر بشفرة.

۱۲۰ عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی صبح کو صاحبِ بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۲۱. حدثنا إبراهیم بن محمد الفزاری عن الأوزاعی عن یحی بن أبی کثیر. عن ابن مسعود قال هذه فتن قد أظلت کقطع اللیل المظلم کلما ذهب منها رسل جاء رسل یموت فیها قلب الرجل کما یموت بدنه.

۱۲۱ ابراہیم بن محمد الفزاری نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن اَبی کثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے اَندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح تم پر آئیں گے، جب ان میں سے ایک حصہ ختم ہوگا دوسرا آجائے گا، اس میں آدمی کا دِل ایسے مَر جائے گا جیسے اس کا بدن مَرتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۲. حدثنا أبو معاویة عن الأعمش عن أبی وائل. سمع أبا موسی یقول یا أیها الناس إنها فتنة باقرة تدع الحلیم فیها کأنما ولد أمس تأتیکم من مأمنکم کداء البطن لا یدری أنی تؤتی.

۱۲۲ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ فتنے نکل جانے والی گائیں ہیں، یہ فتنے عقلمند آدمی کو ایسا کردیں گے گویا کہ وہ گذشتہ کل پیدا ہوا ہو، یہ فتنے تمہاری امن کی جگہوں میں آجائیں گے جیسے پیٹ کی بیماری، جس کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں سے آئی ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۳. حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن أبی الزاهریة. عن أبی ثعلبة الخشنی قال أبشروا بدنیا عریضة تأکل إیمانکم فمن کان منکم یومئذ علی یقین من ربه أتته فتنة

بيضاء مسفرة ومن كان منكم على شك من ربه أتته فتنة سوداء مظلمة ثم لم يبال الله في أى الأودية سلك.

۱۲۳ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیش والی دُنیا پر خوش ہو جاؤ جو تمہارے ایمان کو کھا جائے گی۔ جو شخص ان دِنوں میں اپنے رَبّ کی طرف سے یقین پر ہو تو اس پر سفید روشن فتنہ آئے گا، اور جو اپنے رَبّ کی طرف سے شک میں ہو تو اس پر سیاہ تاریک فتنہ آئے گا، پھر اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا کہ آدمی کس وادی میں جاتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۴. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبى الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علامات البلاء وأشراط الساعة أن تعرب العقول وتنقص الأحلام ويكثر الهم وترفع علامات الحق ويظهر الظلم.

۱۲۴ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کثیر بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ مصائب کی نشانیوں اور قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ عقلیں ختم ہو جائیں گی، اور سمجھدار لوگ کم ہو جائیں گے، اور غم زیادہ ہو جائیں گے اور حق کی علامات اُٹھ جائے گی، اور ظلم ظاہر ہو جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۲۵. حدثنا أبو أسامة عن الأعمش قال حدثنى منذر الثورى عن عاصم بن ضمرة. عن على رضى الله عنه قال فى الفتنة الخامسة العمياء الصماء المطبقة يصير الناس فيها كالبهائم.

۱۲۵ ابواُسامہ، الاعمش سے، وہ منذر الثوری سے، وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچواں فتنہ اَندھا، بہرا، اور مکمل چھا جانے والا ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۶. حدثنا أبوثور وعبد الرزاق عن معمرعن طارق عن منذرالثوري عن عاصم بن ضمرة. عن علي رضى الله عنه قال في الفتنة الخامسة العمياء الصماء المطبقة يصير الناس فيها كالبهائم.

۱۲۶ اَبو ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچواں فتنہ اَندھا، بہرا، اور مکمل چھا جانے والا ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

١٢٧ . حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو السيباني. عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفتنة الرابعة تعرك فيها أمتي عرك الأديم يشتدفيها البلاء حتى لا يعرف فيها المعروف ولا ينكرفيها المنكر.

۱۲۷ ضمرہ بن ربیعہ نے، یحیٰ بن أبی عمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چوتھا فتنہ میری اُمّت میں یوں سرایت کر جائے گا جیسے زمین میں پانی جذب ہو جاتا ہے، اس میں ایسی سخت آفت ہوگی حتیٰ کہ اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ سمجھا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٢٨ . حدثنا يحيى بن سيعد العطار عن ضرار بن عمرو عن إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عمن حدثه. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تأتيكم من بعدي أربع فتن فالرابعة منها الصماء العمياء المطبقة تعرك الأمة فيها بالبلاء عرك الأديم حتى ينكر فيها المعروف ويعرف فيها المنكر تموت فيها قلوبهم كما تموت أبدانهم.

۱۲۸ یحیٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن أبی فروہ سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم پر چار 4 فتنے آئیں گے، چوتھا فتنہ بہرا، اندھا، اور چھا جانے والا ہوگا، وہ فتنہ میری اُمّت میں آزمائشوں کے ساتھ سرایت کر جائے گا، جیسے پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے اس میں اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھا جانے لگے گا، اس میں لوگوں کے دِل مُردہ ہو جائیں گے، جیسے کہ ان کے بدن مُردہ ہو جاتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

١٢٩ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عدي بن ثابت عن زربن حبيش. عن حذيفة بن اليمان قال لوددت أن عندي مائة رجل قلوبهم من ذهب فأصعد على صخرة فأحدثهم حديثا لا يضرهم فتنة بعده أبدا ثم أذهب فلا أراهم ولا يروني.

۱۲۹ ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سو 100 آدمی ہوں جن کے دِل سونا ہوں (یعنی بہت زیادہ پرہیزگار اور علم کے طلب کرنے والے ہوں پھر) میں ایک چٹان پر چڑھ کر انہیں حدیثیں سُناؤں جس کے بعد انہیں فتنہ کبھی نقصان نہ پہنچا پائے گا، پھر میں چلا جاؤں، نہ میں انہیں دیکھوں اور نہ وہ مجھے دیکھیں۔

٭ ٭ ٭

١٣٠ . حدثنا ابن المبارك عن زائدة بن قدامة عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار.

عن حذيفة قال إن الفتنة تعرض على القلوب فأى قلب أشربها نكتت فيه نكتة سوداء وأى قلب أنكرها نكتت فيه نكتة بيضاء فمن أحب منكم أن يعلم أصابته الفتنة أم لا فلينظر فإن رأى حلالا كان يراه حراما أو حراما كان يراه حلالا فقد أصابته. قال وقال حذيفة أن الرجل ليصبح بصيرا يمسى ما يبصر بشعره.

۱۳۰ ابن المبارک نے زائدہ بن قدامہ سے، انہوں نے الاحمر سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنے دِلوں پر پیش کئے جائیں گے، پھر جس دِل نے اُسے جذب کیا تو اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اور جو دِل ان سے اِنکار کرے گا اس پر سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے، پس جو یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ فتنہ میں مبتلا ہے یا نہیں تو وہ دیکھے اگر وہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال سمجھنے لگا ہے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو چکا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک ایک آدمی صبح کو صاحبِ بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۳۱. حدثنا أبو عمر البصرى عن أبى بيان المعافرى. عن تبيع عن كعب قال إذا كان سنة ستين ومائة انتقص فيها حلم ذوى الأحلام ورأى ذوى الرأى.

۱۳۱ ابوعمر البصری نے ابی بیان المعافری سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب ایک سو ساٹھ 160 ہجری ہوگی تو اس میں عقلمندوں کی عقل اور اہل رائے کی رائے میں خرابی شروع ہو جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۲. حدثنا هشيم أخبرنا سيار عن الشعبى. عن حذيفة بن اليمان قال الفتنة حق وباطل يشتبهان فمن عرف الحق لم تضره الفتنة.

۱۳۲ ہشیم نے سیار سے، انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ میں حق وَ باطل مشتبہ ہو جاتے ہیں پھر جس نے حق کو پہچان لیا اسے فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۳۳. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال حدثنا أسيد بن المتشمس. عن أبى موسى الأشعرى رضى الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة بين يدى الساعة. قال قلت وفينا كتاب الله. قال وفيكم كتاب الله. قال قلت ومعنا عقولنا. قال ومعكم عقولكم.

۱۳۳ ہشیم نے، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اسید بن المتشمس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے واقع ہونے والے فتنے کا ذکر ارشاد فرمایا، میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ہمارے عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس تمہاری عقلیں بھی ہوں گی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۴. حدثنا هشيم عن السيباني عن الشعبي أخبرنا هزيل بن شرحبيل أن أبا مسعود الأنصاري جاء إلى حذيفة بن اليمان. فقال أخبرنا بأمر نأخذ به بعدک. فقال حذيفة إن الضلالة حق الضلالة إن تعرف ما كنت تنكر وتنكر ما كنت تعرف فانظر الذي أنت عليه اليوم فتمسک به فإنه لا يضرک فتنة بعد.

۱۳۴ ہشیم، السیبانی سے، وہ الشعبی سے، وہ ہزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابومسعود الانصاری حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں بتاؤ کہ ہم آپ کے بعد کس معاملے کو پکڑیں؟ بے شک گمراہی واقع ہوگی، گمراہی یہ ہے کہ تجھے معروف منکر دِکھائی دے گا اور منکر معروف دِکھائی دے گا، اپنی آج کل کی حالت کو خوب دیکھ لے! اور اِسے لازم پکڑ لے! بے شک تجھے اس کے بعد فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن جابر عن عامر قال سئل حذيفة أي الفتن أشد. قال تعرض على قلبک الخير والشر فلا تدري أيهما تركب.

۱۳۵ ابن مہدی، سفیان سے وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سب سے زیادہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرے دِل پر خیر اور شر پیش کیا جائے گا پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ کس کو اختیار کروں!!!

○ ○ ○

۱۳۶. حدثنا ضمرة عن إبراهيم بن أبي عبلة قال. بلغني أن الساعة تقوم على أقوام أحلامهم أحلام العصافير.

۱۳۶ ضمرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ابی عبلہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت ایسے عقل والوں پر قائم ہوگی جن کی عقلیں چڑیوں کی عقل جیسی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن قيس بن راشد عن أبي جحيفة. عن علي رضي الله عنه قال أقل ما تغلبون عليه من الجهاد الجهاد بأيديكم ثم الجهاد بالسنتكم ثم الجهاد بقلوبكم فأي قلب لم يعرف المعروف ولا ينكر المنكر جعل أعلاه أسفله.

۱۳۷ ابومعاویہ، الاعمش سے، وہ قیس راشد سے، وہ ابی جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے جہاد میں کمی آتی جائے گی، پہلے جہاد ہاتھوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے زبانوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے دِلوں کے ساتھ ہوگا پس جس دِل نے اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ جانا اس کے اوپر کو نیچے کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن زبيد عن الشعبي عن أبي جحيفة. عن علي قال إذا

كأن القلب لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا نكس فجعل اعلاه أسفله.

۱۳۸ ابن مہدی، سفیان سے، وہ زبید سے، وہ الشعبی سے، وہ ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دِل اچھائی کو اچھائی اور برائی کو بُرائی نہ سمجھے تو وہ اُلٹ جاتا ہے، اس کے اوپر کے حصے نیچے کر دیا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۹. حدثنا ابن مهدى عن إسرائيل عن حكيم بن جبير عن أبي البخترى. عن أبي مسعود قال ما ظنكم بالقلب إذا نكس.

۱۳۹ ابن مہدی، اِسرائیل سے، وہ حکیم بن جبیر سے، وہ اُبو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا خیال ہے دل کے بارے میں؟ جب اسے پلٹ دیا جائے؟۔

○ ○ ○

۱۴۰. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو قال حدثني من سمع. عبد الله بن بسر يقول كان يقال كيف أنتم إذا رأيتم العشرين رجلا او اكثر لا يرى فيهم رجل يهاب في الله تعالى من رخص في تمني الموت ا ما يفشوا في الناس من البلاء والفتن.

۱۴۰ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث بتائی ہے جس نے عبداللہ بن بُسر سے سُنی تھی، حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم بیں 20 یا اس سے زائد آدمی ہوگے، اور ان میں کوئی ایسا نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

جب لوگوں میں فتنے اور مصائب پھیل جائیں تو اس وقت موت کی تمنا کرنے کی رخصت واجازت ہے

۱۴۱. حدثنا محمد بن الحارث البحراني عن محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن أبيه. عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل على القبر فيقول لوددت أني مكان صاحبه لما يلقى الناس من الفتن.

۱۴۱ محمد بن الحارث البحرانی نے محمد بن عبدالرحمن البیلمانی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کا گزر قبر پر ہوگا پس وہ کہے گا بوجہ ان فتنوں کے جو لوگوں کی طرف سے اُسے پہنچے ہوں گے، میں چاہتا ہوں کہ کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا !!!

○ ○ ○

۱۴۲. حدثنا ابن وهب عن يونس قال حدثني أبو حميد مولى مسافع قال. سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول ليأتين عليكم يوم يمشي احدكم إلى قبر أخيه فيقول يا ليتني مكانه.

۱۴۲ ابن وہب، یونس سے، وہ ابوحمید مولی مسافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور تم پر ایسا دور آئے گا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۴۳. حدثنا ابن مهدي ووكيع عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن ابي الزعراء. عن عبد الله قال يأتي على الناس زمان يأتي الرجل القبر فيضطجع عليه فيقول يا ليتني مكان صاحبه ما به حبا للقاء الله ولكن لما يرى من شدة البلاء.

۱۴۳ ابن مہدی اور وکیع نے، سفیان سے، وہ سلمہ بن کہیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک آدمی کسی قبر پر آئے گا اور اس پر لیٹ جائے گا، اور کہے گا کہ اے کاش! میں اس صاحب قبر کی جگہ ہوتا، وہ یہ بات اس وجہ سے نہیں کہے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق ہے لیکن یہ بات وہ مصائب کی سختی کی وجہ سے کہے گا۔

○ ○ ○

۱۴۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال. قال ابو هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر اخيه فيقول يا ليتني مكانك

۱۴۴ عبدالرزاق سے، وہ معمر سے وہ الزہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی اپنے بھائی کی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں تیری جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۴۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحي بن سعيد قال أخبرني الزبرقان. عن ابي هريرة قال ليأتين على الناس زمان الموت فيه أحب الى احدهم من الغسل بالماء البارد في اليوم القائظ ثم لا يموت

۱۴۵ عبدالوہاب الثقفی، یحیٰ بن سعید سے، وہ الزبرقان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں انہیں موت سخت گرمی کے دن [illegible] سے پانی سے غسل کرنے سے زیادہ محبوب ہوگی پھر بھی وہ نہ مرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۶. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن ابراهيم. عن عبد الله قال ليأتين على الناس

زمان یجیء الرجل القبر فیتمرغ علیه کما تتمرغ الدابة یتمنی ان یکون فیه مکان صاحبه لیس به حبا للقاء الله یعنی لما یری من البلاء.

۱۴۶ ابومعاویہ، الاعمش سے، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق سے نہیں کرے گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۷. حدثنا ابن مهدی عن سفیان عن الأعمش عن إبراهیم عن عبد الله نحوه.

۱۴۷ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ ابراہیم سے، وہ عبداللہ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

(لیکن ہم ذکر کئے دیتے ہیں"واحدی")

عبداللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق میں نہیں کرے گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۸. حدثنا أبو معاویة عن الأعمش عن أبی صالح. عن أبی هریرة قال لا تقوم الساعة حتی یأتی الرجل القبر فیتمرغ علیه کما تتمرغ الدابة یتمنی أن یکون مکان صاحبه.

۱۴۸ ابومعاویہ، الاعمش سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر پر آ کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر والے کی جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۴۹. حدثنا جنادة بن عیسی الأزدی وابو أیوب عن أرطاة بن المنذر. عن أبی عذبة الحضرمی قال إن طال بکم عمر فیوشک بالرجل منکم ان یأتی قبر اخیه فیتمعک علیه ویقول یا لیتنی. کنت مکانک قد. نجوت قد نجوت. فقال غلام حدث من القوم وعم ذاک یا أبا عذبة. قال تدعون إلی عدو من ناحیة فبینما أنتم کذلک إذ دعیتم إلی عدو آخر فلا تدرون إلی ای عدو کم تنفرون فیومئذ یکون ذلک.

۱۴۹ جنادہ بن عیسیٰ الازدی اور ابوایوب نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ابی عذبۃ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تو دیکھے گا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی قبر پر آ کر اس پر لوٹ پوٹ ہونے لگے اور کہے کہ اے کاش! (یہ جگہ) میری جگہ ہوتی، بے شک تو نے نجات پالی، بے شک تو نے نجات پالی، قوم کے ایک کم سن لڑکے نے

پوچھا کہ اے ابوعذبہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابوعذبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہوگے کہ تمہیں دوسرے دشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہاری سمجھ میں نہ آئے گا کہ کس دشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۰. حدثنا بقية وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عمرو بن سليم الحضرمي. عن أبي عذبة الحضرمي قال إن طال بكم عمر قليل فليوشك بالرجل أن يأتي قبر حميمه فيتمعك عليه يقول يا ليتني مكانك قد نجوت قد نجوت فذكر نحو الحديث الأول.

۱۵۰ بقیہ اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن سلیم الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوعذبہ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے دوست کے قبر پر جا کر اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا کہ اے کاش! میں تیری جگہ ہوتا، بے شک تُو نے نجات پالی، بے شک تُو نے نجات پالی، پس باقی حدیث اُوپر والی حدیث کی طرح ہے (یعنی) قوم کے ایک کم سن لڑکے نے پوچھا کہ اے ابوعذبہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابوعذبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہوگے کہ تمہیں دوسری دشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہیں سمجھ میں نہ آئے گا کس دشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۱. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مريم عن المشيخة. عن كعب قال يوشك أن يستصعب البحر حتى لا تجري فيه جارية ويستصعب البر حتى لا يستطيع احد ياوي إلى بيت.

۱۵۱ بقیہ بن الولید نے ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے المشیخہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ سمندر سخت ہو جائیں گے، حتیٰ کہ اس میں کشتیاں نہ چل سکیں گی، اور خشکی اتنی سخت ہو جائے گی کہ کسی میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ گھر میں پناہ پالے۔

○ ○ ○

۱۵۲. حدثنا ابن وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبي عبد الرحمن الحبلي. عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال ليأتين على الناس زمان يتمنى المرء انه في فلك مشحون هو واهله يموج بهم في البحر من شدة ما في الأرض من البلاء.

۱۵۲ ابن وہب اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ابی عبدالرحمٰن الحبلی، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ آدمی تمنا کرے گا کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک بھری ہوئی کشتی میں ہو، جو انہیں لے سمندر میں موجیں مار رہی ہو، اور یہ تمنا ان مصائب کی وجہ سے ہوگی جو زمین پر ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن حفص بن الوليد عن هلال بن عبد الرحمن القرشي. عن عبد الله بن عمرو سمعه يقول يأتي على الناس زمان يتمنى الرجل ذو الشرف والمال والولد الموت مما يرى من البلاء من ولاتهم.

۱۵۳﴿ رشدین، ابن لہیعہ سے، وہ حفص بن الولید سے، وہ ہلال بن عبدالرحمٰن القرشی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک معزز، مالدار، صاحب اولاد شخص بھی حکمرانوں کی تکلیفوں کی وجہ سے موت کی تمنا کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۴۔ حدثنا أبو المغيرة وبقية عن صفوان بن عمرو عن عمرو بن قيس السكوني عن عاصم بن حميد. عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن يزداد الأمر إلا شدة ولن تروا من الأئمة إلا غلظة ولن تروا أمرا يهولكم إلا حقره بعده أشد منه.

۱۵۴﴿ ابوالمغیرہ اور بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمر بن قیس السکونی سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ہرگز نہ دیکھو گے دُنیا سے مگر مصائب اور فتنے، اور ہر کام میں سختی ہوگی اور تم اپنے حکمرانوں سے سختی کے علاوہ کچھ نہ دیکھو گے، اور جس مصیبت کو تم ہولناک سمجھو گے اس کے بعد تم جو مصیبت دیکھو گے تو اس کے مقابلے میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی۔

○ ○ ○

۱۵۵۔ حدثنا مخلد بن حسين عن هشام عن محمد. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال يوشك أن يكون الموت أحب إلى العلماء من الذهبة الحمراء.

۱۵۵﴿ مخلد بن حسین نے ہشام سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اہلِ علم کو موت سرخ سونے سے زیادہ پسند ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۶۔ حدثنا حسين بن حسن البصري عن ابن عون. عن عمير بن إسحاق قال كنا نتحدث ان أول ما يرفع عن الناس الألفة.

۱۵۶﴿ حسین بن حسن البصری نے ابن عوف سے روایت کی ہے کہ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم باہم کہا کرتے تھے کہ سب باہمی محبت اُٹھالی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۵۷۔ حدثنا ابن مبارك عن معمر عن إسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه. عن ابن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر

فتنة. فقلت يا رسول الله متى ذلک. فقال إذا لم يامن الرجل جليسه.

۱۵۷ ابن مبارک، معمر سے وہ، اسحاق بن راشد سے، وہ عمرو بن رابصہ الاسدی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سُنا، تو میں نے عرض کیا کہ یہ کب واقع ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اِنسان اپنے ہم مجلس سے محفوظ نہ ہو۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸. حدثنا وكيع عن مالک بن مغول. عن الحكم بن عتيبة قال كان يأتي على الناس زمان لا يقر فيه عين الحكم.

۱۵۸ وکیع نے مالک بن مغول سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عتیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دانا شخص کی آنکھیں بھی اس میں ٹھنڈی نہ ہوں گی۔

✿ ✿ ✿

۱۵۹. حدثنا ابن عيينة وابن فضيل جميعا عن حصين عن سالم بن أبي الجعد. عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال إذا رأيتم الدم يسفک بغير حقه والمال والمال يعطى على الكذب وظهر الشک والتلاعن وكانت الردة فمن استطاع أن يموت فليمت.

۱۵۹ ابن عیینہ اور ابن فضیل نے حصین سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم ناحق خون ریزی ہوتے ہوئے دیکھو، اور جھوٹ پر مال کا دیا جانا دیکھو، اور شک اور ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا، اور دین سے مُرتد ہونا ظاہر ہوجائے، اس وقت تم میں سے جو مَر سکتا ہے وہ مَر جائے تو بہتر ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۶۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة. سمع أبا هريرة يقول يوشک أن يأتي على الناس زمان يكون الموت أحب إلى العالم من الذهبة الحمراء.

۱۶۰ عیسیٰ بن یونس نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ موت، علم والے کو سُرخ سونے سے بھی زیادہ پسند ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب. سمع عبد الله أن الفتنة وقفات وبعثات فمن استطاع أن يموت في وقفاتها فليفعل.

۱۶۱ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے کے درمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ اُٹھ جائے گا۔ پھر جو فتنوں کے درمیان ہونے والے وقفوں میں مر سکتا ہے تو وہ مر جائے۔

✿ ✿ ✿

۱۶۲ . قال سفيان وأخبرنا الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وقفاتها إذا غمد السيف وبعثاتها إذا سل السيف.

۱۶۲ سفیان نے الحارث بن حصیرہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان وقفہ جب ہوگا جب تلوار کو نیام میں ڈال دیا جائے، اور فتنوں کا اُٹھنا جب ہوگا جب تلوار کو نیام سے کھینچ لیا جائے۔

○ ○ ○

۱۶۳ . حدثنا ابن مبارک عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب. عن حذيفة قال للفتنة وقفات وبعثات فمن استطاع منكم أن يموت في وقفاتها فليفعل.

۱۶۳ ابن مبارک، زائدہ سے، وہ الاعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ فتنے دوبارہ سر اٹھائیں گے، پس جو فتنوں کے مابین ہونے والے وقفوں میں مَر سکتا ہے تو مَر جائے۔

○ ○ ○

۱۶۴ . حدثنا أبو خالد الأحمر سليمان بن حيان الكوفي عن عاصم الأحول عن أبي عثمان قال كنا عند عبد الله بن مسعود جلوسا إذا وقع عليه خرؤ عصفور فقال ها بأصبعه ثم قال لموت ولدى وأهلي أهون علي من هذا. قال فو الله ما درينا ما أراد بذلك حتى وقعت الفتن فقلنا هذا حذر عليهم.

۱۶۴ ابوخالد الاحمر سلیمان بن حیا بن الکوفی نے عاصم الاحول سے روایت کی ہے کہ ابوعثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ان پر کہیں سے چڑیا کی بیٹ آ پڑی، اُنہوں نے اسے اپنی اُنگلی کے اِشارے سے ہٹادیا، پھر فرمانے لگے کہ میرے بچوں اور گھر والوں کی موت اس چڑیا کی بیٹ سے بھی میرے نزدیک زیادہ معمولی ہے، حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نہ سمجھ پائے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد اس بات کرنے سے کیا تھا، حتیٰ کہ فتنے پھوٹ پڑے پھر ہم سمجھے کہ گھر والوں کی موت کی چاہت اس فتنے میں پڑنے کے ڈر سے تھی۔

○ ○ ○

۱۶۵ . حدثنا ابن مبارک عن المبارک بن فضالة عن الحسن سمعه يقول أخبرني أبو الأحوص قال. دخلنا على ابن مسعود وعنده بنون له غلمان كأنهم الدنانير حسنا فجعلنا نتعجب من حسنهم فقال عبد الله كأنكم تغبطونني بهم. قلنا والله إن مثل هؤلاء غبط بهم الرجل المسلم فرفع رأسه إلى سقف بيت له قصير وقد عشش فيه الخطاف وباض فيه فقال والذي نفس بيده لأن أكون قد نفضت يدي عن تراب قبورهم أحب إلي من أن يخر

عش هذا الخطاف فينكسر بيضه. قال ابن مبارك خوفا عليهم من الفتن.

۱۶۵﴾ ابن المبارک نے المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابوالاحوص رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے ان کے پاس اس کے چھوٹے بیٹے تھے، جو خوبصورتی میں گویا دینار تھے، ہم ان کی خوبصورتی پر تعجب کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ اِن بچوں کی وجہ سے مجھ پر رشک کرتے ہوں گے، ہم نے کہا کہ اللہ کی قسم! ان بچوں کی وجہ سے ایک مسلمان آدمی پر رشک کیا جاسکتا ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر اُٹھا کر گھر کی چھت کو دیکھا جو کہ نیچے تھی، ان میں پرندوں نے گھونسلے بنا رکھے تھے اور ان گھونسلوں میں اَنڈے دے رکھے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں ان بچوں کی قبروں کی مٹی سے اَپنے ہاتھوں کو جھاڑ دوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ گھونسلہ گر جائے اور ان کے اَنڈے ٹوٹ جائے، حضرت عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بچوں پر فتنوں کا ڈر تھا۔

٭٭٭

۱۶۶. حدثنا عبد الوهاب عن يحي بن سعيد أن أبا الزبير اخبره أن أبا الطفيل حدثنا أن. حذيفة بن اليمان قال كيف أنت وفتنة أفضل الناس فيها كل غني. خفي. فقال ابن الطفيل كيف وإنما هو عطاء أحدنا يطرح به كل مطرح ويرمى به كل مرمى. فقال حذيفة كن إذا كابن مخاض لا حلوبة فيحلب ولا ركوبة فيركب.

۱۶۶﴾ عبدالوہاب نے، یحیٰی بن سعید سے، انہوں نے ابا الزبیر سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے، کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتنے میں تیری کیا حالت ہوگی؟ فتنہ میں سب سے زیادہ اُفضل وہ شخص ہوگا جو مالدار ہو اور پوشیدہ ہو، ابن الطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ پوشیدگی کیسے ہوسکتی ہے یہ فتنہ تو ہر ایک کو مل کے رہے گا، اسے اس کی وجہ سے پھینکنے کی جگہ میں پھینکا جائے گا، اور گرانے والی جگہ میں گرایا جائے گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو اُونٹ کے ایک سالہ بچے کی طرح بن جا، جس سے نہ دودھ مانگا جائے کہ وہ دودھ دے اور نہ اس پر سواری کی جائے کہ کوئی اس پر سوار ہو جائے۔

٭٭٭

۱۶۷. حدثنا ابو بكر بن عياش عن أبان قال سمعت أبا إياس معاوية بن قرة يذكر. عن النعمان بن مقرن رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبادة فى الهرج والفتنة كالهجرة إلى.

۱۶۷﴾ ابوبکر بن عیاش نے ابان سے، انہوں نے ابوایاس معاویہ بن مرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قتل و غارتگری میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کی طرح ہے۔

٭٭٭

۱۶۸. حدثنا ابن مبارک عن محمد بن مسلم قال سمعت عثمان بن أوس يحدث عن سليم بن هرمز. عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال أحب شيء إلى الله تعالى الغرباء. قيل أي شيء الغرباء. قال الذين يفرون بدينهم يجمعون إلى عيسى بن مريم عليه السلام. ما يذكر من ندامة القوم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في الفتنة وبعد انقضائها وما تقدم إليهم فيها.

۱۶۸ ابن مبارک نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے عثمان بن اوس سے، انہوں نے سلیم بن ہرمز سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو غرباء ہوں گے عرض کیا گیا یہ غرباء کون ہے؟ فرمایا جو اپنے دین کو بچانے کے لئے اپنے علاقوں سے بھاگ کر حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام کے پاس اکٹھے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کی اس ندامت کا ذکر جو فتنے کے وقت یا فتنہ گزر جانے کے بعد ان کو لاحق ہوئی

۱۶۹. حدثنا ابن المبارک عن عبد الله بن شوذب قال سمعت مالک بن دينار عن أبي محمد. عن أبي كنانة قال قدم علينا الزبير وأصحابه ونحن مملكون لربيعة فلحق سادتنا بعلي فاجتمعنا وقلنا عسى أن يخرجنا هؤلاء ويجيء سادتنا مع علي وكيف نقاتلهم ثم قلنا نخرج فإذا التقيا لحقنا بهم ثم قال بعضنا لا نأمن ألا نطيق ذلک ولكن نستأذنهم فإن أذنوا لنا انطلقنا آمنين وإلا كنا على رأينا فأتينا الزبير بن العوام بجماعتنا. فقلنا له مع من تكون العبيد قال مع مواليهم قلنا فإن موالينا مع علي. قال وكأنما ألقمناه حجرا فمكثنا ساعة. ثم قال لقد حذرنا هذا.

۱۶۹ ابن المبارک نے عبداللہ بن شوذب سے، انہوں نے مالک بن دینار سے، انہوں نے ابی محمد سے روایت کی ہے کہ ابی کنانہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ اور ان کے ساتھی ہمارے پاس آئے ہم ان کی جماعت میں شامل ہو گئے، ہم ربیعہ کے غلام تھے ہمارا آقا ربیعہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت میں شامل ہو گیا، ہم نے آپس میں کہا کہ اگر یہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے ہمیں میدانِ جنگ کی طرف بھیجیں گے اور ہمارے آقا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں گے تب ہم اپنے آقا کا مقابلہ کیسے کر پائیں گے؟ پھر ہم نے باہم طے کیا کہ جب میدانِ جنگ میں آمنا سامنا ہوگا اُس وقت ہم اپنے سردار کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے، ہم میں سے بعض نے کہا کہ یہ ہمت کی بات ہے اور ہم سے اِتنی ہمت نہ ہو سکے گی، چلو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والوں سے اجازت طلب کرتے ہیں اگر

انہوں نے اجازت دے دی تو ہم اطمینان کے ساتھ یہاں سے چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں اپنے مشورہ پر عمل کریں گے، پھر ہماری ایک جماعت حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اوران سے پوچھا کہ غلاموں کو کس کے ساتھ ہونا چاہیے؟ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اپنے آقاؤں کے ساتھ، ہم نے کہا ہمارے آقا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہیں، جب ہم نے یہ بات کہی تو گویا ہم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں پتھر دے دیا، ہم کچھ دیر خاموشی کی حالت میں رہے پھر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمیں اسی چیز کا ڈر تھا۔

۞ ۞ ۞

١٧٠. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح. أن عليا رضي الله عنه قال حين أخذت السيوف مأخذها من الرجال لوددت أني مت قبل هذا بعشرين سنة.

﴿١٧٠﴾ ابومعاویہ نے، الاعمش سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب تلواروں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا تو اس موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کچھ دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی میں مر جاتا۔

۞ ۞ ۞

١٧١. حدثنا ابن المبارك عن ابن شوذب عن أبي التياح عن الحسن قال لود علي يعمل ما عمل ولود عمار أنه يعمل ما عمل ولود طلحة أنه لم يعمل ما عمل ولود الزبير أنه لم يعمل ما عمل هبطوا على قوم متوشحي مصاحفهم أهل آخره فسيفوا بينهم.

﴿١٧١﴾ ابن المبارک نے، ابن شوذب سے، انہوں نے ابی التیاح سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اولادِ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح عمل نہیں کیا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح عمل نہیں کیا، یہ لوگ ایک ایسی قوم سے جاملے جو اپنے مصاحف سے اعراض کرتے تھے، اوران میں سے ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے۔

۞ ۞ ۞

١٧٢. حدثنا ابن المبارك عن عيسى بن عمر قال سمعت شيخا يحدث عمرو بن مرة قال قال عبد الله بن عمر ولم أره أحال على أحد دونه كنت أقرأ هذه الآية إنك ميت وإنهم ميتون ثم إنكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون وكنت أرى أنها في أهل الكتاب حتى كبح بعضنا وجوه بعض بالسيوف فعرفنا أنها فينا.

﴿١٧٢﴾ ابن المبارک، عیسیٰ بن عمر سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے علاوہ کسی کا حوالہ دیے بغیر اس آیت:

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾

کی تفسیر میں فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے، پھر ہم میں سے بعض نے دوسروں کے

چہروں کوتلواروں کے ذریعہ بدنُما کردیا پھر ہم سمجھے کہ یہ آیت تو ہمارے متعلق ہے۔

۱۷۳. حدثنا ابن المبارک عن يزيد بن إبراهيم عن الحسن في قوله تعالى واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة قال والله لقد علم أقوام حين نزلت أنه يشخص لها فوج.

۱۷۳﴾ ابن المبارک نے یزید بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں کو یقین ہوگیا کہ اس فتنہ کے مِصداق کے لئے ایک فوج متعین کی جائے گی۔

۱۷۴. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن علي بن زيد بن جدعان عن الحسن عن قيس بن عباد قال قلت لعلي رضي الله عنه أعهد إليک رسول الله ﷺ في هذا الأمر شيئا فقال ما عهد إلي في ذلک عهدا لم يعهده إلى الناس ولكن الناس وثبوا على عثمان رضي الله عنه فقتلوه فكانوا فيه أسوأ فعلا مني فرأيت أني أحق بها فوثبت عليها فالله أعلم أو أصبنا.

۱۷۴﴾ ابن المبارک، معمر سے، وہ علی بن زید بن جدعان سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ قیس بن عباد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس خلافت کے متعلق کوئی نصیحت کی تھی؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے جو نصیحت عام لوگوں کو کی تھی اس سے ہٹ کر مجھے کوئی نصیحت نہیں فرمائی، لیکن لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کرکے اُسے شہید کردیا، پس لوگوں کا خلافت کے متعلق بُری رَوِش اَور بُرا فعل اِختیار کرنے کا اِرادہ ہوا، مَیں نے دیکھا کہ اس موقع پر مَیں خلافت کا سب سے زیادہ حق دار ہوں تو مَیں نے خلافت کی ذِمہ داری اُٹھائی، اب یہ اللہ جانتا ہے کہ ہم نے غلط کیا یا صحیح کیا۔

۱۷۵. حدثنا عبد الرزاق عن سفيان عن الأسود بن قيس عن رجل عن علي رضي الله عنه قال ما عهد إلينا في الإمارة عهدا نأخذ به أنما هو شيء رأيته فإن يک صوابا صوابا فمن الله وإن يک خطأ فمن قبل أنفسنا.

۱۷۵﴾ عبدالرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اسود بن قیس سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خلافت کے متعلق کوئی وصیت نہیں کی گئی جسے ہم لازم پکڑتے، یہ جو مَیں نے کچھ کیا ہے یہ میری اپنی رائے ہے اگر دُرست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے نفسوں کی طرف سے ہے۔

۱۷۶۔ حدثنا ابن المبارک عن سفیان عن أبي هاشم القاسم بن کثیر حدثنا قیس الخارفي سمع علیا یقول أصابتنا فتنة بعد أبي بکر و عمر رضی اللّٰه عنهما فهو ما شاء اللّٰه.

۱۷۶﴾ ابن المبارک، سفیان سے، وہ ابی ہاشم سے، وہ القاسم بن کثیر سے، وہ قیس الخارفی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد ہمیں جو فتنہ پہنچا ہے وہ اللہ کی مشیت ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۷۷۔ حدثنا ابن المبارک عن شعبة حدثنا محمد بن عبید اللّٰه الثقفي قال سمعت أبا الضحی یذکر عن الحسن بن علي أنه قال لسلیمان بن صرد لقد رأیت علیا حین اشتد القتال وهو یلوذبي ویقول یا حسن لوددت أني مت قبل هذا بعشرین سنة.

۱۷۷﴾ ابن المبارک شعبہ سے وہ، محمد بن عبید اللہ الثقفی سے، وہ ابو الضحیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سلیمان بن صرد سے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب جنگ سخت ہو جاتی تو وہ میرے ساتھ چمٹ جاتے، اور فرماتے اے حسن! میں چاہتا ہوں کہ کاش میں یہ دن دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی مر جاتا۔

✿ ✿ ✿

۱۷۸۔ حدثنا ابن المبارک عن عیسی بن عمر قال حدثني حوط بن یزید قال حدثني نمیر بن سلمة قال حدثني سلیمان بن صرد الخزاعي قال قال لي حسن بن علي رضی اللّٰه عنهما لقد رأیت علیا حین أخذت السیوف مأخذها من الرجال یتغوث بي یغوثا ویقول یاحسن لیتني مت قبل هذا الیوم بعشرین سنة.

۱۷۸﴾ ابن المبارک نے، عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے حوط بن یزید سے، انہوں نے نمیر بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد الخزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب تلواریں بندوں کو ہلاک کر رہی تھیں تو وہ میرے ذریعہ مدد حاصل کرتے، اور فرماتے اے حسن! کاش میں یہ دن دیکھنے سے بیس 20 سال قبل ہی مر جاتا۔ ✿ ✿ ✿

۱۷۹۔ حدثنا ابن المبارک عن جریر بن حازم قال حدثني محمد بن عبد اللّٰه بن أبي یعقوب الضبي عن عمه عن سلیمان صرف عن حسن بن علي قال أراد أمیر المومنین علي أمرا فتتابعت الأمور فلم یجد منزعا.

۱۷۹﴾ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز کا ارادہ کیا جس سے بہت سارے مسائل پیدا ہوئے، پس انہیں جان چھڑانے کی کوئی جگہ نہ ملی۔

✿ ✿ ✿

احدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب عن رجل حدثه عن سليمان بن صرف عن حسن بن علي سمع عليا رضى الله عنه يقول حين نظر إلى السيوف قد أخذت القوم يا حسن أكل هذا فينا ليتني مت قبل هذا بعشرين أو اربعين سنته.

۱۸۰ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے، جس نے سلیمان بن صرف سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلواروں کو دیکھا کہ اس نے لوگوں کو گھیر لیا ہے، تو فرمانے لگے کہ اے حسن! کیا یہ سب کچھ ہمارے بارے میں ہو رہا ہے، کاش! میں اس سے بیس 20 یا چالیس 40 سال پہلے ہی مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۰۱. حدثنا هشيم عن حصين عن أبي وائل عن مسروق قال لما نشب الناس في أمر عثمان رضى الله عنه أتيت عائشة رضى الله عنها فقلت لها إياک أن يسترلوک عن رأيک فقالت بئس ما قلت يا بنى لأن أقع من السماء إلى الأرض إلى غير عذاب الله أحب إلى من ان اعين على دم رجل مسلم وذلک أنى رأيت رؤيا رايتني كأني على ظرب وحولى غنم أو بقرربوض فوقع فيها رجال ينحرونها حتى ما أسمع لشىء منها خوار قالت فذهبت أنزل من الظرب فكرهت أن أمر على الدماء فيصيبنى منها شىء وكرهت ان أرفع ثيابى فيبلوا منى ما لا أحب فبينا انا كذلک إذ أتانى رجلان أو ثوران واحتملانى حتى جازا بى تلک الدماء قال حصين فحدثنا أبو جميلة قال رأيت يوم الجمل حيث عقر بها بعيرها أتاها عمارومحمد بن ابى بكر فقطعا الرحل ثم احتملاها فى. هود جها حتى ادخلاها دار ابى خلف فسمعت بكاء أهل الدار على رجل اصيب يومئذ. قالت ما هؤلاء. قالوا يبكون على حاجبهم. قالت أخر جونى أخرجونى.

۱۸۱ ہشیم، حصین سے، وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملے میں اٹھ کھڑے ہوئے تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کا خیال رکھیے کہ کہیں یہ لوگ آپ کو آپ کی بات سے پھسلا نہ دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تو نے غلط بات کی ہے، اگر میں آسمان سے زمین پر بغیر خدائی عذاب کے آگروں، یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں کسی مسلمان کے قتل کرنے میں تعاون کروں، اور اس کی وجہ یہی ہے کہ میں نے ایک خواب

دیکھا تھا جس میں میں گویا ایک پہاڑ پر تھی اور میرے اردگرد بکریاں اور گائیں بیٹھیں سستا رہی تھیں ان پر کئی آدمی آپڑے اور اُنہیں ذبح کرنے لگے حتیٰ کہ جانوروں کی آوازیں میرے کانوں میں آنے سے رُک گئیں، پس میں پہاڑ پر سے اُتری پس مجھے یہ بات ناگوار گزری کہ میں خون پر گزروں اور مجھے کچھ خون لگ جائے، اور مجھے یہ بھی ناگوار لگ رہا تھا کہ میں اپنے کپڑے اُٹھاؤں، پس میرے جسم کا ایسا حصہ ظاہر ہو جائے جو مجھے ناپسند ہو، میں اِسی تذبذب میں تھی کہ میرے پاس دو آدمی یا دو بیل آئے، اُنہوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے اس خون سے پار لگا دیا، حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابو جمیلہ نے کہا کہ میں نے ''یوم جمل'' میں وہ جگہ دیکھی جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اُونٹنی کے پاؤں کاٹے گئے تھے، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اُنہوں نے سواری کے پاؤں کاٹے اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کو ہودج میں اُٹھایا اور ابو خلف نامی شخص کے گھر لے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر والوں کے رونے کی آواز سُنی، جو اپنے مقتول پر جو اسی دن قتل ہوا تھا رو رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ اُنہیں کیا ہوا؟ عرض کیا گیا کہ یہ اپنے آدمی پر رو رہے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے یہاں سے نکالو! مجھے یہاں سے نکالو!

٭ ٭ ٭

۱۸۲. حدثنا هشيم عن مجالد عن الشعبي. عن عائشة رضي الله عنها أنها رأت كأنها على ظرب وحولها غنم وبقر ربوض فوقع فيها رجل فقصت ذلک علی أبی بکر رضی الله عنه. فقال لئن صدقت رؤیاک لیقتلن حولک فئة من الناس.

۱۸۲﴾ ہُشیم، مجالد سے، وہ الشعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُنہوں نے ایک خواب دیکھا جس میں گویا وہ ایک پہاڑ پر ہیں اور اس کے اِردگرد بکریاں اور گائیں بیٹھی سستا رہی ہیں، پس ان پر ایک شخص آپڑا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خواب حضرت اَبو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سُنایا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے، تو تیرے اِردگرد لوگوں کی ایک جماعت قتل کی جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۸۳. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب قال حدثني رجل من قومي يقال له جميع قال. دخلت مع أمي على عائشة رضي الله عنها فقالت لها أمي ما كان مسيرک يوم الجمل. قالت كان قدرا.

۱۸۳﴾ ہُشیم، العوام بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص جمیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت آیا، میری ماں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے یوم جمل کی طرف جانے کا کیا سبب تھا؟ فرمانے لگیں بس یہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا۔

٭ ٭ ٭

۱۸۴ . حدثنا غسان بن مضر عن سعيد بن يزيد عن أبى نضرة عن أبى سعيد الخدرى انه سئل عن على وطلحة والزبير فقال أبو سعيد أقوام سبقت لهم سوابق واصابتهم فتنة فردوا أمرهم إلى الله.

۱۸۴ غسان بن مضر نے سعید بن یزید سے، انہوں نے، اَبی نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ جو ہونا تھا، ہو چکا۔ فتنہ اُنہیں پہنچ گیا، پس ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کردو!

° ° °

۱۸۵ . حدثنا ابن المبارک عن ابن لهيعة. عن يزيد بن أبى حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون من اصحابى يعنى الفتنة التى كانت بينهم يغفرها الله لهم لسابقتهم إن اقتدى بهم قوم من بعدهم أكبهم الله فى نار جهنم.

۱۸۵ ابن المبارک نے، ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں، کہ یزید بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعض صحابہ (کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مابین فتنہ ہوگا، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے سابقہ اعمال کی بناء پر معاف فرمادے گا، پس اگر کوئی ان کی پیروی ان کے بعد ان فتنے کی چیزوں میں کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں اُوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔

° ° °

۱۸۶ . حدثنا ابن إدريس عن ليث عن القاسم أبى هاشم عن سعيد بن قيس الخارفى قال. سمعت عليا رضى الله عنه يقول على هذا المنبر سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم خبطتنا فتنة فما شاء الله.

۱۸۶ ابن إدریس، لیث سے، وہ القاسم اَبی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن قیس الخارفی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر بھی چلے گئے، پھر ہمیں فتنہ نے آلیا پس جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔

° ° °

۱۸۷ . حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب عن محمد بن حاطب قال. قيل لعلى رضى الله عنه إنهم سيسألونا عن عثمان فما تقول. قال قولوا كان من الذين آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا والله يحب المحسنين.

۱۸۷ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے محمد بن حاطب سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ لوگ عنقریب ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھیں گے، ہم اُنہیں کیا جواب دیں؟ تو فرمایا کہ کہو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھا جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، پھر جنہوں نے تقوی اختیار فرمایا اور ایمان لائے پھر تقوی اختیار فرمایا، اور احسان کیا اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۸۸. حدثنا يزيد بن هارون عن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم. عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم. والعوام عن إبراهيم التيمي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لأزواجه أيتكن التي تنبحها كلاب الحواب فلمامرت عائشة نبحت الكلاب فسألت عنه. فقيل لها هذا ماء الحواب. قالت ماأظنني إلا راجعة. قيل لها يا أم المؤمنين إنما تصلحين بين الناس.

۱۸۸ یزید بن ہارون نے اُبی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن اُبی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور وہ اُسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیویوں میں سے تم میں سے نہ جانے وہ کونسی ہوگی جس پر "الحواب" کے کتے بھونکیں گے؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گزر اس جگہ پر ہوا اور انہوں نے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو اس جگہ کے متعلق پوچھا، عرض کیا گیا یہ "حواب" نامی جگہ کا چشمہ ہے، فرمانے لگیں کہ میرا خیال ہے مجھے یہیں سے واپس لوٹ جانا چاہئے، عرض کیا گیا کہ اے اُم المؤمنین! آپ تو لوگوں کے مابین صلح کرانے جا رہی ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۸۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس. عن أبيه أن رسول أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لنسائه أيتكن التي تنبحها كلاب ماء كذا وكذا إياك يا حميراء يعني عائشة.

۱۸۹ عبدالرزاق معمر سے، وہ ابن طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ، طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے کہا کہ نہ جانے تم میں سے وہ کونسی ہوگی جس پر فلاں پانی کے کتے بھونکیں گے! اے حمیرا! یعنی عائشہ تو وہ عورت بننے سے بچنا!

۞ ۞ ۞

۱۹۰. حدثنا عبد الرزاق عن ابن عيينة عن عمار الدهني عن أبي الهذيل. أن ابن مسعود وحذيفة كانا جالسين ومر بامرأة على جمل قد أحدثت حدثا. فقال أحدهما لصاحبه لهي هي. فقال الآخر لا إن حول تلك بارقة يعنون عائشة رضي الله عنها.

۱۹۰ عبدالرزاق نے ابن عیینہ سے، انہوں نے عمار الدہنی سے، انہوں نے اُبی الہذیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت جس نے کچھ

ایسا ویسا کام کیا تھا، اُسے اُونٹ پر لے جایا گیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ وہی ہے، دوسرے نے کہا کہ نہیں اُس کے اِرد گرد تو تلواروں کی چمک ہوگی، ان کی مُراد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی۔

٭ ٭ ٭

۱۹۱. حدثنا ابن عيينة عن يونس عن الحسن قال. قال قيس بن عباد لعلي أمرک هذا شيء عهدة إليک رسول الله صلى الله عليه وسلم أم رای رایته. فقال علي ما يريد إلى هذا. فقال ديننا ديننا. فقال ما هو إلا رای رایته.

۱۹۱﴾ ابن عُیینہ، یونس سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کا جو یہ معاملہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی آپ کو وصیت تھی یا آپ کی اپنی رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ میری اپنی رائے تھی جو میں نے مناسب سمجھی۔

٭ ٭ ٭

۱۹۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن وهب بن عبد الله عن أبي الطفيل. سمع حذيفة بن اليمان يقول لو حدثتكم ان امكم تغزوكم أتصدقوني. قالو أو حق ذلک. قال حق.

۱۹۲﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ وہب بن عبداللہ سے، وہ اَبی الطفیل نے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہاری ماں تمہارے خلاف جہاد کرے گی تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا یہ بات سچ ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حق ہے، سچ ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۳. حدثنا ابن مهدی عن جرير بن حازم سمع الحسن يحدث. عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال نزلت هذه الآية واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة ونحن يومئذ متوافرون فجعلنا نعجب ما هذه الفتنة ونقول اى فتنة تصيبنا ما هذه حتى رأيناها.

۱۹۳﴾ ابن مہدی نے جبیر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب یہ آیت:

﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً﴾

ترجمہ: اس فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے صرف ظالموں کو نہ پہنچے گا۔

نازل ہوئی اور اس زمانے میں ہم زیادہ تعداد میں تھے، تو ہم تعجب کرتے کہ یہ کیا فتنہ ہوگا اور ہم کہتے کہ یہ کونسا فتنہ ہوگا جو ہم سب کو پہنچے گا، یہاں تک کہ ہم نے اس فتنہ کو دیکھ لیا۔

٭ ٭ ٭

١٩٤. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد بن سيرين قال. قال علي رضي الله عنه إني لأرجو أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين.

۱۹۴﴾ عبدالوہاب، اَیوب سے، وہ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے اُمید ہے کہ مَیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں داخل ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَزَعْنَامَافِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًاعَلٰى سُرُرٍمُّتَقٰبِلِيْنَ٥﴾

ترجمہ: ہم ان کے دِلوں سے کینہ نکال دیں گے وہ آپس میں بھائیوں کی طرح تخت پر ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿
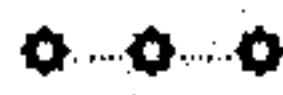
١٩٥. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب وخالد جميعا عن أبي قلابة عن أبي الأشعث الصنعاني. عن مرة بن كعب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فتنة فقربها فمر عثمان بن عفان. فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت إليه فأخذت بعضديه وأقبلت بوجهه على رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسرت عن رأسه وكان متقنعا في ثوب. فقلت يا رسول الله هذا. قال هذا فإذا هو عثمان بن عفان. وقال خالد كعب بن مرة ولم يذكر أبا الأشعث الصنعاني.

۱۹۵﴾ عبدالوہاب نے ایوب اور خالد سے، انہوں نے اَبی قلابہ سے، انہوں نے اَبی الاشعث الصنعانی سے روایت کی ہے کہ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فتنے اور اس کے قریب آنے کا ذِکر کرتے ہوئے سُنا کہ اِتنے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ہوا، انہوں نے چادر سے اَپنے سر کو ڈھانپ رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا فتنے کے دِنوں میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا، پس مَیں فوراً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب لپکا اور مَیں نے اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رُخ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور اس کے سَر سے کپڑا اٹھایا، مَیں نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کیا یہ وہی شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ''عثمان'' وہی شخص ہے، خالد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سند میں ابوالاشعث الصنعانی کو ذکر نہیں کرتا تھا۔

✿ ✿ ✿

١٩٦. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شقيق قال. سمعت سهل بن حنيف يقول بصفين أيها الناس اتهموا رأيكم فو الله لقد رأيتني يوم أبي جندل ولو أستطيع أن أرد أمر

رسول الله صلى الله عليه وسلم لرددته والله ما وضعنا سيوفنا على عواتقنا إلى أمر قط إلا أسهل بنا إلى أمر نعرفه إلا أمر كم هذا. قال الأعمش وكان شقيق إذا قيل له أشهدت صفين. قال نعم وبئست الصفون.

﴿۱۹۶﴾ ابومعاویہ، الاعمش سے، وہ شقیق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفین کی جنگ میں فرمایا کہ اے لوگو! اپنی رائے پر اعتماد مت کرو! اللہ کی قسم مجھے اپنی اوقات یوم ابی جندل میں معلوم ہوگئی تھی۔ اگر اس دن (اپنی رائے پر اعتماد کر کے) رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کر دیتا تو البتہ میں اُسے رد کر دیتا (لیکن میری رائے کا غلط ہونا اور آپ ﷺ کے فیصلے کا صحیح ہونا ظاہر ہوگیا) خدا کی قسم! جب بھی ہم نے اپنی گردنوں پر تلواریں اُٹھائی تو اس کا اُٹھانا ہمارے لئے آسان تھا اس لئے کہ ہم اس معاملے کو جانتے تھے لیکن تمہارا یہ معاملہ اس میں تلواریں اُٹھانا ہمارے لئے مشکل ہے، حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب شقیق سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صفین کی لڑائی میں تھے؟ تو وہ فرماتے "ہاں" اور (وہ) بدترین لڑائی تھی۔

○ ○ ○

۱۹۷. حدثنا عبد الرزاق عن سفيان عن الأسود بن قيس عن رجل. عن علي رضي الله عنه أنه قال يوم الجمل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يعهد الينا عهدا نأخذ به في الامارة ولكن شيء رأيناه من قبل أنفسنا فان يك صوابا فمن الله وان يك خطأ فمن قبل أنفسنا ثم استخلف أبو بكر فأقام واستقام ثم استخلف عمر فأقام واستقام حتى ضرب الدين بجرانه ثم ان أقواما طلبوا الدنيا يعفوا عمن يشاء ويعذب من يشاء.

﴿۱۹۷﴾ عبدالرزاق، سفیان سے، وہ الاسود بن قیس سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "یوم جمل" میں فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے متعلق ہمیں کوئی ایسی نصیحت نہیں فرمائی تھی جس کے ذریعہ ہم خلافت لے لیتے، لیکن یہ ہماری اپنی رائے تھی اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے نفسوں کی طرف سے ہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا وہ خود بھی صحیح رہے اوروں کو بھی صحیح رکھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے وہ خود بھی سیدھے رہے اوروں کو بھی سیدھا رکھا یہاں تک دین اطراف میں پھیل گیا، پھر بے شک کچھ لوگ تھے، جو دُنیا کے طلبگار تھے جسے چاہتے معاف کرتے اور جسے چاہتے عذاب دیتے۔

○ ○ ○

۱۹۸. حدثنا ابن أبي غنية عن أبيه عن الحكم عن أبي وائل قال. سمعت عمارا على هذا

المنبر يقول ان عائشة لزوجة نبيكم صلى الله عليه وسلم في الدنيا والأخرة ولكنه بلاء ابتليتم.

۱۹۸ ابن ابی غنیہ اپنے باپ سے، انہوں نے الحکم سے روایت کی ہے کہ حضرت اُبی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر پر سنا فرما رہے تھے کہ بے شک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن یہ ایک اِمتحان ہے جس میں تم مبتلا کیے گئے ہو۔

۞ ۞ ۞

۱۹۹. حدثنا ابن نمير عن عبد العزيز بن سياه قال حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن أبي وائل قال. قام سهل بن حنيف بصفين فقال يا أيها الناس اتهموا أنفسكم لقد كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية ولو نرى قتالا لقا تلنا في الصلح الذى كان بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين المشركين.

۱۹۹ ابنِ نُمیر نے عبدالعزیز بن سیاہ سے، انہوں نے حبیب بن ابو ثابت سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ اَے لوگو! اپنی رایوں پر اِعتماد نہ کرو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تھے، اگر ہم اپنی رایوں پر اِعتماد کر کے قتال کرتے تو اس صلح کے موقع پر کرتے جو صلح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔

۞ ۞ ۞

۲۰۰. حدثنا ابن فضيل عن حصين بن عبد الرحمن عن شقيق بن سلمة. عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليردن على الحوض أقوام حتى اذا عرفتهم وعرفوني اختلجوا دوني فأقول يا رب أصحابي أصحابي فيقول انك لا تدرى ما أحدثوا بعدك.

۲۰۰ ابنِ فضیل نے حصین بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض پر کچھ لوگوں کو لایا جائے گا جن کو میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے پھر مجھ سے اُنہیں دُور کر دیا جائے گا، پس میں کہوں گا کہ اَے میرے رَبّ! یہ تو میرے ساتھی ہیں، ارشاد ہوگا کہ تجھے نہیں معلوم اُنہوں نے تیرے بعد کیا کام کیے تھے۔

۞ ۞ ۞

۲۰۱. حدثنا عيسى بن يونس وابن المبارك عن معمر. عن الزهرى قال هاجت الفتنة واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متوافرون.

۲۰۱ عیسیٰ بن یونس نے ابن المبارک سے، انہوں نے معمر سے روایت کی ہے کہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کہ فتنہ اُٹھ کھڑا ہوا حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کثیر تعداد میں موجود تھے۔

٭ ٭ ٭

۲۰۲. حدثنا عتاب بن بشير عن خصيف عن مجاهد. عن عائشة رضي الله عنها قالت دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعثمان بين يديه يناجيه فلم أدرک من مقالته شيئا الا قول عثمان أظلما وعدوانا أظلما وعدوانا يا رسول الله فما دريت ما هو حتى قتل عثمان فعلمت أن النبي صلى الله عليه وسلم انما عنى قتله. قالت عائشة وما أحببت أن يصل الى عثمان شيء الا وصل الى مثله غير أن الله علم أني لم أحب قتله ولو أحببت قتله لقتلت وذلک لما رمي هودجها من النبل حتى صار مثل القنفذ.

۲۰۲ عتاب بن بشیر نے خصیف سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سامنے بیٹھے تھے اور باہم سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے، مجھے ان کی باہمی باتوں کا علم نہ ہو سکا صرف میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِتنی بات سُنی تھی کہ اُے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! پس میں نہ سمجھی کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا گیا پھر میری سمجھ میں آیا کہ آپ ﷺ اس کے قتل (یعنی شہادت) کی بات فرما رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو چیزیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی ہیں وہ چیزیں مجھے بھی مل جائیں بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس کے قتل کو پسند نہیں کرتی تھی، اگر مجھے اس کا قتل پسند ہوتا تو میں اُسے خود قتل کرتی، یہ باتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت فرما رہی تھی جب ان کے ہودج کو تیروں سے مارا گیا حتی کہ وہ ہودج "سیہ" جانور کی طرح ہو گیا۔

٭ ٭ ٭

۲۰۳. حدثنا المطلب بن زياد حدثنا كثير أبو اسماعيل. عن ابن عباس قال دخلت على عائشة رضي الله عنها فقلت السلام عليک يا أمة. قالت وعليک يا بني. قال قلت لها ما أخرجک علينا مع منافقي قريش. قالت كان ذلک قدرا مقدورا.

۲۰۳ المطلب بن زیاد نے کثیر ابو اسماعیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا کہ اُے اُمّی اَلسَّلامُ عَلَیْکِ انہوں نے جواب میں کہا اُے میرے بیٹے وَعَلَیْکَ السَّلَامْ. میں نے عرض کیا کہ کس چیز نے آپ کو قریش کے منافقین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف

خروج پر آمادہ کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ بات تقدیر میں پہلے سے مقرر ہو چکی تھی۔

✿ ✿ ✿

۲۰۴. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن ابراهيم وخالد الحذاء عن الحسن قالا قال علي رضى الله عنه انى لأرجو أن أكون أنا وطلحة والزبير ممن قال الله تعالىٰ اخوانا على سرر متقابلين.

۲۰۴﴾ وکیع، سفیان سے، وہ منصور سے، وہ ابراہیم وخالد الحذاء سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور طلحہ اور زُبیر ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ:

﴿اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ۝﴾

ترجمہ: وہ آپس میں بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۲۰۵. حدثنا وكيع عن أبان البجلى عن ربع بن حراش قال. قام حنيد بن السوداء الى على فقال الله أعدك من ذلك فصاح به على صيحة ظننت أن القصر هد ثم قال ان لم نكن نحن هم فمن هم.

۲۰۵﴾ وکیع نے، ابان البجلی سے، انہوں نے ربع بن حراش سے، انہوں نے حنید بن السوداء سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں شمار کیا ہے؟ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے اور اس قدر چلائے کہ مجھے یہ لگا کہ محل گر جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر ہم وہ نہیں ہیں تو پھر اور کون ہے!!!

✿ ✿ ✿

۲۰۶. حدثنا ابن مهدى عن مهدى بن ميمون عن محمد بن عبد الله بن ابى يعقوب قال حدثتنى عمتى ضبثم عن سليمان بن صرد قال بلغنى عن أمير المؤمنين على ذروا من قول تشذر على به من شتم وايعاد فسرت اليه جوادا فأتيته حين رفع يده من الجمل فلقيت الحسن بن على فقلت انه بلغنى عن أمير المؤمنين ذرو من قول تشذر الى به من شتم وايعاد فسرت اليه جوادا فأتيته لأعتذر اليه أو أتنصل اليه فقال يا سليمان والله لأمير المؤمنين كان أكره لهذا من ذم سيه ان أمير المؤمنين أراد أمرا فتتابعت به الأمور فلم يجد منزعا وساكفيك أمير المؤمنين.

۲۰۶﴾ ابن مہدی نے مہدی بن میمون سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب سے، انہوں نے ضبثم سے

روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اُمیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایسی باتیں چھوڑ دو۔ جن کے ذریعے مجھے بدنام کیا جائے گالیوں اور دھمکیوں سے، پھر میں تیز رفتار گھوڑے پر ان کی جانب روانہ ہوا، پھر میں ان کے پاس پہنچا جب وہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تھے، مَیں حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مِلا مَیں نے ان سے کہا کہ مجھے اُمیر المؤمنین کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایسی باتیں چھوڑ دو جس کے ذریعہ میری بدنامی ہوگالی اور دھمکی میں سے، لہٰذا مَیں تیز رفتار گھوڑا لے کر ان کی طرف روانہ ہوا ہوں، مَیں ان سے ملنا چاہتا ہوں، پس مَیں تیز رفتار گھوڑے پر ان کے پاس آیا ہوں تاکہ اس کے سامنے معذرت کرلوں یا ان کی طرف ترکش (جس میں تیر رکھے جاتے ہیں) نکالوں، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَے سلیمان! خدا کی قسم! اُمیر المؤمنین اپنے شرافت والے خون کی وجہ سے اُسے ناپسند کرتے ہیں، بے شک اُمیر المؤمنین نے ایک چیز کا اِرادہ کیا، جس کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوئے، پس اُنہوں نے کوئی نکلنے کی جگہ نہ دیکھی اور مَیں تیرے لئے اُمیر المؤمنین کی جانب سے کافی ہوں۔

٭ ٭ ٭

۲۰۷. حدثنا ابن مهدى عن أبى عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن عبيد بن نضيلة عن سليمان بن صرد قال. أتيت عليا حين فرغ من الجمل فلما رآني قال يا بن صرد تنأنأت وتزحزحت وتربصت كيف ترى الله صنع. قلت يا أمير المؤمنين ان الشوط بطين وقد أبقى الله من الأمور ما تعرف فيها عدوك من صديقك فلما قام. قلت للحسن بن على ما أراك أغنيت عنى شيئا وقد كنت حريصا أن أشهد معه. فقال هذا يقول لك ما تقول وقد قال لى يوم الجمل حين مشى الناس بعضهم الى بعض. يا حسن ثكلتك أمك أو هبلتك أمك والله ما أرى بعد هذا من خير.

۲۰۷ ابن مہدیؒ نے ابی عوانہ سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد بن المنتشر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے عبیداللہ بن نضیلہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ جمل سے فارغ ہوئے تو مَیں ان کے پاس گیا جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا اَے اِبنِ صرد! تو کیوں دُور ہو گیا تھا اور ایڑیوں کے بل پلٹ گیا تھا اور انتظار کرتا رہا؟ تیرا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسا کیا؟ مَیں نے عرض کیا کہ اَے اُمیر المؤمنین! اِختتام دُور ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے اُمور اَب بھی باقی رکھے ہوئے ہیں جس میں آپ اپنے دُشمن اور دوست میں فرق کر لیں گے، جب وہ کھڑے ہو گئے تو مَیں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تُو میرے کام نہ آیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ مَیں اس کے ساتھ اس جنگ میں شرکت کا متمنی تھا؟ تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُمیر المؤمنین نے ابھی جو آپ کو اِرشاد فرمایا سو فرمایا، لیکن جنگ کے دن جب لوگ ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تو اُنہوں نے مجھے اِرشاد فرمایا تھا کہ اَے حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیری ماں تجھے روئے، خدا کی قسم اس کے بعد مَیں کوئی خیر نہ دیکھوں گا۔

۲۰۸. حدثنا ابن مهدی عن سفیان عن أبیه عن أبی یعلی عن محمد بن علی قال. قال علی رضی اللّٰه عنه لو سیرنی عثمان الی صرار لسمعت له واطعت.

۲۰۸﴾ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اَبی یعلیٰ سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے کسی اُونچی گھاٹی کی طرف بھیجے تب بھی مَیں ان کی بات سُنوں گا اور اِطاعت کروں گا۔

۲۰۹. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر عن أبیه. عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت واللّٰه لوددت انی لم أذکر عثمان بکلمة قط وانی عشت فی الدنیا برصا سالخ ولأصبع عثمان الذی یشیر بها الی السماء خیر من طلاع الأرض من علی.

۲۰۹﴾ عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم مَیں چاہتی ہوں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک بھی بُری بات نہ کہوں، اگر چہ مجھے دُنیا میں گندے برص کی بیماری میں عمر گزارنی پڑے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ اُنگلی جس کے ذریعہ وہ آسمان کی طرف اِشارہ کرتے تھے وہ مجھ سمیت ان تمام چیزوں سے جو زمین پر موجود ہیں، بہتر ہے۔

۲۱۰. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن أبیه. عن عوف بن مالک الأشجعی رضی اللّٰه عنه قال رفع رسول اللّٰه ﷺ قطعة سلسلة من ذهب بقیة بقیت من قسمة الفیء بطرف عصاه فتسقط ثم یرفعها وهو یقول وکیف انتم یوم یکثر لکم من هذا فلم یجبه أحد فقال رجل من أصحاب رسول اللّٰه ﷺ واللّٰه لوددنا لو أکثر اللّٰه لنا منه وصبر من صبر وفتن من فتن. فقال رسول اللّٰه ﷺ لعلک تکون فیه شر مفتون.

۲۱۰﴾ عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاٹھی سے ایک مرتبہ سونے کی زنجیر کا ایک ٹکڑا اُٹھایا جو مال فئے کی تقسیم سے باقی رہ گیا تھا، آپ ﷺ وہ زنجیر سے اُٹھاتے اور وہ گر جاتی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہارے لئے اس قسم کی چیزیں زیادہ ہو جائیں گے، کسی نے جواب نہ دیا، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اللہ کی قسم! ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ زیادہ کردے، پس جو صبر کرتا ہے صبر کرے، اور جو فتنے میں مبتلا ہوتا ہے فتنے میں مبتلا ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تُو اس وقت ہوگا، اس میں فتنہ انگیز شر ہے۔

۲۱۱. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة. قال حدثنا أبو عمرو القسملي عن بنت أهبان الغفاري. أن عليا رضي الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعک أن تتبعنا. فقال أوصاني خليلي وابن عمک صلى الله عليه وسلم أن ستكون فرقة وفتنة واختلاف فاذا كان ذلک فاكسر سيفک واقعد في بيتک واتخذ سيفا من خشب.

۲۱۱۔ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابوعمروالقسملی سے، انہوں نے اُہبان الغفاری کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اوران سے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے ہمارے پیچھے چلنے سے روکا تھا؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرے دوست یا کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچازاد بھائی (یعنی حضرت نبی کریم ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ عنقریب فرقے، فتنے اور اختلافات ہوں گے، جب یہ حالت ہوجائے تو اپنی تلوار کو توڑ دینا اوراپنے گھر میں بیٹھ جانا اور ایک تلوار لکڑی کی بنالینا۔

۲۱۲. حدثنا ابن عيينة عن أبي جناب قال. شهدت طلحة وهو يقول شهدت الجماجم فما طعنت برمح ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما قطعتا من هاهنا يعني يديه ولم آكن شهدته.

۲۱۲۔ ابن عُیینہ کی روایت ہے کہ ابی جناب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ میں "جماجم" کی جنگ میں شریک ہوا، نہ میں نے کوئی نیزہ چلایا اور نہ کوئی تلوار چلائی، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے یہ دونوں ہاتھ کٹ جاتے لیکن میں اس میں شریک نہ ہوتا۔

۲۱۳. حدثنا ابن المبارک عن شعبة عن قتادة عن أبي نضرة عن قيس بن عباد قال. قلنا لعمار أرايت قتالكم هذا اراى رايتموه فان الرای يخطیء ويصيب او عهدا عهده اليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال ما عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يعهده الى الناس كافة. ما يستحب من خفة المال والولد في الفتن وما يستحب يومئذ من المال وغير ذلک

۲۱۳۔ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابی نضرہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم لوگوں نے جو یہ جنگ لڑی تو یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی تمہیں کوئی نصیحت تھی یا تمہاری اپنی رائے تھی؟ کیونکہ رائے صحیح بھی ہوتی ہے اور غلط بھی؟ تو عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی ایسی نصیحت یا وصیت نہیں فرمائی تھی جو اور سب لوگوں کو نہ کی ہو۔

فتنے کے دور میں مال واولاد کا کم ہونا بہتر ہے۔ اور اس دور میں کون سا مال اور کیا چیز بہتر ہے؟

۲۱۴. حدثنا أبو المغيرة عن معان بن رفاعة السلامي. عن أبي المهلب وأبي عثمان قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أبل في ذلك الزمان ابلا أو اتخذ كنزا أو غفارا مخافة الدوائر لقى الله تعالى يوم القيامة خابيا غالا.

۲۱۴﴾ أبوالمغيرہ نے، معان بن رفاعہ السلامی سے روایت کی ہے کہ، أبوالمہلب اور ابوعثمان فرماتے ہیں کہ جس نے اُس زمانے میں مصائب کے ڈر سے اُونٹ جمع کیے یا خزانہ جمع کیا، یا چوپائے وغیرہ جمع کرے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نقصان والا خیانت کرنے والا ہوگا۔

۲۱۵. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن قتادة عن ابن المسيب. عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناقة مقتبة يومئذ خير من دسكرة نقل مائة ألف.

۲۱۵﴾ ابن وہب نے مسلمہ بن علی سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پالان لگی اُونٹنی اس زمانے میں بہتر ہوگی محل سے، ایک لاکھ میں بھی سستی سمجھی جائے گی۔

۲۱۶. حدثنا ابن وهب عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء. عن عبد الله قال خير المال يومئذ سلاح صالح وفرس صالح يزول عليه العبد أين ما زال.

۲۱۶﴾ ابن وہب، سفیان سے، وہ سلمہ بن کہیل سے، وہ أبی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بہترین مال اس زمانے میں اچھے ہتھیار اور اچھا گھوڑا ہے، جس پر انسان جہاں جانا چاہے جاسکتا ہے۔

۲۱۷. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحي بن سعيد قال حدثنا عبد الرحمن ابن عبد الله بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوشك ان يكون خير المال امرىء مسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن.

۲۱۷﴾ عبدالوہاب الثقفی نے، یحیٰ بن سعید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن أبی صعصعہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان آدمی

کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، جنہیں لے کروہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور بارش کے برسنے کی جگہ میں چلا جائے۔ اپنے دین کی حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے فرار ہوگا۔

٭ ٭ ٭

٢١٨. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبيه. عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسعد الناس في الفتن رب شاء في رأس جبل معتزل عن شرور الناس.

٢١٨ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں وہ آدمی نیک بخت ہے جس کے پاس کچھ بکریاں ہوں اور پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو، لوگوں کے شر سے جدا اور دور رہو۔

٭ ٭ ٭

٢١٩. حدثنا ابن المبارك عن معمر ابن طاوس. عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس في الفتن رجل اخذ براس فرسه يخيف العدو ويخيفونه او رجل معتزل يؤدي حق الله عليه.

٢١٩ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابن طاؤس سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہو، دشمن سے ڈرتا ہو، اور دشمن اس سے ڈرتے ہوں، یا لوگوں سے کنارہ کش ہونے والا وہ آدمی جو اللہ کے حقوق ادا کرتا ہو۔

٭ ٭ ٭

٢٢٠. قال معمر وحدثني ابن خثيم. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس في الفتن رجل يأكل من فيء سيفه في سبيل الله ورجل في راس شاهقة يأكل من رسل غنمه.

٢٢٠ معمر، ابن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے دور میں بہتر آدمی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو بلند و بالا پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ سے کھاتا ہو۔

٭ ٭ ٭

٢٢١. حدثنا ابن المبارك أخبرنا عيسى بن عمر حدثنا عمرو بن مرة عن أبي وائل قال: قال سهل بن حنيف أيها الناس اتهموا رايكم فانا والله ما اخذنا بقوائمهم الى أمر يقطعنا قط الا أسهلن بنا الى أمر نعرفه الا أمركم هذا فانه لا يزداد الا شدة ولبسا فاني رايتني يوم أبي جندل ولو اجد اعوانا على رسول الله ﷺ لانكرت.

٢٢١ ابن المبارک نے عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! اپنی رایوں پر اعتماد نہ کرو، اللہ کی قسم! کسی بھی معاملے میں تلوار کے رستے

پکڑنا ہمارے لئے انتہائی آسان تھے اس لئے ہم اس کی حقیقت جانتے تھے، مگر تمہارا یہ معاملہ اس میں تو شدت اور التباس زیادہ ہورہا ہے، میں نے اپنے آپ کو "یوم ابوجندل" میں دیکھ لیا، اگر میں کچھ مددگار رسول اللہ ﷺ کے خلاف پاتا تو میں انکار کردیتا۔

۲۲۲. حدثنا ابن المبارک عن هشام بن حسان. عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليو وسلم والذى نفسى بيده ليرفعن لى يوم القيامة أقوام ممن صحبنى حتى اذا رأيتهم وعرفتهم اختلجوا دونى فاقول اى رب أصيحابى أصيحابى فيقول انک لا تدرى ما أحدثوا بعدک.

۲۲۲ ابن المبارک، ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے دِن کچھ لوگ جو میرے ساتھ رہے میری طرف لائے جائیں گے۔ جب میں اُنہیں دیکھ لوں گا اور پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان رُکاوٹ ڈال دی جائے گی، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رَبّ! یہ تو میرے ساتھی ہیں، یہ تو میرے ساتھی ہیں، اِرشاد ہوگا کہ تجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔

۲۲۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح. عن أرطاة قال يقتل السفيانى كل من عصاه وينشرهم بالمناشير ويطبخهم بالقدور ستة أشهر. قال ويلتقى المشرقان والمغربان. عدة ما يذكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذه الأمة.

۲۲۳ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ہر اس شخص کو قتل کرے گا جو اس کی نافرمانی کرے، اور اُنہیں آرے سے چیر دے گا، اور اُنہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ سلسلہ چھ 6 مہینے تک رہے گا، اور دونوں مشرق اور دونوں مغرب آپ میں لڑ پڑیں گے۔

وہ تعداد جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد اِس اُمّت کے خلفاء کی ذِکر کی جاتی ہے

۲۲۴. حدثنا عيسى بن يونس حدثنا مجالد بن سعيد عن الشعبى عن مسروق. عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعدى من الخلفاء عدة نقباء موسى.

۲۲۴ عیسیٰ بن یونس نے مجالد بن سعید سے، انہوں نے الشعبی سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

۲۲۵. حدثنا أبو معاوية عن داود بن أبی هند عن الشعبی. عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال هذا الأمر عزیزا الی اثنی عشر خلیفة کلهم من قریش.

۲۲۵ ابومعاویہ نے، داؤد بن أبی ہند سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خلافت کا سلسلہ مسلسل معزز رہے گا بارہ 12 خلفاء تک اور وہ سارے خلفاء قریشی ہوں گے۔

۲۲۶. حدثنا یحی بن سلیم عن عبد الله بن عثمان بن خثیم. عن أبی الطفیل قال أخذ عبد الله بن عمرو بیدی. فقال یا عامر بن واثلة اثنا عشر خلیفة من کعب بن لؤی ثم النقف والنقاف لن یجتمع أمر الناس علی امام حتی تقوم الساعة.

۲۲۶ یحیٰی بن سلیم نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہے کہ، ابوالطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے ہاتھ سے پکڑا۔ پھر فرمایا: اے عامر بن واثلہ! بارہ 12 خلفاء کعب بن لوی کی اولاد سے ہوں گے پھر بچوں کی حکومت ہوگی ہرگز لوگوں کا معاملہ ایک امام پر جمع نہ ہوگا یہاں تک قیامت آجائے گی۔

۲۲۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهیعة عن محمد بن زید بن مهاجر قال أخبرنی طلحة بن عبد الله بن عوف قال سمعت عبد الله بن عمر رضی الله عنهما یقول ونحن عنده نفر من قریش کلنا من بنی کعب بن لؤی فقال سیکون منکم یا بنی کعب اثنا عشر خلیفة.

۲۲۷ ابن وہب ابنِ لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن مہاجر سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے پاس قریش کی ایک جماعت تھی جو سب کے سب بنی کعب بن لوی کے قبیلہ سے تھے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے بنی کعب! عنقریب تم میں بارہ 12 خلفاء ہوں گے۔

۲۲۸. حدثنا الولید بن مسلم وغیره عن عبد الملک بن أبی غنیة حدثنا المنهال عن سعید بن جبیر. عن ابن عباس رضی الله عنهما أنهم ذکروا عنده اثنا عشر خلیفة ثم الأمیر. فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلک السفاح والمنصور والمهدی یدفعها الی عیسی بن مریم.

۲۲۸ الولید بن مسلم وغیرہ نے عبدالملک بن أبی غنیہ سے، انہوں نے المنہال سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لوگوں نے بارہ 12 خلفاء پھر امیر کا ذکر کیا، تو حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! بے شک اس کے بعد ہم میں سے ''السفاح'' اور ''المنصور'' اور ''مهدی'' بھی ہوں گے۔ ''مہدی'' اس خلافت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حوالے کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۲۲۹. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران. عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال يكون عثمان رضي الله عنه اثنا عشر ملكا من بني امية. قيل له خلفاء. قال بل ملوك.

۲۲۹ رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ بارہ (12) بادشاہ بنی اُمیہ سے ہوں گے، کسی نے پوچھا اُنہیں ''خلفاء'' کہا جائے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۲۳۰. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن بحير بن أبي عبيدة. عن سرج اليرموكي قال أجد في التوراة أن هذه الأمة اثنا عشر ربيا احدهم نبيهم فاذا وفت العدة طغوا وبغوا ووقع بأسهم بينهم.

۲۳۰ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے، انہوں نے بحیر بن اُبی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ سرج الیرموکی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں توریت میں پاتا ہوں کہ اِس اُمّت کے بارہ (12) رہنما آئیں گے، ان میں سے ایک ان کا نبی ہوگا جب اس کی مدّت پوری ہوجائے گی تو وہ سرکشی اور بغاوت کریں گے، اور ان کے درمیان باہمی جنگ واقع ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۲۳۱. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي المنهال عن أبي زياد. عن كعب قال ان الله تعالى وهب لاسماعيل عليه السلام من صلبه اثني عشر قيما افضلهم وأخيرهم ابو بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم.

۲۳۱ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابوالمنہال سے، انہوں نے اُبی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس کی نسل میں بارہ (12) نگران عطاء فرمائے ہیں، ان بارہ (12) میں سب سے افضل اور بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

٭ ٭ ٭

۲۳۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا. أن نشوعا سأل كعبا عن عدة ملوك هذه الأمة. فقال أجد في التوراة اثني عشر ربيا. ما يذكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۳۲ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ ایک مرض الموت میں

مُجلا شخص نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس اُمّت کے بادشاہوں کی تعداد پوچھی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں توریت میں بارہ 12 قائدین کو پاتا ہوں۔ ۞ ۞ ۞

رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا خلفاء کا ذکر

۲۳۳. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير. عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه قال أحدهما قال رسول الله صلى عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا وقال أحدهما عاض وفيه رحمة ثم جبروت صلعاء ليس الأحد فيها متعلق تضرب فيها الرقاب وتقطع فيها الأيدي والأرجل وتؤخذ فيها الأموال.

۲۳۳﴾ بقیہ بن الولید اور عبد القدوس، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نُفیر سے روایت کی ہے کہ اُبوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِس اُمّت کے اوّل میں نبوّت اور رحمت ہوگی، پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہ یا بادشاہت ہوگی اس میں بھی رحمت ہوگی پھر جبر اور مُصیبت ہوگی جس میں لوگوں کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اس میں گردنوں کو اُڑایا جائے گا اور ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ دیا جائے گا اور مالوں کو چھین لیا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۲۳۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن هذه الأمر بدأ نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا عضوضا يشربون الخمور ويلبسون الحرير ويستحلون الفروج وينصرون ويرزقون حتى يأتيهم أمر الله.

۲۳۴﴾ ابن وہب نے، ابنِ لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن اَبی ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس معاملے کی ابتداء میں نبوّت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی، لوگ شراب پیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے، اُن کی مدد کی جائے گی اور اُن کو رزق دیا جائے گا حتی کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔

۞ ۞ ۞

۲۳۵. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن أيوب عن قتادة عن أبي ثعلبة. عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا ثم تصير جبرية وعبثا.

۲۳۵﴾ یحیٰ بن سعید العطار نے، ایوب سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ ابوثعلبہ

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اس امّت کی ابتداء میں نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی پھر ظلم، جبر اور کھیل کود ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۳۶. حدثنا الحكم بن نافع البهراني أخبرنا سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة أبي شجرة الحضرمي عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنهما إن الله بدأ هذا الأمر يوم بداه نبوة ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم جبروة صلعاء يتكادمون عليها تكادم الحمير.

۲۳۶﴾ الحکم بن نافع البھرانی نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ ابی شجرہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے اس معاملے کی ابتداء کی یہ نبوت اور رحمت تھی پھر لوٹ کر خلافت اور رحمت ہوگی پھر سلطنت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی پھر لوٹ کر خلافت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی پھر جبر والی مصیبت ہوگی لوگ اس میں سے چریں گے جیسے کہ گدھے گھاس چرتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۲۳۷. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال. سمعت كعبا يقول أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم سلطان ورحمة ثم ملك جبرية فإذا كان ذلك فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها.

۲۳۷﴾ ضمرہ، ابن شوذب سے، وہ یحییٰ بن ابی عمرو السیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امّت کا اوّل نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر سلطنت اور رحمت ہے پھر جبری بادشاہت ہوگی، جب یہ حالت ہوجائے تب زمین کا اندرونی حصہ اس کے بیرونی حصے سے بہتر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۳۸. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد. عن كعب قال لا يزال لهذه الأمة خليفة يجمعهم وإمارة قائمة ويعطى الرزق والجزية حتى يبعث عيسى بن مريم عليه السلام ثم يكون هو يجمعهم ثم تنقطع الإمارة.

۲۳۸﴾ الحکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امّت کے لئے ہمیشہ خلیفہ رہے گا جو انہیں اکٹھا کرے گا، اور امارت قائم رہے گی، اور رزق اور جزیہ دیا جائے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث فرمادیے جائیں گے۔ پھر وہ انہیں اکٹھا کریں گے۔ پھر امارت ختم ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۲۳۹. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن حبيب بن أبي ثابت. ان أبا عبيدة وبشير

بن سعيد أبا النعمان تذاكرا فقالا تكون نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا وجبرية وفساد يستحلون الفروج ويشربون الخمور ويلبسون الحرير وهم مع ذلك ينصرون ويرزقون. معرفة الخلفاء من الملوك.

۲۳۹ ہُشیم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے حبیب بن ابو ثابت سے روایت کی ہے کہ ابوعبیدہ اور بشیر بن سعید ابو نعمان رحمہ اللہ تعالیٰ آپس میں گفتگو کر رہے تھے، دونوں نے کہا کہ نبوّت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبری بادشاہت ہوگی اور فساد ہوگا۔ لوگ شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے، اور شرابیں پئیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور اس کے باوجود ان کی مدد کی جائے گی اور انہیں رزق دیا جائے گا۔ ○ ○ ○

بادشاہوں میں سے خلفاء کی پہچان

۲۴۰ حدثنا محمد بن يزيد وهشيم عن العوام بن حوشب قال أخبرني شيخ من بني اسد في أرض الروم عن رجل من قومه. شهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه سأل اصحابه وفيهم طلحة والزبير وسلمان وكعب. فقال إني سائلكم عن شيء وإياكم أن تكذبوني فتهلكوني وتهلكوا أنفسكم أنشدكم بالله ماذا تجدوني في كتبكم أخليفة أنا أم ملك. فقال طلحة والزبير إنك لتسألنا عن أمر ما نعرفه ما ندري ما الخليفة ولست بملك. فقال عمر إن يقل فقد كنت تدخل فتجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم. ثم قال سلمان وذلك أنك تعدل في الرعية وتقسم بينهم بالسوية وتشفق عليهم شفقة الرجل على أهله وقال محمد بن يزيد وتقضي بكتاب الله. فقال كعب ما كنت أحسب أن في المجلس أحدا يعرف الخليفة من الملك غيري ولكن الله ملأ سلمان حكما وعلما ثم قال كعب أشهد أنك خليفة ولست بملك. فقال له عمر و كيف ذاك. قال أجدك في كتاب الله. قال عمر تجدني باسمي. قال كعب لا ولكن بنعتك أجد نبوة ثم خلافة ورحمة. وقال محمد بن يزيد خلافة على منهاج نبوة ثم ملكا عضوضا قال وقال هشيم وجبرية وملكا عضوضا. فقال عمر ما أبالي إذا جاوز ذلك رأسي.

۲۴۰ محمد بن یزید اور ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے شیخ بن اسد سے، انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب سے پوچھا جن میں طلحہ، سلمان، زبیر اور حضرت کعب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے، کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق پوچھتا ہوں تم اس میں میرے ساتھ جھوٹ بولنے سے بچنا ورنہ تم مجھے بھی ہلاک کرو گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کرو گے، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم مجھے

اپنی کتابوں میں کیا پاتے ہو؟ کیا میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ آپ ہم سے ایک ایسی بات کے متعلق پوچھتے ہیں جسے ہم نہیں جانتے ہمیں معلوم نہیں کہ خلیفہ کیا ہے اور آپ بادشاہ نہیں ہو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو یہ بات کہے تو تو کہہ سکتا ہے، اس لئے کہ آپ حضور ﷺ کے ہاں داخل ہوتے تھے اور بیٹھا کرتے تھے. پھر سلمان نے کہا آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رعایا میں انصاف کرتے ہیں اور ان کے درمیان برابری کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں، اور ان پر ایسی شفقت کرتے ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں پر کرتا ہے، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ تھا کہ میرے سوا مجلس میں کوئی بھی ایسا موجود نہیں ہے جو خلیفہ اور بادشاہ کے فرق کو جانتا ہو، اللہ تعالیٰ نے سلمان کو علم وحکمت کے ساتھ بھر دیا تھا۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہیں بادشاہ نہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا وہ کیسے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اللہ کی کتاب میں پاتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے میرا نام اس میں پایا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں لیکن آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صفات میں نے اس میں پائی ہیں، میں نے اس میں پایا ہے کہ نبوت ہوگی پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبر کی بادشاہت ہوگی اور ظالم بادشاہ ہوگا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ چیز میرے سر سے گزر جائے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔

۰ ۰ ۰

۲۴۱۔ حدثنا الحکم بن نافع أخبرنا صفوان بن عمرو عن أبی الیمان وشریح بن عبید عن کعب قال. قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أنشدک اللہ یا کعب أتجدنی خلیفة ام ملکا. قال قلت بل خلیفة فاستحلفه. فقال کعب خلیفة واللہ من خیر الخلفاء وزمانک خیر زمان.

۲۴۱۔ حکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان اور شریح بن عبید، سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اللہ کا واسطہ اے کعب! کیا تم مجھے خلیفہ پاتے ہو یا بادشاہ؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بلکہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ پاتا ہوں پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم دلائی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ، اور اللہ کی قسم آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بہترین خلفاء میں سے ہیں، اور آپ کا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔

۰ ۰ ۰

۲۴۲۔ حدثنا عثمان بن کثیر عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم قال حدثنی عمیر بن ربیعة قال حدثنی مغیث الأوزاعی. ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أرسل إلی کعب فقال له کعب کیف تجد نعتی. قال خلیفة قرن من حدید لا تخاف فی اللہ لومة

الاثم ثم خليفة تقتله أمته ظالمين له ثم يقع البلاء بعد.

۲۴۲﴾ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیث الاوزائی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا پھر کہا کہ اے کعب! تم میری کیا صفت پاتے ہو؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ کا زمانہ لوہے کا ہوگا وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔ پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا اُسے لوگ ظلم کرتے ہوئے قتل کردیں گے (یعنی شہید کردیں گے)۔ پھر اس کے بعد آفات واقع ہوجائیں گی۔

۰ ۰ ۰

۲۴۳. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عقبة عن عطاء مولى ام بكرة الأسلمية. عن سعيد بن المسيب قال الخلفاء ثلاثة وسائرهم ملوك أبوبكر وعمروعمر. قيل له عرفنا أبا بكر وعمر فمن عمر الثاني. قال إن عشتم أدركتموه وإن متم كان بعد كم.

۲۴۳﴾ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطا مولی ام بکرۃ الاسلمیہ، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر رحمہ اللہ، کسی نے کہا کہ اس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دُوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

۰ ۰ ۰

۲۴۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمي عن سعيد بن المسيب.

۲۴۴﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے حبیب بن ہند الاسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

(یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے، لیکن ہم پھر بھی لکھ دیتے ہیں "واحدی")

خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر، کسی نے کہا کہ اس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دُوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

۰ ۰ ۰

۲۴۵. حدثنا نعيم حدثنا بقية بن الوليد عن عبد الله بن نعيم المعافري قال. سمعت

المشيخة يقولون من أمر بمعروف ونهى عن منكر فهو خليفة الله في الأرض وخليفة كتابه وخليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۴۵﴾ نعیم، بقیہ بن الولید سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن نعیم المعاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے وہ زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اور اس کی کتاب کا خلیفہ ہے اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہے۔

☆ ☆ ☆

۲۴۶. حدثنا المعتمر بن سليمان عن الأشعر بن بجير قال. قال أبو محمد النهدى لا يكون في عقب النبي صلى الله عليه وسلم ملك.

۲۴۶﴾ المعتمر بن سلیمان نے اشعر بن بجیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو محمد النہدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی اولاد میں سے کوئی بادشاہ نہیں ہوگا۔

☆ ☆ ☆

۲۴۷. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن همام أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أتاه رجل من أهل الكتاب فقال السلام عليك يا ملك العرب. فقال عمر وهكذا تجدونه في كتابكم ألستم تجدون النبي ثم الخليفة ثم أمير المؤمنين ثم الملوك بعد فقال بلى بلى.

۲۴۷﴾ ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ، حضرت ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کا ایک آدمی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے عرب کے بادشاہ! السلام علیک، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ایسے ہی پاتے ہو؟ کیا تم یہ نہیں پاتے کہ نبی ہوگا، پھر خلیفہ، پھر امیر المومنین، پھر ان کے بعد بادشاہ ہوں گے؟ اس اہل کتاب کے آدمی نے کہا کہ کیوں نہیں! کیوں نہیں!۔

☆ ☆ ☆

۲۴۸. حدثنا محمد بن يزيد الوسطى عن العوام بن حوشب عن رجل. عن أبى هريرة رضى الله عنه قال الخلافة بالمدينة والملك بالشام.

۲۴۸﴾ محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خلافت مدینے میں اور بادشاہت شام میں ہوگی۔

☆ ☆ ☆

۲۴۹. حدثنا هشيم ومحمد بن يزيد عن العوام بن حوشب قال حدثنا سعيد بن جمهان قال سمعت سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بعدى في أمتى ثلاثون سنة. قال محمد بن يزيد في حديثه فحسبوا

ذلک اکان تمام ولاية علی. فقالوا لسفينة إنهم يزعمون أن عليا لم يكن خليفة. فقال من يزعم ذلک أبنوا الزرقاء أولی بذلک واحق.

۲۴۹ ہُشیم اور محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے روایت کی ہے کہ سفینہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس 30 سال ہوگی، حضرت محمد بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے جب حساب لگایا تو تیس 30 سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر مکمل ہو گئے تھے، لوگوں نے حضرت سفینہ کو کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ نہ تھے؟ تو حضرت سفینہ نے فرمایا کہ بنو الزرقاء یہ گمان کرنے والے کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور حقدار ہیں۔

○ ○ ○

۲۵۰ حدثنا ضمرة عن ابن شوذب. عن يحی بن أبی عمرو السيبانی قال ليس من الخلفاء من لم يملک المسجدين مسجد الحرام ومسجد بيت المقدس

۲۵۰ ضمرہ، ابن شوذب سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ بن أبی عمرو السیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو آدمی دو مسجدوں یعنی مسجد الحرام اور مسجد بیت المقدس کا مالک نہ ہو وہ خلیفہ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۲۵۱ حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبی زرعة عن صباح قال لا خلافة بعد حمل بنی أمية حتی يخرج المهدی.

۲۵۱ ولید اور رشدین نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعہ سے روایت کی ہے کہ صباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کے اٹھ جانے کے بعد خلافت نہیں ہوگی حتی کہ حضرت مہدی کا ظہور ہو جائے۔

○ ○ ○

۲۵۲ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن حميد ابن هلال. عن عتبة بن غزوان السلمی قال الا إنها لم تكن نبوة إلا تناسخت حتی تكون ملكا.

۲۵۲ عبد الرزاق، معمر سے، وہ ایوب سے، وہ حمید ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ عتبہ بن غضبان السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! بے شک نبوت ختم ہو چکی ہے اور پھر بادشاہت ہوگی۔

○ ○ ○

۲۵۳ حدثنا رشدين بن سعيد عن ابن لهيعة عن خالد بن أبی عمران. عن الحذيفة بن اليمان رضی الله عنه قال ليكونن بعد عثمان رضی الله عنه إثنا عشر ملكا من بنی أمية. قيل له خلفاء. قال بل ملوک.

۲۵۳ رشدین بن سعید نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنو امیہ میں بارہ (12) بادشاہ آئیں گے، کسی نے عرض کیا کہ خلفاء آئیں گے؟ کہا نہیں وہ بادشاہ ہوں گے۔ ○ ○ ○

۲۵۴. حدثنا فضالة بن حصين الضبي سمعت يزيد بن نعامة أبا مودود الضبي قال. سمعت عتبة بن غزوان السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم تكن نبوة قط إلا كان بعدها ملكا.

۲۵۴﴿ فضالہ بن حصین الضبی نے یزید بن نعامہ ابا مودود الضبی سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن غزوان السلمی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبوّت کبھی بھی نہیں رہی مگر اس کے بعد بادشاہت آئی ہے۔

✿ ✿ ✿

۲۵۵. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عقبة عن عطاء مولى أم بكرة الأسلمية. عن سعيد بن المسيب قال الخلفاء ثلاث وسائرهم ملوك. قيل من هؤلاء. قال أبوبكر وعمر وعمر. قيل له قد عرفنا أبا بكر وعمر فمن عمر الثاني. قال إن عشتم أدركتموه وإن متم كان بعد كم.

۲۵۵﴿ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے محمد ابن اسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطاء مولیٰ اُم بکرہ الاسلمیہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین 3 ہیں اور باقی سب بادشاہ ہیں، عرض کیا گیا کہ وہ تین 3 کون سے ہیں؟ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر، عرض کیا گیا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو ہم جانتے ہیں یہ دُوسرا عمر کون ہے؟ فرمایا اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد آئے گا۔

✿ ✿ ✿

۲۵۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمي عن ابن المسيب.

۲۵۶﴿ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے حبیب بن ہند الاسلمی سے، انہوں نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول نقل کیا ہے۔ (یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے "واحدی")

✿ ✿ ✿

۲۵۷. حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر أخبرنا مسروق. عن عائشة رضى الله عنها قالت قلت يا رسول الله كيف هذا الأمر من بعدك. قال في قومك ما كان فيهم خير. قلت فاى العرب أسرع فناء. قال قومك. قال قلت وكيف ذاك. قال يستحلهم الموت وينفسهم الناس. تسمية من يملك بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۵۷﴿ ہشیم، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد امارت کی کیفیت ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ امارت تیری قوم میں رہے گی، جب تک ان میں خیر ہوگی، میں نے عرض کیا کہ عرب میں سب سے زیادہ تیزی سے کون فنا ہوں گے؟ ارشاد فرمایا تیری قوم، میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا ان پر موت آپڑے گی، اور ان پر لوگ کم تر کو ترجیح دیں گے۔

✿ ✿ ✿

حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے اُمراء کے نام

٢٥٨. حدثنا ابن المبارک أخبرنا حشرج بن نباتةعن سعيد بن جمهان عن سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما بنى رسول صلى الله عليه وسلم مسجد المدينة جاء أبو بكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان بحجر فوضعه. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هؤلاء يلون الخلافة بعدي.

﴿٢٥٨﴾ ابن المبارک نے حشرج بن نباتہ سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے روایت کی ہے کہ سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مسجدِ نبوی ﷺ کی تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے بعد خلافت پر مامور ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٢٥٩. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عمن حدثه عن عائشة رضى الله عنها قالت لما أسس رسول الله ﷺ مسجد المدينة جاء أبوبكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان بحجر فوضعه فقال رسول الله ﷺ هؤلاء يلون الخلافة بعدي

﴿٢٥٩﴾ ہُشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ نے مسجدِ نبوی ﷺ کی بنیاد رکھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ میرے بعد خلافت کے مُتولّی ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٢٦٠. حدثنا يزيد بن هارون حدثنا عبد الأعلى بن أبي المساور عن عامر الشعبي. عن رجل من بني المصطلق قال بعثني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى من يدفعون صدقاتهم بعده فأتيته فلقيني علي بن أبي طالب رضي الله عنه فسألني. فقلت أرسلني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألونه إلى. من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال له علي سلمه ثم إئتني فاخبرني فاتي رسول الله ﷺ فاخبره أن قومه ارسلوه يسألونه الى من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال ادفعوها إلى ابى بكر فرجع إلى علي فأخبره. فقال له علي ارجع إليه إلى من يدفعونها بعد ابى بكر. فساله فقال ادفعوها إلى عمر بعده فاتي عليا فاخبره. فقال ارجع إليه فساله إلى من

يدفعونها بعد عمر فأتاه فسأله. فقال ادفعوها إلى عثمان بن عفان فرجع إلى علي فأخبره.

فقال له علي ارجع إليه فسأله إلى من يدفعونها بعد عثمان. فقال الرجل إني لأستحيي، أن أرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذا.

۲۶۰ یزید بن ہارون نے عبدالاعلیٰ بن اَبی المساور سے، انہوں نے عامر الشعبی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنوالمصطلق کے ایک شخص نے کہا کہ مجھے میری قوم بنوالمصطلق نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تاکہ مَیں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کس کو دیں؟ لہٰذا مَیں آپ ﷺ کی طرف آیا۔ راستے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ملے اور مجھ سے حال پوچھا؟ مَیں نے کہا کہ میری قوم بنوالمصطلق نے مجھے پیغمبر ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ مَیں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کسے دیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ یہ پوچھو! پھر آپ ﷺ جو جواب دیں وہ مجھے بھی آ کر بتا دینا؟ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اُسے اس کی قوم نے یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد وہ اپنے صدقات کسے دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کسے دیں گے؟ اس شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کسے دیں گے، وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، اور یہ بات پوچھی، آپ ﷺ نے فرمایا صدقات (حضرت) عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کسے دیں گے؟ اس آدمی نے کہا کہ اَب مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے میں شرم آتی ہے۔

٭ ٭ ٭

۲٦١ حدثنا أسد بن موسى حدثنا عبد الرحمن بن زياد قال حدثني أبو يزيد عبد الملك بن ابي كريمة قال. حدثني عمرو بن لبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى بكرا من أعرابي بدين نظره فأدبر الأعرابي فلقي علي بن ابي طالب رضي الله عنه. فقال علي للأعرابي إن قبض الله رسوله حقك إلى من فرجع الأعرابي إلى رسول الله. فقال من لي بحقي إن اتى عليك الموت. قال ابو بكر الصديق لك بحقك فأدبر الأعرابي فلقيه علي أيضا. فقال ما قال لك رسول الله. قال حقي إلى أبي بكر الصديق. قال فإن أبا بكر يموت. قال فرجع الأعرابي فقال يا رسول الله إن مات ابوبكر فإلى من حقي. فقال إلى عمر بن الخطاب فأدبر الأعرابي فلقيه علي. فقال ما قال لك رسول

اللّٰه. قال حقي إلى عمر. قال فإن عمر يموت. قال صدقت فرجع فقال يا رسول اللّٰه فإن عمر يموت فمن لي به. قال حقک إلى عثمان. قال فادبر الأعرابي فلقيه علي. فقال ما قال لک رسول اللّٰه. قال حقي إلى عثمان. قال فإن مات عثمان. قال فرجع إلى النبي قال فإن عثمان يموت يا رسول اللّٰه فإلى من حقي قال فإلى الذى أرسلک.

۲۶۱ اسد بن موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیادہ سے، انہوں نے ابو یزید سے، انہوں نے عبدالملک بن ابو کریمہ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے اُونٹ اُدھار خریدا، وہ دیہاتی جانے لگا تو اس کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیہاتی سے کہا اگر اللہ اپنے رسول ﷺ کی رُوح قبض کر لے تو تیرا اُدھار کون دے گا؟ وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ ﷺ پر موت آ جائے تو میرا حق کون ادا کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق تجھے ادا کرے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اس سے ملے اور اس سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا حق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے گا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ وہ دیہاتی واپس گیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، وہ دیہاتی واپس گیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا حق (حضرت) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ میرا حق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادا کرے گا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تیرا حق وہ دے گا جو تجھے بھیج رہا ہے۔

○ ○ ○

۲۶۲۔ حدثنا ابن المبارک عن يونس عن الزهري قال حدثني من سمع جابر بن عبد اللّٰه رضي عنهما يقول رأى رجل صالح الليلة كأن ابا بكر نيط برسول اللّٰه ثم نيط عمر بأبي بكر ثم نيط عثمان بعمر. قال جابر فلما قمنا قلنا الرجل الصالح رسول اللّٰه وهؤلاء ولاة الأمر من بعده.

۲۶۲ ابن المبارک، یونس سے، وہ الزہری سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے خواب دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کو کمر سے پکڑے ہوئے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کی مجلس سے کھڑے ہوئے تو ہم نے کہا کہ یہ خواب دیکھنے والا رجل صالح حضرت رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور یہ تمام اَفراد رسول اللہ ﷺ کے بعد حکومت کے مُتَوَلّی ہوں گے۔ ○ ○ ○

٢٦٣. حدثنا ابن علية عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس السدوسي قال قال عبد الله بن عمرو أبوبكر الصديق اصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد أصبتم اسمه ابن عفان ذوالنور قتل مظلوما أوتي كفلين من الرحمة ملك الأرض المقدسة معاوية وابنه قالوا ألا تذكر حسنا ألا تذكر حسينا. قال فعاد لمثل كلا مه حتى بلغ معاوية وابنه وزاد السفاح وسلام ومنصور وجابر والأمين وأمير العصب كلهم لا يرا مثله ولا يدرك مثله كلهم من بني كعب بن لؤى فيهم رجل من قحطان منهم من لا يكون إلا يومين منهم من يقال له لتبا يعنا أو لنقتلنك فإن لم يبايعهم قتلوه آخر

٢٦٣۔ ابن علیہ نے ابن عوف سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس السدوسی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر فاروق لوہے کا ایک دور ہے تم نے اس کا نام بھی پالیا حضرت عثمان بن عفّان کو مظلوماً شہید کیا گیا جسے رحمت کے دو حصے ملے، مقدس زمین کے بادشاہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کا بیٹا ہے، لوگوں نے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کرتے؟ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بات دُہرائی یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے بیٹے تک پہنچے، پھر مزید اضافہ کر کے فرمایا کہ السفاح، سلام، منصور، جابر، امین، امیر العصب ہوں گے، نہ ان کا مثل دیکھا جائے گا نہ ان کے مثل پایا جائے گا، یہ سب کے سب بنی کعب بن لوی کے قبیلے سے ہوں گے، ان میں سے ایک قحطان قبیلے سے ہوگا، ان میں سے بعض صرف دو دن حکمران رہیں گے، ان میں سے بعض سے کہا جائے گا کہ تم ہماری بیعت کرلو ورنہ ہم تمہیں قتل کردیں گے اگر وہ اُن کی بیعت نہیں لے گا تو وہ اُسے قتل کردیں گے۔ ○ ○ ○

الجزء الأول يتلوه في الذي يليه إن شاء الله تعالى حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم تسليما. بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبي. اخبرنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريذة أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني قال أخبرنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومئتين حدثنا نعيم بن حماد.

پہلا جزء اختتام پذیر ہوا اِس کے بعد جو جزء ہے اس کی حدیث کے پہلے راوی محمد بن ثور اور عبد الرزاق ہے۔

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا

ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن ریزہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن أیوب الطبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوزید عبدالرحمٰن بن حاتم المرادی بمصر میں 240 ہجری میں ہمیں حدیث سنائی نعیم بن حماد المروزی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

۞ ۞ ۞

۲۶۴. حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس. عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال وجدت في بعض الكتب يوم غزونا يوم اليرموك أبوبكر الصديق أصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد أصبتم اسمه عثمان ذو النورين أوتي كفلين من الرحمة لأنه قتل مظلوما أصبتم اسمه ثم يكون سفاح ثم يكون منصور ثم يكون مهدي ثم يكون الأمين ثم يكون سين وسلام يعني صلاحا وعافية ثم يكون أمير الغضب ستة منهم من ولد كعب بن لؤي ورجل من قحطان كلهم صالح لا يرى مثله قال محمد وقال أبو الجلد يكون على الناس ملوك بأعمالهم.

۲۶۴ محمد بن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے، أیوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن أوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جب ہم نے یرموک کی جنگ کی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ انہیں ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر أمین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ 6 غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت أبوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۲۶۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن هشام عن ابن سيرين عن عقبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو نحوه.

۲۶۵ عبدالوہاب الثقفی نے ہشام سے، انہوں نے ابن سیرین، سے انہوں نے عقبہ بن اوس سے روایت کی ہے

کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر امین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ 6 غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت اُبوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۲٦٦۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن عبد الله ابن عمرو نحوه إلا أنه قال لا ترون بعدهم مثلهم.

۲٦٦۔ الولید بن مسلم، سعید سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر امین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ 6 غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت اُبوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے، تم ان کے بعد ان کے جیسے نہ دیکھ پاؤ گے!

٭ ٭ ٭

۲٦۷۔ حدثنا الوليد حدثنا سعيد بن عبد العزيز عمن حدثه. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يليكم عمروعمر ويزيد ويزيد والوليد والوليد ومروان ومروان ومحمد ومحمد. سمعت محمد بن فضيل عن السري بن إسماعيل عن عامر الشعبي عن سفيان بن الليل قال سمعت حسن بن علي رضي الله عنهما يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تذهب الأيام والليالي حتى يجتمع أمر هذه الأمة على رجل واسع السرم ضخم البلعم يأكل ولا يشبع وهوم ع و ى.

۲٦۷۔ الولید نے سعید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے امیر ہوں گے، عمر اور عمر، یزید اور یزید، الولید اور الولید، مروان اور مروان، محمد اور محمد، میں نے محمد بن فضیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت السری بن اسمٰعیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت عامر الشعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت سفیان بن اللیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات اور دن نہ ختم ہوں گے حتی کہ اس اُمّت کا معاملہ ایک ایسے آدمی پر جمع ہوگا جو وسیع آنتوں والا اور بڑے حلق والا ہوگا کھائے گا لیکن سیر نہ ہوگا وہ (م،ع،و،ی،) ہے۔

٭ ٭ ٭

۲۶۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف قال حدثني البريد الذى بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال فدعى صاحب الروم مصحفا فنظر فيه. فقال الخليفة بعده معاوية صاحبك الذى أرسلك.

۲۶۸﴾ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ، ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس پیغام رَساں نے یہ بات بتلائی ہے جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رُوم کے بادشاہ کی طرف یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ کون ہوگا، اس رُومی بادشاہ نے ایک کتاب منگائی اور اُسے دیکھا۔ پھر کہا کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد خلیفہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا ہے۔

٭ ٭ ٭

۲۶۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبى صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان فجعل الحادى يقول ..... إن الأمير بعده علي.... وفى الزبير خلف رضي. فقال كعب ومعاوية يسير فى ناحية الموكب على بغلة شهباء فقال كعب الأمير بعده صاحب البغلة الشهباء.

۲۶۹﴾ ابومعاویہ نے، اعمش سے روایت کی ہے کہ، ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، اچانک ایک غیبی صدا آئی کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد امیر (حضرت) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلے کے ایک طرف ہو کر خچر پر سوار تھے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ امیر اس کے بعد یہ خچر والا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۲۷۰. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عتبة بن راشد الصدفى قال سمعت عبد الله بن الحجاج ونحن ننتظر عبد الله بن عمرو يخرج علينا قال. سمعت الآن عبد الله بن عمرو يقول يكون بعد الجبارين الجابر يجبر الله به أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثم المهدى ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن قدر على الموت بعد ذلك فليمت.

۲۷۰﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے عتبہ بن راشد الصدفی سے

روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سُنا، حالانکہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکلنے کا اِنتظار کر رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو (2) جباروں کے بعد ایک جابر آئے گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُمّت محمدیہ ﷺ کو جوڑ دے گا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر امیر العصب آئے گا، پھر اس کے بعد جو موت پر قدرت رکھتا ہے اُسے مَر جانا چاہیئے۔

✿...✿...✿

۷۱ ۲. حدثنا ضمره عن ابن شوذب عن أبی المنهال عن أبی زیاد عن کعب قال. إن الله تعالی وهب لإسماعیل علیه السلام من صلبه اثنی عشر قیما أفضلهم وخیرهم أبو بکر الصدیق وعمر بن الخطاب وعثمان ذوالنور یقتل مظلوما یؤتی أجره مرتین وملک الشام وابنه والسفاح ومنصور وسین وسلام یعنی صلاحا وعافیة.

۲۷۱ ضمرہ نے ابنِ شوذب سے، انہوں نے اُبی المنہال سے، انہوں نے اُبی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اِسماعیل علیہ السلام کو ان کی اولاد میں بارہ (12) سربراہ بخشے ہیں، ان میں سے افضل اور بہترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور حضرت عثمان ذوالنورین جسے ظلماً قتل کیا گیا، جسے دوہرا اجر ملا، اور شام کا بادشاہ اور اس کا بیٹا ہے، اور سفاح اور منصور اور سین اور سلام ہے یعنی صلاح اور عافیت ہے۔

✿...✿...✿

۲۷۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهیعة عن یزید بن عمرو المعافری عن یدوم الحمیری سمع تبیع بن عامر یقول یعیش السفاح أربعین سنة اسمه فی التوراة طائر السماء.

۲۷۲ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے انہوں نے، یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیری سے روایت کی ہے کہ تبیع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سفاح چالیس 40 سال زندہ رہے گا اس کا نام تورات میں آسمانی پرندہ ہے۔

✿...✿...✿

۲۷۳. حدثنا ابن وهب عن عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم عن أبی عبد الرحمن الحبلی عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال سیلی أمر هذه الأمة خلفاء یتوالون کلهم صالح وعلیهم تفتح الأرضین کلها أولهم جابر. قال ابن أنعم یجبر الله الناس علی یدیه والثانی المفرح وهو کالطیره لفروخها والثالث ذو العصب یمکث أربعین سنة لا خیر فی الدنیا بعدهم قال ونسیت ما قال فی ذی العصب وهو رجل صالح.

۲۷۳ ابن وہب نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے، انہوں نے اُبی عبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اس اُمّت کے معاملے کے متولی خلفاء ہوں گے جو پے در پے آئیں گے وہ سب کے سب نیک ہوں گے۔ ان پر زمین کھول دی جائے گی۔ ان میں سے پہلا ''جابر'' ہوگا، ابنِ انعم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ

جابر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس کے ہاتھوں پر جمع کرے گا، دوسرا فرصت پہچاننے والا ہوگا، وہ لوگوں کے لئے ایسے ہوگا جیسے پرندہ اپنے بچوں کے لئے، اور تیسرا پٹھوں والا ہوگا، وہ چالیس 40 سال رہے گا، ان کے بعد دُنیا میں کوئی خیر نہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں بھول گیا کہ اُنہوں نے پٹھوں والے کے متعلق کیا فرمایا اور وہ بہر حال نیک آدمی ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۷۴. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم أن عمير بن ربيعة حدثه عن مغيث الأوزاعي حدثه أن عمر سأل كعبا. كيف يجد نعته قال قرن من حديد قال لا يخاف في الله لومة لائم. قال ثم مه. قال ثم يكون من بعدك خليفة تقتله أمته ظالمين له. قال ثم مه. قال يم يقع البلاء بعد.

۲۷۴﴾ عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے حضرت مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ وہ اُسے کس صفت والا پاتے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوہے کا سینگ ہے، اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی کی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک خلیفہ ہوگا جسے اس کے لوگ ناحق قتل کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد مصائب واقع ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۲۷۵. حدثني أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا عن كعب أنه التقى هو ويشوع وكان عالما قارئا للكتب قبل مبعث النبي صلى الله عليه وسلم فتذاكرا أمر الدنيا وما يحدث فيها. فقال يشوع يظهر نبي يظهر دينه على الأديان كلها وأمته على الأمم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر. قال كعب صدقت. فقال له يشوع هل عندك علم من ملوكهم يا كعب. قال نعم يملك اثنا عشر ملكا منهم أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمين يقتل قتلا ثم رأس الملوك يموت موتا ثم صاحب الأجراس يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوك يموت موتا ثم يملك صاحب العلامة يموت موتا فأما الفتن فإنها تكون إذا قتل ابن ما حق الذهبيات فعند ذلك يسلط البلاء ويرفع الرخاء وعند ذلك يكون أربعة ملوك من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما كتاب وملك يموت على فراشه يكون

مكثه قليل وملك يحيىء من قبل الجرف على يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأكاليل يقيم على حمص عشرين ومائة صباح يأتيه الفزع من قبل أرضه فيرتحل منها فيقع البلاء بالجرف ويقع البلاء بينهم.

۲۷۵ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یشوع کی باہم ملاقات ہوئی یشوع عالم تھا اور کتاب کا پڑھنے والا تھا۔ یہ ملاقات نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوئی۔ انہوں نے باہم دُنیا کے متعلق اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کا مذاکرہ کیا۔ یشوع نے کہا کہ ایک نبی ظاہر ہوگا اور اس کا دِین تمام اَدیان پر اور اس کی اُمّت تمام اُمّتوں پر غالب ہوجائے گی، وہ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں یشوع نے کہا کہ اَے کعب! کیا تجھے ان کے بادشاہوں کا کچھ علم ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں ان میں سے بارہ (12) کو قتل کردیا جائے گا۔ پھر اَمین ہوگا جسے قتل کردیا جائے گا۔ پھر بادشاہوں کا سردار ہوگا وہ اپنی موت مرے گا۔ پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر جبار ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر پٹھوں والا ہوگا وہ آخری بادشاہ ہوگا جو اپنی موت مرے گا پھر علامت والا بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی موت مَرے گا۔

جب سابقہ آثار مٹانے والا قتل کردیا جائے گا پھر اس وقت بلائیں مُسلّط کردی جائیں گے اور کشادگی ختم ہوجائے گی۔ اس وقت صاحبِ علامت کے گھر والوں سے چار 4 بادشاہ ہوں گے دو 2 بادشاہ تو ایسے ہوں گے کہ جن کے لئے کتاب نہیں پڑھی جائے گی اور ایک بادشاہ وہ ہوگا جو اپنے بستر پر مَرے گا اور اس کا ٹھہرنا بہت کم ہوگا اور ایک بادشاہ مقامِ جرف کی طرف سے آئے گا اس کے ہاتھوں پر مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں سے تاج لٹیں گے، وہ حمص میں 120 دِنوں تک قیام کرے گا۔ اُسے ایک ڈر کی خبر اپنی سرزمین کی طرف سے پہنچے گی۔ وہاں اپنی سرزمین سے کوچ کرجائے گا۔ پھر جرف میں مصائب آپڑیں گے اور ان کے درمیان مصائب واقع ہوجائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۲۷۶۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن مروان بن جناح عن يونس بن ميسرة الجبلاني قال. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الأمر كائن بالمدينة ثم بالشام ثم بالجزيرة ثم بالعراق ثم بالمدينة ثم ببيت المقدس فإذا كانت ببيت المقدس فثم عقر دارها ولا يخرج من قوم فيعود إليهم.

۲۷۶ ولید بن مسلم نے مروان بن جناح سے روایت کی ہے کہ حضرت یونس بن میسرہ الجبلانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اقتدار مدینہ میں ہوگا۔ پھر شام میں پھر جزیرہ میں۔ پھر عراق میں۔ پھر مدینہ میں۔ پھر بیت المقدس میں۔ جب بیت المقدس میں خلافت ہوگی تو خلافت کے پھرنے کو روک دیا جائے گا، اور جس قوم سے خلافت نکل جائے گی پھر دوبارہ ان کی طرف نہیں لوٹے گی۔

۞ ۞ ۞

۲۷۷. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر قال. بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنزلت النبوة علي في ثلاثة أمكنة مكة والمدينة والشام فإذا خرجت من أحدهن لم ترجع إلى يوم القيامة.

۲۷۷ عبدالقدوس کہتے ہیں کہ حضرت اَرطاۃ بن منذر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر نبوّت تین 3 جگہوں پر نازل ہوئی مکہ میں، مدینہ میں اور شام میں جب ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ نکل جائے گی تو قیامت تک لوٹ کر نہ آئے گی۔

۲۷۸. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن عياش بن عباس قال سمعت يعفر بن حمرة يقول أخبرني عمي معدى كرب بن عبد كلال يقول. قال لنا كعب الأحبار إن منصور خامس خمس عشرة خليفة.

۲۷۸ ابنِ وہب نے ابنِ لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیاش بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یعفر بن حمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے چچا حضرت معدی کرب بن عبدکلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب ابن الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ منصور پندرہ 15 خلفاء میں سے پانچواں ہوگا۔

۲۷۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال. المنصور منصور بني هاشم.

۲۷۹ ولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن قوذر سے انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منصور بنی ہاشم کا منصور ہے۔

۲۸۰. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي. عن عبد الله بن عمرو أنه قال يا معشر اليمن تقولون إن المنصور منكم فلا والذي نفسي بيده إنه لقرشي أبوه ولو شاء أن أنسبه أقصى جد هو له فعلت.

۲۸۰ ولید نے ابنِ لہیعہ سے، انہوں نے حارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے فضل بن عفیف الدؤلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے یمن کی جماعت تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قریشی ہے، قریشی النسل ہے، اگر میں چاہوں تو میں اس کے آخری دادے تک تمہیں اس کا نسب بتا سکتا ہوں۔

۲۸۱. قال نعيم سمعت من يذكر عن ابن عون عن محمد قال السلام الذي يكون بعد معاوية.

۲۸۱ نعیم نے ایک شخص سے، اُس نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سلام

وہ ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ہوگا۔

۲۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافرى عن يدوم الحميرى سمع تبيع بن مامر يقول السفاح يعيش أربعين سنة اسمه في التوراة طائر السماء.

۲۸۲﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیری سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''السفاح'' چالیس 40 سال زندہ رہے گا، اس کا نام تورات میں آسمان کا پرندہ ہے۔

۲۸۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال أمير العصب ليس من ذى ولاذو ولكنهم يسمعون صوتا ما قاله إنس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذى ولاذو ولكنه خليفة يمانى قال الوليد وفى علم كعب أنه يمانى قرشى وهو أمير العصب والعصب أهل اليمن ومن تبعهم من سائر الذين أخرجوا من بيت المقدس.

۲۸۳﴾ الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''عصب'' کا اَمیر نہ ان میں سے ہوگا نہ ان میں سے ہوگا، لیکن سب لوگ ایک آواز سُنیں گے، جو نہ اِنسان کی ہوگی اور نہ جنات کی ہوگی، کہ فلاں کی بیعت کرلو، اس کا نام لیا جائے گا، وہ نہ اس میں سے ہوگا نہ اس میں سے ہوگا لیکن وہ یمنی خلیفہ ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ وہ یمانی ہوگا قریشی ہوگا، وہ ''عصب'' کا اَمیر ہوگا ''عصب'' اَہلِ یمن کے لوگ ہیں اور ان کے بعد وہ تمام لوگ جو بیت المقدس سے نکالے جائیں گے۔

۲۸۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن أبى ذئب عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى. عن أبى هريرة رضى الله عنه قال لا تذهب الأيام والليالى حتى يسوق الناس رجل من قحطان.

۲۸۴﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابنِ اَبی ذئب سے، انہوں نے سعید بن اَبی سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رات اور دن ختم نہ ہوں گے لوگوں کو ایک قحطانی آدمی ہنکائے گا۔

۲۸۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعى عن كعب قال. يملك ثلاثة من ولد العباس المنصور والمهدى والسفاح.

۲۸۵﴾ الولید بن مسلم نے شیخ سے، انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں تین بادشاہوں گے، منصور السفاح، المہدی۔

✿ ✿ ✿

۲۸۶. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر الصدفي قال. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعد الجبابرة رجل من اهل بيتي يملأ الأرض عدلا ثم القحطاني بعده والذي بعثني بالحق ما هو دونه.

۲۸۶﴾ الولید نے، ابنِ لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر الصدفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبارین کے بعد میرے اہلِ بیت کے ایک مَرد کی حکومت ہوگی جو زمین کو اِنصاف سے بھر دے گا، پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۲۸۷. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عمن حدثه. عن علي قال الأئمة من قريش خيارهم على خيارهم وشرارهم على شرارهم ألا وليس بعد قريش إلا الجاهلية.

۲۸۷﴾ ھُشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیشوا قریش میں سے ہوں گے ان میں سے اچھے اچھوں پر اور بُرے بُروں پر حکومت کریں گے، خبردار سُن لو! قریش کے بعد صرف جاہلیت ہے۔

✿ ✿ ✿

۲۸۸. حدثنا عبد الملك بن عبد الرحمن أبو هشام اللماري قال. حدثني عمر بن عبد الرحمن اللماري قال وجد حجر في قبر نطفان. قال عبد الرحمن أدركت ذلك مكتوب فيه بالمسند خوري وطري كيل نسك زعلي وجمادي وبتلك حلي ومحرزي بح بثور عاد تكونن بك هجري بحمير الأخيار ثم للحبش الشرار ثم الفارس الأحرار ثم لقريش التجار ثم حار محار جنح حار وكل مره ذو شعتير زجر وهعدي زجره عنه مخوار.

۲۸۸﴾ عبدالملک بن عبدالرحمٰن ابو ہشام اللذماری کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالرحمٰن الزماری فرماتے ہیں کہ "نطفان" کی قبر میں ایک پتھر پایا گیا، حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا تو اُس میں مسند زبان میں لکھا تھا کہ:

خوری، وطری، کیل نسک زعلی وجمادی وبتلک حلی وقحرزی بنح بثور عادتکونن بک هجری.

مطلب یہ کہ قبیلہ حمیر کے معزز لوگوں کی حکومت ہوگی۔ پھر شریر حبشیوں کی۔ پھر آزاد فارسیوں کی پھر تاجر قریش کی، پھر حار

مجاز ہوں گے، مجاز، ہر گرم کو ڈھانپ لے گا۔ اور ہر کڑوے کو بھی ڈھانپ لے گا۔ وہ شعتیر، زجراور بحدی والا ہوگا اُسے مخوار روکے گا۔

۲۸۹. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد بن عامر النوني عن يزيد بن حمير. عن كعب قال قيل لمن الملك ظفار قال لحمير الأخيار قيل لمن الملك ظفار قال للحبش الشرار قيل لمن الملك ظفار قال الفارس الأحرار قيل لمن الملك ظفار قال لقريش التجار قيل لمن الملك ظفار قال إلى حمير بحار وقال الحكم لحمير التجار.

۲۸۹﴾ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے انہوں نے الولید بن عامر النونی سے، انہوں نے یزید بن حمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ کس کیلئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا پسندیدہ حمیر کے لئے۔ کہا گیا کہ کس کے لئے۔ بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا شریر حبشیوں کے لئے، کہا گیا کس کیلئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا آزاد فارسیوں کے لئے، کہا گیا کس کے لئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا تاجر قریشیوں کے لئے، کہا گیا کس کے لیے بادشاہت کامیاب ہوں گی؟ فرمایا سمندری حمیر کے لئے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تاجر حمیر کے لئے۔

۲۹۰. حدثنا عثمان بن عبد الحميد عن بشر بن المفضل عن جويرية بن أسماء عن نافع قال. قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه يكون رجل من ولدي بوجهه شين يلي فيملأها عدلا قال نافع ولا أحسبه إلا عمر بن عبد العزيز.

۲۹۰﴾ عثمان بن عبد الحمید نے بشر بن المفضل سے، انہوں نے جویریہ بن اسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں سے ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر دھبہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر بنے گا، وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا، حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عمر بن العزیز تھے۔

۲۹۱. حدثنا روح بن عبادة عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال. قال عمر بن عبد العزيز رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم وعنده أبوبكر وعمر وعثمان وعلي رضي الله عنهم فقال لي ادنه فدنوت حتى قمت بين يديه فرفع إلى بصره. فقال أما إنك ستلي هذه الأمة وستعدل عليهم.

۲۹۱﴾ روح بن عبادہ نے، سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ! مَیں قریب چلا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے نگاہ اُٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا کہ عنقریب تو اس اُمّت کا اُمیر ہو گا اور تو ان کے ساتھ انصاف کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۲۹۲. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن علي بن أبي حملة عن الوليد بن هشام قال. لقيني يهودي فأعلمني أن عمر بن عبد العزيز سيلي هذا الأمر وسيعدل فيه ثم لقيني بعد فقال لي إن صاحبك قد سقي فمره فليتدارك نفسه فلقيته فذكرته له فقال لي قاتله الله ما أعلمه لقد علمت الساعة التي سقيت فيها ولو كان شفائي أن أمس شحمة أذني ما فعلت أو أوتي بطيب فارفعه إلى أنفي فاشمه ما فعلت.

۲۹۲﴾ ضمرہ بن ربیعہ نے، علی بن اُبو حملہ سے روایت کی ہے کہ حضرت الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک یہودی کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ (حضرت) عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ تعالیٰ) اس حکومت کے امیر بنیں گے، اور انصاف سے کام لیں گے، پھر کچھ عرصہ بعد وہ یہودی مجھ سے ملا اور مجھ سے کہا کہ تمہارے اُمیر کو زہر پلایا گیا ہے، اسے کچھ مشورہ دو تا کہ وہ اپنی جان بچائے، مَیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملا اور یہ بات اُنہیں بتائی، اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ اِس یہودی کو ہلاک کرے اُسے یہ بات کس قدر معلوم تھی، بے شک مجھے وہ گھڑی معلوم تھی جس میں مجھے زہر پلایا گیا، اگر میری شفا اس میں ہو کہ میں اپنے کان کی لَو کو چھولوں جب بھی میں یہ نہیں کروں گا، یا میری شفا اس میں ہو کہ میرے پاس خوشبو لائی جائے جسے مَیں ناک کی طرف اُٹھا کر سونگھوں پھر بھی میں یہ نہیں کروں گا۔

٭ ٭ ٭

حدثنا محمد بن منيب المعدي عن السري بن يحي حدثنا بسطام بن مسلم عن العقيلي مؤذن عمر بن الخطاب قال. بعثني عمر رضي الله عنه إلى أسقف من الأساقفة فدعوته له فقال له عمر ويحك أتجدون نعتنا عندكم. قال نعم يا أمير المؤمنين. قال كيف تجدوني. قال نجدك قرنا من حديد. قال وماقرن من حديد قال قوي شديد. قال عمر الحمد لله. قال ويحك ثم مه. قال ثم رجل من بعدك ليس به بأس على أنه يؤثر أقرباء ه. فقال عمر رحم الله عثمان رحم الله عثمان. قال ويحك ثم مه قال ثم صدع في حجر قال وما صدع في. حجر. قال سيف مسلول ودم مسفوك. قال فكبر ذلك

على عمر فقال تبا لك سائر اليوم. فقال الأسقف يا أمير المؤمنين فإنها ستكون بعد ذلك جماعة قال. فقال لى عمر قم فأذن فلا أدرى هل ساله بعد ذلك شيئا أم لا.

۲۹۳﴾ محمد بن نیب المعدی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے بسطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم کے بلانے کے لئے بھیجا۔ میں اُسے بلا لایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تیرا ناس ہو، کیا تو ہمارے اوصاف اپنے پاس پاتا ہے؟ یہودی عالم نے کہا کہ جی ہاں اَمیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تم مجھے کیسے پاتے ہو؟ یہودی نے کہا کہ ہم آپ کو لوہے کا سینگ پاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا لوہے کا سینگ کا کیا مطلب ہے؟ یہودی نے کہا کہ قوّت والا سخت، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ تیرا ناس ہو، اس کے بعد کیا ہے؟ یہودی نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک آدمی ہوگا جس میں اور کوئی عیب نہ ہوگا سوائے اس کے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، تیرا ناس ہو پھر کیا ہوگا؟ یہودی نے کہا کہ پھر پتھر میں شگاف ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا شگاف کا پتھر میں ہونے کا کیا مطلب؟ یہودی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے ننگی تلوار اور بہتا ہوا خون، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھاری لگی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تیرے لئے ہمیشہ ہلاکت ہو، یہودی عالم نے کہا کہ اس کے بعد جماعت اکٹھی ہوجائے گی، حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جاؤ اذان دو! اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کچھ پوچھا یا نہیں!!!

✿ ✿ ✿

۲۹۴. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال. لم يبعث الله تعالى نبوة ولا جعل خلافة ولا ملكا إلا فى أهل القرى والحضارة كانوا لا يطعمون أن يجعلها فى أهل عمود ولا بدو. ما يذكر فى ملك بنى أمية وتسمية أساميهم بعد عمر رضى الله عنه.

۲۹۴﴾ الحکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبوّت اور خلافت اور بادشاہت نہیں بھیجی مگر بستی والوں میں اور شہر والوں میں، اور انہیں یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیمے والوں میں اور دیہات والوں میں رکھیں گے۔

✿ ✿ ✿

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنی اُمیّہ کے بادشاہوں کے نام اور ان کا تذکرہ

۲۹۵. حدثنا يزيد بن هارون عن عبد الأعلى بن أبي المساور عن الشعبي عن رجل من بني المصطلق قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن زكاة قومي إلى من ندفعها بعد عمر. فقال ادفعوها بعد عمر إلى عثمان.

۲۹۵ یزید بن ہارون نے عبدالاعلیٰ بن اُبی المساور سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ بنو مصطلق کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اپنی قوم کی زکوٰۃ کے متعلق کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ ہم کسے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد زکوٰۃ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا۔

✿ ✿ ✿

۲۹۶. حدثنا ابن علية عن أيوب عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس. عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال بعد عمر ابن عفان ثم معاوية وابنه.

۲۹۶ ابن عُلیہ ایوب سے، وہ ابنِ عون سے، وہ محمد بن سیرین سے، وہ عقبہ بن اُوس سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد اس کا بیٹا اُمیر بنیں گے۔

✿ ✿ ✿

۲۹۷. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي المنهال عن أبي زياد عن كعب مثله.

۲۹۷ ضمرہ ابنِ شوذب سے، وہ اُبو المنہال سے، اُبی زیاد سے، کعب، وہ یہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد اس کا بیٹا اُمیر بنیں گے۔

✿ ✿ ✿

۲۹۸. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم عن عمير بن ربيعة عن مغيث الأوزاعي. أن عمر رضى الله عنه سأل كعبا من بعده فقال خليفة تقتله أمته ظالمين له يعني عثمان رضى الله عنه.

۲۹۸ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے وہ عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ شخص خلیفہ ہوگا جسے اس کے عوام ناحق قتل کردیں گے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

✿ ✿ ✿

۲۹۹۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا. عن كعب قال سألني يشوع عن ملوك هذه الأمة بعد نبيها وذلك قبل أن يستخلف عمر. فقال عمر الأمين يعني عثمان ثم رأس الملوك يعني معاوية.

۲۹۹﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یشوع نے اس اُمّت کے بادشاہوں کے متعلق پوچھا۔ یہ اس اُمّت کے نبی ﷺ کے بعد، اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بنائے جانے سے پہلے کی بات ہے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اُمیر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر اَمین یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر بادشاہوں کا سردار یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا۔

✿...✿...✿

۳۰۰۔ حدثنا محمد بن منيب عن السرى بن يحى عن بسطام بن مسلم عن العقيلي مؤذن عمر. عن عمر رضى الله عنه أنه سأل أسقفا عن الأساقفة وأنا حاضر من بعده. فقال رجل ليس به بأس يؤثر أقرباءه. فقال عمر رحم الله عثمان رحم الله عثمان.

۳۰۰﴾ محمد بن منیب نے السری بن یحیٰ سے، انہوں نے بسطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ، العقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم سے میری موجودگی میں پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ یہودی عالم نے کہا کہ ایک آدمی ہوگا جس میں کوئی عیب نہ ہوگا صرف وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے۔ ✿...✿...✿

۳۰۱۔ حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف. قال حدثني البريد الذى بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال فدعى صاحب الروم مصحفا فنظر فيه فقال بعده معاوية صاحبك الذى ارسلك.

۳۰۱﴾ ابومعاویہ، الاعمش سے، وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رُوم کے بادشاہ کی طرف بھیجا تھا تاکہ اس سے پوچھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ رُومی بادشاہ نے ایک کتاب منگائی پس اس میں دیکھا اور کہا کہ اس کے بعد (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہوں گے، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا۔

✿...✿...✿

۳۰۲۔ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش. عن أبى صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان رضى الله عنهما فجعل الحادى يقول..... إن الأمير بعده على..... وفى الزبير خلف

رضى. فقال كعب ومعاوية يسير فى ناحية الموكب على بغلة شهباء الأمير بعده صاحب البغلة الشهباء.

۳۰۲ ابومعاویہ نے الاعمش سے، روایت کی ہے کہ ابی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک آواز دینے والے نے کہا: بے شک امیر (حضرت) عثمانؓ کے بعد (حضرت) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری کے ایک طرف خچر پر تھے، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد یہ خچر والا امیر بنے گا۔

۰ ۰ ۰

۳۰۳. حدثنا محمد بن فضيل عن السرى بن إسماعيل عن عامر الشعبى قال حدثنى سفيان بن الليل قال سمعت حسن بن على على يقول. سمعت عليا رضى الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تذهب الليالى والأيام حتى يجتمع امر هذه الأمة على معاوية.

۳۰۳ محمد بن فضیل نے السری بن اسماعیل سے، انہوں نے عامر الشعبی سے، انہوں نے سفیان بن اللیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات اور دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک اس اُمّت کا معاملہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر جمع ہو جائے گا۔

۰ ۰ ۰

۳۰۴. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبى سالم الجيشانى قال. سمعت عليا رضى الله عنه بالكوفة يقول إنى أقاتل على حق ليقوم ولن يقوم والأمرلهم. قال فقلت لأصحابى ما المقام هاهنا وقد أخبرنا أن الأمر ليس لهم فاستأذناه إلى مصر فأذن لمن شاء منا واعطى كل رجل منا الف درهم وأقام معه طائفة منا.

۳۰۴ ابنِ وہب نے حرملہ بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبی سالم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں سنا کہ مَیں حق پر لڑوں گا تا کہ وہ قائم ہو جائے اور وہ ہرگز قائم نہ ہوگا اور معاملہ حکومت کے مخالفین کے ہاتھ میں چلا جائے گا، حضرت ابو سالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہاں ٹھہرنا تو مناسب نہیں، جبکہ یہ خود ہمیں خبر دے رہا ہے کہ حکومت ان کے پاس نہیں رہے گی، ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی، پس ہم میں سے جس نے چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے اجازت دے دی، اور ہم میں سے ہر ایک کو ہزار درہم دیئے اور ہم میں سے ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئی۔

۰ ۰ ۰

۳۰۵. حدثنا عبد القدوس أبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن أبى عوف الجرشى. ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر الشام فقال رجل وكيف لنا

بالشام یا رسول اللّٰه وفیها الروم ذات القرون فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لعله یحسان یکفیها غلام من غلمان قریش وأهوی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بعصاة معه إلی منکب معاویة

۳۰۵﴾ عبدالقدوس ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عوف الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کا ذکر کیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں شام کیسے حاصل ہوگا؟ وہاں تو مسلح رُومی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا شاید ان کے لئے قریش کے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان کافی ہوجائے اور آپ ﷺ نے اپنی عصا سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے کی طرف اِشارہ کیا۔

۰ ۰ ۰

۳۰۶۔ حدثنا محمد بن منیب العدنی عن السری بن یحی عن عبد الکریم بن رشید. أن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه قال یا أصحاب رسول اللّٰه تناصحوا فإنکم إن لا تفعلوا غلبکم علیها یعنی الخلافة مثل عمرو بن العاص ومعاویة بن أبی سفیان.

۳۰۶﴾ محمد بن منیب العدنی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اصحاب رسول اللہ ﷺ! نصیحت وخیرخواہی کی باتیں کرو! اگر تم ایسا نہیں کروگے تو خلافت پر حضرت عمرو بن العاص اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے لوگ غالب آجائیں گے۔

۰ ۰ ۰

۳۰۷۔ حدثنا محمد بن منیب عن السری بن یحی عن عبد الکریم بن رشید. عن محمد سیرین قال واللّٰه إنی لأراه کان یتصنع لها یعنی معاویة علی عهد أبی بکر وعمر رضی اللّٰه عنهما یعنی للخلافة.

۳۰۷﴾ محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت لینے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی کوشش کرتے تھے۔

۰ ۰ ۰

۳۰۸۔ حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة بن الحجاج عن عمارة بن أبی حفصة قال. سمعت عکرمة یقول عجبت من إخواننا بنی أمیة دعوتنا دعوة المؤمنین ودعوتهم دعوة المنافقین وهم ینصرون علینا

۳۰۸﴾ محمد بن جعفر نے، شعبہ بن الحجاج سے، انہوں نے عمارہ بن ابی حفصہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بنواُمیہ بھائیوں پر تعجب ہے، ہمارے دعوت تو مومنین کی دعوت ہے اوران کی دعوت منافقین کی دعوت ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے خلاف ان کی مدد کی جاتی ہے۔

۰ ۰ ۰

۳۰۹. حدثهم هشيم عن العوام بن حوشب عن أبي صادق عن علي قال إن معاوية سيظهر عليكم. قالوا فلم نقاتل. قال لابد للناس من أمير بر أو فاجر.

۳۰۹ هُشیم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے اَبو صادق سے روایت کی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم پر غالب آجائے گا، لوگوں نے کہا کہ کیا ہم قتال نہ کریں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کے لئے اَمیر کا ہونا ضروری ہے، نیک ہو یا بُرا۔

٭ ٭ ٭

باب آخر من مللک بني أمية

دُوسرا باب: بنی اُمیّہ کے بادشاہوں کے بارے میں

۳۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان المرواني عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد أن. مروان بن الحكم لما ولد وفع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدعوا له فأبى أن يفعل ثم قال ابن الزرقاء هلاك عامة أمتي على يديه ويدي ذريته.

۳۱۰ عبداللہ بن مروان المروانی نے اَبی بکر بن اَبی مریم سے روایت کی ہے کہ حضرت راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب مروان بن الحکم پیدا ہوا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کے لئے دُعا فرمائیں، آپ ﷺ نے دُعا کرنے سے اِنکار کر دیا پھر فرمایا "زرقاء" کا بیٹا! میری اُمّت کے لوگ اس کے اور اس کی اَولاد کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۳۱۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبيد الله بن عبيد الكلاعي. قال حدثنا بعض أشياخنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نظر إليه ليدعوا له قال لعن الله هذا وما في صلبه إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل ماهم.

۳۱۱ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبیداللہ بن عبیدالکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے میرے بعض مشائخ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مروان کو دیکھا تا کہ دُعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے بددُعا کی، کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اور جو اس کی پشت میں ہیں ان پر، سوائے ان کے جو اِیمان لائیں اور نیک اَعمال کریں اور ایسے اَفراد ان میں بہت کم ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۳۱۲. حدثنا هشيم عن جويبر عن الضحاك قال قال لي النزال بن سبرة الا أحدثك حديثا سمعه من أبي حسن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال قلت بلى قال سمعته يقول لكل أمة آفة وآفة هذه الأمة بنو أمية.

۳۱۲ ہُشیم نے جویبر سے روایت کی ہے کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے نزال بن سبرہ نے

کہا کہ میں تمہیں وہ بات نہ سناؤں جو میں نے ابوالحسن علی بن اَبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی ہے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں! کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر اُمّت کے لئے ایک آفت ہوتی ہے اور اس اُمّت کی آفت بنواُمیّہ ہے۔

٭٭٭

۳۱۳. حدثنا محمد بن فضيل عن الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن علي بن علقمة الأنماري قال سمعت عبدالله بن مسعود رضى الله عنه يقول ان لكل شيء آفة تفسده وآفة هذا الدين بنو أمية .

۳۱۳﴾ محمد بن فضیل نے الاعمش سے، انہوں نے سالم بن اَبی الجعد سے، انہوں نے علی بن علقمہ الانماری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے ایک آفت ہوتی ہے جو اسے خراب کر دیتی ہے۔ اس دِین کی آفت بنواُمیّہ ہے۔

٭٭٭

۳۱۴. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن أبي ذر رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا بلغت بنو أمية أربعين اتخذو عباد الله خولا ومال الله نحلا وكتاب الله دغلا

۳۱۴﴾ بقیہ بن الولید اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنواُمیّہ چالیس کو پہنچ جائیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو غنیمت سمجھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو دھوکہ دیں گے۔

٭٭٭

۳۱۵. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن عاصم بن بهدلة عن يزيد بن شريک أن الضحاک بن قيس أرسل معه الى مروان بكسوة فقال مروان من على الباب فقال أبو هريرة فاذن له فسمعته يقول بعد ما دخل سمعت رسول الله ﷺ يقول يكون هلاک هذه الأمة علي يدي اغيلمة من قريش قال حماد واخبرني عمار بن أبى عمار سمع ابا هريره يقول يكون هلاک هذه الأمة على يدى اغيلمة من قريش.

۳۱۵﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت یزید بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے اس کے ہاتھ ایک تھیلی مروان کی طرف بھیجی، مروان نے پوچھا دروازہ پر کون ہے؟ کہا گیا کہ (حضرت) ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں مروان نے اُنہیں اجازت دی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو میں نے ان سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس اُمّت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی، حماد نے کہا کہ عمار بن ابی عمار نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمّت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔

٭٭٭

٣١٦. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن ابن موهب أن معاوية بينا هو جالس وعنده ابن عباس اذا دخل عليهم مروان بن الحكم في حاجة فلما أدبر قال معاوية لا بن عباس أما تعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ بنو الحكم ثلاثين رجلا اتخذوا مال الله تعالى بينهم دولا وعباده خولا وكتابه دغلا قال ابن عباس اللهم نعم ثم ان مروان رد عبدالملک الى معاوية في حاجته فلما أدبر عبدالملک قال معاوية أنشدک بالله يابن عباس أما تعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر هذا فقال أبو الجبابرة الأبعة قال اللهم نعم فعند ذلک ادعى معاوية زياد بن عبيد.

٣١٦﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ ابن موہب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ مروان بن الحکم کسی کام سے اندر آیا، جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب حکم کے بیٹے تیس 30 تک پہنچ جائیں گے تو وہ اللہ کے مال کو باہمی دولت بنالیں گے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پھر مروان نے عبدالملک کو کسی کام سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عبدالملک کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ چار جبّارین کا باپ ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پس اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زیاد بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعویٰ کیا۔

٭ ٭ ٭

٣١٧. حدثناعبدالرزاق عن أبيه عن ميناء مولى عبدالرحمن بن عوف قال كان لا يولد لأحد مولود الا أتى به النبي صلى الله عليه وسلم فدعا له فأدخل عليه مروان فقال هو الوزغ بن الوزغ الملعون بن الملعون.

٣١٧﴾ عبدالرزاق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میناء مولیٰ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جس کا بھی بچہ پیدا ہوتا وہ اُسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے آپ ﷺ اس کے لئے دُعا کرتے، پس مروان کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو گرگٹ کا بچہ ہے، ملعون ہے، ملعون کا بچہ ہے۔

٭ ٭ ٭

٣١٨. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال سيلي أموركم غلمان من قريش يكونون بمنزلة العجاجيل المداود ان تركت أكلت مابين أيديها وان انفلتت نطحت من أدركت

۳۱۸ ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تمہارے حکمران قریش کے چند لڑکے ہوں گے، وہ ایسے ہوں گے جیسے دُم والے بچھڑے۔ اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے سامنے موجود سب کچھ کھالیں اور اگر انہیں بھگایا جائے تو وہ ہر سامنے آنے والے کو ٹکر ماردیں۔

٭...٭...٭

۳۱۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي رافع اسماعيل بن رافع قال قال ابو سعيد الخدري رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل بيتي سيلقون من أمتي بعدي قتلا شديدا وان أشد قومنا لنا بغضا بنو امية وبنو المغيرة من بني مخزوم

۳۱۹ الولید بن مسلم نے ابورافع اسماعیل بن رافع سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے اہل بیت میری اُمّت کی طرف سے شدید قتل ہوں گے، اور ہم سے سب سے زیادہ بغض رکھنے والے بنواُمیّہ اور بنومخزوم کے بنوالمغیرہ ہوں گے۔

٭...٭...٭

۳۲۰. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن أبي يعقوب الضبي قال سمعت أبا نصر الهلالي يحدث عن بجالة بن عبد أو عبد ابن بجالة قال قلت لعمران بن حصين حدثني عن ابغض الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تكتم علي حتى أموت قال قلت نعم قال بنو أمية وثقيف وبنو حنفية

۳۲۰ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے ابونصر الہلالی سے روایت کی ہے کہ بجالہ بن عبد یا عبد بن بجالہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں میں سب سے زیادہ کسے بغض ہے؟ حضرت عمران نے کہا یہ بات میرے مَرنے تک چھپا کے رکھو گے؟ مَیں نے کہا کہ جی ہاں! حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بنواُمیّہ اور ثقیف اور بنوحنیفہ۔

٭...٭...٭

۳۲۱. حدثنا ابن عيينة عن سليمان الأحوال عن مجاهد عن تبيع قال يملك من بني امية اربعة من صلب رجل سليمان بن عبدالملك وهشام ويزيد والوليد

۳۲۱ ابن عیینہ نے سلیمان الاحول سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اُمیّہ کے ایک آدمی کے چار بیٹے بادشاہ بنیں گے، جن کے نام ہیں "سلیمان بن عبدالملک، ہشام، یزید، ولید"۔

٭...٭...٭

۳۲۲. حدثنا هشيم عن ابي حرة عن الحسن رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون رجل اسمه الوليد يسد به ركنا من اركان جهنم أو زاوية من زواياها.

۳۲۲﴿ ہُشیم نے، ابو حرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ''ولید'' نامی ایک شخص ہوگا جس کے ذریعہ جہنم کی بنیادوں میں سے کوئی بنیاد یا جہنم کے کونوں میں سے کوئی کونا بھر دیا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۳۲۳. حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا سعيد بن عبدالعزيز قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يليكم عمروعمر ويزيد ويزيد والوليد والوليد ومروان ومروان ومحمد ومحمد

۳۲۳﴿ الولید بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے اُمیر بنیں گے ''عمر'' اور ''عمر'' ''یزید'' اور ''یزید'' ''ولید'' اور ''ولید'' ''مروان'' اور ''مروان'' ''محمد'' اور ''محمد''۔

۞ ۞ ۞

۳۲۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب قال كان يقال اذا كان على الناس خليفة أحول فان قدرت أن تخرج من مصر الى الشام فافعل وذلك قبل خلافة هشام.

۳۲۴﴿ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن أبی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب لوگوں پر کانا خلیفہ مقرر ہو جائے، پھر اگر تو اس وقت مصر سے شام کی طرف نکلنے پر قدرت پائے تو نکل جانا اور یہ بات اُنہوں نے ہشام کی خلافت سے پہلے کہی تھی۔

۞ ۞ ۞

۳۲۵. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل أن عبدالملک بن مروان جاء ه مخبر يخبره أنه ولد له غلام وان أمه سمته هشاما فقال هشمها الله في النار

۳۲۵﴿ ضمام بن اسماعیل سے روایت ہے کہ، اُبی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس قاصد یہ خبر لے کر آیا کہ اس کا بیٹا ہوا ہے جس کا نام اس کی ماں نے ''ہشام'' رکھا ہے، تو عبدالملک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ماں کو آگ میں چُورچُور کرے۔

۞ ۞ ۞

۳۲۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن سعيد بن خالد عن مكحول قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون من قريش أربعة زنادقة قال أبوه فسمعت سعيد بن خالد يذكر عن ابن أبي زكريا نحو ذلک ثم قال هو مروان بن محمد بن مروان بن الحكم والوليد بن يزيد بن عبدالملک بن مروان بن الحكم ويزيد بن خالد بن يزيد بن معاوية بن أبي سفيان وسعيد بن خالد الذي كان بخراسان

۳۲۶﴿ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ سعید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریش میں چار 4 زندیق ہوں گے، مروان کہتے ہیں کہ میں نے

سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا۔ وہ یہ بات ابن ابی زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، پھر کہا کہ وہ زندیق ہیں: مروان بن محمد بن مروان بن الحکم، اور الولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان بن الحکم، اور یزید بن خالد بن یزید بن معاویہ بن أبی سفیان اور سعید بن خالد خراسانی۔

✿ ✿ ✿

۳۲۷. حدثنا عبدالقدوس سمع ابن عياش قال حدثني سعيد بن خالد عن مكحول عن النبي ﷺ وسعيد بن خالد عن ابن أبي زكريا عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال فسألته عنهم فسماهم مثل ذلك سواء

۳۲۷۔ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے سعید بن خالد سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ سے اور سعید بن خالد، ابنِ أبی الزکریا، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس سے ان کے ناموں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بالکل وہی نام لئے۔

✿ ✿ ✿

۳۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري عن ابن المسيب قال ولد لأخي أم سلمة غلام فسموه الوليد فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سميتموه بأسماء فراعنتكم ليكونن في هذه الأمة رجل يقال له الوليد هو شر على هذه الأمة من فرعون على قومه قال الزهري ان استخلف الوليد بن يزيد فهو هو والا فالوليد بن عبدالملك

۳۲۸۔ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے زُہری سے روایت کی ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُمِ سلمہ کے بھائی کا بیٹا ہوا تو انہوں نے اس کا نام الولید رکھا، تو یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کا نام اپنے فرعونوں کے نام پر رکھا، اس اُمّت میں ایک آدمی ''ولید'' نامی ہوگا، اِتنا فرعون بھی اپنی قوم کے حق میں بُرا نہ تھا جتنا وہ اس اُمّت کے حق میں بُرا ہوگا، علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ''ولید بن یزید'' کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ ہے ورنہ ''ولید بن عبدالملک'' ہے۔

✿ ✿ ✿

۳۲۹. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن أيوب بن بزير قال حدثني من دخل مع الحجاج على أسماء ابنة أبي بكر فقال لها ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في ثقيف كذاب ومبير فأما الكذاب فقد عرفناه وأما المبير فأنت قال نعم أنا مبير المنافقين

۳۲۹۔ ضمرہ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ایوب بن بزید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بات مجھے اس شخص نے بتائی جو حجاج کے ہمراہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تھا، حجاج نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سُنا ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے

سُنا ہے کہ ''قبیلہ ثقیف'' میں ایک جھوٹا اور ایک خون ریز ہوگا، رہا جھوٹا تو اُسے ہم پہچان چکے، اور خون ریز تو وہ تُو ہے حجاج نے کہا کہ ہاں مَیں منافقین کا خون بہانے والا ہوں۔

○ ○ ○

۳۳۰. حدثنا يزيد بن هارون عن سهيل بن ذكوان قال لما قتل الحجاج ابن الزبير دخل على أسماء ابنة أبي بكر فقالت ما فعل ابن الزبير قال قتله الله قالت أما والله لقد قتلته صواما قواما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج من ثقيف ثلاثة الكذاب والذيال والمبير فأما الكذاب فقد مضى وأما المبير فأنت المبير وقالت واما الذيال فما رأيناه بعد قال فمر ابن عمر رضى الله عنه بابن الزبير مصلوبا فقال قد أفلحت أمة أنت شرها

۳۳۰﴾ یزید بن ہارون سے روایت ہے کہ سہیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ جب حجاج نے ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا تو وہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا ابن الزبیر کے ساتھ کیا گیا ہے؟ حجاج نے کہا اللہ نے اُسے ہلاک کر دیا، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ کی قسم تُو نے ایک بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والے کو قتل کیا ہے! مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ''قبیلہ ثقیف'' میں تین آدمی پیدا ہوں گے، ایک ''جھوٹا'' ایک ''ذیال'' (لمبے دانت والا) اور ایک ''خون ریز'' ہوگا، رہا جھوٹا تو وہ گزر چکا، اور خون ریز! تو وہ تُو ہے، اور ''ذیال'' (لمبے دانت والا) تو وہ ابھی تک ہم نے نہیں دیکھا، حضرت سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گزر ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوا جن کو سولی پر لٹکایا گیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تُو نے اُمّت کے شر سے نجات پالی ہے۔

○ ○ ○

۳۳۱. حدثنا عثمان بن عبدالحميد عن جويرية بن أسماء عن نافع قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه يكون رجل من ولدي بوجهه شين يلي فيملأها عدلا قال نافع ولا أحسبه الا عمر بن عبدالعزيز

۳۳۱﴾ عثمان بن عبدالحمید نے جویریہ بنت اسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر دھبّہ ہوگا، وہ اُمیر بنے گا پس وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۲. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال دخل عمر بن عبدالعزيز اصطبلا لأبيه فشجه فرس لأبيه فخرج والدماء تسيل على وجهه فقال أبوه لعلك تكون اشج بني امية

۳۳۲﴾ ضمرہ بن شوذب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد کے اصطبل میں داخل ہوئے اُسے اُس کے والد کے گھوڑے نے زخمی کر دیا وہ اصطبل سے نکلا اور خون اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا اس کے والد نے اُسے دیکھ کر کہا شاید تُو ہی وہ بنی اُمیّہ کا زخم خوردہ ہوگا۔

○ ○ ○

۳۳۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال حذيفة بن اليمان رضى الله عنه ليكونن بعد عثمان رضى الله عنه اثنا عشر ملكا من بني أمية قيل له أخلفاء قال بل ملوک

۳۳۳﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابوعمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنواُمیّہ میں بارہ (12) بادشاہ آئیں گے کسی نے عرض کیا وہ خلفاء ہوں گے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ بادشاہ ہوں گے۔

۳۳۴. حدثنا الوليد عن أبي عبيدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي حدثهم في خلافة يزيد بن عبدالملک قال لما اختلف الناس بعد معاوية وفتنة ابن الزبير أتينا شيخا من القدماء قدأدرک الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه فقلنا أخبرنا عن زماننا هذا وما اختلف الناس فيه وأشر علينا قال فدعا بعصابة فعصب بها جلدة حاجبيه حتى ارتفعت عن عينيه فأبصرنا قال أشير عليكم أن تلزموا بيوتكم فان هذا الأمر سيصير الى رجل من بني أمية يليكم ثنتين وعشرين سنة ثم يموت ثم يليكم من بعده خلفاء يتتابعون في سنيات يسيرة حتى يليكم رجل علامته في عينه يعني هشام بن عبد الملک يجمع المال جمعا لم يجمعه أحد قبله يعيش تسع عشرة سنة ثم يموت ثم يليكم رجل منهم شاب يعطي الناس عطايا لم يعطها أحد كان قبله ثم يثنى به رجل من أهل بيته خفي لم يكن يذكر فيقتله فتراق على يديه الدماء ثم يأتيكم مدبر من هاهنا وأشار الى الجزيرة

۳۳۴﴾ الولید نے ابی عبیدہ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابوامیہ کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن عبدالملک کی خلافت میں کہا کہ جب ابن زبیر کے فتنے اور (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی موت کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوا تو ہم ایک پرانے بوڑھے کے پاس آئے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور اس کی پلکیں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، ہم نے اس سے کہا کہ ہمیں ہمارے اس زمانے اور لوگوں کے اس اختلاف کے متعلق بتایئے اور ہمیں مشورہ دیجئے؟ اس بوڑھے نے ایک پٹی منگوائی اس کے ذریعہ اپنی پلکوں کی کھال کو باندھا حتی کہ پلکیں آنکھوں سے اُٹھ گئیں، اس نے ہمیں دیکھا اور کہا کہ میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، بے شک تمہاری حکومت کا یہ معاملہ بنی اُمیّہ کے ایک شخص کے ہاتھ آئے گا، جو بائیس 22 سال تمہارا امیر رہے گا، پھر اس کے بعد پے در پے خلفاء امیر بنیں گے، جن کی امارت چند سالوں کی ہوگی، پھر اس کے بعد ایک آدمی امیر بنے گا، جس کی علامت اس کی آنکھ میں ہوگی، مراد ہشام بن عبدالملک تھے، وہ اتنا مال جمع کرے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اتنا مال جمع نہیں کیا ہوگا، وہ اُنیس 19 سال تک زندہ رہے گا پھر مر جائے گا، پھر ان میں سے ایک نوجوان تمہارا امیر بنے گا وہ لوگوں کو اتنے عطیے دے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اتنے عطیے نہیں دیے ہوں گے، پھر اُسی کے گھرانے سے ایک شخص چپکے سے

اُٹھے گا اور وہ اس نوجوان کو قتل کر دے گا، پھر اس کے ہاتھوں بہت خون ریزی ہوگی پھر تمہارے پاس ایک مُدَبَّر آدمی اس طرف سے آئے گا۔ اس بوڑھے نے جزیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

۞ ۞ ۞

۳۳۵. حدثنا عبدالله بن مروان أبو سفيان قال حدثني سعيد ابن يزيد عن الزهري قال. بلغني أن عبدالله بن سلام قال قبل مقتل عثمان رضى الله عنه انه مقتول الى شهرين فوثب مروان مغضبا ليدخل على عثمان فلم يزالوا به حتى كف عنه فقال عبدالله بن قيس للزهري ان هذا العلم مخزون عن الناس فهل عندك منه علم تحدثنا به وذلك في امارة هشام فقال له الزهري أتحب الاستراحة من هشام فكان قد كان ذاك وهو هالك الى عامين أو نحوهما قيل له موت أو قتل قال بل موت قيل له فمن بعده قا هذا الغلام من أهل بيته قيل له فما مدته قال كنوم الصبي قيل يموت موتا أو يقتل قيل فمن بعده قال الذي يأتي من هاهنا وأشار الى الجزيرة وسليمان بن هشام يومئذ أمير الجزيرة قيل له ما هو قال اسمه واسم أبيه ثمانية أحرف قيل وما مدته قال كالثوب البالي اذا رقع من مكان تهتك من مكان.

۳۳۵﴿ عبداللہ بن مروان ابوسفیان نے سعید ابن زید سے روایت کی ہے کہ، علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے پہلے فرمادیا تھا کہ دو مہینوں کے اندر اُن کو قتل (یعنی شہید) کردیا جائے گا، پھر مروان غصے کی حالت میں اُٹھا تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جائے، وہ لوگ مسلسل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے لگے رہے حتی کہ اُنہیں شہید کردیا، عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ نے علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ لوگوں سے یہ علم پوشیدہ ہے کیا آپ کے پاس اس کا علم ہے جو آپ ہمیں بتائیں؟ اور یہ دور ہشام کی امارت کا تھا، تو علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا کہ کیا تم ہشام کی حکمرانی ختم ہونے سے راحت پانا چاہتے ہو تو یہ فیصلہ تو ہو چکا ہے، ہشام تقریباً دو 2 سال کے اندر اندر ہلاک ہوجائے گا، کسی نے پوچھا اپنی موت مَرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ تو علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اپنی موت مَرے گا، پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے گھر والوں میں سے ایک لڑکا، پوچھا گیا اس کا دورِ خلافت کتنا عرصہ رہے گا؟ فرمایا جیسے بچے کی نیند ہوتی ہے، عرض کیا گیا کہ وہ اپنی موت مَرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ فرمایا جو اس طرف سے آئے گا اور جزیرہ کی طرف اشارہ کیا، ان دنوں جزیرہ کے امیر سلیمان بن ہشام تھے، پوچھا گیا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا اس کے اور اس کے باپ کے نام میں آٹھ حروف آتے ہیں، عرض کیا گیا اس کی مدّت کتنی ہوگی؟ فرمایا پرانے کپڑے کی طرح جو ایک جگہ سے سی لیا جاتا ہے تو دوسری جگہ سے پھٹ جاتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۳۳۶. حدثنا أبو أسامة عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف قال أخبرني

البريد الذي جاء برأس المختار الى ابن الزبير قال لما وضعه بين يديه قال ما حدثني كعب

في سلطاني بشيء الا وجدته كما قال الا هذا فانه حدثني أنه يقتلني رجل من ثقيف فأرا ني

أنا الذي قتلته

۳۳۶ ابواُسامہ نے الاعمش سے، انہوں نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہلال بن سیاف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا کہ جو مختار کا سَر لے کر ابنِ زُبیر کے پاس آیا تھا۔ جب اس نے سَر ابنِ زُبیر کے سامنے رکھا تو ابنِ زُبیر نے کہا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری حکومت کے دور میں جو کچھ ہونے کی خبر دی تھی وہ مَیں نے پالی سوائے اس کے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا تھا کہ ''ثقیف'' کا ایک آدمی مجھے قتل کرے گا میرا خیال یہ ہے کہ مَیں نے اُسے قتل کر دیا ہے۔

✿ ✿ ✿

۳۳۷۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن خثيم عن عمرو بن دينار قال قال أبو هريرة رضى الله عنه فتنة ابن الزبير حيصة من حيصات الفتن

۳۳۷ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل فتنوں کی آہٹ ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۳۳۸۔ حدثنا ضمام عن أبي قبيل قال لما رأى ابن عمر رؤس أصحاب ابن الزبير تحمل على الرماح والقصب قال تتهادون بالرؤس ولا تدرون الى ما صارت اليه الأرواح

۳۳۸ ضمام سے روایت ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں کے سَروں کو نیزوں اور بانسوں پر اُٹھایا ہوا دیکھا تو فرمایا تم ان کے سَروں کی بے حرمتی کر رہے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ ان کی رُوحیں کہاں پہنچ چکی ہیں۔

✿ ✿ ✿

۳۳۹۔ حدثنا ابن المبارك عن سفيان عن سليمان عن أبي وائل قال لقيت أبا العلاء صلة بن زفر فقلت يا أبا العلاء هل باهلك شيء من هذا الوجع يعني الطاعون قال أنا لأن يخطيهم اخوف مني من ان يصيبهم

۳۳۹ ابن المبارک، سفیان، سلیمان، ابی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری ملاقات ابوالعلاء صلہ بن زفر رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوئی تو مَیں نے کہا کہ اے ابوالعلاء کیا آپ کے گھرانے میں کسی کو طاعون کی بیماری لگی؟ اُنہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک ان کا طاعون سے بچنا اُنہیں طاعون لگنے سے زیادہ خوفناک ہے۔

✿ ✿ ✿

۳۴۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحي بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضى الله عنه سمعه يقول فقلت اللهم اشف أبا هزيرة فقال اللهم لا ترجعها ثم قال يوشک أن يأتي على الناس زمان يكون الموت فيه أحب الى العالم من الذهبة الحمراء

۳۴۰﴾ عیسیٰ بن یونسؒ نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت کی ہے کہ ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شفاء عطا فرما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ اس کی دُعا قبول نہ فرما، عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں عالم دین کو موت بھی سُرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

۳۴۱. حدثنا ابن المبارک عن الأعمش عن أبي وائل أن عبدالله بن مسعود ذكر عثمان رضى الله عنه يوما فقال أهلكه الشح وبئست البطانة أو بطانة السوء قال قلنا له ألا تخرج فنخرج معک فقال لأن أزاول جبلا راسيا أهون علي من أنْ أزاول ملكا مؤجلا العصمة من الفتن وما يستحب فيها من الكف والامساک عن القتال والعزلة فيها وما يكره من الاستشراف لها.

۳۴۱﴾ ابن المبارک روایت کرتے ہیں کہ الاعمش، ابووائل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا اُسے کنجوسی اور بُری دوستی نے ہلاک کیا، ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ خُروج کیوں نہیں کرتے ہم بھی آپ کے ساتھ خروج کریں گے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں ایک بھاری پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹادوں تو یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے۔ اس سے کہ میں مقررہ بادشاہت کو وقت ختم ہونے سے پہلے ہٹادوں۔

فتنوں سے بچنا، اور فتنوں کے دور میں مستحب ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو روکے، اور قتل وغارتگری سے رُکنا اور گوشہ نشینی اختیار کرنا اور فتنوں میں جھانکنے کی کراہت

۳۴۲. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن اسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول تكون فتنة النائم فيها خير من المضطجع والمضطجع فيها خير من القاعد والقاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي فيها خير من الراكب والراكب خير من المجري قتلاها كلها في النار قال قلت يا رسول الله ومتى ذلك قال ايام الهرج قال قلت ومتى ايام الهرج قال حين لا يأمن الرجل جليسه قال قلت فبم تأمرني ان ادركت ذلك قال اكفف نفسك ويدك وادخل دارك قال قلت يا رسول الله أرأيت ان دخل علي داري قال فادخل بيتك قال قلت ان دخل علي بيتي قال فادخل مسجدك ثم اصنع هكذا ثم قبض بيمينه على الكوع وقل ربي الله حتى تقتل على ذلك.

۳۴۲۔ ابن المبارک نے معمر سے، انہوں نے اسحاق بن راشد سے، انہوں نے عمرو بن وابصہ الاسدی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنہ پیدا ہوگا، جس میں سویا ہوا لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا، لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس کے مقتولین سب کے سب جہنمی ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟ فرمایا قتل کے دنوں میں، میں نے عرض کیا اور یہ قتل کے ایام کب ہوں گے؟ فرمایا جب آدمی اپنے ہم مجلس سے مطمئن نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اگر میں یہ دور پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اپنی ذات اور ہاتھ کو روکے رکھو اور گھر میں بیٹھ جاؤ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائے پھر؟ فرمایا پھر اپنے کمرے میں داخل ہو جانا! میں نے عرض کیا اگر وہ کمرے میں داخل ہو جائے پھر فرمایا پھر اپنی مسجد میں داخل ہو جانا اور یوں کرنا آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی کلائی پکڑلی، اور کہنا "ربی اللہ!" میرا رب اللہ ہے یہاں تک کہ تجھے اس حال میں قتل کر دیا جائے۔

٭٭٭
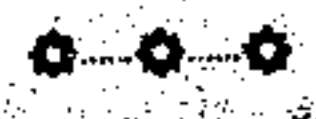
۳۴۳۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن عمارة ابن عبد سمع حذيفة بن اليمان رضى الله عنه يقول اياكم والفتن لا يشخص لها أحد فوالله ما شخص لها أحد الا نسفته كما ينسف السيل انها تشتبه مقبلة حتى يقول الجاهل هذا يشبه وتبين مدبرة فاذا رأيتموها فاجثموا في بيوتكم وكسروا سيوفكم وقطعوا أوتاركم.

۳۴۳۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عمارہ ابن عبد سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں سے بچنا، فتنوں کے لئے کوئی شخص کھڑا نہ ہو، اللہ کی قسم جو بھی اس کیلئے کھڑا ہوتا ہے یہ اسے بہالے جاتے ہیں، جیسے پانی کی لہر بہالے جاتی ہے، بے شک یہ فتنے مشتبہ ہو کر آتے ہیں، حتیٰ کہ جاہل کہتا ہے یہ تو ملتا جلتا ہے اور جاتے وقت یہ فتنے واضح ہوتے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو اپنے گھروں میں گھس کر بیٹھ جاؤ اور اپنی تلواروں کو توڑ ڈالو اور اپنی تانتوں کو کاٹ ڈالو۔

٭٭٭

۳۴۴. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شر قد اقترب قد أفلح من كف يده

۳۴۴﴾ حفص بن غیاث نے الاعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر کی وجہ سے جو قریب آ چکا ہے، بے شک وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنا ہاتھ روک رکھا۔

۳۴۵. حدثنا عبد الرزاق عن معمر يحيى بن أبي كثير عن أبي هريرة قال اني لأ علم فتنة يوشك أن تكون التي قبلها معها كنفجة أرنب واني لأ علم المخرج منها قالوا وما المخرج منها قال أن أمسك يدي حتى يجيء من يقتلني

۳۴۵﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک میں فتنے کو جانتا ہوں بے شک قریب ہے کہ پہلے اور بعد والے دونوں فتنے مل کر ایسے ہو جائے جیسے خرگوش کی دوڑ، اور بے شک میں اس سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں اپنا ہاتھ روکے رکھوں یہاں تک کوئی آ جائے اور مجھے قتل کر ڈالے۔

۳۴۶. حدثنا عيسى بن يونس عن ابن أبي خالد عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان قال فتنتان من المسلمين ما أبالي في أيتهما عرفتك قتلا هما قتلى جاهلية

۳۴۶﴾ عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے دو جماعتیں ہوں گی جن کے مقتولین جاہلیت کی موت مریں گے، مجھے پرواہ نہیں کہ ان دونوں میں سے کس میں تو ہے۔

۳۴۷. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان قال حدثني أبو الزاهرية عن جبير بن نفير عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الفتنة اذا أقبلت شبهت واذا أدبرت أسفرت وان الفتنة تلقح بالنجوى وتنتج بالشكوى فلا تثيروا الفتنة اذا حميت ولا تعرضوا لها اذا عرضت ان الفتنة راتعة في بلاد الله تطا في خطامها لا يحل لأحد من البرية أن يوقظها حتى يأذن الله تعالى لها الويل لمن أخذ بخطامها ثم الويل له

۳۴۷﴾ بقیہ بن الولید اور الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے اور جب جاتا ہے تو واضح ہو جاتا ہے، بے شک فتنہ پیدا ہوتا ہے سرگوشیوں کی وجہ سے اور جنا جاتا ہے شکوے کی

وجہ سے، پس فتنے کو مت اُٹھاؤ جب وہ گرم ہو اور نہ فتنے پر پیش ہو جب وہ سامنے ہے شک فتنہ اللہ کے شہروں میں چرتا ہے، وہ اپنی لگام کو روندتا ہے، کسی کے لئے حلال نہیں کہ اُسے بیدار کرے یہاں تک اس کے متعلق اللہ کا حکم آئے، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو فتنے کی لگام تھامے پھر ہلاکت ہے اس کے لئے!

۳۴۸۔ حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله قال ان الفتنة اذا اقبلت شبهت واذا أدبرت اسفرت

۳۴۸ وکیع نے سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے، اور جب جاتا ہے تو واضح ہوتا ہے۔

۳۴۹۔ قال سفيان واخبرنا الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان مثل ذلك وزاد فيه قال قيل لحذيفة ما اقبالها قال سل السيف قيل فما ادبارها قال غمد السيف.

۳۴۹ سفیان نے حارث بن حصیرہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے ہی مَروی ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ فتنہ کے آنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تلواروں کا بے نیام ہونا، پوچھا گیا فتنہ کے جانے کیا مطلب ہے؟ فرمایا تلواروں کا نیام میں چلے جانا۔

۳۵۰۔ حدثنا ابن عيينة عن منصور عن ربعي عن حذيفة أن رجلا قال له كيف تأمرني اذا اقتتل المصلون قال تدخل بيتك ثم تغلق عليك بابك فمن جائك فقل هكذا فقل سفيان بيدة فاكتف وقل بؤ بإثمي والمك.

۳۵۰ ابن عیینہ نے منصور سے، انہوں نے ربعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا جب نمازیوں کو قتل کیا جائے گا تو آپ مجھے کیا حکم دیں گے، فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا اور دروازہ بند کر لینا اور جو تیرے پاس آئے تو اس سے یوں کہنا کہ میرے اور اپنے گناہ کا بوجھ اُٹھا !!!

۳۵۱۔ حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والفتن فان للسان فيها مثل وقع السيف

۳۵۱ محمد بن عبدالرحمٰن بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں سے بچنا۔ بے شک اس میں بولنے والا ایسے ہے جیسے تلوار چلانے والا۔

۳۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وكلت الفتنة بثلاث بالجاد النحرير الذي لا يريد أن يرتفع له منها شيء الا قمعه بالسيف وبالخطيب الذي يدعوا اليه الأمور وبالشريف المذكور فأما الجاد النحرير فتصرعه وأما هذان الخطيب والشريف فتحثهما حتى تبلوا ما عند هما

۳۵۲﴿ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ تین آدمیوں کی وجہ سے اُٹھتا ہے، ایک تو وہ عاقل جو کسی باطل کے ساتھ ہو، جو نہیں چاہتا کہ کوئی چیز اس کی جانب اُٹھے مگر یہ کہ یہ اُسے تلوار کے ذریعہ ختم کردے، اور دوسرا خطیب ہے جسے بہت سارے اُمور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور تیسرا معزز آدمی جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر جو عاقل جو باطل پر ہوتا ہے تو فتنہ اُسے پچھاڑ دیتا۔ رہے دونوں خطیب اور شریف، تو فتنہ اُنہیں اُبھارتا ہے یہاں تک پُرانا ہو جاتا ہے جو ان کے پاس ہوتا ہے۔

✿ ✿ ✿

۳۵۳. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي حدثنا ابن أنعم عن مكحول عن أبي ثعلبة أو أبي ادريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال اتقوا فرقتين تقتتلان على الدنيا فانهما تجعان الى النار جرا

۳۵۳﴿ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے ابن انعم سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے، اُبی ثعلبہ سے، یا ابو ادریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو فرقوں سے بچنا جو دُنیا کے بارے میں لڑیں گے۔ یہ دونوں فرقے جہنم کی جانب کھینچے جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۳۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي جربر عن بسر بن عبد الله الحضرمي عن أبي ادريس الخولاني قال سمعت حذيفة بن اليمان يقول قلت يا رسول الله ما تأمرني ان ادركت ذلك يعني الفتن قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قال قلت فان لم يكن لهم امام ولا جماعة قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض باصل شجرة يدرككك الموت وأنت على ذلك

۳۵۴﴿ الولید بن مسلم نے ابو جابر سے، انہوں نے بسر بن عبداللہ الحضرمی سے، انہوں نے ابو ادریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا میں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا امام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان تمام فرقوں سے جُدا رہنا اگرچہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبانا پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔ ✿ ✿ ✿

۳۵۵. حدثنا الوليد قال قال الأوزاعي وأخبرنا ابن عطية عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك

۳۵۵: ولید نے اوزاعی سے، انہوں نے، ابن عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اوران کے اِمام کو لازم پکڑلینا، میں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا اِمام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ان تمام فرقوں سے جدا رہنا! اگر چہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبانی پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک تجھے موت آجائے۔

۰۰۰

۳۵۶. حدثنا عثمان كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر أخي عمرو بن مهاجر عن يونس بن ميسرة الجبلاني عن حذيفة بن اليمان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاة على أبواب جهنم من أطاعهم قحموه فيها قال قلت يا رسول الله فكيف النجاة منها قال تلزم الجماعة وامام الجماعة قال قلت فان لم تكن جماعة ولا امام جماعة قال فاهرب من تلك الفرق كلها ولو يدركك الموت وأنت عاظ بساق شجرة

۳۵۶: عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے (جو کہ عمرو بن مہاجر کے بھائی تھے)، انہوں نے یونس بن میسرہ الجبلانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والوں کا ذکر کیا اور ارشادفرمایا کہ جو اِن کی اِطاعت کرے گا وہ اُسے جہنم میں پھکوادیں گے، میں نے عرض کیا اس سے نجات کی کیا صورت ہے؟ ارشادفرمایا جماعت اور جماعت کے اِمام کو لازم پکڑیں، میں نے عرض کیا اگر نہ اِمام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ فرمایا ان تمام فرقوں سے بھاگ جاؤ! اگر چہ تجھے موت آجائے اس حال میں کہ تُو درخت کے تنے کے ساتھ چپٹے ہوئے ہو۔

۰۰۰
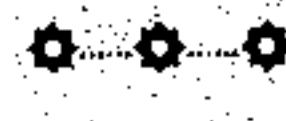
۳۵۷. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد ابن سبيع عن حذيفة بن اليمان قال قلت يا رسول الله فما العصمة من ذلك وذكر دعاة الضلالة فقال ان لقيت لله يومئذ خليفة في الأرض فالزمه ان ضرب ظهرك وأخذ مالك والا فاهرب في الأرض حتى يأتيك الموت وأنت عاظ على أصل شجرة

۳۵۷: ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے اَبی التیاح سے، انہوں نے خالد ابن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس سے بچنے کیا صورت ہے؟ جس وقت آپ ﷺ نے گمراہ داعیوں کا ذکر کیا تھا، آپ ﷺ نے ارشادفرمایا اگراس وقت اللہ کا خلیفہ زمین پر ہو تو اُسے لازم پکڑ لے اگر چہ وہ تیری پیٹھ مارے اور تیرا مال چھینے، ورنہ کسی زمین کی طرف بھاگ جاؤ یہاں تک تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کی جڑ کے ساتھ چپٹے ہوئے ہو۔

۰۰۰

۳۵۸. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة حدثنا أبو عمرو القسملي عن بنت أهبان الغفاري أن عليا رضى الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعک ان تتبعنا فقال أوخليلي و ابن عمک أنه سيكون فتنة وفرقة اختلاف فاذا كان ذلک فاكسر سيفک، واقعد في بيتک واتخذ سيفا من خشب

۳۵۸﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابوعمرو القسملی سے، انہوں نے بنت اُہبان الغفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ ہمارے پیچھے چلنے سے تیرے لئے کیا چیز رکاوٹ بنی؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے دوست جو کہ تیرا چچازاد ہے (یعنی نبی کریم ﷺ) اُس نے مجھے وصیت کی تھی کہ عنقریب فتنے، فرقہ بازی اور اختلافات ہوں گے اس وقت تو اپنی تلوار توڑ دینا اور گھر میں بیٹھ جانا اور لکڑی کی تلوار بنالینا۔

○ ○ ○

۳۵۹. حدثنا ابن عيينة عن أبي جناب قال سمعت طلحة يقول شهدت الجماجم فما طعنت برمح ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما قطعتا من هاهنا يعني يديه ولم أكن شهدته

۳۵۹﴾ ابنِ عُیینہ نے ابوجناب سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں ''جماجم'' کی جنگ میں شریک ہوا مگر نہ مَیں نے نیزہ چلایا اور نہ مَیں نے تلوار سے کسی کو مارا، اور مَیں چاہتا ہوں کہ کاش میرے یہ دونوں ہاتھ ٹوٹ جاتے لیکن مَیں اس میں حاضر نہ ہوتا۔

○ ○ ○

۳۶۰. حدثنا ابن عيينة ابن عن أبي نجيح عن مجاهد قوله تعالى لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين (يونس ۸۵) قال لا تسلطهم علينا حتى يفتنونا فيفتتنوا بنا.

۳۶۰﴾ ابن عُیینہ نے، ابن ابی نجیح سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (یونس، آیت ۸۵)

کی تفسیر میں فرمایا کہ تُو ان ظالموں کو ہم پر مسلط نہ فرما یہاں تک کہ وہ ہمیں فتنہ میں ڈال دیں، پھر ہماری وجہ سے وہ فتنہ میں پڑ جائیں۔

○ ○ ○

۳۶۱. حدثنا محمد بن ثور عن معمر عن أيوب عن أبي قلابة قال لما انجلت فتنة ابن الأشعث كنا في مجلس ومعنا مسلم بن يسار فقال مسلم الحمد لله الذي أنجاني من هذه الفتنة فوالله ما رميت فيها بسهم ولا طعنت فيها برمح ولا ضربت فيها بسيف قال أبو قلابة فقلت له فما ظنک يا مسلم بجاهل نظر اليک فقال والله ما قام مسلم هذا المقام الا وهو يراه عليه حقا فقتل او قتل قال فبكى والذي نفسي بيده حتى تمنيت أن لا اكون قلت له شيئا .

﴿۳۶۱﴾ محمد بن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب ابن الاشعث کا فتنہ ختم ہوا تو ہم ایک مجلس میں بیٹھے تھے ہمارے ساتھ مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے، تو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس فتنہ سے نجات بخشی، اللہ کی قسم نہ میں نے اس میں تیر پھینکا ہے، نہ نیزہ چلایا ہے، اور نہ تلوار سے مارا ہے، حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے مسلم، تیرا اس ناواقف شخص کے متعلق کیا گمان ہوگا جو تیری طرف دیکھتا ہوگا اور کہتا ہوگا کہ مسلم جب اس جماعت والوں کے ہمراہ ہے تو یہ اس کے نزدیک حق پر ہوں گے، پس یہ سوچ کر وہ قتل کرتا ہوگا اور قتل ہوتا ہوگا، حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بات سُن کر حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اتنے روئے کہ خدا کی قسم میں یہ آرزو کرنے لگا کہ کاش میں اُسے کچھ نہ کہتا۔

✿ ✿ ✿

۳۶۲۔ حدثنا ابن امبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب بن عبد الله البجلي رضي الله عنه أن رجلا من أهل الشام حمل على رجل من أصحاب علي يوم صفين فنزل اليه ليذبحه قال فشددت أنا برمحي نحوه لأجهضته عنه فاجهضته عنه فما أذكرها الا أخذت بحلقي.

﴿۳۶۲﴾ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفین کی جنگ میں ایک شامی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی پر حملہ کیا، پھر وہ اپنی سواری سے اس کی طرف اُترا تا کہ اُسے ذبح کرے، میں اپنا نیزہ لے کر اس پر حملے کے ارادہ سے بڑھا تا کہ اُسے روک دوں، لیکن مجھے روک دیا گیا، مجھے اتنا یاد ہے کہ کسی نے میرے گلے کو پکڑ لیا تھا۔

✿ ✿ ✿

۳۶۳۔ حدثنا يحيى بن أبي غنية عن أبيه عن جبلة بن سحيم عن عامر بن مطر عن حذيفة أنه قال عامر لا يغرنك من ترى فان هؤلاء يوشكوا أن ينفرجوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلك فعليك بما أنت عليه اليوم.

﴿۳۶۳﴾ یحییٰ بن ابوغنیہ اپنے والد سے، وہ جبلہ بن سحیم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ اے عامر! جو لوگ تجھے نظر آ رہے ہیں یہ تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے، قریب ہے کہ یہ اپنے دین سے دُور ہو جائیں، جیسے عورت پہلو سے دُور ہو جاتی ہے جب وہ ایسا کرے تو تجھ پر لازم ہے کہ جس عقیدے اور اعمال پر تو آج ہے (یعنی اپنے اُس عقیدے اور اعمال کو لازم پکڑنا ورنہ گمراہی کے سوا کچھ بھی نہیں)۔

✿ ✿ ✿

۳۶۴۔ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأبي ذراراک يا أبا ذر لقائفا كيف بک يا أبا ذر اذا أخرجوک من

المدينة قال آتي الأرض المقدسة قال فكيف ان أخرجوک منها قال ارجع الى المدينة قال فان أخرجوک منها قال آخذ بسيفي فاضرب به حتى اقتل قال لا ولكن اسمع واطع ولو لعبد أسود قال فلما أتى الربذة وجد بها غلاما أسود لعثمان فاقيمت الصلاة فقال يا أبا ذر تقدم فقال اني أمرت أن أسمع وأطيع ولو لعبد أسود قال فتقدم العبد فصلى

۳۶۴۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیری کیا حالت ہوگی جب لوگ تجھے مدینہ سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں "ارض مقدسہ" چلا جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا تیری کیا حالت ہوگی اگر وہ تجھے وہاں سے بھی نکال ڈالیں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں مدینہ لوٹ آؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ تجھے مدینہ سے بھی نکال دیں پھر؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تب میں اپنی تلوار لے کر لڑتا رہوں گا یہاں تک قتل کر دیا جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں! لیکن بات سنو اور اطاعت کرو، اگرچہ کالا غلام کیوں نہ ہو، جب حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ "ربذہ" آئے تو وہاں پر (ایک) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک کالے غلام کو پایا جب نماز کا وقت ہوا، تو اس غلام نے کہا اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگے بڑھیئے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سنو اور اطاعت کروں اگرچہ کالا غلام کیوں نہ ہو، پس وہ غلام آگے بڑھا اور اس نے نماز پڑھائی۔

✿...✿...✿
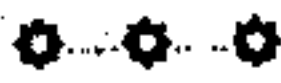
۳۶۵۔ حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح أبيه عن أبي العوام عن كعب قال رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيها صلى الله عليه وسلم ثم تنشا فتنة فيها قتل وقتال فامسک عليک فيها يدک وسلاحک ثم تكون أخرى بعد الا طمانينة فامسک عليک فيها يدک وسلاحک فاني أجدها في كتاب الله المظلمة تلوي بكل ذي كبر

۳۶۵۔ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوالعوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کی چکی نبی ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد گھوم جائے گی، اس وقت قتل وقتال کا فتنہ پھوٹ پڑے گا، اس میں اپنے ہاتھ اور اپنے اسلحے کو روکے رکھ، اطمینان کے بعد پھر فتنہ ہوگا اس میں بھی اپنے ہاتھ اور اپنا اسلحہ روکے رکھ، بے شک میں اس فتنہ کو اللہ کی کتاب میں تاریک پاتا ہوں، یہ فتنہ ہر متکبر کو گھیرے گا۔

✿...✿...✿

۳۶۶۔ حدثنا أبو عمر الصفار عن التياح عن أبي العوام عن كعب قال تدور رحا العرب بعد وفاة نبيها بعد خمس وعشرين سنة ثم تفشوا فتنة يكون فيها قتل وقتال فامسک عليک فيها نفسک وسلاحک حتى تنجلي لا لک ولا عليک ثم يستوي الناس كالدوامة ثم تنشأ فتنة الي لأ جدها في كتاب الله المنزل المظلمة لا تنجلي حتى تلوي

بكل ذي كبر فامسك عليك فيها نفسك ومنلاحك واهرب منها أشدالهرب وان لم تجد الا حجر عقرب تدخل فيه فادخل فيه

۳٦٦﴾ ابوعمر الصفار نے التیاح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، ان میں فتنہ پھوٹ پڑے گا جس میں قتل وقتال ہوگا، پس اس میں اپنے آپ کو اور اپنے ہتھیار کو روکے رکھنا یہاں تک کہ وہ فتنہ چھٹ جائے تا کہ نہ تیرا فائدہ ہو نہ تیرا نقصان ہو، پھر سب لوگ برابر ہو جائیں گے، ہمیشہ کی طرح پھر فتنہ پیدا ہو جائے گا، میں اس فتنے کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتا ہوں کہ وہ تاریک ہوگا اور ذلیل ہوگا یہاں تک گھیر دے ہر متکبر کو، اس میں بھی اپنے آپ کو اور اپنے اسلحے کو روکے رکھنا اور اس سے بہت زیادہ بھاگنا، یہاں تک کہ تو اگر کوئی جگہ نہ پائے سوائے بچھو کے بل کے تو بھاگ کر اس میں داخل ہو جانا۔

۳٦٧. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال قال أبو هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتنة الرابعة لا ينجو من شرها الا من دعا كدعاء الغرق أسعد أهلها كل تقي خفي اذا ظهر لم يعرف وأن جلس لم يفتقد وأشقى أهلها كل خطيب مسقع أو راكب موضع

۳٦٧﴾ ضمرہ نے یحییٰ بن ابو عمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس کے شر سے کوئی نجات نہ پا سکے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے کی طرح دعا کرے، گھر والوں کے اعتبار سے سب سے نیک بخت وہ آدمی ہوگا جو پرہیزگار ہو، غیر مشہور ہو۔ جب وہ گھر سے نکلتا ہے تو کوئی اُسے پہچانتا نہیں ہے اور اگر گھر میں بیٹھا ہے تو کوئی اس کی غیر حاضری محسوس نہیں کرتا ہے، اور گھر والوں کے اعتبار سے بدترین آدمی ہر اونچی آواز والا خطیب ہوگا، یا کسی جگہ کی طرف سفر کرنے والا ہوگا۔

۳٦٨. حدثنا معافى بن عمران عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر قال قال رسول الله ﷺ تكون فتنة لا ينجو منها الا من لم يصب من مالها ومن أصاب من مالها كمن اصاب من دمها.

۳٦٨﴾ معافی بن عمران نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبید اللہ بن ابی جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا کہ جس سے نجات کوئی نہیں پائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس فتنے کے مال کو نہ لیا ہو اور جس نے اس کے مال میں سے لیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے خون میں سے لیا۔

۳٦٩. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو عن اسحاق بن عبد الله بن أبي

فروة عمن حدثه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ أسعد الناس فيها كل خفي ان ظهر لم يعرف وان جلس لم يفتقد.

۳۶۹ یحییٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے زمانے میں وہ شخص سب سے زیادہ نیک بخت ہوگا جو غیر مشہور ہوگا۔ اگر وہ باہر نکلتا ہے تو پہچانا نہیں جاتا اور اگر گھر میں بیٹھا رہتا ہے تو کوئی اس کو غیر حاضر نہیں سمجھتا۔

۰—۰—۰

۳۷۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن المنذر قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الفتنة الرابعة تصيرون فيها الى الكفر فالمؤمن يومئذ من يجلس في بيته والكافر من سل سيفه وأهراق دم أخيه ودم جاره۔

۳۷۰ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ، ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کے متعلق فرمایا کہ تم لوگ اس میں کفر کی طرف جاؤ گے، اس زمانے میں مؤمن وہ ہوگا جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اور کافر وہ ہوگا جو تلوار نیام سے نکالے، اور اپنے بھائی اور اپنے پڑوسی کا خون بہائے۔

۰—۰—۰

۳۷۱. حدثنا ابن المبارک عن ابن أبي خالد عن عبد الرحمن بن عائذ عن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله علسه وسلم يقول من مات ولم يشرک بالله شيئا ولم يتند من الدماء الحرام بشيء دخل من اي أبواب الجنة شاء

۳۷۱ ابن المبارک نے ابن ابو خالد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس حال میں مرا کہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا، اور نہ کسی حرام خون میں ملوث ہوا، تو یہ آدمی جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے، داخل ہو جائے۔

۰—۰—۰

۳۷۲. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قال ابو موسى الأشعري رضى الله عنه ما خصم أبغض الى لقاء يوم القيامة من رجل يجيء تشخب أو داجه دما يحبسني عند ميزان القسط فيقول يا رب سل عبدک بم قتلني فا قول كذب فلا أستطيع أن أقول كان كافرا فيقول أنت أعلم بعبدي مني

۳۷۲ ابن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ بُرا قیامت کے دن اُس مخالف کی ملاقات ہے جو اس حال میں آئے کہ اس کی گردن کی رگیں خون سے تر ہوں، اور وہ مجھے انصاف کے ترازو کے پاس روک دے اور کہے کہ اے میرے ربّ! اپنے بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے

کیوں قتل کیا؟ پس میں کہوں گا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، میں یہ نہیں بول سکوں گا کہ وہ کافر تھا، کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ فرمادے کہ تُو میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے؟

٭٭٭

۳۷۳. حدثنا ابن المبارک عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن جندب بن عبدالله قال لا يلقين أحد منكم الله يوم القيامة بملء كف من دم رجل يقول لا اله الا الله فانه من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا يخفرن الله أحد منكم في حافره فيكبه الله تعالى اذا جمع الأولين والأخرين اي في جهنم

۳۷۳﴾ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں نہ ملے کہ اس کے ہاتھ کسی لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کے خون سے رنگے ہوئے ہوں، جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذِمّہ میں ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے اس ذِمّہ کو نہ توڑے، ورنہ اللہ تعالیٰ اُسے اُوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا، جب وہ سب لوگوں کو جمع کرے گا۔

٭٭٭

۳۷۴. حدثنا عبدالوهاب عن أيوب عن محمد أن الأشتر أنه استأذن علي علي محجبه ثم أذن له فاذا عنده ابن لطلحة قال اناک حجبتني من أجل هذا قال أجل قال ولو كان ابن عثمان حجبتني له قال أجل قال اني لأرجو ان اكون انا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا مافي صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين (الحجر. ۴۷)

۳۷۴﴾ عبدالوہاب نے ایوب سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُشتر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روک دیا۔ بعد میں اجازت دے دی، تو وہاں پر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بیٹھا ہوا تھا، اُشتر نے کہا میرا خیال ہے آپ نے مجھے اس کی وجہ سے اندر آنے سے روک دیا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! اُشتر نے کہا اگر (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیٹا ہوتا تو آپ اس کی وجہ سے بھی مجھے روک دیتے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَزَعْنَا مَافِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ۝﴾

ترجمہ: ہم ان کی باہمی کدورتیں نکال دیں گے وہ بھائیوں کی طرح ہوجائیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

٭٭٭

۳۷۵. حدثنا ابن المبارک عن عوف عن ابي المنهال قال حدثني صفوان بن عمرو عن جندب بن عبدالله البجلي قال ليتقي الله أحدكم ولا يحولن بينه وبين الجنة بعلما ينظر الى ابوابها ملء كف من دم مسلم اهراقه

۳۷۵﴾ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ صفوان بن محرز اور جندب بن عبداللہ البجلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اللہ سے ڈرے اور ہرگز اس کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہو، کسی مسلمان کا خون جو اس نے بہایا تھا حائل نہ ہونا چاہیئے۔

۳۷۶. حدثنا ابن المبارک عن هشام بن حسان قال حدثني بكر بن عبدالله المزني قال شيعنا رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول لا يحولن بين أحدكم وبين الجنة بعلما ينظر الى أبوابها ملء كف من دم مسلم أهراقه

۳۷۶﴾ ابن المبارک نے ہشام بن حسان سے روایت کی ہے کہ، بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ایک صحابی رسول اللہ ﷺ تھا جس سے میں نے سُنا کہ ہرگز تمہارے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہے کسی مسلمان کا چلّو بھر خون حائل نہ ہونا چاہیئے جو اس نے بہایا تھا۔

۳۷۷. حدثنا ابن المبارک عن شعبة عن قتادة عن يونس بن جبير قال سمعت جندب بن عبدالله يقول ان نزل بلاء فقدم مالک دون دینک فان المخروب من خرب دينه وان المسلوب من سلب دينه واعلم أنه لا غنى بعد النار ولا فقر بعد الجنة ان النار لا يفک أسيرها ولا يستغني فقيرها

۳۷۷﴾ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے یونس بن جبیر سے روایت کی ہے کہ، جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھ پر کوئی آفت آئے تو اپنا مال آگے کردینا نہ کہ اپنا دین، بے شک برباد ہے وہ شخص جس کا دین خراب ہوا، اور لُوٹا ہوا ہے وہ شخص جس کا دین چھن گیا اور جان لے کہ جہنم پاتے میں کوئی مالداری نہیں، اور جنت پاتے میں کوئی فقیری نہیں، بے شک جہنم کا قیدی کبھی رہا نہ ہوگا، اور نہ اس کا فقیر کبھی غنی ہوگا۔

۳۷۸. حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعيد بن أبي حسين القرشي عن محمد بن عبدالله بن عياض عن يزيد بن طلحة بن ركانة سمع محمد بن علي سمع عليا رضي الله عنه يقول اللهم اكبب اليوم قتلة عثمان لمناخرهم.

۳۷۸﴾ ابن المبارک نے عمر بن سعید بن ابی حسین القرشی سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عیاض سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو آج گردن کے بَل گرادے۔

۳۷۹. حدثنا ابن المبارک عن عوف عن أبي المنهال عن أبي برزة الأسلمي قال ان

ذاک الذي بالشام يعني مروان والله ان يقاتل الا على الدنيا وان ذاک الذي بمكة يعني ابن الزبير والله ان يقاتل الا على الدنيا وان الذين تدعونهم قراء كم والله ان يقاتلوا الا على الدنيا فقال له ابن له فما تأمرنا اذا قال لا أرى خير الناس الا عصابة ملبدة وقال بيده خماص البطون من أموال الناس خفاف الظهور من دمائهم

۳۷۹﴾ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابوالمنہال سے روایت کی ہے کہ، اَبی برزہ الاسلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا بے شک وہ شخص جو شام میں ہے یعنی مروان، اللہ کی قسم! وہ دُنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور بے شک وہ شخص جو مکہ میں ہے یعنی ابن الزبیر اللہ کی قسم! وہ دُنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور جنہیں تم اپنے علماء کہتے ہو اللہ کی قسم! وہ سب دُنیا کے لئے لڑ رہے ہیں، ابو برزہ کے بیٹے نے کہا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں لوگوں میں بہترین جماعت اسے پاتا ہوں جو لپٹی ہوئی ہے، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ان کے پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہیں ان کی کمریں لوگوں کے خون سے بوجھل نہیں۔

✿...✿...✿

۳۸۰. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم عليكم أئمة تعرفون عنهم وتنكرون فمن أنكر فقد نجا ومن كره فقد سلم ولكن من رضى وتابع قيل يارسول الله أفلا نقتلهم أو نقاتلهم قال أما ما صلوا الصلاة فلا

۳۸۰﴾ ابن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے ضبہ بن محصن سے روایت کی ہے کہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر ایسے حکمران آئیں گے جن کے بعض کام صحیح اور بعض غلط ہوں گے، جس نے غلط کام کرنے سے انکار کیا اس نے نجات پائی اور جس نے مکروہ سمجھا وہ بھی محفوظ رہا، سوائے اس کے جس نے ان کی بُرائی میں پیروی کی اور اس پر راضی ہوا، عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم انہیں قتل نہ کردیں؟ یا اُن کے خلاف جنگ نہ کریں؟ ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں اُس وقت تک نہیں۔

✿...✿...✿

۳۸۱. حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن الحسن قال قيل يارسول الله أفلا نقاتلهم قال أما ما أقاموا الصلاة فلا

۳۸۱﴾ معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کے خلاف نہ لڑیں؟ فرمایا نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کیے ہوئے ہیں۔

✿...✿...✿

۳۸۲. حدثنا ابن المبارک عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر قال حدثني مولى لبني فزارة عن مسلم بن قرظة ابن عم عوف بن مالک سمع عوف بن مالک رضى الله عنه

سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شر أيمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يارسول الله أفلا ننابذهم عند ذلك قال أما ما أقاموا الصلاة فيكم فلا ألا من ولي عليه وال فرآه يأتي شيئا من معصية الله فليكره ما يأتي من معصية الله ولا ينزع يدا من طاعة

۳۸۲﴾ ابن مبارک نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے، مسلم بن قرظہ سے روایت کی ہے کہ عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بدترین اُمراء وہ ہوں گے جو تم سے بغض رکھیں گے اور تم اُن سے بغض رکھو گے، تم اُن پر لعنت دو گے اور وہ تم پر لعنت دیں گے، ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کیا ہم اُن سے اس وقت کی ہوئی بیعت کو توڑ نہ دیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کئے ہوئے ہوں۔ خبردار! جس پر کوئی اُمیر مقرر ہو جائے پس وہ اپنے اُمیر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دیکھے تو وہ اُس نافرمانی کو بُرا جانے، اور اپنا ہاتھ اُس کی اِطاعت سے نہ کھینچے۔

✿—✿—✿

۳۸۳. حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر عن صلة عن حذيفة قال تعوذوا الصبر قبل أن ينزل بكم البلاء فانه لن يصيبكم اشد مما اصابنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۸۳﴾ ہُشیم، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ صلہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مصیبتوں کے آنے سے پہلے صبر کی عادت بنالو، تمہیں ہرگز سخت تکلیف نہ پہنچے گی جو ہمیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنچی تھی۔

✿—✿—✿

۳۸۴. حدثنا ابن المبارك عن حماد بن سلمة عن أبي عمران الجوني عن عبدالله بن الصامت عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أباذر كيف تعمل اذا جاع الناس حتى لا تستطيع أن تقوم من فراشك الى مسجدك الى فراشك قال قلت الله ورسوله أعلم. قال تأتي من أنت منه قال قلت أرأيت ان أبى علي قال تدخل بيتك قال قلت أرأيت ان أبى علي قال ان خشيت أن يبهرك شعاع السيف فالق طائفة ردائك على وجهك يبوء بالمك والمه قال قلت أفلا أحمل السلاح قال اذا تشركه.

۳۸۴﴾ ابن مبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابوعمران الجونی سے، انہوں نے عبداللہ بن صامت سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! تو کیا کرے گا جب لوگ بھوکے ہوں گے؟ اور تجھ میں اتنی طاقت نہ ہوگی کہ تُو اپنے بستر سے مسجد تک چلا جائے، اور اپنی مسجد سے بستر تک آجائے، مَیں نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اُن لوگوں کے پاس چلے

جانا جن میں سے تم ہو، مَیں نے عرض کیا اگر مجھے منع کر دیا گیا تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں جا بیٹھنا، مَیں نے عرض کیا اگر وہاں نہ چھوڑے اور اندر آ جائے تو پھر؟ ارشاد فرمایا اگر تجھے یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھے حواس باختہ کر دے گی تب اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال دینا، وہ اپنا گناہ اور تیرا گناہ اٹھالے گا، مَیں نے عرض کیا کہ کیا مَیں اُس پر اَسلحہ نہ اُٹھاؤں؟ ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تُو اُس کا شریک ہو جائے گا۔

٭...٭...٭

۳۸۵. حدثنا ابن المبارک عن یونس عن الزهري عن أبي سلمة بن عبدالرحمن أن حسین بن علي دخل علی عثمان رضی اللّٰه عنه وهو محصور فقال یا أمیر المؤمنین أنا طوع یدک فمرني بما شئتَ فقال له عثمان یا ابن أخي فاجلس في بیتک حتی یأتي اللّٰه بأمره فلا حاجة لي في هراقة الدماء.

۳۸۵﴾ ابن المبارک نے یونس سے، انہوں نے الزھری سے، انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اُن کے محاصرے کی حالت میں آ کر عرض کرنے لگے کہ اَے اَمیر المؤمنین! مَیں آپ کے زیرِ دست ہوں، آپ مجھے جو چاہے حکم دیں مَیں تعمیل کروں گا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اَے میرے بھتیجے! جا اَپنے گھر میں بیٹھ جا، یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کر ڈالے، مجھے خون ریزی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

٭...٭...٭

۳۸۶. حدثنا ابن المبارک عن یزید بن ابراهیم عن ابن سیرین قال قال أبو مسعود الأنصاري رضی اللّٰه عنه أصبح أمرائي یخیروني أن أقیم علی ما أرغم أنفي وقبح وجهي أو آخذ سیفي فأقتل فأقتل فأدخل النار فاخترت أن أقیم علی ما أرغم أنفي وقبح وجهي ولا آخذ سیفي فأ قاتل فأقتل فأدخل النار

۳۸۶﴾ ابن المبارک نے یزید بن ابراہیم سے، انہوں نے، ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اُمراء مجھے اختیار دیں گے یا تو اس میں ٹھہرا رہوں اس حال میں کہ میری ناک رُسوا ہو اور چہرہ قبیح ہو، یا تلوار لوں پھر قتل کروں اور قتل ہو جاؤں، اور آگ میں داخل ہو جاؤں، پھر مَیں نے یہ پسند کیا کہ مَیں رُسوا ہو جاؤں لیکن تلوار ہاتھ میں نہ لوں کہ قتال کروں پھر قتل ہو جاؤں اور آگ میں داخل ہو جاؤں۔

٭...٭...٭

۳۸۷. حدثنا ابن أبي غنیة عن أبیه عن جبلة بن سحیم عن عامر بن مطر قال قال لي حذیفة یا عامر لا یغرنک ما تری والناس یثوبون الی المسجد فان هؤلاء یوشکون أن ینفرجوا عن دینهم کما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلک فعلیک بما أنت علیه الیوم.

﴿۳۸۷﴾ ابن أبی غنیہ اپنے باپ سے، وہ جبلہ بن سحیم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر بن مطر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا اُے عامر! تجھے دُھوکہ میں نہ ڈالے وہ چیز جو تُو دیکھ رہا ہے کہ لوگ اُٹھ کر مسجد کی طرف جا رہے ہیں بے شک یہ لوگ قریب ہے کہ اپنے دین سے جُدا ہو جائیں، جیسے عورت اپنے پہلو سے جُدا ہوتی ہے، جب وہ ایسا کام کریں تو تجھ پر لازم ہے کہ تو اُن نظریات پر جن پر تو آج ہے، کاربند رہے۔

٭—٭—٭

۳۸۸. حدثنا ابن المبارک عن سفیان عن حبیب بن أبي ثابت عن أبي البختري عن حذیفة قال ألا ان الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر حسن ولیس من السنة أن ترفع السلاح علی امامک

﴿۳۸۸﴾ ابن المبارک، سفیان سے، وہ حبیب بن اُبو ثابت سے، وہ ابوالبختری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! اُمر بالمعروف اور نہی عن المنکر اچھا کام ہے اور سُنّت نہیں کہ تو اُسلحہ اپنے امام کے خلاف اُٹھائے۔

٭—٭—٭

۳۸۹. حدثنا ابن المبارک عن محمد بن طلحة الیامي عن ابراهیم ابن عبدالأعلی عن سوید بن غفلة قال قال لي عمر رضی الله عنه لعلک تبقی حتی تدرک الفتنة فاسمع وأطع وان كان علیک عبد حبشي ان ضربک فاصبر أو حرمک أو ظلمک فاصبر وان أراداک علی أمر ینقصک في دینک فقل سمعا وطاعة دمي دون دیني

﴿۳۸۹﴾ ابن المبارک نے محمد بن طلحہ الیامی سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے روایت کی ہے کہ، سوید بن غفلہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ شاید تُو زندہ رہے حتیٰ کہ تجھے فتنہ پالے، پس سُنتا اور اِطاعت کرنا اُگرچہ تجھ پر حبشی غلام کیوں نہ ہو اگر وہ تجھے مارے تو صبر کرا اور اگر تجھے محروم کریں یا تجھ پر ظلم کریں تو صبر کر اور اگر وہ تجھ سے ایسے کام کا اِرادہ کریں جس کی وجہ سے تیرے دین میں نقصان آئے تو تُو کہہ دے کہ آپ کی بات سُنتا ہوں اور اِطاعت کرتا ہوں لیکن دین کے بجائے میرا خون حاضر ہے۔

٭—٭—٭

۳۹۰. حدثنا ابن المبارک عن سلیمان بن المغیرة عن عبدالله بن مغفل عن عبدالله بن سلام أنه قال حین هاج الناس بعثمان یا أیها الناس لا تقتلوا عثمان فوالذي نفسي بیده ما قتلت أمة قط نبیها فیصلح الله أمرهم حتی یهریقوا دم سبعین ألفا منهم وما قتلت أمة قط خلیفتها فیصلح الله أمرهم حتی یهریقوا دم أربعین ألفا منهم

﴿۳۹۰﴾ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ، عبداللہ بن مغفل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کا اِرادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُے

لوگو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل مت کرو، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی اُمّت نے اپنے نبی کو جب قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو دُرست نہ کیا حتیٰ کہ ان میں ستّر ہزار کا خون بہہ گیا، اور کوئی اُمّت جب اپنے نبی کے خلیفہ کو قتل کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے معاملے کو نہیں سدھارتے حتیٰ کہ ان میں چالیس ہزار کا خون بہہ جائے۔

٭...٭...٭

۳۹۱. حدثنا ابن المبارک عن أبي معشر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كنت مع عثمان رضي الله عنه في الدار فقتل منا رجل فقلت يا أمير المؤمنين ناب الضراب قتلوا منا انسانا قال عزمت عليک لما طرحت سيفک فانما تراد نفسي فساقي المؤمنين اليوم بنفسي قال فطرحت سيفي فما أدري اين وقع

۳۹۱﴾ ابن المبارک نے ابو معشر سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا۔ ہمارا ایک آدمی قتل کر دیا گیا، میں نے عرض کیا کہ مارنے والے خوش ہو رہے ہیں، انہوں نے ہمارا ایک آدمی قتل (یعنی شہید) کر دیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تُو اپنی تلوار پھینک دے، یہ لوگ میری جان کے درپے ہیں، آج میں مؤمنین کو اپنی قربانی دے کر بچاؤں گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار پھینک دی، معلوم نہیں وہ کہاں جا گری !!!

٭...٭...٭

۳۹۲. حدثنا ابن أبي غنيمة عن ابن أبي خالد عن حصين الحارثي قال قال زيد بن أرقم لعليّ رضي الله عنه نشدتک بالله أنت قتلت عثمان قال فاطرق ساعة ثم قال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله

۳۹۲﴾ ابن ابی غنیمہ نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے حصین الحارثی، زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دیر سر جھکائے رکھا پھر کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا اور رُوح کو پیدا کیا، میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ قتل کیا ہے اور نہ اُس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

٭...٭...٭

۳۹۳. حدثنا ابن المبارک عن جرير بن حازم قال حدثني أيوب وابن وهشام عن محمد بن سيرين ان كعبا بعث الى عثمان رضي الله عنه وهو محصور أن حقک اليوم على كل مسلم كحق الوالد على ولده وانک مقتول لا محالة فاكفف يدک فانه أعظم لحجتک عند الله يوم القيامة فلما بلغه ذلک قال لأصحابه أعزم على كل من كان يرى لي عليه حقا لما خرج عني فغضب مروان فرمى بالسيف من يده حتى أثر في الجدار وقال

المغيرة بن الأخنس وأنا لأعزم على نفسي لأقتلن فقاتل حتى قتل

۳۹۳﴾ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے ایوب اور ابن عون اور ہشام سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا جب اُن کا محاصرہ کیا گیا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آج ہر مسلمان پر ایسے حق ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے اور آپ لازماً قتل کر دیئے جائیں گے، پس اپنا ہاتھ رُوک دیجئے! اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کی حُجت بڑی ہو جائے گی، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ پیغام مِلا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مَیں حکم دیتا ہوں کہ ہر اُس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میرا اُس پر حق ہے، کہ میری طرف سے خُروج نہ کرے، مروان یہ سُن کر غصے میں آ گیا اور اپنے ہاتھ سے تلوار دیوار پر دے ماری جس کی وجہ سے دیوار میں نشان پڑ گیا، مغیرہ بن الاخنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے کہ مَیں لڑوں گا، پھر وہ لڑا یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیا گیا۔

۰۰۰

۳۹۴. وحدثنا ابن المبارک عن جرير بن حازم قال سمعت حميد بن هلال العدوي يقول قال رجل منا رأيت عثمان رضی اللہ عنہ بعدما قتل احسن ما كنت أراه عليه ثياب بياض فقلت يا أمير المؤمنين أي الأمور وجدت أوثق قال الدين القيم ليس فيه سفک دم ثلاث مرات فلما كان يوم الجمل لبست سلاحي وركبت فرسي وأخذت رمحي وكنت في الرعلة الأولى فبينا أنا كذلک اذا عرضت لي رؤياي فقلت ألم يقل لک عثمان في المنام كيت وكيت فصرفت فرسي الى المنزل فالقيت سلاحي وجلست في بيتي حتى انقضى ذلک الأمر لم أخرج منه في شيء

۳۹۴﴾ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے روایت کی ہے حمید بن ہلال العدوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک آدمی نے کہا کہ مَیں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ شہید ہونے کے بعد بہترین حالت میں تھے۔ اُنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، مَیں نے عرض کیا کہ اَے اَمیر المؤمنین! آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تمام کاموں میں سے کس کام کو سب سے زیادہ پختہ پایا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ وہ مضبوط دین جس میں خونریزی نہ ہو، وہ شخص کہتا ہے کہ جب "یومِ جمل" تھا تو مَیں نے اَسلحہ پہنا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، اور اپنے نیزے کو پکڑا اور مَیں پہلے قافلہ میں تھا، اُسی دوران مجھے اپنا خواب یاد آیا مَیں نے اپنے آپ سے کہا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجھے خواب میں فلاں فلاں بات نہیں کہی تھی؟ مَیں نے اپنے گھوڑے کو گھر کی جانب پھیرا اور اَسلحہ اُتار کر گھر میں بیٹھ گیا یہاں تک یہ معاملہ ختم ہو گیا اور مَیں اس میں شامل نہیں ہوا۔

۰۰۰

۳۹۵. حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعيد عن عبدالكريم أبي أمية سمع جابر بن

زيد الأزدي سمع عليا رضي الله عنه يقول ما أمرت بقتل عثمان ولا أحببته ولكن بنوا عمي اتهموني فارسلت اعتذرت فأبوا أن يقبلوا فعبدت فصمت

۳۹۵﴾ ابن المبارک نے، عمر بن سعید سے، انہوں نے عبدالکریم ابو امیہ سے، انہوں نے جابر بن زید الازدی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ تو قتل کیا اور نہ مَیں نے کبھی ایسی حرکت کو پسند کیا، لیکن میرے چچازاد بھائی مجھ پر تہمت لگاتے ہیں، مَیں نے ان کے پاس معذرت بھیجی لیکن اُنہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۳۹۶. حدثنا ابن عيينة عن جعفر عن أبيه عن علي رضي الله عنه قال اللهم جلل قتلة عثمان اليوم خزية.

۳۹۶﴾ ابن عُیینہ نے، جعفر سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ آج کے دِن قاتلینِ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُسوائی کو ظاہر فرما دے۔

۳۹۷. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قال محمد بن مسلمة أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم سيفا فقال قاتل به المشركين ما قوتلوا فاذا رأيت أمتي تضرب بعضها في بعض فأت به أحدا فاضرب به حتى ينكسر ثم اجلس في بيتک حتى تأتيک يد خاطئة أو منية قاضية قال ففعل

۳۹۷﴾ ابن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار دی اور فرمایا کہ اس کے ساتھ مشرکوں کے خلاف لڑنا جب تک وہ لڑتے ہیں، جب تُو میری اُمّت کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں تو یہ تلوار اُحد پہاڑ پر دے مارنا تا کہ ٹوٹ جائے، پھر اپنے گھر میں جا بیٹھنا پھر تو کسی خطا کار کے ہتھے چڑھ جائے یا تجھے طبعی موت آ جائے، پس محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

۳۹۸. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي بردة بن أبي موسى قال دخلنا على محمد بن مسلمة بالربذة فقلت له ألا تخرج الى الناس فانک في هذا الأمر بمكان يسمع منک فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه ستكون فتنة وفرقة فاضرب بسيفک عرض أحد وكسر نبلک وقطع وترک واقعد في بيتک لقد فعلت ما أمرني به واذا سيف معلق بعمود الفسطاط فانزله فسله فاذا سيف من خشب ثم قال قد فعلت بسيفي ما أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا أعده أهيب به الناس

۳۹۸﴾ ابن المبارک نے حماد ابن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مقام ربذہ میں آئے میں نے ان سے کہا کہ آپ لوگوں کی طرف کیوں نہیں جاتے؟ آپ کا اسلام میں ایک مقام ہے، آپ کی بات سُنی جائے گی؟ محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا تھا کہ عنقریب فتنہ اور فرقہ پرستی ہوگی۔ تم اپنی تلوار کو اُحد پہاڑ پر مار دینا اور اپنے تیر بھی توڑ ڈالنا، اور اپنے کمان کی تانت کاٹ ڈالنا، اور گھر میں جا بیٹھنا، پھر جیسے آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا میں نے ویسے ہی کیا، وہاں خیمے کے ستون پر ایک تلوار لٹکی ہوئی تھی انہوں نے اُسے اُتارا اور نیام سے باہر نکالی تو وہ لکڑی کی تلوار تھی، پھر فرمایا کہ میں نے اپنی تلوار کے ساتھ وہی کام کیا جس کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا اور یہ لکڑی کی تلوار تو میں نے لوگوں کو ڈرانے کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

۞ ۞ ۞

۳۹۹. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا خالد بن عرفطة انه سيكون أحداث وفتن واختلاف فان استطعت أن تكون المقتول ولا تكن القاتل فافعل

۳۹۹﴾ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اَے خالد بن عرفطہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! عنقریب نئے فتنے اور اِختلاف ہوں گے، اگر تُو مقتول بن سکے۔ تو بن جانا لیکن قاتل نہ بننا۔

۞ ۞ ۞

۴۰۰. حدثنا ابن المبارک عن عيسى بن عمر قال سمعت شيخا يحدث عمرو بن مرة قال قال عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما لم أره أحال على أحد دونه كنت أقرأ هذه الآية ثم انكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون (الزمر: ۳۱) فكنت أرى أنها في أهل الكتاب حتى كبح بعضنا وجوه بعض بالسيوف فعرفنا أنها فينا

۴۰۰﴾ ابن المبارک نے عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے، کسی اور نے روایت نہیں کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ آیت پڑھتا تھا کہ:

﴿ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ۝﴾ (الزمر، آیت ۳۱)

ترجمہ: پھر تم اپنے رب کے ہاں باہم جھگڑو گے۔

میں سمجھتا تھا کہ یہ اہل کتاب کے بارے میں ہے لیکن جب ہم نے ایک دوسرے کے چہرے تلوار کے ذریعہ بگاڑ ڈالے تو ہم سمجھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۞ ۞ ۞

۴۰۱. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر قال حدثني حرملة مولى أسامة

بن زيد قال بعثني أسامة الى علي فقال لي انه سيسألك ما خلف صاحبك فقل له انه يقول لك والله لو كنت في شدق أسد لأحببت أن أكون معك فيه ولكن هذا أمرلم أره قال فجئت عليا رضي الله عنه فقلت له هذه المقالة قال فلم يعطني شيئا قال وأتيت حسنا وحسينا وابن جعفر فأوقروالي راحلتي قال عمرو رأيت حرملة ولم أسمع منه هذا الحديث.

۴۰۱ ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ باندی تھی فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھ سے پوچھیں گے کہ کس چیز نے تیرے مالک کو ہمارے ساتھ جنگ کرنے سے باز رکھا؟ تم اُن سے کہنا کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر میں شیر کے جبڑوں میں ہوتا پھر بھی مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں آپ کے ساتھ اس جنگ میں ہوتا لیکن آپ کے اس معاملے کو میں درست نہیں سمجھتا، حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور میں نے اُن سے یہ بات کہی تو اُنہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا، پھر میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو اُنہوں نے میرے آنے کا اِکرام کیا۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا تھا، لیکن ان سے حدیث نہیں سُنی تھی۔

✿ ✿ ✿
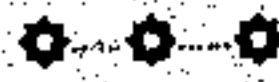
۴۰۲ حدثنا ابن المبارك عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال أخبرلي محمد بن عبدالله بن عمرو بن عثمان بن محمد بن عبدالرحمن ابن لبيبة أخبره أن عمر بن سعد ذهب الى أبيه سعد وهو بالعقيق معتزل في أرض له فقال يا أبتاه لم يبق من أصحاب بدر غيرك ولا من أهل الشورى فلو انك انبعثت بنفسك ونصبتها للناس ما اختلف عليك اثنان فقال ألهذا جئت أي بني أقعدت حتى لم يبق من أجلي الا مثل ظمأ الدابة ثم أخرج فاضرب أمة محمد صلى الله عليه وسلم بعضها ببعض اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الرزق ما يكفي وخير الذكر الخفي

۴۰۲ ابن المبارک نے اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عثمان بن محمد بن عبدالرحمن ابن لبیبہ سے روایت کی ہے کہ، عمر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ ''عقیق'' نامی جگہ پر اپنی زمینوں میں سب سے الگ تھلگ تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے ابا جان! اصحاب بدر میں آپ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا اور نہ اہل شوریٰ میں سے کوئی باقی رہا، تو اگر آپ اُٹھ کھڑے ہوں اور خلافت کے لئے خود کو لوگوں پر پیش فرمادیں تو ان پر دو آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا اَے میرے بیٹے! کیا تُو اب یہاں آیا ہے جب میری زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے کہ مَیں نکلوں اور اُمّتِ کو ایک دوسرے سے لڑاؤں، مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

٭٭٭
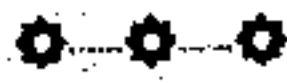
۴۰۳۔ حدثنا ابن المبارک عن المفضل بن لا حق عن أبي بكر بن حفص عن سليمان بن عبدالملک قال حدثني رجل من أهل اليمن قال سمعت سعد بن مالک رضي الله عنه يقول كنت رجلا من أهل مكة بها مولدي وداري ومالي فلم ازل بها حتى بعث الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم فآمنت به واتبعته فمكثت بها ماشاء الله ان امكث ثم خرجت منها فارا بديني الى المدينة فلم ازل بها حتى جمع الله لي بها مالي وأهلي وأنا اليوم فار بديني من المدينة الى مكة كما فررت بديني من مكة الى المدينة

۴۰۳﴾ ابن المبارک نے المفضل بن لاحق سے، انہوں نے ابی بکر بن حفص سے، انہوں نے سلیمان بن عبدالملک سے، انہوں نے ایک یمنی سے روایت کی ہے کہ سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مَیں مکہ کا رہنے والا تھا، میری وہاں پیدائش ہوئی اور میرا گھر بار وہیں پر تھا، پھر مَیں وہاں مقیم رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا، پھر مَیں اُن پر ایمان لایا اور مَیں نے اُن کی پیروی کی، پھر مَیں مکّہ میں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرا رہا، پھر میں نے اپنے دین کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کی اور مدینہ پہنچا، مَیں مسلسل وہاں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس کے بدلے میں یہاں پر مال اور اہل جمع فرما دیئے، اور آج مَیں اپنے دین کی وجہ سے مدینہ سے مکّہ کی طرف بھاگ رہا ہوں جیسے میں اپنے دین کی وجہ سے مکّہ سے مدینہ کی طرف بھاگا تھا۔

٭٭٭

۴۰۴۔ حدثنا ابن المبارک عن عبدالله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لما قتل عثمان لقيه علي رضي الله عنهما فقال يا أبا عبدالرحمن انک رجل مطاع في أهل الشام والي أرى فتنة تغلي مراجلها فاذهب فقد أمرتک عليهم فقال اذكرک الله وقرابتک من فاستشفع صلى الله عليه وسلم وصحبتي اياه لما أعفيتني فأبى فستشفع عليه بحفصة رضي الله عنها فأبى فخرج الى مكة فبعث في طلبه حتى أنهم ليأتون البعير فيعجلون أن يخطموه وظن انه يريد الشام فأخبر انه الى مكة فسكن

۴۰۴﴾ ابن المبارک نے عبداللہ بن نافع سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اَے ابوعبدالرحمٰن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تُو ایسا آدمی ہے کہ اہل شام تیری اطاعت کرتے ہیں اور

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فتنہ اُبل رہا ہے، جائیے میں نے آپ کو ان کا امیر بنادیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی آپ کے ساتھ رشتہ داری اور آپ کی اُن کے ساتھ صحبت کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس کام سے معاف رکھئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کرنے سے انکار کردیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سفارش کے لئے بھیجا مگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ مانے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ مکہ چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو لانے کے لیے اُن کے تعاقب میں لوگ بھیجے کہ اُن کے اونٹ کی بھاگ پکڑ کر ان کو واپس لائیں مگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھ کر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو شام ضرور بھیجنا چاہتے ہیں، لوگوں سے معذرت کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج دیا کہ اُن سے جا کر کہہ دیں کہ اب میں مکہ روانہ ہو چکا ہوں اور وہیں رہوں گا۔

٭...٭...٭

۴۰۵. حدثنا ابن المبارك عن الأسود بن شيبان السدوسي عن خالد بن سمير هرب موسى بن طلحة بن عبيد الله من المختار الى البصرة مع وجوه أهل الكوفة وكان الناس يرون في زمانه انه المهدي فسمعته يوما وذكر الفتنة فقال رحم الله عبدالله بن عمر أو أبا عبدالرحمن والله اني لأحسبه على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الذي عهد اليه لم يفتن بعده ولم يتغير والله ما استفزته قريش في فتنتها الأولى فقلت في نفسي ان هذا الزري على أبيه في مقتله

۴۰۵﴾ ابن المبارک نے الاسود بن شیبان السدوسی سے، انہوں نے خالد بن سمیر سے روایت کی ہے کہ موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کوفہ کے معززین سمیت مختار کے ڈر سے بصرہ کی طرف بھاگا۔ اس دور کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی ہیں ایک دن میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر رحم کرے، میرا خیال ہے وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ پر پختہ تھے کہ نہ آپ ﷺ کے بعد کسی فتنہ میں پڑے گا اور نہ تبدیل ہوگا اللہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قریش نے اپنے پہلے فتنے میں نہیں اٹھایا، میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ یہ شخص اپنے والد کے قتل کے متعلق بُزدل ہے۔

٭...٭...٭

۴۰۶. حدثنا ابن المبارك عن الأسود بن شيبان عن خالد بن سمير قال غدا علي على ابن عمر رضي الله عنهما فقال هذه كتبنا قد فرغنا منها اركب بها الى أهل الشام فقال انشدك بالله وانشدك الاسلام قال انك والله لتركبنه قال أذكرك الله واليوم الآخر فان هذا أمر لم أكن من أوله في شيء ولست كائنا من آخره في شيء واني والله ما أرد عليك من أهل الشام شيئا والله لئن كان أهل الشام يريدونك لتأتينك طاعتهم وان

اكانوا لا يريدونك ما أنا عليك منهم شيئا قال انك والله لتركبنه طائعا أو كارها فدخل ابن عمر داره وانصرف عنه علي حتى ألدس في سواد الليل فدعى بنجائبه فقعد عليها فرمى بها الى مكة.

۴۰۶ ابن المبارک نے الاسود بن شیبان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سمیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ ہمارے گھوڑے ہیں ہم ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ آپ ان پر سوار ہو کر اہلِ شام کی طرف جائیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں! میں آپ کو اسلام کا واسطہ دیتا ہوں! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم! آپ اس پر ضرور سوار ہوں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور آخرت کا واسطہ دیتا ہوں؟ میں اس معاملے کے نہ شروع میں تھا اور نہ اس کے آخر میں ہونا چاہتا ہوں؟ اور اللہ کی قسم! میں آپ کے خلاف ہونے سے اہلِ شام کو باز نہیں رکھ سکتا، اگر اہلِ شام آپ کو چاہتے ہوں گے تو اُن کی اِطاعت آپ کو پہنچ جائے گی، اور اگر وہ آپ کو نہیں چاہتے تو میں ان کو آپ سے باز نہیں رکھ سکتا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم تُو ضرور بضرور اس پر سوار ہو گا یا اِطاعت گوار بن کر خواہ مجبور بن کر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر میں داخل ہوئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رات کی تاریکی میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنی اُونٹنیاں منگوائیں اور ان پر سوار ہو کر مکّہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

٭—٭—٭

۴۰۷. حدثنا ابن المبارك عن ابن شوذب قال حدثني يزيد البصري وكان في بني ضبيعة سمع مطرف بن الشخير قال سمعت أبا الدرداء رضى الله عنه يقول حبذا موتا على الاسلام قبل الفتن

۴۰۷ ابن المبارک نے ابن شوذب سے، انہوں نے بنی ضبیعہ کے یزید البصری سے، انہوں نے مطرف بن الشخیر سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں سے پہلے اسلام کی حالت میں موت کا آنا خوش بختی ہے۔

٭—٭—٭

۴۰۸. حدثنا ابن المبارك عن شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابيه قال لما بلغ عليا رضى الله عنه أن طلحة يقول انما بايعت واللج على قفاي أرسل ابن عباس الى أهل المدينة فسألهم عما قال فقال اسامة بن زيد أما اللج على قفاه فلا ولكن بايع وهو كاره فوثب الناس عليه حتى كادوا يقتلونه

۴۰۸ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت اس حال میں کی کہ میری گدی پر تلوار تھی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اہلِ مدینہ کی طرف بھیجا تا کہ ان سے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات کے بارے میں پوچھا جائے تو حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس کی گدی پر تلوار تو نہیں تھی لیکن بیعت اس نے ناپسندیدگی سے کی، اس موقع پر سب لوگ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے یہاں تک قریب تھا کہ وہ اُسے قتل کر ڈالتے۔

٭...٭...٭

۴۰۹. حدثنا ابن المبارک عن ابن لهيعة قال حدثني محمد بن عبدالرحمن بن نوفل أن واهب بن ابي مغيث أخبرقال دخلت مع المنذر بن الزبير على ابن عمر وقد أكثر عمرو بن سعيد في أشياء يفرط فيها فقلنا له ألا تقوم فتنهى عن المنكر قال بلى ان شئتم فاذهبوا بنا قالوا لو انطلقنا معنا بناس فانا نخاف يفرط منه اليک فقال ما أنا بصاحب ما تريدون

۴۰۹﴾ ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے معاملات میں حد سے تجاوز کر لیا تھا، حضرت واہب بن ابی مغیث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں مُنذر بن زُبیر کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ہم نے ان سے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی عن المنکر کے لئے کھڑے نہیں ہوتے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیوں نہیں! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ چلو، کسی نے کہا اگر ہم لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے پاس جائیں گے تو ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے متعلق بھی حد سے تجاوز کر جائیں گے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو میں اُس کام کا نہیں جو تم کرنا چاہتے ہو۔

٭...٭...٭

۴۱۰. قال ابن لهيعة واخبرني الحارث بن يزيد عن ناعم مولى أم سلمة قال سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول ان السلطان لا يكلم اليوم وذلک في زمن معاوية

۴۱۰﴾ ابن لہیعہ نے، الحارث بن یزید سے، انہوں نے ناعم مولیٰ اُمِ سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سُلطان سے اس زمانے میں بات نہیں کی جا سکتی اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور تھا۔

٭...٭...٭

۴۱۱. حدثنا ابن المبارک عن جرير بن حازم قال حدثني عيسى بن عاصم أن الوليد بن عقبة أرسل الى ابن مسعود ان اسكت عن هؤلاء الكلمات ان أصدق الحديث كتاب الله واحسن الهدي هدي محمد وشر الأمور محدثاتها فقال ابن مسعود اما دون أن يلزلوا ابين هذه وهذه فلا فقام عتريس بن عرقوب فاشتمل على السيف ثم أتى عبدالله

فقام عند رأسه فقال هلك من لم يأمر بالمعروف وينه عن المنكر فقال عبدالله لا ولكن هلك من لم يعرف بقلبه معروفا ولم ينكر بقلبه منكرا فقال عتريس لوقلت غير هذا لمشيت الى هذا الرجل حتى أضربه بالسيف حتى لا يعملو الله بالمعصية في اجواف البيوت فقال له عبدالله اذهب فالق بسيفك وتعال فاقعد في ناحية هذه الحلقة.

۴۱۱ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے عیسیٰ بن عاصم سے روایت کی ہے کہ ولید بن عقبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ یہ کلمات کہنا چھوڑ دو کہ باتوں میں سب سے سچی بات کتاب اللہ کی ہے، اور بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین چیزیں بدعات ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک اس اور اس کے درمیان (یعنی سر اور دھڑ کے درمیان) جدائی نہ کردی جائے اس وقت تک باز نہ آؤں گا، اس کے بعد عتریس بن عرقوب نے اپنی تلوار اٹھائی پھر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس کے سر کے قریب کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ وہ شخص ہلاک ہوا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، بلکہ وہ شخص ہلاک ہوا جو دل سے اچھائی کو نہیں جانتا اور برائی کو برا نہیں جانتا، عتریس بن عرقوب نے کہا کہ اگر آپ نے اس کے علاوہ کوئی بات کی تو میں اس آدمی (یعنی ولید) کے پاس جاؤں گا اور اسے تلوار سے ماروں گا یہاں تک وہ گھروں کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کریں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا جا اور یہ تلوار رکھ کر واپس آ اور اس حلقے کے ایک کونے میں بیٹھ جا۔

٭٭٭
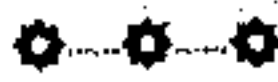
۴۱۲. حدثنا ابن المبارک عن کهمس عن أبي الأزهر الصنعا ني عن ابي العا لية أن عبدالله بن الزبير وعبدالله بن صفوان كانا في الحجر فمر بها ابن عمر فبعثا اليه فأتاهما له عبدالله بن صفوان ما يمنعك أبا عبدالرحمن أن تبايع أمير المؤمنين يعني ابن الزبير وقد بايع له أهل العروض وأهل العراق وعامة أهل الشام فقال لا والله لا أبايعكم وأنتم واضعوان سيوفكم على عواتقكم تصيب أيديكم من دماء المسلمين

۴۱۲ ابن المبارک نے کہمس نے، انہوں نے ابو الازہر الصنعانی سے، انہوں نے ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن صفوان دونوں "مقامِ حطیم" میں تھے وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گزر ہوا۔ ان دونوں نے اسے بلوا بھیجا۔ وہ ان کے پاس تشریف لائے تو عبداللہ بن صفوان نے اس سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن آپ کو کس چیز نے امیر المؤمنین یعنی ابن الزبیر کی بیعت سے روکے رکھا ہے؟ حالانکہ مال والوں نے (یعنی تجار حضرات) اور اہل عراق نے اور عام اہل شام نے ان کی بیعت کرلی ہے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، اللہ کی قسم میں تمہاری بیعت نہیں کروں گا جب تک تم نے تلواریں اپنی کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں، اور مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگ رہے ہو۔

٭٭٭

۴۱۳. حدثنا ابن مبارک عن جریر بن حازم قال حدثنا غیلان بن جریر عن ابی قیس عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من قاتل تحت رایة عمیة یغضب لعصبیة أو ینصر عصبیة أو یدعوا الی عصبیة فقتل فقتله جاهلیة ومن خرج علی أمتي یضرب برها وفاجرها لا یتحاش من مؤمنها ولا یفي لذي عهد عهدها فلیس مني ولست منه.

۴۱۳﴾ ابن المبارک نے، جریر بن حازم سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے، انہوں نے ابی قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے، یا قوم پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس نے میری اُمّت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بُروں کو مارا، اور جو اُمّت کے مومن کے ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ عہد کئے گئے لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

۰...۰...۰

۴۱۴. حدثنا ابن مبارک عن سفیان عن یونس عن غیلان بن جریر نحوه

۴۱۴﴾ ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے:
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے، یا قوم پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس نے میری اُمّت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بُروں کو مارا، اور مومن اُمّت کے کسی مومن کو ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ عہد کئے گئے لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

۰...۰...۰
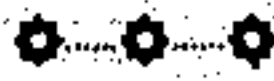
۴۱۵. حدثنا ابن مبارک وعیسی بن یونس جمیعا قالا أخبرنا سلیمان الاعمش عن عبداللّٰه بن مرة عن مسروق عن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قال قام فینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مقامي فیکم فقال والذي لا اله غیره لا یحل دم رجل یشهد أن لا اله الا اللّٰه وأني رسول اللّٰه الا أحد ثلاثة نفر النفس بالنفس والثیب الزان والمفارق للجماعة التارک لدینه

وقال ابن المبارک أو قال التارک للاسلام

۴۱۵﴾ ابن المبارک نے عیسیٰ بن یونس سے، انہوں نے سلیمان الاعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اس جگہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے کہ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی یہ گواہی

دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں تو اس کا خون حلال نہیں، مگر ان میں سے تین کا خون حلال ہے:

نمبر1: کسی کے قتل کے بدلے قتل کیا جائے۔

نمبر2: شادی شدہ زانی ہو۔

نمبر3: جماعت سے جدا ہونے والا ہو (یعنی) اپنے دین کو چھوڑنے والا ہو (مرتد ہو)۔

(ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِسلام کو چھوڑنے والا سے حضرت محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین کو چھوڑنے والا مراد ہے)۔

٭٭٭

۴۱۶. حدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن أبي خالد عن قیس بن أبي حازم عن الصنابحي رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول أنا فرطکم علی الحوض واني مکاثر بکم الأمم فلا تقتتلن بعدي

۴۱۶﴾ ابن المبارک نے اِسمٰعیل بن أبي خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم الصنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں حوضِ کوثر پر تمہارا اِنتظار کروں گا اور میں دیگر اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، پس تم ہرگز میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔

٭٭٭

حدثنا مرحوم العطار عن أبیه قال لما کانت فتنة یزید بن المهلب اختلف الناس فیه قال فانطلقنا الی محمد بن سفیان فقلنا له ما تری في أمر هذا الرجل وقلنا له کیف نرید ان تصنع أنت فقال انظروا أسعد الناس حین قتل عثمان رضی اللہ عنه فاقتدوا به قال فقلنا هذا ابن عمر کف یده.

۴۱۷﴾ مرحوم العطار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یزید بن المہلب کا فتنہ اُٹھا تو لوگوں کا اس کے متعلق اِختلاف ہوا تو ہم محمد بن سفیان کے پاس گئے اور اُن سے کہا کہ آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اور ہم نے اس سے کہا کہ ہم کیا اِرادہ کریں؟ آپ سوچ کر بتائیں؟ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد سب سے نیک بخت آدمی کو دیکھو اور اس کی اِقتداء کرو، ہم نے کہا کہ یہ تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جس نے اپنا ہاتھ روک کے رکھا ہے۔

٭٭٭
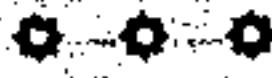
۴۱۸. حدثنا هشیم عن یعلی بن عطاء عن أبیه عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنهما قال زوال الدنیا بأسرها أهون علی اللہ من دم امریء مسلم یسفک بغیر حق.

۴۱۸﴾ ہُشیم نے یعلیٰ بن عطأ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دُنیا کا زوال ایک مسلمان کے ناحق خون بہانے سے کم تر ہے۔

٭٭٭

۴۱۹۔ حدثنا هشيم عن يونس بن عبيد عن حميد بن هلال قال قيل لسعد أيام تلك الفتن يا أبا اسحاق ألا تنظر في هذا الأمر فانک من اهل بدر وانک بقية اهل الشوریٰ ولک حال قال ماأنا بقميصي هذا بأحق مني بالخلافة وما أنا بالذي أقاتل حتى أوتي بسيف يعرف المؤمن الكافر والكافر من المؤمن فيقول هذا مؤمن فلا تقتله وهذا كافر فاقتله.

۴۱۹﴾ ہُشیم نے یونس بن عبید سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتنے کے زمانے میں کہا گیا کہ اے ابو اسحاق! کیا آپ کی نگاہ خلافت پر نہیں ہے؟ آپ تو اہلِ بدر، اور اہلِ شوریٰ میں سے ہیں، اور آپ کی ایک خاص شان ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت کہاں، میں تو اپنی اس قمیص کا بھی زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور میں اس وقت تک لڑنے والا نہیں ہوں جب تک مجھے ایسی تلوار نہ دیدی جائے جو مؤمن کو کافر سے اور کافر کو مؤمن سے پہچانے، اور وہ مجھے بتادے کہ یہ مؤمن ہے اِسے مت قتل کر، اور یہ کافر ہے اِسے قتل کر۔

✿…✿…✿

۴۲۰۔ حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال أخبرنا أسيد بن المتشمس عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بين يدي الساعة فتنة ثم قال أبو موسى والذي نفسي بيده مالي ولكم منها مخرج ان أدركناها فيما عهد الينا نبينا الا أن نخرج منها كما دخلناها لا نحدث فيها شيئا

۴۲۰﴾ ہُشیم، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اُسید بن المتشمس سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میرے اور تمہارے لئے ان فتنوں میں سے جن کی اطلاع آپ ﷺ نے دی تھی نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے ہم اس سے ویسے ہی نکل جائیں جیسے اس میں داخل ہوئے تھے اور اس میں کوئی نیا کام نہ کریں۔

✿…✿…✿

۴۲۱۔ حدثنا هشيم أخبرنا حصين حدثنا أبو حازم قال لما احتضر الحسن بن علي رضى الله عنهما أوصى أ ن يدفن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الا أن يكون في ذلک تنازع أو قتال فيدفن في مقابر المسلمين فلما مات جاء مروان بن الحكم في بني أمية ولبسوا السلاح وقال لا يدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم منعتم عثمان فنحن نمنعكم فخافوا أن يكون بينهم قتال قال أبو حازم قال أبو هريرة أرأيت لو ابنا لموسى أوصى أن يدفن مع ابيه فمنع ألم يكن ظلموا قلت بلى قال فهذا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمنع أن يدفن مع أبيه ثم انطلق أبو هريرة الى الحسين رضى الله عنهما فكلمه

وناشده الله وقال أوصى أخوك ان خفت أن يكون قتالا فردوني الى مقابر المسلمين فلم يزل به حتى فعل وحمله الى البقيع فلم يشهده أحد من بني أمية الا خالد بن الوليد بن عقبة فانه ناشدهم الله وقرابته فخلوا عنه فشهددفنه مع الحسين رضي الله عنه

۴۲۱ ہُشیم نے حصین سے، انہوں نے ابوحازم سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کردیا جائے لیکن اگر جھگڑے اور جنگ وقتال کی نوبت آئے تو انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا جائے۔ پھر جب وہ فوت ہوگئے تو مروان بن الحکم بنی اُمیہ کے پاس گیا تو سب نے اسلحہ پہنا اور کہا کہ (حضرت) حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی ﷺ کے ساتھ دفن نہ ہونے دیں گے، تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روکا تھا اب ہم تمہیں روکیں گے، اب اس بات کا خطرہ پیدا ہوگیا کہ ان کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی، تو حضرت ابوحازم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کا بیٹا یہ وصیت کرتا کہ اُسے اس کے باپ کے ہمراہ دفن کیا جائے پھر اُسے روک دیا جائے، تو کیا منع کرنے والے ظالم نہ ہوں گے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ہے، جسے اس کے باپ کے ساتھ دفن ہونے سے روکا جارہا ہے، پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے ان سے گفتگو کی اور اُن کو اللہ کا واسطہ دیا اور کہا کہ آپ کے بھائی نے وصیت کی تھی کہ اگر قتل وقتال کا خطرہ ہو تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردینا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلسل ان سے بات کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہوگئے، اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ لے کر وہ بقیع کے قبرستان چلے گئے، اس کے جنازے میں بنی اُمیہ کا کوئی فرد شریک نہ ہوا سوائے خالد بن الولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، انہوں نے انہیں اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کا واسطہ دیا تو لوگوں نے اس کا راستہ چھوڑا، پس وہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔

✿—✿—✿

۴۲۲۔ حدثنا ابن فضيل عن السري بن اسماعيل عن الشعبي عن سفيان بن الليل قال أتيت حسن بن علي رضي الله عنهما بعد رجوعه من الكوفة الى المدينة فقلت له يا مذل المؤمنين فكان مما احتج علي أن قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تذهب الليالي والأيام حتى يجتمع أمر هذه الأمة على رجل واسع السرم ضخم البلعم يأكل ولا يشبع وهو معاوية فعلمت أن امر الله تعالى واقع وخفت أن تجري بيني وبينه الدماء والله ما يسرني بعد اذ سمعت هذا الحديث أن لي الدنيا وما طلعت عليه الشمس والقمر واني لقيت الله تعالى بمحجمة دم امرىء مسلم ظلما.

۴۲۲ ابن فضیل نے، السری بن اسمٰعیل سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ سفیان بن لیل رحمہ

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کوفہ سے مدینہ لوٹے تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ اے مؤمنین کو ذلیل کرنے والے! اُنہوں نے مجھ پر جو حجت پیش کی، کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رات اور دن نہ ختم ہوں گے یہاں تک کہ اِس اُمّت کا معاملہ ایک ایسے شخص پر جمع ہوگا جو وسیع آنت والا اور بڑے حلق والا ہوگا، جو کھائے گا اور سیر نہ ہوگا، اور وہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، پس مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہو کر رہے گا، اور مجھے یہ ڈر ہوا کہ میرے اور اس کے درمیان خونریزی ہو جائے گی، اللہ کی قسم! مجھے پسند نہیں کہ یہ حدیث سُننے کے بعد میرے لئے دُنیا اور وہ چیز ہو جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں مسلمان کے ناحق خون کا بوجھ مجھ پر ہو۔

٭٭٭

۴۲۳. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي ابني هذا سيد وسيصلح الله على يديه بين فئتين من المسلمين عظيمتين

۴۲۳﴾ ہشیم نے یونس سے، وہ الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو عظیم جماعتوں کے مابین صُلح فرمادے گا۔

٭٭٭

۴۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال لقي علي رضى الله عنه أسامة بن زيد او ارسل اليه فقال له علي ما كنا نعدك الا من أنفسنا يا أسامة فلم تدخل معنا في هذا الأمر فقال أسامة يا أبا الحسن انك والله لوأخذت مشفر الأ سد لأ خذت بمشفرة الآخر معك حتى نهلك جميعا أونحيا جميعا فأما هذا الأمر التي أنت فيه فوالله ما كنت لأدخل معك فيه ابدا

۴۲۴﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے یا اُن کو بُلوایا اور کہا کہ آپ کو ہم اپنے لوگوں میں شمار کرتے تھے، اے (حضرت) اُسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! آپ ہمارے ساتھ اس جنگ میں شریک کیوں نہ ہوئے؟ تو حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! اللہ کی قسم! اگر آپ شیر کا ایک جبڑا پکڑتے اور دوسرا میں پکڑتا اور آپ کے ساتھ مل کر یہاں تک کہ ہم دونوں مرجاتے یا دونوں زندہ رہ جاتے، باقی رہا یہ معاملہ جس میں آپ ہیں تو میں اس میں کبھی بھی آپ کے ساتھ داخل نہ ہوں گا۔

٭٭٭

۴۲۵. وحدثنا نعيم قال سمعت من يذكر عن مالك بن مغول عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما انه قال لرجل يسأله عن القتال مع الحجاج أو ابن الزبير فقال له ابن

عمرمع أي الفريقين قاتلت فقتلت ففي لظى

﴿۴۲۵﴾ نعیم نے ایک آدمی سے، اُس نے مالک بن مغول سے انہوں نے نافع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ یا حجاج بن یوسف کے ہمراہ ہو کر لڑوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادفرمایا کہ ان دونوں جماعتوں میں سے جس کے ساتھ بھی تُو مل کر لڑے پھر مار دیا جائے تو تُو آگ میں جائے گا۔

٭...٭...٭

۴۲۶. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل قال قال عبد الله بن سلام كفوا عن هذا الشيخ لا تقتلوا يعني عثمان رضى الله عنه فانما بقي من أجله اليسير فاقسم بالله لئن قتلتموه ليسلن الله تعالى سيفه ثم لا يغمده الى يوم القيامة

﴿۴۲۶﴾ ضمام بن اسمٰعیل نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایا کہ رُک جاؤ اس بوڑھے آدمی سے یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل مت کرو بے شک اس کی عمر میں اب تھوڑی مدّت باقی ہے، مَیں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اُسے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اپنی تلوار نیام سے نکال دے گا پھر وہ اُسے نیام میں قیامت تک داخل نہ کرے گا۔

٭...٭...٭

۴۲۷. حدثنا ضمام بن اسماعيل المعافري عن أبي شريح المعافري قال قلت لا بن عمر أو قالوا له ألا ترى ما يصنع هؤ لاء القوم عملوا بخلاف السنة أفلا تامربالمعروف وتنهى عن المنكر قال بلى قالوا فانما نخاف عليك ولكنا نقوم معك قال فقوموا على بركة الله قالوا انا نخاف ولكنا نحمل السلاح قال أما هذا فلا.

﴿۴۲۷﴾ ضمام بن اسمٰعیل المعافری نے روایت کی ہے کہ ابوشریح المعافری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے یا سب لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ سُنّت کے خلاف عمل کر رہے ہیں؟ کیا آپ اُنہیں اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے؟ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا کیوں نہیں، لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپ پر اندیشہ ہے۔ لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادفرمایا کہ ٹھیک ہے کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ برکت دے، اُنہوں نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے لہٰذا ہم اَسلحہ اُٹھائیں گے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادفرمایا کہ اگر یہ کام ہے تو پھر کچھ نہیں۔

٭...٭...٭

۴۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي قال سمعت ميمون بن مهران يقول قال علي بن أبي طالب رضى الله عنه ما يسرني اني من احد سبعين من قتلة عثمان ان لي الدنيا ومافيها

۴۲۸﴾ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے دُنیا وَمَافِیہا ملے اور مَیں سَتَّرْ قاتلینِ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے ایک بن جاؤں یہ مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔

۴۲۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن ابن عباس قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول والله ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله

۴۲۹﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں ابن طاؤس سے، وہ اپنے والد سے، وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مَیں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

۴۳۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال لما وقعت فتنة عثمان رضي الله عنه قال رجل لأهله أوثقوني بالحديد فاني مجنون فلما قتل عثمان قال خلوا عني الحمد الله الذي شفاني من الجنون وعافاني من قتل عثمان

۴۳۰﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتنہ واقع ہوا تو ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے لوہے میں قید کر دو مَیں پاگل ہو چکا ہوں! جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل (شہید) کر دیئے گئے تو اس نے کہا مجھے رہا کر دو، الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیوانگی سے شفا دی اور مجھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے قتل سے معاف رکھا۔

۴۳۱. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن أيوب عن ابن سيرين عن ابن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا لا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض.

۴۳۱﴾ عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ایوب سے، انہوں نے ابن سیرین سے، انہوں نے ابن ابوبکرہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہونا، کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

۴۳۲. حدثنا ابن علية عن أيوب عن ابن سيرين قال نبئت أن سعدا كان يقول قد جاهدت اذ انا اعرف الجهاد ولا اقاتل حتى تأتوني بسيف له عينان ولسان وشفتان فيقول هذا مؤمن وهذا كافر.

۴۳۲﴾ ابن عُلَیّہ نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بے شک میں جہاد کر چکا ہوں، جبکہ میں جہاد کو جانتا تھا، اور اب میں نہیں لڑوں گا یہاں تک کہ تم میرے پاس ایسی تلوار لے آؤ جس کی دو آنکھیں، دو زبان اور دو ہونٹ ہوں، اور وہ یہ بتائے کہ مؤمن ہے اور فلاں کافر۔

۴۳۳. حدثنا عبد الوهاب الثقفي وأبو معاوية عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا وقال أبو معاوية من سل علينا السلاح فليس منا

۴۳۳﴾ عبدالوہاب الثقفی اور ابومعاویہ نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

۴۳۴. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما أتاه رجلان في فتنة ابن الزبير فقالا ان الناس قد صنعوا ماترى وأنت ابن عمر بن الخطاب وصاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فما يمنعك أن تخرج قال يمنعني أن الله تعالى حرم علي دم أخي المسلم قالا أولم يقل الله تعالى قاتلوهم حتى لا يكون فتنة ويكون الدين لله البقرة (۱۹۳) قال فقد قاتلنا حتى لم تكن فتنة وكان الدين لله فانتم تريدون أن نقاتل حتى تكون فتنة ويكون الدين لغير الله

۴۳۴﴾ عبدالوہاب الثقفی نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کے فتنے کے موقع پر دو آدمی آئے، انہوں نے کہا کہ بے شک لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ دیکھ رہے ہو، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، آپ کو خروج سے کس چیز نے روکا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات روک رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام کیا ہے، انہوں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے؟ اور پورا دین اللہ تعالیٰ کا ہو جائے؟ (اور حوالہ کے طور پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 193 کو پیش کیا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین اللہ کا ہو چکا تھا، اب تم یہ چاہتے ہو کہ ہم لڑیں یہاں تک کہ فتنہ بن جائے اور دین غیر اللہ کا ہو جائے؟

۴۳۵. حدثنا ابو عبد الصمد العمي حدثنا أبو عمران الجوني عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر رضى الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر أرأيت ان الناس قتلوا حتى تغرق حجارة الزيت من الدماء كيف أنت صانع قال قلت الله ورسوله

اعلم قال تدخل بيتک قلت فان أتي علي قال تأتي من أنت منه قال قلت فأحمل السلاح قال اذا تشترک معهم قال قلت فکيف أصنع يارسول الله قال ان خفت أن يبهرک شعاع السيف فالق طائفة من ردائک علی وجهک يبوء باثمک واثمه

۴۳۵﴾ ابوعبدالصمد العمی نے ابوعمران الجونی سے، انہوں نے عبداللہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اَے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا کیا خیال ہے جب لوگوں کو قتل کیا جائے گا، یہاں تک کہ "مقام زیت" کے پتھر ان کے خون میں ڈوب جائیں گے؟ تو اُس وقت کیا کرے گا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں داخل ہوجانا، مَیں نے عرض کیا کہ اگر کوئی مجھ پر وہاں بھی آ جائے تو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اپنے لوگوں میں چلے جانا، مَیں نے عرض کیا کہ کیا مَیں اَسلحہ اُٹھاؤں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تُو بھی اُن کے ساتھ شریک ہوجائے گا، مَیں نے عرض کیا پھر مَیں کیا کروں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تجھے اَندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھے حواس باختہ کردے گی تو اپنے چہرے پر اپنی چادر کا ایک ٹکڑا ڈال دینا، وہ اپنا گناہ اور تیرا گناہ اُٹھائے گا۔

✿ ✿ ✿

۴۳۶۔ حدثنا ابن ادریس عن یحیی بن سعید عن عبد الله بن عامر بن ربیعة قال قال عثمان رضی الله عنه یوم الدار من أعظم الناس عني غناء لرجل کف یده وسلاحه

۴۳۶﴾ ابن ادریس نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محاصرے کے دنوں میں لوگوں سے فرمایا مجھ پر سب سے زیادہ عنایت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ اور اپنے اَسلحے کو روک دے۔

✿ ✿ ✿

۴۳۷۔ حدثنا ابو معاویة عن الأعمش عن ابي صالح عن أبي هريرة قال دخلت علی عثمان رضی الله عنه یوم الدار فقلت یا أمیر المؤمنین طاب أضرب قال یا أبا هریرة أیسرک أن تقتل الناس جمیعا وایاي معهم قال قلت لا قال فانک والله لئن قتلت رجلا واحدا لکانما قتلت الناس جمیعا فرجعت ولم أقاتل قال أبو صالح وسمعت عبد الله بن سلام یوم قتل عثمان رضی الله عنه یقول والله لا تهریقوا محجما من دم الا ازددتم من الله بعدا۔

۴۳۷﴾ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ان کے محاصرے کے دنوں میں ان کے پاس آیا اور مَیں نے عرض کیا کہ اَے امیرالمؤمنین! خاموشی اختیار کرنی ہے یا لڑنا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اَے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) ! کیا تجھے یہ بات اچھی لگے گی کہ تُو سب لوگوں کو مجھ سمیت قتل کر دے؟ مَیں نے عرض کیا کہ نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر تُو ایک آدمی کو قتل کرے گا تو گویا کہ تُو نے سب انسانوں کو قتل کر دیا۔ اس پر مَیں واپس لوٹ گیا اور نہ لڑا۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن سلام سے سُنا وہ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم! اگر تم خون کا ایک قطرہ بھی بہاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاؤ گے۔

٭...٭...٭

۴۳۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دماء كم وأموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا

۴۳۸﴾ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر میں تم پر وہ حرام ہیں۔

٭...٭...٭

۴۳۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن ابراهيم قال قال عبد الله لا يزال الرجل في فسحة من دينه مالم يهريق دماً حراما فاذا أهراق دما نزع منه الحياء

۴۳۹﴾ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمیشہ اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے جب تک وہ خون نہیں بہاتا جب وہ خون بہا دیتا ہے تو اس سے حیا نکال دی جاتی ہے۔

٭...٭...٭

۴۴۰. حدثنا أبو معاوية عن ليث عن عطاء قال قال عبد الله بن سلام نجد عثمان رضي الله عنه في كتاب الله تعالى أميرا على الخاذل والقاتل

۴۴۰﴾ ابومعاویہ نے لیث سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس طرح پاتے ہیں کہ وہ بے وفاؤں اور قاتلوں پر اُمیر ہوں گے۔

٭...٭...٭

۴۴۱. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد قال سمعت عبد الله بن عامر يقول كنت مع عثمان رضي الله عنه في الدار فقال أعزم على كل من راى أن لي عليه سمعا وطاعة الا كف يده وسلاحه فان أفضلكم عني عناء من كف يده وسلاحه ثم قال قم يا ابن عمر فاجز بين الناس فقام ابن عمر وقام معه رجل من قومه من بني عدي وبني سراقة وبني مطيع ففتحوا الباب فدخل الناس فقتلوا عثمان قال عبد الله بن عامر قام عامر بن

ربيعة يصلي من الليل حيث شغب الناس في الطعن على عثمان رضي الله عنه فصلى من الليل ثم نام فأتي في المنام فقيل له قم فسل الله أن يعيذك من الفتنة التي أعاذ الله منها صالح عباده فقام فصلى ثم اشتكى فما خرج قط الا جنازة

۴۴۱﴾ عبدالوہاب الثقفی نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھا، اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ مَیں حکم دیتا ہوں ہر اُس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میری بات سُننا اور اطاعت کرنا اُس پر واجب ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اور اپنا اُسلحہ روکے رکھے، بے شک تم میں سے سب سے افضل مجھ پر عنایت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ اور اسلحہ روکے رکھے، پھر ارشاد فرمایا کہ اَے اِبن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! کھڑے ہوجاؤ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہوگئے اور اس کے ہمراہ اس کی قوم بنی عدی کے لوگ اور بنی سراقہ اور بنی مطیع کے لوگ کھڑے ہوگئے، پھر اُنہوں نے دروازہ کھول دیا لوگ اندر آئے اور اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کرڈالا، حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے تو عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔ جب نماز پڑھ چکے پھر سو گئے، کوئی ان کے پاس خواب میں آیا اور کہنے لگے کہ کھڑے ہوجاؤ! اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ تجھے فتنے سے محفوظ رکھے جس فتنے سے اس نے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھا ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پھر وہ ایسے بیمار ہوئے کہ گھر سے نہ نکل سکے اور ان کا جنازہ ہی اٹھا۔

✿...✿...✿

۴۴۲۔ حدثنا اسهل بن يوسف عن حميد عن ميمون بن سياه عن جندب قال ستكون فتن قلنا يا أبا عبد الله فما تأمرنا قال الأعض ليكن أحدكم حلس بيته فاله لا ينبجس لها أحد الا أردته

۴۴۲﴾ سہل بن یوسف نے، حمید سے، انہوں نے میمون بن سیاہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب فتنے ہوں گے، ہم نے کہا اَے ابوعبداللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا کہ زمین، تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے شک اس کی طرف کوئی نہیں کھنچتا مگر وہ فتنے اُسے اُلٹا دیتے ہیں۔

✿...✿...✿

۴۴۳۔ حدثنا صدقة الصنعاني عن رباح بن زيد عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما أصيب علي رضي الله عنه وبايع الناس الحسن قال قال لي زياد أتريد أن يستقيم لكم الأمر قال قلت نعم قال فاقتل فلانا وفلا نا ثلاثة من أصحابه قال قلت أليس قد صلوا صلاة الغداة قال بلى قال قلت فلا والله ما الى ذلك سبيل

۴۴۳﴾ صدقہ الصنعانی نے رباح بن یزید سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور لوگ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے لگے تو زیاد نے مجھ سے کہا کہ کیا تُو چاہتا ہے کہ تم لوگوں کا معاملہ بالکل سیدھا ہو جائے؟ مَیں نے کہا کہ جی ہاں! زیاد نے کہا کہ تب فلاں، فلاں اور فلاں اس کے تین ساتھیوں کو قتل کر ڈالو۔ مَیں نے کہا کہ کیا اُنہوں نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی، کہا کہ کیوں نہیں، مَیں نے کہا کہ پھر تو اُن کے قتل کا کوئی جواز نہیں ہے۔

۰۰۰

۴۴۴. حدثنا صدقة عن رباح عن معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه لم يتهيأ لقتال احد من أهل القبله الا لقتال نجدة الحروري حين خاف أن يصدوه عن البيت

۴۴۴﴿ صدقہ نے رباح سے انہوں نے، معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی بھی کسی اہلِ قبلہ کے قتال کے لئے تیار نہ ہوئے سوائے خوارج کے، اور وہ بھی اس وقت جب اُنہیں اَندیشہ ہوا کہ وہ اُنہیں بیت اللہ سے روک دیں گے۔

۰۰۰

۴۴۵. حدثنا المطلب بن زياد عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال رايت عليا رضي الله عنه رافعا حضنية في سكة بني فلان يقول اللهم اني أبرأ اليک من دم عثمان

۴۴۵﴿ مطلب بن زیاد نے عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فلاں لوگوں کی گلی میں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اَے اللہ! مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون سے بری ہوں۔

۰۰۰

۴۴۶. حدثنا عيسى بن يونس عن اسماعيل بن أبي خالد عن زيد ابن وهب سمع حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول يقتتل بهذا الحائط يعني فئتان من المسلمين قتلاهما قتلى جاهلية

۴۴۶﴿ عیسیٰ بن یونس نے اِسمٰعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے، زید ابن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نشیبی زمین میں مسلمانوں کی دو جماعتیں باہم لڑیں گے، ان کے مقتولین جاہلیت کے مقتولین ہوں گے۔

۰۰۰

۴۴۷. حدثنا عتاب بن بشير الجزري عن خصيف عن زياد بن أبي مريم عن حذيفة بن اليمان انه لما أتاه قتل عثمان رضي الله عنه وهو مريض قال أجلسوني فرفع يديه ثم قال

اللهم اني أشهدك أني لم آمر ولم أشرك ولم ارض يقولها ثلاث مرات

﴿۴۴۷﴾ عتاب بن بشیر الجزری نے خصیف سے، انہوں نے زیاد بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہید) ہونے کی اطلاع پہنچی تو وہ بیمار تھے انہوں نے کہا مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے اُن کو بٹھایا، اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر فرمایا کہ اَے اللہ! مَیں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ مَیں نے نہ اس کا حکم دیا نہ مَیں اس میں شریک ہوا اور نہ مَیں اس سے راضی ہوں، یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

○...○...○

۴۴۸. حدثنا أبو معاوية عن أبي مالك الأشجعي عن سالم بن أبي الجعد عن ابن الحنفية وابن عباس قالا قيل لعلي رضى الله عنه هذه عائشة تلعن قتلة عثمان فرفع علي يديه حتى بلغ بهما وجهه وقال وأنا ألعن قتلة عثمان لعنهم الله في السهل والجبل يقولها مرتين أو ثلاثا ثم التفت الينا ابن الحنفية فقال أما في و في هذا يعني ابن عباس شاهدا عدل

﴿۴۴۸﴾ ابومعاویہ نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے سالم بن ابو الجعد سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے قاتلوں پر لعنت کرتی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ ان کو چہرے تک بُلند کیا، اور فرمایا مَیں بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو، ہموار زمین اور پہاڑوں پر یہ بات اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ فرمائی، سالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ پھر ابن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میرے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق دو عادل گواہ موجود ہیں۔

○...○...○
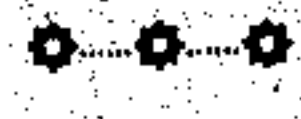
۴۴۹. حدثنا أبو معاوية عن عاصم الأحول عن أبي كبشة السدوسي قال سمعت أبا موسى ان من ورائكم فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي خير من الراكب قالوا فما تأمرنا قال كونوا أحلاس البيوت

﴿۴۴۹﴾ ابومعاویہ نے عاصم الاحول سے، انہوں نے ابو کبشہ السدوسی سے روایت کی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بے شک تم پر آگے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے آ رہے ہیں جس میں صبح کو آدمی مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا، ان فتنوں میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا سوار سے بہتر ہے، لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ!

○ ○ ○

۴۵۰. حدثنا أبو معاوية حدثنا عاصم بن محمد عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال يوم قتل عثمان رضي الله عنه والله لئن قتلتموه لا تصلوا جميعا أبدا ولا تحجوا جميعا أبدا ولا تجبون فينا جميعا أبدا الا أن تحضر الأبدان والأهواء مختلفة

۴۵۰﴾ ابومعاویہ نے عاصم بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) کے دن فرمایا کہ اگر تم اُسے قتل (شہید) کردو گے تو نہ کبھی اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی اکٹھے حج کرسکو گے۔

○—○—○

۴۵۱. حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن عبدالله بن ابي الهذيل قال خباب بن الأرت لابنه حين وقع الناس في أمر عثمان رضي الله عنه فقال كأني بهؤلاء قد خرجوا في أدنى فتنة فاذا لقيتهم فيها فكن كخير ابني آدم

۴۵۱﴾ محمد بن یزید الواسطی نے العوم بن حوشب سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوالہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت خباب بن اَرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ یہ لوگ قریبی فتنہ میں نکل چکے ہیں، جب تُو ان سے ملے تو حضرت آدم علیہ السلام کے اچھے بیٹے کی طرح پیش آنا۔

○—○—○

۴۵۲. حدثنا عبدة بن سليمان الكلابي عن عاصم الأحوال عن زرارة وأبي عبدالله سمعا عليا رضي الله عنه يقول والله ما أمرت والله ما شركت ولا قتلت رضيت يعني قتل عثمان رضي الله عنه.

۴۵۲﴾ عبدہ بن سلیمان الکلابی نے عاصم الاحول سے، انہوں نے زرارہ اور ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم اور نہ میں نے حکم دیا، نہ میں شریک ہوا، نہ میں نے قتل کیا اور نہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) پر راضی ہوں۔

○—○—○

۴۵۳. حدثنا عبدالوهاب الثقفيّ عن أيوب عن محمد عن ابن ابي بكرة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ألا لا ترجعن بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض الا ليبلغ الشاهد منكم الغائب ألا ان دماء كم وأموالكم وأحسبه قال وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألكم عن أعمالكم ألا فلا ترجعن بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليبلغ الشاهد منكم الغائب.

۴۵۳﴾ عبدالوہاب الثقفی نے ایوب سے، انہوں نے محمد سے، انہوں نے ابن ابو بکرہ سے، انہوں نے اپنے والد

سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو خبردار! جو تم میں موجود ہیں وہ دوسروں تک یہ بات پہنچادیں، خبردار! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس شہر میں، اس مہینہ میں یہ حرام ہیں اور عنقریب تم اپنے رَبّ سے ملوگے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا، خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، خبردار! جو تم میں سے حاضر ہیں وہ دوسروں تک پیغام پہنچادیں۔

○ ○ ○

۴۵۴. حدثنا حفص بن غياث عن عاصم عن سيار بن سلامة قال دخلنا على أبي برزة حين تفرق الناس فقال الله أغبط الناس عندي عصابة ملبدة خماص البطون من أموالهم خفيف ظهورهم من دمائهم.

۴۵۴﴾ حفص بن غیاث نے عاصم سے روایت کی ہے کہ سیار بن سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جب کہ لوگ بکھر گئے تھے، حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ قابلِ رَشک میرے نزدیک وہ پَراگندہ حال جماعت ہے جن کے پیٹ لوگوں کے مالوں سے خالی ہیں، اور جن کی پیٹھیں لوگوں کے خون سے آلودہ نہیں ہیں۔

○ ○ ○

۴۵۵. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شرقد اقترب قد أفلح من كف يده

۴۵۵﴾ حفص بن غیاث نے الاعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے، وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اس سے اپنا ہاتھ روکے رکھا۔

○ ○ ○

۴۵۶. حدثنا ابن ادريس عن هشام عن محمد بن سيرين قال دخل زيد بن ثابت على عثمان رضى الله عنهما فقال هذه الأنصار بالباب يقولون ان شئت كنا أنصار الله مرتين فقال أما القتال فلا

۴۵۶﴾ ابن ادریس نے، ہشام سے روایت کی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یہ انصار دروازے پر موجود ہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ چاہیں تو ہم اللہ کے دین کی دوسری مرتبہ بھی مدد کریں گے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر چہ قتل وقتال کے ذریعہ ہو تو پھر نہیں۔

○ ○ ○

۴۵۷. حدثنا ابن أبي غنية عن صدقة بن المثنى عن جده رباح بن الحارث قال سمعت

الحسن بن علي رضى الله عنهما وهو يخطب الناس بالمدائن فقال ألا ان أمر الله واقع وان كره الناس واني ما أحب أن لي من أمة محمد صلى الله عليه وسلم مثقال حبة خردل يهراق ملء محجمة من دم اذ علمت ما ينفعني مما يضرني واني لا أجد لي ولكم فالحقوا بطمأنيتكم يعني مأمنكم

۴۵۷﴾ ابن ابی غُنیہ نے صدقہ بن المثنیٰ سے، انہوں نے اپنے دادا رباح بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ مَیں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مدائن میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا کہ اس میں اُنہوں نے فرمایا کہ خبردار! اللہ کا حکم واقع ہوکر رہے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار لگے، اور مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے اُمّتِ محمّدﷺ کا ذرّہ برابر بھی خون ہو جو بہہ رہا ہو، جب مَیں اپنے فائدے یا نقصان کی چیزوں کو جان چکا ہوں، مَیں تمہارے اور اپنے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا۔ لہٰذا اپنے اَمن کی جگہوں پر چلے جاؤ!

✿ ✿ ✿

۴۵۸۔ حدثنا ابن أبي غنية عن حفص بن عمر بن أبي الزبير قال قال عمر بن عبد العزيز اذا كان لك امام يعمل بكتاب الله وسنة رسول الله فقاتل مع امامك واذا كان عليك امام لا يعمل بكتاب الله ولا سنة رسول الله فخرج عليه خارجي يدعو الى كتاب الله وسنة رسول الله فاجلس في بيتك

۴۵۸﴾ ابن ابی غُنیہ نے حفص بن عمر بن ابی الزبیر سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تیرا امام ہو جو کتاب اللہ پر عمل کرے اور سُنّتِ رسول اللہﷺ پر عمل کرے تو اپنے امام کے ہمراہ مل کر جہاد کر، اور اگر تیرا حکمران ایسا ہو کہ نہ کتاب اللہ پر عمل کرے اور نہ سُنّتِ رسول اللہﷺ پر عمل کرے، تو اس کے خلاف کوئی خروج کرے جو کتاب اللہ اور سُنّتِ رسول اللہﷺ کی طرف دعوت دے تو اپنے گھر میں بیٹھ جانا۔

✿ ✿ ✿

۴۵۹۔ حدثنا بقية بن الوليد عن سليمان الأنصاري عن الحسن عن الأحنف بن قيس قال بايعت علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال فرآني ابو بكرة وأنا متقلد سيفا فقال ما هذا يا ابن أخي قلت بايعت عليه قال لا تفعل يا بن أخي فان القوم يقتتلون على الدنيا وانما أخذوها بغير مشورة قلت فأم المؤمنين قال امرأة ضعيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يفلح قوم يلي أمرهم امرأة

۴۵۹﴾ بقیہ بن الولید نے سلیمان الانصاری سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی، مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار لٹکائے دیکھا تو پوچھا کہ اے بھتیجے! ایسا نہ کر، بے شک یہ دُنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور دُنیا اُنہوں نے بغیر مشورہ کے لی ہے، مَیں نے کہا کہ تو اُمّ المؤمنین

کا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ وہ کمزور عورت ہے، مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ قوم کامیاب نہ ہوگی جن کے کاموں کی سربراہ عورت ہو۔

٭ ٭ ٭
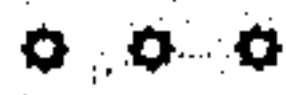
۴۶۰. حدثنا أبو خالد الأحمر عن أبي مالک الأشجعي عن أبي حازم عن أبي هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليرفعن لي رجال وأنا على الحوض حتى اذا عرفوني وعرفتهم اختلجوا دوني فأقول يا رب أصحابي فيجيبني مجيب انک لا تدري ما أحدثوا بعدک

۴۶۰۔ ابوخالد الاحمر نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مَیں حوضِ کوثر پر ہوں گا تو میرے سامنے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک جب مَیں اُنہیں اور وہ مجھے پہچان لیں گے، تو وہ مجھ سے روک دیئے جائیں گے، مَیں عرض کروں گا کہ اَے میرے رَبّ! یہ تو میرے ساتھی ہیں، مجھے ایک جواب دینے والا جواب دے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا، بدعات کیں۔

٭ ٭ ٭

۴۶۱. هدثنا عبد الوهاب عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن كعب بن مرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فتنة حاضرة فمر رجل مقنع رأسه نصف النهار في شدة الحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا يومئذ على الهدي قال فقمت فأخذت بمنكبيه وحسرت عن رأسه وأقبلت بوجهه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هذا قال نعم فاذا هو عثمان رضى الله عنه

۴۶۱۔ عبدالوہاب نے خالد الحذاء سے، انہوں نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ کعب بن مرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آنے والے فتنے کا ذکر کیا، تو ایک شخص سَر کوڈھانپے نصف النہار میں گرمی کی شدت میں وہاں سے گزرا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اُس دِن ہدایت پر ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں کھڑا ہوا اور مَیں نے اس شخص کو دونوں کندھوں سے پکڑا اور اُس کے سَر سے چادر ہٹائی، اور اس کے چہرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیر دیا، مَیں نے عرض کیا کہ یہ شخص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں، وہ شخص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

٭ ٭ ٭
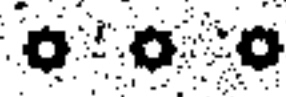
۴۶۲. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الأول كفل منها لأنه أول من سن القتل

۴۶۲۔ وکیع سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ حضرت عبداللہ بن مرّہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے، تو حضرت آدم علیہ

السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

۰ ۰ ۰

۴۶۳. حدثنا عيسى عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا أنه قال كفل من دمها

۴۶۳ عیسیٰ، الاعمش سے، وہ عبداللہ بن مرّہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس اِنسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے، مگر یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کے گناہ کا بوجھ اٹھایا۔

۰ ۰ ۰

۴۶۴. حدثنا وكيع عن الأعمش عن ابي وائل عن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول ما يقضي بين الناس يوم القيامة في الدماء يجيء الرجل آخذا بيد الرجل يقول يا رب هذا قتلني فيقول فيم قتلته فيقول يا رب قتلته لتكون العزة لفلان قال فيقول فانها ليست له بؤ بعملك ويجئ الرجل آخذ بيد الرجل فيقول هذا قتلني فيقول فيم قتلته فيقول لتكون العزة لله قال فيقول فان العزة لي

۴۶۴ وکیع، الاعمش سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دِن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا، ایک آدمی دوسرے آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا کہ اَے میرے رَبّ! اس نے مجھے قتل کیا تھا، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اِسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اَے میرے رَبّ! مَیں نے اِسے اس لئے قتل کیا تا کہ عزّت فلاں شخص کے لئے ہو جائے، ارشاد ہوگا کہ عزّت اُس کے لئے نہیں، یہ تو اپنے عمل کا بوجھ اُٹھائے گا، اور ایک شخص دوسرے شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے کہ اس نے مجھے قتل کیا ہے، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اِسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا تا کہ عزّت اللہ کے لئے ہو، ارشاد ہوگا کہ تمام عزّتیں میرے لئے ہیں۔

۰ ۰ ۰

۴۶۵. حدثنا وكيع وعيسى بن يونس عن الأعمش عن ابراهيم عن عبدالله قال لا يزال الرجل في فسحة من دينه ما نقيت كفه من الدم فاذا غمس يده في دم حرام نزع منه الحياء.

۴۶۵ وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے، الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے، جب تک اس کا ہاتھ خون سے رَنگا ہوا نہ ہو، جب وہ اپنا ہاتھ حرام خون میں ملوث کر دیتا ہے تو اُس سے حیا کو نکال دیا جاتا ہے۔

۰ ۰ ۰

۴۶۶. حدثنا وكيع عن عيينة بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي بكرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل معاهدا في غير كنهه حرم الله عليه الجنة

۴۶۶ وکیع نے عُیینہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس نے کسی معاہدہ کئے ہوئے ذمّی کو بغیر کسی وجہ کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جنت حرام فرمادیتا ہے۔

✿ ✿ ✿

۴۶۷۔ حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شرقد اقترب من فتنة عمياء صماء بكماء القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي ويل للساعي فيها من الله تعالى يوم القيامة.

۴۶۷﴾ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے ثور بن زید سے، انہوں نے ابوالغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے وہ ایک اندھا، بہرا اور گونگا فتنہ ہے، اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہے، اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا کوشش کرنے والے سے بہتر ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہلاکت ہے اس فتنے میں کوشش کرنے والے کیلئے۔

✿ ✿ ✿

۴۶۸۔ حدثنا عبدالعزيز عن زيد بن أسلم عن من حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى صلاة الصبح فلا تخفروا الله في جواره فانه من الله في جواره طلبه الله ثم أدركه ثم كبه على منخره في جهنم

۴۶۸﴾ عبدالعزیز نے، زید بن اسلم سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی (وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے) پس تم اللہ کی پناہ کو مت توڑو، بے شک جس نے اللہ کی پناہ کو توڑا، اللہ تعالیٰ اُسے طلب کرے گا پھر اُسے پکڑ کر اُوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

✿ ✿ ✿

۴۶۹۔ حدثنا عبدالرزاق عن الأوزاعي عن عمير بن هانيء قال رأيت ابن عمر رضى الله عنهما يقول ابن الزبير ونجدة والحجاج يتهافتون في النار تهافت الذباب في المرق فاذا سمع المنادي أسرع اليه

۴۶۹﴾ عبدالرزاق، الاوزاعی سے، وہ عمیر بن ہانی سے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشادفرماتے ہیں کہ زُبیر، خوارج اور حجاج آگ میں بھنبھنا رہے ہیں، جیسے کہ مکھی شوربے میں بھنبھناتی ہے، جب پکار سُنی جاتی ہے تو اس کی طرف جلدی کی جاتی ہے۔

✿ ✿ ✿

۴۷۰۔ حدثنا وكيع عن عثمان بن واقد عن أبي الحصين قال رأيت ابن عمر ساجدا عند الكعبة بحيال الحجر وهو يقول اللهم اني أعوذ بك من شر ما تسوط به قريش

۴۷۰﴾ وکیع نے عثمان بن واقد سے روایت کی ہے کہ ابی الحصین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حطیم کے سامنے سجدہ ریز دیکھا وہ دُعا مانگ رہے تھے کہ اُے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو قریش پر مسلط ہو۔

✿ ✿ ✿

۴۷۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن عكرمة ابن خالد عن ابن عباس قال قتل علي وبايع الناس ابنه الحسن رضى الله عنهما جاء زياد الى ابن عباس فقال أتريدون أن يثبت لكم هذا الأمر قال نعم قال فأرسل الى فلان وفلان فاضرب أعناقهم قال ابن عباس أصلوا الغداة اليوم قال نعم قال فلا سبيل اليهم أراهم في ذمة لله فلما بلغ ابن عباس ماصنع زياد بعد قال ما أراه الا قد كان أشار علينا بالذي هو رأيه

۴۷۱﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاؤس سے، وہ عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا اور لوگوں نے ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو زیاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا یہ معاملہ پختہ رہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جی ہاں! تو زیاد نے کہا پھر فلاں اور فلاں کی گردنیں اُڑا دیجئے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا اُنہوں نے آج صبح کی نماز پڑھی ہے؟ زیاد نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پھر تو اُن کو قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے ذمہ میں داخل ہو گئے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بات پہنچی کہ زیاد نے اس کے بعد کیا کیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ میرا خیال یہ ہے کہ زیاد ہمیں بہکانے کی کوشش کی تھی۔

✿ ✿ ✿

۴۷۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن عمارة بن عبد عن حذيفة رضى الله عنه قال اياكم والفتن لا يشخص لها أحد فوالله ما شخص لها احد الا نسفته كما ينسف السيل انها تشبه مقبلة حتى يقول الجاهل هذا يشبه وتبين مدبرة.

۴۷۲﴾ عبدالرزاق، معمر سے وہ ابو اسحاق سے، وہ عمارہ بن عبد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم فتنوں سے بچنا، کوئی ان کے آگے خود کو کھڑا نہ کرے، جس نے اپنے آپ کو ان کے آگے کھڑا کیا تو وہ اُسے بہالے جائیں گے، جیسا کہ پانی کا ریلا بہالے جاتا ہے، یہ فتنے آتے ہیں تو مشتبہ ہوتے ہیں، ناواقف آدمی کہتا ہے کہ یہ معاملہ تو مشتبہ ہے، مگر جاتے ہوئے یہ فتنے واضح ہو جاتے ہیں۔

✿ ✿ ✿

وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلِ

ابوبکرمحمدبن احمدبن ریزہ،ابوالقاسم سلیمان بی أحمدالطبرانی

ابوعبدالرحمن بن خاتم المرادی،نعیم بن حمادرحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۷۳۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة رضى الله عنه قال فتنة ابن الزبير حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرداع المطبقة من أشرف لها أشرفت له ومن ماج فيها ماجت به

۴۷۳۔ عبدالرزاق، معمر سے، وہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زُبیر کا فتنہ تو فتنوں کی آہٹ ہے، اور چھا جانے والے بہت سے بڑے فتنے ابھی باقی ہیں، جس نے ان فتنوں کی طرف جھانکا تو یہ فتنے بھی اس کی طرف جھانکتے ہیں اور جو گھسے گا تو وہ فتنے اُسے موجوں کی طرح تھپیڑے ماریں گے۔

☆ ☆ ☆

۴۷۴۔ قال معمر وقال يحي بن أبي كثير عن ي هريرة قال اني لأعلم فتنة يوشک أن تكون التي قبلها معها كنفجة أرنب واني لأعلم المخرج منها قالوا وما المخرج منها قال ان امسک بيدي حتى يجيء من يقتلني

۴۷۴۔ معمر اور یحییٰ بن ابو کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں ایسے فتنے کو جانتا ہوں کہ جو فتنے اس سے پہلے تھے وہ ان کے مقابلے میں خرگوش کی دوڑ کی طرح معمولی ہوں گے، اور میں اُن فتنوں سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ہاتھوں کو روکے رکھوں یہاں تک کہ کوئی آکر مجھے قتل کر ڈالے۔

☆ ☆ ☆

۴۷۵۔ حدثنا محمد بن منيب العدني عن السري بن يحي عن الحسن قال قال جندب بن عبدالله واستكرهه بعض تلک الأمراء في بعض تلک الفتن فخرج به قال فبرز رجل من أهل الشام فقال من يبارز فبرز له رجل من أهل العراق قال فعدوت على الشامي بالرمح وايم الله ما اريد الا ان احجز بينهما قال فقلت اليک اليک فلم أزل به حتى انصرف قال فو الله اني لأذكر عدوي تلک بعدما انام نومة فيمتنع مني نومي بقية ليلتي واني لأذكرها بعدما يوضع طعامي بين يدي فيمتنع مني حتى ما أصل اليه

۴۷۵ محمد بن منیب العدنی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعض اُمراء نے ان فتنوں میں نکلنے پر مجبور کیا۔ تو وہ نکل گئے، اہلِ شام کے لشکر میں سے ایک شخص نکلا اور کہنے لگا کہ کون ہے جو مجھ سے لڑے گا؟ اہلِ عراق میں سے ایک آدمی اس کے مقابلے کے لئے نکلا، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا نیزہ لے کر شامی پر حملہ کیا اللہ کی قسم میرا ارادہ صرف یہ تھا کہ میں ان دونوں کے درمیان رُکاوٹ بن جاؤں میں نے شامی سے کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! میں مسلسل اُسے کہتا رہا یہاں تک کہ وہ واپس ہو گیا۔ اللہ کی قسم! جب میں نے سونے کا ارادہ کیا تو مجھے اپنا وہ حملہ کرنا یاد آیا پس میری نینداس کے بعد سے ختم ہوگئی، اور جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی وہ حملہ کرنا مجھے یاد آتا ہے، پس کھانا بھی مجھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ میں اس تک نہیں پہنچ پاتا ہوں۔

۰ ۰ ۰

۴۷۶. حدثنا محمد بن منیب عن السری بن یحي عن مالک بن دینار قال لما أبیحت المدینه أخذ أبو سعید الخدري رضی اللّٰه عنه في الجبل فتبعه رجل من أهل الشام فلما رآه أبو سعید أنه لا ینصرف عنه أقبل علیه بالسیف فقال الیک الیک قال فأبی الشامي الا أن یوقعه فلما رأی ذلک أبو سعید القی السیف وقال لئن بسطت الي یدک لتقتلني ما أنا بباسط یدي الیک لأقتلک اني أخاف اللّٰه رب العالمین قال فأخذ الشامي بیده فأنزله من الجبل قال أبو سعید لقد رایتني اقاتل مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم في هذا المکان المشرکین قال فقال له الشامي من أنت قال أنا أبو سعید الخدري قال فقال له اذهب بارک اللّٰه فیک

۴۷۶ محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ میں قتل عام کو مباح کر دیا گیا تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہاڑ پر چلے گئے۔ اُن کے پیچھے ایک شامی آیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے دیکھا کہ وہ واپس نہیں جا رہا ہے تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف تلوار لہرائی اور کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! مگر شامی نے اُسے گرفتار کئے بغیر واپس جانے سے اِنکار کر دیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اپنی تلوار پھینک دی اور فرمانے لگے کہ تو میرے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تیرے قتل کے لئے ہاتھ دراز نہیں کروں گا میں اللہ سے جو رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے ڈرتا ہوں، شامی نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ سے پکڑا اور پہاڑ سے اُتارا، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر مشرکین سے لڑا تھا۔ شامی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا میں ابوسعید الخدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں، شامی نے اُس سے کہا کہ آپ تشریف لے جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

۰ ۰ ۰

۴۷۷. حدثنا جرير عن ليث عن طاوس عن ابن عباس قال قال علي رضی اللّٰہ عنهم والله ما قتلت ولا أمرت ولكني غلبت

۴۷۷﴾ جریر، لیث سے، وہ طاؤس سے، وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور نہ ان کے قتل کا حکم دیا، مگر میں نے لوگوں کے سامنے مغلوب ہو گیا۔

۴۷۸. حدثنا مروان بن معاوية عن سلمة بن نبيط عن الضحاک أن رجلا كان يقوم على رأس الأمير سأله قال يؤتى بالرجل الى الأمير لا أدري ما حاله فيأمرني أن أضرب عنقه قال لا تضرب عنقه قال فان الأمير يأمرني قال وان أمرک الأمير فلا تطعه قال اذا يضرب عنقي قال فكن أنت المضروب عنقه

۴۷۸﴾ مروان بن معاویہ نے سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ضحاک کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جو امیر کے سر پر ڈیوٹی دیتا تھا اس نے حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی کو امیر کے پاس لایا جاتا ہے مجھ اس کا حال معلوم نہیں، امیر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہے؟ تو حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی گردن نہ مارو! اس شخص نے کہا کہ امیر نے مجھے حکم دیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اگر چہ امیر نے تجھے حکم دیا ہو، اس کی اطاعت کر! اس نے کہا پھر تو امیر میری گردن مار دے گا؟ حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شخص بن جا جس کی گردن ماری گئی ہو۔

۴۷۹. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع لا ترجعن بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

۴۷۹﴾ عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے ابی الضحیٰ سے روایت کی ہے کہ مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

۴۸۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن مجاهد قال كنت في الغزو فلما رجعت قال لي ابن عمر رضی اللّٰہ عنه يا مجاهد كفر الناس بعدک هذا ابن الزبير وأهل الشام يقتل بعضهم بعضا

۴۸۰﴾ عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں تھا۔ جب

وہاں سے لوٹا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اے مجاہد! لوگوں نے تیرے بعد کفر کیا۔ یہ ابن زبیر اور اہل شام دونوں ایک دوسرے کو قتل کرتے پھرتے تھے۔

۞ ۞ ۞

۴۸۱. حدثنا وكيع عن الأعمش عن ثابت بن عبيد عن أبي جعفر الأنصاري قال رأيت عليا رضى الله عنه مختبئا بسيفة جالسا في ظلة النساء قال فسمعته يقول حين قتل عثمان رضى الله عنه تبالكم سائر اليوم.

۴۸۱ وکیع ،الاعمش سے، وہ ثابت بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ ابی جعفر الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اپنی تلوار سمیت چھپ گئے اور گھر میں عورتوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ لوگو! تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے ہلاکت ہے۔

۞ ۞ ۞

۴۸۲. حدثنا وكيع عن مسعر عن عمران بن عمير عن كلثوم الخزاعي قال سمعت ابن مسعود يقول ما أحب أني رميت عثمان بسهم قال مسعر آراه قال أريد قتله ولا لي مثل أحد ذهبا

۴۸۲ وکیع ،مسعر سے، وہ عمران بن عمیر سے، وہ کلثوم الخزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ ،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس کے قتل کے ارادہ سے ایک تیر مارتا خواہ مجھے اُحد پہاڑ کے برابر سونا حاصل ہو۔

۞ ۞ ۞

۴۸۳. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو قال حدثني بعض الأشياخ عن كعب أنه كان يقول ما أثار الفتنة قوم الا كانوا لها جزرا

۴۸۳ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ بعض الاشیاخ ،حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جو لوگ فتنہ اُٹھاتے ہیں آخر وہی اُس کی غذا بن جاتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۴۸۴.حدثنا بقية بن الوليد عن الأحوص عن أبي عون عن سعيد بن المسيب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعان على قتل مسلم بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوبا بين عينيه آيس من رحمة الله

۴۸۴ بقیہ بن الولید نے الاحوص سے، انہوں نے ابوعون سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے قتل میں ایک بات کے ذریعہ بھی تعاون کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔

۴۸۵۔ حدثنا ابن المهدي عن همام بن يحيٰ عن قتادة قال قال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه مثل الناس في الفتنة كمثل قوم كانوا في سفر فغشيتهم ظلمة فقام بعضهم وتعسف بعضهم فانجلت وقد حادوا عن الطريق

۴۸۵﴾ ابن المہدی نے ہمام بن یحیٰ سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو سفر میں ہوں اور انہیں اندھیرا ڈھانپ دے، ان میں سے بعض کھڑے رہ جاتے ہیں، اور بعض چلتے رہتے ہیں۔ پھر وہ اندھیرا چھٹ جاتا ہے تو وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۴۸۶۔ حدثنا وليد بن مسلم عن ابن جابر عن القاسم أبي عبدالرحمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا انبئكم بدواء الفتنة ان الله لا يحل فيها شيئا حرمة قبل ذلك فما بال أحدكم يستأذن بباب أخيه ثم يأتيه الغد فيقتله

۴۸۶﴾ الولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ القاسم ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں فتنہ کی دواء کے متعلق نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے جو چیز اس سے پہلے حرام کی ہے اُسے فتنے میں حلال نہیں کرتا، تمہاری کیا حالت ہے کہ تم اپنے بھائی کے دروازے پر آکر اُس سے اجازت مانگتے ہو پھر اگلے دن اس کے پاس آکر اُسے قتل کر دیتے ہو۔

۞ ۞ ۞
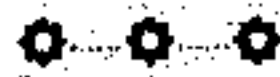
۴۸۷۔ حدثنا ابن أبي عدي عن ابن عون عن محمد قال لما اجتمعوا على باب عثمان رضي الله عنه قيل له لو خرجت في كتيبتك عسى ان رأوها رجعوا قال فخرج عثمان في كتيبته قال فيستل من أولئك رجل ويستل من هؤلاء رجل فاضطربا بأسيافهما فحانت من عثمان التفاتة فقال في نزعي وتأميري يقتتلون فرجع فدخل الدار فما أعلمه خرج بعد ذلك حتى قتل قال محمد وقعت الفتنة حين وقعت وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لعشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أو قطار المدينة قال محمد فأتاه ابن الزبير وابن عمر والحسن بن علي لعشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أقطار المدينة قال ابن عون وقال نافع لبس ابن عمر الدرع مرتين ولبثت ان أبا هريرة كان يطيف بالدار فيقول أم طاب أم ضربا

۴۸۷﴾ ابن ابی عدی نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلوائی لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جمع تھے تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ اپنے لشکر سمیت باہر نکلے تو ممکن ہیں اُسے دیکھ کر بلوائی لوگ واپس چلے جائیں؟ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لشکر سمیت باہر نکلا تو ان میں سے ایک آدمی نے نیام سے تلوار

نکالی، اور دوسری طرف سے بھی ایک آدمی نے تلوار نکالی، پھر یہ دونوں تلواروں کے ساتھ باہم اُلجھ گئے، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک قسم کی بے چینی طاری ہوگئی۔ فرمانے لگے۔ میری موجودگی اور میری امارت میں یہ باہم قتل وغارتگری کر رہے ہیں! پھر آپ واپس گھر لوٹ آئے، اس کے بعد کبھی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیئے گئے، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہوا تو اُس وقت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تعداد میں دس ہزار 10000 یا اس سے زائد تھے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنہیں اجازت دیتے تو وہ بلوائیوں کو مارتے اور مدینہ کے اطراف سے اُنہیں باہر نکال دیتے، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ابن الزبیر، ابن عمر، اور حسن بن علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی آئے تھے، حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ذرع دومرتبہ پہنی، اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے گھر کے چاروں طرف چکر لگاتے تھے، اُنہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا تھا، خاموش رہنا ہے؟ یا لڑنا ہے؟

٭ ٭ ٭

۴۸۸. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبير أن عثمان رضي الله عنه قال يوم حوصربم يستحلون قتلي وانمايحل القتل على ثلاثة من كفر بعد ايمان وزنا بعد أحصان أو قتل نفسا بغير نفس ولم آت من ذلك شيئا والله لئن قتلتموني لا تصلوا جميعا ولا تجاهدوا عدوا جميعا الاعن اهواء متفرقة

۴۸۸﴾ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، وہ عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے قتل کو کس بنیاد پر جائز سمجھتے ہو؟ حالانکہ قتل تین وجوہ سے جائز ہوتا ہے:

نمبر1: جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے۔

نمبر2: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے۔

نمبر3: یا کسی کو قتل کے بدلے میں قصاص کے طور پر قتل کیا جائے۔

اللہ کی قسم! اگر تم مجھے قتل کرو گے تو نہ کبھی اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی دشمن کے خلاف اکٹھے جہاد کر سکو گے ہاں یہ کہ خواہشات متفرق ہو جائیں گی۔

٭ ٭ ٭

۴۸۹. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبير قال قال عبد الله بن سلام والله ليقتلن في عثمان قوم هم اليوم في اصلاب اباثهم ما ولدوا بعد

۴۸۹﴾ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں وہ لوگ قتل کر دیئے جائیں گے جو آج اپنے

باپوں کی پیٹھ میں ہیں، اور ابھی تک پیدا نہیں ہوئے ہیں۔

✿ ✿ ✿

۴۹۰. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن عبد الرحمن بن فضالة قال لما قتل قابيل أخاه هابيل مسخ الله عقله وخلع فؤاده فلم يزل تائها حتى مات

۴۹۰﴾ ابوالمغیرہ نے، ابوبکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور اس کے دِل کو خالی کر دیا۔ وہ ہمیشہ پریشان رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔

✿ ✿ ✿

۴۹۱. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن خليفة عن الحسن قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم أمراء سوء وأئمة سوء وذكر ضلالة بعضهم تملأ مابين السماء والأرض قال قيل يارسول الله ألا نضرب وجهه بالسيف قال لا ما صلى أو قال ما صلوا الصلاة فلا.

۴۹۱﴾ المعتمر بن سلیمان اپنے والد سے، وہ خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بُرے حکمرانوں کا ذکر کیا، اور ان کی بعض گمراہیوں کا ذکر کیا جو آسمان اور زمین کے مابین فضا کو بھر دیں گی، عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کے چہرے اپنی تلواروں سے نہ ماریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔

✿ ✿ ✿

۴۹۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن الحجاج ابن فرافصة عن محمد بن عجلان عن رجل من جهينة عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال سترون أمورا تنكرونها فعليكم بالصبر ولا تغيروا ولا تقولوا نغير حتى يكون الله تعالى هو المغير

۴۹۲﴾ المعتمر بن سلیمان نے حجاج بن فرافصہ سے، انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے ایک جُهَنِی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تم ایسے اُمور کو دیکھو گے جو نا آشنا ہوں گے، تم پر صبر کرنا لازم ہے اور تبدیل بھی نہ کرنا، اور مت کہنا کہ ہم تبدیل کرلیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جو کہ تبدیل کرنے والا ہے تبدیل کر دے۔

✿ ✿ ✿

۴۹۳. قال حجاج وحدثني محمد بن سيرين عن كعب قال اتقوا السلطان بنقيته فان السلطان لايبقى من مدته الايوم واحد فهلك في ذلك اليوم الرجل واهله فان ازالة جبل راسيا اهون من ازالة ملك مؤجل

۴۹۳﴾ حجاج اورمحمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "توریہ" کر کے سلطان سے بچو، بے شک سلطان کی مدّت میں سے اگر ایک دِن بھی باقی ہو تو اس دِن ایک آدمی اور اس کے سارے اہل وعیال ہلاک ہو سکتے ہیں، مقررہ بادشاہت سے ہٹانے سے مضبوط پہاڑ کا ہٹانا زیادہ آسان ہے۔

٭ ٭ ٭

۴۹۴. حدثنا بقية بن الوليد وعيسي بن يونس عن الأ حوص بن حكيم عن أبي عون الأنصاري عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله وليه وسلم من أعان على قتل مؤمن بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوبا بين عينيه آيس من رحمة الله الا أن عيسى زاد رجلا.

۴۹۴﴾ بقیہ بن الولید اور عیسیٰ بن یونس نے الاحوص بن حکیم سے، انہوں نے ابی عون الانصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک کلمہ کے ساتھ بھی کسی مؤمن کے قتل میں مدد کی وہ قیامت کے دِن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "اللہ کی رحمت سے مایوس" لکھا ہوا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۴۹۵. حدثنا عيسى بن يونس عن الأفريقي عن ابن يسار عن ابن عمر رضى الله عنهما قال لا والله ما علمنا عليا شرك في قتل عثمان سرا ولا علانية ولكن كان رأسا ففزع الناس اليه فولي الأمر فالحق به مالم يصنع.

۴۹۵﴾ عیسیٰ بن یونس نے الافریقی سے، انہوں نے ابن یسار سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہے کہ اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں چُھپ کر یا علی الاعلان شریک ہوئے ہوں، لیکن چونکہ وہ بنیادی شخص تھے تو لوگ ان کی جانب جمع ہوئے پھر ان کو خلافت پر مامور کر دیا گیا اور ان کے ساتھ وہ باتیں ملا دی گئیں جو انہوں نے نہیں کیں۔

٭ ٭ ٭

باب من كان يرى الاعتزال في الفتن

باب اُن لوگوں کے متعلق جو فتنوں میں جُدا ہونے کی رائے رکھتے ہیں

۴۹۶. حدثنا ابن المبارك عن المبارك بن سعيد عن الحسن عن أسيد بن المتشمس ابن معاوية قال سمعت ابا موسى الأشعري رضى الله عنه وذكر فتنة ثم قال

وايم الله لان أدركتني وإياكم ما أعلم لي ولكم منها مخرجا فيما عهد الينا نبينا صلى الله عليه وسلم الا وأن نخرج منها كما دخلناها قال الحسن أي سالمين

۴۹۶﴾ ابن المبارک نے المبارک بن سعید سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے، اُسید بن المتشمس سے، انہوں نے ابن معاویہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنوں کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر فتنے مجھے اور تمہیں پالیں تو میں اپنے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا، وہ فتنے جو ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔ ہاں ہم اس سے حفاظت کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ نکل سکتے ہیں جیسے ہم اس میں داخل ہوئے تھے۔

٭ ٭ ٭

۴۹۷. حدثنا عبد الوهاب عن يونس عن الحسن عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ذكر فتنة ثم قال أبو موسى مالي ولكم منها مخرج ان نحن أدركناها الا أن نخرج منها كما دخلناها هكذا عهد الينا نبينا صلى الله عليه وسلم

۴۹۷﴾ عبدالوہاب نے یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا تھا۔ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر ہم ان فتنوں کو پالیں تو میرے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مگر یہ کہ ہم ان سے ایسے نکلیں جیسے ہم ان میں داخل ہوئے تھے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ نے یہی تاکید فرمائی تھی۔

٭ ٭ ٭

۴۹۸. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن عاصم الأحول قال حدثني شيخ عن أبي موسى الأشعري قال ان بعد كم فتنا القاعد فيها خير من القائم والقائم خيرمن الساعي ذكر الراكب فكونوا فيها أحلاس بيوتكم

۴۹۸﴾ جریر بن عبدالحمید نے عاصم الاحول سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ شیخ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد فتنے آئیں گے جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا شخص کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، یہاں تک کہ سوار کا بھی ذکر کیا، پس تم فتنوں میں اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ۔

٭ ٭ ٭

۴۹۹. حدثنا سهل بن يوسف عن حميد عن ميمون بن سياه عن جندب قال ستكون فتن فعليكم بالأرض وليكن أحدكم حلس بيته فانه لا ينبجس لها أحد الا أردته

۴۹۹﴾ سہل بن یوسف نے حمید سے، انہوں نے میمون بن سیاہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب فتنے ہوں گے تو تمہیں زمین پر ٹھہرنا لازم ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے شک ان فتنوں میں شامل ہوگا یہ فتنے اُسے اُلٹا دیں گے۔

٭ ٭ ٭

٥٠٠. حدثنا أبو معاوية عن داود بن أبي هند عن شيخ من بني قشير عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يخير الرجل فيه بين العجز والفجور فمن أدرك ذلك فليختر العجز على الفجور.

﴿٥٠٠﴾ ابومعاویہ نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی قشیر کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا، پس جو وہ زمانہ پائے تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

٥٠١. حدثنا ابراهيم بن محمد الفزاري عن عوف عن الحسن قال قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يأتي على الناس زمان المؤمن فيه أذل من الأمة أكيسهم الذي يروغ بدينه روغان الثعالب

﴿٥٠١﴾ ابراہیم بن محمد الفزاری نے عوف سے انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اُمّت میں سب سے ذلیل مؤمن ہوگا، ان میں سمجھدار وہ ہے جو اپنے دین کے لئے چالاک ہو جیسے لومڑی چالاک ہوتی ہے۔

٥٠٢. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن عبد الوهاب بن قيس عن عروة بن الزبير عن كرز الخزاعي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس يومئذ مؤمن معتزل في شعب من الشعاب يتقي ربه ويذر الناس من شره

﴿٥٠٢﴾ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے عبدالوہاب بن قیس سے، انہوں نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ کرز الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس دور میں لوگوں میں سے بہترین وہ مؤمن ہوگا جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں سب سے جدا ہوگا، اپنے ربّ سے ڈرتا ہوگا اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہوگا۔

٥٠٣. حدثنا أبو معاوية وعيسى بن يونس جميعا عن الأعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة رضي الله عنه قال ليأتين على الناس زمان لا ينجو منه أحد الا الذي يدعوا كدعاء الغرق.

﴿٥٠٣﴾ ابومعاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے ہمام بن الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح دُعا کرے۔

۵۰۴. حدثنا عبدة بن سليمان عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار عن حذيفة مثله
قال الأعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة مثله

۵۰۴ ﴿ عبدۃ بن سلیمان نے الاعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح دُعا کرے۔ الاعمش نے ابراہیم سے، انہوں نے ہمام بن الحارث سے، حضرت حذیفہ بن الیمان سے اسی مضمون کی حدیث بیان کی ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۰۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن ابن مسعود قال خير الناس في الفتنة أهل شاء سود يرعين في شعف الجبال ومواقع القطر وشر الناس فيها كل راكب موضع وكل خطيب مسقع

۵۰۵ ﴿ الولید بن مسلم نے اسمٰعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں میں سے بہترین لوگ، کالی بکریوں والے ہیں جو اُنہیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے گرنے کی جگہ میں چراتے ہیں اور فتنے میں بدترین ہر جگہ کا سوار اور اُونچی آواز والا خطیب ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۰۶. حدثنا ابن المهدي عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال ان الرجل ليكون في الفتنة أومن الفتنة وما هو منها

۵۰۶ ﴿ ابن المہدی نے زائدہ سے، انہوں نے الاعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے، کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فتنے میں شامل ہوگا یا فتنے والوں میں سے ہوگا حالانکہ درحقیقت وہ اس میں سے نہیں ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۵۰۷. حدثنا ابراهيم بن محمد الفزاري عن ليث عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا فطوبى للغرباء بين يدي الساعة

۵۰۷ ﴿ ابراہیم بن محمد الفزاری نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اسلام اجنبی ماحول کی حالت میں ظاہر ہوا اور عنقریب یہ دوبارہ اجنبی ماحول کی طرف لوٹے گا۔ لہٰذا قیامت سے پہلے معاشرے کے اجنبی لوگوں کے لئے مبارکباد ہو۔

٭ ٭ ٭

۵۰۸. حدثنا ابن عيينة عن مسعر عن عون بن عبد الله قال بينما رجل بمصر في فتنة ابن الزبير ينكت في الأرض اذ قام عليه رجل فقال له باي شيء تحدث نفسک أبا الدنيا قال بل الفكر في الذي نزل بالناس فانا بهامهم قال فان الله قد نجاک منها بفكرتک

فيها من الذي سأل الله فلم يعطه أو اتكل عليه فلم يكفه

۵۰۸﴾ ابن عُیینہ نے مسعر سے روایت کی ہے کہ عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن الزبیر کے فتنے میں مصر کے اندر لکڑی کے ساتھ زمین کو کریدر ہاتھا، اس کے قریب ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس سے کہا کہ اے ابوالدنیا! تُو اپنے دِل کے ساتھ کیا باتیں کررہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ مَیں لوگوں پر جو حالات آئے ہیں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں اور ان کے بارے میں فکرمند ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس فکرمندی کی وجہ سے، آپ کو فتنوں سے نجات دی کون ہے ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے، اس پر توکل کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو؟

٭ ٭ ٭

۵۰۹. حدثنا محمد بن حمير وابن وهب عن ابن لهيعة عن الرحمن بن شريح عن عبد الله بن هبيرة قال من أدرك الفتنة فليكسر رجله فان انجبرت فليكسر الأخرى الا أن ابن حمير لم يذكر ابن شريح

۵۰۹﴾ محمد بن حمیر نے اَبن وہب سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن شریح سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ہبیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو فتنہ کو پالے تو وہ اپنی ٹانگ توڑ دے اگر وہ صحیح ہو جائے تو دوسری توڑ دے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۰. حدثنا وكيع عن سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن ابراهيم عن علقمة قال اذا ظهر أهل الحق على أهل الباطل فلست في فتنة

۵۱۰﴾ وکیع، سفیان سے، وہ حبیب بن اَبی ثابت سے، وہ، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اَہلِ حق، اَہلِ باطل پر غالب آجائیں پھر تُو فتنہ میں نہیں ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۱. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن أبي طاوس عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس في الفتن رجل اخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخيفونه أو رجل معتزل يؤدي حق الله عليه

۵۱۱﴾ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابوطاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جس نے اپنے گھوڑے کو سَر سے پکڑا ہو اور دشمن کو ڈراتا ہو، اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں، ایسا آدمی سب سے جُدا ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے اَحکام نافذ کرتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۲. حدثنا معمر وحدثني ابن خيثم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس في الفتن رجل يأكل من فيء سيفه في سبيل الله ورجل في رأس شاهقة يأكل من رسل غنمه

﴿۵۱۲﴾ معمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن خثیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو بلند پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ کے ذریعے اپنی روزی کھاتا ہے۔

✿ ✿ ✿

۵۱۳. وحدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن عیاش قال حدثني عقیل بن مالک عن عبد اللّٰه بن خالد بن معدان عن أبیه رفع الحدیث قال السعید من جنب الفتن ومن ابتلی بشيء منها فصبر فواها ثم واها

﴿۵۱۳﴾ ابن المبارک نے اسمٰعیل بن عیاش سے انہوں نے عقیل بن مالک سے، انہوں نے عبداللہ بن خالد بن معدان سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے فتنوں سے پرہیز کیا اور جو فتنوں میں مبتلا ہوا اُس نے صبر کیا تو ان کے لئے تو "واہ واہ" ہے۔

✿ ✿ ✿

۵۱۴. حدثنا هشیم عن داود بن ابي هند عن رجل من بني ربیعة بن کلاب قال سمعت أبا هریرة رضی اللّٰه عنه یقول لیأتین علی الناس زمان یخیر الرجل بین العجز والفجور فمن أدرک ذلک منکم فیخیر العجز علی الفجور فان العجز خیر من الفجور

﴿۵۱۴﴾ ھُشیم نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی ربیعہ بن کلاب کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ میں اختیار دیا جائے گا، پس جس نے تم میں سے اس زمانے کو پالیا تو اُسے چاہیے کہ وہ گناہ کے مقابلے میں عاجزی کو اختیار کرے، اس لئے کہ عاجزی گناہ سے بہتر ہے۔

✿ ✿ ✿

۵۱۵. حدثنا هشیم عن مجالد قال اخبرني الشعبي عن صلة بن زفر سمع حذیفة بن الیمان یقول لیخیرن الرجل منکم بین العجز والفجور فمن أدرک منکم ذلک فلیختر العجز علی الفجور

﴿۵۱۵﴾ ہشیم، مجالد سے، وہ الشعبی سے، وہ صلۃ بن زُفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور تم میں سے کچھ مردوں کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا جس نے تم میں سے اس دور کو پایا تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

✿ ✿ ✿

۵۱۶. حدثنا هشیم عن عوف قال بلغني ان علیا رضی اللّٰه عنه قال یأتي علی الناس زمان المؤمن فیه أذل من الأمة وقال ابن مسعود یروغ المؤمن فیه بدینه کروغان الثعالب

۵۱۶﴾ نعیم نے روایت کی ہے کہ عوف تک یہ روایت پہنچی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مؤمن اس دور میں لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤمن اس دور میں اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایسی مکاریاں کرے گا جیسے لومڑی مکاری کرتی ہے۔

٭٭٭

۵۱۷. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن ابيه عن حذيفة قال يأتي على الناس زمان خير منازلهم البادية

۵۱۷﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاؤوس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے بہترین گھر دیہات والے گھر ہوں گے۔

٭٭٭

۵۱۸. حدثنا ضمام عن أبي قبيل أن عبد الله بن الزبير أرسل الى أمه فقال ان الناس قد انفضوا عني وقد دعاني هؤلاء الى الأمان فما ترين فقالت ان كنت خرجت لا حياء كتاب الله وسنة نبيه فمت على الحق وان كنت انما خرجت على طلب دنيا فلا خير فيک حيا ولا ميتا

۵۱۸﴾ ضمام نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الزبیر نے اپنی ماں کی طرف پیغام بھیجا کہ لوگ مجھ سے جدا ہو چکے ہیں اور یہ لوگ مجھے اَمان کی طرف بلا رہے ہیں تو آپ کیا فرماتی ہیں؟ ان کی ماں نے کہا کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی کریم ﷺ کی سُنّت کو زندہ کرنے کے لئے نکلا تھا تو حق پر مَر جا اور اگر تو دُنیا کی طلب میں نکلا تھا تو نہ تیرے زندہ ہونے میں خیر ہے نہ تیرے مَرنے میں بھلائی ہے۔

٭٭٭

۵۱۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن خثيم عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة قال فتنة ابن الزبير حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرداح المطبقة من أشرف لها أشرفت له ومن ماج فيهاماجت به

۵۱۹﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن خثیم سے، وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن الزبیر کا فتنہ فتنوں کی آہٹوں میں سے ایک آہٹ ہے، اور بہت بڑے چھا جانے والے فتنے ابھی باقی ہیں، جو ان کی طرف جھانکے گا وہ بھی اس کی طرف جھانکیں گے، اور جو ان میں گھسے گا تو وہ اسے موجوں کی طرح تھپیڑے ماریں گے۔

٭٭٭

العلامات في انقطاع ملک بني أمية

بنواُمیّہ کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامات

۵۲۰. حدثنا سفيان عن العلاء بن أبي العباس سمع أبا الطفيل سمع عليا رضى الله عنه يقول لا يزال هذا الأمر في بني أمية مالم يختلفوا بينهم

۵۲۰﴾ سفیان نے العلاء بن ابوالعباس سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خلافت کا معاملہ ہمیشہ بنواُمیّہ میں رہے گا جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو۔

٭ ٭ ٭

۵۲۱. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران.سعيد بن سالم الجيشاني سمع عليا يقول الأمرلهم حتى يقتلوا قتيلهم ويتنافسوا بينهم فاذا كان ذلک بعث الله عليهم أقوما من المشرق فيقتلوهم بددا واحصوهم عددا والله لا يملكون سنة الا ملكنا سنتين ولا يملكون سنتين الا ملكنا أربعا

۵۲۱﴾ ابن وہب نے حرملۃ بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم الجیشانی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خلافت بنی اُمیّہ کے لئے رہے گی یہاں تک کہ وہ اپنے مقتولین کو قتل کریں گے، اور باہم ایک دوسرے پر رغبت کریں گے جب یہ حال ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ ان پر مشرق سے چند قوموں کو بھیج دے گا جو اُنہیں چُن چُن کر قتل کریں گے، اور ان کی تعداد کو شمار کریں گے، اللہ کی قسم! ان کی حکومت ایک سال ہوگی تو ہماری دو سال ہوگی، اور ان کی حکومت دو سال ہوگی تو ہماری چار سال ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۵۲۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن عبيدة قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول لا يزال هؤلاء القوم آخذين بثبج هذا الأمر مالم يختلفوا بينهم فاذا اختلفوا بينهم خرجت منهم فلم تعد اليهم الى يوم القيامة يعني بني أميه

۵۲۲﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ایوب سے، وہ ابن سیرین سے، وہ عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کی قوم خلافت پر مسلسل جمی رہے گی، جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو پھر جب ان میں اختلاف ہوجائے گا تو خلافت ان سے نکل جائے گی اور قیامت تک ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

٭ ٭ ٭

۵۲۳. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن بن محمد بن علي قال لا يزال القوم على لبج من أمرهم حتى ينزل بهم احدى أربع خلال

يلقي الله بأسهم بينهم أو تجيء الرايات السود من قبل المشرق فتستبيحهم او تقتل النفس الزاكية في البلد الحرام فيتخلى الله منهم أويبعثوا جيشا الي البلد الحرام فيخسف بهم

﴿۵۲۳﴾ المعتمر بن سلیمان نے، ابی عمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی فرماتے ہیں کہ یہ بنوامیہ والے اپنی خلافت پر ہمیشہ قابض رہیں گے، یہاں تک کہ ان میں چار 4 باتوں میں سے ایک بات نہ آ جائے:

نمبر 1: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان لڑائی پیدا فرماوے۔

نمبر 2: کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آ جائیں اور وہ ان کے خون کو مباح سمجھیں۔

نمبر 3: نفسِ زکیہ کو شہر محترم میں قتل کر دیا جائے، پھر اللہ تعالیٰ کی مدد ان سے چلی جائے گی۔

نمبر 4: یہ لوگ محترم شہر کی طرف لشکر کشائی کریں پھر اور وہاں پر دھنس جائیں۔

٭ ٭ ٭

۵۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر قال أخبرني بعض الحي عن الهندبنت المهلب أن عكرمة مولى ابن عباس أخبرها وكان يدخل عليها كثيرا ويحدثها قال قال ابن عباس رضى الله عنه لا يزال هذا الأمر في بني أمية مالم يختلف بينهم رمحان فاذا اختلف بينهم رمحان خرجت منهم الى يوم القيامة

﴿۵۲۴﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے، وہ الہند بنت المہلب سے روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا آزاد کردہ غلام تھا اور ہند کے پاس بہت آتا جاتا تھا، اس نے ہند کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ خلافت ہمیشہ بنی اُمیہ میں رہے گی جب تک ان میں باہمی نیزے نہ چلیں، جب ان میں نیزے چلیں گے تو خلافت ان سے قیامت تک کے لئے نکل جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۵۲۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع ابن امرأة كعب قال ملك بني أمية مائة عام لبني مروان من ذلك نيف وستون عاما لا يذهب ملكهم حتى ينزعوه بأيديهم يريدون سده فلا يستطيعونه كلماسدوه من ناحية انهدم من ناحية يفتتحون بميم ويختمون بميم ولا يذهب ملكهم حتى يخلع خليفة منهم فيقتل ويقتل حملاه ويقتل حمار الجزيرة الأصهب مروان ثم ينقطع ملكهم وعلى يديه هدم الأكاليل

﴿۵۲۵﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے روایت کرتے ہیں کہ تبیع ابن حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوامیہ کی بادشاہت سو 100 سال رہے گی جس میں سے ساٹھ 60 سال سے زیادہ بنو مروان کی حکومت ہوگی مروان ان کی بادشاہت ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اس میں سوراخ کریں گے، پھر وہ سوراخ بند کرنا چاہیں گے تو

بند نہ کرسکیں گے، جب وہ ایک طرف کو بند کردیں گے تو دوسری طرف سوراخ ہوجائے گا، ان کی حکومت ''م'' سے شروع ہوکر ''م'' پر ختم ہوگی، اور ان کی بادشاہت اس وقت ختم ہوگی جب وہ اپنے ایک خلیفہ کو معزول کر کے اُسے قتل کردیں گے، اور اُس کی ماں کو قتل کردیں گے اور جزیرۃ الاصحب کا جبار بھی قتل کردیا جائے گا، جس کا نام ''مروان'' ہے پھر ان کی بادشاہت ختم ہوجائے گی اور اس کے ہاتھوں ''اکلیل'' منہدم ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۵۲۶. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يلي على الناس خليفة شاب يبايع لابنين له فيقتل بدمشق بغدر وتختلف الناس بعده

۵۲۶ رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر نوجوان خلیفہ مامور ہوگا۔ وہ بیعت لے گا اس کے بیٹے نہ ہوں گے پھر وہ دھوکہ کے ساتھ دِمشق میں قتل کردیا جائے گا اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوجائے گا۔

✿ ✿ ✿

۵۲۷. حدثنا بقية وعبد القدوس عن بشر بن عبد الله بن يسار عمن حدثه عن عرباض بن سارية قال اذا قتل خليفة بالشام لم يزل فيها دم مسفوک حراما وامام لا تحل حرمته حتى ياتي امر الله

۵۲۷ بقیہ اور عبدالقدوس نے بشر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عرباض بن ساریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں خلیفہ کو قتل کردیا جائے گا تو اس میں ہمیشہ حرام خون بہے گا اور امام کے خون کی حرمت حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔

✿ ✿ ✿

۵۲۸. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن رجل منهم يقال له حجاج عن مهاجر عن رجل من السكاسک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قتلت قريش حمليها أغرى الله العداوة بينها حتى لا يبقى ذو كبر في نفسه ولا امير الا قتل ويكون الصيلم بالجزيرة

۵۲۸ یحییٰ بن سعید العطار نے اپنے قبیلے کے حجاج نامی شخص سے، اس نے مہاجر سے روایت کی ہے کہ سکاسک کے ایک آدمی نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب قریش اپنے ماتحتوں کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان دُشمنی ڈال دیں گے۔ یہاں تک کہ نہ اُن کا کوئی متکبر باقی رہے گا، اور نہ کوئی امیر بلکہ سب کو قتل کردیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۵۲۹. حدثنا ابو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال ابن عمرو عن زر بن حبيش سمع عليا رضي الله عنه يقول الا ان اخوف الفتن عندي عليكم فتنة بني امية الا

انها فتنة عمياء مظلمة

۵۲۹ ابو ہارون نے عمرو بن قیس الملائی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ خوفناک فتنہ تم پر بنواُمیّہ کا فتنہ ہے خبردار وہ اندھا اور تاریک فتنہ ہے۔

۰ ۰ ۰

۵۳۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن حصين بن الوليد عن الأ زهر ابن الوليد قال سمعت أم الدرداء تقول سمعت أبا الدرداء رضي الله عنه يقول اذا قتل الخليفة الشاب من بني أمية بين الشام والعراق مظلوما لم تزل طاعة مستخف بها ودم مسفوک علي وجه الأرض بغير حق يعني الوليد بن يزيد

۵۳۰ الولید بن مسلم نے حصین بن الولید سے، انہوں نے ازہر بن الولید سے، انہوں نے اُمّ الدرداء سے روایت کی ہے کہ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اُمیّہ کے نوجوان خلیفہ کو ظالمانہ طریقہ سے شام اور عراق کے درمیان قتل کردیا جائے گا تو پھر اطاعت کو ہلکا سمجھا جائے گا اور زمین پر ناحق خون بہے گا اور وہ مقتول خلیفہ الولید بن یزید ہے۔

۰ ۰ ۰

۵۳۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب قال كان يقال اذا كان على الناس خليفة أحول فان قدرت أن تخرج من مصر الى الشام فافعل قال وذلک قبل خلافة هشام

۵۳۱ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ جب لوگوں پر بھینگا خلیفہ مسلط ہوجائے۔ پھر اگر تو مصر سے شام کی طرف نکل جانے پر قدرت رکھتا ہو تو نکل جانا، اور یہ ہشام کی خلافت سے پہلے کی بات ہے۔

۰ ۰ ۰

۵۳۲. قال يزيد بن أبي حبيب وأخبرنا سفيان الكلبي قال اذا استخلف رجل من آل مروان يقال له الوليد فعند ذلک تنقطع خلافة بني أمية فلما استخلف الوليد بن عبدالملک ثم مات قيل له اين ما قلت قال ليستخلفن منهم رجل يقال له الوليد بن يزيد

۵۳۲ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ سفیان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب آل مروان کا ولید نامی شخص خلیفہ بن جائے گا تو بنواُمیّہ کی خلافت ختم ہوجائے گی، جب ولید بن عبدالملک کو خلیفہ بنادیا گیا۔ پھر وہ فوت ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ وہ تُو نے جو بات کہی تھی وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا ضرور ان میں سے ولید بن یزید نامی آدمی خلیفہ بنے گا۔

۰ ۰ ۰

۵۳۳. قال نعيم قال رشدين قال ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال سفيان الكلبي ذهاب سلطان بني أمية إذا استخلف غلام منهم ثم قتل وقتلت معه أمه فعند ذلک ينقطع سلطانهم

۵۳۳﴾ نعیم، رشدین سے، وہ ابی لہیعہ سے، وہ خالد بن ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ سفیان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوامیہ کی بادشاہت اُس وقت ختم ہوگی جب ان میں سے ایک لڑکا خلیفہ بنے گا۔ پھر اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی ماں کو بھی قتل کر دیا جائے گا، اس کے بعد اُن کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

٭...٭...٭

۵۳۴۔ حدثنا ابن عيينة عن سليمان الأحول عن مجاهد عن تبيع قال لا يزال هذا الأمر في بني أمية حتى يملكهم اربعة كلهم من صلب رجل سليمان بن عبدالملک وهشام ويزيد والوليد

۵۳۴﴾ ابن عیینہ سلیمان الاحول انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ خلافت ہمیشہ بنوامیہ میں رہے گی حتی کہ اُن میں سے چار بادشاہ آئیں گے، وہ چاروں ایک آدمی کی اولاد ہوگی:

نمبر1: سلیمان بن عبدالملک۔ نمبر2: ہشام۔ نمبر3: یزید۔ نمبر4: ولید۔

٭...٭...٭

۵۳۵۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن بن موهب أن معاوية قال لا بن عباس ودخل عليه مروان بن الحكم في حاجة له ثم أدبر أما تعلم أن صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ بنو الحكم تسعة وتسعين وأربع مائة كان هلاكهم أسرع من لوک التمره فقال ابن عباس اللهم نعم

۵۳۵﴾ رشدین، ابن لہیعہ سے، وہ ابو قبیل سے، وہ ابن موہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مروان بن الحکم کسی کام سے آیا۔ پھر واپس چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب حکم کے بیٹے چار سو ننانوے (499) تک پہنچیں گے تو ان کی ہلاکت کھجور سے بھی جلدی ہوگی؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جی ہاں، بالکل!

٭...٭...٭

۵۳۶۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن شراحيل بن عياض عن ابي البطحاء عن كثير بن مرة الحضرمي قال ما أحب أن ما بقي من الدنيا بعد ذهاب بني أمية بنعلي هاتين.

۵۳۶﴾ رشدین، ابی لہیعہ سے، وہ شراحیل بن عیاض سے، وہ ابو البطحاء سے روایت کرتے ہیں کہ کثیر بن مرۃ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اُمیہ کے چلے جانے کے بعد جو دُنیا میں باقی رہے وہ مجھے اپنی دو جوتیوں سے زیادہ پسند نہیں۔

٭...٭...٭

۵۳۷۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن ابي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي أنه حدثهم في خلافة يزيد بن عبدالملک عن شيخ لهم أدرک الجاهلية قال يليكم بعد موت هشام رجل منهم شاب يعطي الناس عطايا لم يعطها أحد قبله فينشا به رجل من أهل بيته خفي لم

يذكر فيقتله تهراق على يديه الدماء وتنقطع على يديه الأرحام وتهرج على يديه الأموال ثم يأتيكم مدين من هاهنا وأشار الى الجزيرة فيأخذها بسيفه قسرا ثم تأتيكم بعد مدين الرايات السود يسيلون عليكم سيلا

۵۳۷﴾ الولید بن مسلم نے ابوعبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابواُمیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ایک ایسے شیخ سے نقل کر کے بیان کی ہے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا کہ تم پر ہشام کی موت کے بعد ایک نوجوان آدمی امیر بنے گا جو لوگوں کو ایسے عطیات دے گا جو اس سے پہلے کسی نے عطیات نہیں دیئے ہوں گے، پھر اس کے گھر کے افراد میں سے ایک غیر مشہور آدمی چپکے سے اُٹھے گا اور اُسے قتل کر دے گا، پھر اس کے ہاتھوں پر خون بہے گا اور اس کے ہاتھوں رشتہ داریاں ٹوٹ جائیں گی، اور اس کے ہاتھوں مال لوٹے جائیں گے، پھر تمہارے پاس یہاں سے جزیرۃ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا مدین آئے گا، جو خلافت کو تلوار کے زور سے مضبوطی کے ساتھ لے لے گا، پھر مدین کے بعد کالے جھنڈے آئیں گے جو تم پر سیلاب کی طرح آئیں گے۔

✿ ✿ ✿

۵۳۸. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال يموت هشام موتا ثم غلام من أهل بيته يقتل قتلا ثم الذي يأتي من نحو الجزيرة وسليمان بن هشام يومئذ بالجزيرة يقتل قتلا ومن بعده الرايات السود

۵۳۸﴾ عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید التنوخی سے روایت کی ہے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہشام طبعی موت مرے گا۔ پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک لڑکا ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا، پھر وہ ہوگا جو جزیرۃ کی طرف آئے گا، ان دنوں میں سلیمان بن ہشام جزیرہ کے امیر تھے، وہ بھی قتل کر دیا جائے گا، پھر کالے جھنڈے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۵۳۹. حدثنا هشيم عن جويبر عن الضحاك عن النزال بن سبرة سمع عليا رضي الله عنه يقول لا يزال بلاء بني أمية شديد حتى يبعث الله العصب مثل قزع الخريف يأتون من كل ولا يستأمرون أمير ولا مأمورا فاذا كان ذلك أذهب الله ملك بني أمية

۵۳۹﴾ ہشیم، جو یبر سے، وہ ضحاک سے، وہ نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلسل بنی اُمیّہ پر مصیبت سخت ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ "العصب" کو اُٹھائے گا، وہ ہر طرف سے آئیں گے نہ کسی کو امیر بنائیں گے اور نہ ماتحت، جب یہ صورت حال ہوگی تو اللہ تعالیٰ بنو اُمیّہ کی بادشاہت ختم کر دے گا۔

✿ ✿ ✿

۵۴۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشيد الأزدي عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال تكون بالشام فتنة تسفك فيها الدماء وتقطع فيها الأرحام وتهرج فيها الأموال ثم تتبعها الشرقية.

۵۴۰﴿ الولید بن مسلم نے عبدالجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے ربیعۃ قیصر سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں خون بہے گا، اور قطع رحمی کی جائے گی، اور اَموال لوٹے جائیں گے پھر اس کے بعد مشرقی فتنہ آئے گا۔

۞ ۞ ۞

۵۴۱. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن كعب قال يكون بعد موته رجل يلي قدر حمل امرأة وفصال ولدها ويملك آخر لا يكون شيء حتى يهلك ثم يأتي رجل يقبل من تيماء قد حضر أجله يكون هو وولده خمسين سنة

۵۴۱﴿ رشدین، ابن لہیعہ سے، وہ یزید بن ابو حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر اس کے مَرنے کے بعد ایک آدمی اُمیر بنے گا جس کی خلافت کی مدّت اور عورت کے حمل اور اپنے بچے سے دُودھ چھڑانے کے برابر ہوگی، اور دوسرا بادشاہ بنے گا وہ کچھ بھی نہ ہوگا یہاں تک کہ ہلاک ہوجائے گا، پھر ایک آدمی "تیماء" کی طرف سے آئے گا جس کی موت قریب ہوگی۔ وہ اور اس کی اولاد پچاس (50) سال تک مسلط رہیں گے۔

۞ ۞ ۞

۵۴۲. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن ابى صالح عن تبيع قال آخر خليفة من بني امية يكون سلطانه سنتين لا يبلغ ذلك

۵۴۲﴿ رشدین، ابی لہیعہ سے، وہ یزید بن قوذر سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کے آخری خلیفہ کی بادشاہت دو (2) سال تک بھی نہ رہے گی۔

۞ ۞ ۞

۵۴۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش حدثنا الثقات من مشايختنا أن يشوع وكعبا اجتمعا وكان يشوع رجلا عالما قارئا للكتب قبل مبعث النبي صلى الله عليه وسلم فتساء لا فسأل يشوع كعبا فقال ألك علم بما يكون بعد هذا النبي من الموك قال كعب أجد في التوراة اثني عشر ملكا أولهم صديق ثم الفاروق ثم الأمين ثم رأس الملوك ثم صاحب الأحراس ثم جبار ثم صاحب العصب وهو آخر الملوك يموت موتا فأما الفتن فانهما تكون اذا قتل ابن ماحق الذهبيات فعند ذلك يسلط البلاء ويرفع الرخاء وعند ذلك يكون اربعة ملوك من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرألهم كتاب وملك يموت على فراشه يكون مكثه قليل وملك يجيء من قبل الجوف على يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأ كاليل يقيم على حمص عشرين ومائة صباح يأتيه الفزع من قبل ارضه فيرتحل منها فيقع البلاء بالجوف ويقع البلاء بينهم ثم ينقطع أمرهم ويجيء من أهل بيت غيرهم فيغلب عليهم

۵۴۳ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ یشوع اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اکٹھے جمع ہو گئے۔ یشوع سابقہ کتابوں کا عالم اور پڑھنے والا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے، ان دونوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا، یشوع نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو ان بادشاہوں کا علم ہے جو اس نبی کے بعد آئیں گے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تورات میں پاتا ہوں بارہ (12) بادشاہوں کو، ان میں سے پہلا "صدّیق" پھر "فاروق" پھر "امین" پھر بادشاہوں کا "سردار" ہوگا، پھر "چوکیداروں والا" ہوگا پھر "جبار" ہوگا پھر "عصب" والا ہوگا وہ آخری بادشاہ ہوگا جو طبعی موت مرے گا، پھر "صاحبِ علامت" بادشاہ بنے گا وہ بھی طبعی موت مرے گا پھر فتنے تو یہ اس وقت پیدا ہوں گے جب سابقہ آثار کو مٹانے والے کا بیٹا قتل کر دیا جائے گا، پھر اس وقت مصائب مسلط کر دیئے جائیں گے اور خوش حالی اٹھا دی جائے گی، اس وقت "صاحب العلامۃ" کے گھرانے سے چار بادشاہ بنیں گے، دو بادشاہ ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے کتاب نہیں پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے بستر پر مرے گا، جس کا دور بہت کم ہوگا، اور ایک بادشاہ "جوف" کی طرف سے آئے گا اس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں تاج توڑ دیئے جائیں گے، وہ "حمص" میں ایک سو بیس (120) دِنوں تک رہے گا، پھر اُسے اپنے ملک کی طرف سے ڈر ہوگا، وہ وہاں سے کوچ کر جائے گا، پھر بلائیں "جوف" میں واقع ہو جائیں گی، اور بلائیں خود ان لوگوں کے درمیان واقع ہو جائیں گی، پھر ان کا معاملہ ختم ہو جائے گا اور ان کے علاوہ دوسرے گھرانے کے لوگ آ جائیں گے، پھر وہ اُن پر غالب آ جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۵۴۴. أخبرني أبو عامر الطائي قال كنت بحمص يوم حاصر مروان حمص أربعة أشهر أو نحو ذلک حتى خلص اليهم الجوع والعطش وضاق من فيها حتى ارادوا مصالحته قال فكان مروان يأمر قوما يحفرون خارج المدينة فاذا أخذوا في الحفر تحت سورها حفر بحذاهم من داخل المدينة قوم آخرون من أهل حمص حتى يلتقوا في الأسراب وكان لأهل حمص نبطي في المدينة اذا أخذ أصحاب مروان في الحفر أمر من في المدينة أن يحفروا بحذاهم فلا يزالون يحفرون حتى يلتقوا وربما سقط عليهم حفيرتهم فيموتون جميعا وكان مروان لا يأمر الحفر عليهم من موضع الا حفروا داخل المدينة بحذاهم فقيل لمروان في المدينة نبطي لا يحفر عليهم من خارج حفرا الا امرهم فحفروا بحذانا حتى نلتقي نحن وهم فيها قال فدس مروان الى النبطي فاطعمه في مال يوصله اليه فابى النبطي أن يخرج اليه فلما أيس من النبطي قال اقطعوا عنهم كل ماء يصل اليهم من وجه من الوجوه فلما علم أهل حمص بذلک اقاموا على سورهم رجلا اسود عريان بحذاء عسكره فناداهم فقال يامروان ان كنت عطشانا أسقيناک وان كنت جائعا

اطعمناك وان كنت تريد أن نفعل بك كذا وكذا فعلنا بك فاحفظ عسكرك لا يغرقك ما يرسل عليك من الماء ثم نادوا في المدينة أن يرسلوا الحريس نهرلهم يجري الى خارج المدينة يخيف المدينة وقدرها فصبوا فيه الماء من الآبار فخرج منه على عسكر مروان ماء جرارا فلما مربعسكر مروان فزعوا منه فقال مروان ما هذا قالوا ماء أرسلوه عليك من مدينة حمص فقال ظننت أنه قد وصل اليهم العطش وعندهم من فضول الماء ما يخاف على عسكرنا منه الغرق ارتحلوا فارتحل عنهم.

۵۴۴ ابو عامر الطائی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حمص میں تھا جب مروان نے تقریباً چار مہینے سے حمص کا محاصرہ کر رکھا تھا یہاں تک کہ اہلِ حمص بھوکے پیاسے ہو گئے، اور جو لوگ قلعہ میں تھے وہ سب تنگ ہو گئے، یہاں تک کہ انہوں نے صلح کرنے کا ارادہ کیا، مروان شہر سے باہر لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ شہر کی طرف سُرنگ کھودو اس کی دیواروں کے نیچے سے سُرنگ کھودو! تو شہر میں جو لوگ موجود ہوتے وہ بھی اس کی سیدھ میں سُرنگ کھودتے یہاں تک کہ دونوں طرف کے لوگ سُرنگ میں آمنے سامنے ہو جاتے، اور شہر میں اہلِ حمص کا ایک نبطی غلام تھا جب مروان کے لوگ سُرنگ کھودنے لگتے تو وہ شہر والوں کو حکم دیتا کہ اس کے سامنے کی طرف سُرنگ کھودو! وہ یوں سُرنگیں کھودتے رہے، یہاں تک کہ بسا اوقات اس میں آمنے سامنے ہو جاتے اور بسا اوقات ان پر سُرنگ گر پڑتی پس وہ سب اس میں مر جاتے، مروان جس جگہ بھی سُرنگ کھودنے کے لئے کہتا شہر والے کے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے، مروان سے کہا گیا کہ شہر میں اس نبطی ہے جب اہلِ حمص کی جانب باہر سے سُرنگ کھودی جاتی ہے تو وہ انہیں حکم دیتا ہے (کہ تم بھی اُن کے سامنے سُرنگ کھودو!) پھر وہ ہمارے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے ہیں، یہاں تک کہ ہمارا اُن کے ساتھ سُرنگ میں آمنا سامنا ہو جاتا ہے، مروان نے ایک نبطی کی طرف خفیہ پیغام بھیجا، اور اُسے مال کی لالچ دی جو مروان اُسے پہنچائے گا نبطی نے مروان کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔ جب مروان نبطی سے مایوس ہو گیا تو کہا کہ ہر قسم کا پانی جو انہیں پہنچتا ہے ہر صورت میں وہ اُن سے روک دیا جائے! جب اہلِ حمص کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے قلعہ کی دیوار پر مروان کے لشکر کے سامنے ایک کالے ننگے آدمی کو کھڑا کیا جس نے آواز دے کر کہا کہ اگر تُو پیاسا ہے تو ہم تجھے پانی پلائیں گے اور اگر تُو بھوکا ہے تو ہم تمہیں کھانا کھلائیں گے، تو جس طرح چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ پیش آئیں تو ہم اُس طرح پیش آئیں گے، اب تُو اپنے لشکر کی خیر منا، کہیں انہیں وہ چیز ڈبو نہ دے جو تجھ پر چھوڑا جائے گا۔ شہر میں اعلان کیا کہ "حریس نامی" نہر جو ان کے شہر سے باہر بہہ رہی ہے، وہ ان پر چھوڑی جائے گی، جس کی بعد از سے شہر والے انہیں ڈرائیں گے، پس شہر والوں نے اس نہر میں کنوؤں سے پانی ڈالا تو مروان کے لشکر کی طرف تیز پانی نکل کر آیا، جب وہ پانی مروان کے لشکر پر گزرا تو وہ اس سے ڈر گئے، مروان نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ پانی ہے جو اہلِ حمص نے آپ پر شہر کی طرف سے چھوڑا ہے، مروان نے کہا کہ میں تو یہ سمجھا تھا کہ یہ پیاسے ہوں گے حالانکہ ان کے پاس تو زائد پانی ہے جس سے ہمارے لشکر کے ڈوبنے کا خطرہ ہے یہاں سے واپس چلو! پھر وہ واپس چلے گئے۔

○ ○ ○

فى خروج بنى العباس

بنوعباس کے خُروج کا بیان

۵۴۵. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن عبدالواحد عن الزهري قال بلغني أن الرايات السود تخرج من خراسان فاذا هبطت من عقبة خراسان هبطت تنفي الاسلام فلا يردهاالا رايات الأعاجم من أهل المغرب

۵۴۵ ضمرہ بن ربیعہ نے عبدالواحد سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے، جب وہ خُراسان کی گھاٹی پر سے اُتریں گے تو اِسلام کو باہر نکالتے ہوئے اُتریں گے، اُنہیں سوائے اَہلِ مغرب کے عجمی جھنڈوں کے کوئی نہ لوٹا سکے گا۔

٭ ٭ ٭

۵۴۶. حدثنا ضمرة أخبرنا رجاء بن أبي سلمة عن عقبة بن ابي زينب انه قدم بيت المقدس يتضمن فقلت لعلك انما تخاف المغرب قال لا ان فتنتهم لن تعدوهم مالم تخرج الرايات السود فاذا خرجت الرايات السود فخف شرهم

۵۴۶ ضمرہ نے رجاء بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابو زینب بیت المقدس تشریف لائے وہ چُھپ رہے تھے، تو مَیں نے کہا شاید آپ مغرب والوں سے ڈررہے ہیں؟ اُنہوں نے کہا کہ ان کا فتنہ تو ہرگز ان سے آگے نہ بڑھے گا جب تک کالے جھنڈے نہ نکلیں گے۔ جب کالے جھنڈے خُروج کریں تو ان کے شر سے ڈرنا!

٭ ٭ ٭

۵۴۷. حدثنا رشيدين عن أبي حفص الحجري عن المقدام الحجري عن ابن عباس قال قلت لعلي بن ابي طالب رضى الله عنه دولتنا يا أبا حسن قال اذا رايت فتيان أهل خراسان أصبتم أنتم المها وأصبنا نحن برها

۵۴۷ رشدین نے ابوحفص الحجری سے، انہوں نے المقدام الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابوحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہماری حکومت کب آئے گی؟ فرمایا جب تُو خُراسانی نوجوانوں کو دیکھے گا اتم ان کے گناہ کو پاؤ گے اور ہم ان کی نیکی کو پائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۵۴۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابي عبدالله عن عبدالكريم ابي امية عن محمد بن الحنفية قال تخرج راية سوداء من خراسان لبني العباس

۵۴۸ الولید بن مسلم نے ابوعبداللہ سے، انہوں نے عبدالکریم ابو امیّہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خراسان سے بنوعباس کی حمایت میں کالے جھنڈے نکلیں گے۔

٭ ٭ ٭

۵۴۹. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغلب على الدنيا لكع بن لكع قال عبدالرزاق قال معمر وهو أبو مسلم

۵۴۹﴾ ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری دُنیا پر کمینہ ابن کمینہ غالب آ جائے گا، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ''ابومسلم'' ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۵۰. حدثنا الوليد أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط عن ابن عباس رضي الله عنه أنه قدم على معاوية وأنا حاضره فأجازه وأحسن جائزته ثم قال يا أبا العباس هل يكون لكم دولة قال اعفني من هذا يا أمير المؤمنين قال لتخبرني قال نعم وذلك في آخر الزمان قال فمن أنصاركم قال أهل خراسان قال ولبني أمية من بني هاشم نطحات ولبني هاشم من بني أمية نطحات ثم يخرج السفياني

۵۵۰﴾ الولید نے ابوعبداللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے روایت کی ہے کہ أبان بن الولید بن عقبہ بن ابی معیط رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، تو اُنہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بہت اچھا انعام دیا، پھر کہا کہ اُے ابوعباس! کیا تمہاری بھی حکومت ہوگی؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے امیر المومنین مجھے ایسی باتوں سے معاف رکھیے! حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ مجھے ضرور بتائیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں! اور یہ آخر دور میں ہوگی، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ کے مددگار کون ہوں گے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خراسان والے، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ بنی اُمیہ اور بنی ہاشم میں باہم کچھ اختلافات ہوں گے، تو سفیانی خروج کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۵۵۱. حدثنا رجل عن داود بن عبدالجبار الكوفي عن سلمة بن مجنون قال سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول كنت في بيت ابن عباس فقال اغلقوا الباب ثم قال هاهنا من غيرنا أحد قالوا لا وكنت في ناحية من القوم فقال ابن عباس اذا رأيتم الرايات السود تجيء من قبل المشرق فاكرموا الفرس فإن دولتنا فيهم قال أبو هريرة فقلت لا بن عباس فلا أحدثك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانك لهاهنا قلت نعم قال حدث فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا خرجت الرايات السود فإن أولها فتنة وأوسطها ضلالة وآخرها كفر

۵۵۱ ہم سے ایک راوی نے اس نے داؤد بن عبدالجبار الکوفی سے، انہوں نے سلمۃ بن مجنون سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں تھا انہوں نے کہا دروازہ بند کرلو! پھر پوچھا کہ یہاں پر ہمارے سوا کوئی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان لوگوں سے ایک کونے میں تھا، پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جب تم کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آتے ہوئے دیکھو تو اُن شہسواروں کا اِکرام کرنا اِس لئے کہ ہماری حکومت اُن میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو وہ نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم بھی یہاں پر ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حدیث بیان کرو میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو ان کا آغاز فتنہ ہوگا، اور ان کا وسط گمراہی ہوگی، اور ان کا آخر کفر ہوگا۔

۵۵۲. حدثنا عبدالخالق بن زيد الدمشقي عن أبيه عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي ولبني العباس شيعوا أمتي والبسوهم ثياب السواد البسهم الله ثياب النار

۵۵۲ عبدالخالق بن زید الدمشقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بنو عباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اُنہوں نے میری اُمّت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اُنہوں نے ان کو کالا لباس پہنایا، اللہ تعالیٰ اُنہیں آگ کا لباس پہنائے۔

۵۵۳. حدثنا محمد بن سلمة الحراني عن محمد بن اسحق عن محمد بن عبدالله بن قيس بن مخرمة عن أبي بكر بن حزم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الدنيا حتى تصير لكع بن لكع

۵۵۳ محمد بن سلمۃ الحرانی نے محمد بن اسحٰق سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے، انہوں نے ابو بکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دُنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کمینہ بن کمینہ کے ہاتھ آ ئے گی۔

۵۵۴. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن عمرو بن ابي عمرو عن عبدالله بن عبدالرحمن عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكون أسعد الناس بها لكع بن لكع

۵۵۴﴾ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے عمرو بن ابی عمرو سے، انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش قسمت کمینہ ابن کمینہ بنے گا۔

٭٭٭

۵۵۵. حدثنا محمد بن عبدالله أبو عبدالله التاهرتي التيمي عن عبدالرحمن بن زياد بن أنعم عن مسلم بن يسار عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج من المشرق رايات سود لبني العباس ثم تمكث ما شاء الله ثم تخرج رايات سود صغار على رجل من ولد أبي سفيان وأصحابه من قبل المشرق

۵۵۵﴾ محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ التاہرتی التیمی نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے، انہوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی عباس کے لئے مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں گے، پھر وہ ٹھہرے رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر کالے چھوٹے جھنڈے نکلیں گے، جو ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی پر جمع ہوں گے، اور اس کے ساتھی بھی مشرق کی طرف ہوں گے۔

٭٭٭

۵۵۶. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن أبي حمزة النصيبي عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمائة ويل لهم من هرج عظيم الأ جنحة وما الأجنحة والويل في الأجنحة رياح فلا هبوبها ورياح تحرك هبوبها ورياح تراخي هبوبها ألا ويل لهم من الموت السريع والجوع الفظيع والقتل الذريع يسلط الله عليها البلاء بذنوبها فتكفر صدورها وتهتك ستورها ويغير سرورهاألا وبذنوبها تنتزع أوتادها وتقطع أطنابها وتكدر رياحها ويتحير مراقها ألا ويل للقريش من زنديقها يحدث أحداثا يكدر دينها ويهدم عليها حدوها ويقلب عليها جيوشها ثم تقوم النائحات الباكيات باكية تبكي على دنياها وباكية تبكي على ذل رقابها وباكية تبكي من استحلال فروجها وباكية من تبكي من قبل في بطونها وباكية من جوع أولادها وباكية بكي من ذلها بعد عزها وباكية تبكي على رجالها وباكية تبكي خوفا من جنودها وباكية تبكي شوقا الى قبورها.

۵۵۶﴾ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے حمزہ بن ابی حمزہ نصیبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سو پچیس سال بعد عرب کے لیے ہلاکت ہوگی! ان کے قتل و غارت کی وجہ سے ان پر ایسی ہلاکت ہو گی جس کے پر بڑے ہوں گے، اور پر کیا ہیں؟ اور ہلاکت تو پروں میں ہے، ہوائیں اس کے چلنے کو پلٹتی ہیں اور ہوائیں اس کے چلنے کو حرکت دیتی ہیں، اور ہوائیں اس کے چلنے کو پیچھے کر دیتی ہے، خبردار! ہلاکت ہے ان کے لئے اچانک موت ہونے سے، اور رسوا

کردینے والی بھوک سے، اوراولاد کے قتل ہونے سے، اوراللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر مصائب مسلط کردے گا۔ ان کے سینے انکار کریں گے، ان کی آبروریزی ہوگی، اوران کی خوشیاں ختم ہوجائیں گی، خبردار! گناہوں کی وجہ سے ان کی میخیں اکھیڑدی جائیں گی، اوران کی طنابیں کاٹ دی جائیں گے، اوران کی ہوائیں گردو غبار والی ہوجائیں گی اُن کا اُون منتشر ہوجائے گا، خبردار! ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے ایک زندیق کی وجہ سے، جو بدعات ایجاد کرے گا، ان کے دین کو بگاڑ دے گا، ان کی حدودکو منہدم کرے گا، اوران کے لشکروں کو پلٹ دے گا۔ پھر نوحہ کرنے والیاں، کھڑی ہوجائیں گی، کوئی رونے والی اپنی دُنیا پر روئے گی، اورکوئی رونے والی اپنی گردن کی ذلت پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی شرمگاہ کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، اورکوئی رونے والی ان پر روئے گی جوکوئی اُس کے پیٹ میں پہلے تھا، اورکوئی رونے والی اپنی اولاد کی بھوک پر روئے گی اورکوئی رونے والی اس پر روئے گی جس نے اُسے عزت دینے کے بعد ذلیل کیا اور کوئی رونے والی اپنے مردوں پر روئے گی، اورکوئی رونے والی لشکر کے خوف سے روئے گی اورکوئی رونے والی اپنی قبروں والوں کی بے حرمتی پر روئے گی۔

٭٭٭

۵۵۷. حدثنا عبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن طارق عن منذر الثوري وقال عبدالرزاق أراه عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال وأحسبه ذكر عليا رضي الله عنه أنه قال ويل للعرب بعد الخمس وعشرين والمائة من شر قد اقترب الأجنحة وما الأجنحة الويل والطوبا في الأجنحة ريح فقا هبوبها وريح تهيج هبوبهاويح تراخي هبوبها ويل لهم من قتل ذريع وموت سريع وجوع فظيع يصب عليها البلاء صبا فيكفر صدورها ويغير سرورها ويهتك ستورها ألا وبذنوبها يظهر مراقها وينزع أوتادها وتقطع أطنابها ويل لقريش من زنديقها يحدث أحداثا يكدر دينها وتنزع منها هيبتها وتهدم عليها خدورها ويقلب عليها جنودها فعند ذلك تقوم النائحات الباكيات وباكية تبكي على دنياها وباكيةتبكي على دينها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية تبكي من جوع أولادها وباكية تبكي من قبل أولادها في بطونها وباكية تبكي من استذلال أرقابها وباكية تبكي من استحلال فروجها وباكية تبكي على سفك دمائها وباكية تبكي من جنودها وباكية تبكي شوقا الى قبورها

۵۵۷- عبدالرزاق اور ابن ثور نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سوپچیس سال کے بعد عرب کے لئے ہلاکت ہے اس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، اور پَر کیا ہے؟ ہلاکت ہے اور ہلاکت پَروں میں ہے ہَوا اُس کے چلنے کو پلٹتی ہے، اور ہَوا اُس کے چلنے کو اُٹھاتی ہے اور ہَوا اُس کے چلنے کو پیچھے کرتی ہے، ہلاکت ہے ان کے لئے ان کی اولاد کے قتل ہونے کے سبب سے، اوراچانک

موت کے باعث بوجہ رُسوا کر دینے والی بھوک کے، ان پر مصائب بہا دیئے جائیں گے، پھر ان کے سینے کفر کریں گے اور ان کی خوشیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کے پردے پھٹ جائیں گے، خبردار! اور اُن کے گناہوں کے وجہ سے اُن کا اُون ظاہر ہو جائے گا اور اُن کے میخیں اُکھیڑ دی جائیں گی اور ان کی طنابیں کاٹ دی جائیں گے، ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے زندیق کے وجہ سے جو بہت ساری بدعات ایجاد کرے گا، اور ان کے دین کو بگاڑ دے گا۔ ان کا رعب جاتا رہے گا۔ ان کی عورتوں کو بے آبرو کر دے گا۔ وہ بدعتی ان کے لشکروں کو پلٹ دے گا، اس وقت نوحہ کرنے والی، رونے والی کھڑی ہو جائیں گی، رونے والی روئے گی اپنے دین پر، اور رونے والی روئے گی عزت کے بعد ذلت پر، اور رونے والی روئے گی اولاد کی بھوک پر، اور رونے والی روئے گی اپنی اس اولاد کی وجہ سے جو اس کے پیٹ میں تھی اور رونے والی اپنی گردنوں کی تذلیل پر روئے گی اور رونے والی روئے گی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھے جانے پر، اور رونے والی روئے گی اپنے خون کے بہنے پر اور رونے والی روئے گی لشکروں کی وجہ سے، اور رونے والی روئے گی اپنی قبروں کی بے حرمتی پر۔

٭٭٭

۵۵۸. حدثنا عبدالله بن مروان عن ابيه عن راشد بن داود الصنعاني عن أبي أسماء عن ثوبان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال مالي ولبني العباس شيعوا أمتي وسفكوا دماء هم وألبسهم ثياب السواد ألبسهم الله ثياب النار

۵۵۸ عبداللہ بن مروان، اپنے والد سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی، ابو اسماء سے، وہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرا بنی عباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اُنہوں نے میری اُمت میں تفرقہ ڈال دیا، ان کے خون بہائے، اور اُنہیں کالے لباس پہنائے۔ اللہ تعالیٰ ان بنی عباس کو آگ کے کپڑے پہنائے۔

٭٭٭

۵۵۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي قال حدثنا أبو أمية الكلبي في خلافة يزيد بن عبدالملك قال حدثنا شيخ أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه أتيناه نسأله عن زماننا فاخبرنا عن بني أمية حتى ذكر خروج مروان ثم يجيء بعد مرين الذي يخرج من الجزيرة الرايات السود يسيلون عليكم سيلا حتى يدخلوا دمشق لثلاث ساعات من النهار وترفع عن أهلها الرحمة ثم تعاودها الرحمة ويرفع عنهم السيف ثم يسيرون حتى ينتهوا الى المغرب

۵۵۹ الولید بن مسلم نے ابی عبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن عبدالملک کے دورِ خلافت میں یہ بات کہی کہ ایک بوڑھے نے ہمیں بتایا کہ وہ بوڑھا اتنا عمر رسیدہ تھا کہ اس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، ہم اس کے پاس آئے اور ہم نے اپنے زمانے کے متعلق اس سے پوچھا؟ اس نے ہمیں بنی اُمیہ کے متعلق اطلاع دی یہاں تک کہ مروان کے خروج کا بھی ذکر کیا، پھر مروان کے بعد وہ مرین جو جزیرہ سے خروج

کرے گا، کالے جھنڈے آئیں گے، وہ تم پر ریلے کی طرح بہیں گے، یہاں تک کہ وہ دمشق میں تین گھنٹوں میں داخل ہو جائیں گے، اور اہلِ دمشق پر سے رحم اُٹھا لیا جائے گا، پھر ان میں رحمت لوٹ آئے گی، اور ان پر سے تلوار اُٹھالی جائے گی، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ مغرب پہنچ جائیں گے۔

٥٦٠. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال تكون بعد فتنة الشامية الشرقية هلاک الملوک وذل العرب حتى يخرج أهل المغرب

۵۶۰ الولید بن مسلم نے عبدالجبار بن رشد الازدی سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربیعۃ القصیر سے، وہ تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شامی مشرقی فتنے کے بعد بادشاہوں کی ہلاکت ہوگی اور عرب کی ذلت ہوگی یہاں تک کہ اہلِ مغرب خروج کریں گے۔

٥٦١. حدثنا عبدالله بن مروان حدثنا محمد ابن سوار عن عبيد الله بن الوليد عن محمد بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل لأمتي من الشيعتين شيعة بني أمية وشيعة بني العباس وراية الضلالة

۵۶۱ عبداللہ بن مروان نے، محمد بن سوار نے اُس نے عبیداللہ بن الولید سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو جماعتوں کی وجہ سے میری اُمت کی ہلاکت ہوگی، ایک بنی اُمیہ کی جماعت اور دوسری بنی عباس کی گمراہ جھنڈے والے جماعت۔

٥٦٢. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال لا تذهب الأيام حتى تخرج لبني العباس رايات سود من قبل المشرق.

۵۶۲ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

٥٦٣. وقال عبدالله واخبرني ابي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

۵۶۳ عبداللہ اپنے والد سے وہ عمرو بن شعیب سے، وہ اپنے والد شعیب سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

۵۶۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوحي عن الزهري قال تقبل الرايات السود من المشرق يقودهم رجال كالبخت المجللة أصحاب شعور أنسابهم القرى وأسمائهم الكنى يفتتحون مدينة دمشق ترفع عنهم الرحمة ثلاث ساعات

۵۶۴﴾ عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید التنوخی سے روایت کی ہے کہ علامۃ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آئیں گے، اُن کی قیادت ایسے مَرد کررہے ہوں گے جیسے کہ وہ بُختی اُونٹ ہو، وہ بالوں والے ہوں گے، اُن کے نسب دیہات میں ہوں گے، اوران کے نام ''کنیت'' کے ساتھ ہوں گے۔ وہ دِمشق کا شہر فتح کریں گے، اور شہر سے تین گھنٹوں کے لئے رَحم اُٹھالیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿
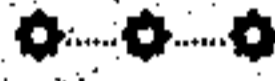
۵۶۵. حدثنا ابن أبي هريرة عن أبيه عن علي بن أبي طلحة قال يدخلون دمشق برايات سود عظام فيقتتلون فيها مقتلة عظيمة فيها مقتلة عظيمة شعارهم بكش بكش

۵۶۵﴾ ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طلحہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ دِمشق میں بڑے بڑے کالے جھنڈوں کے ساتھ داخل ہوں گے اوراس میں بہت قتل وَغارت گری کریں گے، ان کا شعار ہوگا ''بکش بکش''۔

✿ ✿ ✿

۵۶۶. حدثنا سعيد ابو عثمان حدثنا جابر الجعفي عن أبي جعفر قال اذا بلغت سنة تسع وعشرين ومائة واختلفت سيوف بني أمية ووثب حمار الجزيرة فغلب على الشام ظهرت الرايات السود في سنة وعشرين ومائة ويظهر الأ كبش مع قوم لا يؤبه لهم قلوبهم كزبر الحديد شعورهم الى المناكب ليست لهم رأفة ولا رحمة على عدوهم أسمائهم الكنى وقبائلهم القرى عليهم ثياب كلون الليل المظلم يقود بهم الى آل العباس وهنى دولهم فيقتلون أعلام ذلک الزمان حتى يهربوا منهم الى البرية فلا تزال دولتهم حتى يظهر النجم ذو الذناب ويختلفون فيما بينهم

۵۶۶﴾ سعید ابوعثمان نے جابر الجعفی سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر فرماتے ہیں کہ ۱۲۹ھ میں اور بنی اُمیہ آپس میں لڑیں گے، اور جزیرۃ کا گدھا اُٹھ کر شام پر غالب آجائے گا اُس وقت کالے جھنڈے ظاہر ہوجائیں گے، تب ''الکبش'' ایک ایسی قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا جس کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ ان کے دِل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ ان کے بال کندھوں تک ہوں گے، انہیں اپنے دُشمنوں پر نہ رَحم آئے گا نہ ترس، ان کے نام ''کُنیتیں'' ہوگی اوران کے قبائل گاؤں ہوں گے اُنہوں نے تاریک رات کے سیاہ کپڑے پہنے ہوں گے، وہ انہیں آلِ عباس کی قیادت میں لے جائیں گے اوران کی حکومت آسان کریں گے، وہ ان زمانے کے مشہور لوگوں کو قتل کردیں گے، یہاں تک کہ لوگ ان سے بھاگ کر صحرا کی طرف چلے جائیں گے، ان کی حکومت مسلسل رہے گی یہاں تک کہ ان میں باہمی اختلاف ہوجائے گا، اوردُم والوں کا ستارہ ظاہر ہوجائے گا۔

۵۶۷. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن شيخ لهم يقال له عبدالسلام بن مسلمة قال سمعت أباقبيل يقول وذكر بني أمية فنال منهم ثم قال يليكم بعدهم أصحاب الرايات السود فيطول امرهم ومدتهم حتى يبايع الغلامين منهم فاذا أدركا اختلفوا فيما بينهم فيطول اختلافهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فاذا رفعت كان سبب انقطاع مدتهم فاذا قرىء بمصر من عبدالله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث أن يقرأ عليهم كتاب آخر من عبدالله عبدالرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملك وهم يخربون مصر والشام فاذا كثف أمرهم بالشام اجتمعت الرايات السود وأصحاب الرايات الثلاث ومن بها من المغرب على أهل المغرب فيجتمعون جميعا عليهم فيقاتلونهم فتكون الغلبة لأهل الرايات ثلاث وينقطع أمر البربر ثم يقاتلون أصحاب الرايات السود حتى ينقطع امرهم

۵۶۷ محمد بن عبداللہ التہرتی نے اپنے شیخ عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُمیہ کا ذکر کیا۔ ان کے حالات بتائے، پھر کہا کہ عنقریب تم پر ان کے بعد کالے جھنڈوں والے حکمران بنیں گے، ان کی حکومت کا معاملہ اور مدّت طویل ہوگی، یہاں تک کہ ان میں سے دولڑکوں کے ہاتھ بیعت کی جائے گی، جب وہ بالغ ہوجائیں گے تو ان کا باہمی اختلاف رہے گا، ان کا یہ اختلاف طویل ہوجائے گا، پھر شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے، جب یہ جھنڈے بلند ہوجائیں گے، تو یہ ان کی مدّت کے ختم ہونے کا سبب بنیں گے، جب مصر میں خطبہ پڑھا جارہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ "عبداللہ امیرالمؤمنین" تو کچھ ہی عرصہ بعد ان کے سامنے خطبہ میں پڑھا جارہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ "عبدالرحمٰن امیرالمؤمنین" یہ عبدالرحمٰن مغرب کا رہنے والا ہے اور یہ بدترین بادشاہ ہوگا۔ یہ لوگ مصر اور شام کو ویران کردیں گے، جب ان کا معاملہ شام میں بڑھے گا تب کالے جھنڈوں والے اور تین جھنڈوں والے، اور جو ان کے ہموا مغرب میں ہوں گے یہ سب اہلِ مغرب کے خلاف اتفاق کرلیں گے، پھر یہ سب ان کے خلاف جمع ہوجائیں گے، اور ان سے لڑیں گے بالآخر غلبہ تین جھنڈوں والوں کو حاصل ہوگا اور بربر کا معاملہ ختم ہوجائے گا، پھر یہ تین جھنڈوں والے کالے جھنڈوں والوں سے لڑیں گے تو کالے جھنڈے والوں کا معاملہ بھی ختم ہوجائے گا۔

✿—✿—✿

۵۶۸. عن أبي المغيرة عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن ابن العباس رضى الله عنهما أنه أتاه رجل وعنده حذيفة فقال يا ابن عباس قوله تعالى حم عسق (الشورى ۱. ۲) فاطرق ساعة وأعرض ساعة ثم كررها فلم يجبه بشيء فقال حذيفة انا أنبئك قد عرفت لم كرهها انما نزلت في رجل من أهل بيته يقال له عبد الا له وعبد الله ينزل على نهر من أنهار المشرق يبني عليه مدينتان يشق النهر بينهما شقا جمع فيها كل جبار عنيد قال

أرطاة اذا بنيت مدينة على شاطيء الفرات ثم أتتكلم الفواصل والقواصم والفرجتم عن دينكم كما تنفرج المرأة عن قبلها حتى لا تمتنعوا عن ذل ينزل بكم واذا بنيت مدينة بين النهرين بأرض منقطعة من أرض العراق أتتكم الدهيماء

۵۶۸﴾ ابی المغیرہ نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اس موقع پر ان کے پاس حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے اس شخص نے پوچھا کہ اے ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) !اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝﴾ (الشوریٰ. آیت ۲۱)

کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہ دیا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تجھے بتاتا ہوں کہ تجھے پتہ ہے کہ یہ جواب دینے کو کیوں ناپسند کرتا ہے؟ اس لئے کہ یہ اس کے گھر کے ایک فرد کے متعلق نازل ہوئی ہے، جس کا نام ''عبدالالہ'' اور ''عبداللہ'' ہوگا، وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر اترے گا، جس پر دو شہر بنائے جائیں گے، ان کے درمیان سے نہر کو کھود کر نکالا جائے گا، اس میں ہر قسم کے سرکش اور ظالم جمع ہوں گے، حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب فرات کے کنارے شہر بن گیا تو میں آیتوں کے آخر کو پڑھا کرتا تھا، اور تم اپنے دین سے ایسے جدا ہو جاؤ گے جیسے عورت بے شرمی میں اپنی شرمگاہ سے جدا ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ تم اس ذلت کو بھی نہ روکو گے جو تم پر آئے گی، اور جب دو نہروں کے درمیان اس زمین پر جو عراق کی زمین سے جدا ہے ایک شہر آباد ہوگا تب تم پر ''دھیما'' نامی فتنہ آئے گا۔

۵۶۹ حدثنا عبدالصمد بن الوارث عن حماد بن سلمة عن حميد عن بكر بن عبدالله أن يوسف بن عبدالله بن سلام مر بدار مروان بن الحكم فقال ويل لأمة محمد من أهل هذه الدار حتى تخرج الرايات السود من قبل خراسان

۵۶۹﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے روایت کی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا گور مروان بن الحکم کے گھر پر ہوا تو فرمانے لگے کہ اس گھر والوں کی وجہ سے امتِ محمد ﷺ کے لئے ہلاکت ہے یہاں تک کہ خراسان کی جانب سے کالے جھنڈے نکل آئیں گے۔

۵۷۰. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عمن حدثه عن كعب قال تظهر رايات سود لبني العباس حتى ينزلوا الشام ويقتل الله على أيديهم كل جبار عنيد أو عدولهم يرابط بسرحتهم آدم خمسة وأربعين صباحا فيه خلها سبعون ألفا شعارهم فيها أمت أمت لم تضع الحرب أوزارها فيمكث ملكهم تسع في سبع لم ينكث أمرهم بعد ثلاث وسبعين سنة

۵۷۰﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ بنی عباس کے حق میں کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے جو شام میں جا اُتریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں ہر سرکش ظالم کو یا ان کے دشمنوں کو قتل کردے گا، لوگ پینتالیس 45 دنوں تک ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر کالے جھنڈوں والے ستّر ہزار 70000 کی تعداد میں اس (شہر) میں داخل ہوجائیں گے، ان کا شعار "اُمت، اُمت" ہوگا، پھر جنگ ختم ہوجائے گی، پھر ان کی بادشاہت بھی تہتر 73 سال بعد ختم ہوجائے گی۔

٭...٭...٭

۵۷۱. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن ثعلبة بن مسلم الخثعمي عن عبدالله بن أبي الأشعث الليثي قال تخرج لبني العباس رايتان احداهما أولها نصر وآخرها وزر لا تنصرونها لا نصرها الله والأخرى أولها وزر وآخرها كفر لا تنصروها لا نصرها الله

۵۷۱﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے ثعلبۃ بن مسلم الخثعمی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی الاشعث اللیثی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کے حق میں دو جھنڈے نکلیں گے۔ ان میں سے ایک ابتداء میں مدد اور آخر میں بوجھ ہوگا، تم لوگ اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے اور دوسرا جھنڈا ابتدا میں بوجھ ہوگا اور آخر میں کفر ہوگا۔ تم اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے۔

٭...٭...٭

۵۷۲. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن أم بلدر قال سمعت سعيد بن زرعة يقول سمعت نوف البكالي يقول لأصحابه اني أجد أن هذا العام تجلل فيه دمشق المسوح والبراذع واللبود وتخرج قتلاهم على العجل وتبقر بطون نسائهم فقال كعب انما أولئک قوم يأتون من المشرق خودين معهم رايات سود مكتوب في را ياتهم عهدكم وبيعتكم وفينا بها ثم نكثوها فيأتون حتى ينزلوا بين حمص ودير مسحل فتخرج اليهم سرية فيعر كونهم عرک الأديم يسيرون الى دمشق فيفتحونها قسرا شعارهم أقبل أقبل يعني بكش بكش ترفع عنهم الرحمة ثلاث ساعات من النهار

۵۷۲﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے اُمّ بدر سے، انہوں نے سعید بن زرعہ سے روایت کی ہے کہ نوف البکالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے نظر آرہا ہے کہ اس سال دمشق میں مسوح، براذع اور لبود ظاہر ہوں گے ان کے مقتولین کو چھکڑوں پر نکالا جائے گا اور ان کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک قوم ہوگی جو مشرق کی طرف سے آئے گی، ان کے پاس کالے جھنڈے ہوں گے ان جھنڈوں پر لکھا ہوگا کہ:

"تم بیعت کرکے ہم سے عہد کرلو، ہم وہ عہد پورا کریں گے"۔

پھر وہ "حمص" اور "دیر مسحل" کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے، ان کی طرف ایک لشکر نکلے گا، پھر یہ انہیں یوں مار ڈالیں گے جیسے کھال کی دباغت ہوتی ہے، پھر وہ دمشق کی طرف روانہ ہوں گے اور اسے زبردستی فتح کرلیں گے، ان کا شعار "اَقبل، اَقبل"

یعنی ''بکش بکش'' ہوگا، اہل شہر سے دن کے تین گھنٹوں کے لئے رحمت اُٹھالی جائے گی۔
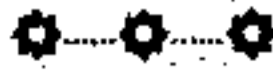
۵۷۳. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال اذا رأيتم الرايات السود فالزموا الأرض فلا تحركوا ايديكم ولا أرجلكم ثم يظهر قوم ضعفاء لا يؤبه لهم قلوبهم كزبر الحديد هم أصحاب الدولة لا يفون بعهد ولا ميثاق يدعون الى الحق وليسوا من أهله أسماؤهم الكنى ونسبتهم القرى وشعورهم مرخاة كشعور النساء حتى يختلفوا فيما بينهم ثم يؤتي الله الحق من يشاء

۵۷۳﴾ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کالے جھنڈے دیکھو تو زمین پر پڑے رہو، نہ اپنے ہاتھوں کو حرکت دو اور نہ اپنے پاؤں کو حرکت دو، پھر ایک کمزور قوم ظاہر ہوجائے گی جس کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی، ان کے دِل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ یہ ملک کے مالک بنیں گے، وہ نہ عہد پورا کریں گے اور نہ معاہدہ، وہ حق کی طرف دعوت تو دیں گے لیکن وہ اس کے اہل نہ ہوں گے ان کے نام ''کُنیتیں'' ہوں گی، اور ان کی نسبت دیہاتوں کی طرف ہوگی، ان کے بال عورتوں کی طرح لٹکے ہوں گے، یہاں تک کہ ان میں باہم اختلاف ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے حق دے گا۔

۵۷۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يخرج رجل من الجزيرة فيطأ الناس وطئة ويهريق الدماء ثم يخرج رجل من خراسان بعد قتل أخيه من بني هاشم يدعى عبدالله يلي نحوا من أربعين سنة ثم يهلك ويختلف رجلان من أهل بيته يسميان باسم واحد فتكون ملحمة يعقر قوفا فيظهر أقربه من الخليفة ثم تكون علامة في بني الأصفر ويبتدىء نجم له ذنب فيزول عنهم ولا يعود اليهم

۵۷۴﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، وہ عبدالعزیز بن صالح سے، وہ علی بن رباح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جزیرہ سے نکلے گا۔ پھر وہ لوگوں کو بالکل روند ڈالے گا، اور خون ریزی کرے گا، پھر بنی ہاشم میں سے ایک آدمی ''عبداللہ'' نامی اپنے بھائی کے قتل کے بعد خراسان سے نکلے گا، وہ تقریباً چالیس 40 سال امیر رہے گا، پھر وہ ہلاک ہوجائے گا، اور اس کے گھرانے کے دو افراد کا آپس میں اختلاف ہوگا جن دونوں کا ایک ہی نام ہوگا پھر ''عقرقوفا'' نامی مقام پر جنگ ہوگی، پھر جو خلیفہ کے زیادہ قریب ہوگا وہ غالب آجائے گا، پھر حکومت کی علامت رُومیوں میں ہوگی اور ''دُم دار ستارہ'' ظاہر ہوگا، تو حکومت ان لوگوں سے چلی جائے گی اور دوبارہ ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

۵۷۵. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال أسعد أهل الشام بخروج الرايات السود أهل حمص وأشقاهم بها أهل دمشق

۵۷۵ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو اہلِ شام میں سے سب سے نیک بخت "حمص" والے ہوں گے اور سب سے بد بخت "دمشق" والے ہوں گے۔

✿...✿...✿
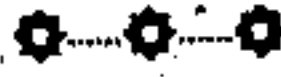
۵۷۶. حدثنا ابن وهب عن حمزة بن عبدالواحد قال حدثني محمد بن عمرو بن طلحة عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عبدالله بن صفوان بن أمية عن حفصة زوج النبي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتهم بناس يأتون من قبل المشرق أو كورها يعجب الناس من زيهم فقد أظلتكم الساعة

۵۷۶ ابن وہب نے حمزۃ بن عبدالواحد سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے، انہوں نے عبداللہ بن صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے کہ حفصہ زوجہ پیغمبر ﷺ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق کی طرف سے لوگوں کا آنا سنو لوگ ان کے طور طریقوں پر تعجب کریں تو تحقیق تم پر قیامت سایہ فگن ہو چکی ہوگی۔

✿...✿...✿
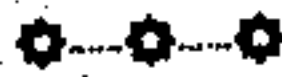
۵۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن سعيد بن نشيط عن صالح بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال أتيناه نعوده في نجمة أصابته قال فذكر معاوية فتغيظ عليه وأغلظ عليه في القول ثم قال أبو هريرة للحسن بن علي رضى الله عنهما لا يكبرن عليک فوالذي نفسي بيده لو كانت الدنيا يوما واحدا لطول الله ذلک اليوم حتى تكون الخلافة لبني هاشم

۵۷۷ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن نشیط سے، انہوں نے صالح بن ابی صالح سے روایت کی ہے کہ میرے والد ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے اُس (ستارہ لگنے کی وجہ سے) بیماری کے متعلق جو انہیں پہنچی تھی، تو آپ نے حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ذکر کیا اور ان پر غصے کا اظہار کیا۔ ان کے بارے میں سخت باتیں کی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ پر ان کی حکمرانی گراں نہ گزرے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا پھر بھی اللہ تعالیٰ اُسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ خلافت بنو ہاشم کو واپس مل جائے گی۔

✿...✿...✿

۵۷۸. حدثنا عثمان ابن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثنا عيسى بن عطية الخولاني

عن راشد بن داود الصنعاني يسند الحديث قال بعد هلاك بني أمية يجيء جالب الوحوش يجتمع اليه أهل الأرض من زواياها الأربع فيعذب الله بهم هذه الأمة

۵۷۸﴾ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عیسٰی بن عطیہ الخولانی سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حدیث کی طرف نسبت کر کے بتاتے ہیں کہ بنی اُمیّہ کے خاتمہ کے بعد چاروں اَطراف سے لوگ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اس اُمّت کو عذاب دے گا۔

۰…۰…۰

۵۷۹. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا حريز بن عثمان عن سعيد بن مرثد أبي العالية قال كنت جالسا مع شرحبيل بن ذي حماية عند قصر ابن آثال فمر به شيخ من العباد كبيرهم قد سقط حاجباه على عينيه متوكئا على عصى فقال هلم أيها الشيخ فجلس اليه فقال ما أبعد عقلك فقال فارس رأيتهم بهذه المدينة جلوسا حلقا حلقا يتحدثون يقولون سيظهر على أهل هذه الأرض المسلمون فيفتح الله لهم خزائن برها وبرها يعرفون بنعتهم بطول شعرهم ورماحهم ولبوسهم الأزر يكون آخر ملك منهم يقتلون بالعصب يصب على مائدتهم الأموال والأطعمة الكثيرة فلا يشبعهم ذلك

۵۷۹﴾ الحکم بن نافع نے جریر بن عثمانؒ سے روایت کی ہے کہ سعید بن مرثد ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں "شرحبیل بن ذی حمایہ" کے ساتھ ابن آثال کے محل کے قریب بیٹھا ہوا تھا وہاں سے ایک بہت بوڑھے شخص کا گزر ہوا، جس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، وہ لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، حضرت شرحبیل نے اُسے آواز دے کر کہا کہ اَے شیخ! یہاں آیئے، وہ بوڑھا آ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا، حضرت شرحبیل نے کہا کہ تیرے دماغ نے کام کرنا نہیں چھوڑا؟ اُس بوڑھے نے کہا کہ میں نے اس شہر میں ایرانیوں کو حلقہ بنائے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ بات چیت میں کہہ رہے تھے کہ عنقریب اس سرزمین پر مسلمان غالب آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے خشکی اور تری کے خزانے کھول دے گا، وہ اپنے اوصاف کے ذریعہ پہچانے جائیں گے، ان کے بال اور نیزے لمبے ہوں گے، اور ان کے کپڑے نیلے رنگ کے ہوں گے، ان کا آخری بادشاہ اُنہی میں سے ہوگا، وہ "عصب" نامی جگہ پر لڑیں گے، ان کے دستر خوانوں پر بہت زیادہ مال اور کھانے ہوں گے لیکن اُنہیں اس سے سیرابی نہ ہوگی۔

۰…۰…۰

۵۸۰. حدثنا عبدالقدوس عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال يخرج رجل من اهل المشرق يدعو الى آل محمد وهو أبعد الناس منهم ينصب علامات سود اولها نصر وآخرها كفر يتبعه خشارة العرب وسفلة الموالي والعبيد الأباق ومراق الآفاق سيماهم السواد ودينهم الشرك وأكثرهم الجدع قال القلف ثم قال حذيفة لا بن عمر ولست مدركه يا أبا عبدالرحمن فقال عبدالله ولكن أحدث به من

بعدي قال فتنة تدعى الحالقة تحلق الدين يهلك فيها صريح العرب وصالح الموالي وأصحاب الكنوز والفقهاء وتنجلي عن أقل من القليل

۵۸۰ عبدالقدوس نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق سے ایک آدمی نکلے گا جو آلِ محمد (ﷺ) کی طرف دعوت دے گا، حالانکہ اس کا اہلِ بیت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ وہ کالے جھنڈے مقرر کرے گا، جس کا اوّل مددگار اور آخر کفر ہوگا، اس کی پیروی عرب کے بے کار لوگ کریں گے، اور آزاد کردہ نچلے موالی اور بھگوڑے غلام کریں گے اور اطرافِ عالَم کے معمولی لوگ ہوں گے، اُن کی نشانی کالا پن ہے۔ ان کا دِین شرک ہوگا اور ان میں سے اکثر "جدع" ہوں گے، مَیں نے عرض کیا "جدع" کیا ہے؟ فرمایا کہ "غیر ختنہ شدہ"۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ان کو نہ پاسکو گے (یعنی وہ آپ کی وفات کے بعد آئیں گے) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں، مَیں یہ حدیث اپنے بعد کے لوگوں تک پہنچاؤں گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک فتنہ آئے گا جس کا نام "مونڈھنے والا ہوگا" وہ دِین کو مونڈھ ڈالے گا۔ اس فتنے میں معزز عرب، نیک موالی، خزانوں کے مالک اور فقہاء مَر جائیں گے، اور یہ فتنہ تھوڑے لوگوں کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

٭—٭—٭

۵۸۱. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن بن محمد بن علي قال لا يزال بنو أمية على ثبج من أمرهم حتى تخرج الرايات السود من المشرق فتبيحهم

۵۸۱ المعتمر بن سلیمان نے ابوعمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنواُمیہ مسلسل اپنی حکومت پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے جو اُنہیں ختم کردیں گے۔

٭—٭—٭

۵۸۲. حدثنا الوليد عن روح بن أبي العيزار عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن الحسن وابن سيرين قالا تخرج راية سوداء من قبل خراسان فلا تزال ظاهرة حتى يكون هلاكهم من حيث بدأ من خراسان

۵۸۲ الولید نے روح بن ابوالعیزار سے، انہوں نے سعید بن ابوعروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈے خراسان کی جانب سے ظاہر ہوں گے۔ وہ مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتداء ہوئی تھی، یعنی خراسان سے۔

٭—٭—٭

۵۸۳. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عبدالله بن زبير عن علي قال هلاكهم من حيث بدأ

۵۸۳ الولید اور رشدین نے ابولہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعہ سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتدا ہوئی تھی۔

۵۸۴. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا رشيدين بن سعد المهري عن يونس بن يزيد الأيلي عن ابن شهاب عن قبيصة بن ذؤيب عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج من خراسان رايات سود لا يردها شيء حتى تنصب بايلياء يعني بيت المقدس

۵۸۴ قتیبۃ بن سعد نے رشدین بن سعد المھری سے، انہوں نے یونس بن یزید الایلی سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے قبیصۃ بن ذؤیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، انہیں کوئی چیز واپس نہ کر سکے گی یہاں تک کہ وہ "ایلیاء" یعنی بیت المقدس پر گاڑ دیئے جائیں گے۔

۵۸۵. عن الحكم بن نافع ابي اليمان الحمصي حدثنا جراح عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال ليوشكن العراق يعرک عرک الأديم ويشق الشام شق الشعر وتفت مصر فت البعرة فعندها ينزل الأمر

۵۸۵ الحکم بن نافع ابوالیمان الحمصی نے، جراح سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب عراق کی دباغت کی جائے گی جیسے کھال کی دباغت کی جاتی ہے، اور شام کو چیرا جائے گا، جیسا کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور مصر کو توڑ دیا جائے گا جیسا کہ مینگنی ٹوٹ جاتی ہے، تو اس وقت اللہ کا حکم اترے گا۔

أول علامة تكون في انقطاع مدة بني العباس

بنی عباس کی مدت ختم ہونے کی پہلی علامت

۵۸۶. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا جراح عن أرطاة قال هلاكهم اذا اختلفوا بينهم فأول علامة تكون من انقطاع ملكهم اختلاف بينهم

۵۸۶ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کی ہلاکت اس وقت ہوگی جب وہ باہم اختلاف کریں گے، لہٰذا پہلی علامت ان کی بادشاہت کے خاتمے کی باہمی اختلاف ہے۔

۵۸۷. حدثنا محمد بن عبداللّٰہ عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا يزال الناس بخير في رخاء مالم ينقضي ملك بني العباس فاذا انقض ملكهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۵۸۷ محمد بن عبداللہ نے عبدالسلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ عیش و آرام کی بھلائی میں رہیں گے جب تک بنوعباس کی بادشاہت ختم نہ ہوجائے جب ان کی بادشاہت ختم ہوجائے گی تو لوگ ہمیشہ فتنوں میں رہیں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہوجائیں گے۔

۵۸۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي حدثنا أبو أمية الكلبي قال حدثنا شيخ أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم بعدما يظهر حتى يختلفوا فيما بينهم

۵۸۸ الولید بن مسلم نے وابوعبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ، ابوامیۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھے نے یہ بات بتائی کہ جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی دونوں بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھی، اس نے کہا کہ غالب ہونے کے بعد کالے جھنڈوں والے ہمیشہ رہیں گے، سخت گردنوں والے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا باہمی اختلاف ہوجائے۔

۵۸۹. حدثنا محمد بن عبداللّٰہ التهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة قال سمعت أبا قبيل يقول لا يزال أمرهم ظاهر حتى يبايع لغلامين منهم فاذا أدركا اختلفوا فيما بينهم فيطول اختلافهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فاذا رفعت كانت سبب انقطاع ملكهم

۵۸۹ محمد بن عبداللہ التھیرتی نے عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کا معاملہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ دو لڑکوں کی بیعت کر لی جائے گی، جب وہ دونوں بالغ ہوجائیں گے تو ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوگا جو طویل ہوجائے گا۔ پھر شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے جب یہ جھنڈے بلند ہوجائیں گے تو یہ ان کی بادشاہت کے ختم ہونے کا سبب ہوگا۔

۵۹۰. حدثنا رشد بن عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال عي سيليكم أئمة فاذا افترقوا على ثلاث رايات فاعلموا انه هلاكهم

۵۹۰ رُشدین نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن اَبی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر حکمران مقرر ہوں گے جو بدترین حکمران ہوں گے۔ جب وہ تین جھنڈوں میں تقسیم ہوجائیں گے پھر سمجھ لینا کہ یہ ان کی ہلاکت ہے۔

٭٭٭

۵۹۱۔ حدثنا الوليد عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال حدثنا شيخ قد أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم حتى يختلفوا فيما بينهم يخالف بعضهم بعضا فيفترقون ثلاث فرق فرقة يدعون لبني فاطمة وفرقة يدعو لبني العباس وفرقة يدعوا لأ نفسهم قلت ومن أنفسها قال لا أدري وهكذا سمعت

۵۹۱ الولید نے ابی عبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابی اُمیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھے نے یہ بتایا جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، اس نے کہا کہ کالے جھنڈے والے ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی گردنیں سخت ہیں پھر ان میں باہم اختلاف ہوجائے گا، وہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں گے اور تین جماعتوں میں تقسیم ہوجائیں گے:

نمبر1: ایک جماعت بنی فاطمہ کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر2: دوسرا فرقہ بنوعباس کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر3: تیسرا فرقہ اپنی طرف دعوت دے گا۔

مَیں نے عرض کیا کہ اپنی طرف سے کون مُراد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم مَیں نے ایسے ہی سُنا ہے۔

٭٭٭

۵۹۲۔ حدثنا الوليد وأخبرني أبو عبدالله عن مسلم بن الأخيل عن عبدالكريم أبي أمية عن محمد بن الحنيفية قال لا تزال الرايات السود التي تخرج من خراسان في أسنتها النصر حتى يختلفوا فيما بينهم فاذا اختلفوا فيما رفعت ثلاث رايات بالشام

۵۹۲ الولید نے ابوعبداللہ سے انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبدالکریم ابواُمیّہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خراسان سے جو کالے جھنڈے نکلیں گے وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی مدد ہوگی۔ پھر ان میں باہمی اختلاف ہوگا، جس کے بعد شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے۔

٭٭٭

۵۹۳۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال اذا اختلف آل العباس فيما بينهم فهو أول انتقاض أمرهم

۵۹۳ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر رسے انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آلِ عباس میں باہمی اختلاف شروع ہوجائے گا تو یہ ان کی حکومت کے خاتمے کا آغاز ہوگا۔
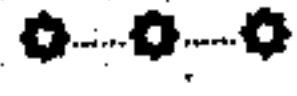
٭٭٭

۵۹۴. حدثنا أبو عمرو البصري عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت البناني عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السابع من بني العباس يدعو الناس الى الكفر فلا يجيبونه فيقول له أهل بيته تريد أن تخرجنا من معايشنا فيقول اني أسير فيكم بسيرة أبي بكر وعمر رضى الله عنهما فيأبون عليه فيقتله عدوله من أهل بيته من بني هاشم فاذا وثب عليه اختلفوا فيما بينهم فذكر اختلافا طويلا الى خروج السفياني

۵۹۴ ابوعمرو البصری نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت بنانی سے، انہوں نے حارث الھمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنوعباس میں سے ساتواں خلیفہ لوگوں کو کفر کی طرف بلائے گا، پس لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے، اس خلیفہ کے گھر والے اُسے کہیں گے کہ تو ہمیں ہمارے کام سے نکالنا چاہتا ہے؟ وہ کہے گا کہ مَیں تو (حضرت) ابوبکر و (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریقے پر گامزن ہوں، گھر والے اس کی اس بات کا اِنکار کریں گے۔ پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک ہاشمی اُس کا دشمن ہوگا۔ جو اسے قتل کر دے گا۔ جس کے بعد ان سب میں باہم اِختلاف ہوجائے گا، پھر آپ ﷺ نے سفیانی کی خروج تک طویل اِختلاف کا ذکر کیا۔

٭٭٭

۵۹۵. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال اذا اختلف أصحاب الرايات السود بينهم كان خسف قرية بارم يقال لها حرستا وخروج الرايات الثلاث باشام عندها

۵۹۵ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل، ابورومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم اِختلاف کریں گے شام کی ایک بستی "حرستا" سے تین جھنڈے خروج کریں گے۔

٭٭٭
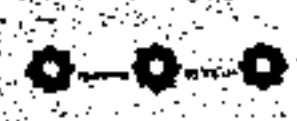
۵۹۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن كعب قال اذا خلع من بني العباس رجلان وهما الفرعان وقع بينهما الاختلاف الأول لم يتبعه الاختلاف الآخر الذي فيه الفناء وخروج السفياني عند اختلافهم الثاني

﴿۵۹۶﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی عباس میں سے دو آدمی خلافت سے معزول کیے جائیں گے اور وہ دونوں لڑکے ہوں گے اس وقت ان میں پہلا اختلاف واقع ہوگا۔ پھر اس کے بعد دوسرا اختلاف ہوگا، جس میں یہ مٹ جائیں گے، اور "سفیانی" ان کے دوسرے اختلاف کے وقت خروج کرے گا۔

○....○....○

۵۹۷۔ حدثنا ابو اسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي دود الواسطي وكان ثقة حدثني حاتم بن أبي صغيرة عن أبي الجلد قال يملك رجل وولده من بني هاشم اثنين وسبعين سنة

﴿۵۹۷﴾ ابو اسحق الاقرع نے سلیمان بن کثیر ابو داؤد الواسطی (ثقہ) سے، انہوں نے حاتم بن ابو صغیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو جلد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی ہاشم میں سے ایک باپ اور بیٹا بہتر (72) سال تک حکومت کریں گے۔

○....○....○

۵۹۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم قال قرأت عن كعب قال يملك بنو العباس ألفا الا تسعة اشهر ويل لهم بعد ذلك وبعد الويل ويل

﴿۵۹۸﴾ ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو عباس نو (9) مہینے کم ایک ہزار مہینے حکومت کریں گے، اس کے بعد ان کے لئے ہلاکت ہے اور ہلاکت کے بعد ہلاکت ہے۔

○....○....○

۵۹۹۔ حدثنا أبو يوسف المقدسي وكان كوفيا حدثنا فطر بن خليفة عن منذر الثوري عن محمد بن الحنيفة قال يملك بنو العباس حتى يأتين الناس من الخير ثم يتشعب امرهم فان لم تجدوا الا جحر عقرب فادخلوا فيه فانه يكون في الناس شر طويل ثم يزول ملكهم ويقول المهدي

﴿۵۹۹﴾ ابو یوسف المقدسی کوفی نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کو ان سے خیر پہنچے گا، پھر ان کی حکومت میں پھوٹ پڑ جائے گی، اگر اس موقع پر وقت تمہیں بچھو کا سوراخ بھی ملے تو اس میں گھس جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں بہت بڑا شر ہوگا، پھر ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔

○....○....○

۶۰۰۔ حدثنا ابن أبي هريرة عن ابيه عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الخامس من أهل بيتي فالهرج الهرج بموت السابع ثم كذلك حتى يقوم المهدي قال بلغني عن شريك انه قال هو

ابن العفر يعني هارون و كان الخامس ونحن نقول هو السابع والله أعلم

۶۰۰﴾ ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے اہل بیت میں سے پانچواں فوت ہوگا تب قتل و غارتگری شروع ہوگی، جب ساتواں مرے گا تب بھی ایسے ہی قتل ہوں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہو جائیں گے۔ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شریک سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ پانچواں "ابن العفر" یعنی ہارون ہے جبکہ ہمارا خیال ہے کہ ہارون ساتواں ہے، واللہ اعلم۔

٭٭٭

۶۰۱. حدثنا ضمرة عن أبي حسان بن نوبة قال لا بد أن يملك ثلاثة من بني العباس أول أسمائهم عين

۶۰۱﴾ ضمرۃ نے روایت کی ہے کہ ابو حسان بن نوبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس میں سے تین آدمیوں کا بادشاہ بننا ناگزیر ہے ان کے نام کی ابتداء "عین" سے ہوگی۔

٭٭٭

۶۰۲. حدثنا الوليد عن شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال لا يزال ملك بني العباس ظاهرا على من ناوأهم حتى يخرج عليهم أهل المغرب

۶۰۲﴾ ولید نے بنو خزاعہ کے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ ابو وہب الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی حکمرانی اپنے ماتحتوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان پر اہل مغرب خروج کرلیں۔

٭٭٭

۶۰۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا خسف بقرية يقال لها حرستا وخلع خليفتان من بني العباس واختلف آل العباس بينهم حتى يرفع فيهم اثنا عشر لواء وثنتا عشرة راية فعندها يغلب عليهم الفتن في دار ملكهم وبها يجتمعون فعند ذلك الآخرة ويعبر جيحو وبها يجتمعون وعند ذلك سقوط ملكهم وخروج البربر على الشام

۶۰۳﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب "حرستا" نامی بستی دھنس جائے گی، اور بنو عباس کے دو خلیفے معزول کر دیئے جائیں گے، اور آل عباس باہمی اختلاف کریں گے یہاں تو ان میں بارہ (12) جھنڈے اور بارہ (12) علامتیں بلند ہوں گی، اس وقت ان کے مرکز پر فتنے غالب آ جائیں گے، اور اسی فتنہ پر وہ اکٹھے ہوں گے اس وقت دوسرا فتنہ ہوگا، جسے "جیحو" کہیں گے، وہ اس فتنہ پر جمع ہوں گے۔ اور اس وقت ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور بربر شام پر خروج کریں گے۔

٭٭٭

۶۰۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال انتفاض ملكهم اختلافهم فيما بينهم من حيث بدأ

۶۰۴﴾ عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کی بادشاہت ان میں باہمی اختلافات پیدا ہوجانے کی وجہ سے ختم ہوگی۔

✿.....✿.....✿

۶۰۵. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة قال آخر علامة من زوال ملك بني العباس ثلاثة ملوك منهم يتوالون أسماؤهم أسماء الأنبياء لا يجاوزوهم بعد هؤلاء الملوك ومدة بني العباس من هؤلاء الملوك الثلاثة أربعين عاما فاذا رأيت الاختلاف فيهم وجماعة من بني هاشم فيجتمعون بين النهرين وولاية رجل من بني العباس نحو المغرب واصطكاك الرايات السود والصفوف سره الشام وقيل والي مصر ومنع خراجها فهي من أمارة انقطاع مدتهم

۶۰۵﴾ عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کی بادشاہت کے زوال کی آخری علامت یہ ہے کہ ان میں پے درپے تین بادشاہ آئیں گے جن کے نام حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے نام پر ہوں گے، ان بادشاہوں سے آگے بنوعباس کی بادشاہت نہ بڑھے گی، ان تینوں عباسی بادشاہوں کی حکومت چالیس 40 سال رہے گی، جب تُو بنوعباس میں اختلاف دیکھے اور بنی ہاشم کی جماعت کو دیکھے کہ وہ دونوں دریاؤں کے درمیان جمع ہوچکی ہے؟ بنی عباس کے ایک آدمی کی امارت مغرب کی طرف دیکھے، اور کالے جھنڈوں کا اکٹھے ہوکر شام یا مصر کی طرف چلنا اور وہاں سے خراج نہ آنے کو دیکھے تو یہ بنوعباس کے دور کے ختم ہونے کی نشانیاں ہے۔

✿.....✿.....✿

۶۰۶. حدثنا ادريس الخولاني عن الوليد بن يزيد عن أبيه عن شفي الأصبحي قال يلي خمسة من ولد العباس كلهم جبابرة ويل للأرض منهم يموت خامس بني العباس يثب عليه والب شبه الأسد يأكل بفمه ويفسد بيديه السموات تضج الى الله تعالى مما يهراق على الأرض من الدماء يملك غداتين أو ثلاثة ثم يلي والي من بعض اخوة الأبد ثم يلي والي ينادي منادي من السماء الأرض الله والعبيد عبيد الله مال الله بين عبيده بالسوية يملك في هذه الولاية عشر سنين

۶۰۶﴾ ادریس الخولانی نے، الولید بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ شفی الاصبحی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے پانچ (5) خلفاء بنیں گے، وہ سب کے سب ظالم وجابر ہوں گے۔ ان کی وجہ سے

زمین پر ہلاکت ہوگی۔ بنوعباس میں سے پانچواں بادشاہ مر جائے گا، تو ایک شیر کے مشابہ شخص جو منہ سے کھائے گا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے فساد کرے گا۔ وہ حکومت پر مسلط ہو جائے گا، آسمان زمین پر ہونے والی خونریزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرے گا، وہ شخص دو (2) یا تین (3) صبح تک بادشاہ رہے گا، پھر ابدُ کے بھائیوں سے ایک بھائی حکمران بنے گا۔ پھر اس کے پیچھے ایسا حکمران آئے گا جس کے لیے آسمان سے صدا آئے گی کہ زمین اللہ کی ہے، اور انسان اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کا مال اس کے بندوں کے درمیان برابر ہے، وہ شخص دس (10) سال تک اس بادشاہت پر فائز رہے گا۔

أول علامة من علامات انقطاع ملكهم في خروج الترک بعد اختلافهم فيما بينهم

بنوعباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامتوں میں سے پہلی علامت ترکوں کا خروج ہے

٦٠٧. حدثنا الوليد بن مسلم أخبرنا من سمع رسول الوليد بن يزيد الى قسطنطين سمع الوليد بن يزيد يقول الملاحم بينكم حتى تاتيكم الرايات السود ليخرج عليكم الترک فيقاتلونهم فيقتلونهم ثم لا تجف براذع دوابكم حتى يخرج أهل المغرب

٦٠٧﴾ الولید بن مسلم نے قسطنطنیہ میں ولید بن یزید کے قاصد سے سُنا کہ ولید بن یزید نے کہا تھا کہ تمہارے درمیان جنگیں جاری ہوں گی حتیٰ کہ تم پر کالے جھنڈے آ جائیں گے، پھر تمہاری خلاف تُرک خروج کریں گے، پھر بنوعباس اور تُرک باہم لڑیں گے، تُرک بنوعباس کو قتل کر دیں گے، پھر تمہارے جانوروں کے اُوپر رکھے جانے والے بورے ابھی سوکھے نہ ہوں گے کہ اہلِ مغرب خروج کریں گے۔

٦٠٨. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني قوم قدموا من أهل أرمينية يريدون الشام فلقوا بها أبا مسلم فقالوا إنا كرهنا عبد الله بن علي وقد أردنا العزلة فقال أصبغ لا تزال الرايات السود ظاهرة على من ناوأهم حتى تدخل الترک من باب أرمينية قال الوليد وهو اول علامة من علامات انتقاض امرهم بعد اختلافهم فيما بينهم

٦٠٨﴾ الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آرمینیا کے کچھ لوگ، جو شام جا رہے تھے، ان کی ملاقات حضرت ابومسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہوئی، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن علی ناپسند ہے، ہم نے گوشہ نشین ہونے کا ارادہ کیا ہے، حضرت

ابوسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا، کالے جھنڈے اپنے مخالفین پر مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ تُرک ''آرمینیا'' کے دروازے سے داخل ہوجائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بنوعباس کے باہمی اختلاف کے بعد ان کی حکمرانی کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔

٭...٭...٭

۷۰۹. حدثنا بقية بن الوليد والحكم قالا أخبرنا صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال كأني أسمع خفق جعاب الترک بين الأغلة وبارق

۷۰۹﴾ بقیہ بن الولید اور الحکم نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں ''اَغلة'' اور ''بارق'' شہروں کے درمیان تُرکوں کے تَرکشوں کی کھڑکھڑاہٹ سُن رہا ہوں۔

٭...٭...٭

۷۱۰. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن عصمة بن راشد عن عصام بن يحي الحضرمي عن عبدالله بن أبي قيس الحضرمي عن معاوية بن أبي سفيان أنه قال ان الذين يركبون المخرمات سيقعون على تلال الشام والجزيرة

۷۱۰﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے عصمۃ بن راشد سے، انہوں نے عصام بن یحیٰ الحضرمی سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی قیس الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک وہ لوگ جو نرم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔

٭...٭...٭

۷۱۱. حدثنا الحكم عن جراح عن أرطاة قال اذا خسف بقرية من قرى دمشق وسقطت طائفة من غربي مسجدها فعند ذلک تجتمع الترک والروم يقاتلون جميعا وترفع ثلاث رايات بالشام ثم يقاتلهم السفياني حتى يبلغ بهم قرقيسيا قال عصمة فأخبرني ابو حكيمة قال خرجت بابنة لي وانا أسكن الشام فقيل ان الذين يركبون المخرمات سيقعون على تلال الجزيرة والشام فيسبون نسائهم حتى ان الرجل ليرى بياض خلخال امرأته فلا يستطيع ان يدفع عنها

۷۱۱﴾ الحکم نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دمشق کی بستیوں میں سے ایک بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کے غربی حصہ کا ایک حصہ گر جائے گا، پھر اس وقت رُوم اور تُرک جمع ہوں گے اور اکٹھے ہو کر لڑیں گے، اور شام میں تین (3) جھنڈے بلند ہوں گے۔ پھر ان سے سفیانی لڑیں گے، یہاں تک کہ وہ انہیں ''قرقیسیا'' نامی جگہ تک پہنچا دیں گے، عصمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوحکیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ میں شام کا رہنے والا تھا لیکن اپنی بیٹی کو لے کر وہاں سے نکلا اس لئے کہ مجھے بتلایا گیا تھا کہ بے شک وہ لوگ جو نرم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام

اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔ وہ اپنی عورتوں کو گالیاں دیں گے، ایک آدمی اپنی عورت کی پازیب کی سفیدی دیکھے گا، لیکن اس میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اپنی عورت کی حفاظت کرسکے۔

٭…٭…٭

۶۱۲. قال ابن عياش فأخبرني عتبة بن تميم التنوخي عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال ترد الترك الجزيرة حتى يسقوا خيولهم من الفرات فيبعث الله عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد قال ابن عياش وأخبرني عبدالله بن دينار عن كعب قال ينزلون آمدويشربون من الدجلة والفرات يسعون في لجزير وأهل الاسلام في تلك الجزيرة لا يستطيعون لهم شيئا فيبعث الله عليهم الفلج فيه صر وريح وجليد فاذا هم خامدون فير جعون فيقولون ان الله قد أهلكهم وكفاكم العدو ولم يبق منهم أحد قد هلكوا من عند آخرهم

۶۱۲ ابن عیاش نے، عتبہ بن تمیم التنوخی سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ترک جزیرہ پر وارد ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو فرات سے پلا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر طاعون مسلط کردے گا جس سے سوائے ایک شخص کے کوئی زندہ نہ بچے گا، حضرت ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ''آمد'' نامی جگہ میں اُتریں گے، اور دجلہ اور فرات سے پئیں گے، اور جزیرہ کے متعلق کوشش کریں گے اور اہلِ اسلام جزیرہ میں ہوں گے لیکن ان میں ترکوں سے لڑنے کی طاقت نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ترکوں پر برفباری مسلط کردے گا، جس میں طوفانی ہوائیں اور سخت سردی ہوگی جس سے وہ ناکام ہوکر واپس لوٹ جائیں گے، لوگ کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا ہے اور وہ تمہارے دشمنوں کے لئے تمہاری طرف سے کافی ہوگیا ہے، ان ترکوں میں سے کوئی زندہ نہ بچے گا وہ سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے۔

٭…٭…٭

۶۱۳. حدثنا عبدالخالق بن يزيد بن واقد عن أبيه عن مكحول عن النبي ﷺ قال للترك خرجتان خرجة يخرجون والثانية يربطون خيولهم بالفرات لا ترك عدها.

۶۱۳ عبدالخالق بن یزید بن واقد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دومرتبہ خروج کریں گے۔ ایک مرتبہ وہ خروج کریں گے اور جب وہ دوسری مرتبہ خروج کریں گے تو اپنے گھوڑے فرات پر باندھیں گے، اس کے بعد ترک نہیں رہیں گے۔

٭…٭…٭

۶۱۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يقاتل السفياني الترك ثم يكون

استئصالهم على يدي المهدي وهو أول لواء يعقده المهدي يبعثه الى الترک

۶۱۴﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی تُرکوں کے خلاف لڑے گا، پھران کی بیخ کنی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ہاتھوں ہوگی اور یہ پہلا جھنڈا ہوگا جسے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) باندھے گا اور تُرکوں کی طرف بھیجے گا۔

٭٭٭

۶۱۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن عبيدالله بن المغيرة عن عبدالله بن عمرو قال بقيت من الملاحم واحدة أولها ملحمة الترک بالجزيرة

۶۱۵﴾ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبیداللہ بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگوں میں سے ایک باقی ہے جس کی ابتداء تُرکوں کے خلاف جزیرہ میں جنگ کے ساتھ ہوگی۔

٭٭٭

۶۱۶. حدثنا الوليد عن ابن جابر وغيره عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله ليه وسلم للترک خرجتان احداهما يخربون أذر بيجان والثانية يشرعون على ثني الفرات قال عبدالرحمن بن يزيد حديثه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال فيبعث الله تعالى على خيلهم الموت فيرحلهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم لا ترک بعدها

۶۱۶﴾ الولید نے ابن جابر اور بعض دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تُرک دو مرتبہ خروج کریں گے، ایک مرتبہ خروج میں وہ ''آذربیجان'' کو ویران کریں گے۔ دوسری مرتبہ میں وہ فرات کے کنارے جمع ہوں گے، حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے ان کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں پر موت بھیج دے گا، وہ جس کے ڈر سے وہاں سے کوچ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو تباہ و برباد کر دے گا۔

٭٭٭

۶۱۷. حدثنا محمد بن عبدالله عن عبدالرحمن بن زياد عن مكحول عن حذيفة رضى الله عنه قال اذا رايتم أول الترک بالجزيرة فقاتلوهم حتى تهزموهم اويكفيكم الله مؤلتهم فانهم يفضحوا الحرم بها فهو علامة خروج أهل المغرب وانتقاض ملک ملكهم يومئذ

۶۱۷﴾ محمد بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم تُرک کو پہلے جزیرہ میں دیکھو تو اُن کے خلاف لڑو یہاں تک کہ تم اُنہیں شکست دے دو، یا تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہو جائے، بے شک وہ حرم کی بے حرمتی کرنا چاہتے ہیں، یہ اہلِ مغرب کے خروج اور ان کی بادشاہی کے ختم ہونے کی علامت ہوگی۔

٭٭٭

٦١٨. حدثنا غير واحد عن ابن عياش عمن حدثه عن مكحول قال قال رسول الله ﷺ للترک خرجتان خرجة بالجزيرة يحتقبون ذوات الحجال فيظفر الله المسلمين بهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم

۶۱۸ ابن عیاش سے کئی راویوں نے اور خود انہوں نے دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تُرک دو مرتبہ خروج کریں گے ایک مرتبہ وہ جزیرہ میں خروج کریں گے وہ تُرک پازیب پہنی عورتوں کو اُونٹ کے پیچھے بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے خلاف فتح دیں گے، ان میں اللہ تعالیٰ عظمت والے کی ذبح واقع ہوگی۔

٭ ٭ ٭

٦١٩. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة حدثنا أبو زرعة عن عبدالله بن زرير عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال ان لأهل بيت نبيكم امارات فالزموا الأرض حتى تنساب الترک في حلاف رجل ضعيف فيخلع بعد سنتين من بيعته ويحالف الترک على الروم ويخسف بغربي مسجد دمشق ويخرج ثلاثة نفر بالشام ويأتي هلاک ملكهم من حيث بدأ ويكون بدو الترک بالجزيرة والروم بفلسطين ويتبع عبدالله عبدالله حتى تلتقي جنودها بقرقيسيا

۶۱۹ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارے نبی کریم ﷺ کے گھرانے کی چند علامات ہیں لہٰذا تم اس سرزمین کو لازم پکڑو یہاں تک کہ تُرک اپنے آپ کو امارت کی طرف ایک کمزور آدمی کے ذریعہ سے منسوب کریں گے، جو دو (2) سال کے بعد اس کی بیعت کو توڑ دیں گے، اور تُرک رُومیوں سے مل جائیں گے اور دمشق کی مسجد کا غربی حصہ دھنس جائے گا، اور شام میں تین 3 آدمی خروج کریں گے اور ان کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگا جہاں سے وہ شروع ہوئی تھی، اور تُرک کی ابتداء جزیرہ سے اور رُوم فلسطین سے ہوگی، اور عبداللہ، عبداللہ کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ ان کے لشکر "قرقیسیا" میں جا ملیں گے۔

٭ ٭ ٭

٦٢٠. حدثنا أبو عمرو البصري عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود رضى الله عنه قال اذا ظهر الترک والخزر بالجزيرة وأذربيجان والروم بالعمق وأطرافها قاتل الروم رجل من قيس من أهل قنسرين والسفياني بالعراق يقاتل أهل المشرق وقد اشتغل كل ناحية عدو فاذا قاتلهم اربعين يوما ولم يأتيه مدد صالح الروم على أن لايؤدي أحد الفريقين الى صاحبه شيئا

۶۲۰ ابوعمرو البصری نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے انہوں

نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ''تُرکی'' اور ''خزری'' جزیرہ اور ''آذربیجان'' میں ظاہر ہوں گے اور رُومی ''عمق'' اور اس کے اطراف میں ظاہر ہوں گے تو رُوم کے خلاف ''قنسرین'' شہر کا ایک آدمی جو قیس قبیلے سے ہوگا، وہ لڑے گا، اور سُفیانی مشرق والوں کے خلاف عراق میں لڑے گا، اور حکومتِ اسلامی کا ہر علاقہ دُشمن کے خلاف برسرِ پیکار ہوگا، جب وہ ان سے چالیس (40) دِن لڑیں گے اور کوئی کمک نہ آئے گی تو وہ رُوم کے ساتھ صلح کرلیں گے، اس شرط پر کہ دونوں فریقین ایک دوسرے کو کچھ نہ دیں گے۔

۶۲۱۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر اذا ظهر السفياني على الأبقع والمنصور اليماني خرج الترك والروم فظهر عليهم السفياني

۶۲۱ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی ''ابقع'' اور ''منصور الیمانی'' پر غالب آجائیں گے تب تُرک اور رُوم خروج کریں گے اور ان پر سُفیانی ان پر غالب آجائیں گے۔

ما يذكر من علامات من السماء فيها في انقطاع ملك بني العباس

بنوعباس کی بادشاہت کے ختم ہونے کی چند آسمانی علامات

۶۲۲۔ حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال علامة انقطاع ملك ولد العباس حمرة تظهر في جو السماء وهذه تكون فيما بين العشر من رمضان الى خمس عشرة وواهية فيما بين العشرين الى الرابع والعشرين من رمضان ونجم يطلع من المشرق يضيء كمايضيء القمر ليلة البدر ثم ينعقف قال الوليد وبلغني عن كعب انه قال قحط في المشرق وواهية في المغرب وحمرة في الجوف وموت فاشي في القبلة

۶۲۲ الولید بن مسلم نے اپنے شیخ سے، اُس نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اولادِ عباس کی بادشاہت کے خاتمے کی علامت یہ ہے کہ دس (10) رمضان سے لے کر پندرہ (15) رمضان کے درمیان تک آسمان کی فضا میں ایک سُرخی ظاہر ہوگی۔ پھر دھنسنا ہوگا جو بیس (20) رمضان سے چوبیس (24) رمضان کے درمیان ہوگا اور مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوگا پھر وہ بَل کھائے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ مشرق میں قحط ہوگا اور مغرب میں دھنسنا ہوگا، اور فضاء میں سُرخی ہوگی اور قبلہ میں عام موت ہوگی۔

۶۲۳. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشوق القرن ذو الشفا وكان أول ما طلع بهلاك قوم نوح حين غرقهم الله وطلع في زمان ابراهيم عليه اسلام حيث القوة في النار وحين أهلك الله فرعون ومن معه وحين قتل يحيى بن زكريا فاذا رأيتم ذلك فاستعيذوا باللّٰه من شر الفتن ويكون طلوعه بعد انكساف الشمس والقمر ثم لا يلبثون حتى يظهر الأبقع بمصر

۶۲۳ سعید ابوعثمان نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر فرماتے ہیں کہ جب عباسی خراسان پہنچیں گے تو مشرق کی طرف سے "قرن" نامی ستارہ طلوع ہوگا جو اطراف والا ہوگا، اور پہلی مرتبہ وہ اس وقت طلوع ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو پانی میں غرق کر کے ہلاک کیا تھا اور پھر جب لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تب یہ طلوع ہوا، اور تیسری بار یہ تو وہ اس وقت طلوع ہوا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا اور چوتھی مرتبہ وہ اس وقت طلوع ہوا جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا گیا، جب تم یہ ستارہ دیکھو تو فتنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور یہ سورج اور چاند کے گرہن ہونے کے بعد طلوع ہوگا، پھر لوگ زیادہ ٹھہرے نہیں رہیں گے، یہاں تک کہ "ابقع" مصر میں ظاہر ہو جائے گا۔

۶۲۴. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال في خروج السفياني ترى علامة في السماء

۶۲۴ الولید نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی کے خروج کی علامت تم آسمان پر دیکھ لوگے۔

۶۲۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال تكون علامة في صفر ويبتدأ نجم له ذناب

۶۲۵ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ علامت صفر کے مہینہ میں ہوگی ایک دُم بہت ساری دُموں والا ستارہ ظاہر ہوگا۔

۶۲۶. قال ابن لهيعة فأ خبرني عبد الوهاب بن بخت عن مكحول قال قال رسول الله ﷺ في السماء أية لليلتين خلتا و وفي شوال المهمة وفي ذي القعدة المعمعة وفي ذي الحجة النزائل وفي المحرم وما المحرم قال عبد الوهاب بن بخت وبلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في رمضان آية في السماء كعمود ساطع وفي شوال البلاء وفي ذي القعدة الفناء وفي ذي الحجة ينتهب الحاج المحرم وما المحرم

۶۲۶ ابن لہیعہ نے عبدالوہاب بن بخت سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ آسمان میں دو (2) راتیں گزرنے کے بعدنشانی ہوگی، شوال میں ''مهمة'' نامی ذی تعدہ میں ''معمعة'' نامی، ذی الحجہ میں ''مزاتل'' نامی، اور محرم تو محرم کی کیابات ہے! حضرت عبدالوہاب بن بخت رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ رمضان میں آسمان میں لمبے ستون کی طرح نشانی ہوگی، شوال میں آفتیں ہوگیں، ذی قعدہ میں ''فنا'' ہوگا، ذی الحجہ میں حاجیوں کولوٹا جائے گا اور محرم تو محرم کا کیا کہنا ہے۔

٦٢٧. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد الغفار عن سفيان الكلبي قال في سبع البلاء وفي ثمان الفناء وفي تسع الجوع

۶۲۷ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالغفار سے روایت کی ہے کہ سُفیان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ساتویں میں آفتیں ہیں، آٹھویں میں ''فنا'' ہے اور نویں میں بھوک ہے۔

٦٢٨. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال تكون آية في شهر رمضان ثم تظهر عصابة في شوال ثم تكون معمعة في ذي القعدة ثم يسلب الحاج في ذي الحجة ثم تنتهک المحارم في المحرم ثم يكون صوت في صفر ثم تنازع القبائل في شهري ربيع ثم العجب كل العجب حمادي ورجب ثم ناقة مقتبة خير من دسكرة بغل مائة ألف قال أبو عبد الله نعيم لا أعلم الا أني سمعت من مسلمة بن علي ان شاء الله وبينه وبين قتادة رجل

۶۲۸ ابن وہب نے مسلمۃ بن علی سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ رمضان کے مہینے میں ایک نشانی ہوگی، پھر شوال میں جماعت ظاہر ہوگی، پھر ذی القعدہ میں ''معمعة'' ہوگا، پھر ذی الحجہ میں حاجیوں کولوٹا جائے گا، پھر محرم میں ''حُرمَت'' والی چیزوں کی بے حرمتی ہوگی، پھر صفر میں آواز ہوگی پھر ربیع کے دونوں مہینوں میں قبائل لڑیں گے، پھر جمادی الاولیٰ اور رجب کے درمیان انتہائی تعجب خیز اُمور ہوں گے، پھر ایک لاکھ خچروں سے بہتر ایک پالان لگی اُونٹنی ہوگی حضرت ابوعبداللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم مگر میں نے حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے کہ انشاء اللہ اس کے اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک اور راوی ہے۔

٦٢٩. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب قال يأتي على المسلمين زمان يكون منه صوت في رمضان وفي شوال تكون مهمهة وفي ذي القعدة تنحاز فيها القبائل الى قبائلها وذو الحجة ينهب فيه الحاج والمحرم وما والمحرم

۶۲۹ الولید نے صدقۃ بن یزید سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ مسلمانوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں "مھمھة" ہوگا اور ذی قعدہ میں ایک قبیلہ دوسرے کے ساتھ لڑ پڑے گا اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم تو محرم کی کیا بات ہے!

٦٣٠. حدثنا الوليد بن عنبسه القرشي عن سلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون في رمضان صوت وفي شوال مهمة وفي ذي القعدة تحارب القبائل وفي ذي الحجة ينتهب الحاج وفي المحرم ينادي منادى من السماء ألا ان صفوة الله من خلقه فلان فاسمعوا له وأطيعوا

٦٣٠ الولید نے عنبسہ القرشی سے، انہوں نے سلمہ بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں "مھمة" ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگیں ہوں گی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم میں ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ سنو! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ کا پسندیدہ فلاں شخص ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو!

٦٣١. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن الملك بن أبي سليمان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون صوت في رمضان ومعمعة في شوال وفي ذي القعدة تحارب القبائل وعامئذ ينتهب الحاج وتكون ملحمة عظيمة بمنى يكثر فيها القتلى وتسيل فيها الدماء وهم على عقبة الجمرة

٦٣١ ابو یوسف المقدسی نے عبدالملک بن ابوسلیمان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں "معمعة" ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگ ہوگی، اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں بڑی جنگ ہوگی جس میں بکثرت مقتولین ہوں گے، اور اس میں خون بہے گا اور یہ عقبہ کے جمرات پر ہوں گے۔

٦٣٢. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبدالله عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال يحج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فبيناهم نزول بمنى اذا أخذهم كالكلب فسادت القبائل بعضها الى بعض فاقتتلوا حتى تسيل العقبة دما.

٦٣٢ ابو یوسف نے محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج کریں گے اور سب عرفات میں بغیر امام کے ٹھہریں گے، پھر وہ منیٰ میں اترے ہوں گے کہ کتے کی طرح اچانک انہیں ایک دم سے غصہ آئے گا پھر بعض قبائل بعض کی طرف اٹھیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ عقبہ کا مقام خون سے نہا جائے گا۔

۶۳۳. حدثنا عيسى بن يونس والوليد بن مسلم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان قال انه ستبدوا آية عمودا من نار يطلع من قبل المشرق يراه أهل الأرض كلهم فمن ادرک ذلک فليعد لأهله طعام سنة

۶۳۳﴾ عیسیٰ بن یونس اور الولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک آگ کا بلند ستون مشرق کی طرف سے طلوع ہوگا، جسے تمام زمین والے دیکھ لیں گے۔ پھر جو اُسے پالے تو وہ اپنے گھروالوں کے لئے ایک سال کا کھانا جمع کر کے رکھے۔

۶۳۴. قال الوليد فاخبرنا صفوان بن عمرو عبدالرحمن بن جبير ابن نفير عن كثير بن مرة الحضرمي قال آية الحدثان في رمضان علامته في السماء بعدها اختلاف في الناس فان أدركتها فاكثرمن الطعام ما استطعت

۶۳۴﴾ الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر ابن نفیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہؓ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حوادث کی نشانی یہ ہے کہ رمضان میں اس کی علامت آسمان میں ہوگی، اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوجائے گا، جب تُو اُسے پالے تو جتنا ہوسکے زیادہ سے زیادہ خوراک جمع کرلینا۔

۶۳۵. قال الوليد فاخبرني شيخ عن الزهري قال وفي ولاية السفياني الثاني وخروجه علامة ترى في السماء

۶۳۵﴾ الولید نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ثانی کی حکومت اور نکلنے کی علامت تُو آسمان میں دیکھے گا۔

۶۳۶. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن صفوان بن عمرو بن عبدالرحمن بن جبير عن كثير بن مرة قال لا تنظر آية الحثان في رمضان منذ سبعين سنة

۶۳۶﴾ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تُو حوادث کی نشانی کو رمضان میں ستر (70) سال کے بعد دیکھ پائے گا۔

۶۳۷. حدثنا جنادة بن عيسى عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير عن كثير بن مرة قال اني لأنتظر آية الحدثان في رمضان منذ سبعين سنة

۶۳۷﴾ جنادۃ بن عیسیٰ نے ارطاۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ستّر 70 سال سے رمضان میں حوادث کی نشانی کا انتظار کررہا ہوں۔

۶۳۸. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة قال حدثني عبدالوهاب ابن حسين عن محمد بن ثابت البناني عن ابيه عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى

الله عليه وسلم قال اذا كانت صيحة في رمضان فان يكون معمعة في شوال وتميز القبائل في ذي القعدة وتسفک الدماء في ذي الحجة والمحرم وما المحرم يقولها ثلاثا هيهات هيهات يقتل الناس فيها هرجا هرجا قال قلنا وما الصيحة يا رسول الله قال هذه في النصف من رمضان ليلة جمعة فتكون هذه توقظ النائم وتقعد القائم وتخرج العواتق من خدورهن في ليلة جمعة في سنة كثيرة الزلازل فاذا صليتم الفجر من يوم الجمعة فادخلوا بيوتكم واغلقوا أبوابكم وسدوا كواكم ودثروا أنفسک وسدوا آذانكم فاذا حسستم بالصيحة فخروالله سجدا وقولوا سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس فان من فعل ذلک نجا ومن لم يفعل ذلک هلک

٦٣٨﴿ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت البنانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ الحارث الہمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ رمضان میں تیز چیخ ہوگی، شوال میں "معمعۃ" ہوگا، اور ذی قعدہ میں قبائل لڑیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم کیا ہے محرم؟ تین مرتبہ فرمایا دُوری ہے دُوری ہے، اس میں لوگ بہت زیادہ قتل کیے جائیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ یہ چیخ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ یہ نصف رمضان کو جُمعہ کی رات میں ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کردے گی اور کھڑے ہوئے کو بٹھادے گی اور پردہ دار عورت گھروں سے باہر نکل آئیں گی، جمعہ کی رات میں ہوگی۔ یہ اُس سال ہوگی جس سال کثرت سے زلزلے ہوں گے، جب تم جمعہ کے دِن فجر کی نماز پڑھ لینا تو اپنے گھروں میں داخل ہوجانا اور اپنے دروازوں کو بند کردینا اور اپنے روشن دانوں کو بھی بند کردینا اور خود پر چادر ڈال دینا اور اپنے کانوں کو بند کرلینا جب تمہیں وہ چیخ محسوس ہو تو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا اور پڑھنا:

﴿سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ، رَبُّنَا الْقُدُّوسُ ۝﴾

(پاک ہے، پاک ہے، پاک ہے ہمارا رب پاک ہے۔)

بے شک جس نے ایسا کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۞—۞—۞

٦٣٩. حدثنا الوليد قال رأينا رجفة أصابت أهل دمشق في أيام مضين من رمضان فهلک ناس كثير في شر رمضان سنة سبع وثلاثين ومائة ولم نرما ذكر من الواهية وهي الخسف الذي يذكر في قرية يقال لها حرستا ورأيت نجمًا له ذنب طلع في المحرم سنة خمس وأربعين ومائة مع الفجر من المشرق فكنا نراه بين يدي الفجر بقية المحرم ثم خفي ثم رأيناه بعد مغيب الشمس في الشفق وبعده فيما بين الجوف والفرات شهرين أو ثلاثة ثم

خفي ستين أو ثلاثا ثم رأينا نجما خفياله شعلة قدر الذراع رأي العين قريبا من الجدي يستدير حوله بدوران الفلك في جمادين وأياما من رجب ثم خفي ثم رأينا نجما ليس بالأزهر طلع يمين قبلة الشام مادا شعلته من القبلة الى الجوف الى أرمينة فذكرت ذلک لشيخ قديم عندنا من السكاسک فقال ليس هذا بالنجم المنتظر قال الوليد ورأيت نجما في سنيات بقين من سني ابي جعفر ثم العقف حتى التقى طرفاه فصار كطوق ساعة من الليل

۶۳۹ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک زلزلہ دیکھا جو اہلِ دمشق پر گزشتہ دنوں میں آیا تھا۔ اس میں بہت سارے لوگ ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعہ ایک سو سینتیس (137ھ) ہجری کا ہے، اور ہم نے دھنسا نہیں دیکھا جس کا ''حرستا'' نامی گاؤں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے میں نے سن ایک سو پینتالیس (145ھ) ہجری میں ماہِ محرم کے اندر فجر کے وقت مشرق کی طرف سے ایک دُم دار ستارہ طلوع ہوتے دیکھا۔ پھر ہم اُسے محرم کے بقیہ دِنوں میں فجر سے پہلے دیکھتے تھے، پھر وہ چھپ گیا پھر ہم نے اُسے سورج کے ڈوبنے کے بعد شفق کے ساتھ اور اس کے بعد ''جوف'' اور ''فرات'' کے درمیان دو (2) یا تین (3) مہینے تک دیکھا۔ پھر وہ دو یا تین سال تک چھپ گیا، پھر ہم نے ایک پوشیدہ ستارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ اس کے شعلے ایک ہاتھ لمبے تھے۔ وہ سرطان کے قریب تھا اور آسمان کے گھومنے کی وجہ سے اس کے اِرد گرد گھوم رہا تھا، اور یہ منظر جمادی الاولیٰ، جمادی الثانی، اور رجب کے کچھ ایام تک جاری رہا، پھر وہ چھپ گیا، پھر ہم نے ایک ستارہ دیکھا جو زیادہ روشن نہ تھا جو ''شام'' کے دائیں طرف طلوع ہوا تھا، اس کا شعلہ بہت دراز تھا ''قبلۃ الشام'' سے لے کر جوف تک بلکہ ''آرمینیا'' تک تھا، یہ باتیں مَیں نے ایک بوڑھے شیخ کو بتائیں جو ہمارے یہاں ''سکاسک'' میں تھا، اُس نے کہا کہ یہ وہ ستارہ نہیں ہے جس کا اِنتظار ہے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک ستارہ ان زمانے میں دیکھا جب ابوجعفر کے کچھ سال باقی تھے، اُس ستارے نے بل کھایا یہاں تک کہ اس کے دونوں کنارے باہم مل کر طوق کی شکل بن گئے اور یہ رات کا وقت تھا۔

٭٭٭

۶۴۰۔ قال الوليد وقال كعب هو نجم يطلع من المشرق ويضيء لأهل الأرض كاضاءة القمر ليلة البدر

۶۴۰ الولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ستارہ ہے جو مشرق سے طلوع ہوگا اور زمین والوں پر ایسے روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے۔

٭٭٭

۶۴۱۔ قال الوليد والحمرة والنجوم التي رأيناها ليست بالآيات انما نجم الآيات نجم يتقلب في الآفاق في صفر او في ربيعين او في رجب وعند ذلک يسير خاقان بالأتراک تتبعه روم الظواهر بالرايات والصلب

۶۴۱ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُرخی اور ستارے جو ہم نے دیکھے ہیں وہ نشانیاں نہیں ہیں، نشانیوں کا ستارہ

تو وہ ستارہ ہے جو آسمان کے کناروں میں گھومے گا۔ جو صفر یا ربیع الاوّل یا ربیع الثانی یا رجب کے مہینے میں ہوگا، اور اس وقت ''خاقان'' تُرکوں کو لے کر چل پڑے گا۔ ان کے پیچھے رُومی ہوں گے، جن کے جھنڈے اور صلیبیں ظاہر ہوں گی۔

✿ ✿ ✿

۶۴۲. عن الوليد قال بلغني عن كعب أنه قال يطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدي له ذناب قال وحدثت عن شريك أنه قال بلغني أنه قبل خروج المهدي تنكسف الشمس في شهر رمضان مرتين

۶۴۲ الولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا، جس کی کئی دُمیں ہوں گی، اور مجھے شریک کی طرف منسوب کر کے یہ بات بتلائی گئی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ یہ بات پہنچی ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے رمضان کے مہینے میں دو مرتبہ سورج گرہن ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۶۴۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال هلاک بني العباس عند نجم يظهر في الجوف وهدة وواهية يكون ذلک أجمع في شهر رمضان تكون الحمرة ما بين الخمس الى العشرين من رمضان والهدة فيما بين النصف الى العشرين والواهية ما بين العشرين الى أربعة وعشرين ونجم يرمى به يضيء كما يضيء القمر ثم يلتوي كما تلتوي الحية حتى يكاد رأساها يلتقيان والرجفتان في ليلة الفسحين والنجم الذي يرمى به شهاب ينقض من السماء معها صوت شديد حتى يقع في المشرق ويصيب الناس منه بلاء شديد

۶۴۳ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کی ہلاکت اُس وقت ہوگی جب ''جوف'' میں ستارہ ظاہر ہو جائے گا، اس وقت چیخ اور دھنسا واقع ہوگا، اور یہ سب کا سب رمضان کے مہینے میں ہوگا، سُرخی ظاہر ہوگی، پانچ سے بیس روزوں کے درمیان اور چیخ ہوگی نصف رمضان سے بیس رمضان کے درمیان تک، اور دھنسا بیس رمضان سے لے کر چوبیس رمضان تک ہوگا، اور ایک ستارہ پھینکا جائے گا جو اتنا روشن ہوگا جیسے چاند روشن ہوتا ہے، پھر وہ بل کھائے گا جیسے سانپ بل کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دونوں سر مل جائیں گے، اور دو زلزلے رات میں ہوں گے، اور وہ ستارہ جو مارا جائے گا شہاب ہوگا جو آسمان سے ٹوٹ کر آئے گا اس میں سخت آواز ہوگی، وہ مشرق میں آ گرے گا اور لوگوں کو اس کی وجہ سے کافی مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

✿ ✿ ✿

۶۴۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن أبي الحوصاء عن طاووس قال تكون ثلاث رجفات رجفة باليمن شديدة ورجفة بالشام أشد منها ورجفة بالمشرق وهي الجاحف

وقد كان باليمن والشام ولم يكن بالمشرق

۶۴۴ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابوالحوصاء سے روایت کرتے ہیں کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین زلزلے ہوں گے۔ ایک یمن میں وہ سخت ہوگا۔ دوسرا شام میں وہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگا، تیسرا مشرق میں ہوگا وہ تو بالکل ختم کردینے والا ہوگا، یمن اور شام کے زلزلے تو واقع ہوچکے ہیں لیکن مشرق والا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

٦٤٥. حدثنا شيخ من الكوفيين عن ليث عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة رضي الله عنه قال في رمضان هدة توقظ النائم وتخرج العواتق من خدورها وفي شوال مهمهة وفي ذي القعدة تمشي القبائل بعضها الى بعض وفي ذى الحجة تهرق الدماء وفي المحرم وما المحرم يقولها ثلاثا قال وهو عند انقطاع ملك هؤلاء

۶۴۵ کوفہ کے ایک راوی نے لیث سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ایک سخت آواز ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کردے گی اور پردہ دار عورتوں کو ان کے پردوں سے نکال دے گی اور شوال میں "مهمهة" ہوگا، اور ذی قعدہ میں بعض قبائل دوسرے قبائل کی طرف چلیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم میں، اور محرم کیا ہے؟ تین مرتبہ فرمایا اس وقت ان کی حکومت ختم ہوجائے گی۔

٦٤٦. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن سخبرة كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تفنى أمتي حتى تظهر فيهم التمايز والتمايل والمعامع فقلت يا نبي الله ما التمايز قال عصبية يحدثها الناس بعدي في الاسلام فقلت فما التمايل قال ميل القبيل على القبيل فيستحل حرمتها قلت فما المعامع مسير الأمصار بعضها الى بعض تختلف أعناقها في الحرب

۶۴۶ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے سخبرۃ سے، انہوں نے کثیر بن مرۃ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ہرگز فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں ظاہر ہوجائے "تمایز" اور "تمایل" اور "معامع" میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ "تمایز" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ قوم پرستی، جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کریں گے، میں نے عرض کیا کہ یہ "تمایل" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلے کی دوسرے کی طرف یلغار جس کی وجہ سے وہ اس کی حرمت کو حلال سمجھتا ہے، میں نے عرض کیا کہ یہ "معامع" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ بعض اہل شہر کا دوسرے شہر والوں کی طرف چلنا اور پھر جنگ میں ان کی گردنوں کا ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

٦٤٧. حدثنا عثمان بن كثير عن جرير بن عثمان عن سليمان بن سمير عن كثير بن مرة قال آية الحدثان في رمضان والهيش في شوال والنزائل في ذي القعدة والمعمعة في ذي الحجة وآية ذلك عمود ساطع في السماء من نور

٦٤٧﴾ عثمان بن کثیر نے جریر بن عثمان سے، انہوں نے سلیمان بن سمیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث کی نشانی رمضان میں ہوگی۔ ''ہیش'' شوال میں ہوگا، اور مصائب کا نزول ذی قعدہ میں ہوگا اور ''معمعة'' ذی الحجہ میں ہوگا، اور اس کی نشانی یہ ہے کہ آسمان میں ایک لمبا روشنی ستون ہوگا۔

٦٤٨. أخبرنا جراح عن أرطاة قال في زمان السفياني الثاني المشوه الخلق هدة بالشام حتى يظن كل قوم أنه خراب مايليهم

٦٤٨﴾ جراح کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ثانی کے دور میں تمام مخلوق کو ایک سخت چیخ ڈرادے گی اور ہر قوم والا سمجھے گا کہ اس کے ساتھ والی قوم برباد ہوگئی ہے۔

٭٭٭

٦٤٩. حدثنا عبدالقدوس عن عبدة بنت خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال اذا رأيتم عمودا من نار من قبل المشرق في شهر رمضان في السماء فأعدوا من الطعام ما استطعتم فانها سنة جوع

٦٤٩﴾ عبدالقدوس نے عبدة بنت خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ ان کے والد خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم مشرق کی طرف آسمان پر رمضان کے مہینے میں ایک آگ کا ستون دیکھو، تو جتنی خوراک جمع کر سکتے ہو جمع کر لینا بے شک وہ بھوک کا سال ہے۔

٭٭٭

٦٥٠. حدثنا عبدالقدوس وبقية والحكم بن نافع عن صفوان عن عبدالرحن بن جبير عن كثير بن مرة الحضرمي قال اني لأنتظر ليلة الحدثان في رمضان منذ سبعين سنة قال عبدالرحمن بن جبير علامة تكون في السماء تكون اختلاف بين الناس فان أدر كتها فأكثر من الطعام ما استطعت

٦٥٠﴾ عبدالقدوس اور بقیہ اور الحکم بن نافع نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ستّر 70 سال سے رمضان میں حوادث کی رات کا انتظار کر رہا ہوں، حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک علامت آسمان پر ظاہر ہوگی کہ لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ اگر تو اسے پالے تو جتنا زیادہ ہو سکے خوراک جمع کر لینا۔

٭٭٭

٦٥١. قال صفوان وقال مهاجر النبال تكون في رمضان لترمضن قلوبهم وشوال يشال بينهم وفي ذي القعدة يستقطعهم وفي ذي الحجة تسفك الدماء

۶۵۱﴿ صفوان کہتے ہیں کہ مہاجر النبال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ نشانی رمضان میں ہوگی، پس لوگوں کے دِل جلنے لگیں گے، اور شوال اُن کے درمیان "شال" ہوگا اور ذی الحجہ میں خون بہے گا۔

٭٭٭

۶۵۲. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن الوليد بن عباد عن شهر بن حوشب قال الحدث في رمضان والمعمعة في شوال والنزائل في ذي القعدة وضرب الرقاب في ذي الحجة وفي ذلك العام يغار على الحاج

۶۵۲﴿ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے الولید بن عباد سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں ہوں گے، اور "معمعۃ" شوال میں اور آفات کا نزول ذی قعدہ میں، اور گردنوں کا مارنا ذی الحجہ میں، اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔

٭٭٭

۶۵۳. حدثنا عبدالقدوس عن حريز عن كثير بن مرة قال الحدثان في رمضان والهيش في شوال والنزائل في ذي الحجة والمعمعة في ذي الحجة والقضاء في المحرم ثم قال اني لأنتظر الحدثان منذ سبعين سنة

۶۵۳﴿ عبدالقدوس نے حریز سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں اور "ہیش" شوال میں اور آفات کا نزول اور "معمعہ" ذی الحجہ میں اور فیصلہ محرم میں ہوگا۔ پھر فرمایا کہ میں سَتّر 70 سال سے حوادث کا انتظار کر رہا ہوں۔

٭٭٭

۶۵۴. حدثنا ابن المبارك وابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن خالد بن يزيد بن معاوية قال اذا رأيت الرجل بالحرما معجبا برأيه فقد تمت خسارته

۶۵۴﴿ ابن المبارک اور ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ خالد بن یزید بن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو حرم میں کسی آدمی کو اپنی رائے کی خود پسندی میں مبتلا دیکھے تو یقیناً وہ آدمی پورے خسارے والا ہوا۔

٭٭٭

بدؤ فتنة الشام
شام کے فتنے کی اِبتداء

۶۵۵. حدثنا بقية وعبدالقدوس والحكم بن نافع صفوان عن عبدالرحمن ابن جبير بن نفير عن هرقل عظيم الروم قال مثلنا ومثل العرب كرجل كانت له دار فاسكنها قوما فقال اسكنوا ما اصلحتم واياكم ان تفسدوا فاخرجكم منها فعمروها زمانا ثم أطلع اليهم واذا هم قد أفسدوها فاخرجهم عنها وجاء بآخرين فاسكنهم اياها واشترط عليهم كما اشترط

على الذين من قبلهم فالدار الشام وربها الله تعالى أسكنها بني اسرائيل فكانوا أهلها زمانا ثم غيروا وأفسدوا فاطلع اليهم فأخرجهم منها واسكنا بعدهم زمانا ثم اطلع الينا فوجدنا قد غيرنا وأفسدنا فأخرجنا منها وأسكنكم اياها معشر العرب فان تصلحوا فانتم أهلها وان تغيروا وتفسدوا أخرجكم عنها كما أخرج من كان قبلكم

۶۵۵ بقیہ اور عبدالقدوس اور الحکم بن نافع نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہرقلِ رُوم کا بادشاہ کہتا تھا کہ ہماری اور عرب کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کا گھر ہو پھر وہ کچھ لوگوں کو اس میں ٹھہرائے اور ان سے کہے کہ جب تک تم اس کی اِصلاح کرو گے اُس وقت تک تم اس میں رہو، اور خبردار اس میں فساد نہ کرنا ورنہ میں تمہیں نکال دوں گا، ایک مُدّت تک وہ لوگ اس گھر کو آباد رکھیں، پھر ایک دن مالک نے دیکھا کہ تو انہوں نے اس کے گھر میں خرابی کر رکھی ہے تو اس نے اُنہیں گھر سے نکال دیا، اور دوسروں کو لایا اور ان کو اس گھر میں اسی شرط پر ٹھہرایا جیسے پہلے لوگوں کو ٹھہرایا تھا پس یہ گھر "ملک شام" ہے اور اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے یہاں بنی اِسرائیل کو آباد کیا وہ اس کے رہائشی بن کر ایک مُدّت تک رہے پھر وہ بدل گئے اور اُنہوں نے فساد مچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا فساد دیکھا اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔ ان کے بعد ہم نے عیسائیوں کو ایک زمانے تک اس میں آباد کیا پھر اُس نے ہمیں دیکھا کہ ہم بدل گئے ہیں اور ہم نے فساد کیا تو اس نے ہمیں نکالا، اب اے عرب کی جماعت تمہیں وہاں پر آباد کیا ہے، اب تم اِصلاح کرو گے تو تُم اس کے اہل رہو گے، اور اگر تم بدل کر فساد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی پہلے لوگوں کی طرح وہاں سے نکال دے گا۔

٥٦٢. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال ثلاث فتن تكون بالشام فتنة اهراقة الدماء وفتنة قطع الأرحام ونهب الأموال ثم يليها فتنة المغرب وهي العمياء

۶۵۶ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے، انہوں نے، تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں تین فتنے ہوں گے ایک فتنہ خونریزی کا، دوسرا فتنہ صلہ رَحمی کے کاٹنے کا اور اَموال کے لوٹنے کا، پھر اس کے ساتھ مغرب کا فتنہ ہوگا جو کہ اَندھا ہوگا۔

٦٥٧. حدثني شيخ من البصريين يكنى أبا هارون عن شعبة بن الحجاج عن معاوية بن قرة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا هلك أهل الشام فلا خير في أمتي

۶۵۷ ابو ہارون بصری نے شعبۃ بن الحجاج سے، انہوں نے معاویہ بن قرہ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اہلِ شام ہلاک ہوجائیں گے تو میری اُمّت میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

٦٥٨. حدثنا الوليد بن مسلم عن محمد بن أيوب سمع اباه سمع ابن فاتك الأسدي يقول أهل الشام سوط الله في أرضه ينتقم بهم ممن يشاء من عباده وحرام على منافقيهم

ان يظهروا على مؤمنيهم ولا يموتوا الا غما وهما

۶۵۸﴾ الولید بن مسلم نے محمد بن ایوب سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن فاتک الاسدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ شام اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے سزا دیتا ہے، اور اس کے منافقین پر حرام ہے کہ ان کے مؤمنین پر غالب آجائیں، اور انہیں موت نہیں مگر غم اور فکر میں۔

✿✿✿

۶۵۹. حدثنا الوليد عن اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن ابن مسعود رضي الله عنه قال كل فتنة شوى حتى تكون بالشام فاذا كانت بالشام فهي الصليم وهي الظلمة

۶۵۹﴾ الولید نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر فتنہ معمولی ہوگا مگر جب کہ وہ شام میں ہوگا تو وہ فتنہ سیاہ اندھیرا بن جائے گا۔

✿✿✿

۶۶۰. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن أبي قلابة عن كعب قال لا تزال الفتنة مؤامر بها مالم تبدو من الشام

۶۶۰﴾ عبدالوہاب الثقفی نے ایوب سے، انہوں نے ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہمیشہ اتنا اہم نہ ہوگا جب تک وہ شام سے ظاہر نہ ہو جائے، وہاں تو وہ اندھا فتنہ ہوگا۔

✿✿✿

۶۶۱. قال عبدالوهاب وحدثني المهاجر أبو مخلد عن أبي العالية قال أيها الناس لا تعدوا الفتن شيئا حتى تأتي من قبل الشام وهي العمياء

۶۶۱﴾ عبدالوہاب اور المہاجر ابو مخلد روایت کرتے ہیں کہ، ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! فتنوں کو سنگین نہ سمجھو جب تک وہ شام کی طرف سے نہ آئے، شام کا فتنہ تو اندھا ہوگا۔ ✿✿✿

۶۶۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال الغربية هي العمياء

۶۶۲﴾ الولید بن مسلم نے عبدالجبار بن رشید الازدی سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربیعہ القصیر سے، وہ تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اندھا ہوگا۔

✿✿✿

۶۶۳. عن ابن المبارك اخبر معمر عن الزهري عن صفوان بن عبدالله أن رجلا قال يوم صفين اللهم العن أهل الشام فقال له علي رضي الله عنه مه لا تسب أهل الشام جم غفير فان فيهم الأبدال

۶۶۳﴾ ابن المبارک معمر سے، وہ الزہری سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ ایک شخص نے جنگ صفین کے موقع پر کہا کہ شام والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تمام شام والوں کو برا نہ کہو! بے شک اُن میں اَبدال ہیں۔

۶۶۴. حدثنا عبدالقدوس وعمرو بن الحارث قالا حدثنا عبدالله بن سالم الحمصي عن علي بن أبي طلحة عن كعب قال ان الله تعالى خلق الدنيا بمنزلة الطائر فجعل الجناحين المشرق والمغرب وجعل الرأس الشام وجعل رأس الرأس حمص وفيها المنقار فاذا نقص المنقار الناس وجعل الجؤجؤ دمشق وفيها القلب فاذا تحرك القلب تحرك الجسد وللرأس ضربتان ضربة من الجناح المشرقي وهي على دمشق وضربة من الجناح الغربي وهي على حمص وهي أثقلها ثم يقبل الرأس على الجناحين فينتفهما ريشة ريشة

۶۶۴ عبدالقدوس اور عمرو بن الحارث نے عبداللہ بن سالم الحمصی سے، انہوں نے علی بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو پرندے کی طرح بنایا ہے۔ اس کے دو پَر مشرق اور مغرب ہیں، لہٰذا اس کا سَر شام ہے اور سَر کا سِرا حمص ہے اور اس میں اس کی چونچ ہے جب چونچ ٹوٹے گی تو لوگ ٹوٹیں گے، اس کا پیٹ دمشق ہے اور اس میں اس کا دِل ہے جب دِل حرکت کرتا ہے تو جسم حرکت کرتا ہے اور سَر دو وار کرتا ہے ایک وار اس کا مشرقی پر ہوتا ہے تو یہ وار دمشق پر پڑتا ہے اور دوسرا غربی پر ہوتا ہے تو یہ حمص پر واقع ہوتا ہے، اور یہ اس سے بھاری ہوتا ہے پھر وہ سَر دونوں پروں پر متوجہ ہو جاتا ہے، اور اس کے ایک ایک بال کو نوچتا ہے۔

۶۶۵. وحدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن سواد السكسكي عن سليمان بن حاطب الحميري قال ليكونن بالشام فتنة يردد فيها كما يردد الماء في السقاء تكشف عنكم وأنتم نادمون عن جوع شديد فيكون ريح الجنز فيها أطيب من ريح المسك

۶۶۵ بقیۃ اور ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے سواد السکسکی سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن حاطب الحمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جو بار بار اس میں ایسے لوٹ کر آئے گا جیسے پانی اپنی مشکیزے میں بار بار لوٹ کر آتا ہے۔ وہ فتنہ تم سے اس حال میں دُور ہوگا کہ تم نادِم ہوگے، شدید بھوک ہوگی یہاں تک کہ کھال کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ بھلی لگے گی۔

۶۶۶. أخبرت عن عبدالرحمن بن يزيد عن أبي عبد رب عن تبيع قال اذا رأيت بالشام قصور البيض رؤسها الى السماء وغرس فيها الشجر مالم يغرس في زمن نوح فقد نزل بك الأمر

۶۶۶ عبدالرحمٰن بن یزید نے ابوعبدرب سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُو شام میں سفید محلات دیکھنے لگ جن کے سر آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے ہیں، اور اس میں ایسے درخت بوئے جائیں جو نوح علیہ السلام کے زمانے میں نہ بوئے گئے تھے تو سمجھ جا کہ تجھ پر آفت آ چکی ہے۔

٦٦٧. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال راس الأرض الشام وجناحاها مصر والعراق والذنباء الحجاز وعلى الذنابا يسلح الباز

۶۶۷ الحکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ زمین کا سر شام ہے اس کے دو پر مصر اور عراق ہیں اس کی دُم حجاز ہے اور دُم کے بَل بوتے پر باز اُڑتا ہے۔

٦٦٨. حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمر عن أبي النضر عن كعب قال لا يزال للناس مدة حتى يقرع الرأس فاذا قرع الرأس يعني الشام هلک الناس قيل لكعب وما قرع الرأس قال الشام يخرب

۶۶۸ ابن وہب نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے ابی النضر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لئے ہمیشہ مہلت ہوگی جب تک کہ سر پھٹنے نہ لگے۔ جب سر یعنی مُلکِ شام پھٹے گا تو لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ سر کے پھٹنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ شام تباہ ہوجائے گا۔

٦٦٩. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبدالرحمن بن جبير عن أبيه عن كعب قال تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما

۶۶۹ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی زمین شام سے چالیس (40) سال پہلے تباہ ہوجائے گی۔

٦٧٠. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدي عن نوف البكالي قال البصرة ومصر جناحا الأرض فاذاخربا وقع الأمر

۶۷۰ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابوہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ نوف البکالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بصرہ اور مصر زمین کے دو پر ہیں جب یہ تباہ ہوجائیں گے تو اس وقت آفت آجائے گی۔

حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول مثلت الدنيا على طائر فالبصرة ومصر جناحان واذا خربا وقع الأمر

۶۷۱ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابی المہزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہے کہ دُنیا کی مثال پرندے کی طرح ہے، بصرہ اور مصر دو پر ہیں، جب یہ خراب ہوجائیں گے تو آفت آجائے گی۔

٦٧٢. حدثنا ضمام بن اسماعيل سمع أبا قبيل يذكر عن عبدالله بن عمرو قال تكون بالشام فتنة ترتفع فيها رشاها وأشرافها لم يكثر سفهاؤهم وسفلتهم فيها حتى يستعبد

رؤساؤهم كما كانوا يستعبدوهم قبل ذلك

۶۷۲﴾ ضمام بن اسمٰعیل نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا پہلے وہاں کے سمجھدار اور عزت دار لوگ بلند ہوجائیں گے۔ پھر ان کے بے وقوف اور نیچ لوگ زیادہ ہوجائیں گے، جو اپنے سرداروں کو غلام بنالیں گے جیسا کہ سرداروں نے ان کو پہلے غلام بنایا تھا۔

٭—٭—٭

۶۷۳. حدثنا ابن المبارك وعبدالرزاق عن معمر عن رجل عن سعيد بن المسيب قال تكون بالشام فتنة كلما سكنت من جانب طمت من جانب فلا تتناهى حتى ينادي مناد من السماء ان أمير كم فلان

۶۷۳﴾ ابن المبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جو ایک طرف سے تھمے گا تو دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا۔ پھر ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

٭—٭—٭

۶۷۴. حدثنا عبيد بن واقد القيسي عن محمد بن عيسى الهذلي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبدالله عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خلق الله تعالى ألف أمة ستمائة في البحر وأربع مائة في البر وأول شيء من هذه الأمم هلاكا الجراد فاذا هلكت تتابعت مثل النظام اذا قطع سلكه

۶۷۴﴾ عبید بن واقد القیسی نے محمد بن عیسیٰ الھذلی سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار (1000) امتیں پیدا کی ہیں، چھ سو (600) سمندر میں ہے اور چار سو (400) خشکی میں ہے، ان سب میں سے ٹڈی ختم ہوگی، جب ٹڈی جیسے ہار کا دھاگہ ٹوٹ جاتا ہے تو موتی تیزی سے گر جاتے ہیں۔

٭—٭—٭

۶۷۵. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثني أبو بشر عبدالله بن عبدالرحمن عن أبي المضاء الكلاعي عن سليمان بن حاطب الحميري قال حدثني رجل منذ أربعين سنة سمع كعبا يقول اذا ثارت فتنة فلسطين فردد في الشام تردد الماء في القربة ثم تنجلي حين تنجلي وأنتم قليل نادمون

۶۷۵﴾ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے ابوبشر عبداللہ عبدالرحمٰن سے، انہوں نے ابی المضاء الکلاعی سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن حاطب الحمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے چالیس (40) سال سے ایک آدمی یہ حدیث سُنا تا تھا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب فلسطین کا فتنہ اُٹھے گا، تو وہ بار بار شام میں لوٹے گا جیسے پانی مشکیزہ میں لوٹتا ہے، پھر وہ اپنے وقت پر دُور ہوگا۔ اس وقت تم بہت کم ہوگے اور نادم ہوں گے۔

۶۷۶. قال محمد بن مهاجر وحدثني بن ميمون عن صفوان بن عمرو عن أبي هريرة رضى الله عنه قال الفتنة الرابعة عمياء مظلمة تمور مور البحر لا يبقى بيت من العرب والعجم الا ملأته ذلا وخوفا تطيف بالشام وتغشى بالعراق وتخبط بالجزيرة بيدها ورجلها تعرک الأمة فيها عرک الأديم ويشتد فيها البلاء حتى ينكر فيها المعروف ويعرف فيها المنكر لا يستطيع أحد يقول مه مه ولا يرقعونها من ناحية الا تفتقت من ناحية يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ولا ينجو منها الا من دعا كدعاء الغرق في البحر تدوم اثني عشر عاما تنجلي حين تنجلي وقد انحسرت الفرات عن جبل من ذهب فيقتتلون عليها حتى تقتل من كل تسعة سبعة

۶۷۶﴾ محمد بن مہاجر نے ابن میمون سے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چوتھا فتنہ اندھا تاریک ہوگا، سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا عرب وعجم کا کوئی گھر نہ بچے گا۔ مگر یہ اُسے ذلت اور خوف سے بھردے گا، شام میں گھومے گا اور عشاء کے وقت عراق میں ہوگا، اور جزیرہ کو اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں سے روند ڈالے گا اس میں اُمت کو کھال کی طرح نچوڑ دیا جائے گا، اس میں مصائب سخت ہوجائیں گے، یہاں تک کہ اچھائیوں پر اِنکار کیا جائے گا، اور برائیوں کی تعریف ہوگی، کسی میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ کہے کہ مت کرو مت کرو! وہ اُسے ایک طرف سے روکیں گے تو وہ دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا، اس میں اِنسان صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا۔ اس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے، وہ بارہ (12) سال رہے گا۔ پھر اپنے وقت پر دور ہوگا، اور دریائے فرات کا پانی سونے کے ایک پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اس پہاڑ کے لئے ایک دوسرے کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ نو (9) میں سے سات (7) قتل ہوجائیں گے۔

۶۷۷. حدثنا ضمرة عن رجاء بن أبي سلمة عن ابن عون عن ابن سيرين أنه كان اذا جلس قال هل جاء كم شيء من قبل خراسان هل جاء كم شيء من قبل الشام قال ضمرة قال ابن شوذب عن ابن سيرين أنه قال أما لبنات العلاء بن زياد من يخرجهن من الشام فانا كنا نتحدث أنه يكون بالشام فتنة

۶۷۷﴾ ضمرہ نے، رجاء بن ابی سلمہ سے، انہوں نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ، جب تشریف فرما ہوتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس شام یا خراسان کی کوئی خبر پہنچی ہے؟ حضرت ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن شوذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کوئی علاء بن زیاد کی بیٹیوں کو شام سے نکال کر لاسکتا ہے؟ اس لئے کہ ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ شام میں فتنہ ہوگا۔

ما يذكر من غلبة سفلة الناس وضعفائهم
نیچ اور کمزور لوگوں کے غلبہ کا تذکرہ

۶۷۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال قدم بنو خثعم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رايتم قالوا لا شيء قال لتخبرني قالوا رأينا حمارا قد علته قوائمه قال فما أولتم قالوا قلنا تعلو سفلة الناس وسقاطهم ويتضع أشرافهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه كما أولتم

۶۷۸﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ بکر بن سوادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو خثعم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے کیا دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور بتاؤ؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے ایک گدھا دیکھا جس کی ٹانگیں اٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اس سے کیا سمجھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے سمجھا کہ نیچ اور گرے پڑے لوگ غالب آ جائیں گے، اور معزز لوگ ماتحت ہو جائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ تم نے تاویل کی۔

۶۷۹. حدثنا ضمام عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال تكون بالشام فتنة ترتفع فيها ريساهم وأشرافهم ثم لا يأتي عليها الا قليل حتى ترتفع فيها سفهاؤهم وسفلتهم حتى يستعبدوا ريساهم وأشرافهم كما كانوا يستعبدونهم من قبل ذلك

۶۷۹﴾ ضمام نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں سمجھدار اور معزز لوگ بلند ہوں گے، پھر ان پر زیادہ زمانہ نہیں گزرے گا مگر یہ کہ ان کے بے وقوف اور نیچ لوگ بلند ہو جائیں گے جو سمجھدار اور معزز لوگوں کو غلام بنائیں گے، جیسا کہ انہوں نے ان کو اس سے پہلے غلام بنا رکھا تھا۔

۶۸۰. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال وددت أن كل در على وجه الأرض سار قطر انا ثم قال ان الناس لا ينتهون حتى يتخذ الغنم ويحبلونها ويتباروا فيها حتى اذا كثرت خرجوا من المدن والجماعات والمساجد فبدوا بها فلم يبعث الله نبيا ولا جعل خلافة ولا ملكا الا في أهل القرى والحضارة وكانوا لا يطمعون أن يجعلها في أهل عمود ولا بدو فاذا راى الله رغبتهم عن الجماعات والمساجد ابتعث الله عليهم مما ملكت أيمانهم أقواما يا طقرنهم بالعربية ويضربونهم بالمشرفية حتى يعودوا الى الجماعة والمساجد فلا تستكثروا من سبي العجم ولو سلطت على ما في أيديكم من سبيهم لقتلت من كل عشرة تسعة وانظروا الى العشر الباقي فانفيهم الى وادي الشجر ووادي العرج أو وادي العرعر فوالله لن يفوا لكم

لیموت علیکم العیش

۶۸۰ بقیۃ بن الولید اور ابوالمغیرہ سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے، روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ زمین پر جتنا دودھ ہے وہ پیپ بن جائے۔ پھر فرمایا بے شک لوگ بکریاں پالتے اور ان کا دودھ دوہتے رہیں گے، اور وہ اس کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ جب بکریاں زیادہ ہوجائیں گی تو یہ لوگ شہروں سے، جماعت سے، اور مساجد سے نکل کر دیہات کی زندگی اختیار کرلیں گے، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا اور نہ خلافت اور بادشاہت رکھی مگر بستی اور شہر والوں میں، اور انہیں بھی یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیموں اور دیہات والوں میں رکھیں گے، جب اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ لوگوں نے مسجدوں اور جماعتوں سے منہ پھیر لیا ہے تو وہ ان کے خلاف ان کے غلاموں کو اٹھائے گا۔ جو ان کے ساتھ عربی میں گفتگو کریں گے اور ذلت کی مار دیں گے جس سے وہ لوگ جماعت اور مسجد کی طرف لوٹ آئیں گے، لہٰذا تم عجمی قیدیوں میں اضافہ نہ کرو! اگر مجھے تمہارے غلاموں پر مسلط کردیا جائے تو میں دس (10) میں سے نو (9) کو قتل کردوں، اور باقی ایک فیصد پر غور کروں اور پھر اُسے بھی وادی الشجر یا وادی العرج یا وادی العرعر کی طرف جلاوطن کردوں، اللہ کی قسم! یہ تمہارے ساتھ ہرگز وفاداری نہیں کریں گے یہاں تک تمہاری زندگی کو موت میں بدل دیں۔

✿...✿...✿

۶۸۱۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبد الرحمن بن نجيح القرشي عن أبي الزاهرية قال كيف بكم اذا دخل أهل باديتكم فشار كوكم في أموالكم لا تمتنعون منهم حتى يقول القائل طال ما كنتم في النعمة ونحن في الشقوة

۶۸۱ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن نجیح القرشی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوالزاھریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب دیہاتی تم پر داخل ہوں گے اور تمہارے مالوں میں تمہارے ساتھ شریک ہوجائیں گے اور تم انہیں روک نہ سکو گے؟ اس وقت کہنے والے کہیں گے کہ طویل مدت تک تم لوگ نعمتوں میں رہے اور ہم تکلیف اور پریشانی میں رہے۔

✿...✿...✿

۶۸۲۔ قال عبد الرحمن بن نجيح وأخبرني يحيى بن جابر قال لن تزالوا بخير ما استغنى عنكم أهل بدوكم ولن تزالوا بخير ما وجدتم ظهرا تحملو عليه

۶۸۲ عبدالرحمٰن بن نجیح کہتے ہیں یحییٰ بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک یہ دیہاتی تم سے بے نیاز ہیں اور تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک تم سواری پاؤ جس پر تم بوجھ لاد سکو۔

✿...✿...✿

۶۸۳۔ قال ابن عياش وأخبرني الأزهري راشد عن أبي الزاهرية قال ليس من أهل دمتكم قوم اشد عليكم في تلك البلايا من أهل الشرقية أصحاب الملح والغسول ان المراة من نسائهم لتطعن باصبعها في بطن المراة من نساء المسلمين وتقول جزيانا

شماتة بها تقول أعطوا الجزية

۶۸۳ ابن عیاش نے راشد الازہری سے روایت کی ہے کہ ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مصائب کے دور میں ذمیوں کی کوئی قوم تم پر اتنی سخت نہ ہوگی جتنے یہ مشرق کے رہنے والے ہیں جو نمک اور دھونے کا کام کرتے ہیں، ان کی عورتوں میں سے کوئی عورت کسی مسلمان عورت کے پیٹ میں اُنگلی ڈال کر کہے گی کہ جزیہ دو اور وہ یہ بات مسلمان عورت کی بدحالی پر خوش ہو کر کہے گی۔

٭……٭……٭

۶۸۴. قال ابن عياش وأخبرني داود بن عبد الرحمن عن قيس بن عاصم الثقفي عن ابن المسيب قال قلت لو خرجت مع قومک فقال معاذ الله أن أترک خمسا وعشرين ومائة صلاة الى خمس صلوات ثم قال سعيد سمعت كعب الأ حبار يقول ليت هذا اللبن عاد قطرانا قيل لم ذاک قال ان قريشا اتبعت أذناب الا بل في الشعاب وان الشيطان مع الواحد وهو من الأثنين أبعد

۶۸۴ ابن عیاش نے داؤد بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے قیس بن عاصم الثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ بھی اپنی قوم کے ساتھ چلے جاتے، تو ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ! میں ایک سو پچیس نمازوں کا ثواب چھوڑ کر پانچ نمازوں کا ثواب لوں! پھر حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ کاش! یہ دودھ پیپ بن جائے! کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں؟ فرمایا کہ اس لئے کہ قریش گھاٹیوں میں اُونٹوں کی دُمیں پکڑ کر بیٹھ جائیں گے۔ بے شک شیطان دو کی نسبت ایک کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔

۶۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن كثير بن مره عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لن تنفكوا بخير ما استغنى أهل بدوكم عن أهل حضركم فاذا أتوكم لم تمتنعوا منهم لكثرة من يسيل عليكم يقولون طال ما جعنا وشبعتم وطال ما شقينا ونعمتم فوا سونا اليوم

۶۸۵ الحکم بن نافع نے کثیر بن مُرّہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہر گز خیر سے جدا نہ ہو گے جب تک تمہارے گاؤں والے تمہارے شہر والوں سے بے نیاز ہیں۔ جب دیہات والے آجائیں گے تو تم اُنہیں روک نہ سکو گے۔ وہ کہیں گے لمبے عرصہ تک ہم بھوکے رہیں اور تم سیر رہے اور طویل عرصہ تک ہم تکلیفوں میں رہے اور تم راحت میں رہے، آج ہماری ساتھ برابری کرو۔

٭……٭……٭

۶۸۶. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن عبد الله بن سالم عن عبد الله بن عمر عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتامرن بالمعروف وتنهن عن المنكر او ليبعثن الله عليكم العجم فليضربن رقابكم وليأكلن فيئكم وليكونن أسد لا يفرون

۶۸۶ ابن وہب نے یحییٰ بن عبداللہ بن سالم سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے

کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ضرور اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عجمیوں کو بھیج دے گا جو تمہاری گردنیں ماریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھائیں گے، اور وہ شیر بن جائیں گے اور بھاگیں گے نہیں۔

۶۸۷۔ حدثنا ابن عيينة عن مجالد عن عامر قال سمعت محمد بن الأشعث يقول ما من شيء الا يدال منه حتى ان النوك ليكون له دولة على الكيس

۶۸۷﴾ ابن عیینہ، مجالد سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الاشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہوگی یہاں تک کہ بے وقوف کی حکومت عقلمند پر ہوگی۔

۶۸۸۔ حدثنا ابو أسامة عن مجالد عن عامر عن محمد بن الأشعث يقول ما من الأيدال منه حتى ان النوك ليكونن لهم دولة وحتى أن للحمق على الحكم دولة

۶۸۸﴾ ابواُسامہ، مجالد سے، وہ عامرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الاشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی حکومت آئے گی یہاں تک کہ بے وقوفوں کی بھی حکومت آئے گی، اور ان کو فیصلے کرنے کا اختیار ہوگا۔

۶۸۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي عن عبد السلام بن مسلمة عن ابي قبيل عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال لكل شيء دولة تصيبة فللأ شراف على الصعاليک دولة ثم للصعاليک وسفلة الناس دولة في اخر الزمان حتى يدال لهم من أشراف الناس فاذا كان ذلک فرويدک الدجال ثم الساعة والساعه أدهى وأمر

۶۸۹﴾ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے عبدالسلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابی قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہے جو اُسے مل کر رہے گی، اُمیروں کی غریبوں پر حکومت ہوگی آخری زمانہ میں پھر غریبوں اور گھٹیا لوگوں کی حکومت ہوگی یہاں تک ان کی حکومت معزز لوگوں پر بھی ہوگی۔ جب یہ حالت ہو جائے۔ تو پھر دجّال کے خروج سے ڈرو! پھر قیامت سے، اور قیامت تو بڑی آفت اور بہت کڑوی شے ہے۔

۶۹۰۔ حدثنا ابن نمير عن طلحة عن عطاء عن ابن عباس رضى الله عنه في قوله عزوجل ننقصها من اطرافها قال ذهاب خيارها

۶۹۰﴾ ابن نمیر، طلحہ سے، وہ عطا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ عزّ وجل کے فرمان: ﴿ننقصها من اطرافها﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے اچھے لوگوں کا ختم ہوجانا۔

۶۹۱. حدثنا محمد بن خمير عن عمرو بن قيس سمع عبد اللّٰه بن عمرو يقول ان من أشرط الساعة أن توضع الأخيار وترفع الأشرار ويسود كل قوم منافقوهم

۶۹۱﴿ محمد بن خمیر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بڑے لوگ ماتحت ہو جائیں گے اور شریر لوگ بلند ہو جائیں گے، اور ہر قوم کا سردار ان میں سے منافق آدمی ہوگا۔

۶۹۲. حدثنا توبة بن علوان عن سماک بن حرب عن عبد اللّٰه بن عميرة عن حذيفة بن اليمان رضی اللّٰه عنه قال لا تقوم الساعة حتى يقوم على الناس من لا يزن شعيرة يوم القيامة

۶۹۲﴿ توبہ بن علوان نے سماک بن حرب سے، انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی جبکہ لوگوں کا امیر ایسا شخص نہ بنے گا جس کا وزن قیامت کے دن جو کے دانے کے برابر بھی نہ ہوگا۔

۶۹۳. حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن عمارة بن عمرو بن حزم عن عبد اللّٰه بن عمرو رضى اللّٰه عنه عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال كيف بكم وزمان يغربل الناس غربلة فلا تبقى له حثالة من الناس فاذا كان ذلک فخذوا ما تعرفون وذروا ما تنكرون واقبلوا على أمر خاصتكم وذروا أمر العوام

۶۹۳﴿ ابن ابی حازم اپنے والد سے، وہ عمارۃ بن عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب زمانہ لوگوں کو چھانے گا اور بھوسہ کی طرح کے رذی لوگ باقی رہ جائیں گے، جب یہ حالات ہوں تو جو تم جانتے ہو اُسے پکڑ لینا اور جو تمہیں عجیب لگے اُسے چھوڑ دینا اور اپنے اچھے لوگوں کی طرف متوجہ ہو جانا، اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

۶۹۴. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عمن سمع عبد اللّٰه بن قيس قال كنا نسمع انه كان يقال كيف أنتم وزمان ازا رأيت العشرين رجلا او أكثر لا يرى فيهم رجلا يهاب في اللّٰه

۶۹۴﴿ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سنتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ اس زمانہ میں تمہاری کیا حالت ہوگی جب تو بیس (20) یا اس سے زیادہ آدمیوں کو دیکھو گے مگر ان میں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

۶۹۵. حدثنا بقية بن الوليد عن معاوية بن يحيى بن سعيد التجيبي عن ابي قبيل عن عقبة بن عامر رضى اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لأنا أخوف على

امتي في اللبن اخوف مني عليهم في الخمر قالوا وكيف يا رسول الله قال يحبون اللبن فيتباعدون من الجماعات ويضيعونها

۶۹۵ بقیۃ بن الولید نے، معاویۃ بن یحییٰ بن سعید التجیبی سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کے حوالے سے شراب سے زیادہ دودھ کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور جماعت سے دور ہو جائیں گے اور اُسے ضائع کر دیں گے۔

٭...٭...٭
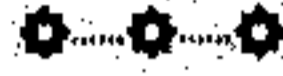
۶۹۶. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أشراط الساعة أن يملك من ليس أهل أن يملك ويرفع الوضيع ويوضع الرفيع

۶۹۶ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ بادشاہ وہ ہوگا جو بادشاہ بننے کا اہل نہ ہوگا اور گھٹیا آدمی بُلند ہو جائے گا، اور بُلند آدمی نیچے ہو جائے گا۔

٭...٭...٭

۶۹۷. حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعثاني عن أبيه عن كريب عن كعب قال اذا رأيت العرب تهاونت بأمر قريش ثم رأيت الموالي تهاونت بأمر العرب ثم رأيت مسلمة الأرضين تهاونت بأمر الموالي فقد غشيتک أشراط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق ان حذيفة حدثنا بالأحمرين قال ذاک اذا منعت الأقلام والوسائد

۶۹۷ ابن وہب نے، موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبہ الشعثانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ کریب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو دیکھے کہ عرب والے قریش کے معاملے کی اہانت کر رہے ہیں، اور آزاد کردہ غلام عرب کے معاملے کی توہین کر رہے ہیں، پھر تُو انہیں دیکھے جنہیں زمین حوالے کی گئی کہ وہ آزاد کردہ غلاموں کی اہانت کرتے ہیں تو تجھے قیامت کی علامات نے آلیا۔ حضرت کریب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے ابو اسحٰق! حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں دو سُرخیوں کی بھی حدیث بتائی تھی؟ فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب قلم اور تکیے روک دیے جائیں گے۔

٭...٭...٭

المعقل من الفتن

فتنوں میں جائے پناہ

۶۹۸. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة ابن زرير عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال اذا رأيتم الشام اجتمع أمرها على ابن أبي سفيان فالحقوا بمكة

۶۹۸ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے ابن زریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ شام والے ابوسفیان کے بیٹے پر متفق ہو گئے ہیں تو تم مکّہ میں آ کر رہنا۔

٭—٭—٭

۶۹۹. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا ظهر أمر السفياني لم ينج من ذلك البلاء الا من صبر على الحصار

۶۹۹ الولید اور رشدین ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی کا معاملہ ظاہر ہوگا تو اس سے کوئی نجات نہ پا سکے گا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے۔

٭—٭—٭

۷۰۰. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم قال سمعت سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشدوا قبل نعالكم الى اليمن فانه لا يحرزكم منها أرض غيرها

۷۰۰ محمد بن حمیر نے، الصقر بن رستم سے روایت کی ہے کہ، سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مغرب میں فتنہ ہو تو اپنے جوتوں کے تسمے باندھ لینا! اور یمن چلے آنا کیونکہ اس فتنے سے تمہیں یمن کے علاوہ زمین کا کوئی اور حصہ محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

٭—٭—٭

۷۰۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار حدثنا الحجاج عن عبد الله بن سعيد عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا التقت فتنة من المغرب وأخرى من المشرق فالتقوا ببطن الشام فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۰۱ یحیٰی بن سعید العطار نے الحجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مغرب کا اور دوسرا مشرق

کامل جائے تو تم شام چلے جانا، ان دِنوں میں زمین کے نیچے چلے جانا اس کی پیٹھ پر رہنے سے بہتر ہے۔

۷۰۲. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن أبي هزان عن كعب قال بطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۰۲﴿ بقیہ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے دور میں زمین کے اندر کا حصہ اُس کے باہر کے حصے سے بہتر ہوگا۔

۷۰۳. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينجوا منها الا كل خفي اذا ظهر لم يعرف وان جلس لم يفتقد أو رجل دع كدعاء الغرق في البحر

۷۰۳﴿ ضمرہ نے، یحییٰ بن اُبی عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ سے نجات نہ پائے گا مگر وہ غیر معروف شخص جسے کوئی نہ پہچانتا ہو اگر وہ گھر میں بیٹھا رہے تو کوئی اس کی عدم موجودگی کو محسوس نہ کرے، اور یا وہ شخص جو سمندر میں ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

۷۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا كان ذلک فاطلب لنفسک موضعا في نفس وفراغ كحيلة النملة لشتائها وليكن ذلک فيما يجمل ولا يشتهر به والحرز من ذلک وغيره المدينة وما حولها من الحجاز والسوا حل أسلم من غيرها.

۷۰۴﴿ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہو جائے تو اپنے لئے ایسی جگہ ڈھونڈ جہاں تُو فراغت اور آسانی کے ساتھ رہ سکے۔ جیسے چیونٹی سردیوں کیلئے اپنا ایک بِل بنالیتی ہے، وہ جگہ مخفی ہو مشہور نہ ہو، مدینہ اور اس کے اطراف میں حجاز کا علاقہ حفاظت کے لئے بہتر ہے، اور ساحلِ سمندر دوسری جگہوں سے زیادہ محفوظ ہے۔

۷۰۵. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال مر عيسى بن مريم عليه السلام بجبل الخليل فدعا لأهله ثلاث دعوات فقال اللهم من أتاه من خائف أمن فيه ولا تسلط على أهله السبع واذا اجدبت الأرض لا يجدب

۷۰۵﴿ محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا گزر جبلِ خلیل پر ہوا تو انہوں نے وہاں کے رہنے والوں کے لئے تین (3) دُعائیں کی کہ:

نمبر1: اے اللہ! جو اِن پر ڈرانے والا آئے تو یہاں کے رہنے والوں کو امن میں رکھنا۔

نمبر2: ان پر درندوں کو مسلط نہ کرنا۔

نمبر3: جب زمین سوکھ جائے تو یہ لوگ قحط کا شکار نہ ہوں۔

۷۰۶. حدثنا محمد بن حمير عن الوضين بن عطاء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جبل الخليل جبل مقدس وان الفتنة لما ظهرت في بني السرائيل أوحى الله تعالى الى أنبيائهم أن يفروا بدينهم الى جبل الخليل

۷۰۶: محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ وضین بن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبل خلیل مقدس پہاڑ ہے اور جب بنی اسرائیل میں فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اپنے دین کو بچانے کے لئے جبلِ خلیل کی طرف چلے جائیں۔

۷۰۷. قال ابن حمير وأخبرني محمد بن يزيد الصنعاني عن عمير بن هانيء العنسي أنه قال ليبلغي أن الرجل من اخواني اتخذ جبل الخليل منزلا واغبطه قيل ولم ذاك قال لأنه سينزله أهل مصر اما يحبس نيلهم واما يمد فيغرق حتى جبل يتماسحوا الخليل بينهم بالحبال

۷۰۷: ابن حمیر نے محمد بن بن یزید الصنعانی سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی العنسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ میرے بھائیوں میں سے ایک نے جبلِ خلیل پر گھر بنالیا ہے، مجھے اس پر رشک آتا ہے، عرض کیا گیا کہ وہ کیوں؟ فرمایا کہ عنقریب اہلِ مصر پر آفت آنے والی ہے جس میں یا تو دریائے نیل کا پانی روک دیا جائے گا یا اس کا سیلاب آئے گا تو یہ اس میں ڈوب جائیں گے، یہاں تک کہ پہاڑ بھی ڈوب جائیں گے، تو اس وقت لوگ جبلِ خلیل پر پناہ حاصل کریں گے۔

۷۰۸. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله قال لا ينجو من بلبها الا من صبر على الحصار والمعقل من السفياني باذن الله تعالى ثلاث مدن للأعاجيم ناهية الثغور مدينة يقال لها انطاكية ومدينة يقال لها قورس ومدينة يقال لها سميساط والمعقل من الروم جبل يقال لها المعتق

۷۰۸: ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت پر وہ اپنے والد سے، وہ حارث سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو ان فتنوں میں آزمایا جائے وہ نجات نہیں پاسکتا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے، سفیانی کے فتنے سے اللہ کے حکم سے تین ہی شہر جائے پناہ ہیں ایک تو وہ جو

مدات کے کونے پر ہے، جس کا نام "انطاکیہ" ہے۔ دوسرا "قورس" نامی شہر، تیسرا "سمیساط" نامی شہر، اور رومیوں کے شر سے بچنے کے لئے پناہ کے لئے ایک پہاڑ ہے جس کا نام "معتق" ہے۔

٭٭٭

۷۰۹۔ حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن عبد العزيزعن عروة بن رويم عن كعب قال حمص من الجند الذي يشفع شهيدهم سبعين وأهل دمشق الذين يعرفون بالثياب الخضر في الجنة وأهل الأردن من الجند الذين هم في ظل العرش يوم القيامة وأهل فلسطين ممن ينظر الله تعالى اليهم كل يوم مرتين

۷۰۹ عبدالقدوس نے، سعید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص کے لشکر کا ایک شہید ستر (70) آدمیوں کی سفارش کرے گا، اور دمشق والے جنت میں سبز کپڑوں کے ساتھ پہچانے جائیں گے، اور اُردن والوں کا لشکر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا، اور فلسطین والے وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دن میں دو مرتبہ دیکھتا ہے۔

٭٭٭

۷۱۰۔ حدثنا عبد القدوس عن عفير بن معدان عن قتادة عن أبي ذر رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول الخراب بمصروالعراق فاذا بلغ البناء يسلع فعليك يا أبا ذر بالشام قلت وان أخرجوني منها قال انسق لهم أين ساقوک

۷۱۰ عبدالقدوس نے، عفیر بن معدان سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے فساد مصر اور عراق میں ہوگا۔ جب یہ فساد "دبنا سلع" تک پہنچ جائے تو اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجھ پر لازم ہے کہ شام میں رہو، میں نے عرض کیا اگر وہ مجھے وہاں سے نکال دیں تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر وہ تجھے جہاں بھیجیں وہاں چلے جانا!۔

٭٭٭

۷۱۱۔ حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان عنكعب قال شهيد أهل حمص يشفع في سبعين الفا وأهل دمشق يكسوهم الله ثيابا خضرا يوم القيامة وأهل الأردن يظلهم الله في ظل عرشه وأهل فلسطين ينظر الله اليهم كل يوم ثلاث مرات آخر

الجزء الثالث من الأصل والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم يتلوه في الرابع حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبي ونعم الوكيل أخبرنا ابوبكر محمد بن عبد الله بن احمد بن زبدة أخبرنا سلیمان بن احمد حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر حدثنا أبو عبد الله نعيم بن حماد

۷۱۱﴿ الحکم بن نافع نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ حمص کا شہید ستّر ہزار (70000) کی شفاعت کرے گا، اہلِ دمشق کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سبز لباس پہنائے گا، اہلِ اُردن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا، اور اہلِ فلسطین کو اللہ تعالیٰ ہر روز تین مرتبہ دیکھتا ہے۔

تیسرا جزء مکمل ہوا، والحمد للہ رب العٰلمین، وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم، اس کے ساتھ متصل چوتھا جزء ہے ان روایات کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن ریذۃ سے، سلیمان بن احمد نے، ان سے ابوزید عبدالرحمٰن بن حاتم المرادی نے مصر میں، اور ان سے ابوعبداللہ نعیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے ہے۔

۰۰۰

۷۱۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقع دار الاسلام بالشام يسوق الله اليها صفوته من عباده ولا ينزع اليها الا محروم ولا يرغب عنها الا مفتون وعليها عين الله تعالى من أول يوم من الدهر الى آخر يوم من الدهر بالظل والمطر فان أعجزهم المال لم يعجزهم الخبز والماء

۷۱۲﴿ الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ، کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دارالاسلام کا مرکز شام میں ہوگا، اللہ تعالیٰ وہاں اپنے پسندیدہ بندوں کو پہنچائے گا، اور اس میں محروم اور فتنے کا شکار شخص نہیں جائے گا۔ زمانے کے پہلے دن سے لے کر زمانے کے آخری دن تک چھاؤں اور بارش کے ذریعہ سے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا اُنہیں مال سے محروم کرے گا مگر اُنہیں رُوٹی اور پانی سے محروم نہ کرے گا۔

۰۰۰

۷۱۳. حدثنا بقية وعبد القدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد أن معاوية سأل كعبا عن حمص ودمشق فقال دمشق معقل المسلمين من الروم ومربض ثور فيها أفضل من دار عظيمة بحمص ومن أراد النجاة من الدجال فنهر أبي فطرس وان أردت منزل الخلفاء فعليك بدمشق وان أردت الجهد والجهاد فعليك بحمص قال صفوان وأخبرني أبو الزاهرية عن كعب قال معقل المسلمين من الملاحم دمشق من الدجال نهر أبي فطرس ومن ياجوج وماجوج الطور

۷۱۳﴿ بقیہ اور عبدالقدوس نے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے، شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حمص اور دمشق کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دمشق مسلمانوں کے لئے رُومیوں سے جائے پناہ ہے، اور اس میں بیل کا باڑہ حمص کے اندر بڑا گھر ہونے سے افضل ہے، اور جو دجّال سے نجات پانا چاہتا ہے تو وہ "نہر ابی فطرس" پر رہے، اگر تُو بادشاہوں کے مرکز میں رہنا چاہتا ہے تو دمشق میں رہو اور اگر تو مشقت اور جہاد کا اِرادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے حمص کا شہر بہتر ہے، حضرت صفوان نے حضرت ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں سے بچنے کے لیے دمشق جائے پناہ ہے، اور دجّال سے بچنے کے لیے ''نہرابی فطرس'' جائے پناہ ہے، اور یاجوج ماجوج سے بچنے کے لیے طُور جائے پناہ ہے۔

٭٭٭

۷۱۴. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن سعيد بن خالد عن مطر مولى أم حكيم عن كعب قال أظلتكم فتنة كقطع الليل المظلم لا يبقى بيت من بيوت المسلمين بين المشرق والمغرب الا دخلته قيل فما يخلص منها أحد قال يخلص منها من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر فهو أسلم الناس من تلك الفتنة قال فاذا كان مائة واثنين وعشرين سنة احترقت داري هذه فاحترقت داره حينئذ

۷۱۴﴾ عبدالقدوس نے، صفوان سے، انہوں نے سعید بن خالد سے، انہوں نے مطر سے، مولی اُمّ حکیم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح سایہ فگن ہیں، مشرق یا مغرب میں مسلمانوں کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا مگر یہ اس میں داخل ہوجائے گا، عرض کیا گیا کہ اس سے کوئی بھی نجات نہ پائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اس سے وہ نجات پائے گا جو لبنان کے سائے میں رہے گا، یہ سایہ لبنان اور سمندر کے درمیان ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ محفوظ فتنے سے یہ لوگ ہوں گے، فرمایا جب ایک سو بائیس 122ھ ہجری ہوگی تو گھر کو جلا دیا جائے گا، پھر اسی سال حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر جلا دیا گیا۔

٭٭٭
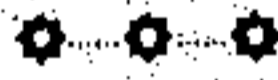
۷۱۵. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب قال أنجى الناس من فتنة الصيلم الساحل وأهل الحجاز.

۷۱۵﴾ عبدالقدوس نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ضمرۃ بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑے فتنے میں سب سے زیادہ نجات پانے والا لوگوں میں سے وہ لوگ ہوں گے جو ساحل والے ہیں، اور حجاز والے ہیں۔

٭٭٭

۷۱۶. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان عقر دار الاسلام بالشام وردده ثلاثا يسوق الله اليها صفوته من عباده لا ينزع اليها راغبا فيها الا مرحوم ولا ينزع عنها راغبا عنها الا مفتون وعليها عين الله تعالى من اول يوم من الدهر الى آخر يوم من الدهر بالظل والمطر وان اعجز أهلها المال لم يعجزهم الخبز والماء قال أبو الزاهرية في كتاب الله تعالى ان تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما فلا يكون رعد ولا برق في سواها وحتى تستوسع لمن يحشر اليها كما يستوسع الرحم للولد.

۷۱۶ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ، کثیر بن مرّہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ خبردار سُن لو دارالاسلام کا مرکز شام ہوگا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دُہرائی، پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چُنے ہوئے بندوں کو بھیج دیں گے، اس کی طرف وہی رَغبت کرے گا جس پر رَحم کیا گیا ہو، اور اس سے وہی اعراض کرے گا جو فتنہ میں مبتلا کیا گیا ہو اس پر زمانے کے پہلے دن سے لے کر زمانے کے آخری دن تک چھاؤں اور بارش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نظر ہے، اگر اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو کبھی مال سے تو محروم رکھے گا مگر انہیں رُوٹی اور پانی سے محروم نہ رکھے گا، حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ زمین کے دیگر حصے شام سے چالیس (40) سال پہلے تباہ ہوجائیں گے، اس کے علاوہ اس میں نہ گرج ہوگی اور نہ بجلی کی کڑک، اور یہ اپنے گرد جمع ہونے والوں کے لئے ایسی کشادہ ہوجائے گی جیسے بچہ دانی بچے کے لئے کشادہ ہوجاتی ہے۔

٭٭٭

۷۱۷. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكربن أبي مريم عن حبيب ابن عبيد عن كعب قال أحب القدس الى الله جبل نابلس ليأتين على الناس زمان يتما سحونه بالحبال بينهم

۷۱۷ عبدالقدوس نے، ابوبکر بن اَبومریم سے، انہوں نے حبیب اِبن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مقدّس جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ''جبلِ نابلس'' ہے لوگ اس پر ایک دور میں ضرور آئیں گے۔

٭٭٭

۷۱۸. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر عمن حدثه عن المقدام بن معدي كرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان لا ينفع فيه الا الدينار والدرهم

۷۱۸ عبدالقدوس نے، ابوبکر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ، عمن حدثہ، المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی چیز فائدہ مند نہ ہوگی سوائے درہم اور دینار کے۔

٭٭٭

۷۱۹. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكرعن عبد الرحمن ابن حيد عن أبيه قال حدثني أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقل المسلمين من الملاحم مدينة يقال لها دمشق أرض يقال لها الغوطة

۷۱۹ بقیہ اور عبدالقدوس نے، اَبوبکر سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن حید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بعض صحابہ کرام ارشادفرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں میں جائے پناہ ایک شہر ہوگا جس کا نام دِمشق ہے اور ایک زمین ہے جس کا نام ''غوطہ'' ہے۔

٭٭٭

۷۲۰. حدثنا عثمان بن كثيرعن محمد بن مهاجر عن جنيد بن ميمون عن ضرار بن عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبی ﷺ قال أسعد الناس في الفتن كل خفي نقي ان ظهرلم يعرف وان غاب لم يفتقد وأشقى الناس فيها كل خطيب مسقع أو راكب موضع لا يخلص من شرها الا من أخلص الدعاء كدعاء الغرق في البحر

۷۲۰﴾ عثمان بن کثیر نے، محمد بن مہاجر سے، انہوں نے جنید بن میمون سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں کے دور میں سب سے نیک بخت وہ شخص ہوگا جو غیر مشہور ہو پاکیزہ ہو، اگر وہ ظاہر ہوتا ہے تو کوئی اُسے جانتا نہیں اور اگر وہ موجود نہیں ہوتا تو کوئی اس کی غیر موجودگی کو محسوس نہیں کرتا، اور فتنے میں سب سے زیادہ بد بخت اُونچی آواز والا خطیب یا کسی جگہ کی طرف سواری کرنے والا ہے، فتنوں کے شر سے کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا سوائے اس شخص کے جو اخلاص کے ساتھ سمندر میں ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

✿...✿...✿

۷۲۱. حدثنا أبي حازم عن عمارة بن عمرو بن حزم عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال إذا كان ذلک فخذوا ما تعرفون ودعوا ما تنكرون وأقبلوا على أمر خاصتكم ودعوا أمر العوام.

۷۲۱﴾ ابن ابی حازم نے، عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اس قسم کے حالات آجائیں تو جو باتیں تم جانتے ہو انہیں پکڑ لینا اور جو باتیں عجیب ہوں چھوڑ دینا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دو!

✿...✿...✿

۷۲۲. حدثنا ابوالمغيرة عن ابن عياش عن يحيى بن أبي عمرو عن زهير الأ ہلي عن ابن عباس رضی الله عنه انه مربهم وهو يسرع بعدما أصيب بصره فتعدى ثم قال أين أرم قال قلت سمتک نحو المغرب على اثنى عشر ميلا قال فكم بيني وبين السراه قلت كذا وكذا ميلا قال هل لک علم بصور وقرين قلت نعم بهما عالم قال فهل الى اتباعها سبيل قلت لا قال ولم قلت وقعتا عند رجل لم يكن له ببلا د قومه منزل فاصابهما من ذي قرابة له وهما بين ظهري قومه فلن يختار عليهما منزلا قال ومن هو قلت روح بن زنباع قال فصمت قال قلت فسألتني رحمک الله فاخبرتک فعم ذاک فقال لكاني أنظر الى الفساطيط في آخر زمان كأمثال النجوم أرم وان خير منازل المسلمين يومئذ وارفقه بهم لصور وقرين

۷۲۲﴾ ابوالمغیرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو سے روایت کی ہے کہ زہیر الالہی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نابینا ہو گئے تو اُن کا گزر ہم لوگ پر ہوا۔ وہ آگے نکل گئے

پھر پوچھا کہ ''اِرم'' نامی جگہ کہاں ہے؟ مَیں نے کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مغرب کے رُخ جارہے ہیں اُسی طرف بارہ (12) میل کے فاصلے پر ہے، اُنہوں نے پوچھا کہ اب ہمارا کتنا سفر باقی ہے؟ میں نے کہا کہ اِتنے میل، اُنہوں نے پوچھا کہ کیا تجھے ''صور'' اور ''قرین'' کے متعلق کچھ معلومات ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اُن دونوں جگہوں کے متعلق معلومات ہیں اُنہوں نے پوچھا کہ کیا اُنہیں خریدنے کی کوئی صورت ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، اُنہوں نے پوچھا کیوں؟ مَیں نے کہا کہ یہ دونوں جگہیں ایک ایسے شخص کی ہیں جس کی اپنے قوم کے علاقوں میں کوئی جگہ نہ تھی اُسے یہ اپنے ایک رشتہ دار سے ملی ہیں، اور یہ دونوں جگہیں اس کی قوم کی زمینوں کے درمیان آگئی ہے، اس شخص نے ان جگہوں پر کوئی گھر بنانا بھی پسند نہیں کیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا وہ شخص کون ہے؟ مَیں نے کہا کہ ''روح بن زیناع'' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاموش ہو گئے، مَیں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ نے مجھ سے ان جگہوں کے متعلق کیوں دریافت کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے کہ گویا کہ مَیں آخری زمانہ میں ستاروں کی طرح خیموں کو ''اِرم'' کے اِردگرد دیکھ رہا ہوں، اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین اور نرم خو گھرانے ''صور'' اور ''قرین'' کے رہنے والے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

٧٢٣. حدثنا عبدالوهاب عن يحي بن سعيد قال أخبرني عبدالرحمن بن عبدالله بن أبي صعصعة سمع أباه يحدث عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوشك أن يكون خير مال امريء غنم يتبع بها شعف الجبال أو شعب الجبال أو مواقع القطر يفر بدينة من الفتن

٧٢٣ عبدالوہاب نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آدمی کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جسے لے کر وہ کسی پہاڑ کی چوٹی یا گھاٹی پر یا بارش کے ہونے کی جگہ پر چلا جائے، اپنے دین کی حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے بھاگے گا۔

۞ ۞ ۞

٧٢٤. حدثنا وكيع عن مالك بن مغول عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله قال خير مال الرجل يؤمئذ فرسه وسلاحه يزول معهما حيث زالا

٧٢٤ وکیع نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے، انہوں نے ابی الزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اس کا گھوڑا اور اسلحہ ہوگا جہاں وہ جائے اُنہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جائے۔

۞ ۞ ۞

٧٢٥. حدثنا بقية عن معاوية بن يحي عن معاوية بن سعد التجيبي عن أبي قبيل عن عقبة بن عامر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأنا على أمتي في اللبن

أخوف مني عليهم في الخمر قالوا و كيف ذلک يارسول اللّٰہ قال يحبون اللبن فيتباعدون من الجماعات ويضيعونها

۷۲۵ بقیہ نے معاویہ بن یحیٰ سے، انہوں نے معاویہ بن سعد النجیبی سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امّت کے متعلق دودھ سے زیادہ شراب کے بارے میں اندیشہ ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیوں، ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور اس کی وجہ سے جماعت سے دُور ہو جائیں گے، اور اُسے ضائع کر دیں گے۔

۷۲۶. حدثنا ابن عيينة عن عبداللّٰہ بن عبدالرحمن الأنصاري عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضى اللّٰہ عنه عن النبي صلى اللّٰہ عليه وسلم يوشک أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن

۷۲۶ ابن عُیینہ نے، عبداللہ بن عبدالرحمٰن الانصاری سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے واقع ہونے کی جگہوں پر چلا جائے گا، وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے فتنوں سے بھاگے گا۔

۷۲۷. حدثنا ابن عيينة عن مسعر عن عون بن عبداللّٰہ قال بينما رجل بمصر في فتنة ابن الزبير ينكت في الأرض اذا قام عليه رجل فقال له بأي شيء تحدث نفسک أبا الدنيا قال بل أتفكر في الذي نزل بالناس قال فان اللّٰہ نجاک منها بتفكرک فيها من الذي سأل اللّٰہ فلم يعطه أو اتكل عليه فلم يكفه

۷۲۷ ابن عُیینہ، مسعر سے روایت کرتے ہیں کہ عون بن عبداللہ بن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن زُبیر کے فتنے میں مصر کے اندر زمین کرید رہا تھا، ایک دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہو کر اس سے پوچھنے لگا کہ اے ابو الدُّنیا! تو اپنے دل میں کیا سوچ رہا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ لوگوں پر جو حالات آئے ہیں میں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ تیرے اس فکر و غم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا، ایسا کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے یا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو۔

۷۲۸. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن سلمة كهيل عن أبي الزعراء عن عبداللّٰہ قال خير المال يوملذ فرس صالح وسلاح صالح يزول عليه العبد أين مازال

۷۲۸ ابن مہدی، سفیان سے، وہ سلمۃ بن کہیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اچھا گھوڑا اور اچھا اسلحہ ہوگا، جہاں وہ جائے اپنے ساتھ ان کو بھی لے جائے۔

۷۲۹. حدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن عیاش حدثنا شرحبیل ابن مسلم الخولاني عن أبیه قال کان یقال من أدرکته الفتنة فعلیه فیها بذکر خامل

۷۲۹﴾ ابن المبارک نے، اسمٰعیل بن عیاش سے، انہوں نے شرحبیل ابن مسلم الخولانی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جسے فتنہ پائے اس پر لازم ہے کہ وہ تنہائی کو یاد کرے۔

✿...✿...✿

۷۳۰. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن ابن طاوس عن أبیه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خیر الناس في الفتن رجل اخذ برأس فرسه یخیف العدو ویخیفونه أو رجل معتزل یؤدي حق اللّٰه تعالی علیه

۷۳۰﴾ ابن المبارک نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے روایت کی ہے کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے میں لوگوں میں سے وہ شخص بہترین ہوگا جو اپنے گھوڑے کو سر سے پکڑے ہوئے ہو، (وہ) دشمن سے ڈرے اور دشمن اُس سے ڈرے۔ یا وہ شخص جو سب سے اَلگ تھلگ ہو اور اللہ تعالیٰ کا حق اَدا کرتا ہو۔

✿...✿...✿

۷۳۱. قال معمر وأخبرنا ابن خثیم أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال خیر الناس في الفتن رجل یاکل من فيء سیفه في سبیل اللّٰه ورجل في راس شاهقة یاکل من رسل غنمه.

۷۳۱﴾ معمر کہتے ہیں کہ ابن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے فتنے کے دور میں وہ آدمی بہترین ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی تلوار کے مُنہ سے کھائے، اور دوسرا وہ شخص جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو (اور) اپنی بکریوں کے ریوڑ میں سے اپنی روزی کھائے۔

✿...✿...✿

۷۳۲. حدثنا ابن المبارک عن المسعودي عن عون بن عبداللّٰه قال ستکون أمور فمن رضیها ممن غاب عنها کان کمن شهدها ومن کرهها ممن شهدها فهو کمن غاب عنها

۷۳۲﴾ ابن لمبارک نے، المسعودی سے روایت کی ہے کہ عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب بہت سارے اُمور ہوں گے، پس جو ان سے غائب ہونے کے باوجود ان سے راضی رہا وہ ایسا ہے گویا کہ اس میں حاضر ہے اور جو ان اُمور میں حاضر ہونے کے باوجود اُنہیں ناگوار سمجھتا تھا، وہ ایسے ہے جیسے اس سے غائب تھا۔

✿...✿...✿

٧٣٣. حدثنا ابن المبارک عن مالک بن مغول عن القاسم بن عبدالرحمن أو عون بن عبدالله عن عبدالله قال ان الرجل ليشهد المعصية يعمل بها فيكرهها فيكون كمن غاب عنها ويغيب عنها فيرضاها فيكون كمن شهدها

٧٣٣﴾ ابن المبارک نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے، القاسم بن عبدالرحمٰن اورعون بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گناہ میں حاضر ہوگا مگر وہ اُسے ناپسند کرے گا تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس سے غائب تھا اور ایک شخص گناہ سے غائب ہوگا لیکن وہ اس سے راضی ہوگا تو وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس میں حاضر تھا۔

٧٣٤. قال مالک وأخبرني طلحة اليامي عن عمارة بن عمير عن الربيع بن عميلة سمع ابن مسعود قال اذا رأيت المنكر فلم تستطع له غيرا فحسبک أن يعلم الله تعالىٰ أنک تنكره بقلبک.

٧٣٤﴾ مالک نے، طلحہ الیامی سے، انہوں نے عمارۃ بن عمیر سے، انہوں نے الربیع بن عمیلۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو کسی بُرائی کو دیکھے اور اس کے ختم کرنے کی تجھ میں طاقت نہ ہو تو تیرے لئے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ تُو اُسے دِل سے ناپسند کرتا ہے۔

٧٣٥. حدثنا ابن المبارک عن ابي بكر بن عياش قال قيل لعلي بن أبي طالب رضى الله عنه ما النومة قال الرجل يسكت في الفتنة فلا يبدو منه شيء

٧٣٥﴾ ابن المبارک نے، ابی بکر بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ "نومۃ" کیا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ ایک آدمی فتنہ میں خاموش رہے اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو۔

٧٣٦. قال ابن المبارک واخبرنا عوف عن رجل من أهل الكوفة أحسبه قال اسمه مسافر عن علي قال ينجو في ذلک الزمان كل مؤمن نومه

٧٣٦﴾ ابن المبارک نے، عوف سے، انہوں نے مسافر نامی ایک کوفی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خاموش مومن نجات پاجائے گا۔

أول علامة تكون من علامة البربر وأهل المغرب في خروجهم

بربر اور اہلِ مغرب کے خروج

کی نشانیوں میں سے پہلی علامت

۷۳۷۔ حدثنا محمد بن حميرعن الصقر بن رستم قال حدثني العلاء بن سليمان قال سمعت أبا قبيل يقول اذا سمعت أو اذا جئت هذا المنبر يعني منبر مصر فيقرأ لعبد الله عبد الله أمير المؤمنين فاوشک أن تسمع لعبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين

۷۳۷﴿ محمد بن حمیرا نے الصقر بن رستم سے، انہوں نے العلاء بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ ابا قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُو سُنے یا مصر کے منبر کے پاس ہو، اور خطبہ میں نام لیا جا رہا ہو کہ اللہ کا بندہ عبداللہ امیر المومنین ہے تو تُو قریب ہی سُنے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن امیر المومنین ہے۔

٭ ٭ ٭

۷۳۸۔ حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول اذا قريء على منبر مصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث الا يسيرا حتى يقرأ من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملك

۷۳۸﴿ محمد بن عبداللہ نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ، ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مصر کے منبر پر یہ پڑھا جا رہا ہو کہ یہ حکم اللہ کے بندے عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے ہے، تو زیادہ دیر نہیں گزرے گی کہ یہ پڑھا جائے گا کہ یہ اللہ کے بندے عبدالرحمٰن امیر المومنین کی طرف سے ہے، عبدالرحمٰن مغرب کا رہنے والا ہوگا اور بدترین بادشاہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۷۳۹۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه انه قال لقوم من أهل مصر مصر اذا أتاكم كتاب من قبل المشرق يقرأ عليكم من عبد الله أمير المؤمنين فانتظروا كتابا آخر يأتيكم من المغرب يقرأ عليكم من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين والذي نفسي حذيفة بيده لتقتلن أنتم وهم عند القنطرة وليخرجنكم من ارض مصر وارض الشام كفرا كفرا ولتباعن المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهما

۷۳۹﴾ عبداللہ بن مروان نے، اپنے والد سے، وہ عبداللہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے مصر کے لوگوں سے فرمایا کہ جب تمہارے پاس مشرق کی طرف سے خط آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ یہ عبداللہ کی طرف سے ہے جو امیر المؤمنین ہے تو ایک دوسرے خط کا انتظار کرنا جو تمہارے پاس مغرب کی طرف آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن امیر المؤمنین ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) حذیفہ (بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی جان ہے، وہ ضرور تم سے لڑیں گے اُس وقت وہ پُل کے پاس ہوں گے، اور وہ تمہیں مصر اور شام کی سرزمین سے کُفّار کی طرف نکال دیں گے، اور ایک عربی عورت دِمشق کی سیڑھیوں پر پچیس (25) دِرہم کے بدلے فروخت ہوگی۔

۞۞۞
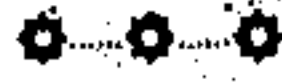
۷۴۰۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سلمة بن خالد اليزني عن أبي سباعتبة بن تميم التنوخي قال الملك لبني العباس حتى يبلغكم كتاب قريء بمصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين فاذا كان ذلك فهو أوّل زوَال ملكهم وانقطاع مدتهم

۷۴۰﴾ عبداللہ بن مروان نے، سلمۃ بن خالد الیزنی، ابوسباعتبۃ بن تمیم التنوخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عباسی بادشاہ نے کہا کہ بنوعباس کی حکومت رہے گی۔ پھر تمہارے پاس خط آئے گا کہ جو مصر میں پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبداللہ امیر المؤمنین ہے، جب یہ حال ہوگا تو بنوعباس کی بادشاہت کی یہ پہلی علامت ہوگی، اور ان کے مدّت کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔

۞۞۞

۷۴۱۔ حدثنا عبد الله بن مروان وحدثني أبو عاصم يونس التنوخي عن اسماعيل بن العلاء بن محمد الكلبي عن أبيه قال اذا قريء كتاب أول النهار لبني العباس من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين فانتظروا كتابا يقرأ عليكم من آخر النهار من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين

۷۴۱ عبداللہ بن مروان اور ابوعاصم یونس التنوخی نے، اسمٰعیل بن العلاء بن محمد الکلبی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد علاء بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم پر دن کے شروع میں بنوعباس کا خط پڑھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ عبداللہ امیر المؤمنین ہے، تو ایک دوسرے خط کا انتظار کرنا جو دِن کے آخر میں تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن امیر المؤمنین ہے۔

۞۞۞

۷۴۲۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن كعب قال اذا ملك رجل من بني العبّاس يقال له عبد الله وهو ذو العين الاخرة منهم بها افتتحوا وبها يختمون فهو مفتاح البلاء وسيف الفناء فاذا قريء كتاب له بالشام من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم تلبثوا أن

يبلغكم كتاب قد قرئ على منبر مصر من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين فاذا كان ذالک ابتدر أهل المشرق وأهل المغرب الشام كفرسي رهان يرون أن الملک لا يتم الا لمن ضبط الشام كل يقول من غلب عليها فقد حوى على الملک

۷۴۲ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنوعباس کا وہ شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام عبداللہ ہوگا، وہ آخری "عین" والا ہوگا۔ "عین" سے بنوعباس کی حکومت کا اِفتتاح اور "عین" پر اس کا اختتام ہوگا، یہ بادشاہ مصائب کی چابی اور فناء کی تلوار ہوگا، جب اس کے نام کا خط شام میں پڑھا جارہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ عبداللہ امیر المؤمنین ہے، تو تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس خط پہنچے گا۔ جو مصر کے منبر پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن امیر المؤمنین ہے، جب یہ نوبت آجائے گی تو مشرق والے اور مغرب والے مُلکِ شام کی طرف دوڑے چلے جائیں گے، جیسے ریس کے گھوڑے دوڑتے ہیں، ان کا گمان یہ ہوگا کہ بادشاہت اسی کی مکمل ہوگی جس کا شام پر غلبہ ہو، گویا جو کوئی بھی شام پر غالب آئے گا تو وہ پوری بادشاہت پر غالب ہوگا۔

٭٭٭

۷۴۳. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير قال ويل لعبد الله من عبد الله وويل لعبد الله من عبد الرحمن

۷۴۳ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے، ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ کی ہلاکت عبداللہ کی وجہ سے ہوگی اور عبداللہ کی ہلاکت عبدالرحمٰن کے ہاتھوں ہوگی۔

٭٭٭

۷۴۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال اذا دخلت الرايات الصفر فاجتمعوا في القنطرة انتظروا حتى يستجيش أهل المشرق وأهل المغرب ويقتتلون بها سبعا يكون بينهم من الدماء مثلما كان في جميع الفتن ثم تكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلو لهم الرملة

۷۴۴ عبداللہ بن مروان نے، سعید بن زید سے روایت کی ہے کہ، علامہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب زرد جھنڈے مصر میں داخل ہوجائیں گے، تو وہ پل پر جمع ہوجائیں گے اور انتظار کریں گے تاکہ مشرق والوں اور مغرب والوں کے لشکر آجائیں گے، اور سات (7) دن تک ایک دوسرے کو قتل کرتے رہیں گے، ان کے درمیان اتنا خون بہے گا جتنا تمام فتنوں میں بہا تھا، پھر مشرق والوں کے قدم اُکھڑ جائیں گے اور وہ "رملہ" (فلسطین) میں جاکے پڑاؤ ڈال دیں گے۔

٭٭٭

۷۴۵. حدثنا عبد القدوس عن حريز بن عثمان عن حبيب بن صالح قال ليخرجن رجل يقال له عبد الرحمن بأهل المغرب حتى يأتي حمص فيصعد إلى منبرها

۷۴۵﴾ عبدالقدوس نے، حریز بن عثمان سے روایت کی ہے کہ، حبیب بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ مغرب سے ایک شخص عبدالرحمٰن نامی خروج کرے گا یہاں تک کہ ''حمص'' تک پہنچ جائے گا اور اس کے منبر پر چڑھ جائے گا۔

٭٭٭

۷۴۶۔ حدثنا ضمرة عن أبي حسان بن لويه قال لا بد من أن يملك من بني العباس ثلاثة أول أساميهم عين.

۷۴۶﴾ ضمرۃ نے روایت کی ہے کہ، ابوحسان بن لویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس میں سے تین (3) ایسے آدمی ضرور بادشاہ بنیں گے جن کے نام کا پہلا حرف ''عین'' ہوگا۔

٭٭٭

ما تقدم الى الناس في خروج البربر وأهل المغرب

بربر اور اہلِ مغرب (شمالی افریقہ) کے خروج زمانہ کے حالات

۷۴۷۔ حدثنا الوليد بن مسلم اخبرني من سمع رسول الوليد بن يزيد الى قسطنطين سمع الوليد بن يزيد يقول اذا خرج الترك على أصحاب الرايات السود فقاتلوهم لم تجف براذع دوابهم حتى يخرج أهل المغرب

۷۴۷﴾ الولید بن مسلم نے، الولید بن یزید کے قسطنطین کے قاصد سے روایت کی ہے کہ الولید بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُرک کالے جھنڈوں والوں کے خلاف خروج کریں گے اور ان سے لڑیں گے، تو ان کے جانوروں کے ابھی خشک نہ ہوں گے کہ مغرب والے خروج کریں گے۔

٭٭٭

۷۴۸۔ حدثنا بقية وحماد بن عيسى وابو أيوب عن أرطاة بن المنذر عن أزهر الهوزني عن عصمة بن قيس السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يتعوذ بالله من فتنة المشرق قال فقيل له فالمغرب قال تلك أعظم وأطم

۷۴۸﴾ بقیہ اور حماد بن عیسیٰ اور ابوایوب نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ازہر الھوزنی سے، انہوں نے عصمۃ بن قیس السلمی رضی اللہ تعالیٰ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ. وہ مشرق کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے، تو ان سے کہا گیا کہ مغرب کا فتنہ؟ فرمایا کہ وہ تو بہت بڑا ٹھاٹھیں مارتا فتنہ ہوگا۔

٭٭٭

۷۴۹۔ حدثنا عثمان بن كثير وعبدالقدوس وبقية عن حريز بن عثمان عن الأزهر الهوزني عن عصمة بن قيس السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ في صلاته من فتنة المغرب

۷۴۹ ﴾ عثمان بن کثیر اور عبدالقدوس اور بقیہ، حریز بن عثمان سے، انہوں نے الازہر الہوزنی سے، انہوں نے عصمۃ بن قیس السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ اپنی نماز میں مغرب کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

○—○—○

۷۵۰. حدثنا الوليد بن مسلم سمع رجلا من تجيب سمع ابن المسيب يقول لا بد لأهل المغرب من دولة دولة كفر

۷۵۰ ﴾ الولید بن مسلم نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ضرور ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کی حکومت ضرور ہوگی جو کہ کفر کی حکومت ہوگی۔

○—○—○

۷۵۱. قال الوليد حدثني أبو جبير قال سمعت من يحدث محمد بن كعب أو من يحدث عن محمد بن كعب القرظي يقول يملك أهل المغرب وهم شر من ملك

۷۵۱ ﴾ الولید نے، ابو جبیر نے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے بادشاہ بنیں گے اور وہ بدترین بادشاہ ہوں گے۔

○—○—○

۷۵۲. حدثنا محمد بن عبدالله التهيرتي عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال صاحب المغرب عبدالرحمن وهو شر من ملك

۷۵۲ ﴾ محمد بن عبداللہ التھیرتی نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والا عبدالرحمٰن ہوگا جو بدترین بادشاہ ہوگا۔

○—○—○

۷۵۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن عون الميثمي عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تحت اديم السماء خلق اشر من بربر ولأن أتصدق بعلاقة سوط في سبيل الله أحب الي من أن أعتق مائة رقبة من بربر

۷۵۳ ﴾ عبداللہ بن مروان نے، عون المیثمی سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیلے آسمان کے نیچے بربر سے بدتر مخلوق موجود نہیں۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوڑے کا ایک حصہ صدقہ کردوں۔ تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سو بربر غلام آزاد کردوں۔

○—○—○

۷۵۴. حدثنا ضمام عن أبي قبيل عن عائشة رضي الله عنها أنها أمرت بصدقة فقالت للرسول لا تعطي منها بربريا شيئا ولو أن تطعمه الكلاب

۷۵۴﴾ ضمام نے، ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قاصد کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اس صدقہ میں سے گنتے کو تُو کھلا دینا لیکن کسی بَربری کو کچھ نہ دینا!

٭٭٭

۷۵۵. حدثنا الوليد عن عبدالجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب أنه قال الغربية هي العمياء وأن أهلها الحفاة العراة لا يدينون الله دينا يدوسون الأرض كما يدوس البقر البيدر فتعوذوا بالله أن تدركوها

۷۵۵﴾ الولید نے، عبدالجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعہ القصیر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اَندھا ہوگا اور اس کے لوگ بغیر جُوتوں کے ننگے ہوں گے۔ وہ اللہ کے دِین کو نہیں اپنائیں گے۔ وہ زَمین پر جانوروں کی طرح چلیں پھریں گے۔ تم اللہ کی پناہ مانگو کہ کہیں تم انہیں نہ پالو!

٭٭٭

۷۵۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن ربيعة بن سيف عن تبيع قال صاحب المغرب عبدالرحمن بن هند طويل العشون على مقدمته رجل اسمه اسم شيطان الويل لمن يقتل تحت لوائه مصيره الى النار

۷۵۶﴾ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ربیعہ بن سیف سے روایت کرتے ہیں کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے شخص کا نام عبدالرحمٰن بن ہند ہوگا وہ بڑی نحوست والا ہوگا، اس کے شروع میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام شیطان کے نام پر ہوگا، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس کے جھنڈے کے نیچے قتل کیا جائے، اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔

٭٭٭

۷۵۷. حدثنا محمد بن حمير حدثنا الصقر بن رستم مولى مسلمة بن عبدالملك قال سمعت مسلمة بن عبدالملك قال سمعت مسلمة ابن عبدالملك يقول ليملكن أهل المغرب حمص ستة عشر شهرا فكأني أنظر اليه يعقد ستة عشر قال الصقر وسمعت سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشد قبال نعلك الى اليمن فانه لا يحرز كم منها أرض غيرها

۷۵۷﴾ محمد بن حمیر دوزخ کے، الصقر بن رستم مولیٰ سلمۃ بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ مسلمۃ ابن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے لازماً "حمص" پر سولہ (16) مہینے حکومت کریں گے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات ایسی یاد ہے گویا کہ مَیں اَب اُسے دیکھ رہا ہوں کہ "مسلمۃ" انگلیوں پر گنتی کر رہا ہے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تو اپنے جُوتوں کے تسمے

بائدہ کریمن چلے جانا بے شک یمن کے علاوہ کوئی اور علاقہ زمین کا تمہاری حفاظت نہیں کرے گا۔

٧٥٨. حدثنا بقية عن صفوان عن أبي الوليد الأزهر بن عبدالله الهوزني عن عصمة بن قيس صاحب النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ بالله من فتنة المشرق ثم من فتنة المغرب في صلاته

٧٥٨﴿ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابی الولید الازہر بن عبداللہ الہوزنی سے روایت کی ہے کہ، عصمۃ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے وہ اپنی نماز میں پہلے مشرق کے فتنے سے پھر مغرب کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

٧٥٩. حدثنا يحي بن سعيد العطار حدثنا حجاج عن عبدالله ابن سعيد عن طاوس عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحذركم فتنة تقبل من المشرق ثم فتنة تقبل من المغرب

٧٥٩﴿ یحییٰ بن سعید العطار نے، حجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس فتنہ سے خبردار کرتا ہوں جو مشرق کی طرف سے آئے گا، پھر اس فتنے سے جو مغرب کی طرف سے آئے گا۔

٧٦٠. حدثنا يحي بن سعيد العطار عن أبي هاني‌ء حدثنا أبو عبدالرحمن الحبلى عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستين جزء في البربر وجزء واحدا في سائر الناس

٧٦٠﴿ یحییٰ بن سعید العطار نے، انہوں نے ابو ہانی سے، انہوں نے ابو عبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شر کو ستر (70) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس میں سے ننانوے 99 فیصد بربر میں رکھا گیا ہے، اور ایک فیصد باقی تمام لوگوں میں۔

٧٦١. حدثنا بقية بن الوليد عن بسر بن عبدالله بن يسار قال سمعت بعض المشايخ يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنساء البربر خير من رجالهم بعث فيهم نبي فقتلوه فولينه النساء فدفنه

٧٦١﴿ بقیہ بن الولید روایت کرتے ہیں کہ بسر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بربر کی عورتیں ان کے مردوں سے بہتر ہیں، ان میں ایک نبی

کو بھیجا گیا تھا جسے اُنہوں نے قتل کر دیا تھا عورتیں اس کی نگران بنیں اور اُنہوں نے اُسے دفنادیا۔

٭٭٭

۷۶۲. قال يحي بن سعيد وأخبرني عثمان بن عبدالرحمن عن عنبسة ابن عبدالرحمن عن شبيب بن بشر عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعي وصيف بربري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قوم هذا أتاهم نبي قبلي فذبحوه وطبخوه وأكلوا لحمه وشربوا مرقه

۷۶۲﴿ یحییٰ بن سعید نے، عثمان بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے عنبسہ بن عَبدالرحمٰن سے، انہوں نے شبیب بن بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک بربری خادم تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے ان کی قوم کے پاس ایک نبی آیا تھا، انہوں نے اُسے ذبح کیا اور پکایا اور اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

٭٭٭

۷۶۳. حدثنا عبدالقدوس عن صفوان قال حدثني بعض مشايخنا عمن شهد فتح حمص قال كان الروم الذين كانوا بحمص يتخوفون البربر وتقال قال صفوان كانوا يسمون حمص التمرة يقولون ويلك يا تمرة من البربر

۷۶۳﴿ عبدالقدوس نے، صفوان سے، انہوں نے ایسے راوی سے سنا جو کہ حمص کی فتح میں شریک تھا وہ رُومی جو حمص میں تھے وہ بربریوں سے بہت ڈرتے تھے، لوگ "حمص" کو "تمرۃ" کے نام سے بلاتے تھے، کہتے تھے، اَے بَربَر کے تمرۃ! تیرے لئے ہلاکت ہے۔

٭٭٭

مايكون من فساد البربر وقتالهم في أرض الشام ومصر ومن يقاتلهم ومنتهى خروجهم وما يجرى على أيديهم من سوء سيرتهم

شام اور مصر میں قوم بَربَر کی غارت گری اور ان کے برے اخلاق

۷۶۴. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول ان صاحب المغرب وبني مروان وقضاعة تجتمع على الرايات السود في بطن الشام

۷۶۴﴿ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والا، اور بنی مروان، اور قضاعۃ یہ سب کالے جھنڈوں کے خلاف مُلکِ شام میں جمع ہوں گے۔

٭٭٭

۷۶۵. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عبدالله العمري عن القاسم بن محمد عن

حذيفة أنه قال لأهل مصر اذا جاء .كم عبدالله بن عبدالرحمن من المغرب اقتتلتم أنتم وهم عن القنطرة فيكون بينكم سبعون ألفا من القتلى وليخرجنكم من أرض مصر وأرض الشام كفرا ولتباعن المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهمائم يدخلون أرض حمص فيقيمون ثمانية عشر شهرا يقتسمون فيها الأموال ويقتلون فيها الذكر والأنثى ثم يخرجي عليهم رجل شر من أظلته السماء فيقتلهم فهزمهم حتى يدخلهم أرض مصر.

۷۶۵﴿ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبداللہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر والوں سے کہا کہ جب تمہارے پاس عبداللہ بن عبدالرحمٰن مغرب سے آئیں گے تو تم اور وہ پُل کے اُوپر لڑو گے، دونوں طرف سے ستّر ہزار (70000) آدمی قتل ہوجائیں گے، وہ کفر کرتے ہوئے تمہیں مصر اور شام کی زمین سے نکال دیں گے اور ایک عربی عورت دمشق کی سیڑھیوں پر پچیس (25) درہم میں فروخت ہوگی پھر وہ حمص میں داخل ہوجائیں گے اور وہاں پر اٹھارہ (18) مہینے تک ٹھہرے رہیں گے، وہاں وہ مال تقسیم کریں گے، اور مَردوں اور عورتوں کو قتل کریں گے، پھر اس نیلے آسمان کے نیچے جو بدترین آدمی ہے وہ خُروج کرے گا۔ وہ انہیں قتل کرے گا اور شکست دے گا اُن کو مصر کی زمین میں دھکیل دے گا۔

٭٭٭

۷۶۶۔ حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم سمع مسلمة بن عبدالملک يقول يملک أهل المغرب حمص ستة عشر شهرا قال الصقر وسمعت سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشد قبال نعليک الى اليمن فانه لا يحرزكم منها أرض غيرها

۷۶۶﴿ محمد بن حمیر، الصقر بن رستم، مسلمۃ بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے حمص کے سولہ 16 مہینے تک حکمران رہیں گے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تب اپنے جوتوں کے تسمے باندھ کر یمن چلے جانا، تمہیں اس زمین کے علاوہ کہیں حفاظت نہیں ملے گی۔

٭٭٭

۷۶۷۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة قال اذا دخل أهل المغرب أرض مصر فاقامو فيها كذا وكذا تقتل وتسبي أهلها يومئذ تقوم النائحات فباكية تبكي على استحلال فروجها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية تبكي على قتل رجالها وباكية تبكي شوقا الى قبورها

۷۶۷ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مصر کی سرزمین میں داخل ہوں گے تو وہاں کچھ عرصہ قیام کریں گے، اس کے رہنے والوں کو قتل کریں گے، قیدی بنائیں گے، نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہو جائیں گی، کوئی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، کوئی اپنی عزت کے بعد ہونے والی ذلت پر روئے گی، کوئی اپنے مردوں کے قتل ہونے پر روئے گی، اور کوئی قبروں کی یاد سے روئے گی۔

٭٭٭

۷۶۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال أخبرني شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال اذا خرج أهل المغرب فاشتد أمرهم خرجت عليهم العرب فتجتمع العرب كلها في أرض الشام على أربع رايات راية لقريش وما لف لفها وراية لقيس وما لف لفها وراية لليمن وما لف لفها وراية لقضاعة وما لف لفها فتقول العرب لقريش تقدموا فقاتلوا على ملككم أو دعوا فتقدم قريش فتقاتل فلا تصنع شيئا ثم تقدم اليمن فلا تصنع شيئا ثم تقدم قيس فتقاتل فلا تصنع شيئا ثم ضرب أبو وهب منكب خالد بن ظهير الكلبي ثم قال رايتک وراية قومک البلق البقع هو يومئذ والله يُظهر عليهم قال الوليد قضاعة يومئذ تظهر على أهل المغرب ومنهم من يتبعه ثم يستقبل القبائل فيقاتل أهل المشرق.

۷۶۸ الولید نے ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ ابو وہب الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ مغرب خروج کریں گے اُن کا معاملہ سخت ہو جائے گا تو اُن کے خلاف عرب والے نکلیں گے، تمام عرب شام کی سرزمین میں جمع ہو جائیں گے، اُن کے چار جھنڈے ہوں گے ایک جھنڈا ''قریش'' کا ہوگا، اور ان کا جو قریش کے ساتھ شامل ہوئے، دوسرا جھنڈا ''قبیلہ قیس'' کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور تیسرا جھنڈا ''یمن'' کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور چوتھا جھنڈا ''قبلیہ قضاعۃ'' کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے، عرب والے قریش سے کہیں گے کہ آگے بڑھو اور اپنی بادشاہت کے حصول کے لئے لڑو یا بادشاہت چھوڑ دو! قریش آگے بڑھ کر لڑیں گے لیکن وہ کچھ نہ کر سکیں گے، پھر قبیلہ قیس آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا۔ پھر قبیلہ یمن آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا، حضرت ابو وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خالد بن ظہیر الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا کہ پھر تیرا جھنڈا اور تیری قوم کا جھنڈا جو ہے وہ اس دن خدا کی قسم! ان پر غالب آ جائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قضاعی قبیلہ اس دن مغرب والوں پر غالب آ جائے گا اور بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جو ان کے تابع ہوں گے، پھر تمام قبائل از سر نو آئیں گے، اور مشرق والوں سے لڑیں گے۔

٭٭٭

۷۶۹. حدثنا الوليد قال أخبرني شيخ عن الزهري قال يلتقي أصحاب الرايات السود و أصحاب الرايات الصفر فيقتتلون حتى يأتوا فلسطين فيخرج على أهل للشرق السفياني

فاذا نزل أهل المغرب الأردن مات صاحبهم فيفترقون ثلاث فرقة ترجع من حيث جاء ت وفرقة تحج وفرقة تثبت فيقاتلهم السفياني فهزمهم فيدخلون في طاعته

۷۶۹﴾ الولید نے، ایک راوی سے روایت کی ہے کہ شیخ الزھری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈوں والے اور زرد جھنڈوں والے آپس میں لڑیں گے ایک دوسرے کو قتل کر کے فلسطین آ جائیں گے، پھر مشرق والوں کے خلاف سُفیانی خروج کرے گا، جب مغرب والے اُردن پر اُتریں گے تو عورت ان کی امیر ہوگی۔ اُن تین جماعتیں بن جائیں گی، ایک جماعت تو وہ آ گی تھی، اور دوسری جماعت حج کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ اور ان سے سُفیانی لڑے گا اور اُنہیں شکست دیدے گا، پس وہ اس کی تابعداری میں داخل ہو جائیں گے۔

۷۷۰. حدثنا الوليد عن ابي عبدالله عن مسلم بن الأخيل عن عبدالكريم أبي أمية عن محمد بن لحنفية قال يدخل أوائل أهل المغرب مسجد دمشق فبيناهم كذلك ينظرون في أعاجيبه اذرجفت الأرض فانقعر غربي مسجدها ويخسف بقرية يقال لها حرستا ثم يخرج عند ذلك السفياني فيقتلهم حتى يدخلهم مصر ثم يرجع فيقاتل أهل المشرق حتى يردهم الى العراق

۷۷۰﴾ الولید نے، ابو عبداللہ سے، انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبدالکریم اُبی اُمیہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کا اوّل حصہ دمشق کی مسجد میں داخل ہو جائے گا، پھر اس وقت سفیانی نکلے گا اور اُنہیں قتل کرے گا، اور مصر میں دھکیل دے گا، پھر واپس آ کر مشرق والوں سے لڑے گا اور اُنہیں عراق کی طرف پھیر دے گا۔

۷۷۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال اذا خرج البربر فنزلوا مصر كان بينهم وقعتان وقعة بمصر ووقعة بفلسطين وفيما بين ذلك حتى ينزلوا حمص فويل لها منهم فيصيبهم فيها ثلج شديد أربعين ليلة فيكاد يفنيهم ثم يفتحونها ويدخلونها فيخرجون منها ما بين الباب الغربي الى القنطرة التي وسط السوق ثم يرتحلون منها فينزلون ببحيرة فامية أو دونها بفرسخ فيخرج عليهم الناس فيقتلونهم قائدلهم رجل من ولد اسماعيل يقتلون في قرية لها أم العرب ثم يثور ثائر فيقتل الحربة ويسبي الذرية ويبقر بطون النساء ويهزم الجماعة مرتين ثم يهلك ولتذبحن امرأة من قريش وفيها تبقر بطون من تبقر من نساء بني هاشم

۷۷۱﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بربر خروج کریں گے اور مصر میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو ان کے اندر دو واقعات رُونما ہوں گے۔

ایک واقعہ مصر میں اور ایک واقعہ فلسطین میں، اسی اثناء میں یہ لوگ "حمص" میں اُتریں گے، جہاں ان کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، حمص میں ان پر چالیس (40) راتوں تک شدید بَرفباری ہوگی، قریب ہوگا کہ وہاں انہیں ختم کر دے، پھر وہ حمص کو فتح کر لیں گے، اور اس میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ وہاں سے نکلیں گے، باب غربی اور اس پُل کے درمیان جو کہ بازار کے بیچ میں ہے پھر یہ وہاں سے کوچ کریں گے، اور "بحیرہ فامیہ" کے پاس سے ایک فرسخ پہلے پڑاؤ ڈالیں گے، پھر ان کے خلاف لوگ نکلیں گے جو انہیں قتل کریں گے، ان کا رَہنما حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا، وہ ایک قَریہ (یعنی بستی) میں لڑیں گے جس کا نام "ام العرب" ہے پھر ایک پراگندہ شخص اُٹھے گا جو آزاد لوگوں کو قتل کرے گا، اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑے گا، اور جماعت کو دُو مرتبہ شکست دے گا، مگر پھر ہلاک ہو جائے گا، اور قریش کی ایک عورت کو ضرور ذبح کیا جائے گا، اور اس وقت بنی ہاشم کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۷۷۲۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال اذا اختلفت الرايات السود فيما بينهم أتاهم الرايات الصفر فيجتمعون في قنطرة أهل مصر فيقتتل أهل المشرق وأهل المغرب سبعا ثم تكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلوا الرملة فيقع بين أهل الشام وأهل المغرب شيء فيغضب أهل المغرب فيقولون انا جئنا لننصركم ثم تفعلون ما يفعلون والله لنخلن بينكم وبين أهل المشرق فيبهونكم لقلة أهل الشام يومئذ في أعينهم ثم يخرج السفياني ويتبعه أهل الشام فيقاتل اهل المشرق

۷۷۲: عبداللہ بن مروان نے، سعید بن یزید التنوخی سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں میں باہمی اختلاف ہو جائے گا تو ان پر زَرد جھنڈے آ جائیں گے۔ وہ مصر والوں کے پُل پر جمع ہوں گے۔ پھر وہ مشرق والے اور مغرب والے باہم سات 7 دِن تک ایک دوسرے کو قتل کریں گے، پھر مشرق والے پیٹھ پھیر دیں گے، "رملۃ" میں جا اُتریں گے، پھر شام والوں اور مغرب والوں کے دَرمیان کوئی معاملہ ہوگا تو مغرب والے غُصّے میں ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم تو تمہاری مدد کے لئے آئے تھے، پھر تم ایسا کیوں کر رہے ہو! اللہ کی قسم ہم تمہارے اور مشرق والوں کے بیچ سے نکل جائیں گے، تو وہ تمہیں مزا چکھا دیں گے، اس لئے کہ شام والے ان کی نگاہ میں بہت کم تھے، پھر سُفیانی خُروج کرے گا اور اہلِ شام اس کے ساتھ ہو جائیں گے، وہ مل کر مشرق والوں سے لڑیں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۷۳۔ حدثنا عبدالقدوس عن صفوان عن مشيخة قالوا أهل حمص أشقى أهل الشام بالبربر

۷۷۳: عبدالقدوس نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ اہلِ شام والوں میں سے حمص والے بربر کے ہاتھوں مصائب اٹھائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۷۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال أسلم أهل الشام وأسعد أجنادها بالرايات الصفر أهل دمشق وأشقى أهل الشام وأجنادها أهل حمص وأنهم ليغمرن الشام كما يغمر الماء القربة

۷۷۴ ﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام والوں میں سب سے زیادہ سلامتی والے اوران کے لشکروں میں سب سے زیادہ سعادت مند زرد جھنڈوں والوں کے لئے دِمشق والے ہوں گے اور شام والوں میں سے اوراس کے لشکروں میں سے سب سے زیادہ سخت ''حمص'' والے ہوں گے، اور وہ شام میں یوں پھریں گے جیسے پانی مشکیزہ میں پھرتا ہے۔

۰-۰-۰

۷۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال والذي نفسي بيده ليخربن البربر حمص آخر عركتين الآخرة منها ينزعون مسامير أبواب أهلها ويكون لهم وقعة بفلسطين ثم يسيرون من حمص الى بحيرة فامية أو دونها بفرسخ فيخرج عليهم خارجي فيقتلهم

۷۷۵ ﴾ الولید بن مسلم نے، عبدالجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعۃ القصیر، سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور بربر حمص کو خراب کریں گے۔ دوسری مرتبہ میں وہ لوگوں کے دروازوں کی کیلیں تک اُکھیڑ دیں گے، ان کا ایک واقعہ فلسطین میں ہوگا پھر وہ ''حمص'' سے ''بحیرۃ فامیہ'' کی طرف چلیں گے، یا اُس سے پہلے ایک فرسخ فاصلے پر پڑاؤ ڈالیں گے، پھر اُن پر ایک خارجی خُروج کرے گا اور اُنہیں قتل کردے گا۔

۰-۰-۰

۷۷۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن محمد بن عبيدالله عن يزيد بن سندي عن كعب قال اذا ظهر المغرب على مصر فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها لأهل الشام وويل للجندين جند فلسطين والأردن وبلد حمص من بربر يضربون بسيوفهم الى باب العطر وصاحب المغرب رجل من كنده أعرج

۷۷۶ ﴾ ابو یوسف المقدسی نے، محمد بن عبیداللہ سے، انہوں نے یزید بن سندی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مصر پر غالب آجائیں گے تو اس وقت شام والوں کے لئے زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا، بربریوں کی وجہ سے فلسطین، اُردن اور حمص کے لشکروں کے لئے ہلاکت ہوگی، یہ بربری انہیں اپنی تلواروں سے مارتے ہوئے ''باب العطر'' تک لائیں گے۔ مغرب والا آدمی ''کندۃ قبیلۃ'' کا ہوگا اور لنگڑا ہوگا۔

۰-۰-۰

۷۷۷. حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان أو غيره قال يقال اذا بلغت الرايات الصفر مصر فاهرب في الأرض جهدک هربا فاذا بلغک أنهم نزلوا الشام وهي السره فان استطعت أن تلتمس سلما في السماء أو نفقا في الأرض فا فعل

۷۷۷﴿ ضمرۃ، الاوزاعی سے، وہ حسان یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ جب زرد جھنڈے مصر تک پہنچ جائیں گے تو زمین میں پوری کوشش کر کے بھاگنا۔ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ وہ شام کی سرزمین پر اتر چکے ہیں تو اگر تجھ میں استطاعت ہو کہ سیڑھی لگا کر آسمان پہ چڑھ جاؤ یا سرنگ کے ذریعے زمین میں گھس جاؤ تو کر ایسا لینا!

٭٭٭

۷۷۸. حدثنا يحي بن اليمان عن ابن المبارک عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال كان يقال اذا رأيتم الرايات الصفر فبطن الأرض يومئذ خيرمن ظهرها

۷۷۸﴿ یحیٰی بن الیمان نے، ابن المبارک سے، انہوں نے الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب تم زرد جھنڈے دیکھ لو تو پھر زمین کا اندرونی حصہ میں تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا۔

٭٭٭

۷۷۹. حدثنا بقية عن الأ خموسي عن أبيه عن تبيع عن كعب قال ينزل البربر من السفن الجون ثم يخر جون بأسيافهم يستتون حتى يدخلوا حمص وبلغني أن شعارهم يومئذيا حمص يا حمص

۷۷۹﴿ بقیہ نے، الاخموسی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بربری "جون" نامی جگہ پر کشتیوں سے اتریں گے، پھر وہ اپنی تلواریوں کے ساتھ "حمص" میں داخل ہو جائیں گے، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ان کا شعار اس دن "یا حمص، یا حمص" ہوگا۔

٭٭٭

۷۸۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال حدثني محدث عن كعب قال اذا خرج البربر من حمص الى فاميه أر حلهم الله وبعث على دوابهم داء فلا يبقى منها شيء الا نفق ثم نفاهم بالموتان والبطن فيهربون الى مشارق الجبل الأ سود ليختفوا فيه فيتبعهم السلمون فيقتلونهم مقتلة عظيمة حتى ان الرجل الواحد منهم ليقتل منهم السبعين فما دون ذلک فلا يفلت منهم الا القليل

۷۸۰﴿ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ایک روایت سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بربر حمص سے "فامیہ" کی طرف نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں سوار کرائے گا، اور ان کے جانوروں پر

بیماری بھیج دے گا پھران سے کوئی باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ خُرج ہوجائے گا، پھر اُنہیں وہاں سے پیٹ وغیرہ کی بیماری کی وجہ سے نکالے گا۔ وہ کالے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے، تاکہ اس میں چُھپ جائیں، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے، اور اُنہیں خوب قتل کریں گے۔ مسلمانوں کا ایک آدمی ان کے لگ بھگ ستّر (70) آدمیوں کو قتل کرے گا۔

۷۸۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا رأيت الرايات الصفرنزلت الأ سكندرية ثم نزلوا سرة الشام فعند ذلک يخسف بقرية من قرى دمشق يقال لها حرستا.

۷۸۱ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو دیکھ لے کہ زرد جھنڈے اِسکندریہ میں اُتر چکے ہیں تو پھر وہ شام کی سرزمین میں اُتریں گے، اس وقت دمشق کا قریہ (یعنی بستی) ''حرستا'' نامی زمین میں دھنس جائے گا۔

۷۸۲. حد ثنا الحکم بن نافع عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ليقتسمن أهل مصر الجون بالحبال بينهم و ذلک لحسور نيلهم أومدة فيغر قهم

۷۸۲ الحکم بن نافع نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور بالضرور مصر والے مقام ''جون'' کو رسیوں کے ذریعہ باہم تقسیم کریں گے پھر (دریائے) نیل کو روک دیا جائے گا، یا اُس میں اِضافہ کردیا جائے گا، تاکہ وہ اُنہیں ڈبودے۔

۷۸۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عمرو بن شعيب عن أبيه قال دخلت على عبد الله بن عمر حين نزل الحجاج بالكعبة فسمعته يقول اذا اقبلت الرايات السود من الشرق والرايات الصفر من المغرب حتى يلتقوا في سره الشام يعني دمشق فهنالک البلاء هنالک البلاء

۷۸۳ عبداللہ بن مروان نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ حضرت شعیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ''کعبہ'' پر اُترا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور زرد جھنڈے مغرب کی طرف سے آکر شام کے بیچ یعنی دمشق میں مل جائیں تو وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

۷۸۴. قال ابوه وحدثني أمية بن يزيد القرشي عن سليمان بن عطاء بن يزيد الليثي عن امر اة أبيه قالت سمعت اباه يقول مثل ذلک

۷۸۴﴾ امیہ بن یزید القرشی، سلیمان بن عطاء، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ''کعبۃ'' پر اُترا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عالیٰ عنہما کے پاس آیا، اُنہیں ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور زرد جھنڈے مغرب کی طرف سے آ کر شام کے بیچ یعنی دِمشق میں مل جائے تب وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

۞۞۞

۷۸۵۔ حدثنا محمد بن حمير عن نجيب بن السري قال لأهل المغرب خرجتان خرجة ينتهون الى قنطرة الفسطاط يربطون خيولهم فيها و خرجة أخرى الى الشام

۷۸۵﴾ محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ نجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے دو مرتبہ خُروج کریں گے، پہلی مرتبہ خُروج میں وہ ''فسطاط'' کے پُل تک پہنچ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو وہاں باندھ دیں گے، دوسری مرتبہ ان کا خُروج شام کی طرف ہوگا۔

۞۞۞

۷۸۶۔ حدثنا محمد بن حمير عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه لرجل من أهل مصر ليأتينكم أهل الأ ندلس حتى يقاتلونكم بوسيم.

۷۸۶﴾ محمد بن حمیر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصری سے کہا کہ ضرور اُندلس والے تمہارے پاس آئیں گے۔ وہ تم سے خوب لڑیں گے۔

۞۞۞

۷۸۷۔ حدثنا يحي بن سعيد عن أبي اسحاق شيخ من أهل الكوفة عن أبي شريح قال حدثني أبو الخير اليزلي عن عقبة بن عامر الجهني قال اذا خرج أهل المغرب خلفت الروم على المغرب فتخرب عند ذلک الأ سكندر ية ومصر وساحل الشام

۷۸۷﴾ یحییٰ بن سعید نے، ابو اِسحٰق کوفی سے، انہوں نے ابو شریح سے، انہوں نے ابو الخیر الیزنی سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اَہلِ مغرب خُروج کریں گے تو ان کے پیچھے مغرب میں رُومی رہ جائیں گے۔ اس وقت اسکندریہ، مصر اور ساحلِ شام تباہ ہو جائیں گے۔

۞۞۞

۷۸۸۔ حدثنا يحي بن سعيد حدثنا الحجاج عن عبدالله بن سعيد عن طاوس عن ابن عباس رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا أقبلت فتنة من المشرق وفتنة من المغرب فالتقوا ببطن الشام فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۸۸﴾ یحییٰ بن سعید نے، الحجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، انہوں نے، طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مشرق کی طرف سے

اور دوسرا فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا اور شام کے وسط میں وہ باہم مل جائیں گے، تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا۔

۷۸۹. قال يحي بن سعيد وأخبرني أيوب بن شعيب عن الأعمش عن أبي عبيدة عن عبد الله أنه صعد داره فنظر الى الكوفة فقال وأعظم بها خربة من قام يحيطون بها ياتون من قبل المغرب

۷۸۹﴾ یحیٰی بن سعید نے، ایوب بن شعیب سے، انہوں نے الاعمش سے، انہوں نے ابی عبیدۃ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور کوفہ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ اس کے لئے بہت بڑی تباہی ہے ایسی قوم کی طرف سے جو اس کا گھیراؤ کرے گی اور وہ مغرب سے آئی ہوگی۔

۷۹۰. حدثنا محمد بن حميرعن النجيب بن السري قال يخرج عبد الرحمن بأهل المغرب وقد استولت الروم على الاسكندرية فهم فيها فيقاتلونهم فيهز مونهم وينفونهم عنها

۷۹۰﴾ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ مغرب میں سے عبدالرحمٰن خروج کرے گا، اور رُومی اسکندریہ پر غالب آچکے ہوں گے۔ پھر مغرب والے ان سے لڑیں گے اور اُنہیں شکست دیں گے اور اُنہیں اسکندریہ سے نکال باہر کریں گے۔

۷۹۱. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن مشيخته قال كان الروم الذين كانوا بحمص يتخوفون عليها البربر ويقولون ويلك ياتمرة من بربريعنون ويلك يا حمص من بربر

۷۹۱﴾ عبدالقدوس نے، صفوان سے، وہ مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رُومی جو "حمص" میں تھے وہ حمص کے متعلق بَربَر سے ڈرتے تھے، اور کہتے تھے کہ اَے "تمرہ" ! تیرے لئے بَربَر کی طرف سے ہلاکت ہے "تمرہ" سے ان کی مراد "حمص" تھا۔

۷۹۲. حدثنا بقية وغيره عن صفوان بن عمروعن أبي هزان عن كعب قال اذا التقت الرايات السود والرايات الصفرفي سره الشام فبطن الأرض خير من ظهرها قال صفوان لينزعن البربر أبواب حمص عما سواها

۷۹۲﴾ بقیہ وغیرہ نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابی ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیاہ جھنڈے اور زرد جھنڈے شام کے وسط میں باہم لڑ پڑیں تو زمین کا اندرونی حصہ اس کے اوپر کے حصہ

سے بہتر ہوگا، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ بربرلوگ "حمص" پر قابض ہوجائیں گے۔

۷۹۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال اذا اجتمع أهل المشرق وأهل المغرب برايات صفر بمصر فيقتتلون عند القنطرة سبعا ثم يبلغون الرملة

۷۹۳- عبداللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مشرق والے اور مغرب والے زرد جھنڈوں سمیت مصر میں اکٹھے ہوجائیں گے تو وہ سات (7) دِن تک لڑتے رہیں گے، پھر مشرق والے "رملہ" پہنچ جائیں گے۔

۷۹۴. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسين عن محمدبن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود قال اذا خرج رجل من فهر يجمع بربر خرج رجل من ولد أبي سفيان فاذا بلغ الفهري خروجه افترقوا ثلاث فرق فرقة يرجعون وفرقة تثبت معه يسيرون الى الشام وفرقة الى الحجاز فيلتقون في وادي العنصل بالشام فهزم البربر ثم يقاتل أهل الشام

۷۹۴- ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بربریوں کو اکٹھا کرنے کے لئے جب ایک آدمی "قبیلہ فہر" سے نکلے گا تو ابوسفیان کی اولاد میں سے بھی ایک شخص خروج کرے گا، جب فہری کو اس کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ تین 3 جماعتوں میں تقسیم ہوجائیں گے، ایک جماعت واپس لوٹ جائے گی، اور ایک جماعت فہری کے ساتھ ثابت قدم رہے گی۔ وہ شام کی طرف روانہ ہوں گے اور ایک جماعت حجاز چلی جائے گی، پس سُفیانی اور فہری کی فوجیں ملکِ شام میں "وادی العنصل" نامی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑیں گی بربریوں کو شکست ہوگی پھر سُفیانی شام والوں کے ساتھ لڑے گا۔

۷۹۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال اذا اصطكت الرايات الصفر والسود في سره الشام فالويل لساكنها من الجيش المهزوم ثم الويل لهامن الجيش الهازم ويل لهم المشوه الملعون

۷۹۵- عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام کے وسط میں زرد اور سیاہ جھنڈے باہم ٹکرا جائیں گے تو ہلاکت ہے شام والوں کے لئے اس جماعت کی وجہ سے بھی جس نے شکست کھائی اور اس جماعت کی وجہ سے بھی جس نے شکست دی، ہلاکت ہے ان کے لئے مُرش رُو ملعون کی وجہ سے۔

٥٩٦. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر قال يجيء البربر حتى ينزلوا بين فلسطين والأردن فتسير اليهم جموع المشرق والشام حتى ينزلوا الجابية ويخرج رجل من ولد صخر في ضعف فيلقى جيوش المغرب على ثنية بيسان فيردعهم عنها ثم يلقاهم من الغد فيردعهم عنها فينحازون وراء ها ثم يلقاهم في اليوم الثالث فيردعهم الى عين الريح فيأتيهم موت رئيسهم فيفترقون في ثلاث فرق فرقة ترتد على أعقابها وفرقة تلحق بالحجاز وفرقة تلحق بالصخري فيسير الى بقية جموعهم حتى يأتي ثنية فتق فيلتقون عليها فيدال عليهم الصخري ثم تعطف الى جموع المشرق والشام فتلقاهم فيدال عليهم ما بين الجابية والخربة حتى تخوض الخيل في الدماء ويقتل اهل الشام رئيسهم وينحازون الى الصخري فيدخل دمشق فيمثل بها وتخرج رايات من المشرق مسوده فتنزل الكوفة فيتوارى رئيسهم فيهافلا يدرى موضعه فيتحين ذلك الجيش ثم يخرج رجل كان مختفيا في بطن الوادي فيلي أمر ذلك الجيش وأصل مخرجه غضب مماصنع الصخري بأهل بيتة فيسير بجنود المشرق نحو الشام ويبلغ الصخري مسيره اليه فيتوجه بجنود أهل المغرب اليه فيلتقون بجبل أهل الحمص فيهلك بينهما عالم كثير ويولي المشرقي منصرفا ويتبعه الصخري فيدركه بقرقيسيا عند مجمع النهرين فيلتقيان فيفرغ عليهم الصطر فيقتل من جنود المشرقي من كل عشرة سبعة ثم يدخل جنود الصخري الكوفة فيسوم أهلها الخسف ويوجه جندا من أهل المغرب الى من بازائه من جنود المشرق فيأتونه بسبيهم فانه لعلى ذلك اذ يأتيه خبر ظهور المهدي بمكة فيقطع اليه من الكوفة بعثا يخسف به قال أرطاة ويكون بين أهل المغرب وأهل المشرق بقنطرة الفسطاط سبعة أيام ثم يلتقون بالعريش فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يبلغوا الأردن ثم يخرج عليهم السفياني بعد وكان الروم الذين كانوا بحمص كانوا يتخوفون عليها البربر ويقولون ويلك ياكمزقمن بربر

﴿۷۹۶﴾ الحکم بن نافع نے، جراح سے، روایت کی ہے کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بربر آئیں گے وہ فلسطین اور اُردن کے درمیان اُتریں گے، ان کی طرف مشرق اور شام کے لشکر روانہ ہوں گے جو مقام "جابیہ" پہ پڑاؤ ڈالیں گے۔ "صخر" کی اولاد میں سے ایک شخص پسماندگی کی حالت میں خروج کرے گا، وہ مغرب کے لشکر سے "ثنیہ بیسان" میں لڑے گا۔ اور ان مغربیوں کو وہاں سے پیچھے دھکیل دے گا، اگلے دن لڑے گا، اور انہیں مزید پیچھے دھکیل دے گا، وہ مغربی وہاں سے پہلے پناہ ڈھونڈیں گے، پھر وہ تیسرے دن اُن پر حملہ کرے گا اور انہیں "عین الریح" تک دھکیل دے گا، پھر ان مغربیوں

کے پاس ان کے اُمیر کے مَرنے کی اطلاع پہنچے گی، تو یہ تین (3) جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک جماعت تو اُلٹے پاؤں واپس چلی جائے گی، دوسری حجاز چلے جائے گی، اور تیسری صحریوں کے ساتھ مل جائے گی، پھر یہ اُنہیں لے کر بقیہ لشکریوں کی طرف لے جائیں گے، حتی کہ "ثنیۃ فیق" پر ٹھہر جائیں گے، ان پر حکومت صحری کی ہوگی، پھر یہ مشرق اور شام کے لشکروں کی طرف متوجہ ہوگا پس یہ ان سے لڑے گا اور اس کی حکومت "جابیۃ" اور "خربہ" کے درمیان قائم ہو جائے گی، گھوڑے خون میں نہا جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۹۷. حدثنا ابن حمير عن النجيب قال يخرج عبدالرحمن بأهل المغرب وقد استولت الروم على الأسكندرية وهم فيها فيقاتلونهم فيهزمونهم وينونهم عنها

۷۹۷﴾ ابن حمیر کہتے ہیں کہ النجیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن مغرب والوں کو لے کر خُروج کرے گا اور رومی اسکندریہ پر غالب آ جائیں گا، رُومی اسکندریہ ہی میں ہوں گے کہ عبدالرحمٰن کا لشکر واپس ہو کر ان سے لڑے گا، اُنہیں شکست دے گا اور اُنہیں اسکندریہ سے نکال باہر کر دے گا۔

✿ ✿ ✿

۷۹۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي هانيء قال حدثنا أبو عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستون في البربر وجزء في سائر الناس

۷۹۸﴾ یحیٰ بن سعید نے، ابو ہانی سے، انہوں نے ابو عبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شَر کو سَتّر (70) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پس ننانوے (99) فی صد بَربَریوں میں اور ایک 1 فیصد باقی تمام لوگوں میں رکھا گیا ہے۔

✿ ✿ ✿

۷۹۹. حدثنا بقية بن الوليد عن بشر بن عبدالله بن يسار قال سمعت بعض أشياخنا يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نساء البربر خير من رجالهم بعث فيهم نبي فقتلوه فوليه النساء فدفنه

۷۹۹﴾ بقیہ بن الولید کہتے ہیں کہ بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے بعض مشائخ سے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بَربَر کی عورتیں ان کے مَردوں سے بہتر ہیں ان میں ایک نبی بھیجا گیا تھا تو اُنہوں نے اُسے قتل کیا پھر ان کی عورتیں اس نبی کی نگران بن گئیں، اور اُنہوں نے اُسے دفن کیا۔

✿ ✿ ✿

۸۰۰. حدثنا يحيى بن سعيد عن عثمان بن عبدالرحمن عن عنبسة بن عبدالرحمن عن شبيب بن بشر عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه

وسلم ومعي وصيف بربري فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان قوم هذا أتاهم نبي قبلي فذبحو وطبخوه فأكلوا الحمد وشربوا مرقه

۸۰۰ ﴿ یحییٰ بن سعید نے، عثمان بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے عُنیبۃ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے شعیب بن بشر سے روایت کی ہے کہ اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک بَربَری خادِم تھا، نبی اَکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قوم کے پاس مجھ سے پہلے نبی آیا تھا، تو اُنہوں نے اُسے ذبح کیا اور اُسے پکایا اور اس کا گوشت کھایا، اور اس کا شوربا پی گئے۔

۸۰۱. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي هزان عن كعب قال اذا التقت الرايات السود والصفر في سره الشام فبطن الأرض خير من ظهرها قال صفوان لينز عن البربر أبواب حمص فضلا عما سواه

۸۰۱ ﴿ بقیۃ نے، صفوان بن عمر سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے اور سیاہ جھنڈے آپس میں لڑ پڑیں گے تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ضرور بَربَر اور علاقوں کے علاوہ حمص کو بھی فتح کر لیں گے۔

صفة السفياني واسمه ونسبه

سُفیانی کون ہوگا؟

۸۰۲. حدثنا الو ليد عن أبي عبدة للشجعي عن أبي أمية الكلبيّ عن شيخ أدرك الجاهلية قال بدؤا السفياني خروجه من قرية من غرب الشام يقال لها أندرا في سبعة نفر

۸۰۲ ﴿ الولید نے، ابی عبدۃ اشجعی سے روایت کی ہے کہ ابواُمیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ایسے بوڑھے شخص نے کہی جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اُنہوں نے کہا کہ سُفیانی کے خُروج کی اِبتداء شام کے مغربی حصہ کی ایک بستی سے ہوگی، جس کا نام ''اندر'' ہوگا، اس کے ساتھ شروع میں صرف سات 7 آدمی ہوں گے۔

۸۰۳. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يملك السفياني حمل امرأة

۸۰۳ ﴿ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر فرماتے ہیں کہ سُفیانی عورت کے حمل کی مدّت کے برابر حکومت کرے گا۔

۸۰۴. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله عن عبد الكريم عن ابن الحنفية قال بين خروج الراية السوداء من خراسان وشعيب بن صالح وخروج المهدي وبين أن يسلم الأمر للمهدي اثنان وسبعون شهرا

۸۰۴ الولید نے، ابوعبداللہ سے، انہوں نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈوں کا خراسان سے خُروج، (حضرت) شعیب بن صالح کا خُروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا خُروج اور ان کے حکومت حوالے ہونے کے درمیان بہتّر (72) مہینے لگیں گے۔

✿ ✿ ✿

۸۰۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يبتدى نجم ويتحرك بايليا رجل أعور العين ثم يكون الخسف بعد ذلك

۸۰۵ رشدین نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے ایک ستارہ ظاہر ہوگا اور ایک کانا آدمی ''ایلیا'' میں متحرک ہوگا، پھر اس کے بعد دھنسنا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۰۶. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال هو أخوص العين

۸۰۶ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۸۰۷. حدثنا يحي بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن السفياني يملك ثلاث سنين ونصف

۸۰۷ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سُفیانی ساڑھے تین سال تک بادشاہ رہے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۰۸. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يملك حمل امرأة اسمه عبدالله بن يزيد وهو الأزهر ابن الكلبية أو الزهري بن الكلبية المشوه السفياني

۸۰۸ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص جس کا نام ''عبداللہ بن یزید'' ہوگا وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر عرصے تک حکومت کرے گا، اس کا نام ''ازہر بن الکلبیہ'' یا ''زہری بن الکلبیہ سُفیانی'' ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۰۹. حدثنا الحكم عن جراح عن أرطاة قال يدخل الأزهر بن الكلبية من الكوفة فتصبيبه قرحة فيخرج منها فيموت في الطريق ثم يخرج رجل آخر منهم بين الطائف ومكة أو بين مكة والمدينة من شيب وطباق وشجر بالحجاز مشوه الخلق مصفح الرأس حمش الساعدين غائر العينين في زمانه تكون هدة

۸۰۹ ﴿ الحکم نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ازہر بن الکلبیہ کوفہ میں داخل ہوگا، پھر اسے ایک زخم لگے گا وہ کوفہ سے نکلے گا، تو وہ راستے میں مر جائے گا، پھران میں سے ایک آدمی بڑے سر والا، پتلی پنڈلیوں والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا، صلح کے زمانے میں طائف اور مکہ کے درمیان سے یا مکہ اور مدینہ کے درمیان سے خروج کرے گا، شیب، طباق، اور شجر کے قبائل حجاز میں اس کے ساتھ چلیں گے۔

۞ ۞ ۞

۸۱۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن ارطاة قال السفياني الذي يموت الذي يقاتل اول شي ء من الرايات السود والرايات الصفر في سره الشام مخرجه من المندرون شرقي بيسان على جمل أحمر عليه تاج يهزم الجماعة مرتين ثم يهلك وهو يقبل الجزية ويسبي الذرية ويبقر بطون الحبالى

۸۱۰ ﴿ عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی سب سے پہلے کالے جھنڈوں والوں اور زرد جھنڈے والے کے ساتھ لڑے گا، اس کا خروج ''بیسان'' کے مشرقی علاقہ ''المندرون'' سے ہوگا، وہ تاج پہنے وہ ایک سُرخ اُونٹ پر سوار ہوگا۔ ایک جماعت کو دو مرتبہ شکست دینے کے بعد وہ مر جائے گا، وہ جزیہ قبول کرے گا، بچوں کو قیدی بنائے گا اور حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۱۱. حدثنا بقية عن أبي بكر بن أبي مريم عن ضمرة بن حبيب عن أبي هزان عن كعب قال ولا يته تسعة أو سبعة أشهر قال أبو بكر وقال ضمرة ودينار بن دينار ولايته حمل امراة .

۸۱۱ ﴿ بقیہ نے، ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سُفیانی کی حکومت سات (7) یا نو (9) مہینے رہے گی، حضرت ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ضمرۃ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس کی حکومت عورت کے حمل کی مدّت کے برابر ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۸۱۲. حدثنا عبدالقدوس وغيره عن ابن عياش عمن حدثه عن محمد بن جعفر عن علي قال السفياني من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفيان رجل ضخم الهامة بوجهه آثار

جدري وبينه نكتة بياض يخرج من ناحية مدينة دمشق في واديقال له وادي اليابس يخرج في سبعة نفرمع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلک العلم أحد يريد الا الهزم

۸۱۲﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ محمد بن جعفر علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اَولاد میں ہوگا، اس کا سَر بڑا ہوگا اس کے چہرے پر جلد کی بیماری (جدری) کے نشان ہوں گے۔ اس کی آنکھ میں سفید نکتہ ہوگا، وہ دِمشق کے شہر کے ایک کونے سے خُروج کرے گا جس کا نام ''وادیِ الیابس'' ہوگا۔ اس کے ہمراہ سات 7 آدمی ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا، جس پر گرہیں ہوں گی، لوگ اس کے جھنڈے میں مدد کو پہچان جائیں گے، وہ جھنڈا ان سے آگے تین 3 میل کی دُوری پہ چلے گا، جو بھی اس جھنڈے کو دیکھ کر اس پر غالب آنے کا اِرادہ کرے گا، اُسے شکست ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۸۱۳۔ حدثنا بقية وعبد القدوس عن ابي بكر عن الأشياخ قال يخرج السفياني من الوادي اليابس يخرج اليه صاحب دمشق ليقاتله فاذا نظر الى رايته الهزم قال عبد القدوس والي دمشق لبني العباس يومئذ

۸۱۳﴾ بقیہ اور عبدالقدوس نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ الاشیاخ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سُفیانی ''وادی یابس'' سے خُروج کرے گا، اس کے خلاف دِمشق کا حکمران نکلے گا تا کہ اس کے ساتھ لڑے جب وہ اس کے جھنڈے کو دیکھے گا تو شکست کھائے گا۔ حضرت عبدالقدوس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دِمشق کا حکمران اس دور میں بنی عباس کی طرف سے مامور ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۸۱۴۔ حدثنا عبدالقدوس عن أرطاة عن ضمرة قال السفياني رجل ابيض جعد الشعره ومن قبل من ماله شيئا كان رضفا في بطنه يوم القيامة

۸۱۴﴾ عبدالقدوس نے، ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ ضمرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی سفید رنگ، کا گھنگریالے بالوں والا ہوگا، جس نے اس کے مال کو قبول کیا تو وہ اس کے پیٹ میں قیامت کے دِن گرم پتھر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۸۱۵۔ حدثنا ابو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن ابيه عن الحارث بن عبدالله يخرج رجل من ولد أبي سفيان في الوادي اليابس في رايات حمر دقيق الساعدين والساقين طويل العنق شديد الصفرة به أثر العبادة

۸۱۵﴾ ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ الحارث بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص ''وادی یابس'' میں خُروج کرے گا، اس کے جھنڈے سُرخ ہوں گے، وہ پتلی پنڈلی اور (پتلے) ہاتھوں والا ہوگا۔ اس کی گردن لمبی ہوگی، انتہائی

زرد ہوگا، اس پہ عبادت کا اثر ہوگا۔

۸۱۶. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير قال ويل لعبد الرحمن من عبدالله ويل لعبد الله من عبدالرحمن.

۸۱۶ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہلاکت ہے عبدالرحمٰن کے لئے عبداللہ کی طرف سے اور ہلاکت ہے عبداللہ کے لئے عبدالرحمٰن کی طرف سے۔

۸۱۷. حدثنا أبو المغيرة عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجراح رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الأمر قائما بالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۱۷ ابو المغیرۃ نے، ہشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس اُمّت کا معاملہ مسلسل اِنصاف کے ساتھ قائم رہے گا، ان میں کہ سب سے پہلا شخص جو اُسے گند کرے گا وہ بنی اُمیّہ کا ایک شخص ہوگا۔
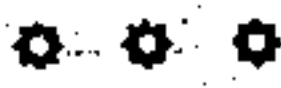
۸۱۸. حدثنا بقية بن الوليد عن الوليد بن محمد بن يزيد سمع محمد بن زيد سمع محمد بن علي يقول بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليفتقن رجل من ولد أبي سفيان في الاسلام فتقالا يسده شيء

۸۱۸ بقیۃ بن الولید نے، الولید بن محمد بن یزید سے، انہوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور ابوسفیان کی اَولاد میں سے ایک شخص اِسلام میں ایسا شگاف پیدا کرے گا جو کسی چیز سے پُر نہ کیا جاسکے گا۔

۸۱۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن عزرة ابن قيس قال قام رجل الى خالد بن الوليد رضى الله عنه وهو يخطب بالشام فقال ان الفتن قد ظهرت فقال خالد أما وابن الخطاب حي فلا انما ذلك اذا كان الناس تذنب لي وذنب لي وجعل الرجل يتذكر الأرض ليس بها مثل الذي يفر اليها فلا يجده فعند ذلك الفتن.

۸۱۹ ابومعاویہ نے، الاعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت ہے کہ عزرۃ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام میں خطبہ دے رہے تھے کہ خطبے کے دوران ایک شخص نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ فتنے ظاہر ہوگئے ہیں؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جب تک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ

ہیں اس وقت تک کچھ نہیں۔

۸۲۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن كعب قال اسم السفياني عبدالله

۸۲۰ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔

بدء خروج السفياني

سُفیانی کے خُروج کی اِبتداء

۸۲۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن ابي قبيل قال يملک رجل من بني هاشم فيقتل بني أمية فلا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية فيقتل بكل رجل رجلين حتى لايبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

۸۲۱ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی حکمران بنے گا جو بنی اُمیّہ کو قتل کرے گا، بنی امیّہ میں سے تھوڑے سے افراد باقی رہ جائیں گے، وہ حکمران ان کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرے گا، پھر بنی اُمیّہ کا ایک آدمی خُروج کرے گا وہ ایک آدمی کے بدلے دو کو قتل کرے گا یہاں تک کہ بنو ہاشم کی صرف عورتیں باقی رہ جائیں گی۔ پھر مہدی خُروج کرے گا۔

۸۲۲. حدثنا عبدالقدوس عن عبدة ابنة خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال يخرج السفياني بيده ثلاث قصبات لا يقرع بهن أحدا الا مات

۸۲۲ عبدالقدوس نے، عبدہ بنت خالد بن معدان سے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی خُروج کرے گا۔ اس کے ہاتھ میں تین (3) پائپ ہوں گے وہ ان کے ساتھ جس کو بھی مارے گا وہ مر جائے گا۔

۸۲۳. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن أشياخه قال يؤتى السفياني في منامه فيقال له قم فاخرج فيقوم فلا يجد أحدا ثم يؤتى الثانية فيقال له مثل ذلک ثم يقال له الثالثة قم فاخرج فانظر من على باب دارک فينحدر في الثالثة على باب داره فاذا هو بسبعة نفر أو تسعة نفر ومعهم لواء فيقولون نحن أصحابک فيخرج فيهم ويتبعه ناس من قريات وادي اليابس فيخرج اليه صاحب دمشق ليلقاه ويقاتله فاذا نظر الى رايته انهزم

وروالي دمشق يومئذ وال لبني العباس

۸۲۳﴿ عبدالقدوس نے، ابوبکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ ان کے، مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی کے پاس نیند میں کوئی آکر کہے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل! وہ بیدا ہوگا تو کسی کو بھی نہ پائے گا، پھر دوسری مرتبہ اس کے خواب میں آکر ویسی ہی بات کہی جائے گی، پھر تیسری مَرتبہ اُسے کہا جائے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل کر دیکھ کہ تیرے گھر کے دروازے پہ کون کھڑا ہے؟ تیسری مَرتبہ وہ نکل کر دَروازے پہ چلائے گا تو وہاں یہ دیکھے گا کہ سات (7) یا نو (9) آدمی ہیں اور ان کے پاس جھنڈا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں۔ پھر وہ اُنہیں لے کر خُروج کرے گا اور "وادی یابس" کی بستیوں کے لوگ اس کی اِتباع کریں گے کے خلاف سے دِمشق کا وَالی جو بنی عباس کی طرف سے مقرر ہوگا خُروج کرے گا اور ان کے ساتھ لڑے گا مگر جب وہ ان کے جھنڈے کی طرف دیکھے گا۔ تو شکست کھائے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۲۴. حدثنا عبد القدوس عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجرح رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لايزال هذا الأمر قائمابالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۲۴﴿ عبدالقدوس نے، ہشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس اُمّت کا معاملہ مسلسل اِنصاف کے ساتھ قائم رہے گا کہ سب سے پہلے بنی اُمیّہ کا ایک شخص بگاڑ دے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۲۵. حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال السفياني شر من ملك يقتل العلماء وأهل الفضل ويفنيهم ويستعين بهم فمن أبى عليه قتله

۸۲۵﴿ محمد بن عبداللہ نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی بدترین بادشاہ ہوگا۔ وہ علماء اور صاحبِ فضیلت لوگوں کو قتل کرے گا اور اُنہیں جلاوطن کرے گا، وہ لوگوں سے مدد مانگے گا جو اِنکار کرے گا اُسے وہ قتل کردے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۲۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يتحرك بايلياء رجل أعور العين فيكثر الهرج ويحل السبا وهو الذي يبعث بجيش الى االمدينه

۸۲۶﴿ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "اِیلیاء" میں ایک کانا آدمی مُتحرک ہوگا۔ وہ بہت زیادہ قتل وغارت

کرے گا قیدی بنائے گا اور وہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھی بھیجے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۲۷. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه يخرج رجل من ولد خالد بن يزيد ابن معاوية بن أبي سفيان في سبعة نفرمع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلک العلم أحد الا انهزم

۸۲۷﴾ ابوالمغیرۃ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے کسی عالم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سُفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی خُروج کرے گا۔ اس کے ساتھ صرف سات(7) افراد ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا جس میں گرہیں لگی ہوں گی۔ لوگ اس کے ذریعے فتح ونصرت پہچان لیں گے، وہ جھنڈا اُن سے آگے تیس(30) مِیل دُوری پر چلے گا جو بھی اس جھنڈے کو دیکھے گا شکست کھائے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۲۸. حدثنا الوليد عن شعيب مولى أم حكيم عن أبي اسحاق أنه قال في زمان هشام لا ترون سفيانياحتى يأتيكم أهل المغرب فان رأيته خرج حتى يستوي على منبر دمشق فليس بشيء حتى ترى أهل المغرب

۸۲۸﴾ الولید نے، شعیب مولیٰ اُمِ حکیم سے روایت کی ہے کہ، ابواسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہشام کے دور میں کہا تھا کہ تم سُفیانی کو نہیں دیکھو گے جب تک تم پر مغرب والے نہ آجائیں، اگر تو اُسے دیکھ لے کہ وہ نکل کر دِمشق کے منبر پر قابض ہو چکا ہے تو پھر بھی مغرب والوں کی آمد کا انتظار کر۔

٭ ٭ ٭

۸۲۹. حدثنا رشدين عن ليث عمن حدثه عن تبيع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البيداء فلا تبدوا أولا سفياني قال الليث كانت الهدة بطبرية فاستيقظت لها بالفسطاط وتخلع لها أجنحة فاذا هي ليلة طبرية

۸۲۹﴾ رشدین، لیث سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں مقام بیدا سے پہلے دھنسا ہوگا تب ظاہر نہ ہوگا مگر سُفیانی ظاہر ہوگا۔ حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ دھنسا ''طبریۃ'' میں ہوگا، پھر اس کی وجہ سے ''فسطاط'' اور ''تخلع'' والے بیدار ہو جائیں گے، اس کے پر ہوں گے وہ ''طبری'' رات ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۸۳۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خروج السفياني بعد تسع وثلاثين

۸۳۰﴾ رشدین نے، ابولہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سُفیانی کا خُروج اُنتالیس (39) سال کے بعد ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۸۳۱. قال ابن لهيعة وأخبرني عبد العزيز بن صالح عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه قال كان خروج السفياني في سبع وثلاثين كان ملكه ثمانية وعشرين شهرا وان خرج في تسع وثلاثين كان ملكه تسعة أشهر

۸۳۱ ابن لہیعہ نے، عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ سُفیانی کا خُروج سینتیس (37) برس میں ہوگا اس کی حکومت اٹھائیس (28) مہینے رہے گی، اگر وہ اُنتالیس (39) میں خُروج کرے گا تو اس کی حکمرانی نو (9) مہینے رہے گی۔

٭ ٭ ٭

۸۳۲. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال في زمان السفياني الثاني تكون الهدة حتى يظن كل قوم أنه قد خرب مايليهم

۸۳۲ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ثانی کے زمانے میں دھنسا ہوگا، یہاں تک کہ ہر علاقے والے یہ گمان کریں گے کہ ان کے قریب والے تباہ ہو گئے ہیں۔

٭ ٭ ٭

في الرايات الثلاث

تین جھنڈوں کا بیان

۸۳۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال اذا اجتمع الترك والروم وخسف بقرية بدمشق وسقط طائفة من غربي مسجدها رفع بالشام ثلاث رايات الأبقع والأصهب والسفياني ويحصر بدمشق رجل فيقتل ومن معه ويخرج رجلان من بني سفيان فيكون الظفر للثاني فاذا أقبلت مادة الأبقع من مصر ظهر السفياني بجيشه عليهم فيقتل الترك والروعم بقرقيسيا حتى تشبع سباع الأرض من لحومهم

۸۳۳ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ترک اور رُوم اکٹھے ہو جائیں گے، اور دمشق کا ایک قَریہ (یعنی بستی) زمین میں دھنس جائے گا، اس وقت تب شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے۔

نمبر1: چتکبرا۔

نمبر2: گندمی رنگ کا۔

نمبر3: تیسرا سُفیانی کا۔

ایک شخص دمشق کا محاصرہ کرے گا تو اُسے اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا جائے گا، بنی سُفیان میں سے دو آدمی خروج کریں گے مگر کامیابی صرف دوسرے کو حاصل ہوگی، جب چتکبرے جھنڈے کا لشکر مصر سے آئے گا تو سُفیانی اپنے لشکر سمیت ان پر غالب آجائے گا، اور اتنی بڑی تعداد میں ترکوں اور رُومیوں کو مقامِ ''قرقیسا'' قتل کرے گا زمین کے درندے ان کے گوشت سے سیر ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

في الرايات التي تفترق في أرض مصر والشام وغيرها والسفياني وظهوره عليهم

وہ جھنڈے جو مصر اور شام وغیرہ میں ظاہر ہوں گے مگر سُفیانی اُن پر غالب آئے گا

۸۳۴۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبيدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي عن شيخ أدرک الجاهلية وقد سقط حاجباه على عينيه قال اذا اختلف أهل الرايات السود افترقوا ثلاث فرق فرقة تدعوا لبني فاطمة وفرقة تدعوالبني العباس وفرقة تدعوا لأ نفسها

۸۳۴۔ الولید بن مسلم نے، ابوعبیدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمیّہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھی، اس نے کہا کہ جب کالے جھنڈوں والوں میں باہم اختلاف ہوجائے گا تو ان میں تین (3) جماعتیں بنیں گی، ایک جماعت بنوفاطمہ کی طرف دعوت دے گی، دُوسری جماعت بنوعباس کی طرف دعوت دے گی، اور تیسری جماعت اپنی طرف دعوت دے گی۔

○ ○ ○

۸۳۵۔ حدثنا الوليد قال وأخبرني أبو عبدالله عن مسلم بن الأخيل عن عبد الكريم أبي أمية عن محمد بن الحنفية قال اذا اختلفوا بينهم رفع بالشام ثلاث رايات راية الأ بقع وراية الأصهب وراية السفياني

۸۳۵۔ الولید نے، ابوعبداللہ سے، انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبدالکریم سے، انہوں نے ابو اُمیّہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ان کالے جھنڈوں والوں کا باہم اختلاف ہوجائے گا تو شام میں تین 3 جھنڈے بلند ہوں گے، ایک چتکبرے رنگ کا، دوسرا سرخ رنگ کا، اور تیسرا سُفیانی کا جھنڈا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۶۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا اختلف كلمتهم وطلع

القرن ذوالشفالم يلبثوا الا يسيرا حتى يظهر الأ بقع بمصر يقتلون الناس حتى يبلغوا ارم ثم يثور المشوه عليه فتكون بينهماملحمة عظيمة ثم يظهر السفياني الملعون فيظهربهما جميعا ويرفع قبل ذلك ثنتي عشرة راية بالكوفة معروفة ويقبل بالكوفة رجل من ولد الــحسين يدعوا الى أبيه ثم يبث السفياني جيوشه

۸۳۶ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ، ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب بنوعباس میں باہم اختلاف ہوگا اور ''القرن ذوالشفاء'' نامی ستارہ طلوع ہوجائے گا تو وہ زیادہ مدّت تک باقی نہیں رہیں گے، حتی کہ چتکبرے جھنڈے والے مصر میں ظاہر ہوجائیں گے وہ لوگوں کو قتل کریں گے پھر وہ مقام ''ارم'' تک پہنچ جائیں گے، پھر مقام ''ثور'' والے ان کے خلاف چلیں گے۔ ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی، پھر سفیانی ملعون ظاہر ہوگا، پس وہ ان دونوں پر غالب آجائے گا، اور اس سے پہلے بارہ (12) جھنڈے کوفہ میں بلند ہوں گے، جو کہ مشہور ہوں گے، اور کوفہ میں حسین کی اولاد میں سے ایک شخص قتل کیا جائے گا، جو اپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا، ان کے بعد سفیانی اور اس کا لشکر اٹھ کھڑا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۳۷۔ حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سيعدبن الأ سود عن ذي قرنات قال فتختلف الناس على أربع نفررجلان بالشام ورجل من آل الحكم أزرق أصهب ورجل من مضر قصير جبار والسفياني والعائذ بمكة فذلك أربعة نفر

۸۳۷ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا چار (4) آدمیوں پر اختلاف ہوجائے گا، دو (2) آدمی شام میں ہوں گے اُن سے ایک آدمی نیلی آنکھوں والا گندمی رنگ والا آلِ حکم سے ہوگا، اور ایک آدمی چھوٹے قد کا ظالم، قبیلہ مضر سے ہوگا، تیسرا سفیانی اور چوتھا مکہ میں پناہ لینے والا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۳۸۔ قال الوليد فحدثني شيخ عن جابرعن أبي جعفر محمد بن علي قال يقتل أربعة نفر بالشام كلهم ولد خليفة رجل من بني مروان ورجل من آل أبي سفيان قال فيظهر السفياني علي المروانيين فيقتلهم ثم يتبع بني مروان فيقتلهم ثم يقبل على أهل المشرق وبني العباس حتى يدخل الكوفة قال ابو جعفر ينازع السفياني بدمشق احد بني مروان فيظهر على الموالي فيقتله ثم يقتل بني مروان ثلاثة اشهر ثم يدخل على اهل المشرق حتى يدخل الكوفة

۸۳۸ الولید نے ایک راوی سے، انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں چار (4) آدمی قتل کئے جائیں گے، اور جو خلیفہ کی اولاد میں سے ہوں گے، ایک بنی مروان کا آدمی ہوگا اور ایک

آل ابی سُفیان کا آدمی ہوگا وہ آپس میں لڑیں گے، تو سُفیانی مروانیوں پر غالب آجائے گا اور اُنہیں قتل کرے گا، پھر بنی مروان کے پیروکاروں کو بھی قتل کرے گا، پھر مشرق والوں کی طرف اور بنو عباس کی طرف متوجہ ہو جائے گا یہاں تک کہ کُوفہ میں داخل ہو جائے گا۔

٭٭٭

۸۳۹. قال الوليد فأخبرني مولى خالد بن يزيد بن معاوية قال يخرج من الكوفة لمرض يصيبه بها فيموت بين أرك وتدمر من واهية تصيبه

۸۳۹﴾ الولید نے کہا ہے کہ خالد بن یزید بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی کسی بیماری کی وجہ سے کُوفہ سے نکلے گا پھر وہ ''ارک'' اور ''تدمر'' کے درمیان اس بیماری کی وجہ سے مَر جائے گا۔

٭٭٭

۸۴۰. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عمن حدثه عن كعب قال يجتمع للسفاح ظلمة أهل ذلك الزمان حتى اذا كانوا حيث ينظرون الى عدوه وظنوا أنهم موا فقوا بلادهم أقبل رأس طاغيتهم لم يعرف قبل ذلك وهو رجل ربعة جعدالشعر غائر العينين مشرف الحاجبين مصفار حتى اذا نظر الى المنصور في اخر تلك السنة الذي يجتمع فيها ظلمة اهل ذلك الزمان للسفاح يموت المنصوروهم مفترقون في غير بلدة واحدة فاذا انتهى اليهم الخبر ضربوا حيث كانوا فيبايعون لعبدالله ويرجع السفياني فيدعوا بجماعة من أهل المغرب فيجتمعون مالم يجتمعوا لأحد قط لما سبق في علم الله تعالى ثم يقطع بعثا من الكوفة فان يكن البعث من البصرة فعند ذلك يهلك عامتهم من الحرق والغرق ويكون حينئذ بالكوفة حسف وان يكن البعث من قبل الغرب كانت الوقعة الصغرى فويل عند ذلك لعبد الله من عبدالله ثم يثور بحمص ويوقد بدمشق ويخرج بفلسطين رجل يظهر على من ناواه على يديه هلاك أهل المشرق يملك حمل امراه تخرج له ثلاثة جيوش الى كوفان يصيبون بها أبيات من قريش يستنقذون من يومهم

۸۴۰﴾ ابو المغیرۃ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفاح کی حمایت میں وقت کے ظالم لوگ جمع ہو جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس حالت کو پہنچیں گے کہ جب اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے اور ان کے متعلق گمان کریں گے کہ وہ ان کے شہروں کے لیے موافق ہیں، تو ان کے سَرکشوں کا سَردار آئے گا، اتنی بڑی تعداد کے ساتھ کہ اس کا سِرا معلوم نہ ہوگا، اور وہ درمیانے قد کا گھنگریالے بالوں والا، دَھنسی ہوئی آنکھوں والا، گھنی پلکوں والا، زرد رنگ والا ہوگا۔ جب سال کے آخر میں منصُور کو دیکھا جائے گا، یہ وہ سال ہوگا جس میں اس زمانے کے ظالم لوگ سفاح کے لیے جمع ہوں گے، پھر جب منصور مَر جائے گا۔ یہ ظالم لوگ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب انہیں منصور

کے مَرنے کی اِطلاع پہنچے گی تو وہ مار دھاڑ شروع کر دیں گے، اور عبداللہ (حضرت) سفاح کے لئے بیعت لیں گے، اور سُفیانی واپس لوٹ جائے گا۔ پھر وہ اہلِ مغرب کی ایک جماعت کو دَعوت دے گا، جو اِتنی بڑی تعداد میں جمع ہو جائیں گے کہ کسی کے لئے اِتنی بڑی تعداد میں جمع نہیں ہوئے ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، پھر وہ ایک حصہ کُوفہ کی طرف روانہ کرے گا، اگر لشکر بَصرہ کی طرف سے اُٹھے تو اس وقت ان کے عوام جل کر اور غرق ہو کر ہلاک ہو جائیں گے، اور اس وقت کُوفہ میں دھنسنا واقع ہوگا، اور اگر لشکر مغرب کی طرف سے آئے گا تو چھوٹا واقعہ پیش آئے گا، ہلاکت ہے اس وقت عبداللہ کی طرف سے عبداللہ کے لئے، پھر حمص میں اور دِمشق میں جنگ کے شُعلے بھڑکیں گے، اور فلسطین سے ایک آدمی خُروج کرے گا، وہ جس کا اِرادہ کرے گا اسی پر وہ غالب آ جائے گا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والوں کی ہلاکت ہوگی، وہ عورت کے حمل کی مُدّت کے برابر (نو مہینے) حکومت کرے گا۔ اس کے تین لشکر کُوفہ کی طرف روانہ ہوں گے، اگر وہاں پر قریشیوں کے گھروں کو اُنہوں نے لیا ہوگا تو وہ ان سے ان کے اَیّام میں چُھڑوا دیئے جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۸۴۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال اذا اختلفت أصحاب الرايات السود يخسف بقرية من قرى أرم ويسقط جانب مسجدها الغربي ثم تخرج بالشام ثلاث رايات الأصهب والأبقع والسفياني فيخرج السفياني من الشام والأبقع من مصر فيظهر السفياني عليهم

۸۴۱ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے، ابو قبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم اِختلاف کریں گے تو "ارم" کی بستیوں میں سے ایک بستی زمین میں دھنس جائے گی، اور اس کی مسجد کا غربی حصہ ٹوٹ کر گر جائے گا، پھر شام میں تین (3) جھنڈے خُروج کریں گے، ایک گندمی رَنگ کا دوسرا چتکبرا ہوگا اور تیسرا سُفیانی کا جھنڈا ہوگا، سُفیانی شام سے نکلے گا اور چتکبرے جھنڈے والا مصر سے، پھر سُفیانی ان پر غالب آ جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۴۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعه عن أبي قبيل عن سيعد بن الأسود عن ذي قرنات قال يختلف الناس في صفر ويفترق الناس على أربعة نفر رجل بمكةالعائذ ورجلين بالشام أحد هما السفياني والآخرمن ولد الحكم أزرق اصهب ورجل من أهل مصر جبارفذلك أربعة

۸۴۲ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ، ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صفر کے مہینہ میں لوگوں میں اِختلاف رُونما ہوگا، اور لوگ چار آدمیوں پر تقسیم ہو جائیں گے ایک وہ جس نے مکہ میں پناہ لی ہوگی۔ دو آدمی شام میں ہوں گے جن میں ایک سُفیانی ہوگا اور دوسرا نیلی آنکھوں والا گندمی رنگت والا حکم

کی اولاد میں سے ہوگا اور چوتھا آدمی مصر کا ایک جابر ہوگا، اس طرح یہ چار ہوئے۔

۸۴۳. قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة عن ابن زرير قال يختلفون على أربعة نفر جبار يبايع لنفسه بيعة خلافة يعطي الناس مائة دينار ورجلان بالشام يعطيان مالم يعط أحد قبلهما فأيهما غلب على دمشق فله الشام

۸۴۳﴿ ابن لہیعہ نے، ابوزرعہ سے روایت کی ہے کہ ابن زریر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ چار (4) آدمیوں کی وجہ سے اختلاف کریں گے۔ ایک تو جابر ہوگا جو اپنے لئے خلافت کی بیعت لے گا۔ لوگوں کو سوسو (100) دینار دے گا، اور دو آدمی شام میں ہوں گے وہ لوگوں کو اِتنا دیں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اِتنا نہ دیا ہوگا۔ ان دونوں میں سے جو دِمشق پر غالب آجائے گا تو مُلکِ شام پر قابض ہوگا۔

✿...✿...✿

۸۴۴. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال فتخرج ثلاث نفر كلهم يطلب الملك رجل أبقع ورجل أصهب ورجل من أهل بيت أبي سفيان يخرج بكلب ويحصر الناس بدمشق

۸۴۴﴿ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے ابن زریر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی نکلیں گے ان میں سے ہر آدمی بادشاہی کا طالب ہوگا، ایک تو چتکبرا آدمی ہوگا اور دوسرا گندمی رنگ کا آدمی اور تیسرا آدمی ابوسُفیان کے گھرانے سے ہوگا وہ قبیلہ کلب کو لے کر نکلے گا اور دِمشق کا محاصرہ کرے گا۔

✿...✿...✿

۸۴۵. قال ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال تخرج بالشام ثلاث رايات الأصهب والأبقع والسفياني يخرج السفياني من الشام والأبقع من مصر فيظهر السفياني عليهم

۸۴۵﴿ ابن لہیعہ نے، ابوقبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام سے تین جھنڈے نکلیں گے ایک گندمی دوسرا چتکبرا، تیسرا سُفیانی ہوگا، سُفیانی شام سے اور چتکبرا مصر سے نکلے گا مگر سُفیانی ان پر غالب آئے گا۔

✿...✿...✿

۸۴۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قرنات قال يختلف الناس في صفر ويفترقون على أربعة نفر رجل بمكة العائذ رجلين بالشام أحدهما السفياني والآخر من ولد الحكم أزرق أصهب ورجل من أهل مصر جبار فلذلك أربعة فيفصب رجل من كنده فيخرج الى الذين بالشام فياتي الجيش الى مصر

فيقتل ذلک الجبار ويفت مصر فت البعرة ثم يبعث الى الذي بمكة

۸۴۶ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ صفر کے مہینے میں باہم اختلاف کریں گے اور چار آدمیوں پر تقسیم ہوجائیں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس نے مکہ میں پناہ حاصل کی ہوگی اور دو آدمی ملکِ شام کے ہوں گے، ان میں سے ایک سُفیانی ہوگا اور دوسرا نیلی آنکھوں والا گندمی رنگ والا الحکم کی اولاد میں سے ہوگا، اور چوتھا مصر والوں میں سے ہوگا اور یہ جابر ہوگا، لہٰذا یہ چار آدمی ہوئے قبیلہ کندہ کا ایک آدمی غضب ناک ہوگا۔ وہ شام کی طرف جائے گا اور لشکر لے کر مصر پہنچ جائے گا، وہاں اس جابر کو قتل کرے گا، اور مصر ٹوٹ جائے گا جیسا کہ مینگنی ٹوٹ جاتی ہے پھر اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو مکہ میں ہے۔

۸۴۷. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عبدالله العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة قال اذا دخل السفياني أرض مصر قال فيها أربعة أشهر يقتل ويسبي أهلها فيومئذ تقوم النائحات باكية تبكي على استحلال فروجها وباكية تبكي على قتل أولادها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية تبكي شوقا الى قبورها

۸۴۷ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبداللہ العمری سے، وہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی مصر کی سرزمین میں داخل ہوگا تو وہاں پر چار مہینے تک ٹھہرے گا، قتل وغارتگری کرے گا اور اس کے رہنے والوں کو قیدی بنائے گا، اس وقت نوحہ کرنے والی روئے گی، کوئی اپنی عصمت کے لٹنے پر روئے گی، کوئی اپنی اولاد کے قتل ہوجانے پر روئے گی، کوئی عزت کے بعد ہونے والی ذلت پر روئے گی، اور کوئی رونے والی قبروں پر میں روئے گی۔

۸۴۸. حدثنا الوليد عن شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال يفترق الناس والعرب في بربر على أربع رايات فتكون الغلبة لقضاعة وعليهم رجل من ولد أبي سفيان قال الوليد ثم يستقبل السفياني فيقاتل بني هاشم وكل من نازعه من الرايات الثلاث وغيرها فيظهر عليهم جميعا ثم يسير الى الكوفة ويخرج بني هاشم الى العراق ثم يرجع من الكوفة فيموت في أدنى الشام ويستخلف رجل آخر من ولد أبي سفيان تكون الغلبة له ويظهر على الناس وهو السفياني

۸۴۸ الولید نے ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ شیخ من خزاعۃ، ابی وہب الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عام لوگ اور عرب بربر کے حوالے سے چار جھنڈوں میں تقسیم ہوجائیں گے، "قبیلہ قضاعہ" کو غلبہ حاصل ہوگا، اور ان کا امیر ابی سُفیان کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر سُفیانی آئے گا، اور بنو ہاشم کے ساتھ قتال کرے

گا،اور تین جھنڈوں والوں میں سے جو بھی اس کے ساتھ لڑے گا اوران کی طرف خُروج کریں گے، پھر دَھنسی آنکھوں والا ظاہر ہوگا
پھر کندی ظاہر ہوگا "شادۃ حسنۃ" نامی جگہ میں، جب وہ مقامِ "تل سما" تک پہنچے گا تو واپس چلا جائے گا۔ پھر عراق کی طرف روانہ ہو
گا مگر اس سے پہلے کوفہ میں مشہور منسوب بارہ (12) جھنڈے بُلند ہوں گے، اور کوفہ میں
"حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یا "حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی اولاد میں سے ایک شخص کو قتل کیا جائے
گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دے گا، اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص خُروج کرے گا جب اس کا معاملہ ظاہر ہو جائے
گا تو اسے سُفیانی بے دَردی سے قتل کرے گا۔
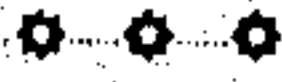
۸۴۹۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن أبي جعفر قال اذا ظهر الأ بقع مع قوم ذوي أجسام فتكون بينهم ملحمة عظيمة ثم يظهر الأ خوص السفياني الملعون فيقاتلهما جميعا فيظهر عليهما جميعا ثم يسير أليهم منصور اليماني من صنعاء بجنوده وله فورة شديدة يستقتل الناس قتل الجاهلية فيلتقي هو والأخوص ورايا تهم صفر وثيابهم ملونة فيكون بينهما قتال شديد ثم يظهر الأخوص السفياني عليه ثم يظهر الروم وخروج الى الشام ثم يظهر الأخوص ثم يظهر الكندي في شارة حسنة فاذا بلغ تل سما فأقبل ثم يسير الى العراق وترفع قبل ذلك ثنتا عشرة راية بالكوفة معروفة منسوبة ويقتل بالكوفة رجل من ولد الحسن أو الحسين يدعو الى أبيه ويظهر رجل من الموالي فاذا استبان أمره وأسرف في القتل قتله السفياني

۸۴۹۔ سعید ابو عثمان سے روایت ہے کہ ابو جعفر کہتے ہیں کہ جب "اَبقع" جسامت والی قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا تو اُن کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، پھر اخوص سفیانی ملعون ظاہر ہوگا اور اُن دونوں سے بیک وقت لڑے گا، اور دونوں پر غالب آ جائے گا، پھر صنعا سے منصور یمانی اپنے لشکر سمیت ان کی طرف روانہ ہوگا، اور وہ بہت غصے میں ہوگا، وہ لوگوں کو جاہلیت کی طرح قتل کریں گے، اُس کا اور اخوص کا آمنا سامنا ہوگا، اور اُن کے جھنڈے زَرد اور اُن کے کپڑے رَنگدار ہوں گے، اِن میں سخت جنگ ہوگی۔ اخوص سُفیانی پر غالب آ جائے گا، پھر رُوم والے ظاہر ہوں گے اور شام کی طرف نکلیں گے، پھر کندی شارۃ حسنۃ میں ظاہر ہوگا، جب وہ تلسمہ پہنچے گا تو واپس لوٹ جائے گا، پھر وہ عراق کی طرف جائے گا مگر اُس سے پہلے بارہ 12 جھنڈے کوفہ میں بلند ہوں گے، جو مشہور ہوں گے اور کسی نہ کسی کی طرف منسوب ہوں گے، اور کوفہ میں حسن یا حسین کی اولاد میں سے ایک آدمی قتل کیا جائے گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا، اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جب اُس کا معاملہ کُھل جائے گا تو سفیانی اُس کو انتہائی بے دردی سے قتل کر دے گا۔

۸۵۰۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا كانت رجفتان في

اشهر رمضان انتدب لها ثلاثة نفر من أهل بيت واحد أحدهم يطلبها بالجبروت والآخر يطلبها بالنسك والسكينة والوقار والثالث يطلبها بالقعل واسمه عبد الله ويكون بناحية الفرات مجتمع عظيم يقتتلون على المال يقتل من كل تسعة سبعة

۸۵۰﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کے مہینے میں دو(2) زلزلے آئیں گے تو ایک ہی گھر کے تین آدمی حکومت کے مطالبے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ایک تو اُسے جبر کے ساتھ حاصل کرنا چاہے گا۔ دوسرا اُسے عبادت، سکون اور اطمینان کے ذریعہ حاصل کرنا چاہے گا۔ جبکہ تیسرا اُسے قتل کے ذریعہ طلب کرے گا۔ اس تیسرے کا نام عبداللہ ہوگا اور وہ دریائے فرات کے کنارے ایک عظیم جماعت کے ہمراہ ہوگا۔ یہ لوگ مال پر لڑیں گے ان کے نو(9) میں سے سات(7) قتل کردیئے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۸۵۱. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال اذا التقى اصحاب الرايات السود وأهل الرايات الصفر عند القنطرة كانت الدبرة على أهل المشرق فيهزمون حتى يأتوا فلسطين فيخرج على أهل المشرق السفياني فاذا نزل أهل المغرب الأردن مات صاحبهم وافترقوا ثلاث فرق فرقة ترجع من حيث جاء ت وفرقة تحج وفرقة تثبت فيقاتلهم السفياني فيهزمهم ويدخلون في طاعته

۸۵۱﴾ الولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے اور زرد جھنڈوں والے پل کے پاس باہم لڑپڑیں گے تو مشرق والے شکست کھاجائیں گے۔ پھر وہ فلسطین آجائیں گے۔ مشرق والوں کے خلاف سُفیانی خروج کرے گا، جب مغرب والے اُردن پہ اُتریں گے تو ان کا امیر مَر جائے گا اور وہ تین جماعتوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ ایک جماعت وہاں لوٹ جائے گی جہاں سے آئی تھی، اور دوسری جماعت حج کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ پھر ان سے سُفیانی لڑے گا اور تیسری جماعت کو شکست ہوجائے گی، اور وہ بھی سُفیانی کی اطاعت قبول کرلے گی۔

۞ ۞ ۞

۸۵۲. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله عن عبد الكريم أبي أمية عن ابن الحنفية قال اذا ظهر السفياني على الأبقع دخل مصر فعند ذلک خراب مصر۔

۸۵۲﴾ الولید نے ابوعبداللہ سے، عبدالکریم سے، انہوں نے ابوامیہ سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی چتکبرے جھنڈوں والوں پر غالب ہوکر مصر میں داخل ہوگا۔ تو مصر برباد ہو جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۵۳. حدثنا ابن وهب عن عمروبن الحارث أن بكر بن سوادة أخبره أن أبا سالم الجيشاني أخبره عن أبي زمعة وعبدالله بن عمرو وأبي ذر رضي الله عنهم قالوا ليخرجن من مصر الا من قبل قال خارجة قلت لأبي ذر فلا امام جامع حين يخرج قال لا بل تقطعت أقرانها

۸۵۳﴾ ابن وہب نے، عمرو بن الحارث سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے ابوسالم الجیشانی سے، انہوں نے ابی زمعۃ اور عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ مصر کا اَمن و اَمان ضرور بضرور وہاں سے نکل جائے گا، حضرت خارجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا اس وقت اَمارت عامّہ نہ ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں اس کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۸۵۴. قال ابن وهب أخبرنا ابن لهيعة وليث عن يزيد عن أبي الخير عن الصنابحي عن كعب قال لتفتن مصر كماتفتت البعرة

۸۵۴﴾ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے لیث سے، انہوں نے یزید سے، انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے الصنابحی سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور مصر اس طرح ٹوٹ جائے گا جیسے مینگنی ٹوٹ جاتی ہے۔

٭ ٭ ٭

۸۵۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح عن سعيد بن الأسود عن ذي قرنات قال اذا رأيت رجلا أعرج من بني أمية على مصر فاخرج من الفسطاط على رأس بريد فانه يقتله رجل من أهل بيته ثم يبعث اليهم أهل الشام جيشا فيلقاهم رجل من كنده بالعريش فيمت بطاعتهم الأولى والآخرة ويقول انا أكفيكم هذا الأمر فيقبل بالجيش فيقتل ذلك الرجل ومن يتابعه حتى يسبي أهل مصر ويتبعونهم بسوق مازن

۸۵۵﴾ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعۃ سے، انہوں نے صباح سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُو بنی اُمیّہ کے ایک لنگڑے آدمی کو مصر کا اَمیر بنتے ہوئے دیکھے تو وہاں "فسطاط" سے چار میل دور چلے جانا، اس لئے کہ اس اَمیر کو اس کے گھر کا ایک فرد قتل کر دے گا، پھر ان کی طرف سے شام والے لشکر بھیجیں گے تو ان کا آمنا سامنا قبیلہ کندہ کے ایک آدمی سے مقام "عریش" پر ہوگا، پھر اہلِ شام اس کی کامل سے آخر تک اطاعت کرنے کا عہد کریں گے، تو وہ کندی کہے گا کہ میں تمہارے لئے اس معاملے میں کافی ہوں، پھر وہ لشکر لے کر متوجہ ہوگا اور بنی اُمیّہ کے اس آدمی اور اس کے پیروکاروں کو قتل کرے گا اور مصر والوں کو قیدی بنائے گا، جو بعد میں وہ "مازن" کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

ما يكون بين بني العباس وأهل للمشرق والسفياني والمروانيين في أرض الشام وخارج منها الى العراق

شام اور عراق میں بنی عباس، اہل مشرق، سُفیانی اور مَروانیوں کے حالات کے تذکرہ کا ذکر

٨٥٦. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عامر عن أبي أسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لأم حبيبة وذكر بني العباس ودولتهم فالتفت الى ام حبيبة ثم قال هلاكهم على يدي رجل من جنس هذه

﴿۸۵٦﴾ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابو عامر سے، وہ ابو اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو عباس اور ان کی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ بنو عباس کی ہلاکت ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی جو اِس (حضرت) اُمِ حبیبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے مُلک میں سے ہوگا۔

٭ ٭ ٭

٨٥٧. حدثنا الوليد بن مسلم قال اذا غلبت قضاعة وظهرت على المغرب فاتى صاحبهم بني العباس فيدخل ابن أختهم الكوفة مع من معه فيخربها ثم تصيبه بهاقرحة ويخرج منها يريد الشام فيهلك بين العراق والشام ثم يولون عليهم رجلامن أهل بيته فهو الذي يفعل بالناس الأفاعيل ويظهرامره وهو السفياني ثم تجتمع العرب عليه بارض الشام فيكون بينهم قتال حتى يتحول القتال الى المدينة فتكون الملحمة ببقيع الغرقد

﴿۸۵۷﴾ ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب "قضاعۃ" مغرب پر قابض ہو جائیں گے، تو قضاعۃ کا امیر بنو عباس کی طرف متوجہ ہوگا، پھر ان کا بھانجا اپنے ساتھیوں سمیت کوفہ میں داخل ہوگا اور اُسے برباد کردے گا، پھر اس کے جسم پر ایک پھوڑا نکل آئے گا وہ کوفہ سے مُلکِ شام کے ارادہ سے نکل کر جائے گا مگر وہ عراق اور شام کے درمیان مَر جائے گا۔ پھر لوگ اس کے گھر کے کسی شخص کو ان کا اَمیر بنائیں گے۔ وہ لوگوں کے ساتھ عجیب حرکات کرے گا پھر جب اُس کا معاملہ ظاہر ہوجائے گا، تو وہ سُفیانی ہوگا۔ پھر عرب والے اس کے خلاف شام کی سرزمین میں جمع ہوجائیں گے، پھر ان کے درمیان مدینہ تک پہنچ جائے گی، پھر ان کے درمیان "بقیع الغرقد" میں بڑی لڑائی ہوگی۔

٭ ٭ ٭

٨٥٨۔ حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال خرج هاربا من الكوفة من قرحه تصيبه فيموت ثم يلي بعده رجل منهم اسمه اسم أبيه واسمه على ثمانية أحرف متزلج المنكبين حمش الذراعين والساقين مصفح الراس غائر العينين فيهلك الناس بعده

٨٥٨ ولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ زہری فرماتے ہیں کہ سفیانی زخمی حالت میں کوفہ سے نکل بھاگے گا لیکن مر جائے گا، اس کے بعد ان میں سے ایک ایسا آدمی امیر بنے گا جو سفیانی کے باپ کا ہم نام ہوگا، اس کے نام میں آٹھ (8) حروف ہوں گے، اس کے کندھے ملے ہوئے ہوں گے (یعنی تنگ کندھوں والا ہوگا) پتلے ہاتھوں اور پنڈلیوں والا ہوگا، بڑے سر والا اور دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، لوگ اس کے بعد ہلاک ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٨٥٩۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يشعل أمره بحمص ويوقد بدمشق همته بوار بني العباس

٨٥٩ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفیانی کا معاملہ حمص سے شروع ہوگا، دمشق میں خوب روشن ہوگا اور اس کا مقصد بنو عباس کا خاتمہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

٨٦٠۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبايع السفياني أهل الشام فيقاتل أهل المشرق فيهزمهم من فلسطين حتى ينزلوا مرج الصفر ثم يلتقون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلون مرج الثنية ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يأتوا الحمص ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يبلغوا الى المدينة الخربة يعني قرقيسيا ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينتهوا الى عاقر قوفا ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق فيحوز السفيانيث الأموال ثم تخرج في حلق السفياني قرحة ثم يدخل الى الكوفة غدوة ويخرج منها بالعشي بجيوشه فاذا كان بأفواه الشام توفي وثار أهل الشام فبايعوا ابن الكلبية اسمه عبدالله بن يزيد بن الكلبية غائر العينين مشوه الوجه فيبلغ أهل المشرق وفاة السفياني فيقولون ذهبت دولة أهل الشام فيثورون ويبلغ ابن الكلبية فيثور بمجموعة اليهم فيقتتلون بالألوية فتكون الدبرة وعلى أهل المشرق حتى يدخلوا الكوفة فيقتل المقاتلة ويسبي الذرية والنساء ثم يخرب الكوفة ثم يبعث منها جيشا الى الحجاز

٨٦٠ عبداللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام والے سفیانی کی بیعت کریں گے پھر وہ مشرق والوں سے لڑے گا اور انہیں شکست دے کر فلسطین سے نکال دے گا، یہاں تک کہ وہ "مرج

الصفر'' نامی جگہ میں پڑاؤ ڈال دیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی اور وہ ''مرج الثنیۃ'' میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ پھر لڑیں گے۔ مشرق والوں کو شکست ہوگی، اور وہ ''حمص'' میں ٹھہریں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی حتی کہ وہ برباد شہر یعنی ''قرقیسیا'' میں اُتر جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی اور وہ ''عاقر قوفا'' میں پہنچ جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی، پس سُفیانی ان مشرقیوں کے اَموال جمع کرے گا۔ پھر سُفیانی کے حلق میں ایک دانہ نکل آئے گا۔ پھر وہ صبح کو کوفہ میں داخل ہوگا اور شام کو وہاں سے اپنے لشکر سمیت واپس چلا جائے گا۔ جب وہ شام کی سرحد پر ہوگا تو مر جائے گا، اَہلِ شام اُٹھیں گے اور عبداللہ بن یزید بن الکلبیہ کی بیعت کریں گے جو دھنسی ہوئی آنکھوں والا، سمٹے ہوئے چہرے والا ہوگا، مشرق والوں کو سُفیانی کی موت کی اِطّلاع ملے گی تو وہ کہیں گے کہ شامیوں کی حکومت ختم ہوگئی ہے، پھر وہ لڑنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے، اِبن الکلبیہ کو جب یہ خبر پہنچے گی تو وہ اَپنے لشکر کو لے کر ان کی طرف جائے گا پس ''الویہ'' نامی جگہ میں جنگ ہوگی، مشرق والوں کو شکست ہوگی، شامی کوفہ میں داخل ہوجائیں گے، اور لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائیں گے، پھر کوفہ کو برباد کردیں گے، پھر ایک لشکر حجاز کی جانب روانہ کردیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

٨٦١. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال يخرج المشوه الملعون من عند المندرون شرقي بيسان على جمل أحمر وعليه تاج يهزم الجماعة مرتين ثم يهلك وهو يقبل الجوية ويسبي الذرية ويبقر بطون النساء

٨٦١ ﴿ عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ترش رُو ملعون ''بیسان'' کے مشرقی حصہ ''المندرون'' سے سُرخ اُونٹ پر ظاہر ہوگا اس نے تاج پہنا ہوگا، وہ جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا پھر وہ مر جائے گا، وہ جزیہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

٭ ٭ ٭

٨٦٢. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عمن حدثه عن كعب قال اذا رجع السفياني دعا الى نفسه بجماعة أهل المغرب فيجتمعون له مالم يجتمعوا لأحد قط لما سبق في علم الله تعالى ثم يبعث بعثا من كوفة الأنبار ثم يلتقي الجمعان بقرقيسيا فيفرغ عليهما الصبر ويرفع عنهما النصر حتى يتفانوا وان كان بعثه من قبل المغرب كانت في الوقعة الصغرى فويل عند ذلك لعبد الله من عبدالله يثور بحمص وهو اخبث الب ويرقد بدمشق على يديه هلاك أهل المشرق

٨٦٢ ﴿ عبدالقدوس نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی لوٹے گا تو وہ اپنی طرف مغرب کی ایک جماعت کو دعوت دے گا پھر اس کے لئے اتنی بڑی جماعت جمع ہوجائے گی کہ اس سے پہلے اتنی بڑی جماعت کسی کے لئے جمع نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ ایک لشکر کوفہ سے انبار کی طرف بھیجے گا۔

پھر دونوں لشکر مقام ''قرقیسیا'' میں لڑیں گے، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا، اور ان سے مدد اٹھالی جائے گی اور وہ فنا ہو جائیں گے، اور اگر وہ لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تو واقعہ معمولی ہوگا، پھر اس وقت عبداللہ کے لئے عبداللہ کی وجہ سے ہلاکت ہے۔ وہ ''حمص'' سے اُٹھے گا وہ سب سے زیادہ خبیث اور سب سے زیادہ ذہین ہوگا، اور وہ دمشق میں مشہور ہوگا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہو جائیں گے۔

✿ ✿ ✿
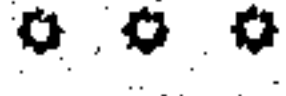
۸۶۳. حدثنا محمد بن حمير عن بعض المشيخة أنّ النبي صلى الله عليه وسلم قال يلتقي أهل الشام وأهل العراق بالحمص فتكون الدبرة على أهل العراق فيقتلونهم حتى يبلغوا بلادهم

۸۶۳﴿ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شام والے اور عراق والے ''مقامِ حمص'' میں لڑیں گے۔ اہلِ عراق کو شکست ہوگی تو شامی انہیں قتل کریں گے اور ان کے شہروں تک پہنچ جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۸۶۴. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عبدالله بن زرير عن علي قال يتبع عبدالله عبدالله حتى تلتقي جنودهما بقر قيسيا على النهر

۸۶۴﴿ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے، ابی زرعة سے، انہوں نے عبداللہ بن زریر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبداللہ، عبداللہ کا پیچھا کرے گا پھر مقام ''قرقیسیا'' میں دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۶۵. حدثنا عبدالقدوس عن أرطاة عن سنان بن قيس عن خالد بن معدان قال يهزم السفياني الجماعة مرتين ثم يهلك

۸۶۵﴿ عبدالقدوس، ارطاة سے، وہ سنان بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا اور پھر مر جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۶۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يهزم السفياني الجماعة مرتين ويقبل الجزية ويسبي الذرية وليذبحن امراة من قريش بها يبقر بطون من يبقر من نساء بني هاشم ثم يموت ثم يثور من أهل بيت تلك المرأة ثائر بعد أعوام يدعى عبدالله ما عبدالله تعالى قط أخبث البرية مشوة ملعون من تبعه ودعا اليه يلعنه أهل السماء وأهل الأرض وهو ابن آكلة الأكباد يأتي في دمشق فيجلس على منبرها فيشتعل أمره بحمص ويوقد بدمشق وذلك ان خلع من بني العباس رجلا وهما الفرعان

وعند اختلاف الثاني خروج السفياني حديث السن جعد الشعر أبيض مديد الجسم يكون بينه وبينهم وقعات بالشام ويسبي نساء بني العباس حتى يوردهن دمشق

۸۶۶ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ایک جماعت کو دومرتبہ شکست دے گا، جزیہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔ قریش کی ایک عورت کو ذبح کیا جائے گا، وہ بنو ہاشم کی عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا، پھر وہ مر جائے گا، پھر کچھ سالوں بعد عبداللہ نامی ایک شخص اس عورت کے گھرانے سے اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی ہوگی، وہ خشکی میں سب سے زیادہ خبیث ہوگا، ترش رُو اور ملعون ہوگا۔ جو اس کی پیروی کرے گا اور اس کی طرف دعوت دے گا اس پر آسمان والے اور زمین والے لعنت کریں گے، وہ جگر کھانے والی کا بیٹا ہے، وہ دِمشق آئے گا اور اس کے منبر پر بیٹھے گا۔ اس کا معاملہ حمص سے اُٹھے گا اور دِمشق میں مشہور ہوگا۔ بنو عباس کے دو آدمی جو کہ چھوٹے ہوں گے اُنہیں معزول کیا جائے گا۔ دوسرے کے اِختلاف کے وقت سُفیانی کا خُروج ہوگا، وہ کم عمر گھونگریالے بالوں والا سفید، دراز جسم والا ہوگا، اس کے اور بنو عباس کے درمیان شام میں کئی معرکے ہوں گے وہ بنی عباس کی عورتوں کو قیدی بنائے گا اور اُنہیں دِمشق پہنچا دے گا۔

○ ○ ○

۸۶۷. حدثنا الحكم نافع عن جراح عن أرطاة قال يقتل السفياني كل من عصاه وينشرهم بالمناشير ويطبخهم بالقدور ستة أشهر قال ويلتقي المشرقين والمغربين

۸۶۷ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ایسے ہر شخص کو قتل کر دے گا جو اس کی نافرمانی کرے گا۔ وہ اُنہیں آروں سے چیر دے گا اور اُنہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ فتنہ چھ (6) مہینے تک رہے گا اور مشرقین اور مغربین باہم لڑیں گے۔

○ ○ ○

أهل الشام وين ملك من بني العباس بين الرقة وما يكون من السفياني

اہلِ شام اور بنی عباس کی بادشاہت اور رقہ اور سُفیانی کے واقعات

۸۶۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي حبيب عن الوضين بن عطاء قال الفتنة الرابعة بدؤها من الرقة

۸۶۸ الولید بن مسلم نے، ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ الوضین بن عطا رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چوتھے فتنے کی اِبتداء مقامِ "رقہ" سے ہوگی۔

○ ○ ○

۸۶۹۔ حدثنا الوليد حدثني محدث أن بدء اختلاف بني العباس راية تخرج من خراسان فتكون بينهم ملحمة بمنابت الزعفران يقتل فيها من جميع الناس والقبائل فيبلغ الناس الوقعة التي كانت بمنابت الزعفران وهو في المدينة الظاهرة بين الأنهار فيخرج بما كان جمع فيها من الأموال حتى ينزل مدينة الأصنام يعني حران ثم يأتيه الخبر أن ملكا بالمغرب قد ثار فيبعث اليه جنودا ينهزم عنهم حتى ينزل بمن معه الشام فينادي مناد من السماء الويل لبلد حمص العين السخنة فتحتمل كل ذات بعل بعلها وكل ذات ابن ابنها ثم يمضي حتى ينزل بين الأنهار فيقتل بها جبارا عظيما ويقسم بها ثم يمضي الى مدينة الأصنام يعني حران فيبقر فيها بطن صاحبها ويفض جموعه ويبعث الى المشرق ويبايعهم كارها غير طايع ويقيم بها ثمانية أشهر ثم يمضي الى الخابور فيقيم به سبع سابوع ثم يمضي الى مربض الثور فيتر كها رمضة ويعتزله صاحب المشرق الى جبال الجوف ثم يغدر به رجل من بيته فيقتله ثم يجيء صاحب المشرق حتى ينزل ما بين حران والرها ثم يخرج الأمرد من بيت الرأس

۸۶۹۔ الولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک محدث نے بتایا کہ بنی عباس کے اختلاف کی ابتدا اُس جھنڈے سے ہوگی۔ جو خراسان سے نکلے گا۔ پھر ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی جو زعفران کے اُگنے کی جگہ پر ہوگی، اس میں ہر قسم کے لوگوں اور قبائل میں سے افراد مریں گے۔ لوگ "الوقعة" نامی جگہ تک پہنچ جائیں گے جہاں زعفران اُگتا ہے، اور وہ نہروں کے درمیان ایک پاکیزہ شہر ہوگا۔ اس میں جتنا مال جمع کیا گیا ہوگا وہ نکال لیا جائے گا، پھر لوگ بتوں کے شہر یعنی حران میں ٹھہریں گے پھر اُسے اطلاع ملے گی کہ مغرب کا بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا ہے، پھر وہ اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو اُنہیں وہاں سے بھگا دیے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت شام میں ٹھہرے گا، ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ ہلاکت ہے حمص کے شہر کے لئے کانی آنکھ سے، پھر ہر شوہر والی اپنے شوہر کو اُٹھائے گی، اور ہر بیٹے والی اپنے بیٹے کو اُٹھائے گی، پھر وہ چلے کر نہروں کے درمیان قیام کرے گا اور پھر ایک بڑے جابر کے ساتھ لڑے گا اور اُسے تقسیم کردے گا پھر وہ بتوں کے شہر یعنی حران جائے گا اور اس میں اس کے امیر کا پیٹ پھاڑ دے گا، اس کے لشکر کو جمع کرے گا، اور مشرق کی طرف بھیجے گا اور ان سے زبردستی بیعت لے گا۔ وہاں آٹھ (8) مہینے تک ٹھہرے گا پھر وہ "خابور" چلا جائے گا، وہاں وہ سات (7) ہفتوں تک رہے گا پھر وہ "مربض الثور" چلا جائے گا، اُسے گرمیوں میں چھوڑ دے گا، مشرق والوں کا امیر الگ ہو کر "جوف" کے پہاڑوں میں چلا جائے گا پھر اس کے ساتھ اس کے گھر کا ایک آدمی غداری کرے گا، تو امیر اُسے قتل کردے گا۔ پھر مشرق کا امیر چلے گا جو کہ "حران" اور "رہا" کے درمیان پڑاؤ ڈالے گا پھر ایک کم عمر لڑکا سردار کے گھر سے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

٨٧٠. قال الوليد فاخبرني ابو عبدة المشجعي عن ابي امية الكلبي قال بينما اصحاب الرايات السود يقتتلون فيما بينهم اذخرج سابع سبعة فيبعث أهل القرى يسالهم نصرته فيابون عليه ويبلغ عامل بني العباس على طبرية مخرجه فيبعث اليه جمعا عظيما فاذا واجهوه مالوا اليه باجمعهم الا صاحبهم الذي قادهم ينصرف الى صاحبه فيخبره ويميل الخارجي ومن معه الى السدرة التي الى جانب التل فينزل تحتها ويأتيه أهل القرى فيبايعونه ويسير بهم فيلقاه صاحب طبرية عند الأقحوانة فيقاتله عند بحيرة طبرية حتى تحمار عجراء البحيرة من دمائهم ثم يهزمهم ثم يجمعون له بالجابية جمعا عظيما فويل لمن كان أهله من الجابية على خمسة أميال وطوبى لمن كان أهله خلف ذلك فيهزمهم ثم يجمعون له بدمشق جمعا نحو من جمعهم الذي دخلوا به دمشق فيقتتلون هنالك حتى تركض الخيل في الدم الى لنيها ثم يهزمهم

٨٧٠۔ الولید نے، ابوعبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمیۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم لڑ رہے ہوں گے تو ان میں سے ساتواں خُروج کرے گا۔ وہ گاؤں والوں کی طرف قاصد بھیجے گا تاکہ گاؤں والے اس کی مدد کریں لیکن وہ لوگ اِنکار کر دیں گے۔ ''طبریہ'' پر بنوعباس کی طرف سے جو عامل مقرر ہوگا اُسے اس کے خُروج کی اطلاع ملے گی تو وہ ایک عظیم الشان لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جب وہ لشکر والے اس کے سامنے آئیں گے تو سوائے ان کے افسر کے سب کے سب اس کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ وہ اَمیر کو اس کی اِطلاع دے گا، وہ خارجی اپنے ساتھیوں سمیت مقامِ ''تل'' کی طرف جو ''سدرۃ'' نامی جگہ ہوگی وہاں جا کر پڑاؤ ڈال دے گا تو گاؤں والے آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ وہ اُنہیں لے کر چلے گا تو طبریہ کا اَمیر ''اقحوانۃ'' سے اس کی طرف بڑھے گا، اور طبریہ کے سمندر کے پاس دونوں فوجیں ٹکرائیں گی سمندر کا ساحل ان کی خوں ریزی سے سُرخ ہو جائے گا۔ وہ طبریوں کو شکست دے گا تو اس کے خلاف جابیہ میں ایک لشکرِ جرار جمع ہو جائے گا، ہلاکت ہے جابیہ میں اور اس سے پانچ میل کی مسافت تک رہنے والے لوگوں کے لئے، اور خوشخبری ہے اس سے آگے کے لوگوں کے لئے، پھر وہ خارجی ''جابیۃ'' والوں کو بھی شکست دے گا تو وہ اس کے خلاف دِمشق میں اُنہی کی تعداد کے برابر جمع ہو جائیں گے، جس تعداد پر خارجی کا لشکر دِمشق میں داخل ہوگا، وہاں اتنی سخت لڑائی ہوگی کہ گھوڑوں کے کھر خون میں تر ہو جائیں گے، پھر وہ اُنہیں بھی شکست دیدے گا۔

○ ○ ○

٨٧١. حدثنا الوليد قال اخبرني ابن لهيعة عن ابي قبيل عن ابن عباس رضى الله عنه قال يخرج رجل من المشرق فينفر منه ملكهم فيقتل بين الرقة وحران يقتله رجل من قريش ويخرج من البرية من آل ابي سفيان رجل من المغرب ويقتل ملك الكوفة بحران

۸۷۱﴾ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک آدمی خروج کرے گا تو مشرق والوں کا بادشاہ اس کے خلاف نکلے گا۔ پھر ''رقہ'' اور ''حران'' کے درمیان جنگ ہوگی، اس مشرقی خارجی کو ایک قریشی قتل کرے گا، اور مغرب کی طرف سے ایک شخص ابوسفیان کی اولاد میں سے خروج کرے گا، اور کوفہ کے بادشاہ کو حران میں قتل کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۷۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي والوليد بن سليمان وعيسى بن موسى قالوا سمعنا ربيعة القصير يحدث عن أبي أسما الرجي عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون خليفة تقصر عن بيعة الناس ثم يكون نائبه من عدو فلا يجد بدا من ان يسير بنفسه فيسير فيظهر على عدوه فيريده أهل العراق على الرجوع الى عراقهم فيابى ويقول هذه أرض الجهاد فيخلعونه يولون عليهم رجلا فيسيرون اليه حتى يلقوه بالحص جبل حناصره فيبعث الى أهل الشام فيجتمعون له على قلب رجل واحد فيقتلهم بهم قتالا شديدا حتى أن الرجل ليقوم على ركائبه فيكاد يعد رجال الفريقين ثم ينهزم أهل العراق فيطلبونهم حتى يدخلونهم الكوفة فيقتلونهم بكل من اطاق حمل السلاح منهم فهزمهم ويقتلون من جرت عليهم المواسي قيل لأبي أسماء ممن سمعه ثوبان أمن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فممن اذا

۸۷۲﴾ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی اور الولید بن سلیمان نے، عیسیٰ بن موسیٰ سے، انہوں نے ربیعۃ القصیر سے، انہوں نے ابی اسماء الرجی سے روایت کی ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک خلیفہ آئے گا جو لوگوں سے بیعت میں کوتاہی کرے گا، پھر اس کا نائب دشمن بنے گا تو یہ مجبور ہو کر اس سے لڑنے کے لئے خود روانہ ہوگا اور اپنے دشمن پر غالب آجائے گا، اہلِ عراق چاہیں گے کہ وہ عراق کی طرف لوٹ جائے اور اُسے دار الخلافہ بنائے لیکن وہ انکار کرے گا اور کہے گا کہ یہ جہاد کی زمین ہے، تو عراقی لوگ اس کی بیعت توڑ دیں گے اور اپنا امیر کسی دوسرے آدمی کو بنا دیں گے، پس وہ اہلِ عراق کی سرکوبی کے لئے چلے گا، ان کے ساتھ مقام ''حص'' میں جو کہ ''حناصرۃ'' کا پہاڑ ہے، جنگ ہوگی یہ اہلِ شام کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجے گا تو سارے شامی اس کی خاطر متحد ہو جائیں گے، وہ انہیں لے کر عراقیوں کے ساتھ سخت جنگ کرے گا۔ ایک آدمی سواری پر کھڑا ہوگا تو اس کے لئے دونوں فریقین کے آدمیوں کا گننا ممکن ہوگا۔ پھر اہلِ عراق کو شکست ہوگی پھر وہ ان کا پیچھا کریں گے اور انہیں کوفہ میں کی طرف دھکیل دیں گے تو وہ ہر اس شخص کو قتل کر دیں گے جس میں ہتھیار اٹھانے کی طاقت ہو۔ ابو اسماء رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا کہ تو پھر کس سے سنی ہے؟

٭ ٭ ٭

۸۷۳. قال الوليد فاخبرني ابو عبدالله عن الوليد بن هشام قال يقتتلون هنالك قتالا شديدا فبيناهم كذلك اذ ثار بهم السفياني فيهزم الفريقين حتى يدخلهم الله الكوفة

فيكون أول النهار له وآخره عليه

۸۷۳۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہاں سخت معرکہ ہوگا۔ اسی دوران ان میں سُفیانی اُٹھے گا اور دونوں فریقین کو شکست دے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے کوفہ میں داخل کردے گا مگر وہاں دِن کا ابتدائی حصہ اس کے حق میں ہوگا اور آخری حصہ اُس کے خلاف ہوگا۔

٭٭٭

۸۷۴۔ حدثنا محمد بن جمير عن نجيب بن السري عن أبي النضر قال حدثني رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل العراق ملك يكره أهل الشام على بيعته فيكون ما كان ثم يبلغه أن عدوه قد سار اليه فلا يجد من المسير اليه بدا فيسير اليه بالشام فيلقاه فيهزمه ويقتله ثم يقول لأهل نصرته من أهل العراق هذه بلادي وهذه أرضي ووطني ارجعوا الى بلادكم فقد استغنيت عنكم فيرجعون الى بلادهم فيقولون نحن ملكناه ونحن نصرناه ونحن قتلنا الناس دونه ثم اختار على بلادنا بلاداً غيرها هلموا حتى نجمع له فنقاتله فسيروا اليه وجمعهم يومئذا خال للثمانة ألف حتى يلتقوا بالحص فيقتلون فيه فتكون بينهم ملحمة عظيمة لم تكن بين العرب مثلها يلقى عليهم الصبر ويرفع عنهم النصر حتى ان الرجل ليقوم ينظر الى الصفين فلو يشا أن يحصيهم أحصاهم لقلة من بقي منهم

۸۷۴۔ محمد بن جمیر نے، نجیب بن السری سے، انہوں نے، ابی النضر سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عراق میں ایک بادشاہ ہوگا، پھر اُسے اِطلاع ملے گی کہ اس کا دُشمن اس کی جانب بڑھ رہا ہے تو اُسے اپنے دُشمن کے خلاف نکلنا پڑے گا، وہ اس کے خلاف شام جائے گا اور اس سے لڑے گا۔ اُسے شکست دے کر قتل کردے گا۔ پھر وہ اپنے مددگار عراق والوں سے کہے گا کہ یہ مُلکِ شام میرا وطن میری زمین میرا شہر ہے تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ جاؤ اَب ہمیں تمہارے ضرورت نہیں رہی، عراق والے اپنے شہروں کی طرف لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اس کی مدد کی، اُسے بادشاہ بنایا اور اس کے لئے ہم نے لوگوں کو قتل کیا۔ اَب یہ ہمارے شہر کے مقابلے میں دوسرے شہر کو ترجیح دیتا ہے، چلو تیار ہوجاؤ اور جمع ہوجاؤ تا کہ ہم اس سے لڑسکیں، پھر وہ سب جمع ہوں گے اور اس کی طرف روانہ ہوں گے ان کی تعداد تین لاکھ ہوگی، یہ دونوں فوجیں مقام "حمص" میں آمنے سامنے ہوں گی اور وہاں پر ان کے درمیان ایک عظیم الشان جنگ ہوگی، عرب کی تاریخ میں کبھی ایسی جنگ نہ ہوئی ہوگی، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا اور ان سے مدد اُٹھالی جائے گی۔ اگر ایک آدمی کھڑا ہوکر دونوں طرف کی صفوں کو دیکھ کر ان کے افراد کو گننا چاہے گا۔ تو گن سکے گا کیونکہ باقی ماندہ زندہ افراد بہت کم ہوں گے۔

٭٭٭

۸۷۵۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا وقع الاختلاف

الآخر في بني العباس وذلك بعد خروج السفياني ابن آكلة الأكباد وفي اختلافهم الآخر الفناء فحينئذ فانتظروا وقعة الثنية ووقعة التدمر قرية غربي سليمة ووقعة بالحص عظيمة فتغلب بنوا العباس وأهل المشرق حتى تسبى نساؤهم ويدخلوا الكوفة

۸۷۵۔ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی، جو کہ جگر کھانے والی کا بیٹا ہے، کے خُروج کے بعد جو بنی عباس کے درمیان واقع ہوگا جس میں ان کی حکومت فنا ہو جائے گی، اس دوسرے فنا کے وقت "الثنیة" اور "تدمر" کے واقعہ کا اِنتظار کرنا۔ یہ "سلمیه" کے مغربی گاؤں میں اور "حص" کے عظیم واقعے کا بھی اِنتظار کرنا، اس وقت بنوعباس اور مشرق والے مغلوب ہوجائیں گے، اور مخالفین کوفہ میں داخل ہوجائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۸۷۶۔ حدثنا عبدالله بن مروان عمن حدثه عن يعقوب بن اسحاق وكان رجلا علامة في الفتن قال ينزل الرقة رجل من ولد العباس فيمكث فيها سنتين ثم يغزو الروم فتكون بليته على المسلمين أعظم من بذيته على الروم ثم يرجع من غزوة الى الرقة فيأتيه من المشرق مايكره فيرجع الى الشرق فلا يرجع منها ثم يولي ابنه فعلى رأسه يكون خروج السفياني وانقطاع ملكهم

۸۷۶۔ عبداللہ بن مروان نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ یعقوب بن اِسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عباس کی اَولاد میں سے ایک شخص دو سال تک مقام "رقة" میں پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر وہ رُوم سے لڑے گا، وہ رُومیوں کے لئے اتنا عذاب نہیں ہوگا۔ جتنا مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ رُومیوں سے لڑائی کے بعد وہ رقہ واپس آئے گا، اُسے مشرق کی طرف سے بعض ناگوار باتیں پہنچیں گی تو وہ وہاں چلا جائے گا اور پھر واپس نہیں آئے گا۔ پھر اُس کا بیٹا اَمیر بنے گا، اسی زمانے میں سُفیانی کا خُروج ہوگا اور بنی عباس کی بادشاہت ختم ہوجائے گی۔

٭ ٭ ٭

۸۷۷۔ حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال يكون خليفة من المشرق يرتحل هاربا الى الجزيرة ثم يستغيث بأهل الشام فيجتمعون اليه ويقبل أهل المشرق فيلتقون بجبل يقال له الحص فيقتل فيه عالم كثير

۸۷۷۔ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ، النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک خلیفہ "جزیرۃ" کی طرف بھاگے گا۔ پھر شام والوں سے مدد طلب کرے گا، شام والے اس کا ساتھ دیں گے۔ مشرق والوں سے یہ ایک پہاڑ کے قریب لڑے گا۔ جس کا نام "حص" ہے اس میں بہت سے اِنسانوں کا قتل ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۸۷۸۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عمن حدثه عن محمد بن جعفر قال قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه يبعث السفياني على جيش العراق رجلا من بني حارثة له

غدرير تان يقال له نمر أو قمر بن عباد رجلا جسيما على مقدمته رجلا من قومه قصير أصلع عريض المنكبين فيقاتله من بالشام من أهل المشرق وفي موضع يقال له البنية وأهل حمص في حرب المشرق وأنصارهم وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما يلي دمشق كل ذلک يهزمهم ثم ينحاز من دمشق وحمص مع السفياني ويلتقون وأهل المشرق في موضع يقال له اليدين مما يلي شرق حمص فيقتل بها نيف وسبعون الفا ثلاثة ارباعهم من اهل المشرق ثم تكون الدبرة عليهم ويسير الجيش الذي بعث الى المشرق حتي ينزلوا الكوفة فكم من دم مهراق وبطن مبقور ووليد مقتول ومال منهوب ودم مستحل ثم يكتب اليه السفياني إن يسير الى الحجاز بعدأن يعر كها عرک الأديم

۸۷۸﴾ ابوالمغیرة نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک روای سے، اس نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی عراق کے لشکر کے خلاف ایک آدمی بنوحارثہ کا بھیجے گا جس کی دوچٹیا ئیں ہوں گی، اس کا نام ''نمر'' یا ''قمر بن عباد'' ہوگا۔ وہ بھاری جسم والا ہوگا، جو مشرق والے شام میں ہوں گے وہ اس سے ''بنیہ'' نامی جگہ میں لڑیں گے، اور حمص والے مشرق کی جنگ میں ان کے مددگار ہوں گے اور ان کا بھی ایک بہت بڑا لشکر ان کے ساتھ ہوگا۔

دِمشق کے قریب جنگ ہوگی۔ ان سب کو سُفیانی شکست دے گا، پھر دِمشق اور حمص والے سُفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے، وہ مشرق والوں کے ساتھ ایک مقام پر لڑیں گے جس کا نام ''الیدین'' ہے جو مشرقی حمص کے قریب ہے، وہاں ستّر 70 ہزار سے زائد لوگ قتل ہو جائیں گے، جس میں سے ایک تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی۔ پھر مشرق والے پیٹھ پھیر دیں گے، اور لشکر جو مشرق کی طرف بھیجا گیا وہ چلے گا اور کوفہ پر چڑھائی کرے گا، جہاں بہت خون بہے گا! پیٹ پھٹیں گے! بچے قتل ہوں گے اور مال لوٹا جائے گا! اور خون حلال سمجھا جائے گا! پھر سُفیانی ان کی طرف خط لکھے گا کہ اب حجاز کی طرف جاؤ جب کہ انہوں نے کوفہ کو ایسا صاف کیا ہوگا کہ جیسے چمڑے کی دباغت کی جاتی ہے۔

۞ ۞ ۞

۸۷۹۔ حدثنا بقية بن الوليد عن حريز بن عثمان قال سمعت سلمان بن سمير الألهاني يقول لينزلن الكوفة خليفة يهزم أهل الشام ثم يرغب فيهم ولي الشام ويقال له عليک بالشام فانها أرض المقدس وأرض الأنبياء ومنزل الخلفاء واليها كانت تجبى الأموال ومنها كانت تفرق البعوث فيجيبهم فاذا اجابهم نقم عليه أهل المشرق فقالوا قاتلناه معه وخاطرنا بدمائنا وأنفسنا وأموالنا فآثر علينا فاخلعوه قال فيسير أهل الشام الى الكوفة فتعرک عرک الأديم

۸۷۹﴾ بقیہ بن الولید کہتے ہیں کہ حریز بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمان بن سمیر الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کُوفہ میں ضرور ایک خلیفہ نکلے گا جو شام والوں کو شکست دے گا۔ پھر وہ شامیوں اور مُلکِ شام میں رغبت ظاہر کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تمہارا شام میں رہنا ضروری ہے بے شک یہ مقدس زمین ہے، اَنبیاء کی سرزمین ہے اور خلفاء کی منزل ہے، اور اسی طرف اَموال کھینچ کر لائے جاتے ہیں، اور اسی سے لشکر متفرق ہوتے ہیں، بادشاہ ان لوگوں کی بات مان لے گا مگر مشرق والے اس سے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم اس کے ساتھ ہو کر لڑے!، اس کی خاطر ہم نے اپنی جانوں اور مالوں کو خطرے میں ڈالا! اب یہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے؟ تو وہ اس کی بیعت توڑ ڈالیں گے پھر شام والے کُوفہ کی طرف آئیں گے اور اُسے ایسا ماریں گے جیسا کہ چمڑے کو دباغت کے وقت مارا جاتا ہے۔

✿ ✿ ✿

۸۸۰. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود قال السابع من ولد العباس يدعو الناس الى العرك فلا يجيبونه الى ذلک فيقول الي أسير فيكم بسيرة أبي بكر وعمر رضى الله عنهما وأقسم الفيء بالسوية فيقول له أهل بيته أتريد أن تخرجنا من معايشنا فيأبون عليه فيقتل من أهل بيته عدة فيختلفون فيما بينهم فعند ذلک يخرج رجل من ولد فهر يجمع من بربر حتى يأخذ منابر مصر ثم يخرج رجل من ولد أبي سفيان فاذا بلغ الفهري خروجه افترقوا ثلاث فرق الى آخر الحديث

۸۸۰﴾ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت، سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے ساتواں شخص لوگوں کو سخت معرکہ کی طرف دعوت دے گا۔ لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے تو وہ کہے گا کہ میں آپ لوگوں میں (حضرت) ابوبکر اور (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرز زندگی پر چلانا چاہتا ہوں اور میں مالِ غنیمت کو تمہارے درمیان برابر تقسیم کروں گا، اس پر اس کے خاندان والے اُسے کہیں گے کہ تم ہمیں ہمارے کام کاج سے نکالنا چاہتے ہو! وہ اس کا انکار کر دیں گے پھر وہ اپنے خاندان کے متعدد افراد کو قتل کر دے گا، ان کا آپس میں اختلاف ہو جائے گا۔ اس وقت فہر کی اولاد میں سے ایک آدمی بربر لوگوں کو جمع کرے گا، اور مصر کے منبروں پر قابض ہو جائے گا، پھر ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔ جب اس کے نکلنے کی خبر فہریوں تک پہنچے گی تو وہ لوگ تین جماعت میں تقسیم ہو جائیں گے.....۔

✿ ✿ ✿

۸۸۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال يظهر السفياني على الشام ثم يكون بينهم وقعة بقرقيسيا حتى يشبع طير السماء وسباع الأرض من جيفهم ثم يفتق عليهم فتق من خلفهم فيقبل طائفة منهم يدخلوا أرض خراسان

وتقبل خيل السفياني في طلب أهل خراسان فيقتلون شيعة آل محمد بالكوفة ثم يخرج أهل خراسان في طلب المهدي

۸۸۱ ولید اور رشدین، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی قبیل، ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی شام پر غالب آئے گا۔ پھر ان کے درمیان ''قرقیسیا'' نامی مقام پر ایک معرکہ ہوگا۔ جہاں ان کی نعشوں سے آسمان کے پرندے اور زمین کے درندے سیر ہو جائیں گے، پھر ان میں پچھلوں کی طرف سے بھی پھوٹ پڑ جائے گی ان میں سے ایک جماعت متوجہ ہوگی اور خُراسان کی سرزمین میں داخل ہوگی، سُفیانی کے گھڑسوار خُراسانیوں کی طلب میں آئیں گے، اور آلِ حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو کوفہ میں قتل کریں گے، پھر خُراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے۔

۸۸۲. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عمار بن ياسر قال فيتبع عبدالله عبدالله فتلتقي جنودهما بقرقيسيا على النهر فيكون قتال عظيم ويسير صاحب المغرب فيقتل الرجال ويسبي النساء ثم يرجع في قيس حتى ينزل الجزيرة الى السفياني فيتبع اليماني فيقتل قيسا بأريحا ويحوز السفياني ما جمعوا ثم يسير الى الكوفة فيقتل أعوان آل محمد ثم يظهر السفياني بالشام على الزايات الثلاث ثم يكون لهم وقعة بعد قرقيسيا عظيمة ثم ينفتق عليهم فتق من خلفهم فيقبل طائفة منهم حتى يدخلوا أرض خراسان وتقبل خيل السفياني كالليل والسيل فلا تمر بشيء الا أهلكته وهدمته حتى يدخلون الكوفة فيقتلون شيعة من آل محمد ثم يطلبون أهل خراسان في كل وجه ويخرج أهل خراسان في طلب المهدي فيدعون له وينصرونه

۸۸۲ ولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعہ سے روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ، عبداللہ کا پیچھا کرے گا، ان دونوں کے لشکر مقام ''قرقیسیا'' میں آمنے سامنے ہوں گے، ان کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، اور مغرب کا امیر آ کر مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قیدی بنائے گا، پھر وہ سُفیانی کی سرکوبی کے لئے نکلے گا اور جزیرۃ میں پڑاؤ ڈالے گا، پھر یمانی پیچھا کرے گا، اور قیس کو ''اریحا'' نامی جگہ میں قتل کردے گا، اور سُفیانی سارا مال جمع کر کے کوفہ کی طرف جائے گا اور آلِ حضرت محمد ﷺ کے مددگاروں کو قتل کرے گا، پھر سُفیانی شام میں تین جھنڈوں پر غالب آجائے گا، پھر ان کے درمیان قرقیسیا کے بعد ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر ان پر پچھلوں کی طرف سے پھوٹ پڑ جائے گی، ان میں سے ایک لشکر خُراسان کی سرزمین میں داخل ہوگا اور سُفیانی کے گھڑسوار رات اور سیلاب کی طرح آئیں گے، جہاں ان کا گزر ہوگا اُسے ہلاک اور منہدم کردیں گے، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو جائیں گے، وہاں آلِ حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو قتل کریں گے، پھر اہل خُراسان کو ہر طرف سے گھیر لیں گے، اور خُراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے، اُسے پکاریں گے اور اس سے مدد چاہیں گے۔

۸۸۳ حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن سلمان بن سمير الألهاني قال سينزل الكوفة خليفة وليوطين أهل الشام هزيمة ثم يرغب فيهم ويقال له عليك بأرض الشام فانها أرض المقدسة وأرض الأنبياء ومنازل الخلفاء واليها كانت تجبى الأموال ومنها كانت تفرق البعوث فيجيبهم فاذا أجابهم نقم عليه أهل المشرق فيقولون خاطرنا معه بدمائنا وأنفسنا وأموالنا وآثر علينا غيرنا فيخالفونه فيسير أهل الشام الى الكوفة فيومئذ تعرك عرك الأديم.

۸۸۳﴾ الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ، سلمان بن سمیر الالھانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب کوفہ میں ایک خلیفہ اُترے گا جو شام والوں کو شکست دے کر روندے گا، پھر ان میں دلچسپی لے گا، اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے مُلکِ شام میں ٹھہرنا ضروری ہے۔ یہ مقدس زمین ہے۔ یہ حضرات انبیاءِ کرام (علیہم السلام) کی سرزمین ہے، اور خلفاء کی منزلیں اور گھر یہاں پر تھے، اس کی طرف مال کھینچے چلے آتے ہیں، اور اسی سے لشکر باہر بھیجے جاتے ہیں، تو وہ ان کی بات مان لے گا، جب خلیفہ شامیوں کی بات مان لے گا تو مشرق والے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اپنے خون، اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اس کی خاطر خطرے میں ڈالا۔ اَب یہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دے رہا ہے، تو مشرق والے اس کے مُخالف ہو جائیں گے تو شام والے کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اُسے دباغت والی کھال کی طرح خوب ماریں گے۔

۞ ۞ ۞

ما يكون من السفياني في جوف بغداد ومدينة الزوراء اذا بلغ بعثه العراق وما يذكر من خرابها

سُفیانی کا لشکر عراق پہنچنے پر بغداد اور مدینۃ الزوراء میں ہونے والے واقعات کا ذِکر

۸۸۴ حدثنا أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا ظهر السفياني على الأبقع وعلى المنصور والكندي والترك والروم خرج وصار الى العراق ثم يطلع القرن ذو الشفاء فعند ذلك هلاك عبدالله ويخلع المخلوع ويعصب الى أقوام في مدينة الزوراء على جهل فيظهر الأخوص على مدينة عنوة فيقتل بها مقتلة عظيمة ويقتل ستة أكبش من آل العباس ويذبح فيها ذبحا صبرا ثم يخرج الى الكوفة

۸۸۴﴾ ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر کہتے ہیں کہ جب سُفیانی ابقع منصور، کندی، تُرک اور رُوم پر

غالب آجائے گا تب وہ نکل کر عراق جائے گا۔ اس وقت قرن ''ذوالشفاء'' نامی ستارہ طلوع ہوگا تو عبداللہ مر جائے گا، اور بیعت توڑا ہوا ایک شخص اُٹھے گا جو جہالت کی بناء پر اپنی نسبت مدینة الزوراء کی اقوام کی طرف کرے گا، پھر ایک کانا آدمی مدینہ پر زبردستی غالب آجائے گا اور وہاں پر بہت قتل و غارت کرے گا، اور آل عباس کے چھ معزز لوگوں کو قتل کرے گا اور پھر کوفہ کی طرف نکل جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۸۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبى ﷺ قال إذ اعبر السفيانى الفرات وبلغ موضعا يقال له عاقر قوفا محى الله تعالى الايمان من قلبه فيقتل بها الى نهر يقال له الدجيل سبعين ألفا متقلدين سيوفا محلاه وما سواهم أكثر منهم فيظهرون على بيت الذهب فيقتلون المقاتلة والأبطال ويبقرون بطون النساء يقولون لعلها حبلىٰ بغلام وتستغيث نسوة من قريش على شط الدجلة الى المارة من أهل السفن يطلبن اليهم أن يحملوهن حتى يلقوهن الى الناس فلا يحملوهن بغضا لبنى هاشم فلا تبغضوا بنى هاشم فان منهم نبى الرحمة ومنهم الطيار فى الجنة فاما النساء فاذا جهنم الليل اوين الى أغورها مكانا مخافة الفساق لم يأتيهم المدد من النصرة حتى يستنقذوا مامع السفياني من الذراري والنساء من بغداد والكوفة

۸۸۵﴾ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارثؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سفیانی دریائے فرات کو عبور کرکے ''عاقر قوفا'' نامی جگہ پر پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان مٹا دے گا، پھر وہ دجلہ نامی نہر کے قریب ستر 70 ہزار مسلح لوگوں کو قتل کرے گا اور جو ان کے علاوہ ہوں گے وہ اُن سے بھی زیادہ ہوں گے، وہ ایک سونے کے گھر پر غالب آئیں گے اور لڑنے والوں کو اور نوجوانوں کو قتل کریں گے، عورتوں کے پیٹ پھاڑیں گے، اس وجہ سے کہ کہیں ان میں لڑکا نہ ہو، قریش کی عورتیں دجلہ کے کنارے کھڑی ہو کر گزرتی ہوئی کشتی والوں سے مدد مانگے گی کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلو اور ایسی جگہ چھوڑ دو جہاں لوگ رہتے ہوں، لیکن وہ اُنہیں بنو ہاشم سے بغض کی وجہ سے کشتی میں نہیں بٹھائیں گے، تم لوگ بنو ہاشم سے بغض نہ رکھو! بے شک ان میں نبی الرحمۃ ہے اور ان میں جنت کا طیار ہے۔ وہ عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے کسی غار میں پناہ لیں گی۔ پھر ان کے پاس مدد اور نصرت آجائے گی، جو انہیں اور بغداد اور کوفہ کی عورتوں اور بچوں کو سفیانی کی قید سے چھڑا دیں گے۔

٭ ٭ ٭

۸۸۶. حدثنا عبدالقدوس حدثنا أرطاة بن المنذر عن ابن عباس أن حذيفة رضى الله

عنهما قال لينزلن رجل من أهل بيته يقال له عبد الاله أو عبدالله على نهر من أنهار المشرق تبنى عليها مدينتان يشق النهر بينهما فاذا أذن الله تعالى في زوال ملكهم وانقطاع مدتهم بعث الله على أحديهما ليلا نارا فاصبح سوداء مظلمة قد احترقت كأنها لم تكن في مكانها وتصبح صاحبتها متعجبة كيف أفلتت فما يكون الا بياض يومها حتى يجمع الله فيها كل جبار عنيد ثم يخسف الله بها وبهم جميعا فذلك قوله عزوجل حم عسق وعزيمة من الله وقضاء والعين عذاب والسين يقول سيكون قذف واقع بهما يعني المدينتين.

﴿۸۸۶﴾ عبدالقدوس نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک شخص اہلِ بیت میں سے جس کا نام ''عبدالالہ'' یا ''عبداللہ'' ہوگا۔ وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر پڑاؤ ڈالے گا، اس نہر پر دو شہر تعمیر ہوں گے جن کے درمیان سے وہ نہر جاری ہوگی، جب اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہت اور ان کی مدّت کے ختم ہونے کا فیصلہ فرمائے گا تو ان دونوں شہروں میں سے ایک پر رات کے وقت آگ بھیج دے گا جس سے وہ شہر جل کر سیاہ تاریک ہوجائے گا، گویا کہ وہ شہر تھا، اور خود پسندی میں مُبتلا دوسرے شہر کے لوگ دیکھیں گے کہ کیسے ساتھ والا شہر تباہ ہوا! اللہ تعالیٰ اُس دوسرے شہر میں ہر سَرکش جابر کو اکٹھا کردیں گے، پھر اس شہر کو لوگوں سمیت زمین میں دھنسا دے گا۔ یہ بات اللہ عزّ وجل کے فرمان ﴿حٰمٓ عٓسٓقٓ o﴾ میں ہے ﴿حٰمٓ﴾ سے مُراد اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور فیصلہ ہے ﴿عین﴾ سے مُراد عذاب ہے ﴿سین﴾ کا مطلب ہے ''سَیَکُوْنُ'' یعنی عنقریب ﴿ق﴾ سے مُراد ان دونوں شہروں پر واقع ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۸۸۷. حدثنا غير واحد عن عبدالحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب عن عبدالرحمن بن غنم قال توشك امتان أن تقعدان على ثفال رحا يطحنان يخسف باحداهما والأخرى تنظر وسيكون حيان متجاوران يشق بينهما نهر يسقيان منه جميعا يقتبس بعضهم من بعض فيصبحان يوما من الأيام قد خسف باحداهما والأخرى تنظر

﴿۸۸۷﴾ بعض لوگوں نے عبدالحمید بن بہرام سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب دو قوموں کو چکی کے پاٹ پر رکھ کر پیس دیا جائے گا، ان میں سے ایک کو دھنسا دیا جائے گا اور دوسری اُسے دیکھ رہی ہوگی۔ ان کے علاوہ دو اور قبیلے ایک دوسرے کے پڑوس میں رہتے ہوں گے۔ ان کے درمیان میں ایک نہر ہوگی۔ ان میں سے ایک قبیلہ زمین میں دھنس جائے گا اور دوسرا اُسے دیکھ رہا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۸۸۸. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن سليمان عن عطاء عن عبيد بن عمير عن

حذيفة أنه سئل عن هم عسق وعمر وعلي وابن مسعود وأبي كعب وابن عباس وعدة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رضي الله عنهم حضور فقال حذيفة العين عذاب والسين السنة والمجاعة والقاف قوم يقذفون في آخر الزمان فقال له عمر رضي الله عنه ممن هم قال من ولد العباس في مدينة يقال لها الزوراء يقتل فيها مقتلة عظيمة وعليهم تقوم الساعة فقال ابن عباس ليس ذلك فينا ولكن القاف قذف وخسف يكون قال عمر لحذيفة اما انت اصبت التفسير وأصاب ابن عباس المعنى فاصابت ابن عباس الحمى حتى عاده عمر وعدة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مما سمع من حذيفة

۸۸۸﴾ نوح بن ابی مریم نے، مقاتل بن سلیمان سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن عباس اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ﴿حٰمٓ عٓسٓقٓ o﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿عین﴾ سے مُراد عذاب ہے ﴿سین﴾ سے مُراد قحط اور بھوک ہے، اور ﴿ق﴾ سے مُراد وہ قوم ہے جو آخری زمانہ میں پھینکی جائے گی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عباس کی اولاد میں سے ہوں گے جو ''زوراء'' نامی شہر میں آباد ہوں گے، اس شہر میں سخت قتل وغارت ہوگی، اور ان لوگوں پر قیامت آئے گی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ عذاب ہم پر نہیں آئے گا، لیکن ''قاف'' سے مُراد پھینکنا اور دھنسنا ہے جو ہونے والا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نے صحیح تفسیر کی ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درست معنی بیان کیے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باتوں کی وجہ سے بخار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کی عیادت کی۔

o o o

۸۸۹. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول يخرج السفياني فيقاتل حتى يبقر بطون النساء ويغلي الأطفال في المراجل

۸۸۹﴾ الولید نے، أبو عبداللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے أبان بن الولید بن عقبہ بن أبی معیط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سفیانی نکلے گا اور جنگ کرے گا حتی کہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ دے گا اور بچوں کو دیگوں میں اُبالے گا۔

۸۹۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال تسبى نساء بني العباس حتى يوردهن قرى دمشق

۸۹۰﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ بنی عباس کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور انہیں دمشق کی بستی میں پہنچا دیا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۹۱. حدثنا ابن حمير عن أرطاة قال اذا بنيت مدينة على الفرات فهو النفق والنفاف واذا بنيت مدينة على ستة أميال من دمشق فتحزموا للملاحم

۸۹۱﴾ ابن حمیر کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فرات پر شہر تعمیر کیا جائے تو یہی اس کا ختم ہونا (روح نکلنا) ہے اور یہی معاملہ ہے (یعنی ظہور مہدی علیہ السلام وغیرہ کا) اور جب دمشق سے چھ (6) میل کے فاصلے پر شہر تعمیر ہو جائے تو تم ہوشیاری و دور اندیشی سے سخت لڑائیوں کے لئے کمر باندھنا اور تیار رہنا۔

۞ ۞ ۞

دخول السفياني وأصحابه الكوفة

سُفیانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخل ہونا

۸۹۲. حدثنا عبدالقدوس وبقية والحكم بن نافع عن صفوان ابن عمرو عن عبدالرحمن بن جبير عن كعب قال الكوفة آمنة من الخراب حتى تخرب مصر قال الحكم في حديثه عن صفوان قال حدثني من سمع كعبا يقول تعرك الكوفة عرك الأديم ثم الملحمة العظمى بعد الكوفة

۸۹۲﴾ ہم سے بیان کی عبدالقدوس، بقیہ اور حکم بن نافع نے، انہوں نے روایت کیا صفوان ابن عمرو سے، انہوں نے عبداللہ بن جبیر سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوفہ ویران ہونے سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر ویران نہ ہو جائے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے کہ صفان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کوفہ کو رگڑا دیا جائے گا جیسے چمڑے کو رگڑا جاتا ہے، پھر کوفہ کی (تباہی) کے بعد بڑی لڑائی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۸۹۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل السفياني الكوفة فيسبيها ثلاثة أيام ويقتل من أهلها ستين ألفا ثم يمكث فيها ثمانية عشر ليلة يقسم أموالها ودخوله

مكة بعدما يقاتل الترك والروم بقرقيسيا ثم ينفتق عليهم من خلفهم فتق فترجع طائفة منهم الى خراسان فيقتل خيل السفياني ويهدم الحصون حتى يدخل الكوفة ويطلب أهل خراسان ويظهر بخراسان قوم يدعون الى المهدي ثم يبعث السفياني الى المدينة فيأخذ قوما من آل محمد حتى يردبهم الكوفة ثم يخرج المهدي ومنصور من الكوفة هاربين ويبعث السفياني في طلبهما فاذا بلغ المهدي ومنصور مكة نزل جيش السفياني البيداء فيخسف بهم ثم يخرج المهدي حتى يمر بالمدينة فيستنقذ من كان فيها من بني هاشم وتقبل الرايات السود حتى تنزل على الماء فيبلغ من بالكوفة من أصحاب السفياني نزولهم فيهربون ثم ينزل الكوفة حتى يستنقذ من فيها من بني هاشم ويخرج قوم من سواد الكوفة يقال لهم العصب ليس معهم سلاح الا قليل وفيهم نفر من أهل البصرة فيدر كون أصحاب السفياني فيستنقذون ما في أيديهم من سبي الكوفة وتبعث الرايات السود بالبيعة الى المهدي

۸۹۳ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے، اُنہوں نے روایت کیا جراح سے، اُنہوں نے روایت کیا اَرطاۃ سے کہ انہوں نے فرمایا سُفیانی کوفہ میں داخل ہوگا پھر تین دن تک وہاں گھومے پھرے گا اور اہلِ کوفہ میں سے ساٹھ 60 ہزار افراد کو قتل کرے گا پھر وہاں اٹھارہ (18) راتیں قیام کرے گا، اہلِ کوفہ کے اَموال تقسیم کرے گا۔ تُرک اور رُومیوں کے ساتھ قرقیسیا مقام یا کشادہ میدان میں جنگ لڑنے کے بعد وہ مکہ میں داخل ہوگا، پھر ان میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ تو ان میں سے ایک جماعت خُراسان کی طرف لوٹے گا، اور سُفیانی کے شہسواروں کو قتل کرے گا، اور قلعوں کو گرا دے گا، یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہوگا، اور اہلِ خُراسان کو طلب کرے گا اور خُراسان میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گی، پھر سُفیانی مدینے کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ آلِ حضرت محمد ﷺ میں سے ایک قوم کو پکڑے گا اور ان کو کوفہ لے کر آئے گا پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور کوفہ سے بھاگتے ہوئے نکلیں گے، اور سُفیانی ان کو پکڑنے کے لئے لشکر بھیجے گا، پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور پہنچیں گے تو سُفیانی کا لشکر مقام "بیداء" میں اُترے گا، پھر وہ سب زمین میں دھنس جائیں گے، پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے یہاں تک کہ مدینہ پر ان کا گزر ہوگا تو بنو ہاشم ان سے نجات طلب کریں گے، تو وہ ان کو نجات دے گا اور کالے جھنڈے سامنے آئیں گے، یہاں تک کہ چشمے پر اُتریں گے، پھر کوفہ میں موجود سُفیانی کے جس ساتھی کو اس کی اطلاع پہنچے گی وہ بھاگے گا، پھر وہ کوفہ میں آئیں گے تو بنی ہاشم میں سے جو وہاں ہوگا، وہ نجات طلب کرے گا، اور کوفہ کے اِردگرد کی آبادی سے ایک قوم نکلے گی جن کو "عصب" کہا جاتا ہے، ان کے پاس ہتھیار کم ہوں گے ان میں اہلِ بصرہ کی ایک جماعت ہوگی، جو سُفیانی کے ساتھیوں کو دیکھیں گے۔ وہ ان کے قبضے سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لیں گے پھر مہدی کی بیعت کے لئے کالے جھنڈوں والے بھیجے جائیں گے۔

الرايات السود للمهدي بعد رايات بني العباس وما يكون بينهم وبين أصحاب السفياني والعباسي

مہدی کے کالے جھنڈے اور اَصحابِ سُفیانی وعباسی کے درمیان اُن کی لڑائی

۸۹۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدالله عن عبدالكريم أبي أمية عن محمد بن الحنفية قال تخرج راية سوداء لبني العباس ثم تخرج من خراسان أخرى سوداء قلانسهم سود وثيابهم بيض على مقدمتهم رجل يقال له شعيب بن صالح أو صالح بن شعيب من من تميم يهزمون أصحاب السفياني حتى ينزل ببيت المقدس يوطاللمهدي سلطانه ويمد اليه للثمائة من الشام يكون بين خروجه وبين ان يسلم الأمرللمهدي اثنان وسبعون شهرا

۸۹۴ ہم نے بیان کیا ولید بن مسلم نے، اُنہوں نے روایت کیا ابو عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے عبدالکریم أبي أميہ سے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا کہ بنی العباس کا کالا جھنڈا نکلے گا پھر خُراسان سے دوسرا کالا جھنڈا (یا جماعت) نکلے گا۔ جن کی ٹوپیاں کالی اور کپڑے سفید ہوں گے، انکے اگلے حصے پر ایک آدمی مقرر ہوگا جس کو شُعیب بن صالح بن شعیب کہا جاتا ہے، وہ بنو تمیم سے ہوگا، پھر سُفیانی کے ساتھی بھاگ کر بیت المقدس میں چلے جائیں گے، مہدی کے لئے اس کی بادشاہت آسان اور موافق ہوگی اور ان کی مدد (فریادرسی) کریں گے شام کے تین سو (300) آدمی، ان کے خُروج اور حکومت مہدی کے حوالے ہونے کے درمیان بہتّر 72 مہینے ہوں گے۔

۰۰۰

۸۹۵. حدثنا محمد بن فضيل وعبدالله بن ادريس وجرير عن يزيد بن أبي زياد عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله رضي الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله ﷺ اذ جاء فتية من بني هاشم فتغير لونه فقلنا يا رسول الله مانزل نرى في وجهك شيئا نكرهه فقال انا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا وان أهل بيتي هؤلاء سيقتلون بعدي بلاء وتطريدا وتشريدا حتى يأتي قوم من هاهنا من نحو المشرق أصحاب رايات سود يسألون الحق فلا يعطونه مرتين أو ثلاثا فيقاتلون فينصرون فيعطون ما سألوا فلا يقبلوها حتى يدفعوها الى رجل من أهل بيتي فيملؤها عدلا كما ملؤها ظلما فمن ادرك ذلك منكم فليأتهم ولو حبوا على الثلج فانه المهدي

۸۹۵ ہم سے بیان کیا محمد بن فضیل، عبداللہ بن ادریس اور جریر نے یزید بن أبي زیاد سے، اُنہوں نے ابراہیم سے، اُنہوں نے علقمہ سے، اُنہوں نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اچانک بنی ہاشم کا ایک نوجوان آیا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا (حکم) نازل ہوا ہے؟ کہ ہم آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہلِ بیت کے لئے

اللہ تعالیٰ نے آخرت کو دُنیا پر ترجیح دی ہے اور بقیہ میرے یہ اہل بیت میرے بعد عنقریب ابتلاء میں ڈال کر اور دھتکار کر اور جلا وطن کر کے قتل کر دیئے جائیں گے، پھر مشرق کی جانب سے کالے جھنڈوں والے حق مانگیں گے تو انہیں ان کا حق نہیں دیا جائے گا، ایسا دو 2 یا تین 3 مرتبہ ہوگا، پھر وہ لڑیں گے، اور واپس لوٹیں گے تو انہیں دیدیا جائے گا، وہ جو انہوں نے مانگا مگر اس وقت وہ اُسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو دیدیں گے، پھر وہ لوگ اس (زمین) کو عدل سے بھر دیں گے جیسے کہ انہوں نے اُسے ظلم سے بھر دیا تھا، پھر تم میں سے جو بھی اس کو پائے تو وہ ان کے پاس آ جائے اگرچہ بَرف پر سُرین کے بَل ہی چل کر آنا پڑے کیونکہ وہی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

٨٩٦. حدثنا أبو نصر الخفاف عن خالد عن أبي قلابة عن ثوبان قال اذا رأيتم الرايات السود خرجت من قبل خراسان فائتوها ولو حبوا على الثلج فان فيها خليفة الله المهدي

٨٩٦ ہم سے بیان کیا ہے ابو نصر الخفاف نے، انہوں نے خالد سے، انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے روایت کی حضرت ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم خراسان سے کالے جھنڈے نکلتے دیکھو تو ان کے پاس چلے آ ؤ اگرچہ بَرف پر سُرین کے بَل ہی چلنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

٨٩٧. حدثنا عبدالله بن اسماعيل البصري عن أبيه عن الحسن قال يخرج بالري رجل ربعة أسمر مولى لبني تميم كوسج يقال له شعيب بن صالح في أربعة آلاف ثيابهم بيض وراياتهم سود يكون على مقدمة المهدي لا يلقاه أحد الا قتله

٨٩٧ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن اسمٰعیل بصری نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے روایت کیا حسن سے کہ انہوں نے فرمایا کہ "رَی" نامی شہر سے ایک آدمی نکلے گا۔ وہ درمیانہ قد اور گندم گو رَنگ والا بنو تمیم کا آزاد کردہ غلام ہوگا وہ تیز رَفتار اُونٹ کی طرح (ہوگا) جسے شعیب بن صالح کہا جائے گا وہ چار ہزار (4000) لشکر کے ساتھ نکلے گا۔ اُن کے کپڑے سفید اور جھنڈے کالے ہوں گے، ان کے اَگلے حصے پر حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ان سے جو بھی ملے گا۔ وہ اُس کے ساتھ ہو جائے گا۔

٨٩٨. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال أخبرني عبدالرحمن بن سالم عن أبيه عن أبي رومان وأبي ثابت عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من أهل بيتي في تسع رايات يعني بمكة

٨٩٨ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن سالم نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو رومان اور ابو ثابت سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نو (9) جھنڈوں کے ساتھ مکہ میں سے نکلے گا۔

۸۹۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال أخبرني أبو زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر قال المهدي على لوائه شعيب بن صالح

۸۹۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے، اُنہوں نے ابنِ لہیعۃ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مجھے خبر دی اَبُوزرعۃ نے، اُنہوں نے ابن زریر سے اُنہوں نے عماربن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے جھنڈا شعیب بن صالح کے ہاتھ میں ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۹۰۰. قال ابن لهيعة عن ربيعة بن سيف عن تبيع قال تخرج الرايات السود من خراسان معه قوم ضعفاء يجتمعون يؤيدهم الله بنصره ثم يخرج أهل المغرب على اثر ذلك

۹۰۰﴾ ابن لہیعہ نے فرمایا ربیعہ بن سیف سے روایت کرتے ہوئے، اُنہوں نے روایت کیا حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے۔ ان کے ساتھ ایک کمزور قوم ہوگی وہ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ذریعے ان کی مدد کریں گے۔ پھر اہلِ مغرب ان کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۰۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يخرج شاب من بني هاشم بكفه اليمنى خال من خراسان برايات سود بين يديه شعيب بن صالح يقاتل أصحاب السفياني فيهزمهم

۹۰۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے سعید اَبُوعثمان نے، اُنہوں نے جابر سے، اُنہوں نے اَبُوجعفر سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ بنی ہاشم کا ایک نوجوان خراسان سے نکلے گا۔ جس کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان ہوگا وہ کالے جھنڈوں کے ساتھ نکلیں گے۔ ان اس کے اگلے حصے پر شعیب بن صالح ہوگا، وہ سفیانی کے ساتھیوں کے خلاف لڑے گا انہیں شکست دے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۰۲. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن سفيان الكلبي قال يخرج على لواء المهدي غلام حديث السن خفيف اللحية أصفر ولم يذكر الوليد أصفر لو قاتل الجبال لهزها وقال الوليد لهدها حتى ينزل أيلياء

۹۰۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے، اُنہوں نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے حضرت کعب بن علقمہ سے، اُنہوں نے سفیان کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ مہدی کے جھنڈے کے ساتھ ایک نوخیز (کم عمر) غلام ہلکی ڈاڑھی والا زرد رنگ (والا) نکلے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے زرد رنگ کا ذکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ سے بھی لڑے گا تو اس میں بھی راستہ بنالے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس میں شگاف ڈال دے گا، یہاں تک کہ ایلیاء میں ٹھہرے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۰۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن شفي عن تبيع عن كعب قال اذا ملك رجل الشام وآخر مصر فاقتتل الشامي والمصري وسبى أهل الشام قبائل من مصر

واقبل رجل من المشرق برايات سود صغار قبل صاحب الشام فهو الذي يؤدي الطاعة الى المهدي قال أبو قبيل يكون بافريقية أمير اثنا عشر سنة ثم تكون بعده فتنة ثم يملك رجل أسمر يملؤها عدلا ثم يسير الى المهدي فيؤدي اليه الطاعة ويقاتل عنه

۹۰۳﴿ہم سے روایت کیا ہے رشدین نے، اُنہوں نے اُبو قبیل سے، اُنہوں نے شفی سے، اُنہوں نے تبیع سے، اُنہوں نے حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا جب ایک آدمی مصر کا مالک بن جائے گا اور دوسرا شام کا تو شامی اور مصری آپس میں لڑیں گے، اور اہلِ شام اہلِ مصر کے کچھ قبائل کو قید کرلیں گے اور مشرق کی جانب سے ایک آدمی چھوٹے کالے جھنڈے لے کر شام والوں کی طرف متوجہ ہوگا یہ وہی آدمی ہوگا جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی اطاعت کرے گا، ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اُفریقہ میں ایک اُمیر بارہ (12) سال تک رہے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا۔ پھر مالک وہ شخص بادشاہ بنے گا جو گندمی رنگ کا ہوگا اور زمین کو عدل سے بھردے گا، پھر وہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طرف جائے گا، اور امارت ان کے حوالے کردے گا، اور ان کی طرف سے لڑے گا۔

✿ ✿ ✿

۹۰۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن العلاء بن عتبة عن الحسن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر بلاء يلقاه أهل بيته حتى يبعث الله راية من المشرق سوداء من نصرها نصره الله ومن خذلها خذله الله حتى يأتوا رجلا اسمه كاسمي فيولیه أمرهم فيؤيده الله وينصره

۹۰۴﴿ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے، اُنہوں نے علاء بن عتبہ سے، اُنہوں نے حسن سے روایت کیا ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس مصیبت کا ذکر کیا جو ان کے اہلِ بیت کو پہنچے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی جانب سے کالا جھنڈا بھیج کر ان کی مدد کرے گا، جس نے ان کی مدد چھوڑ دی اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد چھوڑ دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایسے آدمی کے پاس آئیں گے جو میرا ہم نام ہوگا۔ وہ اپنا معاملہ ان کے حوالے کردیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کی تائید و مدد فرمائے گا۔

✿ ✿ ✿

۹۰۵. حدثنا الوليد عن روح بن أبي العيزار قال حدثني عبدالرحمن بن آدم الأودي قال سمعت عبدالرحمن بن الغاز بن ربيعة الجرشي يقول سمعت عمرو بن مرة الجملي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لتخرجن من خراسان راية سوداء حتى تربط خيولها بهذا الزيتون الذي بين بيت لهيا وحرستا قلنا ما نرى ما بين هاتين زيتونة قال سينصب بينهما زيتون حتى ينزلها أهل تلك الراية فتربط خيولها بها قال عبدالله بن آدم وحدثت بهذا الحديث عبدالرحمن بن سليمان فقال انما يربط بها أهل الراية السوداء الثانية التي تخرج على الراية الأولى فاذا نزلوها خرج عليهم خارجي من أهل هذه فلا يجد من أهل الراية الأولى الا مختفيا فيهزمهم

۹۰۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، انہوں نے روح بن أبي العیز از سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا ہے عبدالرحمٰن بن آدم اُودی نے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن غاز بن ربیعۃ الجرشی سے سُنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن مرۃ الجملی سے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ضرور خُراسان سے کالا جھنڈا نکلے گا یہاں تک کہ اس کے گھوڑے زیتون کے اُن درختوں کے ساتھ باندھ دیئے جائیں گے، جو بیت ''لُہیا'' اور ''حَرستا'' کے درمیان ہیں۔ پھر پس ہم نے کہا کہ ہم تو ان دونوں (مقامات) کے درمیان زیتون کا درخت نہیں دیکھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ عنقریب ان دونوں (مقامات) کے درمیان زیتون کے درخت لگا دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ جھنڈے والے وہاں ٹھہریں گے، اور اپنے گھوڑے ان درختوں سے باندھیں گے، عبداللہ بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سلمان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان درختوں کے ساتھ باندھیں گے، وہ کالے جھنڈوں والے جو پہلے جھنڈوں والوں کے خلاف نکلیں گے۔ جب یہ لوگ وہاں ٹھہریں گے تو ان جھنڈے والوں میں سے ایک خارجی نکلے گا، تو وہ پہلے جھنڈے والوں سے کسی کو نہیں پائے گا مگر چھپے ہوئے، اور انہیں شکست دیدے گا۔

٭…٭…٭

۹۰۶. حدثنا محمد بن عبدالله أبو عبدالله التهيرتي عن عبدالرحمن بن زياد بن أنعم عن مسلم يسار عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من المشرق رايات سود لبني العباس ثم يمكثون ما شاء الله ثم تخرج رايات سود صغار تقاتل رجلا من ولد أبي سفيان وأصحابه من قبل المشرق يؤدون الطاعة للمهدي

۹۰۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبداللہ أبو عبداللہ التهیرتی نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے، انہوں نے مسلم بن یسار سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بنو العباس کے کالے جھنڈے مشرق کی جانب سے نکلیں گے پھر جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے، پھر چھوٹے کالے جھنڈے مشرق کی جانب سے نکلیں گے مشرق کی جانب سے وہ لڑیں گے ایک آدمی کے خلاف جو اَبوسُفیان کی اولاد میں سے ہوگا، اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جو بعد میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے تابع ہو جائیں گے۔

٭…٭…٭

۹۰۷. حدثنا الوليد ورشدين عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال تخرج رايات سود تقاتل السفياني فيهم شاب من بني هاشم في كتفه اليسرى خال وعلى مقدمته رجل من بني تميم يدعا شعيب بن صالح فيهزم أصحابه

۹۰۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے، انہوں نے اَبو قبیل سے، انہوں نے، اَبو رومان سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کالے جھنڈے نکلیں گے جو سُفیانی کے ساتھ لڑیں گے، ان میں بنی ہاشم کا ایک نوجوان ہوگا جس کے بائیں کندھے پر تل کا نشان ہوگا اور اس (لشکر) کے اوّل حصے پر بنو تمیم کا ایک آدمی ہوگا جسے

شعیب بن صالح (کہہ کر پکارا جائے گا) س اس (سُفیانی) کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ جائیں گے (یا یہ ان کو شکست دے کر بھگا دے گا)۔

٭ ٭ ٭

۹۰۸. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر قال اذا بلغ السفياني الكوفة وقتل أعوان آل محمد خرج المهدي على لوائه شعيب بن صالح

﴿۹۰۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے، انہوں نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا ہے اَبوزرعۃ نے انہوں نے ابی زریر سے، انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ جب سُفیانی کوفہ پہنچے گا اور آلِ حضرت محمد (ﷺ) کے ساتھی قتل کر دیئے جائیں گے تو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے، ان کے جھنڈے پر شعیب بن صالح مقرر ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۰۹. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال تنزل الرايات السود التي تخرج من خراسان الكوفة فاذا ظهر المهدي بمكة بعث اليه بالبيعة

﴿۹۰۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے سعید اَبوعثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے اَبوجعفر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ کالے جھنڈے جو خُراسان سے نکلیں گے کوفہ میں ٹھہریں گے پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مکہ میں ظاہر ہوں گے تو اس کی طرف بیعت کے لئے اِطلاع بھیجے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۱۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذارأيت رحا بني العباس وربط أصحاب الرايات السود خيولهم بزيتون الشام ويهلك الله لهم الأصهب ويقتله وعامة أهل بيته على أيديهم حتى لا يبقى أموي منهم الا هارب أو مختفي ويسقط السعفتان بنوا جعفر وبنوا العباس ويجلس ابن آكلة الأكباد على منبر دمشق ويخرج البربر الى سره الشام فهو علامة خروج المهدي

﴿۹۱۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے، انہوں نے اَرطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا جب تُو دیکھ لے بنو عباس کے سَردار کو اور کالے جھنڈوں والے اپنے گھوڑے شام کے زیتون (کے درختوں) سے باندھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے سُرخ دُشمن کو ہلاک کر دے اور اس کے سارے گھرانے کو، یہاں تک کہ کوئی اُموی نہیں بچے گا سوائے اس کے جو بھاگے گا یا چھپے گا۔ اور دو قبیلے رہ جائیں گے، بنو جعفر اور بنو العباس، اور کلیجوں کے کھانے والی کا بیٹا منبرِ دمشق پر بیٹھ جائے گا، اور بَربَر شام کے بالائی حصے تک پہنچ جائیں گے تو یہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی علامت ہے۔

٭ ٭ ٭

٩١١. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال كنت عند الحسن فذكرنا حمص فقال هم أسعد الناس بالمسودة الأولى وأشقى الناس بالمسودة الثانية قال فقلنا وما المسودة يا أبا سعيد قال أبو الطهوي يخرج من قبل المشرق في ثمانين ألفا محشوه قلوبهم ايمانا حشو الرمانة من الحب بوار المسودة الأولى على أيديهم

۹۱۱ ہم سے بیان کیا ہے ضمرۃ نے، انہوں نے ابن شوذب سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حسن کے پاس تھا پس ہم نے حمص کا ذکر کیا، انہوں نے فرمایا کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ نیک بخت ہوں گے، پہلے سردار کے ساتھ ہوں گے، اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ بد بخت ہوں گے جو دوسرے سردار (جماعت) کے ساتھ ہوں گے فرماتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ (جماعت) اے ابو سعید مسودہ ثانیہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ابو مہدی، جو مشرق کی طرف سے نکلے گا۔ اَسّی 80 ہزار لوگوں کے ساتھ، ان کے دل ایمان سے ایسے بھرے ہوں گے جیسے انار دانوں سے بھرا ہوتا ہے، پہلے سردار (جماعت) کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہوگی۔

أول انتفاض أمر السفياني وخروج الهاشمي من خراسان برايات سود وعلى أصحاب وما يكون بينهم من الوقائع حتى تبلغ خيل السفياني المشرق

سُفیانی کے معاملے کا پہلا اختتام اور ہاشمی کا خراسان سے کالے جھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلنا اور اُن کے مابین جو لڑائیاں ہوں گی یہاں تک کہ سُفیانی کے شہسوار مشرق پہنچ جائیں

٩١٢. حدثنا الوليد بن مسلم ورشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال اذا خرجت خيل السفياني الى الكوفة بعث في طلب أهل خراسان ويخرج أهل خراسان في طلب المهدي فيلتقي هو والهاشمي برايات سود على مقدمته شعيب بن صالح فيلتقي هو وأصحاب السفياني بباب اصطخر فتكون بينهم ملحمة عظيمة فتظهر الرايات السود وتهرب خيل السفياني فعند ذلك يتمنى الناس المهدي ويطلبونه

۹۱۴ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم اور رشدین بن سعد نے، اُنہوں نے ابن أبی لہیعۃ سے، اُنہوں نے أبو قبیل سے، اُنہوں نے أبو رومان سے، اُنہوں نے حضرت علی بن أبی طالب سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ جب سُفیانی کے شہسوار کوفہ کی طرف نکلیں گے تو وہ اہلِ خُراسان کی تلاش کے لئے لشکر بھیجے گا اور اہلِ خُراسان نکلیں گے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تلاش میں، پھر وہ اور ہاشمی کالے جھنڈوں کے ساتھ ہوں گے جس کے اگلے حصے پر شعیب بن صالح علم بردار ہوں گے۔ پھر ان کی اور سُفیانی کے ساتھیوں کا باب اصطخر پر، آمنا سامنا ہوگا ان کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، پھر کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے، اور سُفیانی کے شہسوار بھاگیں گے، پھر اس وقت لوگ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تمنا کریں گے اور اُنہیں ڈھونڈیں گے۔

٭…٭…٭
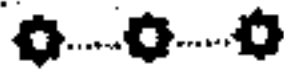
۹۱۳. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يبث السفياني جنوده في الآفاق بعد دخوله الكوفة وبغداد فيبلغه فزعه من وراء النهر من أهل خراسان فيقبل أهل المشرق عليهم قتلا ويذهب بجيشهم فاذا بلغه ذلك بعث جيشا عظيما الى اصطخر عليهم رجل من بني أمية فيكون لهم وقعة بقومس ووقعة بدولات الري ووقعة بتخوم زريح فعند ذلك يأمر السفياني بقتل أهل الكوفة وأهل المدينة عند ذلك تقبل الرايات السود من خراسان على جميع الناس شاب من بني هاشم بكفه اليمنى خال يسهل الله أمره وطريقه ثم تكون له وقعة بتخوم خراسان ويسير الهاشمي في طريق الري فيسرح رجل من بني تميم من الموال يقال له شعيب بن صالح الى اصطخر الى الأموي فيلتقي هو والمهدي والهاشمي ببيضاء اصطخر فتكون بينهما ملحمة عظيمة حتى تطأ الخيل الدماء الى أرساغها ثم تأتيه جنود من سجستان عظيمة عليهم رجل من بني عدي فيظهر الله انصاره وجنوده ثم تكون وقعة بالمدائن بعد وقعتي الري وفي عاقر قوفا وقعة صيليمة يخبر عنها كل ناج ثم يكون بعدها ذبح عظيم بباكل ووقعة في أرض من أرض نصيبين ثم يخرج على الاخوص قوم من سوادهم وهم العصب عامتهم من الكوفة والبصرة حتى يستنقذوا ما في يديه من سبي كوفان آخر الجزء الرابع من الأصل يتلوه في الخامس حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل والحمد لله وحده والصلاة والسلام الأكملان على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين

وهو حسبي ونعم الوكيل

أخبرنا أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد

الطبراني أخبرنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم بن حماد

۹۱۳ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے سعید اُبوعثمان نے، اُنہوں نے جابر سے، اُنہوں نے اُبو جعفر سے، اُنہوں نے فرمایا کہ سُفیانی کی فوج کوفہ میں داخل ہونے کے بعد پھیل جائے گی، تو "ماوراء النہر" اَہلِ خُراسان میں سے ایک سَردار یا ایک جماعت ان کے پاس بغداد پہنچے گا، پھر اَہلِ مشرق ان کو قتل کرنے کے لئے ان کی طرف بڑھیں گے، اور ان کے لشکر کو ہٹادیں گے (یعنی ختم کردیں گے) جب اسے اس کی اِطلاع پہنچے گی تو وہ بڑا لشکر بھیج دے گا۔ اِصطخر کی طرف ان پر بنواُمیّہ کا ایک آدمی امیر مقرر ہوگا تو ان کی ایک لڑائی قومس اور ایک لڑائی "رَی" کی گلیوں میں اور ایک لڑائی تخوم زریح میں ہوگی۔ اس وقت سُفیانی اَہلِ کوفہ و مدینہ کے قتل کا حکم دے گا، اس وقت خُراسان کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں گے، تمام لوگوں پر بنی ہاشم کا ایک نوجوان (امیر) مقرر ہوگا، اس کی دائیں ہتھیلی پر تِل کا نشان ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملے اور طریقے کو آسان کردے گا، پھر تخوم خُراسان میں اس کی لڑائی ہوگی۔ ہاشمی رَیّ کے راستے چلے گا۔ پھر بنوتمیم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی جسے شعیب بن صالح کہا جاتا ہے، اِصطخر کی اور اُموی کی طرف جائے گا تو پھر وہ اور (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور ہاشمی بیضاء اِصطخر (کے مقام) پر، ملیں گے پھر ان دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، یہاں تک کہ گھوڑے اپنے گھٹنوں تک خُون کو روندیں گے، پھر اس کے پاس بجستان سے ایک بڑا لشکر آئے گا، جس پر بنوعدی کا ایک آدمی اُمیر (مقرر) ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے (دِین کے) مددگاروں، اور اپنے لشکر کو غالب کردے گا، پھر رَیّ کی لڑائی کے بعد مدائن میں لڑائی ہوگی، اور عاقرقوف (مقام) پر تباہ کن لڑائی ہوگی، کچھ لوگ زندہ بچ نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد مقامِ "باکل" پر اور نصیبین کی سَرزمین میں سے ایک زمین (حصے) پر بڑی جنگ ہوگی پھر مقامِ اُخوص پر عصب نامی ایک قوم، اپنے سَرداروں سمیت چڑھائی کرے گی۔ ان کی اکثریت بصرہ اور کوفہ میں سے ہوگی، یہاں تک کہ کوفہ کے جو قیدی دوسروں کے قبضہ میں ہوں گے وہ اُنہیں چھڑالیں گے۔

چوتھا حصہ

﴿ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبی قبیل سے اور تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہیں جو ایک ہے اور کامل درود وسلام ہو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور تمام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر، وہی میرے لئے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن دیدہ نے کہ ہمیں خبر دی ہے اُبوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، کہ ہمیں خبر دی ہے ابوزید عبدالرحمٰن بن حاتم مرادی نے، مصر میں سنہ ۲۸۰ھ کو ہم سے بیان کیا ہے نعیم بن حماد نے۔

✿ ✿ ✿

۹۱۴ ۔ حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال يلتقي السفياني والرايات السود فيهم شاب من بني هاشم في كفه اليسرى

خال وعلى مقدمته رجل من بني تميم يقال له شعيب بن صالح بباب اصطخر فتكون بينهم ملحمة عظيمة فتظهر الرايات السود وتهرب خيل السفياني فعند ذلك يتمنى الناس المهدي ويطلبونه

۹۱۴۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سفیانی اور کالے جھنڈے (والے) آمنے سامنے ہوں گے۔ ان میں بنو ہاشم کا ایک نوجوان ہوگا جس کی بائیں ہتھیلی پر تل کا نشان ہوگا، ان کے اگلے حصے پر بنو تمیم کا ایک آدمی (مقرر) ہوگا جسے شعیب بن صالح کہا جاتا ہے باب اصطخر میں ان کا مقابلہ ہوگا۔ درمیان بڑی لڑائی ہوگی۔ اور ان کالے جھنڈے والے غالب آجائیں گے، اور سفیانی کے شہسوار بھاگ جائیں گے، اس وقت لوگ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تمنا کریں گے اور انہیں تلاش کریں گے۔

○ ○ ○

۹۱۵. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد وراشد بن سعد وضمرة بن حبيب ومشايخهم قالوا يبعث السفياني خيله وجنوده فيبلغ عامة الشرق من أرض خراسان وأرض فارس فيثور بهم أهل المشرق فيقاتلونهم ويكون بينهم وقعات في غير موضع فاذا طال عليهم قتالهم اياه بايعوا رجلا من بني هاشم وهو يومئذ في آخر الشرق فيخرج بأهل خراسان على مقدمته رجل من بني تميم مولى لهم أصفر قليل اللحية يخرج اليه في خمسة آلاف اذا بلغه خروجه فيبايعه فيصيره على مقدمته لو استقبله الجبال الرواسي لهدها فيلتقي هو وخيل السفياني فيهزمهم ويقتل منهم مقتلة عظيمة ولا يزال يهزمهم من بلدة حتى يهزمهم الى العراق ثم يكون بينهم وبين خيل السفياني ثم تكون الغلبة للسفياني ويهرب الهاشمي ويخرج شعيب بن صالح مختفيا الى بيت المقدس يوطيء للمهدي منزله اذا بلغه خروجه الى الشام

۹۱۵۔ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبداللہ التیہرتی نے، انہوں نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے شریح بن عبید اور راشد بن سعد وضمرۃ بن حبیب اور ان کے مشائخ سے روایت کیا ہے کہ سفیانی اپنے شہسوار اور لشکر بھیجے گا، پس سرزمین خراسان اور فارس کے تمام مشرقی علاقوں میں پہنچ گا، ان پر اہل مشرق حملہ کردیں گے۔ وہ ان سے لڑیں گے اور ان کے درمیان مختلف مقامات پر کئی لڑائیاں ہوں گی۔ جب ان کے لیے ان کے ساتھ لڑائی طویل ہوگی۔ تو وہ بنو ہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور وہ اس دن مشرق کے آخری حصے میں ہوگا پھر بنو تمیم کے آزاد کردہ غلاموں سے میں ایک غلام زرد رنگ، ہلکی داڑھی والا نکلے گا اس کی طرف پانچ ہزار لشکر لے کر، جب اسے اس کی نکلنے کی خبر ہوگی پس وہ ان کے ساتھ بیعت کرے گا پس اسے (لشکر کے) اگلے

حصے (پر) مقرر کرے گا اگر اس کے راستے میں سخت مضبوط پہاڑ بھی حائل ہوں گے تو وہ ان میں بھی شگاف ڈال دے گا۔ وہ اور سفیانی کے شہسوار آپس میں لڑیں گے۔ وہ انہیں شکست دے گا۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو قتل کر دے گا اور انہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف پسپا کرتا رہے گا یہاں تک کہ انہیں عراق کی طرف دھکیل دے گا۔ پھر ان کے اور سفیانی کے شہسواروں میں لڑائی ہوگی اور غلبہ سفیانی کا ہوگا اور ہاشمی بھاگیں گے، اور شعیب بن صالح چھپ کر نکلے گا، بیت المقدس کی طرف جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کو حضرت شعیب بن صالح کے شام کی طرف آنے کی اطلاع پہنچے گی تو ان کا کام آسان ہو جائے گا۔

۞ ۞ ۞

٩١٦. حدثنا الوليد قال بلغني أن هذا الهاشمي أخو المهدي لأبيه وقال بعضهم هوا بن عمه.

٩١٦﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھے (روایت) پہنچی ہے کہ یقیناً یہ ہاشمی مہدی کا باپ شریک بھائی ہوگا (یعنی علاتی) اور ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ ان کا چچازاد بھائی ہوگا۔

۞ ۞ ۞
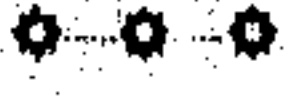
٩١٧. قال الوليد وقال بعضهم انه لا يموت ولكنه بعد الهزيمة يخرج الى مكة فاذا ظهر المهدي خرج معه.

٩١٧﴾ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ یقیناً وہ شکست کے بعد مرے گا۔ وہ مکہ کی طرف نکلے گا۔ پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا تو یہ بھی ان کے ساتھ نکلے گا۔

۞ ۞ ۞
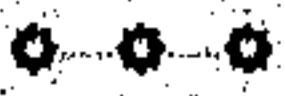
٩١٨. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع قال يبعث السفياني جنوده الى مرو الروذ ليحوز ما وراء ها

٩١٨﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے، انہوں نے اُرطاۃ سے، انہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے فرمایا کہ سفیانی اپنا لشکر (مقام) مرو الروذ کی طرف بھیجے گا تا کہ اس پر قبضہ کر لے۔

۞ ۞ ۞
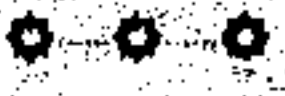
٩١٩. قال عبدالله بن مروان فاخبرني سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبعث من الكوفة بعثا الى مرو وبعثا الى الحجاز.

٩١٩﴾ عبداللہ بن مروان نے کہا کہ مجھے خبر دی سعید بن یزید نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ کوفہ سے ایک لشکر "مرو" اور ایک لشکر حجاز کی طرف بھیجا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

٩٢٠. حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن عمن حدثه عن علي بن طالب رضي الله عنه قال يخرج رجل قبل المهدي من اهل بيته بالمشرق يحمل السيف على عاتقه ثمانية اشهر يقتل ويمثل ويتوجه الى بيت المقدس فلا يبلغه حتى يموت

۹۲۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے ہیثم بن عبدالرحمٰن سے، اس شخص سے جس نے اس سے بیان کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی مہدی سے پہلے، اس کے اہلِ بیت میں سے مشرق میں نکلے گا۔ اس نے اپنے کندھے پر تلوار اُٹھائی ہوگی۔ وہ آٹھ (8) مہینے تک لوگوں کو قتل کرے گا اور مُثلہ کرے گا (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچنے سے پہلے مَر جائے گا۔

۹۲۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال تنزل الرايات السود التي تقبل من خراسان الكوفة فاذا ظهر المهدي بمكة بعث بالبيعة الى المهدي بعثه الجيوش الى المدينة وما يصنع فيها من القتل

۹۲۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابوعثمان نے جابر سے، اُنہوں نے ابوجعفر سے، وہ فرماتے ہیں کہ خراسان سے آنے والے کالے جھنڈے کوفہ میں ٹھہریں گے۔ پھر جب مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔ تو وہ مہدی کی بیعت کے لیے روانہ ہوں گے۔

۹۲۲. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال يكتب السفياني الى الذي دخل الكوفة بخيله بعدما يعركها عرك الأديم يأمره بالسير الى الحجاز فيسير الى المدينة فيضع السيف في قريش فيقتل منهم ومن الأنصار أربعمائة رجل ويبقر البطون ويقتل الولدان ويقتل أخوين من قريش رجل وأخته يقال لهما محمد وفاطمة ويصلبهما على باب المسجد بالمدينة

۹۲۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، اُنہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے بعض اہلِ علم نے محمد بن جعفر سے، اُنہوں نے روایت کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ سُفیانی اس شخ کو خط لکھے گا جو اپنی فوج لے کر کوفہ میں داخل ہوگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوفہ کو مَل چکا ہوگا۔ جیسے چمڑے کو مَلا جاتا ہے۔ وہ اُسے حجاز کی طرف جانے کا حکم دے گا۔ پھر وہ مدینہ کی طرف جائے گا، پھر قریش و انصار میں سے چارسو (400) آدمیوں کو قتل کرے گا، پیٹوں کو پھاڑے گا، اور بچوں کو قتل کرے گا اور دو، بہن بھائی کو قتل کرے گا جن کو محمد اور فاطمہ کہا جاتا ہے، اور ان دونوں کو مدینہ کی مسجد کے دروازے پر پھانسی دے گا۔

۹۲۳. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي رومان عن علي قال يبعث جيش الى المدينة فيأخذون من قدروا عليه من آل محمد صلى الله عليه وسلم ويقتل من بني هاشم رجال ونساء فعند ذلك يهرب المهدي والمبيض من المدينة الى مكة فيبعث في

طلبهما وقد لحقا بحرم الله وأمنه

۹۲۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعۃ سے، اُنہوں نے ابو قبیل سے، اُنہوں نے ابو رومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا تو وہ پکڑلیں گے آل حضرت محمد ﷺ میں سے جن پر ان کو قدرت حاصل ہو، اور بنو ہاشم میں سے (بہت سے) مرد اور عورتیں قتل کر دی جائیں گی۔ اس وقت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور روشن چہرے والے (معزز) مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان کے تعاقب میں لشکر بھیجا جائے گا حالانکہ وہ اللہ کی حرم میں پہنچ کر امن حاصل کر چکے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۲۴. حدثنا الوليد عن ليث بن عن عياش بن عباس عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال يهرب ناس من المدينة الى مكة حين يبلغهم جيش السفياني منهم ثلاثة نفر من قريش منظور اليهم

۹۲۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے لیث بن سعد سے، اُنہوں نے عیاش بن عباس سے، اُنہوں نے ایک شخص سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سفیانی کا لشکر آنے پر لوگ مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان میں تین (3) آدمی قریش میں سے ہوں گے جن کی طرف لوگ متوجہ ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۲۵. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال تستباح وتقتل النفس الزكية

۹۲۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے اُرطاۃ سے نے اُنہوں نے تبیع سے، کہ حضرت عب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس وقت مدینہ (کی حُرمت) کو مُباح سمجھا جائے گا اور پاکیزہ (بے گناہ) لوگوں کو قتل کیا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۲۶. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة حدثهم عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبدالله سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول سيكون خليفة من بني هاشم بالمدينة فيخرج ناس منهم الى مكة فاذا قدموها أرسل اليهم صاحب مكة ما جاء بكم أعندنا تظنوا أن تجدوا الفرج فير اجعه رجل من بني هاشم فيغلظ عليه فيغضب صاحب مكة فيأمر به فيقتل فاذا كان من الغد جاء ه رجل منهم قد اشتمل بثوبه على سيفه فيقول من حملك على قتل صاحبنا فيقول اغضبني فيقول اشهدوا يا معشر المسلمين انه انما قتله لأنه أغضبه فيخترط سيفه فيضربه به ثم ينحازون نحو الطائف فيقول أهل مكة والله لئن تركنا هؤلاء حتى يبلغ خبرهم الخليفة ليهكنا قال فيسيرون اليهم فيناشدهم الهاشميون الله الله في دمائنا ودمائكم قد علمتم انه قتل صاحبنا ظلما فلا يرجعون عنهم حتى يقاتلولهم فيهزموهم ويستولون على مكة ويبلغ صاحب المدينة أمرهم فيقولون والله لئن تركناهم

لتلقين من الخليفة بلاء فيبعث اليهم صاحب المدينة جيشا فيهزمولهم فاذا بعث الخليفة اليهم بعثا فهم الذين يباد بهم

۹۲۶ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعۃ سے، اُنہوں نے بیان کیا ہے خالد بن ابو عمران سے، اُنہوں نے حنش بن عبداللہ سے، اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں بنوہاشم کا ایک خلیفہ ہوگا۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ مکہ کی طرف نکلیں گے، جب وہ مکہ پہنچیں گے تو مکہ کا والی ان کی طرف اطلاع بھیجے گا کہ تم کیوں ہماری طرف آ رہے ہو؟ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ہمارے پاس فراخی پاؤ گے؟ پھر بنوہاشم کا ایک آدمی اس کو جواب دے گا، اور سخت جواب دے گا۔ جس سے مکہ کا والی ناراض ہو جائے گا۔ وہ اس کے قتل کا حکم دے گا تو اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ اگلے روز اُن میں سے ایک آدمی اس (صاحب مکہ) کے پاس آئے گا، اپنا کپڑا تلوار پر لپیٹا ہوگا، پس) وہ کہے گا کہ (صاحب مکہ سے) کس چیز نے تم کو ہمارے ساتھی کے قتل پر آمادہ کیا؟ وہ کہے گا کہ اس نے مجھے غصہ دلایا تھا، پھر وہ کہے گا کہ اَے منطلوا! گواہ رہو کہ اس نے اس آدمی کو اس لئے قتل کیا تھا کہ اس نے اسے غصہ دلایا تھا، پس اپنی تلوار سونتے گا اور اُسے تلوار سے مارے گا، پھر وہ طائف کی طرف نکلیں گے، اہلِ مکہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو چھوڑ دیا اللہ کی قسم! جب یہ اطلاع خلیفہ کو ہوگی تو وہ ہمیں ہلاک کر دے گا، فرمایا وہ ان کی طرف چلیں گے تو ہاشمی لوگ اُنہیں قسم کھا کر کہیں کہ ہمارے اور اپنے خون کے بارے میں اللہ سے ڈرو اتمہیں معلوم ہے کہ اس نے ہمارے ساتھی کو ناحق قتل کیا، پھر وہ واپس، آکر ان کے ساتھ لڑیں گے، اُنہیں شکست دیں گے، مکہ پر زبردستی غلبہ حاصل کر لیں گے، ان کے معاملے (حالات) کی اطلاع جب مدینہ کے والی کو ہوگی، وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دیا تو خلیفہ کی طرف سے ہم کو بڑی آزمائش کا سامنا ہوگا۔ پھر صاحب مدینہ (یعنی والی مدینہ) ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ پھر وہ اُنہیں شکست دیدیں گے، جب خلیفہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا تو یہی لوگ ان کے مقابلے کے لئے آئیں گے۔

° ° °

۹۲۷۔ حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن يوسف بن ذي قربات قال يكون خليفة بالشام يغزو المدينة فاذا بلغ أهل المدينة خروج الجيش اليهم خرج سبعة نفر منهم الى مكة فاستخفوا بها فكتب صاحب المدينة الى صاحب مكة اذا قدم عليك فلان وفلان يسميه بأسمائهم فاقتلهم فيعظم الى صاحب مكة ثم يتوامرون بينهم فيأتونه ليلا ويستجيرون به فيقول اخرجوا آمنين فيخرجون ثم يبعث الى رجلين منهم فيقتل أحدهما والآخر ينظر ثم يرجع الى اصحابه فيخرجون حتى ينزلوا جبلا من جبال الطائف فيقيمون فيه ويبعثون الى الناس فينساب اليهم ناس فاذا كان ذلك غزاهم اهل مكة فيهزمونهم ويدخلون مكة فيقتلون اميرها ويكونون بها حتى اذا خسف بالجيش استعمد أمره وخرج

۹۲۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین اور ابن لہیعہ نے، انہوں نے اُبو قبیل سے انہوں نے، سعید بن اسود سے، کہ یوسف بن ذی قربات نے فرمایا شام میں ایک خلیفہ ہوگا، جو (اہلِ) مدینہ سے لڑے گا، جب اہلِ مدینہ کو ان کی طرف لشکر کے آنے کی اطلاع ہوگی تو ان میں سے سات (7) آدمی مکہ کی طرف نکلیں گے۔ وہاں چھپیں گے، پھر مدینہ کا والی مکہ کے والی کو خط لکھے گا کہ جب فلاں فلاں نام کا آدمی تمہارے پاس آجائے تو انہیں قتل کر دینا، تو والی مکہ کے لئے معاملے بڑا سنگین ہوگا۔ پھر وہ آپس میں مشورہ کریں گے۔ رات کو اس کے پاس جائیں گے، وہ کہے گا کہ اس کے ساتھ نکلو۔ وہ نکلیں گے۔ پھر ان میں سے دو آدمیوں کے پیچھے لوگوں کو بھیجے گا تو پھر ان میں سے ایک کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسرا دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے گا یہاں تک کہ طائف کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر ٹھہرے گا، پھر وہاں اس میں قیام کریں گے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔ جب یہ واقعہ پیش آجائے تو اہلِ مکہ ان سے لڑیں گے، مگر وہ انہیں شکست دیں گے اور مکہ میں داخل ہوں گے، پس وہ مکہ کے امیر (یعنی والی) کو قتل کر دیں گے، اور وہاں رہیں گے یہاں تک کہ جب لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، تو یہ اس کے معاملے کو بابرکت و نیک سمجھے گا اور نکلے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۲۸. حدثنا الوليد عن شيخ عن ابن شهاب قال اذا أتوا المدينة قتلوا أهلها ثلاثة أيام

۹۲۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا جب وہ مدینہ آئیں گے تو مدینہ والوں کو تین دن (تک) قتل کریں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۲۹. حدثنا الوليد قال أخبرني شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال فيبلغ أهل المدينة فيخرج الجيش اليهم فيهرب منها من كان من آل محمد صلى الله عليه وسلم الى مكة يحمل الشديد الضعيف والكبير الصغير فيدركون نفسا من آل محمد صلى الله عليه وسلم فيذبحونه عند أحجار الزيت

۹۲۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے شیخ نے جابر سے، کہ اُبو جعفر سے، نے فرمایا پھر وہ اہلِ مدینہ کے پاس پہنچے گا ان کی طرف ایک لشکر نکلے گا۔ مدینہ میں آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں سے جو بھی ہوگا وہ مکہ کی طرف بھاگے گا، طاقتور کمزور کو اٹھائے گا اور بڑا چھوٹے کو۔ پھر وہ آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں سے ایک شخص کو قتل قتل کریں گے، احجار الزیت (مقام) کے پاس ذبح کریں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۳۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب سمع أبا فراس سمع عبدالله بن عمرو قال علامة وقعة المدينة اذا أقبل أمير مصر

۹۳۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلاں سے، معافری سے ان کا نام لیا ابن وہب نے، انہوں نے ابو فراس سے سنا، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ مدینہ کی لڑائی کی علامت یہ ہے کہ جب

اُمیر مصر آجائے۔

○ ○ ○

۹۳۱. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول يبعث السفياني جيشا الى المدينة فيأمر بقتل كل من كان فيها من بني هاشم حتى الحبالى وذلك لما يصنع الهاشمي الذي يخرج على أصحابه من المشرق يقول ما هذا البلاء كله وقتل أصحابي الا من قبلهم فيأمر بقتلهم فيقتلون حتى لا يعرف منهم بالمدينة أحد ويفترقوا منها هاربين الى البوادي والجبال والى مكة حتى نساؤهم يضع جيشه فيهم السيف أياما ثم يكف عنهم فلا يظهر منهم الا خائف حتى يظهر أمر المهدي بمكة فاذا ظهر اجتمع كل مرشد منهم اليه بمكة

۹۳۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبداللہ تیھرتی نے عبدالسلام بن مسلمہ سے، اُنہوں نے اُبوقبیل سے سنا کہ سُفیانی ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا۔ وہاں کے بنوہاشم کے قتل کا حکم دے گا، یہاں تک کہ حاملہ خواتین کو بھی قتل کردے گا اس وجہ سے جو ہاشمی کرے گا وہ جو اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلے گا مشرق سے، کہے گا نہیں ہے یہ آزمائش اور میرے ساتھیوں کا قتل پھر وہ ان کے قتل کا حکم دے گا۔ تو وہ قتل کردیئے جائیں گے یہاں تک کہ مدینہ میں کوئی بھی ان کو نہیں دیکھے گا۔ وہ صحراؤں اور پہاڑوں اور مکہ کی طرف اپنی خواتین سمیت بھاگ جائیں گے۔ اس کا لشکر کئی دِنوں تک لڑے گا۔ پھر لڑائی سے ہاتھ کھینچ لے گا، ان میں سے کوئی باہر نہیں آئے گا مگر ڈرتے ہوئے، یہاں تک کہ مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا معاملہ ظاہر ہوجائے، جب وہ ظاہر ہوں گے تو ان میں سے ہر رہنمائی چاہنے والا ان کے پاس مکہ میں جمع ہوجائے گا۔

○ ○ ○

۹۳۲. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن حنش بن عبدالرحمن العكلي عن أبي هريرة رضى الله عنه قال تكون بالمدينة وقعة تغرق فيها أحجار الزيت ما الحرة عندها الا كضربة سوط فيتنحى عن المدينة قدر بريدين ثم يبايع الى المهدي

۹۳۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے، اُنہوں نے حنش بن عبدالرحمٰن عکلی سے، اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ مدینہ میں ایک لڑائی ہوگی۔ جس میں احجار زیت مقام جو کہ حرہ کے پاس ہوگا یک لخت تباہ ہوجائے گا۔ وہ لشکر مدینہ سے دو (2) برید کی مسافت پر ہوگا۔ پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی بیعت کرے گا۔

○ ○ ○

الخسف بجيش السفياني الذي يبعثه الى المهدي

سُفیانی لشکر کا زمین میں دھنسنا

۹۳۳. حدثنا عبدالله بن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب قال سمعت أبا فراس قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول علامة خروج المهدي خسف يكون بالبيداء جيش فهو علامة خروجه

۹۳۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن وہب نے ابن لہیعہ سے، فلاں معافری سے، ابن وہب نے ان کا نام لیا، فرمایا میں نے ابوفراس سے سُنا اُنہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمرو سے سُنا فرمارہے تھے کہ خُروجِ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت بیداء کے مقام پر ایک لشکر کا دھنسنا ہے، لہٰذا وہ اس کے خُروج کی علامت ہے۔

۰ ۰ ۰

۹۳۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبدالله سمع ابن عباس رضی الله عنه يقول يبعث صاحب المدينة الى الهاشميين بمكة جيشا فيهزموهم فيسمع بذلک الخليفة بالشام فيقعطع اليهم بعثا فيهم ستمائة عريف فاذا أتوا البيداء فنزلوها في ليلة مقمرة اقبل راعي ينظر اليهم ويعجب ويقول يا ويح أهل مكة ما اصابهم فينصرف الى غنمه ثم يرجع فلا يرى إحدا فاذا هم قد خسف بهم فيقول سبحان الله ارتحلوا في ساعة واحدة فيأتي منزلهم فيجد قطيفة قد خسف ببعضها وبعضها على ظهر أرض فيعالجها فلا يطيقها فيعرف أنه قد خسف بهم فينطلق الى صاحب مكة فيبشره فيقول صاحب مكة الحمد لله هذه العلامة التي كنتم تخبرون فيسيرون الىٰ الشام

۹۳۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، خالد بن ابی عمران سے، اُنہوں نے روایت کیا حنش بن عبداللہ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا فرمارہے تھے کہ مدینے کا والی مکہ کے ہاشمیوں کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ تو وہ اُنہیں شکست دیدیں گے اس شکست کی خبر شام میں خلیفہ سُنے گا۔ تو ان کے خلاف ایک لشکر تیار کرے گا، جس میں چھ سو (600) کمانڈر ہوں گے، جب وہ (مقام) بیداء پر آئیں گے تو وہاں چاندنی رات میں ٹھہریں گے، ایک چرواہا آکر ان کی طرف دیکھے گا اور تعجب کرے گا اور کہے گا کہ اے اہل مکہ کی ہلاکت! جو مصیبت اُنہیں پہنچی! پھر وہ واپس اپنی بکریوں کی طرف لوٹے گا، جب ادھر سے پھر واپس آئے گا تو اسے کوئی نظر نہ آئے گا۔ سب لوگ زمین میں دھنس گئے ہوں گے، وہ (چرواہا) کہے گا سبحان اللہ! وہ لوگ ایک ہی لمحے میں کوچ کر گئے، پھر وہ ان کی ٹھہرنے کی جگہ پر آئے گا تو وہاں ایک چادر دیکھے گا۔ جس کا کچھ حصہ زمین میں دھنسا ہوگا، اور کچھ زمین پر ظاہر ہوگا، پھر وہ اُسے زور سے کھینچے گا۔ مگر کھینچ نہ سکے گا۔ وہ جان

لے گا کہ یقیناً یہ زمین میں دھنسا دیے گئے ہیں، پھر وہ والیٔ مکہ کے پاس جائے گا، اور اُسے بشارت دے گا۔ مکہ کا والی اللہ کا شکر ادا کرے گا اور کہے گا یہی وہ علامت ہے جس کی تم کو خبر دی جاتی تھی، پھر وہ لوگ شام کی طرف چلیں گے۔

۹۳۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن صدقة بن خالد عن عبدالرحمن بن حميد عن مجاهد عن تبيع قال سيعوذ بمكة عائذ فيقتل ثم يمكث الناس برهة من دهرهم ثم يعوذ آخر فان ادركته فلا تغزونه فانه جيش الخسف

۹۳۵ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے صدقہ بن خالد سے، اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے، اُنہوں نے مجاہد سے، کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب مکہ میں ایک پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ پھر اُسے وہ قتل کر دیا جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد۔ دوسرا شخص پناہ لے گا۔ اگر تُو اُسے پالے تو ان کا ساتھ نہ دینا وہ دھنسنے والا لشکر ہے۔

۹۳۶. حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن عاصم بن عمر بن قتادة عن عبدالرحمن ابن موسى عن عبدالله بن صفوان عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رضى الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ياتي جيش من قبل المغرب يريدون هذا البيت حتى اذا كانوا بالبيداء خدف بهم فيرجع من كان امامهم لينظر ما فعلوه القوم فيصيبهم ما أصابهم ويلحق بهم من خلفهم لينظر ما فعلوه فيصيبهم ما أصابهم فمن كان منهم مستكرها أصابهم ما أصابهم ثم يبعث الله تعالى كل امريء منهم على نيته

۹۳۶ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے یزید بن عیاض سے، اُنہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے، اُنہوں نے عبداللہ بن صفوان سے کہ حضرت حفصہ نبی کریم ﷺ کی بیوی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرما رہے تھے کہ ایک لشکر مغرب کی جانب سے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آئے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء پر پہنچے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اُن کے آگے کے لوگ پیچھے کی طرف آئیں گے۔ تو انہیں بھی وہی (عذاب) پہنچے گا جو پچھلوں کو پہنچا، پھر اُن میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نیت پر اُٹھائے گا۔

۹۳۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن محمد بن علي قال سيكون عائذ بمكة يبعث اليه سبعون الفا عليهم رجل من قيس حتى اذا بلغوا الثنية دخل آخرهم ولم يخرج منها أولهم نادى جبريل يا بيداء يا بيداء يسمع مشارقها ومغاربها خذيهم فلا خير فيهم فلا يظهر على هلاكهم الا راعي غنم في الجبل ينظر اليهم حين ساخوا فيخبرهم فاذا سمع العائذ بهم خرج

۹۳۷ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے ابو زرعہ سے، کہ محمد بن علی نے فرمایا عنقریب

مکہ میں ایک پناہ لینے والا ہوگا، اس کی طرف ستر 70 ہزار کا لشکر بھیجا جائے گا، ان پر بنو قیس کا ایک آدمی (امیر) مقرر ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں گے تو اس کا آخری حصہ وہاں داخل ہوگا، حالانکہ اوّل حصہ ابھی وہاں داخل نہ ہوا ہوگا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام پکاریں گے کہ اے بیداء...........! اے بیداء! ان کی آواز مشرق اور مغرب میں سنی جائے گی........... ان کو پکڑو ان میں کوئی خیر نہیں، ان کی ہلاکت کی خبر کسی کو نہ ہوگی...........سوائے پہاڑ میں ایک چرواہے کے، جو ان کی طرف دیکھے گا، جس وقت ان کو دھنسا جائے گا۔ پھر وہ ان کی خبر دے گا۔ جب عائذ اُن کی خبر سنے گا تو نکلے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۳۸۔ حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قربات قال فاذا بلغ السفياني الذي بمصر بعث جيشا الى الذي بمكه فيخرون المدينة أشد من الجرة حتى إذا بلغوا البيداء خسف بهم

۹۳۸۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن اسود سے کہ ذی قربات نے فرمایا جب سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی جو مصر میں ہوگا تو وہ لشکر بھیجے گا اس کی طرف جو مکہ میں ہے، پھر وہ مدینہ کو بالکل ویران کر دیں گے یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء پر پہنچیں گے تو دھنسا دیئے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۳۹۔ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله ﷺ يبعث إلى مكة جيش من الشام حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم.

۹۳۹۔ ہم سے بیان کیا ہے عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شام سے مکہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ (مقام) بیداء پر ہوں گے تو دھنسا دیئے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۴۰۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يبعث جيش الى المدينة فيسخف بهم بين الجماوين ويقتل النفس الزكية

۹۴۰۔ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد العزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے، کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا۔ جس کو بعد میں پہاڑوں کے درمیان دھنسا دیا جائے گا۔ پس اسے دھنسا دیا جائے گا۔ اور ایک پاکیزہ نفس انسان کو قتل کیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۴۱۔ حدثنا الوليد عن شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال يخسف بهم فلا ينجو منهم الا رجلان من كلب اسمهما وبر ووبير تقلب وجوههما في اقفيتهما

۹۴۱۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے جابر سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا ان کو زمین میں دھنسایا جائے گا ان میں سے کوئی نہیں بچے گا سوائے دو آدمیوں کے جو کلب قبیلے کے ہوں گے ان کے نام "وبر" اور "وبیر" ہوں

گے۔ان کے چہرے پیچھے کی جانب پھیر دیئے جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۹۴۲. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا نزل جيش في طلب الذين خرجوا الى مكة فنزلوا البيداء خسف بهم ويباد بهم وهو قوله عزوجل ولو ترى اذ فزعوا فلافوت واخذوا من مكان قريب سباه من تحت أقدامهم ويخرج رجل من الجيش في طلب ناقة له ثم يرجع الى الناس فلا يجد منهم أحدا ولا يحس بهم وهو الذي يحدث الناس بخبرهم

۹۴۲ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ایک لشکر ان لوگوں کی طلب میں جو مکہ کی طرف نکلے گا، وہ (مقام) بیداء پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہلاک کئے جائیں گے۔اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے:

اور اگر تم اس وقت دیکھو جبکہ یہ کفار گھبرائے ہوئے پھریں گے۔ پھر نکل بھاگنے کی صورت نہ ہوگی، اور قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے، یعنی قدموں کے نیچے سے اور لشکر کا ایک آدمی اپنی اونٹنی کی تلاش میں نکلے گا۔ جب وہ لوگوں کے پاس آئے گا تو ان میں سے کسی کو زندہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ آدمی ہوگا جو دوسرے لوگوں کو ان کی ہلاکت کی خبر دے گا۔

✿ ✿ ✿
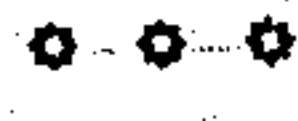
۹۴۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يوجه جيش الى المدينة في اثنا عشر ألفا فيخسف بهم بالبيداء

۹۴۳ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بارہ 12 ہزار (کی تعداد) میں آئے گا۔ پھر وہ مقام بیداء پر زمین میں دھنس جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۹۴۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبعث من أهل الكوفة بعثين بعث الى مرو وبعث الى الحجاز فيخسف بثلث بعثه الى الحجاز وثلث يمسخون يحول وجوههم بين أكتافهم يرون أدبارهم كما يرون فروجهم يمشون القهقري بأعقابهم كما كانوا يمشون بصدور أقدامهم ويبقى الثلث فيسيرون الى مكة

۹۴۴ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، انہوں نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اہل کوفہ سے دو لشکر بھیجے جائیں گے (ایک) مرو کی طرف اور (دوسرا) حجاز کی طرف، حجاز کی طرف بھیجے گئے لشکر کی ایک تہائی تعداد کو زمین میں دھنس دیئے جائے گی اور ایک تہائی تعداد کی شکلوں کو بگاڑ دیا جائے گا، ان کے چہروں کو کندھوں کے درمیان پھیر دیا جائے گا، وہ اپنے پیچھے (کی جانب) ایسا دیکھیں گے جیسے اپنے سامنے کی جانب دیکھتے ہیں، اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے کی جانب ایسے

چلیں گے جیسے اپنی قدموں کے اگلے حصے پر چلتے ہیں، اور ایک تہائی باقی رہ جائیں گے جو مکہ کی طرف چلیں گے۔

۹۴۵۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا بلغ السفياني قتل النفس الزكية وهو الذي كتب عليه فهرب عامة المسلمين من حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حرم الله تعالى بمكة فاذا بلغه ذلك بعث جندا الى المدينة عليهم رجل من كلب حتى اذا بلغوا البيداء خسف بهم وينفلت أميرهم وذكروا أنه من مذحج وقال بعضهم من كلب

۹۴۵۔ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابوعثمان نے جابر سے، کہ ابوجعفر نے فرمایا جب سفیانی پہنچے گا تو پاکیزہ نفس انسان کو قتل کرے گا اور وہ وہی ہوگا جس نے اس کے خلاف لشکر جمع کیا تھا، پھر عام مسلمان رسول ﷺ کے حرم (مدینہ منورہ) سے اللہ تعالیٰ کے حرم (مکۃ المکرمہ) کی طرف بھاگیں گے، مکہ میں جب اس کو اس کی خبر پہنچے گی تو ایک فوج مدینہ کی طرف بھیجے گا، اس پر قبیلہ کلب کا ایک آدمی امیر ہوگا، یہاں تک کہ جب (مقام) بیداء پر پہنچیں گے تو ان کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا اور ان کا امیر سست پڑ جائے گا، انہوں نے بیان کیا کہ وہ امیر قبیلہ مذحج کا ہوگا اور ان میں سے بعض نے کہا کہ قبیلہ کلب کا ہوگا۔

۹۴۶۔ حدثنا الوليد عن شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال لا ينجو منهم الا رجلان من كلب اسمهما وبر ووبير تحول وجوههما في أقفيتهما

۹۴۶۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے جابر سے، کہ ابوجعفر نے فرمایا ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا، سوائے (قبیلہ) کلب کے دو آدمیوں کے جن کے نام وبر اور وبیر ہوں گے۔ ان کے چہرے ان کی گدیوں کی جانب پھر جائیں گے۔

۹۴۷۔ حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا يفلت منهم أحد الا بشير ونذير فانه يأتي المهدي بمكة وأصحابه فيخبرهم بما كان من أمرهم ويكون شاهد ذلك في وجهه قد حول وجهه في قفاه فيصدقونه لما يرون من تحويل وجهه ويعلمون أن القوم قد خسف بهم والثاني مثل ذلك قد حول وجهه الى قفاه يأتي السفياني فيخبره بما أنزل بأصحابه فيصدقه ويعلم أنه حق لما يرى فيه من العلامة وهما رجلان من كلب

۹۴۷۔ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبداللہ تیھرتی نے عبدالسلام بن مسلمہ سے انہوں نے ابوقبیل سے فرمایا ان میں سے کوئی سست نہیں پڑے گا (لڑائی سے واپس نہیں ہوگا) مگر دو آدمی ایک خوشخبری دینے والا دوسرا ڈرانے والا، خوشخبری دینے والا

مکہ میں مہدی اور اس کے ساتھیوں کے پاس آئے گا اور اُنہیں خبر دے گا اس کی جوان کے ساتھ پیش آیا، اور اس کی دلیل اس کے چہرے میں ہوگی کہ چہرہ الٹی جانب پھر گیا ہوگا، وہ اس کی تصدیق کرلیں گے، کیونکہ اس کے چہرے کا پھر جانا دیکھ لیں گے اور جان لیں گے کہ یقیناً قوم زمین میں دھنسا دی گئی ہے، اور دوسرا (آدمی) بھی اسی جیسا ہوگا کہ اس کا چہرہ گردن کی جانب پھر گیا ہوگا، وہ سُفیانی کے پاس آئے گا اور اسے خبر دے گا اس عذاب کی جوان کے ساتھیوں پر نازل ہوا، وہ اس کی تصدیق کرے گا، اور یقین کرلے گا کہ یہ سچ ہے، جب اس میں علامت کو دیکھ لے گا۔ وہ دونوں آدمی (قبیلہ) کلب کے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۴۸. حدثنا أبو عمر البصري عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله قال يقول الله تعلى يا بيداء بيدي باهلک فتبيد بهم الا رجل من بجيلة يحول الله وجهه الى قفاه ليخبر الناس بامرهم

﴿۹۴۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے اُبو عمر بصری نے عبدالوہاب بن حسین سے، اُنہوں نے محمد بن ثابت سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے حارث سے، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اُے بیداء! اپنے اہل کو ہلاک کردے، وہ مقامِ بیداء اُنہیں ہلاک کردے گا، سوائے قبیلہ بجیلہ کے ایک آدمی کے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو اس کی الٹی جانب پھیر دے گا۔ تاکہ وہ لوگوں کو ان لشکر والوں کے معاملے کی خبر دے۔

۞ ۞ ۞

۹۴۹. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال لا نجو منهم أحد الا رجل واحد يحول الله وجهه الى قفاه فيمشي كمشيته كان مستويا بين يديه

﴿۹۴۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، کہ اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں بچے گا سوائے ایک آدمی کے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو الٹی جانب پھیر دے گا۔ وہ الٹی چال چلے گا جیسے سیدھا چلتا تھا۔

۞ ۞ ۞

دُوسرا باب:

باب آخر من علامات المهدي في خروجه

حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات

۹۵۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سمع أبا فراس سمع عبدالله بن عمرو ويقول اذا خسف بجيش بالبيداء فهو علامة خروج المهدي

﴿۹۵۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابنِ لہیعہ سے، انہوں نے فلاں معافری سے انہوں نے سنا ابوفراس سے، کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کہ جب (مقامِ) بیداء پر لشکر کو دھنسا دیا جائے گا تو یہی خروجِ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت ہے۔

۹۵۱. حدثنا ابن المبارك وابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن علي بن عبدالله بن عباس قال لا يخرج المهدي حتى تطلع الشمس آية

﴿۹۵۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن المبارک اور ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، کہ علی بن عبداللہ بن عباس نے فرمایا (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

۹۵۲. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبيدالله بن يزيد بن السندي عن كعب قال علامة خروج المهدي ألوية تقبل من المغرب عليها رجل أعرج من كندة

﴿۹۵۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے محمد بن عبداللہ بن یزید بن سیدی سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے ان پر ایک لنگڑا آدمی (امیر) مقرر ہوگا جو قبیلہ کندہ کا ہوگا۔

۹۵۳. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبدالرحمن العكلي عن أبي هريرة رضى الله عنه قال يخرج السفياني والمهدي كفرسي رهان فيغلب السفياني على ما يليه والمهدي على ما يليه قال فطر وقال ابو جعفر يقوم المهدي سنة مائتين

﴿۹۵۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے حسن بن عبدالرحمن عکلی سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا سفیانی اور مہدی شرط لگانے کے دو گھوڑوں کی طرح نکلیں گے پس سفیانی غالب ہوگا ان

پر جو اس کے قریب ہوں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام ان پر غالب آئیں گے ان پر جو اس کے قریب ہوں گے، فطر (راوی) نے کہا کہ ابو جعفر نے کہا کہ مہدی کا ظہور دوسو (200) میں ہوگا۔

۹۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن الزهري قال في ولاية السفياني الثاني ترى علامة في السماء

﴿۹۵۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرے سُفیانی کی ولایت اور حکومت میں تُو آسمان میں ایک علامت دیکھے گا۔

۹۵۵. حدثنا يحي بن اليمان عن يحي بن سلمة عن أبيه عن أبي صادق قال لا يخرج المهدي حتى يقوم السفياني على أعوادها

﴿۹۵۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے یحییٰ بن مسلمہ، سے انہوں نے اپنے والد سے، کہ ابوصادق نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سُفیانی اس کی لکڑیوں (یعنی منبر) پر کھڑا نہ ہو۔

۹۵۶. حدثنا يحي بن اليمان عن هارون بن هلال عن أبي جعفر قال لا يخرج السفياني حتى ترقى الظلمة

﴿۹۵۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے ہارون بن ہلال سے، کہ ابوجعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ تاریکی نہ پھیل جائے۔

۹۵۷. حدثنا يحي بن اليمان عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال لا يخرج المهدي حتى يكفر بالله جهرة

﴿۹۵۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے کہ مطر الوراق سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلم کھلا کفر نہ ہونے لگے۔

۹۵۸. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن ابن سيرين قال لا يخرج المهدي حتى يقتل من كل تسعة سبعة

﴿۹۵۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ضمرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن شوذب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ ہر نو (9) (آدمیوں) میں سے سات (7) کو قتل نہ کر دیا جائے۔

۹۵۹. حدثنا يحي بن اليمان عن كيسان الرواسي القصار وكان ثقة قال حدثني مولاي قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول لا يخرج المهدي حتى يقتل ثلث ويموت ثلث ويبقى ثلث

﴿۹۵۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے کیسان رواسی قصار سے، اور وہ ثقہ (راوی) تھے فرمایا میرے آقا نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ فرمارہے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک تہائی لوگ قتل نہ ہو جائیں اور ایک تہائی مر جائیں اور ایک تہائی باقی بچ جائیں۔

٩٦٠. حدثنا ابن اليمان عن شيخ من بني فزارة عمن حدثه عن علي قال لا يخرج المهدي حتى يبصق بعضكم في وجه بعض

﴿۹۶۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن یمان نے بنوفزارہ کے ایک شیخ سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ تم ایک دوسرے کے منہ پر تھوکنے نہ لگو)۔

٩٦١. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سمع أبا فراس سمع عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما يقول علامة خروج المهدي اذا خسف بجيش بالبيداء فهو علامة خروج المهدي

﴿۹۶۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلاں معافری سے، انہوں نے سُنا ابوفراس سے، کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خروج حضرت مہدی علیہ السلام کی علامت یہ ہے کہ (مقام) بیداء پر لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہی خروج مہدی کی علامت ہے۔

٩٦٢. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اجتماع الناس على المهدي سنة أربع ومائتين قال ابن لهيعة بحساب العجم ليس بحساب العرب

﴿۹۶۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے فرمایا لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس جمع ہونا سن دوسو چار 204 میں ہوگا، ابن لہیعہ نے کہا کہ عجم کے حساب سے نہ کہ عرب کے حساب سے۔

٩٦٣. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر رضی الله عنه قال علامة المهدي اذا انساب عليكم الترك ومات خليفتكم الذي يجمع الأموال ويستخلف بعده ضعيف فيخلع بعد سنتين من بيعته ويخسف بغربي مسجد دمشق وخروج ثلاثة نفر بالشام وخروج أهل المغرب الى مصر وتلك أمارة السفياني

﴿۹۶۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابوزرعہ نے ابن زریر سے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ جب تُرک تم پر غلبہ حاصل کر لیں

گے اورتمہارا خلیفہ مَر جائے گا وہ جو اَموال کو جمع کرتا ہے اوراس کے بعد کمزور (شخص) کو خلیفہ بنادیا جائے گا پھر وہ دوسال کے بعداس کی بیعت سے نکل جائے گا اور مسجدِ دمشق کی مغربی جانب زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور تین آدمیوں کا نکلنا شام میں اور اہلِ مغرب کا مصر کی طرف نکلنا اور وہ سُفیانی کی اَمارت ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۹٦۴. وأخبرت عن ابن عياش عن سالم بن عبدالله عن أبي محمد عن رجل من أهل المغرب قال لا يخرج المهدي حتى يخرج الرجل بالجارية الحسناء الجملاء فيقول من يشتري هذه بوزنها طعاما ثم يخرج المهدي

۹٦۴ اور مجھے خبر دی گئی ہے ابن عیاش سے، ان کو سالم بن عبداللہ سے، ان کو اَبو محمد سے، کہ اَہلِ مغرب کے ایک آدمی نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہیں ہوگا جب تک ایک آدمی حسین وجمیل باندی کو لے کر نہ نکلے گا اور کہے کہ کون اس کو اس کے وزن کے برابر غلے سے خریدے گا۔ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۹٦۵. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رُومان عن علي رضي الله عنه قال اذا نادى مناد من السماء ان الحق في آل محمد فعند ذلک يظهر المهدي على أفواه الناس ويشربون حبه ولا يكون لهم ذكر غيره

۹٦۵ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبو قبیل سے، اُنہوں نے ابو رومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یقیناً حق آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں ہے۔ اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ لوگوں کے دل اُن کی محبت سے بھرے ہوں گے۔ اوران کے لئے ان کے سوا کوئی اور رہنما نہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۹٦٦. حدثنا المعتمر بن سليمان عن رجل عن عمار بن محمد عن عمر بن علي أن عليا قال تكون فتن ثم تكون جماعة على راس رجل من أهل بيتي ليس له عندالله خلاق فيقتل أو يموت فيقوم المهدي

۹٦٦ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے ایک آدمی سے، اُنہوں نے عمار بن محمد سے، اُنہوں نے عمر بن علی سے کہ یقیناً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتنے ہوں گے۔ پھر ایک جماعت میرے اہلِ بیت میں سے ایک ایسے آدمی کے ماتحت ہوگی کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حصہ نہ ہوگا، اُسے قتل کر دیا جائے گا یا وہ مر جائے گا۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۹٦۷. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن بعض أصحابه قال لا يخرج المهدي حتى لا يبقى قيل ولا ابن قيل الا هلک والقيل الراس

۹٦۷ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ضمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ابن شوذب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے اپنے بعض

ساتھیوں سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں ظاہر ہوں گے۔ یہاں تک کہ قیل جو کہ سردار ہے۔ وہ اور اس کا بیٹا باقی نہ رہے۔

۹۶۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال يملك رجل من بني هاشم فيقتل بني أمية حتى لا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية فيقتل لكل رجل اثنين حتى لا يبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

۹۶۸۔ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، کہ ابوقبیل سے فرمایا بنی ہاشم کا ایک آدمی سردار ہو گا جو بنوامیہ کے تمام افراد کو ان کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ خواتین کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا پھر حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔

۹۶۹. حدثني غير واحد عن ابن عياش عن يحي بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحسر الفرات عن جبل من ذهب وفضة فيقتل عليه من كل تسعة سبعة فان أدر كتموه فلا تقربوه

۹۶۹۔ مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا ہے ابن عیاش، سے انہوں نے یحیٰی بن ابوعمر سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ ﷺ دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو (9) میں سے سات (7) آدمی قتل کئے جائیں گے، جب تم اسے پاؤ تو اس کے قریب نہ ہو جاؤ۔

۹۷۰. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثني جنيد بن ميمون عن ضراز بن عمرو عن أبي هريرة قال تدوم الفتنة الرابعة اثنا عشر عاما تنجلي حين تنجلي وقد أحسرت الفرات عن جبل من ذهب فيقتل عليه من كل تسعة سبعة

۹۷۰۔ ہم سے بیان کیا ہے عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے جندب بن میمون نے صراح بن عمر سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا چوتھا فتنہ بارہ (12) سال تک رہے گا، اور دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ کو ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو (9) میں سے سات 7 افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔

۹۷۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال تكون ناحية الفرات في ناحية الشام أو بعدها بقليل مجتمع عظيم فيقتتلون على الأموال فيقتل من كل تسعة سبعة وذلك بعد الهدة والواهية في شهر رمضان وبعد العراق ثلاث رايات يطلب كل واحد منهم الملك لنفسه فيهم رجل اسمه عبدالله

۹۷۱۔ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا: فرات کے کنارے یا شام کے کنارے پر ایک بڑا اجتماع ہوگا، وہ مال کی خاطر لڑیں گے۔ ان کے ہر نو (9) میں سے سات (7) افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔ یہ رمضان کے مہینے میں دھماکے اور شگاف ڈالنے کے بعد ہوگا۔ اور جب تین جھنڈے الگ الگ ہو جائیں گے۔ پھر ان میں سے ہر ایک اپنے لئے حکومت چاہے گا۔ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام "عبداللہ" ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۹۷۲. حدثنا يحي بن سعيد عن ضرار بن عمرو عن اسحاق ابن أبي فروة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة الرابعة ثمانية عشر عاما ثم تنجلي حين تنجلي وقد انحسر الفرات عن جبل ذهب تكب عليه الأمة فيقتل عليه من كل تسعة سبعة

۹۷۲ ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی بن سعید نے ضرار بن عمر سے، انہوں نے اسحٰق بن ابوفروة سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوتھا فتنہ آٹھ (8) سال تک رہے گا۔ اور دریائے فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کر دے گا، اُمّت اس پر ٹوٹ پڑے گی، پھر اس پر ہر نو (9) میں سے آٹھ (8) افراد قتل کر دیئے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

علامة أخرى عند خروج المهدي

خُروجِ حضرت مہدی علیہ السلام کی دُوسری نشانی

۹۷۳. حدثنا ابن المبارك وعبدالرزاق عن معمر عن رجل عن سعيد بن المسيب قال تكون فتنة كان أولها لعب الصبيان كلما سكنت من جانب طمت من جانب فلا تتناهى حتى ينادي مناد من السماء الا أن الأمير فلان وفتل ابن المسيب يديه حتى انهما لتنقصان فقال ذلكم الأمير حقا ثلاث مرات

۹۷۳ ہم سے بیان کیا ہے ابن مبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے کہ سعید ابن میتب نے فرمایا ہر فتنہ ہوگا۔ اس کا اوّل حصہ بچوں کے کھیل کی طرح ہوگا۔ جب بھی ایک جانب سے کم ہوگا تو دوسری جانب سے تیز (زیادہ) ہو جائے گا، پھر یہ فتنے ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! (سنو!) یقیناً فلاں امیر ہے ابن مُسیب نے اپنے دونوں ہاتھ لپیٹ دیئے، پھر فرمایا کہ یہ تمہارا امیر ہے، یقیناً (سچ) تین دفعہ فرمایا۔

٭ ٭ ٭

۹۷۴. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ينادي مناد من السماء الا ان الحق في آل محمد وينادي مناد من الأرض الا ان الحق في آل عيسى او قال العباس انا أشك فيه وانما الصوت الأسفل من الشيطان ليلبس على الناس شك أبو عبدالله نعيم

۹۷۴ ہم سے بیان کیا ہے سعید اُبو عثمان نے جابر سے، کہ اُبو جعفر سے فرمایا: ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار احق آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں ہے، اور ایک پکارنے والا زمین سے پکارے گا کہ خبردار احق آلِ عیسیٰ (عیسیٰ علیہ السلام) میں ہے۔ یا عباس نے فرمایا کہ مجھے اس میں شک ہے، نچلی پکار (زمین والی) شیطان کی ہوگی تاکہ لوگوں پر (معاملہ) خلط ملط کر دے حضرت عبداللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس بارے میں شک ہے۔

٭٭٭

۹۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن ابن شهاب قال يؤمر من آل أبي سفيان الثاني أمير على الموسم ويبعث معه بعثا فاذا كانوا بالموسم سمعوا مناديا من السماء الا ان الأمير فلان وينادي مناد من الأرض كذب وينادي مناد من السماء صدق فيطول ذلک فلا يدرون أيهما يتبعون وانما يصدق من في السماء الصوت الثاني الذي ينادئ من السماء أول مرة فاذا سمعتم ذلک فاعلموا ان كلمة الله هي العليا و كلمة الشيطان هي السفلى

۹۷۵ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا: ابوسفیان ثانی کے آل میں سے (حج) کے لیے ایک اُمیر مقرر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ موسم (حج) پر پہنچیں گے تو سُنیں گے کہ آسمان سے ایک پکارنے والے کی پکار کہ خبردار اُمیر فلاں (شخص) ہے اور زمین سے ایک پکارنے والا کہے گا کہ اس نے جھوٹ بولا اور آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ اس نے سچ کہا یہ معاملہ طویل ہو جائے گا۔ لوگوں کو پتہ نہ چلے گا کہ کس بات کی پیروی کریں، یقیناً آسمان والا دوسری آواز (پکار) کی تصدیق کرے گا جس نے آسمان سے پہلی دفعہ پکارا تھا کہ جب تم یہ سُنو تو یقین کرلو کہ اللہ کا کلمہ اور شیطان کا کلمہ پست ہے۔

٭٭٭

۹۷۶. حدثنا ابن وهب عن اسحاق عن يحي التيمي عن المغيرة بن عبدالرحمن عن أمه كانت قديمة قال قلت لها في فتنة ابن الزبير ان هذه الفتنة يهلک فيها الناس فقالت كلا يا بني ولكن بعدها فتنة يهلک فيها الناس لا يستقيم أمرهم حتى ينادي مناد من السماء عليكم بفلان

۹۷۶ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے اسحٰق سے، اُنہوں نے یحییٰ تیمی سے اُنہوں نے مغیرۃ بن عبدالرحمٰن سے، اُنہوں نے اپنی ماں سے جو ابتدائی دور میں مسلمان ہوئی تھی، فتنہ زُبیر کے متعلق کہا کہ یقیناً اس فتنے میں لوگ ہلاک ہوں گے، تو اس نے کہا کہ ہرگز نہیں اے میرے بیٹے! لیکن اس کے بعد ایک فتنہ ہوگا جس میں لوگ ہلاک کر دیے جائیں گے، ان کا معاملہ ختم نہیں ہوگا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں تمہارا اُمیر ہے۔

٭٭٭

۹۷۷. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحي عن محمد بن بشر بن هشام عن ابن المسيب قال تكون فتنة بالشام كان أولها لعب الصبيان ثم لا يستقيم أمر الناس على شيء

ولا تكون لهم جماعة حتى ينادي منادي من السماء عليكم بفلان وتطلع كف يشير

۹۷۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے اسحٰق بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن ہشام سے، کہ ابن میتب سے فرمایا: شام میں ایک فتنہ ہوگا جو ابتدا میں بچوں کے کھیل کی طرح معمولی ہوگا لوگوں کا معاملہ کسی ایک چیز پر نہیں ٹھہرے گا اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی، یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں کو امیر بنالو ،ور بشارت دینے والے کی ہتھیلی ظاہر ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۹۷۸. حدثنا ابن وهب عن عياض بن عبدالله الفهري عن محمد بن يزيد بن المهاجر عن ابن المسيب نحو الا أنه قال ينادي منادي من السماء أمير كم فلان

۹۷۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے عیاض بن عبداللہ فہر سے، انہوں نے محمد بن یزید بن مہاجر سے کہ ابن میتب سے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۷۹. قال عياض وأخبرنا محمد بن المنكدر سمع عبدالملك بن مروان يذكر عن رجل من علمائهم نحوه

۹۷۹﴾ عیاض نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے، انہوں نے سنا عبدالملک بن مروان سے، جو یہ بیان کر رہے تھے کہ ان کے کسی عالم نے بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۸۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن عنبسة القرشي عن مسلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المحرم ينادي مناد من السماء ألا ان صفوة الله من خلقه فلانا فاسمعوا له واطيعوا في سنة الصوت والمعمعة

۹۸۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے عیینہ قرشی سے، انہوں نے سلمہ بن ابو سلمہ سے ہو کہ شہر بن حوشب سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہنگاموں اور فتنوں کے سال حرم میں ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار اللہ تعالیٰ کا مخلص دوست اس کی مخلوق میں سے فلاں شخص ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

٭ ٭ ٭

۹۸۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن عبدالله بن زرير عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال اذا قتل النفس الزكية واخوه بمكة ضيعة نادى مناد من السماء ان أمير كم فلان وذلك المهدي الذي يملأ الأرض حقا وعدلا

۹۸۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابو زرعہ نے عبداللہ بن زریر سے، کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب پاکیزہ نفس شخص اور اس کے بھائی کو مکہ میں ناحق قتل کیا جائے گا تو ایک پکارنے والا

آسمان سے پکارے گا آسمان سے کہ یقیناً تمہارا امیر فلاں شخص ہے، اور وہی حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جو زمین کو سچائی اور انصاف سے بھر دیں گے۔

۹۸۲. حدثنا أبو اسحاق الأقرع حدثني أبو الحكم المدني قال حدثني يحي بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال تكون فرقة واختلاف حتى يطلع كف من السماء وينادي مناد الا ان أمير كم فلان

۹۸۲ ہم سے بیان کیا ہے ابو اسحق اقرع نے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابوالحکم مدنی نے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے یحییٰ بن سعید نے کہ سعید بن میسب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرقہ بازی اور اختلاف ہوگا یہاں تک کہ ایک ہتھیلی آسمان سے ظاہر ہوگی اور ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں ہے۔

۹۸۳. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضى الله عنه قال بعد الخسف ينادي مناد من السماء ان الحق في آل محمد في أول النهار ثم ينادي مناد في آخر النهار ان الحق في ولد عيسى وذلک نحوه من الشيطان

۹۸۳ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دھنسنے کے بعد آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق آل حضرت محمد (ﷺ) میں ہے یہ پکار دن کے ابتدائی حصے میں ہوگی۔ پھر دن کے آخری حصہ میں پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق اولادِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہے، اور یہ پکار شیطان کی طرف سے ہوگی۔

۹۸۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال اذا التقى السفياني والمهدي للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء ألا ان أولياء الله أصحاب فلان يعني المهدي قال الزهري وقالت أسماء بنت عميس ان أمارة ذلک اليوم أن كفا من السماء مدلاة ينظر اليها الناس

۹۸۴ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے، انہوں نے زُہری سے، کہ انہوں نے فرمایا جب دن سفیانی اور حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو اُس دن آسمان سے ایک آواز سُنی جائے گی کہ خبردار! یقیناً اللہ کے دوست فلاں یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی ہیں، زُہری نے کہا کہ اسماء بنت عمیس نے کہا کہ یقیناً اس دن کی نشانی یہ ہے کہ آسمان سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوگی جس کی طرف لوگ دیکھیں گے۔

۹۸۵. حدثنا الحكيم بن نافع عن جراح وعن أرطاة قال اذا كان الناس بمعنى وعرفات نادى مناد بعد أن تحاذب القبائل الا ان امير كم فلان ويتبعه صوت آخر الا انه قد كذب

ويتبعه صوت آخر الا أنه قد صدق فيقتتلون قتالا شديدا فجل سلاحهم البراذع وهو جيش البراذع وعند ذلک ترون كفا معلمة في السماء ويشتد القتال حتى لا يبقى من أنصار الحق الا عدة أهل بدر فيذهبون حتى يبايعون صاحبهم

۹۸۵ ہم سے بیان کیا ہے حکیم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے ارطاۃ سے کہ انہوں نے فرمایا جب لوگ منیٰ اور عرفات میں ہوں گے تو قبائل کے جمع ہونے کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار تمہارا امیر فلاں شخص ہے اس کے پیچھے ایک آواز آئے گی کہ اس نے جھوٹ بولا اور اس کے پیچھے دوسری آواز آئے گی کہ اس نے سچ کہا۔ لوگ آپس میں سخت لڑائی کریں گے۔ ان کے بڑے ہتھیار پالان کے نیچے بچھائے جانے والے کمبل ہوں گے اور وہ کمبلوں والا لشکر ہوگا۔ اور اس دوران تم آسمان میں سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوتے دیکھو گے اور سخت لڑائی ہوگی۔ حق کے مددگاروں میں سے کوئی باقی نہیں بچے گا مگر اتنی تعداد میں جو اہلِ بدر کی تھی (یعنی 313) پھر وہ اپنے امیر کی بیعت کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔

إجتماع الناس بمكة وبيعتهم للمهدي فيها وما يكون تلك السنة بمكة من الاختلاط والقتال وطلبهم المهدي بعد القتال واجتماعهم عليه.

لوگوں کا مکہ میں جمع ہونا اور وہاں لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا

۹۸۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن عبدالملك بن ابي سليمان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحازب القبائل وعامئذ ينتهب الحاج فتكون ملحمة بمنى فيكثر فيها القتلى وتسفک فيها الدماء حتى تسيل دماؤهم على عقبة الجمرة حتى يهرب صاحبهم فيؤتى به بين الركن والمقام فيبايع وهو كاره ويقال له ان أبيت ضربنا عنقک فيبايعه مثل عدة أهل بدر يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض

۹۸۶ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف مقدسی نے، انہوں نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ (کے مہینے) میں قبائل جمع ہوں گے اور حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ منیٰ میں سخت جنگ ہوگی، اس میں مقتولین بہت زیادہ ہوں گے اور اس میں خون بہایا جائے گا یہاں تک کہ ان کا خون جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) پر بہے گا، یہاں تک کہ ان کا ساتھی بھاگے گا جسے رُکن (یمانی) اور مقام (ابراہیم)

کے درمیان لایا جائے گا، پھر اس کی بیعت کی جائے گی حالانکہ وہ اُسے ناپسند کرے گا اور اُسے کہا جائے گا کہ اگر تُو نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم تیری گردن ماردیں گے، وہ اس کی بیعت کریں گے جو اہلِ بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ (یعنی 313) اس سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے۔ ✿...✿...✿

۹۸۷۔ قال أبو يوسف فحدثني محمد بن عبيدالله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال يحج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فبينما هم نزول بمنى اذ أخذهم كالكلب فثارت القبائل بعضهم الى بعض فاقتتلوا حتى تسيل العقبة دما فيفزعون الى خيرهم فيأتونه وهو ملصق وجهه الى الكعبة يبكي كأني أنظر اليه والى دموعه فيقولون هلم فانبايعک فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فنبايع كرها فان أدر كتموه فبايعک فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فيبايع كرها فان أدر كتموه فبايعوه فانه المهدي في الأرض والمهدي في السماء

۹۸۷﴾ ابو یوسف نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن شعیب سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لوگ امام کے بغیر حج کریں گے اور عرفات جائیں گے۔

پھر وہ منٰی میں ٹھہریں گے اچانک وہ کتوں کی طرح ایکدوسرے کے خلاف ہوں گے اور قبائل ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر آپس میں لڑیں گے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر خون بہے گا۔ وہ گھبرا کر اپنے میں سے بہتر شخص کے پاس جائیں گے جو اپنے چہرے کو کعبہ کے ساتھ لگائے ہوئے ہوگا اور رُو رہا ہوگا اور گویا مَیں ابھی اس کی طرف اور اس کے آنسوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ کہیں گے کہ آؤ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں؟ وہ کہے گا کہ تمہارا ناس ہو اس عہد کی وجہ سے جو تم نے توڑ دیا اور کتنا زیادہ خون تم نے بہایا! اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کی بیعت کی جائے گی، اگر تم نے اُسے پالیا تو اس سے بیعت کرو، یقیناً یہی آسمان اور زمین میں حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ✿...✿...✿

۹۸۸۔ حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب قال في ذي القعدة تتحاز فيها القبائل الى قبائلها وذوالحجة ينهب الحاج فيها والحرم وما المحرم

۹۸۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے صدقہ بن زید سے، اُنہوں نے قتادہ سے، اُنہوں نے سعید بن میتب سے، کہ اُنہوں نے فرمایا ذی قعدہ (مہینہ) میں قبائل ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حرم میں لوٹ مار ہوگی، اور محرم میں تو کیا کچھ ہوگا! ✿...✿...✿

۹۸۹۔ قال الوليد واخبرني عنبسة القرشي عن سلمة بن أبي سلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحازب القبائل وفي ذي الحجة ينهب الحاج وفي المحرم ينادي مناد من السماء

۹۸۹﴾ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی عینہ قرشی نے سلمہ بن أبی سلمہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ذی قعدہ میں قبائل آپس میں ہوں گے اور ذی قعدہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محرم میں آسمان سے پکارنے والا پکارے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۹۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعطي عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط سمع ابن عباس رضى الله عنه يقول يبعث الله تعالى المهدي بعد اياس وحتى يقول الناس لا مهدي وانصاره ناس من أهل الشام عدتهم ثلثمائة وخمسة عشر رجلا عدة أصحاب بدر يسيرون اليه من الشام حتى يستخرجوه من بطن مكة من دار عند الصفا فيبايعونه كرها فيصلي بهم ركعتين صلاة المسافر عند المقام ثم يصعد المنبر

۹۹۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے ابوعبداللہ سے، انہوں نے ولید بن ہشام معیطی سے، انہوں نے أبان بن ولید بن عقبہ بن أبی معیط سے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ لوگوں کے مایوس اور منتشر ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو بھیجے گا پھر اہل شام میں سے کچھ لوگ جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر (313) ہوگی مہدی علیہ السلام کی تلاش میں شام سے چلیں گے، اور اندرونِ مکّہ دار صفا سے کراہ کی زبردستی بیعت کریں گے، جو اس وقت مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد منبر پر تشریف لائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۹۱. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبدالرحمن العكلي عن أبي هريرة رضى الله عنه قال يبايع المهدي بين الركن والمقام لا يوقظ نائما ولا يهريق دما

۹۹۱﴾ ہم سے بیان کیا أبو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے حسن بن عبدالرحمٰن عکلی سے، کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رُکنِ یمانی اور مقام (ابراہیم) کے درمیان مہدی علیہ السلام کی بیعت کی جائے گی مگر اس موقع پر نہ تو سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۹۲. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال ينادي تلك السنة مناديان مناد من السماء وألا ان الأمير فلان وينادي مناد من الأرض كذب فيقتتل انصار الصوت الأسفل حتى أن أصول الشجر ليخضب دما وذلك اليوم الذي قال عبدالله بن عمرو جيش يسمى جيش البراذع يشقون البراذع فيتخذونها مجانا قد فيومئذ لا يبقى من انصار ذلك الصوت الأعلى الا عدة أهل بدر للثمائة وبضعة عشر رجلا فينصرون ثم ينصرفون الى صاحبهم فيجدونه ملصقا ظهره الى الكعبة ترعد فرائصه يتعوذ بالله من شرما يدعونه اليه فيكرهونه على البيعة ويرجع أنصار الصوت الأسفل الى الشام فيقولون قاتلنا قوما ما

رأينا مثلهم قط والماهم شر ذمة قليلة

۹۹۲﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے شیخ سے، انہوں نے زُہری سے کہ انہوں نے فرمایا: اسی سال دومنادی والے پکاریں گے ایک آسمان سے کہ امیر فلاں آدمی ہے اور زمین سے پکارنے والا پکارے گا کہ اس نے جھوٹ بولا، تو نیچے سے آواز دینے والے کے مددگاروں کو قتل کیا جائے گا، یہاں تک کہ درختوں کی جڑیں خون آلود ہو جائیں گے، عبداللہ بن عمرو نے کہا، یہ وہ دن ہوگا کہ ایک لشکر ہوگا جس کو لشکر "براذع" کہتے ہیں، وہ اپنے کمبلوں کو پھاڑ کر اس سے ڈھال بنائیں گے۔ پھر اس دن اوپر والے منادی کے مددگار نہیں رہیں گے مگر اہلِ بدر کی تعداد کے برابر، اور اہلِ بدر کی تعداد تین سو (300) سے کچھ اوپر ہے۔ پھر یہ لوگ ان کی مدد کریں گے، پھر اپنے ساتھی کی طرف لوٹیں گے، تو اس کو اپنی پشت کے ساتھ کعبہ سے لپٹا ہوا پائیں گے جس کے شانے کا گوشت حرکت کرے گا، وہ پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ کی اس چیز کے شر سے جس کی طرف یہ لوگ اُسے بلا رہے ہیں، تو اس کو (آخرکار) بیعت پر مجبور کریں گے، اور نیچے زمین سے آواز دینے والے کے مددگار شام کی طرف لوٹیں گے اور کہیں کہ ہم ایسی قوم کے ساتھ لڑے ہیں کہ اس جیسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی، اور یہ نیچے والوں کی بہت تھوڑی جماعت ہوگی۔

۰ ۰ ۰

۹۹۳ حدثنا معتمر بن سليمان عن الأخضر بن عجلان عن عطاء بن زهير بن فزارة العامري عن أبيه عن عبدالله بن عمرو قال أما انها ستكون فتنة والناس يصلون معا ويحجون معا ويعرفون معا ويضحون معا ثم تهيج فيهم كالكلب فيقتتلون حتى تسيل العقبة دما وحتى يرى البريء أن براء ته لن تنجيه ويرى المعتزل أن اعتزاله لن ينفعه ثم يستكرهون رجلا شابا مسندا ظهره بالركن ترعد فرائصه يقال له المهدي في الأرض وهو المهدي في السماء فمن أدركه فليتبعه

۹۹۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے اخضر بن عجلان سے، انہوں نے عطاء بن زہیر بن فزارۃ عامری سے، انہوں نے اپنے والد سے، کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: عنقریب فتنے بر پا ہوں گے اور لوگ ایک ساتھ نماز پڑھیں گے، حج کریں گے اور ایک ساتھ عرفات میں جمع ہوں گے، ایک ساتھ قربانی کریں گے۔ پھر وہ کتوں کی طرح آپس میں لڑیں گے یہاں تک کہ خون بہے گا جمرۂ عقبہ پر اور اس سے بیزار ہونے والا سمجھے گا کہ اس کی بیزاری اُسے کبھی نہیں بچائے گی اور کنارہ کشی اختیار کرنے والا سمجھے گا کہ اس کی کنارہ کشی اسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ پھر ایک نوجوان کو، جو مہدی ہوگا، رکن یمانی سے پیٹھ لگائے ہوگا، اس کے کندھے حرکت کرتے ہوں گے، سب لوگ اسے زبردستی اپنا امیر بنالیں گے۔ یہی وہ مہدی ہے جو زمین اور آسمان دونوں میں مہدی ہوگا۔ جو شخص اُسے دیکھ لے اُسے چاہیے کہ اس کی پیروی کرے۔

۹۹۴ حدثنا ابن ثور عبدالرزاق عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخرج من المدينة الى مكة فيستخرجه الناس من بينهم فيبايعونه بين الركن والمقام وهو كاره

﴿۹۹۴﴾ ہم سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہ (مہدی) مدینہ سے مکّہ کی طرف نکلے گا۔ لوگ اپنے آپس میں اس کو نکالیں گے اور اس سے بیعت کریں گے رُکنِ (یمانی) اور مقامِ (ابراہیم) کے درمیان حالانکہ وہ اس منصب کو ناپسند کرے گا۔

٭٭٭

۹۹۵. حدثنا عبدالوهاب الثقفي عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي الجلد قال تاتيه امارته هنيا وهو في بيته.

﴿۹۹۵﴾ ہم سے بیان کیا عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوجلد سے، انہوں نے فرمایا کہ ان (مہدی) کو اس کی امارت آسانی سے ملے گی اور وہ اپنے گھر میں ہوں گے۔

٭٭٭

۹۹۶. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا هزمت الرايات السود خيل السفياني التي فيها شعيب بن صالح تمني الناس بالمهدي فيطلبونه فيخرج من مكة ومعه راية النبي صلى الله عليه وسلم فيصلي ركعتين بعد أن يئس الناس من خروجه لما طال عليهم من البلاء فاذا فرغ من صلاته انصرف فقال أيها الناس الح البلاء بامة محمد صلى الله عليه وسلم وبا اهل بيته خاصة قهرنا وبغي علينا.

﴿۹۹۶﴾ ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا جب کالے جھنڈے (والے) سفیانی کے لشکر سے شکست کھا کر بھاگیں گے اور ان میں شعیب بن صالح بھی ہوں گے تو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کی تمنا کریں گے، پس لوگ ان کی تلاش میں نکلیں گے، مہدی مکّہ سے نکلے گا اور اس کے پاس نبی کریم ﷺ کا جھنڈا ہوگا، وہ دو رکعت نماز پڑھے گا۔ لوگ ان کے ظاہر ہونے سے نا اُمید ہو چکے ہوں گے کیونکہ لوگوں پر مصائب نازل ہوئے ہوں گے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوگا تو کہے گا کہ اے لوگو! اس مصیبت کو دُور کرنے کے لئے اور اے (حضرت) محمد ﷺ کی اُمت! اور اے ان کے اہلِ بیت! میرے ساتھ شامل ہو جاؤ! اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں مغلوب کیا اور ہم پر ظلم (اور سرکشی) کی۔

٭٭٭

۹۹۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بن سعد عن عياش بن العباس القتباني عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال يخرج ثلاثة نفر من قريش الى مكة من جيش السفياني منظور اليهم فاذا بلغهم الخسف اجتمعوا بمكة لأولئك النفر الثلاثة من البلاد فيبايع أحدهم كرها

۹۹۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، انہوں نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عیاش بن عباس قطبانی سے، اس سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قریش کے تین آدمی مکّہ کی طرف سُفیانی کے لشکر سے نکلیں گے، جوان کے ہاں معزز ہوں گے، جب ان کو ان (لشکرِ سُفیانی) کے دھنسنے کی اِطلاع پہنچے گی تو ان تین آدمیوں کے لئے شہروں کے (لوگ) جمع ہو جائیں گے تو ان میں سے ایک کے ہاتھ زبردستی بیعت کریں گے۔

٭٭٭
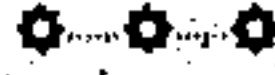
۹۹۸. حدثنا عبدُالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يستخرج المهدي كارها من مكة من ولد فاطمة فيبايع

۹۹۸﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، انہوں نے علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کو مکّہ سے زبردستی نکالا جائے گا وہ اَولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوگا۔ لوگ اس کی بیعت کریں گے۔

٭٭٭
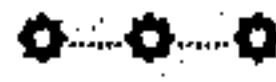
۹۹۹. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ثم يظهر المهدي بمكة عند العشاء ومعه راية رسول الله صلى الله عليه وسلم وقميصه وسيفه وعلامات ونور وبيان فاذا صلى العشاء نادى بأعلى صوته يقول أذكركم الله أيها الناس ومقامكم بين يدي ربكم فقد اتخذ الحجة وبعث الأنبياء وانزل الكتاب وأمركم أن لا تشركوا به شيئا وأن تحافظوا على طاعته وطاعة رسوله وأن تحيوا ما أحيا القرآن وتميتوا ما أمات وتكونوا أعوانا على الهدى ووزرا على التقوى فان الدنيا قد دنا فناؤها وزوالها وأذنت بالوداع فالي أدعوكم الى الله والى رسوله والعمل بكتابه وامانة الباطل واحياء سنته فيظهر في ثلثمائة وثلاثة عشر رجلا عدة أهل بدر على غير ميعاد قزعا كقزع الخريف رهبان بالليل أسد بالنهار فيفتح الله للمهدي أرض الحجاز ويستخرج من كان في السجن من بني هاشم وتنزل الرايات السود الكوفة فيبعث بالبيعة الى المهدي ويبعث المهدي جنوده في الآفاق ويميت الجور وأهله وتستقيم له البلدان ويفتح الله على يديه القسطنطينية

۹۹۹﴾ ہم سے بیان کیا سعید بن ابو عثمان نے، انہوں نے جابر سے، ابو جعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے مکّہ میں عشاء کے وقت اور ان کے پاس حضرت رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا، قمیص اور تلوار اور دوسری نشانیاں نور اور بیان ہوگا، جب وہ عشاء کی نماز پڑھ لے گا تو اونچی آواز سے اعلان کرے گا کہ میں تم کو اللہ کی یاد دِلاتا ہوں اور اے لوگو! کل اپنے ربّ کے سامنے پیش ہونا یاد دِلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی حجت تمام کر دی، انبیاءِ کرام علیہم السلام کو بھیجا اور کتابیں نازل کیں اور تم کو حکم دیا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اس کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم اس کو اختیار قرآن نے

جس کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔اور تم اس چیز کو چھوڑ دو جس کا قرآن نے چھوڑنے کا حکم دیا ہے، اور ہدایت اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے مددگار دُنیا کے فنا ہونے کا وقت قریب آ گیا، دُنیا کو رُخصتی کی اِجازت مل گئی، تو مَیں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی کتاب پر عمل کرنے کی طرف، اور باطل کو مٹانے کا اور اس کی سُنّت کو زندہ کرنے کی طرف۔ آپ اہلِ بدر کی تعداد (313) کے برابر لوگوں میں بغیر معین وقت کے، گرجتے ہوئے موسمِ خزاں میں آسمان کے گرجنے کی طرح ظاہر ہوں گے۔ رات کو عبادت گُزار اور دِن کو شیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو حجاز کی زمین فتح کرا دیں گے۔ بنو ہاشم کے جو لوگ قید میں ہوں گے وہ ان کو آزاد کر دے گا اور کالے جھنڈے کوفہ میں آئیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام کو بیعت کے لیے اِطلاع بھیجیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام اپنی لشکر کو اطراف میں بھیجیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ شہر ان کے تابع ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر قسطنطنیہ فتح کرا دے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۰۰. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال اذا انقطعت التجارات والطرق وكثرت الفتن خرج سبعة رجال علماء من أفق شتى على غير ميعاد يبايع لكل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا حتى يجتمعوا بمكة فيلتقي السبعة فيقول بعضهم لبعض ما جاء بكم فيقولون جئنا في طلب هذا الرجل الذي ينبغي أن تهدأ على يديه هذه الفتن وتفتح له القسطنطنية قد عرفناه باسمه واسم أبيه وأمه وحليته فيتفق السبعة على ذلك فيطلبونه فيصيبونه بمكة فيقولون له أنت فلان بن فلان فيقول لا بل أنا رجل من الأنصار حتى يفلت منهم فيصفونه لأهل الخبرة والمعرفة به فيقال هو صاحبكم الذي تطلبونه وقد لحق بالمدينة فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم الى مكة فيطلبونه بمكه فيصيبونه فيقولون أنت فلان بن فلان وأمك فلانة بنت فلان وفيك آية كذا وكذا وقد افلت منا مرة فمد يدك نبايعك فيقول لست بصاحبكم أنا فلان بن فلان الأنصاري مروا بنا أدلكم على صاحبكم حتى يفلت منهم فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم الى مكة فيصيبونه بمكة عند الركن فيقولون اثمنا عليك ودماؤنا في عنقك ان لم تمد يدك نبايعك هذا عسكر السفياني قد توجه في طلبنا عليهم رجل من جرم فيجلس بين الركن والمقام فيمد يده فيبايع له ويلقي الله محبته في صدور الناس فيسير مع قوم أسد بالنهار رهبان بالليل

۱۰۰۰۔ ہم سے بیان کیا ہے ابو عمر نے ابن ابی لہیعہ سے، اُنہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، اُنہوں نے محمد بن ثابت سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے فرمایا جب کاروبار مندا ہوگا، راستے پرامن نہ رہیں گے، اور فتنے بڑھ جائیں گے تو سات (7) آدمی علماء مختلف اطراف سے غیر معین وقت میں نکلیں گے۔ ان میں سے ہرایک کے ہاتھ پر 313 آدمی بیعت کریں گے، یہاں تک کہ وہ مکّہ میں جمع ہوں گے، پھر ساتوں آپس میں ملیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کیوں جہاں جمع ہوئے ہو تو وہ کہیں گے ہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہیں جس کے ہاتھ پر ان فتنوں کے دور میں بیعت کرنا مناسب ہےاوراس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا ہم اس کو جانتے ہیں اس کے نام سے، اس کے والد اور والدہ کے نام سے اوراس کے حلیہ سے، وہ سات 7 (آدمی) اس پر متفق ہوں گے تو وہ مہدی کو تلاش کریں گے تو اس کو مکّہ میں پائیں گے تو اس سے کہیں گے کہ آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ وہ کہے گا کہ نہیں بلکہ میں انصار کا ایک آدمی ہوں یہاں تک کہ ان سے اپنے آپ کو بچالے گا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کریں گے ان لوگوں سے جو اس کے بارے میں خبر اور پہچان رکھتے ہوں گے، تو کہا جائے گا کہ جس کو تم تلاش کررہے ہو وہ مدینہ میں ہے۔ یہ لوگ اس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے بچ کر مکّہ آجائے گا تو یہ لوگ مکّہ میں اُسے تلاش کریں گے، تو اس کے پاس پہنچیں گے، پھراس سے کہیں گے کہ آپ فلان ابن فلان ہے؟ آپ کی والدہ فلانہ بنت فلانہ ہے، آپ کی یہ نشانیاں ہیں اورآپ نے ایک دفعہ اپنے آپ کو ہم سے چھپایا اب اپنا ہاتھ بڑھاؤ تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں؟ وہ فرمائے گا کہ میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں، میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں، تم مجھے کہو تو میں تمہارے مطلوبہ شخص کے بارے میں تمہیں بتادیتا ہوں! یہاں تک کہ وہ اس دفعہ بھی اپنے آپ کو ان سے چھڑائے گا۔ لوگ پھراس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے (بچ) کر مکّہ آجائے گا تو لوگ اس کی طرف رُکن یمانی کے پاس پہنچیں گیاور کہیں گے کہ ہمارا گناہ آپ پر ہے اور ہمارا خون آپ کی گردن پر ہے اگر تُو نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا؟ سُفیانی کا لشکر ہمارے تعاقب تلاش میں نکلا ہوا ہے، ان کا امیر قبیلۂ جرم کا آدمی ہے۔ اس وقت مہدی علیہ السلام رُکنِ (یمانی) اور مقامِ (ابراہیم) کے درمیان تشریف فرما ہوں گے۔ اور اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئے بڑھائیں گے اور لوگ اس سے بیعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈالے گا۔ آپ ایسے لوگوں کے لشکر کے ساتھ ہوں گے جو دن کے وقت شیر اور رات کے وقت عبادت گزار ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۰۱. حدثنا أبو ثور وعبدالرزاق وابن معاذ عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم يأتيه عصاب العراق وأبدال الشام فيبايعونه بين الركن والمقام فيلقي الإسلام بجرانه.

۱۰۰۱: ہم سے بیان کیا ہے ابوثور اور عبدالرزاق اور ابن معاذ نے معمر سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عراق کی ایک جماعت اور شام کے اَبدال آپ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) کے پاس آکر رکن (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے آپ کی وجہ سے اسلام پھر غالب آئے گا۔

○ ○ ○

خروج المهدي من مكة الى بيت المقدس والشام بعدما يبايع له وما يكون في مسيره بينه وبين السفياني وأصحابه

مہدی کا مکہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ اور سفیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ

۱۰۰۲. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة قال حدثني ابو زرعة عن محمد بن علي قال اذا سمع العائذ الذي بمكة بالخسف خرج مع اثني عشر ألفا فيهم الأبدال حتى ينزلوا فيقول الذي بعث الجيش حين يبلغه الخبر بايلياء لعمرو الله لقد جعل الله في هذا الرجل عبرة بعثت اليه ما بعثت فساخوا في الأرض ان هذا لعبرة وبصيرة ويؤدي اليه السفياني الطاعة ثم يخرج حتى يلقى كلبا وهم أخواله فيعيرونه بما صنع ويقولون كساك الله قميصافخلعته فيقول ماترون استقيله البيعة فيقولون نعم فيأتيه الى ايلياء فيقول أقلني فيقول اني غير فاعل فيقول بلى فيقول له أتحب أن أقيلك فيقول نعم فيقيله ثم يقول هذا رجل قد خلع طاعتي فيأمر به عند ذلك فيذبح على بلاطة ايلياء ثم يسير الى كلب فينهبهم فالخائب من خاب يوم نهب كلب

۱۰۰۲: ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن ابی لہیعہ سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوزرعہ نے محمد بن علی سے کہ انہوں نے فرمایا جب مکہ میں پناہ لینے والے کو زمین کے دھنسنے کی خبر ملے گی، تو وہ بارہ ہزار (لشکر) کے ساتھ نکلے گا، اس میں اَبدال بھی ہوں گے۔ یہ لوگ ایلیاء (بیت المقدس) پہنچیں گے تو وہ آدمی جس نے لشکر بھیجا جب اس کو (مقام) ایلیاء کی خبر پہنچے گی تو کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس بندے میں عبرت اور بصیرت رکھی ہے۔ اس کی طرف بھیجا گیا ہے جو بھیجا گیا ہے، تو وہ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ بے شک یہ عبرت اور بصیرت ہے، سفیانی اس کو طاعت کی پیشکش کرے گا۔ اور قبیلہ کلب سے جا ملے گا، اور ان کے احوال معلوم کرنے کا ارادہ کرے گا، تو وہ اُسے پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قمیص پہنائی مگر آپ نے اس کو اُتار دیا، وہ کہے گا کہ تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں اس سے بیعت ختم کرتا ہوں۔ وہ لوگ کہیں گے کہ جی ہاں! تو وہ اس کے پاس ایلیاء (بیت المقدس) آئے گا، اور اس سے کہے گا کہ میری بیعت واپس کرو؟ وہ کہے گا میں ایسا نہیں کروں گا وہ کہے گا کیوں نہیں؟ وہ کہے گا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں آپ کی بیعت ختم کروں وہ کہے گا جی ہاں! تو وہ اس کو بیعت سے نکال دے گا، پھر وہ کہے گا کہ یہ وہ آدمی ہے جو میری طاعت سے نکل گیا، تو اس وقت اس کے خلاف حکم دے گا کہ اس کو ذبح کیا جائے تو اس کو (مقام) ایلیاء کی ہموار (یا گھاس والی) زمین پر ذبح کیا جائے گا، پھر یہ قبیلۂ کلب کے پاس جائے گا تو ان کو لوٹے گا۔ پھر نامراد ہوگا وہ آدمی جو قبیلۂ کلب کی لوٹ مار کے دن نامراد ہوا۔

١٠٠٣. قال ابن لهيعة في حديث رشدين عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قربات قال يسير حتى ينزل أيلياء ويبايعه الآخر فرقا منه ثم يندم فيستقيله ثم يأمر بقتله وقتل من أمر بالغدر

١٠٠٣﴾ ابن لہیعہ نے رشدین سے، انہوں نے ابوقبیل سے، اُنہوں نے سعید بن اسود سے اُنہوں نے ذی قربات سے روایت کی ہے کہ مہدی اِیلیاء (بیت المقدس) میں ٹھہرے گا، ایک دوسرا آدمی (سفیانی) اس سے بیعت کرے گا، پھر وہ اپنی بیعت پر نادم ہوگا۔ وہ آپ سے اپنی بیعت ختم کرنے کا مطالبہ کرے گا، آپ اس کو اپنی بیعت سے نکالیں گے، پھر اس کے قتل کا حکم دیں گے اور اُسے اس کی دغابازی کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

٭...٭...٭

١٠٠٤. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يتلقاه الآخر ببعثه

١٠٠٤﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے، اُن سے سعید بن یزید نے، کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرا اُس سے اپنے لشکر کے ساتھ ملے گا۔

٭...٭...٭

١٠٠٥. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع ابن زرير الغافقي سمع عليا يقول يخرج في اثنى عشر ألفا ان قلوا أو خمسة عشر ألفا ان كثروا يسير الرعب بين يديه لا يلقاه عدو الا هزمهم باذن الله شعارهم أمت أمت لا يبالون في الله لومة لائم فيخرج اليهم سبع رايات من الشام فهزمهم ويملك فترجع الى الناس محبتهم ونعمتهم وقاصتهم وبزارتهم فلا يكون بعدهم الا الدجال قلنا وما القاصة والبزارة قال يفيض الأمر حتى يتكلم الرجل بما شاء لا يخشى شيئا

١٠٠٥﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے حارث بن یزید نے، ان سے زریر غافقی کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ فرمارہے ہے تھے کہ مہدی بارہ 12 ہزار یا پندرہ 15 ہزار کے لشکر کے ساتھ نکلیں گے۔ آپ کا رُعب آپ کے ساتھ ہوگا۔ دشمن ان سے نہیں لڑے گا مگر آپ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دیں گے، اور شعار ''اَمِت، اَمِت'' ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے معاملے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، آپ کے خلاف شام سے سات 7 جھنڈیں (یعنی جھنڈوں والے) نکلیں گے، تو آپ انہیں شکست دیں گے، اور ایسی حکومت قائم کریں گے جس میں لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں گے، ان کو تمام نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اور ان کی ''قاصۃ'' اور بزارۃ، اس کے بعد دجّال کا معاملہ باقی رہ جائے گا۔ ہم نے پوچھا کہ ''قاصۃ'' اور ''بزارۃ'' کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے معاملات میں آزاد ہوں گے ہر شخص بلاخوف وخطر اپنی بات کہے گا۔

٭...٭...٭

١٠٠٦. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس الزرقي عن ابن زرير عن علي رضى الله عنه قال يا رسول الله على أهل الشام من يفرق جماعتهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم وعند ذلک يخرج رجل من أهل بيتي في ثلاث رايات المكثر يقول خمسة عشر ألفا والمقلل يقول اثنا عشر ألفا أمارتهم أمت أمت على راية منها رجل يطلب الملک أو يبتغي له الملک فيقتلهم الله جميعا ويرد الله على المسلمين ألفتهم وفاصتهم وبزارتهم

١٠٠٦﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ان سے ابن ابی لہیعہ نے ان سے عیاش بن عباس ذرقینے، ان سے ابن زریر نے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اہلِ شام کی جماعتوں میں پھوٹ کون ڈالے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لومڑیاں بھی ان سے لڑیں گے تو وہ ان پر غالب آ جائیں گی۔ اس وقت میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی تین جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا ان کا شعار "اُمت، اُمت" ہوگا۔ ان میں سے ایک جھنڈے پر ایک امیر مقرر ہوگا، جو بادشاہت طلب کرے، یا اس کے لئے حکومت طلب کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کر دے گا مسلمانوں کو باہمی محبت اور خودمختاری عطا فرمائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٠٠٧. قال ابن لهيعة وأخبرني اسرائيل بن عبادة عن محمد بن علي مثله الا أنه قال تسع رايات سود

١٠٠٧﴾ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اسرائیل بن عبادۃ نے محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی، مگر یہ کہ فرمایا سات (7) کالے جھنڈے ہوں گے۔

٭ ٭ ٭
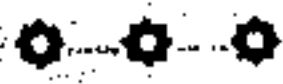
١٠٠٨. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني محدث أن المهدي والسفياني وكلب يقتتلون في بيت المقدس حين يستقيله البيعة فيؤتى بالسفياني أسيرا فيأمر به فيذبح على باب الرجة ثم تباع نساؤهم وغنائمهم على درج دمشق

١٠٠٨﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ایک محدث نے کہ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام اور سفیانی اور کلب بیت المقدس میں لڑیں گے، جب وہ اپنی بیعت واپس طلب کریں گے تو سفیانی کو قید کر کے لایا جائے گا اور اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا تو اس کو باب الرجۃ پر ذبح کر دیا جائے گا، پھر ان کی عورتیں اور مال غنیمت کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

١٠٠٩. حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن قال حدثني من سمع عليا

رضی اللّٰه عنه يقول اذا بعث السفياني الى المهدي جيشا فخسف بهم بالبيداء وبلغ ذلک أهل الشام قالوا لخليفتهم قد خرج المهدي فبايعه وادخل في طاعته والا قتلناک فيرسل اليه بالبيعة ويسير المهدي حتى ينزل بيت المقدس وتنقل اليه الخزائن وتدخل العرب العجم وأهل الحرب والروم وغيرهم في طاعته من غير قتال حتى تبنى المساجد بالقسطنطينية وما دونها ويخرج قبله رجل من أهل بيته بأهل المشرق يحمل السيف على عاتقه ثمانية أشهر يقتل ويمثل ويتوجه الى بيت المقدس فلا يبلغه حتى يموت .

۱۰۰۹ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے، ہیثم بن عبدالرحمٰن سے، کہ وہ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے بیان کیا ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ جب سُفیانی حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف اپنا لشکر بھیجے گا تو اس لشکر کو بیداء کے مقام پر دھنسا دیا جائے گا، یہ خبر اہلِ شام کو پہنچے گی۔ وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوا ہے، آپ سے بیعت کریں، اور اس کی اطاعت گواری میں داخل ہو جائیں؟ ورنہ ہم آپ کو قتل کریں گے؟ تو وہ ان کو بیعت کا پیغام بھیجے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام روانہ ہو کر وہ بیت المقدس میں ٹھہریں گے۔ وہاں کے خزانے آپ کی طرف منتقل ہوں گے۔ عرب وعجم اور رُوم والے سب بغیر لڑے آپ کی طاعت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ آپ قسطنطنیہ اور اس کے آس پاس علاقوں میں مسجدیں بنوائیں گے۔ مہدی سے پہلے آپ کے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی اہلِ مشرق کی طرف سے نکلے گا۔ وہ تلوار اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوا ہوگا، آٹھ 8 مہینے تک قتل وغارت کرے گا، اور مثلہ کرے گا (یعنی کان ناک کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچنے سے پہلے مَر جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۱۰ . حدثنا الحكم بن نافع البهراني عن صفوان بن عمرو عن الفرج بن حميد عن كعب قال وددت أني أدرك الأعراب وهي نهبة كلب فالخايب من خاب يوم كلب

۱۰۱۰ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع بہرانی نے سُفیان بن عمرو سے، اُنہوں نے فرج بن حمید سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری دِلی تمنا ہے کہ میں دیہاتیوں کے لٹنے یعنی قبیلہ کلب کے لٹنے کا منظر دیوں جب وہ نامراد ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۱۱ . حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال عن زر بن حبيش سمع عليا رضى اللّٰه عنه يقول يفرج اللّٰه الفتن برجل منا يسومهم خسفا لا يعطيهم الا السيف يضع السيف على عاتقه ثمانية أشهر هرجا حتى يقولوا واللّٰه ما هذا من ولد فاطمة لو كان من ولدها لرحمنا يغريه اللّٰه ببني العباس وبني أمية

۱۰۱۱ ہم سے بیان کیا ابوہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، اُنہوں نے منہال سے زر بن حبیش سے، اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ ان فتنوں کو اللہ تعالیٰ ہمارے ایک آدمی کے ذریعے ختم کرے گا۔

ان کوزمین میں دھنسادیا جائے گا، جوتلوار کواپنے کندھے پر آٹھ 8 مہینے تک فتنہ برپا کرنے کے لیے اُٹھائے رکھے گا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے نہیں۔ اگر ان کی اولاد میں سے ہوتا تو رحم کرتا، پھر اللہ تعالیٰ بنوعباس اور بنوامیّہ کے درمیان دشمنی پیدا کر دے گا۔

۱۰۱۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبدالله سمع ابن عباس رضى الله عنه يقول اذا خسف بجيش السفياني قال صاحب مكة هذه العلامة التي كنتم تخبرون بها فيسيرون الى الشام فيبلغ صاحب دمشق فيرسل اليه ببيعته ويبايعه ثم تأتيه كلب بعد ذلک فيقولون ما صنعت الطلقت الى بيعتنا فخلعتها وجعلتها له فيقول ما أصنع أسلمني الناس فيقولون ما صنعت الطلقت الى بيعتنا فخلعتها وجعلتها له فيقول ما أصنع أسلمني الناس فيقولون فانا معک فاستقل ببعتک فيرسل الى الهاشمي فيستقيله البيعة ثم يقاتلونه فيهزمهم الهاشمي فيكون يومئذ من ركز رمحه على حي من كلب كانوا له فالخائب من خاب يوم نهب كلب.

۱۰۱۲﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے خالد بن ابی عمران سے، اُنہوں نے حنش بن عبداللہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب سُفیانی کا لشکر دھنس جائے گا مکّہ کا والی کہے گا کہ یہ وہ نشانی ہے جس کی تم خبر دیتے تھے۔ پھر وہ شام کی طرف دمشق والی کے پاس پہنچیں گے، اور وہ اس کی طرف اپنی بیعت کی اِطلاع بھیجے گا تو وہ اس سے بیعت کرے گا پھر قبیلۂ کلب والے اس کے پاس آئیں گے، اور اُسے کہیں گے کہ یہ تُو نے کیا کیا؟ آپ ہماری بیعت کی طرف آئے اور پھر اسے ختم اور اس سے بیعت کر لی، تو وہ کہے گا کہ میں کیا کرتا لوگوں نے مجھے تسلیم ہونے پر مجبور کیا۔ وہ لوگ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ وہ ہاشمی کے پاس بیعت ختم کرانے کا پیغام بھیجے گا تو وہ اس کی بیعت کو ختم کر دے گا، پھر یہ لوگ اس کے ساتھ لڑیں گے۔ ہاشمی ان کو شکست دے گا۔ اس دن جس نے اپنے نیزے سمیت بنوکلب کا ساتھ دیا تو وہ نامراد ہوگا۔

۱۰۱۳. حدثنا الوليد عن ليث بن سعد عن عياش بن عباس القتباني عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال يسير بهم في اثني عشر الفا ان قلوا وخمسة عشر الفا ان كثروا شعارهم أمت أمت حتى يلقاه السفياني فيقول أخرجوا الي ابن عمي حتى أكلمه فيخرج اليه فيكلمه فيسلم له الأمر ويبايعه فاذا رجع السفياني الى أصحابه تلمه كلب فيرجع ليستقيله فيقيله ويقتتل هو وجيش السفياني على سبع رايات كل صاحب راية منهم يرجوا الأمر لنفسه فيهزمهم المهدي قال أبو هريرة فالمحروم من حرم نهب كلب

۱۰۱۳۔ ہم سے بیان کیا ولید نے لیث بن سعد سے، اُنہوں نے عیاش بن عباس قتبانی سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہدی اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوں گے۔ ان کی تعداد بارہ 12 ہزار اور پندرہ ہزار 15 کے درمیان ہوگی۔ ان کا شعار ''اَمِت، اَمِت'' ہوگی۔ یہاں تک کہ سُفیانی ان سے ملیں گے وہ کہے گا کہ میرے چچازاد کو میرے پاس لاؤ تاکہ مَیں اُس سے بات کروں، وہ اس کی طرف نکلے گا تو یہ اس سے بات کرے گا اور اپنی حکومت اس کے سپرد کردے گا، اور اسکی بیعت کرلے گا۔ جب سُفیانی اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹے گا تو (قبلیہ) کلب کے لوگ اس کو ملامت کریں گے۔ سفیانی لوٹ کر اس سے بیعت ختم کرائے گا تو وہ بیعت ختم کردیں گے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام اور سُفیانی کے سات (7) جھنڈوں والے لشکر میں لڑائی ہوگی۔ ہر جھنڈے والا یہ طمع کرے گا کہ حکومت اُسے مل جائے، لیکن امام حضرت مہدی علیہ السلام ان سب کو شکست دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محروم وہ ہے جو بنو کلب میں سے محروم ہوگا۔

۱۰۱۴. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي الأسود عمن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال المحروم من حرم غنيمة كلب.

۱۰۱۴۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ابو اسود رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محروم وہ ہے۔ بنو کلب کے مال غنیمت سے محروم ہوا۔

✿....✿....✿

۱۰۱۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يخرج المهدي من مكة بعد الخسف في ثلثمائة وأربعة عشر رجلا عدة أهل بدر فيلتقي هو وصاحب جيش السفياني وأصحاب المهدي يومئذ جنتهم يعني تراسهم كان يسمى قبل ذلك يوم البراذع ويقال انه يسمع يومئذ صوت من السماء مناديا ينادي ألا ان أولياء الله أصحاب فلان يعني المهدي فتكون الدبرة على أصحاب السفياني فيقتتلون لا يبقى منهم الا الشريد فيهربون الى السفياني فيخبرونه ويخرج المهدي الى الشام فيتلقى السفياني المهدي ببيعته ويتسارع الناس اليه من كل وجه وتملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا

۱۰۱۵۔ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، اُنہوں نے زُہری سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دھنسنے کے واقع کے بعد 313 آدمیوں کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوں گے۔ اور سُفیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ ہو گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھیوں کو ڈھالیں۔ پالان کے نیچے بچھائے جانے والے کمبل ہوں گے۔ اس موقع پر آسمان سے ایک آواز آئے گی ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے دوست فلاں (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ہیں۔ پھر سُفیانی کے ساتھیوں کو شکست ہوگی۔ سُفیانی کو اس کو خبر دیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام شام میں ہوں گے۔ تو سُفیانی حضرت

مہدی علیہ السلام سے ملے گا اور آپ سے بیعت کرے گا۔ عام لوگ بھی تیزی سے آکر بیعت کریں گے۔ زمین عدل سے بھر جائے گی۔ جیسے پہلے سے بھری تھی۔

۱۰۱۶. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن ابيه عن الحارث عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال يبايع المهدي سبعة رجال علماء توجهوا الى مكة من أفق شتى على غير ميعاد قد بايع كل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فيجتمعون بمكة فيبايعونه ويقذف الله محبته في صدور الناس فيسير بهم وقد توجه الى الذين بايعوا خيل السفياني عليهم رجل من جرم فاذا خرج من مكة خلف أصحابه ومشى في ازار ورداء حتى يأتي الجرمي فيبايع له فيندمه كلب على بيعته فيأتيه فيستقيله البيعة فيقيله ثم يعبأ جيوشه لقتاله فيهزمه ويهزم الله على يديه الروم ويذهب الله على يديه الفتن وينزل الشام

۱۰۱۶۔ ہم سے بیان کیا ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث سے، کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر (7) علماء بیعت کریں گے۔ جو مکّہ کی طرف مختلف اطراف سے آئے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تین سو دس (310) سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی ہوگی، یہ سب مکّہ میں جمع ہوں گے تو امام حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں مہدی کی محبت ڈالے گا، اور یہ ان کی طرف نکلیں گے جس نے خیل سفیانی سے بیعت کی۔ ان پر قبیلہ جرم کا ایک آدمی (امیر) ہوگا، جب یہ مکّہ سے نکلے گا تو اس کے ساتھی پیچھے رہ جائیں گے۔ وہ ایک ازار اور ایک چادر میں ہوگا۔ جب یہ جرمی کے پاس آئے گا تو اس کی بیعت کرے گا تو بنو کلب اس کی بیعت پر اس کو شرمندہ کریں گے۔ تو وہ آپ کے پاس آئے گا تاکہ بیعت واپس کردے، تو آپ اس کو بیعت واپس کردیں گے۔ پھر آپ کا لشکر لڑائی سے تھک جائے گا تو آپ اس کو شکست دیں گے اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ روم کو شکست دے گا، اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ فتنوں کو ختم کرے گا، اور آپ شام میں ٹھہریں گے۔

۱۰۱۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن خير بن محمد الرعيني قال أخبرني راشد مولانا عن تبيع عن كعب قال اذا رأيت خليفة ببيت المقدس وآخر دونه يعني بدمشق فلا تتبع الذي دونه فانه أضل من حمار أهله

۱۰۱۷۔ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خیر بن محمد رعینی سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے راشد نے، جو ہمارے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے حضرت تبیع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم بیت المقدس میں خلیفہ کو دیکھو اور

دوسرا اُس کے علاوہ دمشق میں ہو تو دمشق کے خلیفہ کیونکہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

۱۰۱۸. حدثنا الوليد عن بلال العكي عن يحي بن أبي عمرو عن عبدالجبار الأزدي عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيقتل الخليفة الذي ببيت المقدس الذي دونه

۱۰۱۸۔ ہم سے بیان کیا ولید نے بلال عکی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو سے، انہوں نے عبدالجبار ازدی سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے، کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ خلیفہ جو بیت المقدس میں ہے وہ اس خلیفہ کو قتل کر دے گا جو اس کے علاوہ دمشق میں ہوگا۔

۱۰۱۹. حدثنا عبدالقدوس عن أبي بكر قال حدثني أشياخنا قال السفياني هو الذي يدفع الخلافة الى المهدي

۱۰۱۹۔ ہم سے بیان کیا عبدالقدوس نے ابو بکر سے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے شیوخ میں سے ایک شیخ نے وہ فرماتے ہیں کہ سفیانی وہ ہے جو اپنی خلافت کو حضرت مہدی علیہ السلام کے حوالے کر دے گا۔

۱۰۲۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل الصخري الكوفة ثم يبلغه ظهور المهدي بمكة فيبعث اليه من الكوفة بعثا فيخسف به فلا ينجوا منهم الا بشير الى المهدي ونذير ينذر الصخري فيقبل المهدي من مكة والصخري من الكوفة نحو الشام كأنهما فرسا رهان فيسبقه الصخري فيقطع بعثا آخر من الشام الى المهدي فيلقون المهدي بأرض الحجاز فيقيم بها ويقال له انفذ فيكره المجاز ويقول أكتب الى ابن عمي فان يخلع طاعته فأنا صاحبكم فاذا وصل الكتاب الى الصخري سلم له وبايع وسار المهدي حتى ينزل بيت المقدس فلا يترك المهدي بيد رجل من الشام فترا من الأرض الا ردها على أهل الذمة ورد المسلمين جميعا الى الجهاد فيمكث في ذلك ثلاث سنين ثم يخرج رجل من كلب يقال له كنانة بعينه كوكب في رهط من قومه حتى يأتي الصخري فيقول بايعناك ونصرناك حتى اذا ملكت بايعت عدونا لتخرجن فلنقاتلن فيقول فيمن أخرج فيقول لا يبقى عامرية أمها أكبر منك الا لحقتك لا يتخلف عنك ذات خف ولا ظلف فيرحل وترحل معه عامر بأسرها حتى ينزل بيسان ويوجه اليهم المهدي راية وأعظم راية في زمان المهدي مائة رجل فينزلون على فاثور ابراهيم فتصف كلب خيلها وابلها

وغنمها فاذا تشامت الخيلان ولت كلب أدبارها وأخذ الصخري فيذبح على الصفا المعترضة على وجه الأرض عندالكنيسة التي في بطن الوادي على طرف درج طور زيتا القنطرة التي على يمين الوادي على الصفا المعترضة على وجه الأرض عليها يذبح كما تذبح الشاة فالخايب من خاب يوم كلب حتى تباع الجارية العذراء بثمانية دراهم

۱۰۲۰۔ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، کہ اُرطاۃ نے فرمایا صخری کوفہ میں داخل ہوگا۔ پھر اس کو ظہور مہدی علیہ السلام کی خبر پہنچے گی تو وہ کوفہ سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جو دھنسا دیا جائے گا تو ان میں سے دو آدمیوں بچ جائیں گے۔ جن میں سے ایک حضرت مہدی علیہ السلام کو خوش خبری دے اا اور دوسرا صخری کو ڈرائے گا، حضرت مہدی علیہ السلام مکہ سے اور صخری کوفہ سے شام کی طرف جائیں گے، گویا کہ وہ دونوں گروی کے گھوڑے ہیں، صخری وہاں حضرت مہدی علیہ السلام سے پہلے پہنچے گا تو شام سے حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف دوسرا لشکر بھیجے گا، یہ لوگ حجاز کی سرزمین پر اس سے ملیں گے تو وہاں ٹھہریں گے اور اس سے کہے گا کہ آگے گزر جا تو وہ آگے گزرنے کو ناپسند کرے گا اور کہے گا کہ اے میرے چچازاد بھائی! میرے لئے لکھ دو اگر وہ آپ کی بیعت اور طاعت سے نکل جائے تو میں تمہارا ساتھی ہوں، جب خط صخری کو پہنچے گا تو وہ اس کی اطاعت کرلے کی اطاعت کرلے گا اور بیعت کرے گا، اور حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہریں گے اور وہاں کسی زمین کا کوئی حصہ کسی کے ہاتھ نہیں چھوڑیں گے، مگر یہ کہ اُسے اہل ذمہ کی طرف لوٹا دیں گے اور تمام مسلمانوں کو جہاد کے لئے جمع کریں گے، اس میں تین سال ٹھہریں گے پھر قبیلہ کلب کا ایک آدمی نکلے گا اس کو ”کنانہ“ کہا جاتا ہے اس کی آنکھ میں ستارہ (کانشان) ہوگا وہ صخری کے پاس آئے گا۔ وہ سمجھے گا کہ ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کی مدد کی، یہاں تک کہ جب آپ بادشاہ بن گئے تو آپ نے ہمارے دشمن سے بیعت کی ہم ضرور اس کی طرف نکلیں گے اور اس سے لڑائی کریں گے۔ وہ کہے گا کہ میں کس کے ساتھ نکلوں؟ تو وہ کہے گا کہ عامریہ کا کوئی بڑا لڑکا نہیں رہے گا مگر آپ سے ملے گا، آپ سے پیچھے رہے گا، اُونٹ سوار اور نہ گھوڑ اسوار مگر آپ کے ساتھ چلے گا، اور عامر اس کے ساتھ نکلے گا یہاں تک کہ وہ لوگ ”بسیان“ میں اُتریں گے وہ لوگ، حضرت مہدی علیہ السلام اس کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ اُس زمانے میں بڑا لشکر سو 100 آدمیوں کا ہوگا وہ فاثور ابراہیم پر اتریں گے قبیلہ کلب اپنے گھوڑوں، اُونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا صف بنائے گا، جب گھوڑے ایک دوسرے کو سونگھنے لگے (یعنی سوار جب ایک دوسرے کے قریب ہوں گے، یعنی) جنگ شروع ہوگی تو بنو کلب پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ صخری کو پکڑا جائے گا۔ اس کو ذبح کیا جائے گا اس پتھر پر جو زمین پر پھیلا ہوا ہوگا۔ طور زیتا کی سیڑھوں کی طرف یعنی وہ پل جو وادی کے دائیں جانب ہے اس پتھر پر جو زمین پر پھیلا ہوا ہے زمین پر ذبح کیا جائے گا جیسے بکری کو ذبح کیا جاتا ہے پس نامراد ہے وہ جو نامراد ہوا بنو کلب کے دن، یہاں تک کہ کنواری لڑکی کو آٹھ درہم میں بیچا جائے گا۔

o-o-o

۱۰۲۱۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يبايعه ثم يعود المهدي الى مكة

ثلاث سنين ثم يخرج رجل من كلب فيخرج من كان في أرض أرم كرها فيسير الى المهدي الي بيت المقدس في اثني عشر ألفا فياخذ السفياني فيقتله علی باب جيرون

۱۰۲۱ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، اس نے اَرطاۃ سے، کہ اُنہوں نے کہا کہ مَکّی اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے بیعت کرے گا۔ پھر مہدی مکّہ لوٹے گا اور تین سال وہاں گزارے گا پھر بنوکلب کا ایک آدمی نکلے گا پس اور کی زمین میں جو لوگ ہیں ان کو زبردستی نکالا جائے گا۔ وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے خلاف بیت المقدس کی طرف چلیں گے ان کی تعداد بارہ 12 ہزار ہوگی۔ مہدی سُفیانی کو پکڑیں گے۔ اور اس کو باب جیرون کے مقام پر قتل کرے گا۔

سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه

حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت، اُن کا عدل وَاِنصاف اَور اُن کے زمانے کی خوشحالی

۱۰۲۲. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن صفوان بن عمرو عن عبدالله بن بشر الخثعمي عن كعب قال المهدي يبعث بقتال الروم يعطي فقه عشرة يستخرج تابوت السكينة من غار بانطاكية فيه التوارة التي أنزل الله تعالى على موسى عليه السلام والانجيل الذي أنزل الله عزوجل على عيسى عليه السلام يحكم بين اهل التوراة بتوراتهم وبين أهل الانجيل بانجيلهم

۱۰۲۲ہم سے بیان کیا اَبو یوسف مقدسی نے صفوان بن عمرو سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن بشر خثعمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کو رُوم کے ساتھ لڑائی کے لئے بھیجا جائے گا ان کو دس 10 آدمیوں کی جماعت جتنا سمجھا جائے گا۔ وہ انطاکیہ کے غار سے سکینہ وَاِطمینان کا صندوق نکالیں گے جس میں وہ توریت ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتاری تھی اور اِنجیل ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اُتاری تھی، وہ توریت والوں کے درمیان توریت پر اور اِنجیل والوں کے درمیان اِنجیل پر فیصلہ فرمائیں گے۔

۱۰۲۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن مطر الوراق عمن حدثه عن كعب قال انما سمي المهدي لأنه يهدي لأمر قد خفي ويستخرج التوراة والانجيل من أرض يقال لها أنطاكية

۱۰۲۳ہم سے بیان کیا ہے عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے مطر وراق سے، اُنہوں نے اس شخص سے جس نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کا نام "حضرت مہدی علیہ السلام" اس لئے

رکھا گیا ہے کہ وہ ایسے اَمر کی طرف رہنمائی کریں گے جو پوشیدہ ہے اور توراۃ اور انجیل کو وہاں سے نکالیں گے جس کو انطاکیہ کہا جاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۰۲۴. حدثنا معتمر بن سليمان عن جعفر بن سيار الشامي قال يبلغ من رد المهدي المظالم حتى لو كان تحت ضرس انسان شيء انتزعه حتى يرده

۱۰۲۴ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے جعفر بن سیار شامی سے، اُنہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام مظالم کو اس حد تک روکیں گے کہ اگر انسان کے ڈاڑھ کے نیچے بھی کچھ چھپا ہوا ہوگا تو وہ اُسے بھی نکال دیں گے، اور اُسے واپس کردیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۰۲۵. حدثنا يحي بن اليمان عن قيس عن عبدالله بن شريک قال مع المهدي راية رسول الله صلى الله عليه وسلم المغلبة ليتني أدركته وانا أجدع

۱۰۲۵ہم سے بیان کیا یحیٰی بن یمان نے کہ قیس بن عبداللہ بن شریک نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا جو غالب آنے والا ہے، کاش مَیں اُسے اِس حال میں پاتا کہ میرے کان ناک کٹے ہوئے ہوتے۔

٭ ٭ ٭

۱۰۲۶. حدثنا يحي بن اليمان عن سفيان الثوري عن أبي اسحاق عن نوف البكالي قال في راية المهدي مكتوب البيعة لله

۱۰۲۶ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی بن یمان نے سُفیان ثوری سے، اُنہوں نے ابو اسحٰق سے کہ نوف بکالی نے فرمایا کہ فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے پر لکھا ہوا ہوگا کہ بیعت (خالص) اللہ کیلئے ہے۔

٭ ٭ ٭
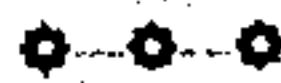
۱۰۲۷. حدثنا يحي عن السري بن يحي عن ابن سيرين قيل له المهدي خير ابوبكر وعمر رضى الله عنهما قال هو خير منهما ويعدل بنبي

۱۰۲۷ہم سے بیان کیا یحیٰی نے سری بن یحیٰی سے کہ ابن سیرین سے اُنہوں نے پوچھا کہ کیا حضرت مہدی علیہ السلام بہتر ہیں یا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما؟ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دونوں ہیں۔ اور وہ نبی کریم ﷺ کی امت کے ساتھ اِنصاف کریں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۰۲۸. حدثنا يحي عن سيف بن واصل عن أبي يونس عن أبي رؤبة قال المهدي كانما يعلق المساكين الزبد

۱۰۲۸ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی نے سیف بن واصل سے، اُنہوں نے ابو یونس سے، اُنہوں نے ابو رؤبہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے ہاں ایسے محبوب ہوں گے جیسے مسکین آدمی دودھ اور مکھن سے محبت کرتا ہے۔

١٠٢٩. حدثنا يحي عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال المهدي يخرج التوراة غضة يعني طرية من أنطاكية

١٠٢٩﴾ ہم سے بیان کیا یحییٰ نے منہال بن خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ مطر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اصل توریت انطاکیہ کے غار سے نکالیں گے۔

✿...✿...✿

١٠٣٠. حدثنا الوليد عمن حدثه وقراه عن كعب قال قادة المهدي خير الناس أهل نصرته وبيعته من أهل كوفان واليمن وأبدال الشام مقدمته جبريل وساقته ميكائيل محبوب في الخلائق يطفيء الله تعلي الفتنة العمياء وتأمن الأرض حتى ان المرأة لتحج في خمس نسوة ما معهن رجل لا تتقي شيئا الا الله تعطي الأرض زكاتها والسماء بركتها

١٠٣٠﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے، اس شخص سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی فوج کے کمانڈر بہترین لوگ ہوں گے۔ آپ کی نصرت اور آپ سے بیعت کرنے والے اہلِ کوفہ، اہل یمن اور شام کے ابدال ہوں گے۔ اس لشکر کے اگلے حصے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اور ان کے پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔ وہ تمام مخلوق میں محبوب ہوں گے اللہ تعالیٰ اندھا فتنہ ختم فرمائے گا اور زمین امن والی ہوگی یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کریں گی۔ ان کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈریں گی۔ زمین اپنی زکوۃ اور آسمان اپنی برکت دے گا۔

✿...✿...✿

١٠٣١. حدثنا فضيل بن عياض وابن عيينة جميعا عن ليث عن طاوس قال علامة المهدي ان يكون شديدا على العمال جوادا بالمال رحيما بالمساكين

١٠٣١﴾ ہم سے بیان کیا ہے فضل بن عیاض اور ابن عیینہ نے حضرت لیث سے، کہ طاؤس نے ،فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں پر سخت ہوں گے، مال کی سخاوت کریں گے اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔

✿...✿...✿

١٠٣٢. حدثنا أبو معاوية عن داود عن أبي نضرة عن أبي سعيد رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج في آخر الزمان خليفة يعطي المال بغير عدد

١٠٣٢﴾ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے داؤد سے، انہوں نے ابونضرۃ سے، انہوں نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک خلیفہ نکلے گا جو لوگوں کو بے حساب مال دے گا۔

١٠٣٣. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر قال ذكر عنده عمر بن عبدالعزيز فقال بلغنا ان المهدي يصنع شيئا لم يصنعه عمر بن عبدالعزيز قلنا ماهو قال يأتيه رجل فيسأله

فيقول ادخل بيت المال فخذ فيدخل فيأخذ فيخرج فيرى الناس شباعا فيندم فيرجع اليه فيقول خذ ما أعطيتني فيأبى ويقول انا نعطي ولا نأخذ

۱۰۳۳﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے کہ مطر نے فرمایا کہ ان کے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام وہ کام کریں گے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے نہ ہوسکا۔ہم نے کہا کہ وہ کیا کام ہے؟فرمایا ان کے پاس کوئی آدمی آئے گا۔جو اُن سے مانگے گا تو وہ کہیں گے بیت المال میں داخل ہوکر جتنا مال چاہو لے لو۔وہ داخل ہوگا اور مال لے گا،پھر نکلے گا تو لوگوں کو پیٹ بھرا ہوا دیکھ کر تو نادم اور شرمندہ ہوگا۔پھر آپ کی طرف لوٹے گا اور کہے گا کہ (یہ مال واپس) لے لو جو آپ نے مجھے دیا ہے تو وہ یہ کہہ کر انکار کر دیں گے کہ ہم مال دے کر اُسے واپس نہیں لیتے۔

۱۰۳۴. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي المنهال عن أبي زياد سمعت كعبا يقول اني أجد المهدي مكتوبا في أسفار الأنبياء ما في عمله ظلم ولا عيب

۱۰۳۴﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے،اُنہوں نے منہال سے،اُنہوں نے ابو زیاد سے کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا فرمارہے تھے کہ یقیناً میں حضرت مہدی علیہ السلام میں وہ وصف جو حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے عمل میں ظلم اور عیب نہیں ہوگا۔

۱۰۳۵. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر عن كعب قال انما سمي المهدي لأنه يهدى الى أسفار من أسفار التوراة يستخرجها من جبال الشام يدعو اليها اليهود فيسلم على تلك الكتب جماعة كثيرة ثم ذكر نحوا من ثلاثين ألفا

۱۰۳۵﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے،اُنہوں نے مطر سے،کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام کو "مہدی" اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ توریت کے ان اجزاء کی طرف رہنمائی کریں گے جو وہ شام کے پہاڑوں سے نکالیں گے اور یہود کو اس کی طرف دعوت دیں گے۔تو ان کی ایک بڑی جماعت ایمان لائے گی،جو تین ہزار (3000) کی تعداد میں ہوگی۔

۱۰۳۶. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن محمد بن سيرين انه ذكر فتنة تكون فقال اذا كان ذلك فاجلسوا في بيوتكم حتى تسمعوا على الناس بخير من أبي بكر وعمر رضي الله عنهما قيل يا أبا بكر خير من أبي بكر وعمر قال قد يفضل على بعض الأنبياء.

۱۰۳۶﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے،انہوں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فتنے

کا ذکر کیا جو پیش آنے والا ہے تو فرمایا: جب یہ فتنہ بر پا ہوگا تو تم اپنے گھروں میں بیٹھو! یہاں تک کہ سُنو کہ لوگوں پر ایسا اُمیر آیا ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہے، ان سے پوچھا گیا کہ اَے ابوبکر (یہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کی کنیت ہے) کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہوں گے؟ فرمایا: ان کو بعض حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہوگی۔

(لیکن یاد رہے کہ فضیلت جزوی ہوگی "واحدیؔ")

✿ ✿ ✿

١٠٣٧. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يستخرج الكنوز ويقسم المال ويلقي الاسلام بجرانه

١٠٣٧﴾ ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً وہ (مہدی) خزانے نکالے گا اور مال تقسیم کرے گا اور اُن سے اِسلام کو قوت حاصل ہوگی۔

✿ ✿ ✿
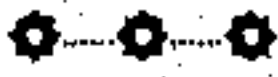
١٠٣٨. قال معمر واخبرنا أبو هارون عن معاوية عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئا الا صبته ولا الأرض من نباتها شيئا الا أخرجته حتى يتمنى الأحياء الاموات

١٠٣٨﴾ معمر نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو ہارون نے معاویہ سے، اُنہوں نے نقل کیا ابوصدیق ناجی سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے، آسمان اپنا کوئی قطرہ (پانی کا) نہیں چھوڑے گا مگر اُسے بہا دے گا، اور زمین نہیں چھوڑے گی اپنی جڑی بوٹیوں میں سے کچھ بھی مگر اُسے اُگا دے گی، یہاں تک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کا تصور کریں گے (کہ کاش وہ زندہ ہوتے تو مزے اُڑاتے!!!)

✿ ✿ ✿

١٠٣٩. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحثي المال حثيا لا يعده عدا يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا وظلما.

١٠٣٩﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، اُنہوں نے حضرت محدث قتادہ بن دعامۃ السدوسی سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مال کو کھلے دل کے ساتھ خرچ کرے گا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی۔

✿ ✿ ✿

۱۰۴۰. قال الوليد عن أبي رافع اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تأوي اليه أمته كما تأوي النحلة يعسوبها، يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا حتى يكون الناس على مثل أمرهم الأول لا يوقظ نائما ولا يهريق دما.

۱۰۴۰۔ ولید نے کہا ابورافع اسماعیل بن رافع سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی جماعت اس کی طرف یہ سے آئے گی جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر آتی ہیں۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم سے بھر گئی تھی، یہاں تک کہ لوگ ایسے ہوں گے جیسے اپنے پہلے دور میں تھے۔ نہ کسی سوئے ہوئے کو بلاوجہ جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

۞۔۞۔۞

۱۰۴۱. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن زياد عن أبي نضرة عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملأ الأرض عدلا كما ملئت قبله ظلما وجورا يملك سبع سنين

۱۰۴۱۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے حارث بن نبہان سے، اُنہوں نے عمرو بن زیاد سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ زمین کو عدل اور انصاف سے ایسا بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی وہ سات (7) سال تک حکومت کرے گا۔

۞۔۞۔۞

۱۰۴۲. حدثنا سفيان عن ابراهيم بن ميسرة قال قلت لطاوس عمر بن عبد العزيز المهدي قال لا إنه لم يستكمل العدل كله

۱۰۴۲۔ ہم سے بیان کیا سُفیان نے ابراہیم بن میسرۃ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ (ہی) حضرت مہدی علیہ السلام ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں اس لئے کہ وہ مکمل انصاف نہ لا سکے۔

۞۔۞۔۞

۱۰۴۳. حدثنا الوليد قال سمعت رجلا يحدث قوما فقال المهديون ثلاثة: مهدي الخير وهو عمر بن عبدالعزيز، ومهدي الدم وهو الذي يسكن عليه الدماء، ومهدي الدين عيسى بن مريم عليه السلام تسلم أمته في زمانه

۱۰۴۳۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سُنا جو اپنی قوم کو (حدیث) بیان کر رہا تھا، اس نے فرمایا: مہدی تین ہیں:

نمبر1: خیر والا مہدی، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

نمبر2: خون والا مہدی، یہ وہ ہیں جس کو خون بہانے سے سکون ملے گا۔

نمبر3: دین والا مہدی، جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

ان کی اُمّت اس زمانے میں مسلمان ہوگی۔

☆...☆...☆
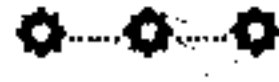
۱۰۴۴. قال الوليد بلغني عن كعب أنه قال مهدي الخير يخرج بعد السفياني.

۱۰۴۴﴿ ولید نے کہا کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت پہنچی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ ''خیر والا مہدی'' سُفیانی کے بعد نکلے گا۔

☆...☆...☆

۱۰۴۵. حدثنا حميد الرؤاسي عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن طاوس قال اذا كان المهدي زيد المحسن في احسانه وتيب على المسيء من اساء له وهو يبذل المال على العمال ويرحم المساكين

۱۰۴۵﴿ ہم سے بیان کیا حمید رؤاسی نے محمد بن مسلم سے، اُنہوں نے ابراہیم بن میسرۃ سے، اُنہوں نے طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا جب حضرت مہدی علیہ السلام آئے گا تو نیکوکار کی نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جائے گا اور گناہ گار کی بُرائیاں معاف کردی جائیں گی، اور وہ حکمرانوں پر مال خرچ کرے گا اور مساکین پر رحم کرے گا۔

۱۰۴۶. حدثنا ابن عيينة عن ابراهيم بن ميسرة قال قال طاوس وددت أني لا أموت حتى أدرك زمن المهدي يزاد المحسن في احسانا ويتاب على المسيء

۱۰۴۶﴿ ہم سے بیان کیا ابن عُیینہ نے ابراہیم بن میسرۃ سے، اُنہوں نے فرمایا کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ مَیں چاہتا ہوں کہ مَیں نہ مَروں یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا زمانہ دیکھوں، جب نیکوکار کی نیکیوں کا ثواب زیادہ ہوگا اور گناہ گار کی بُرائیاں معاف کردی جائیں گی۔

☆...☆...☆

۱۰۴۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال يتمنى في زمن المهدي الصغير أن يكون كبيرا والكبير أن يكون صغيرا

۱۰۴۷﴿ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے ابوزرعہ سے، اُنہوں نے صباح سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے میں بچہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ بڑا ہوتا اور بڑا آدمی تمنا کرے گا کہ کاش! وہ چھوٹا ہوتا۔

☆...☆...☆

۱۰۴۸. حدثنا محمد بن مروان عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنعم أمتي في

زمن المهدي نعمة لم ينعموا مثلها قط ترسل السماء عليهم مدرارا ولا تزرع الأرض شيئا من النبات الا أخرجته والمال كدوس يقوم الرجل فيقول يا مهدي أعطني فيقول خذ

۱۰۴۸﴾ ہم سے بیان کیا محمد بن مروان نے عمارۃ بن ابوحفصہ سے، اُنہوں نے زید العمی سے، اُنہوں نے ابو الصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمّت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے زمانے میں ایسی نعمتوں میں ہوگی کہ ان جیسی نعمتیں اس سے پہلے ان کو نہیں ملی ہوں گی، آسمان ان پر تیز اور زیادہ بارش برسائے گا اور زمین تمام نباتات نکال دے گی اور مال بے وقعت ہوجائے گا، ایک آدمی کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ اے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مجھے دیدو؟ وہ کہے گا کہ لے لو!

۱۰۴۹. حدثنا أبو معاوية عن موسى عن زيد عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه إلا أنه يذكر المال

۱۰۴۹﴾ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے موسیٰ سے، اُنہوں نے زید سے، اُنہوں نے ابوصدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے مگر اس میں مال کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۵۰. حدثنا يحيى بن سعيد العطار البصري عن سليمان بن عيسى قال بلغني أنه على يدي المهدي يظهر تابوت السكينة من بحيرة الطبرية حتى يحمل فيوضع بين يديه ببيت المقدس فإذا نظرت إليه اليهود أسلمت الا قليلا منهم ثم يموت المهدي

۱۰۵۰﴾ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید عطار بصری نے سلیمان بن عیسیٰ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں بحیرۂ طبریہ سے سکینہ کا صندوق ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اُسے لاکر اس کے سامنے بیت المقدس میں رکھ دیا جائے گا۔ جب یہود اس کی طرف دیکھیں گے تو اسلام لائیں گے، مگر ان میں سے کچھ اسلام نہیں لائیں گے، پھر حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات ہوجائے گی۔

۱۰۵۱. وحدثني غير واحد عن ابن عياش عن سالم بن عبدالله عن أبي محمد عن رجل من أهل المغرب قال اذا خرج المهدي ألقى الله تعالى الغنى في قلوب العباد حتى يقول المهدي من يريد المال؟ فلا يأتيه أحد الا واحد يقول أنا فيقول احث فيحثي فيحمل على ظهره حتى اذا أتى أقصى الناس قال الا أراني شر من هاهنا فيرجع فيرده إليه فيقول خذ مالك لا حاجة لي فيه

۱۰۵۱﴾ ہم سے بیان کیا بہت سارے لوگوں نے ابن عیاش سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے، انہوں نے ابومحمد سے، انہوں نے اہلِ مغرب کے ایک آدمی سے کہ وہ فرمارہے تھے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام نکلے گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں قناعت ڈال دے گا، یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کہے گا کہ کس کو مال کی ضرورت ہے؟ تو کوئی بھی اس کے پاس نہیں آئے گا مگر ایک آدمی، وہ (آدمی) کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہاتھ پھیلاؤ تو وہ ہاتھ پھیلائے گا اور بھرے گا، پھر اُسے اپنی پُشت پر اُٹھائے گا یہاں تک کہ جب لوگوں میں جائے گا تو کہے گا کہ خبردار! مجھے اپنا یہ مال شر نظر آرہا ہے۔ پھر وہ لوٹے گا مہدی علیہ السلام کی طرف اور کہے گا کہ لے لیں اپنا مال، مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

✿.....✿.....✿

۱۰۵۲. حدثنا عبدالقدوس عن أبي بكر عن يزيد بن سليمان الرحبي عن دينار بن دينار قال يظهر المهدي وقد تفرق الفيء فيواسي بين الناس فيما وصل اليه لا يؤثر فيه أحدا على أحد ويعمل بالحق حتى يموت ثم تصير الدنيا بعده هرجا

۱۰۵۲﴾ ہم سے بیان کیا عبدالقدوس نے ابوبکر سے، انہوں نے یزید بن سلیمان رحبی سے، انہوں نے دینار بن دینار سے، کہ انہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو مال غنیمت کی کثرت ہوگی وہ اسے لوگوں میں تقسیم کردیں گے۔ اس معاملے میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیں گے اور اچھے کام کریں گے، یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگی پھر اس کے بعد دُنیا لڑائی کی طرف جائے گی۔

✿.....✿.....✿

۱۰۵۳. حدثنا القاسم بن مالك المزني عن ياسين بن سيار قال سمعت ابراهيم بن محمد بن الحنفية قال حدثني أبي قال حدثني علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي يصلحه الله تعالى في ليلة واحدة

۱۰۵۳﴾ ہم سے بیان کیا قاسم بن مالک مزنی نے یاسین بن سیار سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے سُنا ہے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے، انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس کی (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کی) ایک ہی رات میں اصلاح فرمادے گا۔

✿.....✿.....✿

۱۰۵۴. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى بن طلحة التيمي عن طاوس قال ودع عمر بن الخطاب رضى الله عنه البيت، ثم قال والله ما أراني أدع خزائن البيت وما فيه من السلاح والمال ام أقسمه في سبيل الله؟ فقال له علي بن أبي طالب رضى الله عنه امض يا أمير المؤمنين! فلست بصاحبه انما صاحبه منا شاب من قريش يقسمه في سبيل الله في آخر الزمان

۱۰۵۴﴿ہم سے بیان کیا ابن وہب نے اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ تیمی سے، انہوں نے طاؤس سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال میں امانتیں رکھیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں بیت المال کے خزانوں کو اور جو کچھ اس میں ہتھیار اور مال ہے یا امانت رکھوں یا اللہ کے راستے میں تقسیم کر دوں؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کر گزریں اے امیر المؤمنین! اس سے کے ساتھی نہیں ہیں، یقیناً اس کا ساتھی ہم میں سے ایک قریشی نوجوان ہے، جو اس کو آخری زمانے میں تقسیم کرے گا۔

٭...٭...٭

۱۰۵۵. حدثنا عبدالوهاب الثقفي عن الجريري عن أبي نضرة عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون في أمتي خليفة يحثى المال حثيا ولا يعده عدا.

۱۰۵۵﴿ہم سے بیان کیا عبدالوہاب ثقفی نے جریری سے، انہوں نے ابونضرۃ سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے رضی اللہ عنہما، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو زیادہ مال تقسیم کرے گا اور اس کو کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔

٭...٭...٭

۱۰۵۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي عن انقطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا يقال له السفاح

۱۰۵۶﴿ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عطیہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہل بیت کا ایک آدمی کچھ زمانے کے بعد اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے بعد وہ خوب سخاوت کرے گا اس کو سفاح کہا جاتا ہے۔

٭...٭...٭

۱۰۵۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي عن شيخ حدثهم زمن ابن الزبير أدرک الجاهلية علامة قال تنزل الخلافة بيت المقدس تكون بيعة هدى يحل لمن بايعه بها نساؤهم يقول لا يأخذ عليهم بطلاق ولا عتق

۱۰۵۷﴿ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا ابوعبدۃ المشجعی سے، انہوں نے ابوامیہ کلبی سے، انہوں نے ایک شیخ سے، جنہوں نے ان کو بیان کیا: ابن زبیر کے زمانے میں اس نے جاہلیت کے زمانے کو پایا تھا کہ بیت المقدس میں جو خلافت قائم ہوگی وہ ہدایت کی بیعت ہوگی۔ وہ ان بیعت کرنے والوں کے لیے ان کی بیویاں حلال ہوں گی اور بیعت چھوڑنے پر بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

٭...٭...٭

۱۰۵۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن خير بن محمد الرعيني قال أخبرني راشد مولانا عن تبيع عن كعب رضى الله عنه قال اذا رأيت خليفة ببيت المقدس وآخر دونه يعني بدمشق فلاتتبع دونه فانه أضل من حمار أهله

۱۰۵۸﴾ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خیر بن محمد رعینی سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے راشد نے ہمارے آقا تبیع سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں: جب تُو بیت المقدس میں خلیفہ کو موجود دیکھے اور دوسرا خلیفہ دمشق میں ہو، تو دوسرے (دمشق والے) کی تابعداری نہ کرو! اس لئے کہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔
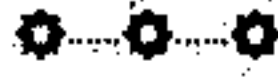
۱۰۵۹. قال الوليد فأخبرني بلال العكي عن يحي بن أبي عمرو السيباني عن عبدالجبار الأزدي عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيقتل الخليفة الذي ببيت المقدس الذي دونه

۱۰۵۹﴾ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے بلال عکی نے یحییٰ بن عمرو سیبانی سے، اُنہوں نے عبدالجبار ازدی سے، اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بیت المقدس کا خلیفہ دوسرے خلیفہ کو قتل کرے گا۔

۱۰۶۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال أول لواء يعقده المهدي يبعثه الى الترك فيهزمهم ويأخذ ما معهم من السبيّ والأموال ثم يسير الى الشام فيفتحها ثم يعتق كل مملوك معه وأعطى أصحابه قيمهم

۱۰۶۰﴾ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، اُنہوں نے عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام تُرکوں کی طرف بھیجیں گے اور اُنہیں شکست دیں گے۔ اُن کو مال غنیمت حاصل ہوگا پھر وہ شام فتح کریں گے۔ اُن کے پاس جو غلام ہوں گے وہ اُن کو آزاد کریں گے اور ان کے مالکوں کو ان کا معاوضہ دیں گے۔

صفة المهدي و نعته

امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف

۱۰۶۱. حدثنا أبو يوسف عن صفوان بن عمرو عن عبدالله بن بشير عن كعب رضى الله عنه قال المهدي خاشع لله كخشوع النسر ينشر جناحه

۱۰۶۱﴿ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے صفوان بن عمرو سے، اُنہوں نے عبد اللہ بن بشیر سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوں گے جیسے گدھ جب وہ اپنے پروں کو پھیلا دیتا ہے۔

✿—✿—✿

۱۰۶۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل عن أبي الصديق عن أبي سعيد رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبدالرزاق عن مطر الوراق عن أبي سعيد لم يرفعه ويحيى بن اليمان عن شيبان النحوي عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي ولم يذكر أبا سعيد قالوا: المهدي أقنى أجلى

۱۰۶۲﴿ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل سے، اُنہوں نے ابو صدیق سے، اُنہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ نیز عبد الرزاق نے مطر وراق سے، اُنہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے، اُنہوں نے اُسے مرفوع بیان نہیں کیا ہے۔ نیز یحییٰ بن یمان نے شیبان نحوی سے، اُنہوں نے زید عمی سے، اُنہوں نے ابو صدیق ناجی سے اور اُنہوں نے ابو سعید کا ذکر نہیں کیا، ان سب نے کہا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اور اُونچی ناک والے ہوں گے۔

✿—✿—✿

۱۰۶۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة أو أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للمهدي أجلى الجبين أقنى الأنف.

۱۰۶۳﴿ہم سے بیان کیا ولید نے سعید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ سے، اُنہوں نے ابو نضرۃ سے، یا ابو صدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مہدی صاف چمکتی پیشانی اور اُونچی ناک والے ہوں گے۔

✿—✿—✿

۱۰۶۴. قال الوليد عن أبي رافع اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي أقنى أجلى

۱۰۶۴﴾ ولید نے ابورافع اسماعیل بن رافع سے، اُنہوں نے اس آدمی سے جنہوں نے اُسے حدیث بیان کی، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اوراُونچی ناک والے ہوں گے۔

۱۰۶۵. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي أقنى الأنف أجلى الجبين

۱۰۶۵﴾ ہم سے بیان کیاابن وہب نے حارث بن نبہان سے، اُنہوں نے عمروبن دینار سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) صاف روشن پیشانی والے اونچی ناک والے ہوں گے۔

۱۰۶۶. حدثنا المعتمر بن سليمان عن عمران بن حدير عن سميط عن كعب قال: المهدي ابن أحد أو اثنين وخمسين سنة

۱۰۶۶﴾ ہم سے بیان کیامعتمر بن سلیمان نے عمران بن حدیر سے، اُنہوں نے سمیط سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے کہا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اِکاوَن (51) یاباوَن (52) سال کے ہوں گے۔

۱۰۶۷. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن عبدالله بن الحارث قال: يخرج المهدي وهو ابن أربعين سنة كأنه رجل من بني اسرائيل

۱۰۶۷﴾ ہم سے بیان کیاولید نے سعید سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ سے، اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے فرمایا: کہ اُنہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے جب کہ اُن کی عمر چالیس 40 سال ہوگی، گویا کہ وہ بنی اِسرائیل کا کوئی آدمی ہے۔

۱۰۶۸. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس رضي الله عنه قال هو شاب

۱۰۶۸﴾ ہم سے بیان کیاہے ابن عیینہ نے عمرورحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ابومعبدرحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنہوں نے فرمایا: کہ وہ (مہدی علیہ السلام) نوجوان ہوں گے۔

۱۰۶۹. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عبادة عن ميمون القداح عن أبي الطفيل رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف المهدي فذكر

ثقلا في لسانه وضرب بفخذ اليسرى بيده اليمنى اذا أبطأ عليه الكلام اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي

۱۰۶۹﴿ہم سے بیان کیا ولیداور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسرائیل بن عبادۃ سے، انہوں نے میمون قداح سے، انہوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ ان کی زبان بوجھل ہوگی (لکنت والی ہوگی) اور اپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ ماریں گے جب ان کے لئے بات کرنے میں مشکل پیش آئے گی۔ وہ میرے ہم نام ہوں گے اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔

۞۞۞

۱۰۷۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يخرج رجل في القطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا يقال له السفاح

۱۰۷۰﴿ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عطیہ عوفی سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کافی زمانہ گزرنے اور فتنے ظاہر ہونے کے بعد ایک آدمی نکلے گا۔ اس کے عطیات زیادہ ہوں گے اور اُسے ''سفاح'' کہا جائے گا۔

۞۞۞

۱۰۷۱. حدثنا رشدين والوليد عن ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن سفيان الكلبي قال يخرج على لواء المهدي غلام حديث السن خفيف اللحية أصفر ولم يذكر الوليد أصفر لو قابل الجبال لهزها وقال الوليد لهدها حتى ينزل أيلياء

۱۰۷۱﴿ہم سے بیان کیا رشدین اور ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت کعب بن علقمہ سے، کہ سفیان کلبی نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے کے ساتھ ایک غلام کم عمر ہلکی داڑھی والا، زرد رنگ امیر بن کر نکلے گا اور حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے زرد رنگ کا ذکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ کا بھی سامنا کرے تو اس میں بھی راستہ نکال لے گا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اُسے پھاڑ دے گا۔ یہاں تک کہ ایلیا (بیت المقدس) پہنچ جائے گا۔

۞۞۞

۱۰۷۲. حدثنا محمد بن حمير عن السقر بن رستم عن أبيه قال: المهدي رجل أزج أبلج أعين يجيء من الحجاز حتى يستوي على منبر دمشق وهو ابن ثمان عشرة سنة

۱۰۷۲﴿ہم سے بیان کیا محمد بن حمیر نے سقر بن رستم سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام ایسے آدمی ہوں گے جو باریک اور لمبے ابرو والے ہوں گے، ان کے دونوں ابروں کے درمیان فاصلہ ہوگا، بڑی آنکھوں والے ہوں گے وہ حجاز سے آئیں گے، یہاں تک کہ دمشق کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گے، اور ان کی عمر اٹھارہ (18) سال ہوگی۔

۞۞۞

۱۰۷۳۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: المهدي مولده بالمدينة من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم واسمه اسمي "واسم" أبيه اسم أبي ومهاجره بيت المقدس، كث اللحية، أكحل العينين، براق الثنايا في وجهه خال، أقنى أجلى في كتفه علامة النبي، يخرج براية النبي صلى الله عليه وسلم من مرط مخملة سوداء مربعة فيها حجر لم ينشر منذ توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تنشر حتى يخرج المهدي يمده الله بثلاثة آلاف من الملائكة يضربون وجوه من خالفهم وأدبارهم يبعث وهو ما بين الثلاثين الى الأربعين

۱۰۷۳۔ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے ہیثم بن عبدالرحمٰن سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہوگا، نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ہوں گے، وہ نبی کریم ﷺ کے ہم نام، اوراُن کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا، اور بیت المقدس کی طرف ہجرت کرنے والے ہوں گے، گنجان ڈاڑھی والے، سُرمگین آنکھوں والے، چمکتے دندان والے، ان کے چہرے پر تل کا نشان ہوگا، چمکتی پیشانی اور لمبی ناک والے ہوں گے ان کے کندھے میں نبی کی ایک نشانی ہوگی، نبی کریم ﷺ کے مخمل کے بنے ہوئے کپڑے کے کالے جھنڈے کے ساتھ جو چوکور ہوگا، نکلیں گے۔ اس میں ایک پتھر ہوگا جب سے آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت سے یہ نہیں پھیلا اور نہیں پھیلے گا جب تک حضرت مہدی علیہ السلام نہ نکلیں اللہ تعالیٰ تین (3) ہزار فرشتوں کے ساتھ اس کی مدد کریں گے جو ان کے دشمنوں کو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ماریں گے، تیس (30) سے چالیس (40) سال کے درمیان عمر کا ہوگا۔

٭٭٭

۱۰۷۴۔ حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيىٰ بن طلحة التيمي عن طاوس قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: هو فتى من قريش ادم ضرب من الرجال

۱۰۷۴۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ تیمی سے، اُنہوں نے طاؤس سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: وہ قریش کا ایک جوان ہوگا، گندم گوں رنگ اور لوگوں میں درمیانی جسامت کا ہوگا۔

٭٭٭

۱۰۷۵۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: المهدي ابن ستين سنة

۱۰۷۵۔ ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، اُنہوں نے اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ساٹھ (60) سال کی عمر کے ہوں گے۔

٭٭٭

اسم المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کا نام

۱۰۷۶. حدثنا ابن عيينة عن عاصم عن زر عن عبدالله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطيء اسمه اسمي واسم أبيه إسم أبي وسمعته غير مرة لا يذكر إسم أبيه

۱۰۷۶۔ ہم سے بیان کیا ابن عیینہ نے عاصم سے، اُنہوں نے زرر حمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا، اور مَیں نے ان سے کئی مرتبہ سُنا کہ وہ ان کے والد کے نام کا ذکر نہیں کر رہے تھے (یعنی ذکر نہیں کیا)۔

✿—✿—✿

۱۰۷۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان الثوري وزائدة عن عاصم عن أبي وائل عن زر عن عبدالله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطيء إسمه إسمي وإسم أبيه اسم أبي. قال أبو القاسم الطبراني والصواب عن عاصم عن زر بلا أبي وائل.

۱۰۷۷۔ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے سُفیان ثوری اور زائدہ سے، اُنہوں نے عاصم سے، اُنہوں نے ابو وائل سے، اُنہوں نے زرر حمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا (یعنی ہم نام ہوں گے۔) ابو القاسم طبرانی نے کہا ہے کہ صحیح سند یوں ہے عن عاصم عن زر، بغیر "ابو وائل" رحمہ اللہ تعالیٰ کے۔

✿—✿—✿

۱۰۷۸: عن كعبؓ قال: اسم المهدي محمد أو قال إسم نبي

۱۰۷۸۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا نام محمد یا ہے، فرمایا نبی کا نام ہے (یعنی اس کا نام نبی کریم ﷺ والا نام ہے)۔

✿—✿—✿

۱۰۷۹. حدثنا يحيي بن اليمان عن سفيان عن عبدالعزيز بن رفيع عن ابى لمامة قال إني لأعرف إسمه واسم أبيه واسم أمه

۱۰۷۹۔ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے، اُنہوں نے سُفیان سے، اُنہوں نے عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے،

انہوں نے ابوثمامہ سے، کہ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں اس کا (حضرت مہدی علیہ السلام) اور اس کے والد کا اور والدہ کا نام جانتا ہوں۔

۱۰۸۰. حدثنا الوليد عن أبي رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اسم المهدي إسمي

۱۰۸۰﴿ ہم سے بیان کیا ولید نے ابورافع سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام پر ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا)۔

۱۰۸۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن أبي الطفيل رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: المهدي إسمه إسمي واسم أبيه إسم أبي

۱۰۸۱﴿ ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسرائیل بن عباد سے، انہوں نے میمون قداح سے، انہوں نے ابوطفیلؓ سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرا نام ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا) اور اس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا (یعنی ہم نام ہوگا)۔

نسبة المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کی کنیت

۱۰۸۲. حدثنا ابن المبارك وابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن قتادة قال عبدالرزاق عن معمر عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال قلت لسعيد بن المسيب المهدي حق هو قال حق، قال قلت ممن هو؟ قال من قريش، قلت من أي قريش قال من بني هاشم، قلت من أي بني هاشم ؟ قال من بني عبدالمطلب، قلت من أي عبدالمطلب قال؟ من ولد فاطمة

۱۰۸۲﴿ ہم سے بیان کیا ابن مبارک اور ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اس کے علاوہ عبدالرزاق نے کہا معمر سے، انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا آنا حقیقت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: حقیقت

ہے پھر مَیں نے پوچھا کہ وہ کس (قوم) سے ہوں گے؟ اُنہوں نے کہا کہ قریش سے (ہوں گے۔) مَیں نے پوچھا کہ قریش کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنی ہاشم سے (ہوں گے۔) مَیں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنوعبدالمطلب سے، مَیں نے پوچھا کہ عبدالمطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟ فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَولاد میں سے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۳. حدثنا المعتمر عن رجل عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من عترتي أو قال من أهل بيتي

۱۰۸۳﴾ہم سے بیان کیا معتمر نے ایک آدمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری اَولاد میں سے ایک آدمی (مہدی) ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۴. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن أبي اسحاق عن عاصم عن عليؓ قال: هو رجل مني

۱۰۸۴﴾ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے سُفیان سے، اُنہوں نے اَبواِسحٰق سے، اُنہوں نے عاصم سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۵. حدثنا يحي بن اليمان عن شيبان النحوي عن جابر عن عامر عن ابن عباسؓ قال: منا الهادي والمهتدي ومنا الضال المضل

۱۰۸۵﴾ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے شیبان نحوی سے، اُنہوں نے جابر سے، اُنہوں نے عامر سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ: ہمارے خاندان سے ہی ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور ہم میں سے ہی گمراہ ہونے والا اور گمراہ کرنے والا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۶. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباسؓ قال: المهدي شاب منا أهل البيت. قال قلت: عجز عنها شيوخكم ويرجوها شبابكم؟ قال: يفعل الله ما يشاء

۱۰۸۶﴾ہم سے بیان کیا ابن عُیینہ نے عمرو سے، اُنہوں نے ابومعبد سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے اہلِ بیت کا ایک نوجوان ہوگا۔ فرمایا مَیں نے پوچھا کہ اس سے تمہارے بوڑھے عاجز آ گئے اور وہ اپنے نوجوان سے اُمید رکھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد قال سمعت ابن عباسؓ وهو عند معاوية يقول: يبعث الله المهدي منا أهل البيت

۱۰۸۷﴿ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے ابوعبداللہ سے، اُنہوں نے ولید بن ہشام معیطی سے، اُنہوں نے ابان بن ولید سے، فرمایا مَیں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو ہمارے اہل بیت میں سے پیدا کریں گے۔

۱۰۸۸. حدثنا الوليد وغيره عن عبدالملك بن أبي غنية عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباسؓ قال: المهدي منا يدفعها الى عيسى بن مريم عليه السلام

۱۰۸۸﴿ہم سے ولید وغیرہ نے بیان کیا عبدالملک بن ابی غنیۃ سے، اُنہوں نے منہال بن عمرو سے، اُنہوں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہم میں سے ہیں اور وہ اپنی (خلافت وقیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے کردیں گے۔

۱۰۸۹. حدثنا الوليد عن علي بن حوشب سمع مكحولا يحدث عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال قلت: يا رسول الله المهدي منا أئمة الهدى أم من غيرنا قال: بل منا بنا يختم الدين كما بنا فتح وبنا يستنقذون من ضلالة الفتنة كما استنقذوا من ضلالة الشرك وبنا يؤلف الله بين قلوبهم في الدين بعد عداوة الفتنة كما ألف الله بين قلوبهم ودينهم بعد عداوة الشرك

۱۰۸۹﴿ہم سے بیان کیا ولید نے علی بن حوشب سے، اُنہوں نے مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا، وہ حدیث بیان کررہے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مَیں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہم میں سے ہدایت کے اِمام ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو فرمایا کہ: بلکہ ہم میں سے ہوں گے ہم پر دین ختم ہوگا جیسے ہم سے دین کا آغاز ہوا۔ ہماری وجہ سے وہ لوگ فتنے کی گمراہی سے بچیں گے جیسے وہ شرک کی گمراہی سے بچے تھے۔ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ دین کے معاملے میں فتنہ کی دُشمنی کے بعد ان کے دِلوں میں محبت ڈال دے گا، جیسے اُس نے شرک کی دشمنی کے بعد ان کے دِلوں میں محبت ڈال دی تھی۔

۱۰۹۰. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن ابي الطفيل رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال أحدهما عن علي رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم، ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عمر بن علي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بنا يختم الدين كما بنا فتح وبنا

يستقذون من الشرک، وقال أحدهما من الضلالة، بنا يؤلف الله بين قلوبهم بعد عداوة الشرک وقال أحدهما الضلالة والفتنة

۱۰۹۰﴾ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اسرائیل بن عباد سے، اُنہوں نے میمون قداح سے، اُنہوں نے ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوران دونوں میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ سے اور ابن لہیعہ نے ابی زرعۃ سے، انہوں نے عمر بن علی سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہم پر ہی دین ختم ہوگا جیسے ہم سے دین شروع ہوا تھا، اور ہماری وجہ سے وہ شرک سے بچیں گے۔ اوران دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی سے بچیں گے، اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں شرک کی دشمنی کے بعد محبت ڈال دیں گے، اوران دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی اور فتنہ ختم کریں گے۔

۞۞۞

۱۰۹۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة واخبرني عياش بن عباس عن ابن زرير عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من أهل بيتي

۱۰۹۱﴾ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، اور مجھے خبر دی ہے عیاش بن عباس نے ابن زریر سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اہل بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

۞۞۞

۱۰۹۲. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من عترتي يقاتل على سنتي كما قاتلت أنا على الوحي

۱۰۹۲﴾ہم سے بیان کیا ولید نے ایک شیخ سے، اُنہوں نے زُہری سے، اُنہوں نے عروۃ سے، اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اولاد (خاندان) میں سے ہوگا، میرے طریقے پر لڑے گا جیسے میں وحی کے حکم کے مطابق لڑا۔

۞۞۞

۱۰۹۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من امتي

۱۰۹۳﴾ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میری اُمت کا ایک آدمی ہوگا۔

۞۞۞

١٠٩٤. حدثنا الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيد الخدريؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو من عترتي

۱۰۹۴﴾ہم سے بیان کیا ولید نے اور ابورافع نے کہا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے، اُنہوں نے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اُولاد (خاندان) میں سے ہوگا۔

✿...✿...✿

١٠٩٥. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال: يخرج رجل من ولد الحسين من قبل المشرق ولو استقبلته الجبال لهدمها واتخذ فيها طرقا

۱۰۹۵﴾ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے ابوقبیل سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُولاد میں سے ایک آدمی مشرق کی طرف سے نکلے گا، اگر اس کے سامنے پہاڑ بھی حائل ہوگا تو وہ اُسے گرا کر اپنا راستہ بنالے گا۔

✿...✿...✿

١٠٩٦. حدثنا إبن إدريس عن حسين بن فرات عن أبيه عن أفلت بن صالح عن عبدالله بن الحارث أو عن عبد الله بن الحارث عن أفلت بن صالح قال قلت لمحمد بن الحنفية في المهدي قال: إنه إذا كان فإنه من ولد عبد شمس

۱۰۹۶﴾ہم سے بیان کیا اِبن اِدریس نے حسین بن فرات سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے افلت بن صالح سے، اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے، یا (پھر) عبداللہ بن حارث نے افلت بن صالح سے، اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: یقیناً جب وہ آئیں گے تو عبدشمس (بنوہاشم) کی اُولاد میں سے ہوں گے۔

✿...✿...✿

١٠٩٧. حدثنا ابن ادريس عن الأعمش عمن حدثه عن ابن عمر أنه قال: لابن الحنفية ما المهدي الذي تقولون؟ قال: كما يقول الرجل الصالح اذا كان الرجل صالحا قيل المهدي فقال ابن عمر قبح الله الحماقة كأنه أنكر قوله

۱۰۹۷﴾ہم سے بیان کیا ابن ادریس نے اعمش سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی ہے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُنہوں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کون ہے جن کے بارے میں آپ لوگ کہتے رہتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں صالح آدمی ہے، اور جب

آدمی صالح ہوتو کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہے، پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بے وقوفی کا ستیاناس کرے (گویا کہ اُنہوں نے اس کے قول کو ناپسند کیا)۔

۱۰۹۸. حدثنا سريج بن سراج الجرمي عن أشعث بن عبدالرحمن سمع أبا قلابة يقول عمر بن عبدالعزيز هو المهدي حقا.

۱۰۹۸﴿ ہم سے بیان کیا سریج بن سراج، جرمی نے، اُنہوں نے اشعث بن عبدالرحمٰن سے، اُنہوں نے سُنا ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ فرمار ہے تھے کہ: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ یقیناً مہدی ہیں۔

۱۰۹۹. حدثنا أبو معاوية حدثنا أبو قبيصة عن الحسن أنه سئل عن المهدي فقال: ما أرى مهديا فإن كان مهدي فهو عمر بن عبدالعزيز

۱۰۹۹﴿ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے، ہم سے بیان کیا ہے ابوقبیصہ نے حسن سے کہ یقیناً ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: مَیں کسی کو حضرت مہدی نہیں مانتا اگر کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

۱۱۰۰. حدثنا حميد بن عبدالرحمن عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن طاوس قال: قد كان عمر بن عبد العزيز مهديا وليس به ان المهدي اذا كان زيد المحسن في احسانه وتيب على المسيء من إساء ته.

۱۱۰۰﴿ ہم سے بیان کیا حمید بن عبدالرحمٰن نے محمد بن مسلم سے، اُنہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے، اُنہوں نے طاؤس سے کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی تھے اور وہ مہدی موعود نہیں تھے۔ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام جب آئیں گے نیکوکار کی نیکی بڑھ جائے گی اور گنہگار کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔

۱۱۰۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال: يخرج رجل من ولد الحسين لو استقبلته الجبال الرواسي لهدمها واتخذ فيها طرقا.

۱۱۰۱﴿ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے ابوقبیل سے، فرمایا کہ: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا، اگر مضبوط پہاڑ بھی اس کے راستے میں حائل ہوگا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) اُسے گرا کر اس میں سے اپنا راستہ بنا لے گا۔

۱۱۰۲. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال: هو من بني هاشم من ولد

فاطمة

۱۱۰۲۔ ہم سے بیان کیا سعید ابوعثمان نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) بنو ہاشم میں سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔

۱۱۰۳. وعن غير واحد عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: المهدي الذي ينزل عليه عيسى بن مريم ويصلي خلفه عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۳۔ اور کئی لوگوں نے روایت نقل کی ہے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام وہ ہے جن کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اُتریں گے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۱۱۰۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن ابن زرير الغافقي سمع عليا رضي الله عنه يقول: هو من عترة النبي صلى الله عليه وسلم

۱۱۰۴۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حارث بن یزید سے، انہوں نے ابن زریر غافقی سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے سُنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ: وہ مہدی علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۱۱۰۵. حدثنا الوليد عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعبؓ قال: المهدي من ولد العباس

۱۱۰۵۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے یزید بن ولید خزاعی سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۱۱۰۶. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن لبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل مني

۱۱۰۶۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے حارث بن نبہان سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابونضرۃ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

۱۱۰۷. حدثنا أبو أسامة عن هشام عن محمد قال: المهدي من هذه الأمة وهو الذي يؤم

عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۷﴾ ہم سے بیان کیا ابواُسامہ نے ہشام سے، اُنہوں نے محمد سے انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام اس اُمت میں سے ہوں گے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی اِمامت کریں گے۔

٭...٭...٭

۱۱۰۸. حدثنا الفضيل بن عياض عن هشام عن الحسن قال: المهدي عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۸﴾ ہم سے بیان کیا فضیل بن عیاض نے ہشام سے، اُنہوں نے حسن سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

٭...٭...٭

۱۱۰۹. وحدثني غير واحد عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن قال: هو عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۹﴾ اور مجھے بیان کیا ہے کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے، اُنہوں نے حمید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حسن سے، اُنہوں نے فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

٭...٭...٭

۱۱۱۰. قال حماد عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: هو رجل من آل محمد صلى الله عليه وسلم

۱۱۱۰﴾ حماد نے کہا روایت کرتے ہیں کہ عاصم سے، اُنہوں نے ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: وہ آلِ محمد ﷺ میں سے ایک آدمی ہوگا۔

٭...٭...٭

۱۱۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من أهل بيتي.

۱۱۱۱﴾ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے عطیہ عوفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اَہلِ بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

٭...٭...٭

۱۱۱۲. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مريم عن ضمرة بن حبيب عن أبي هزان عن كعب ؒ قال: المهدي من ولد فاطمة

۱۱۱۲﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن ابومریم سے، اُنہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے، اُنہوں نے ابوہزان

ہے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

٭٭٭
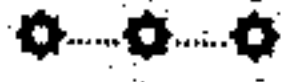
۱۱۱۳. حدثنا غير واحد عن ابن عياش عمن حدثه عن محمد بن جعفر عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال: سمى النبي صلى الله عليه وسلم الحسن سيدا وسيخرج من صلبه رجل إسمه إسم نبيكم يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا

۱۱۱۳ ہم سے کئی لوگوں نے ابن عیاش سے بیان کیا، اُنہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، اُنہوں نے محمد بن جعفر سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا نام سَیّد (یعنی سَردار) رکھا اور فرمایا: عنقریب ان کی پُشت سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی (ﷺ) کے نام پر ہوگا (یعنی نبی کریم ﷺ کا ہم نام ہوگا) وہ زمین کو اِنصاف سے بھردے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھرگئی تھی۔

٭٭٭

۱۱۱۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال: المهدي من ولد فاطمة رضى الله عنها

۱۱۱۴ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے، اُنہوں نے علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَولاد میں سے ہوں گے۔

٭٭٭

۱۱۱۵. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعبؓ قال: ما المهدي الا من قريش وما الخلافة الا فيهم غير أن له أصلا ونسبا في اليمن

۱۱۱۵ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوگا، اور خلافت بھی قریش میں ہوگی، لیکن ان کا اصل اور نسب یمن میں ہوگا۔

٭٭٭

۱۱۱۶. حدثنا غير واحد عن ابن عياش قال حدثني سالم قال كتب نجدة إلى ابن عباسؓ يسأله عن المهدي فقال: إن الله تعالى هدى هذه الأمة بأول أهل هذاالبيت ويستنقذها بآخرهم لا ينتطح فيه عنزان جماء وذات قرن وقال مهديان من بني عبد شمس أحدهما عمر الأشج

۱۱۱۶ ہم سے بیان کیا کئی لوگوں نے ابن عیاش سے، کہ اُنہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے سالم نے، فرمایا: نجدۃ نے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خط لکھا، وہ ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھ رہے تھے، تو اُنہوں نے فرمایا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اس اُمّت کو اس گھرانے کے اوّل (افراد) کے ذریعے ہدایت دے گا، اور اس (دین) کی اس گھرانے کے آخر لوگوں کے ذریعے حفاظت (دِفاع) کرے گا ان کی حکومت میں دو بکریاں بغیر سینگ کے اور سینگ والی بھی ایک دوسرے کو نہ ماریں گی، اور فرمایا کہ دو مہدی عبدالشمس میں سے ہوں گے، ان میں سے ایک مجاہد عمر ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۱۷. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال ابن عمرو عن زر بن حبيش سمع عليا رضى الله عنه يقول المهدي رجل منا من ولد فاطمة رضى الله عنها

۱۱۱۷ ہم سے بیان کیا ابو ہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، اُنہوں نے منہال بن عمر سے، اُنہوں نے زر بن حبیش سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے خاندان کا ایک آدمی ہوگا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۱۸. حدثنا القاسم بن مالک المزني عن ياسين بن يسار قال سمعت إبراهيم بن محمد بن الحنفية قال حدثني أبي حدثني علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المهدي منا أهل البيت

۱۱۱۸ ہم سے بیان کیا قاسم بن مالک مزنی نے یاسین بن یسار سے فرمایا کہ میں نے سُنا ہے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) میرے اہلِ بیت میں سے ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۱۹. حدثنا هيثم عن منصور عن الحسن قال: المهدي عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۱۹ ہم سے ہیثم نے بیان کیا منصور سے، اُنہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۱۲۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: يبقى المهدي أربعين عاما.

۱۱۲۰ ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اَرطاۃ سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام (دُنیا میں) چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

۞ ۞ ۞

قدر ما يملك المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مُدَّت

۱۱۲۱. حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهني عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يعيش في ذلك يعني بعد ما يملك سبع سنين أو ثمان أو تسع

۱۱۲۱۔ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے موسیٰ جہنی سے، اُنہوں نے زید عمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) حکومت ملنے کے بعد سات (7) یا آٹھ (8) یا نو (9) سال تک زندہ رہے گا۔

۱۱۲۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي هارون عن معاوية بن قرة عن أبي الصديق عن أبي سعيدؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۱۱۲۲۔ ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے ابوہارون سے، اُنہوں نے معاویہ بن قرۃ سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے اِس جیسی روایت نقل کی ہے۔

۱۱۲۳. قال معمر وقال قتادة بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يعيش في ذلك سبع سنين

۱۱۲۳۔ معمر اور حضرت قتادہ نے کہا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام، حکومت ملنے کے بعد سات (7) سال زندہ رہے گا۔

۱۱۲۴. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل المراغي عن رجل من أهل عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدريؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يعيش سبعا أو تسعا

۱۱۲۴۔ ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل مراغی سے، اُنہوں نے اپنے خاندان کے ایک آدمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال یا آٹھ (8) سال حکومت کریں گے۔

۱۱۲۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يعيش سبعا ثم يموت

۱۱۲۵۔ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے سعید سے، اُنہوں نے قتادہ سے، اُنہوں نے ابوصدیق رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کریں گے پھر وفات پاجائیں گے۔

✿—✿—✿

۱۱۲۶. قال الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيدؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم سبعا ثمانيا تسعا.

حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيدؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملك سبع سنين

۱۱۲۶۔ولید نے اور ابورافع نے روایت کرتے ہوئے کہا حضرت ابوسعیدؓ سے اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سات (7) آٹھ (8) نو (9) سال (حضرت مہدی علیہ السلام زندہ رہیں گے)۔ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے حارث بن نبہان سے، اُنہوں نے عمرو بن دینار سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کرے گا۔

✿—✿—✿

۱۱۲۷. حدثنا محمد بن مروان العجلي عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون المهدي في أمتي ان قصر فسبعا والا فثمان وإلا فتسعا

۱۱۲۷۔ہم سے بیان کیا محمد بن مروان عجلی نے عمارۃ بن ابی حفصہ سے، اُنہوں نے زید عمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق ناجی سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) میری اُمت میں ہوگا، اگر اس کی مدّت حکومت کم ہو تو سات (7) سال ورنہ آٹھ (8) سال اور نو (9) سال ہوگی۔

✿—✿—✿

۱۱۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال: يمكث المهدي فيكم تسعا وثلاثين سنة يقول الصغير ياليتني قد بلغت ويقول الكبير ياليتني صغيرا

۱۱۲۸۔ہم سے بیان کیا رشدین نے ابولہیعہ سے، اُنہوں نے ابوزرعہ سے، اُنہوں نے صباح سے، اُنہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام تمہارے درمیان انتالیس (39) سال تک ٹھہریں گے۔ اس دوران میں چھوٹا کہے گا کہ کاش میں جوانی

کی عمر میں ہوتا اور بڑا کہے گا کہ کاش! میں چھوٹا ہوتا۔

☆ ☆ ☆

۱۱۲۹. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن ضمرة بن حبيب قال: حياة المهدي ثلاثون سنة.

۱۱۲۹﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابو مریم سے، اُنہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی عمر تیس (30) سال ہوگی۔

☆ ☆ ☆

۱۱۳۰. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم عن أبيه قال: يملك المهدي سبع سنين وشهرين وأياما

۱۱۳۰﴾ ہم سے بیان کیا محمد بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے صقر بن رُستم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت سات (7) سال دو (2) مہینے اور کچھ دِن ہوگی۔

☆ ☆ ☆

۱۱۳۱. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن يزيد بن سلمان عن دينار بن دينار قال: بقاء المهدي أربعون سنة. وقال أحدهما مرة أربعين ومرة أربع وعشرين

۱۱۳۱﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابی مریم سے، اُنہوں نے یزید بن سلمان سے، اُنہوں نے دینار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا (دُنیا میں) ٹھہرنا چالیس 40 سال ہوگا، ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے ایک دفعہ کہا کہ چالیس (40) سال اور ایک دفعہ (کہا کہ) چوبیس (24) سال۔

☆ ☆ ☆

۱۱۳۲. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد عن يزيد التنوخي عن الزهري قال: يعيش المهدي أربع عشرة سنة يموت موتا

۱۱۳۲﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید سے، اُنہوں نے یزید تنوخی سے، کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال حکومت کریں گے پھر وفات پا جائیں گے۔

☆ ☆ ☆

۱۱۳۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن عمن حدثه عن عليّ قال: يلي المهدي أمر الناس ثلاثين أو أربعين سنة

۱۱۳۳﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے ہیثم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے اُن سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں پر تیس (30) سال یا چالیس (40) سال تک حکومت کریں گے۔

☆ ☆ ☆

مايكون بعد المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو کچھ ہوگا

۱۱۳۴. حدثنا بقية بن الوليد والوليد بن مسلم عن أبي بكر بن أبي مريم حدثني يزيد بن سلمان عن دينار بن دينار قال بلغني أن المهدى اذا مات صار الأمر هرجا بين الناس ويقتل بعضهم بعضا وظهرت الأعاجم واتصلت الملاحم فلا نظام ولا جماعة حتى يخرج الدجال

۱۱۳۴﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور ولید بن مسلم نے ابوبکر بن ابو مریم سے، مجھے بیان کیا یزید بن سلمان نے دینار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام وفات پا جائیں گے تو حکومت کے لیے لوگوں کے درمیان لڑائی تک نوبت پہنچ جائے گی۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، اور عجم کے لوگ غالب آجائیں گے اور مسلسل سخت لڑائیاں ہوں گی، تو پھر نہ نظامِ حکومت رہے گا اور نہ اجتماعیت، یہاں تک کہ دجّال نکلے گا۔

۰-۰-۰

۱۱۳۵. حدثنا الوليد بن مسلم عمن حدثه عن كعبؓ قال: يموت المهدي موتا ثم يلي الناس بعده رجل من أهل بيته فيه خير وشر وشره أكثر من خيره، يغضب الناس يدعوهم الى الفرقة بعد الجماعة، بقاؤه قليل، يثوربه رجل من أهل بيته فيقتله فيقتتل الناس بعده قتالا شديدا، وبقاء الذي قتله بعده قليل ثم يموت موتا، ثم يليهم رجل من مضر من الشرق يكفر الناس ويخرجهم من دينهم، يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين، فيهزمه الله ومن معه.

۱۱۳۵﴾ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام وفات پائیں گے۔ پھر لوگوں پر ان کے اہلِ بیت کا ایک آدمی جس میں بھلائی اور شر دونوں ہوں گے حکومت کرے گا، اس کا شر اس کی بھلائی سے زیادہ ہوگا۔ وہ لوگوں پر غضبناک ہوگا ان کو اجتماعیات کے بعد فرقہ پرستی کی طرف دعوت دے گا۔ وہ تھوڑا عرصہ رہے گا۔ پھر اہلِ بیت کا ایک آدمی غضبناک ہو کر حملہ کر کے اُسے قتل کر دے گا، لوگ اس کے بعد ایک دوسرے سے سخت لڑائی کریں گے۔ جس شخص نے اُسے قتل کیا تھا اس کی زندگی بھی کم ہوگی اور وہ جلد مر جائے گا۔ پھر ان پر (قبیلۂ) مُضر کا ایک آدمی مشرق (والوں میں) سے والی بنے گا جو لوگوں کو کافر بنا دے گا اور ان کو ان کے دین سے نکال دے گا، اہلِ یمن کے ساتھ سخت جنگ لڑے گا، جہاں دو نہریں جمع ہوتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے کر رسوا کر دے گا۔

۰-۰-۰

۱۱۳٦۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال يموت المهدي موتا ثم يصير الناس بعده فتنة ويقبل اليهم رجل من بني مخزوم فيبايع له فيمكث زمانا ثم يمنع الرزق فلا يجد من يغير عليه ثم يمنع العطاء فلا يجد أحدا يغير عليه وهو ينزل بيت المقدس فيكون هو واصحابه مثل العجاجيل المربية وتمشي نساؤهم ببطيطات الذهب وثياب لا تواريهن فلا يجد من يغير عليه فيأمر باخراج أهل اليمن قضاعة ومذحج وهمدان وحمير والأزد وغسان وجميع من يقال له من اليمن فيخرجهم، حتى ينزلوا شعاب فلسطين فيرجع إليهم جديس ولخم وجذام والناس غضبى من تلك الجبال بالطعام والشراب ليكون لهم مغوثة كما كان يوسف مغوثة لاخوته اذ نادى مناد من السماء ليس باولا جان بايعوا فلانا ولا ترجعوا على أعقابكم بعد الهجرة فينظرون فلا يعرفون الرجل ثم ينادي ثلاثا ثم يبايع المنصور فيبعث عشرة وفد الى المخزومي فيقتل تسعة ويدع واحدا ثم يبعث خمسة فيقتل أربعة ويسرح واحدا ثم يبعث ثلاثة فيقتل اثنين ويدع واحدا فيسير إليه فينصره الله عليه فيقتله الله ومن معه ولا ينفلت إلا الشريد ولا يدع قرشيا إلا قتله فيلتمس إذ ذاك قرشي فلا يوجد كما يلتمس اليوم رجل من جرهم فلا يوجد فكذلك تقتل قريش فلا يوجدوا بعدها.

۱۱۳٦۔ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ بنومخزوم (قبیلے) کا ایک آدمی ان کی طرف آئے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، وہ کچھ ٹھہرے گا۔ پھر رزق اور غلہ روک دے گا، تو کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ پھر وہ عطیات کو روک لے گا، مگر کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ وہ بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی عوام کو ورگڑا دیں گے۔ ان کی عورتیں سونے کے موزے پہنے ہوئے ہوں گی، اور ان کے کپڑے اُن کے بدن کو نہیں چھپائیں گے۔ کسی میں ہمت نہ ہوگی کہ اُس پر حملہ کرے۔ وہ اہل یمن کے نکالنے کا حکم دے گا (یعنی قبیلہ) قضاعہ، مذحج، ہمدان، حمیر اور ازد اور غسان، اور وہ ان تمام لوگوں کو جو یمن کی طرف منسوب ہوں گے، نکال باہر کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ فلسطین کی گھاٹیوں پر اُتریں گے، ان کی طرف (قبیلہ) جدیس، لخم اور جذام کے لوگ لوٹیں گے، ان پہاڑوں میں وہ کھانے پینے سے پریشان ہوں گے کہ ان کے لئے بھی کوئی فریادرس ہو جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے لئے فریادرس بن گئے تھے، اچانک ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ کوئی اِنسان اور جن فلاں شخص سے بیعت کے بغیر نہ مرے، اور ہجرت کے بعد اپنی ایڑیوں پر نہ لوٹو، پھر وہ دیکھیں گے تو اس آدمی کو نہیں پہچانیں گے، پھر وہ تین دفعہ پکارے گا پھر منصور کی بیعت کی جائے گی، پس وہ دس (10) وفد مخزومی کی طرف بھیجے گا۔ ان میں سے نو (9) کو قتل کیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر پانچ (5) بھیجے گا۔ تو چار (4) کو قتل کر دیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا پھر تین (3)

بھیجے گا۔ پس دو (2) کو قتل کردیا جائے اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی طرف چلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اس کی مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو قتل کردے گا۔ لوگوں کو جلاوطن کیا جائے گا کسی قریشی کو بغیر قتل کیے چھوڑا نہیں جائے گا۔ اس وقت ہر قریشی کو ڈھونڈا جائے گا۔ وہ کہیں نہ ملے گا جیسے آج جرہم (قبیلہ) کے کسی آدمی کو تلاش کیا جائے تو وہ نہیں مل سکتا۔ سارے قریش کو قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی قریشی باقی نہ رہے گا۔

☆ ☆ ☆

۱۱۳۷. حدثنا الوليد بن مسلم عمن حدثه عن كعبؒ قال يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين فيهزمه الله ومن معه فما يروع أهل المشرق ومن معه الا بالقتلى يطفون على النهر فيعلمون بهزيمتهم فيقتل راكبهم الى اليمن وهم نزول بين النهرين فيظهره الله تعالى ومن معه فيصلح أمر الناس وتجتمع كلمتهم هنية ثم يسيرون حتى ينزلوا الشام ويمكثون زمانا في ولاية صالحة م يثور بهم قيس فيقتلهم أهل اليمن حتى يظن الظان أن لم يبق من قيس أحد ثم رجل من أهل اليمن فيقول الله الله في اخوانكم الله والبقية فتسير قيس فيمن بقى منها حتى ينزلوا بين النهرين فيجمعوا جمعا عظيما فيولون امرهم رجلا من بني مخزوم ثم يموت والي اليمن فتفرح قيس بموته فيسير المخزومي حتى اذا جاز آخرهم الفرات مات المخزومي فيصير اليمن على حده وقيس على حده فيغضب الموالي عن ذلك وهم أكثر الناس يومئذ فيقولون هلموا نولي رجلا من أهل الدين فيبعثون رهطا من أهل اليمن ورهطا من مضر ورهطامن الموالي الى البيت المقدس فيتلون كتاب الله تعالىٰ ويسألونه الخيره فيرجع أولئك الرهط وقدولوا رجلا من الموالى فويل للناس بالشام وأرضها من ولايته فيسير الى مضر يريد قتالهم ثم يسير رجلا من أهل المغرب رجل طويل جسيم عريض ما بين المنكبين فيقتل من لقى حتى يدخل بيت المقدس فتصيبه الدابة فيموت موتا فتكون الدنيا شر ما كانت ثم يلي من بعده رجل من أهل مضر يقتل أهل الصلاح ملعون مشؤم ثم يلي من بعده المضري العماني القحطاني يسير بسيرة أخيه المهدي وعلى يديه تفتح مدينة الروم قال أبو عبدالله نعيم يخرج من قرية يقال لها يكلا خلف صنعاء بمرحلة أبوه قريشي وأمه يمانية

۱۱۳۷: ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دو نہروں کے درمیان اہل یمن کے ساتھ سخت لڑائی لڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے گا۔ اہل مشرق اور ان کے وہ ساتھی اپنے مقتولین کو دیکھ کر گھبرائیں گے جو نہر کے پانی پر گھوم رہے ہوں گے۔

اس سے ان کو ان کی شکست کا پتہ چل جائے گا، ان کا ایک شہسوار یمن کی طرف جائے گا اور دو 2 نہروں کے درمیان اُترنے کا اِرادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غلبہ دیدے گا۔ وہ لوگوں کے معاملات کی اِصلاح کرے گا اور خوشی اور آسانی کے ساتھ ان میں اِتفاق پیدا ہو جائے گا، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ شام میں اُتریں گے، اور کچھ زمانے تک اس ملکِ شام میں رہیں گے۔ پھر قبیلہ قیس ان پر حملہ کرے گا تو اہلِ یمن اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرے گا کہ قیس والوں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا ہے۔ پھر اہلِ یمن کا ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا، اللہ! اللہ اپنے بھائیوں کو تلاش کرو قبیلہ قیس اپنے باقی ماندہ ساتھیوں کے ساتھ دو 2 نہروں کے درمیان اُترے گا۔ وہاں وہ بڑی جماعت کو جمع کرے گا۔ اور ان کا معاملہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کے حوالے کرے گا۔ یمن کا والی مَر جائے گا، تو قبیلہ قیس اس کے موت سے خوش ہو جائے گا، پھر جب مخزومی کے لشکر کا آخری آدمی دریائے فرات پار کرے گا تو مخزومی مَر جائے گا، پھر یمن (والے) اور قیس والے اپنے اپنے علاقوں میں رہیں گے، پھر غلام لوگ اس سے ناراض ہوں گے جو تمام لوگوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ آؤ ہم اہلِ دِین میں سے کسی آدمی کو اپنا والی بنائیں! پھر وہ اہلِ یمن میں سے ایک جماعت، (قبیلہ) مضر سے ایک جماعت اور ایک جماعت غلاموں سے بیت المقدس کی طرف بھیجیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی مانگیں گے۔ وہ جماعت واپس لوٹے گی تو اُنہوں نے ایک غلام کو اَمیر بنایا ہوا ہوگا، تو شام میں اور اس کی سرزمین میں اس کی ولایت کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، وہ مُضر کے ساتھ لڑنے کے لئے چلے گا اور اہلِ مغرب کے ایسے آدمی کی طرف چلے گا جو لمبا، مضبوط جسم والا، چوڑے شانوں والا ہوگا۔ وہ جیسے ہی حملے گا اُسے قتل کر دے گا اور بیت المقدس میں داخل ہوگا تو اس کو اپنی سواری سے تکلیف پہنچے گی تو وہ مَر جائے گا، دُنیا دوبارہ فساد کی طرف چلی جائے گی، اس کے بعد مُضر (قبیلے) کا آدمی اَمیر بنے گا جو صالحین کو قتل کرے گا، وہ ملعون اور نامبارک ہوگا۔ اس کے بعد مُضری حمانی قحطانی اَمیر بنے گا۔ وہ اپنے بھائی حضرت مہدی علیہ السلام کے طریقے پر چلے گا۔ اس کے ہاتھ پر رُوم کا شہر فتح ہوگا، حضرت ابو عبد اللہ بن نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ ایسی بستی سے نکلے گا جس کو "یکلا" کہا جاتا ہے، جو صنعاء (یمن) سے ایک منزل کے فاصلے پر پیچھے واقع ہے، اس کا والد قریشی ہوگا اور اس کی ماں یمنی ہوگی۔

☆ ☆ ☆

۱۱۳۸. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبدالرحمن بن قيس بن جابر الصدفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما القحطاني بدون المهدي

۱۱۳۸﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن قیس بن جابر صدفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کون ہے قحطانی سوائے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے؟

☆ ☆ ☆

۱۱۳۹. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن ابي ذئب عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: لا تذهب الأيام والليالي حتى يسوق الناس رجل من قحطان

۱۱۳۹﴾ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابوذئب کے بیٹے سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دن اور رات یوں ہی گزرتے جائیں گے یہاں تک کہ لوگوں پر قحطان کا ایک آدمی امیر بنے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۱۴۰. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه

۱۱۴۰﴾ہم سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ثور بن زید دیلی سے، انہوں نے ابوغیث سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے۔

✿ ✿ ✿

۱۱۴۱. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن المطلب بن حنطب قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه لا أم لمن أدركته خلافة المخزومي.

۱۱۴۱﴾ہم سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے عبدالمطلب بن حنطب سے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مخزومی کی خلافت کو پائے اس کی ماں نہ رہے۔

✿ ✿ ✿

۱۱۴۲. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن تبيع عن كعب قال قال عليٌ على يدي ذلك اليماني تكون ملحمة عكا الصغرى وذلك اذا ملك الخامس من أهل هرقل.

۱۱۴۲﴾ہم سے بیان کیا ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاۃ بن منذر سے انہوں نے حکیم بن عمیر سے، انہوں نے حضرت تبیع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب اہل ہرقل میں سے پانچواں شخص بادشاہ بنے گا۔ تو یمانی کے ہاتھ پر مختصر سخت لڑائی ہوگی،

✿ ✿ ✿

۱۱۴۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعبٌ قال: فيظهر اليماني ويقتل قريشا ببيت المقدس وعلى يديه تكون الملاحم.

۱۱۴۳﴾ہم سے بیان کیا ولید نے یزید بن ابی عطیہ سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یمانی ظاہر ہوگا۔ بیت المقدس میں قریش کو قتل کرے گا اور اس کے ہاتھوں کئی لڑائیاں ہوں گی۔

✿ ✿ ✿

۱۱۴۴ . حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عقبة بن راشد الصدفي قال حدثنا عبدالله بن الحجاج قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يعد الجبابرة الجابر ثم المهدى ثم المنصور ثم السلام ثم أمير الغضب فمن قدر أن يموت بعد ذلک فليمت.

۱۱۴۴﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے حارث بن یزید سے، اُنہوں نے سُنا عقبہ بن راشد صدفی سے، فرمایا کہ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن حجاج نے، فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا ہے کہ وہ ظالموں کو گن رہے تھے، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر غصب والا امیر، جو ان کے آنے سے پہلے مر سکے تو اسے چاہیے کہ وہ مَر جائے!!!

۞ ۞ ۞

۱۱۴۵ . حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي عن عبدالله بن عمروؓ انه قال: يا معشر اليمن تقولون ان المنصور منكم والذي نفسي بيده إنه لقرشي أبوه ولو اشاء أن أسميه إلى أقصى جد هو له لفعلت

۱۱۴۵﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے حارث بن یزید حضرمی سے، اُنہوں نے فضل بن عفیف دؤلی سے، اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ یقیناً اُنہوں نے فرمایا اے یمن والو! تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے یقیناً اس کے والد قریشی ہیں، اگر میں چاہوں تو آخری دادا تک اُس کا نسب بیان کر دوں۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۶ . حدثنا ابن لهيعة عن عبدالرحمٰن بن قيس بن جابر الصدفي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون من أهل بيتي رجل يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا ثم يجيء بعده القحطاني والذي بعثني بالحق ما هو دونه.

۱۱۴۶﴾ ہم سے بیان کیا ابن لہیعہ نے عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر صدفی سے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ عنقریب میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظُلم سے بھر چکی تھی۔ پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے کہ وہ اُس کے سوا نہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۷ . حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: على يدي ذلک الخليفة اليماني وفي ولايته تفتح رومية.

۱۱۴۷﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے جراح سے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا اُس یمانی خلیفہ کے ہاتھوں اور اس کی حکمرانی میں روم فتح ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۸. حدثنا سليمان بن داؤد عن عاصم بن محمد بن عبدالله بن عمر عن أبيه عن ابن عمر رضی الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يزال هذا الأمرفي قريش ما بقي في الناس رجلان.

۱۱۴۸۔ہم سے بیان کیا سلیمان بن داؤد نے عاصم بن محمد بن عبداللہ بن عمر سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے کہ یہ اَمر (خلافت) ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک ان لوگوں میں دو آدمی بھی باقی ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۹. حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب قال بلغني ان عليا رضي الله عنه قال: ليس بعد قريش إلا الجاهلية

۱۱۴۹۔ہم سے بیان کیا محمد بن یزید نے عوام بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: قریش کے بعد جاہلیت ہی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عمار قال ليأتين على الناس زمان اذا وجد الرجل من قريش صنع به ما يصنع بحمار وحش إذا صيد وتوجد العمامة على راسه فتنزع عن راسه ثم تضرب عنقه

۱۱۵۰۔ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے زید بن وہب سے، کہ عمار نے فرمایا ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب قریش کا کوئی آدمی پایا جائے گا تو اس سے وہی معاملہ ہوگا جو شکاری گدھے کے ساتھ کیا جاتا ہے، جب اُسے شکار کیا جاتا ہے، قریشی کے سر پر عمامہ پایا جائے گا تو اس کو اتارلیا جائے گا اور اس کی گردن ماردی جائے گی۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي رضي الله عنه قال وددت أن النفس التي يذل الله عند قتلها قريشا ويحزنها وقد قتلت

۱۱۵۱۔ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے عمرو بن مرۃ سے، اُنہوں نے ابوالبختری سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ: مَیں چاہتا ہوں کہ یقیناً وہ شخص جس کے قتل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل اور غمگین کرے گا تو وہ قتل کیا جاچکا ہو۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن تبيع عن كعب قال: اذا كثر الهرج في الناس قال الناس إنما هذا القتال في قريش ولها فاقتلوهم حتى تستريحوا فيقتلونهم حتى لا يبقى منهم أحد ويغزو الناس بعضهم بعضا كما كانوا في جاهليتهم

ويملك الناس رجل من الموالي.

۱۱۵۲﴾ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے حضرت تبیع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: جب لوگوں میں لڑائیاں بڑھ جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ یہ لڑائیاں قریش کی وجہ سے ہیں، ان کو قتل کردو! تا کہ تم راحت پاؤ! پھر وہ لوگ ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ ان میں کوئی نہیں بچے گا اور لوگ ایک دوسرے کے خلاف لڑیں گے، جیسے جاہلیت کے زمانے میں تھا، اور غلاموں میں سے ایک آدمی لوگوں کا امیر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعبؒ قال: اذا ظهر اليماني قتلت قريش يومئذ ببيت المقدس

۱۱۵۳﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے زید بن ابوعطاء سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یمانی ظاہر ہوگا تو اس موقع پر بیت المقدس میں قریش کو قتل کیا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۴. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن جرير عن راشد بن سعد عن أبي حي المؤذن عن ذي مخبرؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كان هذا الأمر في حمير فنزعه الله تعالى منهم وصيرة في قريش وسيعود اليهم

۱۱۵۴﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ اور ابومغیرۃ نے جریر سے، انہوں نے راشد بن سعد سے، انہوں نے ابوحی مؤذن رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حکومت کا یہ معاملہ پہلے حمیر (قبیلہ) میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان سے چھین لیا اور اسے قریش میں پھیر دیا اور عنقریب اسے پھر واپس لوٹا دے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۵. حدثنا عبدالملك بن عبدالرحمن أبو هشام الذماري حدثنا عمر بن عبدالرحمن أبو أمية الذماري قال: اراه ادرك ذاك قال وجد حجر في قبر بظفار مكتوب فيها بالمسند جوري وطربي كيل يسك زعل وحمادي وليلك جل ومحرزي لح يعور عاد يكولن بكك هجر لحمير الأخيار ثم الحبش الأشرار ثم الفارس الأحرار ثم لقريش التجار ثم حار محمار جنح حار وكل مرة ذن شعبتين زحرة ومعدي زحرة عمه محوار

۱۱۵۵﴾ عبدالملک بن عبدالرحمٰن، ابوہشام الزماری سے، ان سے بیان کیا عمر بن عبدالرحمٰن ابوامیہ الزماری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں کہ ایک قبر میں مسندی زبان میں لکھا ہوا تھا "حوری وطربی، كيل يسك زعل وحمادي وليلك جل ومحرزي لح يعور عاد يكولن بكك هجر" ان کا مطلب (یہ) ہے کہ حکومت حمیر کے معزز لوگوں کے پاس رہے گی پھر شریر

حبشی ہوں گے، پھر آزاد فارسی ہوں گے، پھر تاجر قریش ہوں گے، پھر حار حمار ہوں گے جو حار کے تابع ہوں گے پھر مرہ ذون شعبتین زحرۃ اورمعدی رحرہ ہوں گے جس کا چچا مخوار ہوگا۔

٭٭٭

۱۱۵۶. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن أبي بكر عن المشيخة عن كعبؓ قال: اذا قاتلت اليمن صاحب بيت المقدس أقبلوا على قريش فقتلوهم فلا يبقى منهم أحد إلا قتلوه حتى يصاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قريشي

۱۱۵۶﴿ ہم سے بیان کیا بقیۃ نے اور عبدالقدوس نے ابوبکر سے، انہوں نے المشائخ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یمن والے بیت المقدس والوں کے خلاف لڑیں گے تو وہ قریش کی طرف متوجہ ہوجائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کو قتل کردیں گے، یہاں تک کہ ان کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی کہیں ملے گی تو کہیں گے یہ قریشی کی جوتی ہے!!!

٭٭٭
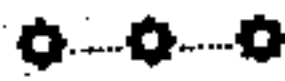
۱۱۵۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعبؓ قال: كان الملك في جرهم فاستكبروا فاقتتلوا بينهم تحاسدا على الملك حتى تفانوا ولتقتتلن قريش مثلها تحاسدا في الملك حتى يلتمس الرجل من قريش بمكة والمدينة فلا يقدر عليه كما لا يقدر على رجل من جرهم اليوم

۱۱۵۷﴿ ہم سے بیان کیا بقیۃ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلے قبیلہ جرہم میں بادشاہت تھی۔ اُنہوں نے تکبر کیا اور بادشاہت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے اور فنا ہو گئے، قریش بھی حکومت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ میں کوئی قریشی نظر نہ آئے گا۔ جیسے کہ آج کل "قبیلہ جرہم" کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔

٭٭٭

۱۱۵۸. حدثنا ضمرة عن أبي محمد القرشي عن أبي بكر الأزدي قال ينزل بيت المقدس ملك فيطأه حتى يلبس التاج وهو الذي يخرج أهل اليمن وكأني أنظر الى الصخرة التي يجلس عليها صاحب اليمن فيبعثون اليه رجلا رسولا فيقتله ثم رجلا آخر فيقتله فإذا رأوا ذلك عقدوا الرجل منهم ثم ثاروا حتى ينتهوا إليه فيقتلونه.

۱۱۵۸﴿ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابومحمد القرشی سے، انہوں نے ابوبکر الازدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: بیت المقدس میں ایک بادشاہ آئے گا جو اُسے روند ڈالے گا۔ وہ تاج پہنے گا اور یہ وہی ہوگا جو اہلِ یمن کو نکالے گا گویا کہ میں اس چٹان کی طرف دیکھ رہا ہوں جس پر یمن کا امیر بیٹھے گا، لوگ اس کی طرف ایک آدمی قاصد بنا کر بھیجیں گے وہ اُسے قتل کردے گا، پھر وہ دوسرے آدمی

کو بھیجیں گے وہ اُسے بھی قتل کردے گا۔ جب لوگ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کرلیں گے، پھر یمن والے کی طرف چل پڑیں گے، اور وہاں پہنچ کر اُسے قتل کرڈالیں گے۔

❁ ❁ ❁

١١٥٩. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال: ينزل المهدي بيت المقدس ثم يكون خلفاء من أهل بيته بعده تطول مدتهم ويتجبرون حتى يصلي الناس على بني العباس وبني أمية مما يلقون منهم. قال جراح أجلهم نحو من مائتي سنة.

۱۱۵۹﴾ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، جراح سے، انہوں نے اِرطاۃ رَحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ پھر اس کے گھر کے اَفراد میں سے خلفاء ہوں گے۔ ان کی مُدّت طویل ہوگی۔ وہ ظلم و جبر کریں گے۔ لوگ ان کی طرف سے دی گئی اَذیتوں کو دیکھ کر بنواُمیّہ اور بنوعباس کے لئے دعائیں کریں گے۔ جراح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ان کی مُدّت دوسو (200) سال ہوگی۔

❁ ❁ ❁

١١٦٠. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا يكون بعد المهدي أحد من أهل بيته يعدل في الناس وليطولن جورهم على الناس بعد المهدي حتى يصلي الناس على بني العباس ويقولون ياليتهم مكانهم فلا يزال الناس كذلک حتى يغزوامع واليهم القسطنطية وهو رجل صالح ليسلمها الى عيسى بن مريم عليهما السلام ولا يزال الناس في رخاء مالم ينقض ملک بني العباس فإذا انقض ملكهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۱۱۶۰﴾ ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ التیہرتی نے عبدالسلام بن مسلمۃ سے، انہوں نے ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اس کے گھر کے اَفراد میں سے کوئی ایک بھی عدل کرنے والا نہ ہوگا اور ان کا ظلم لوگوں پر حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد طویل ہوجائے گا۔ لوگ بنوعباس کے لئے دعائیں کریں گے، اور کہیں کہ کاش! وہ ان کی جگہ ہوتے۔ لوگ مسلسل اس حالت میں رہیں گے۔ پھر وہ اپنے اُمیر کے ہمراہ قسطنطیہ کا جہاد کریں گے۔ وہ اُمیر نیک آدمی ہوگا، وہ قسطنطیہ کو فتح کرکے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کرنا چاہیں گے۔ جب تک بنوعباس کی حکومت ختم نہ ہوجائے لوگ ہمیشہ خوشحال رہیں گے، پھر جب بنوعباس کی حکومت ختم ہوجائے گی تو لوگ مسلسل فتنوں کا شکار ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

❁ ❁ ❁

١١٦١. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء السكسكي عن كعب قال: لا تنقضي الأيام حتى ينزل خليفة من قريش بيت المقدس يجمع فيها جميع قومه من

اقريش منزلهم وقرارهم فيغلبون في أمرهم ويترفون في ملكهم حتى يتخذوا اسكفات البيوت من ذهب وفضة وتمت لهم البلاد وتدين لهم الأمم ويدرلهم الخراج وتضع الحرب وأزارها.

۱۱۶۱ہم سے بیان کیا لولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابی عطا السکسکی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: زمانہ گزرے گا تو قریش کا ایک خلیفہ بیت المقدس میں اُترے گا۔ اس میں وہ اپنی قوم قریش کو جمع کرے گا۔ ان کی منزل اور ٹھکانہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے معاملے میں غالب آجائیں گے اور اپنی بادشاہت میں سہولت کے ساتھ رہیں گے، حتیٰ کہ وہ گھروں کی چوکھٹیں سونے اور چاندی کی بنائیں گے اور تمام شہران کے تابع ہوں گے اور ان کے طریقے پر قومیں ہوں گی اور انہیں فائدہ دیا جائے گا اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی (یعنی ختم ہو جائے گی)۔

۱۱۶۲. حدثنا الوليد عن أبي بكر بن عبدالله عن أبي الزاهرية عن كعبٌ قال: ينزل رجل من بني هاشم بيت المقدس حرسه إثنا عشر ألفا

۱۱۶۲ہم سے بیان کیا لولید نے ابو بکر بن عبداللہ سے، انہوں نے، ابو الزاہریہ سے، انہوں نے حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس میں اُترے گا۔ اس کے محافظ (12) بارہ ہزار ہوں گے۔

۱۱۶۳. حدثنا الوليد عن أبي النضر عمن حدثه عن كعب قال حرصه ستة وثلاثون ألفا على كل طريق لبيت المقدس اثنا عشر ألفا

۱۱۶۳ہم سے بیان کیا ولید نے ابو النضر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے محافظ چھتیس (36) ہزار ہوں گے، بیت المقدس کے ہر راستے پر بارہ (12) ہزار ہوں گے۔

۱۱۶۴. قال الوليد وأخبرني جراح عن أرطاة فيطول عمره ويتجبر ويشتد حجابه في آخر زمانه وتكثر امواله وأموال من عنده حتى يصير مهزولهم كسمين سائر المسلمين ويطفيء سننا قد كانت معروفة ويبتدع أشياء لم تكن ويظهر الزنى وتشرب الخمر علانية يخيف العلماء حتى ان الرجل ليركب راحلته لم يشخص الى مصر من الأمصار لا يجد فيها رجلا يحدثه بحديث علم ويكون الإسلام في زمانه غريبا كما بدا غريبا فيومئذ المتمسك بدينه كالقابض على الجمرة وحتى يصير من أمره ان يرسل بجارية في الأسواق عليها بطيطان من ذهب يعني الخفين ومعها شرط عليها لباس لا يواريها مقبلة ومدبرة ولو تكلم في ذلک رجل كلمة ضربت عنقه.

۱۱۶۴﴾ولید کہتے ہیں مجھے خبر دی جراح نے اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ اس اَمیر کی عمر طویل ہوگی۔ وہ جبر و تشدد کرے گا اور اس کے زمانے کے آخر میں اس کا نظام سخت ہو جائے گا۔ اس کا مال اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں گے ان کا مال بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ان کا کمزور ایسا ہوگا جیسے عام مسلمانوں کا قوی ہوتا ہے۔ جو معروف اور اچھے طریقے ہوں گے وہ سب ختم ہو جائیں گے، نئی اَشیاء ایجاد کر لی جائیں گی جو پہلے نہ تھیں۔ زنا کاری عام ہو جائے گی اور شراب علی الاعلان پی جائے گی، علماء ڈریں گے، یہاں تک کہ ایک آدمی سواری پر سوار ہو کر کسی شہر میں جائے گا لیکن کہیں بھی حدیث کا عالم نہ پائے گا۔ اِسلام اس زمانہ میں اجنبی ہوگا جیسے اِبتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے دِین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے اَنگارے کو تھامنے والا۔ ان کی حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ وہ اپنی لونڈی کو بازار میں بیچے گا، اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے۔ اس کے ہمراہ پولیس والے ہوں گے۔ اس نے ایسا لباس پہنا ہوگا جو نہ اس کے آگے کو ڈھانپے گا نہ پیچھے کو، اگر اس کے بارے میں کوئی آدمی بات کرے گا تو اس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۱۶۵۔ قال الوليد فأخبرني عبدالرحمن بن يزيد بن جابر عن القاسم أبي عبدالرحمن قال ليطافن في مسجدكم هذا بجارية يرى شعر قبلها من وراء ثوبها فليقولن رجل من الناس والله ليس الهدى هذا فيوطأ ذلك الرجل حتى يموت فياليتني أنا ذلك الرجل

۱۱۶۵﴾کہا ولید نے مجھے خبر دی، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے، قاسم ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ تمہاری اس مسجد میں ایک لڑکی کو پھرایا جائے گا جس کی شرمگاہ کے بال اس کے کپڑوں سے نظر آئیں گے، کوئی آدمی کہے گا اللہ کی قسم! یہ تو کوئی طریقہ نہیں، تو اس آدمی کو روندا جائے گا یہاں تک کہ وہ مَر جائے گا، اَے کاش کہ وہ آدمی مَیں ہوتا !!!

✿ ✿ ✿

۱۱۶۶۔ قال الوليد وأخبرني جراح عن أرطاة قال: يكون في زمانه رجف ومسخ وخسف أول زمانه لكم يا أهل اليمن وآخره عليكم حتى يأمر باخراج أهل اليمن من الشام والحمراء فيخرجون حتى ينتهوا الى أطراف الريف من حيث ما أخرجوا

۱۱۶۶﴾کہا ولید نے مجھے خبر دی جراح نے اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ: اس زمانے میں زلزلے، مسخ اور دھنسا ہوگا۔ اَے اہلِ یمن! زمانے کا اوّل حصہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا اور آخری حصہ تمہارے لئے نقصان دہ ہوگا، کیونکہ اہلِ یمن کو شام اور حمراء سے نکال دیا جائے گا اور وہ ریف کے اَطراف میں پہنچ جائیں گے جہاں سے وہ پہلے نکالے گئے۔

✿ ✿ ✿

۱۱۶۷۔ حدثنا الوليد عن عمر بن محمد بن زيد بن عبدالله بن عمر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال اذا اجتمع الناس بوادي ايلياء فقالت نزار يال وقالت نزار قحطان يالقحطان انزل الصبر ورفع النصر وسلط الحديد بعضه على بعض

۱۱۶۷﴾ہم سے بیان کیا ولید نے، عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: جب لوگ وادی ایلیاء (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، تو قبیلہ نزار کہے گا کہ "اے نزارا" قبیلہ قحطان والے کہیں گے کہ "اے قحطان!" (یعنی ہر قبیلہ اپنے قبیلے والوں کو پکارے گا) تب ممبر ختم کر دیا جائے گا اور مُدد اُٹھالی جائے گی۔ ایک کالو ہا دوسرے پر مُسلط کر دیا جائے گا (یعنی خون ریزی ہوگی)۔

٭ ٭ ٭

١١٦٨. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عمن سمع عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما يقول ان أدركت ذاك كنت مع أهل اليمن ولهم الغلبة.

۱۱۶۸﴾ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تُو وہ زمانہ پائے تو یمن والوں کے ساتھ ہوجانا انہیں غلبہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١١٦٩. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن وهب بن عبدالله عن أبي الطفيل قال سمعت حذيفة بن اليمان رضى الله عنه يقول: لعمرو بن صليع وعمرو بن صليع يقول له حدثنا فقال حذيفة إن قيسا لا تنفك تبغي دين الله سرا حتى يركبها الله بجنوده فلا يمنعون ذنب بطن تلعة ثم قال لعمرو يا أخا محارب إذا رأيت قيسا توالت بالشام فخذ حذرك.

۱۱۶۹﴾ہم سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے وہب بن عبداللہ سے، انہوں نے ابوالطفیل سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن صلیع سے جب عمرو بن صلیع نے ان سے کہا کہ ہمیں حدیث سُنائیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: قیس اللہ کے دین سے جدا نہ ہوگا۔ وہ پوشیدہ طور پر اللہ کے دین کو تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے لشکر سمیت سوار کر دیں گے۔ وہ کسی گناہ سے منع نہ کریں گے، پھر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمرو سے کہ اے محارب کے بھائی! جب تُو قیس کو شام کا والی بنا ہوا دیکھے تو ہوشیار رہنا!!!

٭ ٭ ٭

١١٧٠. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال: اذا وضعت الحرب اوزارها قالت مضر للقرشي الذي ببيت المقدس إن الله اعطاك مالم يعط احدا فاقتصر به على بني ابيك فيقول من كان من أهل اليمن فليلحق بيمنه ومن كان من أهل الأعاجم فليلحق بانطاكية وقد اجلناكم ثلاثا فمن لم يفعل ذلك فقد حل بدمه قال فتلحق اليمن بزبراء والأعاجم بانطاكية قال فبينما اليمانيون بزبراء اذ سمعوا

مناديا ينادي من الليل يا منصور يا منصور فيخرج الناس إلى الصوت فلا يجدون أحدا ثم ينادي الليلة الثانية ثم الثالثة قال فيجتمعون فيقولون يا أيها الناس أترجعون الى الأعرابية بعد الهجرة وترجعون على أعقابكم وتدعون مجاهدكم وخططكم ودار هجرتكم ومقابر موتاكم قال فيولون عليهم رجلا.

۱۱۷۰۔ ہم سے بیان کیا ولید نے، یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابو عطاء سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ ختم ہوجائے گی۔ تو قبیلہ مُضر والے بیت المقدس کے قریشی سے کہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ کچھ عطاء کیا ہے جو کسی اور کو عطاء نہیں کیا۔ لہٰذا وہ سب کچھ اپنے باپ کی اولاد کو دے؟ تو وہ کہے گا کہ جو یمن والے ہیں وہ یمن چلے جائیں اور جو عجمی ہیں وہ انطا کیہ چلے جائیں اور ہم تمہیں تین دن کی مُہلت دیتے ہیں، جو ایسا نہ کرے گا تو اس کا خون حلال ہوجائے گا۔ اس پر یمن والے زبراہ چلے جائیں گے اور عجمی انطا کیہ چلے جائیں گے، یمنی زبراہ میں ہوں گے جب وہ کسی اعلان کرنے والے کی آواز سُنیں گے جو رات کے وقت پکار رہا ہوگا کہ اَے منصور! اَے منصور! لوگ آواز کی طرف نکلیں گے لیکن وہ کسی کو بھی نہ پائیں گے، پھر دوسرے دِن آواز آئے گی، پھر تیسرے دِن آواز آئے گی تب وہ جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اَے لوگو! کیا تم ہجرت کے بعد دیہاتوں کی طرف واپس لوٹو گے اور ایڑیوں کے بَل پلٹ جاؤ گے! اور اپنے مجاہدوں، اپنے راستوں، اپنے ہجرت کے گھروں اور اپنے مُردوں کی قبریں چھوڑ دو گے، تو وہ ان کے خلاف ایک آدمی کو امیر بنا دیں گے۔

۰۰۰

۱۱۷۱. قال الوليد فاخبرني جراح عن أرطاة قال: فيجتمعون وينظرون لمن يبايعون؟ فبيناهم كذلك إذ سمعوا صوتا ما قاله انس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذي ولا ذو ولكنه خليفة يماني

۱۱۷۱۔ الولید نے، جراح سے روایت کی ہے کہ، اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ جمع ہوجائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس کی بیعت کریں؟ وہ اِسی حالت میں ہوں گے کہ اَچانک ایک آواز سُنیں گے جو نہ اِنسان کی ہوگی اور نہ جنات کی، کہ فلاں نام والے شخص کی بیعت کرلو اور وہ نہ ان میں سے ہوگا اور نہ اُن میں سے بلکہ وہ وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔

۰۰۰
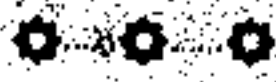
۱۱۷۲. قال الوليد قال كعبؓ إنه يماني قرشي وهو أمير العصب والعصب فيه انتقاص أهل اليمن ومن تبعهم من سائر الذين خرجوا من بيت المقدس

۱۱۷۲۔ ولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اَمیر یمانی قریشی ہوگا اور وہ اَمیر عصب کا ہوگا اور عصب میں اہل یمن کی کمی ہوگی اور ان کے پیروکار تمام وہ لوگ ہوں گے جو بیت المقدس سے نکلے ہوں گے۔

۰۰۰

۱۱۷۳. حدثنا أبو بكر عن أبي بكر بن عبدالله عن أبي الزاهرية حدير بن كريب عن كعبؓ قال: فيخرج أهل اليمن الى مقدم الأرض فينزلون على لخم وجذام فيواسونهم في

معايشهم حتى يكونوا فيها سواء

١١٧٣۔ ہم سے بیان کیا ابوبکر نے ابوبکر بن عبداللہ سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے حدیر بن کریب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: یمن والے زمین کے اگلے حصے پر نکلیں گے اور قبیلہ لخم اور جذام کے ہاں ٹھہریں گے۔ ان کو اپنی تجارت میں شریک کریں گے اور ایک دوسرے کے برابر ہو جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

١١٧٤. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: فتكون لخم وجذام وجدس وعاملة مغوثة لهم يومئذ لآل يعقوب فتراسل اليمن والحمراء وهم الموالي فيجتمعون عصبا كاجتماع قزع الخريف يعني السحاب المتقطع

١١٧٤۔ ہم سے بیان کیا ولید نے، جراح سے انہوں نے أرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: لخم اور جذام اور جدس اور عاملہ اُس زمانے میں جائے پناہ ہوں گے، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام آل حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے جائے پناہ تھے، پھر یمن اور حمراء ٹولیوں میں آئیں گے۔ وہ آزاد کردہ غلام ہوں گے۔ اور عصب میں جمع ہوں گے جیسے بادل کے ٹکڑے آسمان پر ہوتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

١١٧٥. حدثنا أبو معاوية وأبو اسامة ويحي بن اليمان عن الأعمش عن ابراهيم التيمي عن أبيه عن علي رضى الله عنه قال: ينقص الدين حتى لا يقول أحد لا إله إلا الله وقال بعضهم حتى لا يقال الله الله ثم يضرب يعسوب الدين بذنبه ثم يبعث الله قوما قزع كقزع الخريف اني لأعرف اسم أميرهم ومناخ ركابهم.

١١٧٥۔ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ اور ابواُسامۃ اور یحییٰ بن الیمان نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم التیمی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: دین کم ہوتا رہے گا یہاں تک کہ کوئی لآ اِلٰہ اِلا اللہ کہنے والا نہ ہوگا اور بعض راویوں نے کہا ہے کہ اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔ دین پر چلنے والے دین پرستی کے گناہ میں مارا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی قوم اُٹھائیں گے جو بہار کے بادلوں کی طرح ٹکڑوں میں ہوں گے، میں ان کے امیر کا نام اور ان کے سواریوں کے اُترنے کی جگہ تک کو جانتا ہوں۔

٭ ٭ ٭

١١٧٦. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عقبة بن راشد الصدفي عن عبدالله بن حجاج عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال من استطاع أن يموت بعد أمير العصب فليمت

١١٧٦۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے سنا عقبہ بن راشد

الصدفی سے، انہوں نے عبداللہ بن حجاج رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ عصب کے اُمیر کے بعد مَر سکے تو اُسے مَر جانا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

۱۱۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن أنعم عن أبي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرؓ قال: ثلاثة أمراء يتوالون تفتح الأرضين كلها عليهم كلهم صالح الجابرثم المفرج ثم ذو العصب يمكثون أربعين سنة ثم لا خير في الدنيا بعدهم

۱۱۷۷۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن انعم سے، انہوں نے ابو عبدالرحمٰن الحبلی سے، انہوں نے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) اُمراء پے دَر پے آئیں گے۔ وہ پوری زمین کو فتح کریں گے۔ وہ سب نیک ہوں گے، پہلے جابر، پھر مفرح، پھر ذوالعصب ہوگا۔ پھر وہ چالیس (40) سال رہیں گے پھر اُن کے بعد دُنیا میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

☆ ☆ ☆

۱۱۷۸. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس وعبدالله بن مروان عن أبي بكر بن أبي مريم عن المشيخة عن كعبؓ قال: صاحب جلاء أهل اليمن رجل من بني هاشم منزله ببيت المقدس حرسه إثنا عشر ألفا يجلي أهل اليمن حتى ينتهوا إلى مقدم الأرض فينزلوا على لخم وجذام فيوسونهم في معايشهم حتى يصيروا فيها سواء ثم يقبل أهل اليمن بعضهم على بعض فيقولون أين تذهبون وإلى ما ترجعون فينتدب لهم رجل منهم فيقول أنا رسولكم الى واليكم هذا برسالتكم فينطلق حتى يقدم عليه بيت المقدس بكتابهم ورسالتهم ان يعفيهم ويردهم إلى منازلهم فيأمر بضرب عنقه فاذا أبطأ عليهم بعثوا رجلا آخر فاذا قدم عليه أمر بضرب عنقه فاذا أبطو عليهم بعثوا رجلا آخر فيأمر بضرب عنقه فيخلصه الله تعالى حتى يقدم عليهم فيخبرهم بقتل صاحبيه وما أراد من قتله فيجتمعون فيولون عليهم أميرا منهم ثم يسيرون إليه فيقاتلونه فينصرهم الله تعالى عليه ويقتلوه ثم يقبلوا على قريش فلا يبقى قرشي الا قتلوه حتى يصاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قرشي.

۱۱۷۸۔ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس اور عبداللہ بن مروان نے انہوں نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے المشایخ، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: یمن والوں کا پیشوا بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جو بیت المقدس میں ہوگا۔ اس کے بارہ (12) ہزار پہرے دار ہوں گے۔ وہ اہلِ یمن کے ہمراہ زمین کے اگلے حصے تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ قبیلہ لخم اور جذام کے یہاں اُتریں گے۔ وہ ان کو اپنی تجارتوں میں حصہ دیں گے، اس طرح وہ اس میں برابر ہو جائیں گے۔

پھر اہلِ یمن ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کہاں جارہے ہو؟ اور کس کی طرف لوٹ رہے ہو؟ اُن میں سے ایک آدمی کہے گا میں تمہاری طرف سے تمہارے اُمیر تک یہ پیغام پہنچاؤں گا۔ وہ روانہ ہوگا اور وہ اُمیر کے پاس بیت المقدس تک ان لوگوں کے خط اور پیغام پہنچائے گا، اوراس سے درخواست کرے گا کہ وہ اُنہیں معاف کردے اوراُنہیں ان کے ٹھکانوں کی طرف واپس بھیج دے اُمیراس کی گردن اُڑانے کا حکم دے گا، جب لوگوں کے پاس اس آدمی کے واپس آنے میں دیر ہوگی تووہ دوسرا آدمی بھیجیں گے جب وہ اُمیر کے پاس آئے گا تووہ اس کی گردن بھی مارنے کا حکم دے گا۔ جب اس کے لوٹنے میں بھی دیر ہوگی تو وہ تیسرا آدمی بھیجیں گے، اُمیراس کی بھی گردن مارنے کا حکم دے گا، تواللہ تعالیٰ اُس کو اُمیر سے نجات دیدے گا، وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کراُنہیں اپنے ساتھیوں کے قتل ہوجانے کی خبردے گااور یہ کہ اُسے بھی قتل کرنے کا اِرادہ کیا گیا تھا مگر وہ بچ گیا۔ پھر یہ سب یمن والے اُکٹھے ہوجائیں گے، اوراپنوں میں سے ایک کواُمیر بنائیں گے، پھروہ اس کی طرف روانہ ہوں گے اوراس سے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُمیر کے خلاف ان کی مدد فرمائے گا، وہ اُمیر کوقتل کردیں گے، پھروہ قریشیوں کی طرف متوجہ ہوکران سب کوقتل کردیں گے یہاں تک کہ قریشیوں کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی ملے گی تو کہاجائے گا کہ یہ قریشی کی جوتی ہے !!!

۞ ۞ ۞

١١٧٩. حدثنا عبدالله بن مروان عن يونس بن عبدالرحمن بن أبي زرعة قال سمعت تبيعا يقول: تجتمع مضر لا أدري أتتبعهم ربيعة أم لا وأهل اليمن بوادي ايلياء فيقتتلوا فيقتل مضر حتى يسيل الوادي بدمائهم.

۱۱۷۹ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے، انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن بن ابی زرعۃ سے، انہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قبیلہ مُضر جمع ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ قبیلہ ربیعہ اُن کی پیروی کرے گا یانہیں اوراہلِ یمن وادی ایلیاء (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، اہلِ یمن اور مُضر کی جنگ ہوگی۔ مُضر والوں کوقتل کردیا جائے گا اور وادی ان کے خون سے بہے گی۔

۞ ۞ ۞

١١٨٠. حدثنا عبدالله بن مروان عن خالد عن شرحبيل بن مسلم الخولاني عن الصنابحي قال: تقبل قيس يومئذ حتى لا يبقى منهم ما يملأ بطن واد ولا رأس أكمة.

۱۱۸۰ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے، الد سے، انہوں نے شرحبیل بن مسلم الخولانی سے، انہوں نے صنابحی رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت قبیلۂ قیس والے آئیں گے کسی وادی کا پیٹ اور کسی چٹان کا سَر باقی نہ رہے گا کہ اُسے اپنی کثرت سے بھردیں گے۔

۞ ۞ ۞

١١٨١. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى وكان علامة في الفتن قال بلغني أن المهدي يمكث أربعة عشر سنة ببيت المقدس ثم يموت ثم يكون من بعده

شريف الذكر من قوم تبع يقال له منصور بيت المقدس احدى وعشرين سنة خمسة عشر منها عدل وثلاث سنين جور وثلاث سنين منها حرمان الأموال لا يعطى أحد درهم يقسم أهل الذمة بين مقاتلته وهو الذي يبقى المولي عمق الأعماق وهو الذي يدوس ولد اسماعيل كما يدوس البقر الأندر وهو الذي يخرج عليه الموالى اسمه اسم نبي وكنيته كنية نبي يسير اليه من الأعماق حتى يلقى منصور ببطن أريحا فيقاتله فيقتله ثم يملك المولي وينفى ولدقحطان وولد إسماعيل إلى مدينتي كنز العرب المدينة وصنعاء وهو الذي يخرج على يديه الترك والروم حتى يملو كا ما بين عمق أنطاكية الى جبل الكربل بفلسطين بمرج مدينة عكا يملك المولى ثلاث سنين ثم يقتل ثم يملك من بعده هيم المهدي الثاني وهو الذي يقتل الروم ويهزمهم ويفتح القسطنطنية ويقيم فيها ثلاث سنين أربعة أشهر وعشرة أيام ثم ينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيسلم الملك اليه

۱۱۸۱ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید العطار نے سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو کہ فتنوں کے جاننے میں بڑے عالم شمار ہوتے تھے فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال بیت المقدس میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے، پھر اس کے بعد اچھی شہرت والا تبع قوم سے ہوگا اس کا نام ''منصور'' ہوگا، وہ بیت المقدس میں اکیس (21) سال رہے گا، پندرہ (15) سال اس میں سے اِنصاف کے ہوں گے اور تین (3) سال ظلم کے، اور تین (3) سال مال سے محرومی کے، کوئی کسی کو ایک درہم بھی نہ دے گا، ذمّیوں کو لڑنے والوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے گا، یہ آزاد کردہ غلاموں کو گہرے گڑھوں میں رکھے گا۔ یہ اَولادِ حضرت اِسماعیل علیہ السلام کو اس طرح کھا جائے گا جیسا کہ گائے گھاس کو کھاجاتی ہے، ان کے خلاف آزاد کردہ ایک غلام خروج کرے گا جس کا نام نبی کریم ﷺ کے نام پر اور کنیت نبی کریم ﷺ کی کنیت پر ہوگی، وہ اس کی طرف گہرائی سے نکلے گا۔ منصور کا اس سے مقامِ اریحا میں آمنا سامنا ہوگا، وہ لڑیں گے، منصور کو قتل کردیا جائے گا، پھر وہ آزاد کردہ غلام بادشاہ بنے گا، وہ قحطان اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اَولاد کو دو شہروں کنز العرب مدینہ اور صنعاء کی طرف جلاوطن کرے گا، وہ تُرک اور رُوم سے مل کر خروج کریں گے، یہ لشکر وہ انطاکیہ کی گہرائی سے (مقامِ) کربل کے پہاڑ تک جو کہ فلسطین مرج مدینہ میں ہے تک جگہ بھردے گا وہ آزاد کردہ غلام تین (3) سال بادشاہ رہے گا پھر اُسے قتل کردیا جائے گا، اس کے بعد ہیم المہدی ثانی بادشاہ بنے گا جو رُوم کے ساتھ لڑے گا اور اُنہیں شکست دے گا اور قسطنطنیہ کو فتح کرے گا، وہ وہاں تین (3) سال چار (4) مہینے دس 10 دِن رہے گا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور بادشاہت ان کے حوالے کردی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۲ حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال: سيلي أموركم غلمان من قريش يكونوا بمنزلة العجاجيل المربية على

المداود ان تركت أكلت ما بين يديها وان أفلتت نطحت من أدركت

۱۱۸۲﴾ ہم سے بیان کیا بقیۃ بن ولید اور عبدالقدوس نے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب تمہارے امیر قریش کے لڑکے ہوں گے وہ بمنزلہ بچھڑوں کے ہوں گے اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو سامنے کی چیزوں کو کھا جائے اور اگر وہ سرکش ہو جائیں تو جسے پائیں سینگ سے ماریں۔

٭ ٭ ٭

۱۱۸۳. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو قال حدثني رجل من شعبان قال جلس عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما في مسجد دمشق ليس فيهم الا أهل اليمن فقال: ياأهل اليمن كيف أنتم اذا أخرجناكم من الشام واستأثرنا بها عليكم؟ قالوا أو يكون ذلک قال نعم ورب الكعبة، فقال مالكم لا تكلمون؟ فقال بعض القوم افنحن أظلم فيه أم أنتم؟ قال بل نحن فقال اليماني الحمد لله سيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون.

۱۱۸۳﴾ ہم سے بیان کیا بقیۃ اور عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا قبیلہ شعبان کے ایک شخص نے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس (مسجد) میں اہلِ یمن کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: اے اہلِ یمن! تمہاری کیا حالت ہوگی جب ہم تمہیں شام سے نکالیں گے، اور اپنے آپ کو تم پر ترجیح دیں گے؟ اہلِ یمن نے پوچھا، کہ کیا یہ ہو کر رہے گا؟ فرمایا ربِّ کعبہ کی قسم ضرور ہوگا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ: تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا اُس وقت ہم ظالم ہوں گے یا آپ لوگ؟ اِرشاد فرمایا کہ ہم ظالم ہوں گے، یمنی نے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عنقریب ظالموں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کروٹ پہ پلٹیں گے، اور ان کا کیا برا حال ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۸۴. حدثنا بقية عن صفوان عن عامر بن عبدالله أبي اليمان الهوزني عن كعبٌ قال: لن تزالوا في رخاء من العيش مالم ينزل الخليفة بيت المقدس

۱۱۸۴﴾ ہم سے بیان کیا بقیۃ نے صفوان سے، انہوں نے عامر بن عبداللہ ابوالیمان سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت تک آرام سے رہو گے جب تک بیت المقدس میں خلیفہ نہ ہو۔

٭ ٭ ٭

۱۱۸۵. قال الوليد يلي المهدي فيظهر عدله ثم يموت ثم يلي بعده من أهل بيته من يعدل ثم يلي منهم من يجور ويسيء حتى ينتهي الى رجل منهم فيجلي اليمن الى اليمن ثم

يسيرون اليه فيقتلونه ويولون عليهم رجلا من قريش يقال له محمد وقال بعض العلماء اله من اليمن على يدي ذلك اليماني تكون الملاحم

۱۱۸۵﴾ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام اَمیر بنیں گے۔ عدَل ظاہر ہو جائے گا پھر وہ فوت ہو جائیں گے، اس کے بعد ان کے گھر کا ایک فرد اَمیر بنے گا جو عدَل کرے گا۔ پھر ان میں سے ایسا آدمی اَمیر بنے گا جو ظُلم کرے گا اور برائی کرے گا پھر حکومت ایسے آدمی کے پاس جائے گی جو یمن والوں کو یمن کی طرف جلاوطن کرے گا، پھر وہ اس کی طرف آئیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے، اور ایک قریشی کو اپنا اَمیر بنائیں گے جس کا نام "محمد" ہوگا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ یمن سے تعلق رکھے گا، اور اس کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

٭ ٭ ٭

۱۱۸۶۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمروؓ قال: بعد المهدي الذي يخرج أهل اليمن الى بلادهم ثم المنصور ثم من بعده المهدي الذي تفتح على يديه مدينة الروم

۱۱۸۶﴾ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد وہ ہوگا جو یمن والوں کو ان کے شہروں کی طرف نکالے گا پھر منصور ہوگا، اس کے بعد وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جن کے ہاتھوں رُوم کا شہر فتح ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۸۷۔ حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو عن شريح عن كعبؓ قال: ما المهدي الا من قريش وما الخلافة الا في قريش غير أن له أصلا ونسبا في اليمن.

۱۱۸۷﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوں گے، اور خلافت قریش میں رہے گی۔ البتہ یہ بات ہے کہ ان کی اَصل اور نَسب یمنی ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۸۸۔ حدثنا أبو المغيرة عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان قريشا أعطيت مالم يعط الناس أعطيت ما أمطرت السماء وما جرت به الأنهار وما سالت به السيول ولمن مضى منهم خير ممن بقي ولا يزال رجل من قريش يتصدى لهذا الأمر إما ابتزاز وإما انتزاء وايم الله لئن أطعتم قريشا لتقطعنكم في الأرض اسياطا أيها الناس اسمعوا قول قريش ولا تعملوا باعمالهم

۱۱۸۸﴾ ہم سے بیان کیا ابو المغیرہ نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک قریش کو ایسی چیز دی گئی ہے جو دوسرے لوگوں کو نہیں دی گئی، انہیں ایسی چیز دی گئی جس کی وجہ سے بارش برستی ہے، اور جس کی وجہ سے نہریں بہتی ہیں، اور جس کی وجہ سے تلواریں نیام سے نکلتی ہیں، جو اِن میں سے گزر چکے ہیں ان کے لئے خیر ہے بہ نسبت اُن کے جو باقی ہیں۔ قریش کا کوئی نہ کوئی آدمی حکومت کے درپے رہے گا، یا تو مال خرچ کر کے یا چھین کر، اللہ کی قسم! اگر تم قریش کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں الگ الگ ٹکڑوں میں بانٹ دیں گے۔ اے لوگو! قریش کی بات سنو! مگر ان جیسے اعمال نہ کرنا!

٭ ٭ ٭

١١٨٩. حدثنا الوليد عن اسماعيل بن رافع عن اسماعيل بن محمد بن عمرو بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا معشر قريش لا تزالوا ولاة هذا الأمر ما أطعتم الله تعالى فاذا عصيتموه التحاكم عن وجه الأرض كما التحي عصاي هذه ثم قشع طائفة من لحاها فالقاه في الأرض.

۱۱۸۹۔ ہم سے بیان کیا ولید نے، اِسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اِسماعیل بن محمد بن عمرو بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے قریش کی جماعت! تم مسلسل اس حکومت کے امیر رہو گے جب تک تم اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کرو گے، جب تم اُس کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں زمین کے چہرے سے چیر دے گا جیسے میں اپنی لاٹھی کو نوچ رہا ہوں، پھر آپﷺ نے اپنی لاٹھی سے ایک ٹکڑا چیر کر زمین پر ڈال دیا۔

٭ ٭ ٭

١١٩٠. حدثنا أبو المغيرة قال حدثني ابن عياش عن المشيخة عن كعبؓ قال يكون بعد المهدي خليفة من أهل اليمن من قحطان أخو المهدي في دينه يعمل بعمله وهو الذي يفتح مدينة الروم ويصيب غنائمها قال كعب ويلي الناس رجل من بني هاشم ببيت المقدس، يطفىء سننا كانت معروفة ويبتدع سننا لم تكن حتى لا تجد عالما يحدث بحديث واحد وفي زمانه الخسف والمسخ ويعود الاسلام غريبا فالتمسك يومئذ بدينه كالقابض على الجمر وكخارط القتاد في ليلة مظلمة ويرسل ابنته تخطر في الأسواق معها الشرط عليها بطيطان من هب لا توارى مقبلة ولا مدبرة فلو تكلم في ذلك رجل ضربت عنقه

۱۱۹۰۔ ہم سے بیان کیا ابو المغیرہ نے، کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے ابن عیاش نے اپنے مشائخ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اہلِ یمن کے قبیلہ قحطان کا ایک آدمی خلیفہ بنے گا جو حضرت مہدی علیہ السلام کا دینی بھائی ہوگا۔ وہ انہی جیسا عمل کرے گا اور روم کا شہر کو فتح کرے گا اور اس کا مالِ غنیمت حاصل کرے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس کا امیر بنے گا۔ وہ معروف سنتوں کو مٹائے گا اور بدعات ایجاد کرے گا۔ حدیث کا کوئی عالم موجود نہ ہوگا۔ اس کے زمانے میں دھنسنا اور مسخ کا وقوع ہوگا۔ اور اسلام

اجنبیت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے کہ ابتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے دین کو تھامنے والا انگارے کو پکڑنے والے کی طرح ہوگا، ایک آدمی اپنی بیٹی بازار میں گھومنے کے لئے بھیجے گا۔ اس کے ہمراہ پولیس ہوگی۔ اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے نہ وہ آگے سے ڈھکی ہوگی نہ پیچھے سے، اگر کوئی شخص اس کے متعلق بات کرے گا تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۱۹۱. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زياد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبدالله بن شرحبيل بن حسنة قال حدثني عمرو بن العاص رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أول الناس فناء بقريش

۱۱۹۱۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، محمد بن زیاد بن المہاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل بن حسنہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش ختم ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۱۹۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عمر بن محمد بن زيد عمن حدثه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال اذا قالت نزار وقالت أهل اليمن يا قحطان نزل الصبر ورفع النصر وسلط عليهم الحديد

۱۱۹۲۔ ہم سے بیان کیا ابوالمغیرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے عمر بن محمد بن زید سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قبیلہ نزار آواز لگائیں گے کہ "اے نزار! اور اہل یمن آواز لگائیں گے کہ "اے قحطان!" تب صبر نازل ہوگا اور مدد اٹھا دی جائے گی اور (مسلط کر دیا جائے گا) ان پر لوہا۔

✿ ✿ ✿

۱۱۹۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالرحمن بن قيس الصدفي عن أبي عن جد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القحطاني بعد المهدي والذي بعثني بالحق ما هو دونه

۱۱۹۳۔ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن قیس الصدفی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس کے سوا نہ ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۱۹۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: يكون بين المهدي وبين الروم هدنة ثم يهلك المهدي ثم يلي رجل من اهل بيته يعدل قليلا ثم يسل سيفه على اهل فلسطين فيثورون به فيستغيث باهل الأردن فيمكث فيهم شهرين يعدل بعد المهدي ثم يسل سيفه عليهم فيثورون به فيخرج هاربا حتى ينزل دمشق فهل رأيت الأسكفة التي عند

باب الجابية حيث موضع توابيت الصرف الحجر المستدير دوله على خمسة أذرع عليها يذبح ولا ينطفيء ذكر دمه حتى يقال قد أرسلت الروم فيها بين صور الى عكا فهي الملاحم

۱۱۹۴ ہم سے بیان کیا الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور رُوم کے درمیان مصالحت ہوگی، پھر حضرت مہدی علیہ السلام وفات پاجائیں گے، پھر اس کے گھر کا ایک فرد امیر بنے گا جو کچھ عرصہ اِنصاف کرے گا۔ پھر وہ اہلِ فلسطین پر تلوار سونت لے گا، وہ اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اُردن والوں سے مدد مانگیں گے۔ وہ ان میں دو مہینے تک رہے گا، حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اِنصاف کرے گا، پھر وہ ان پر بھی تلوار سونت لے گا، وہ بھی اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ پھر وہ وہاں سے بھاگ کر دِمشق پہنچ جائے گا۔ جابیہ کے دروازے کے قریب پانچ ہاتھ کا جو گول پتھر رکھا گیا ہوگا، اس پر اُسے ذبح کیا جائے گا، ابھی اس کے خون کا واقعہ تازہ ہوگا۔ کہ کہا جائے گا کہ رُوم نے لشکر بھیج دیا ہے جو صور سے "مقامِ عکا" تک ہے، پھر جنگیں ہوں گی۔

٭ ٭ ٭

۱۱۹۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن رجل منهم سمع عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما يقول كيف أنتم يا معشر أهل اليمن إذا اخرجتكم مضر قلنا يكون ذلك يا أبا محمدة؟ قال نعم والذي نفسي بيده وهم لكم ظالمون فقال رجل من اليمن سيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون قال عبدالله أما لو أدركت ذلك لكنت معكم

۱۱۹۵ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص سے جس نے سنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اَے یمن والو تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں (قبیلۂ) مُضر نکالیں گے؟ ہم نے عرض کیا کہ اَے ابو محمد! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا جی ہاں، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اور وہ تم پر ظلم کرنے والے ہوں گے یمن کے ایک آدمی نے کہا کہ عنقریب ظالم جان جائیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر میں اُسے پالوں تو میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۹۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن مرة بن ربيعة عن أبي شمر المعافري قال: صاحب الجند يوم عقبة أفيق غلام من مذحج على فرس أبيض بفخذها أو بساقها أثر.

۱۱۹۶ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے مُرّہ بن ربیعہ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ابو شمر المعافری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لشکر کا امیر قبیلہ مذحج کا ایک لائق غلام ہوگا جو ایسے گھوڑے پر سوار ہوگا جس کی ران یا پنڈلی پر نشان بنا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١١٩٧. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن رافع عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لا تستريبوا هلكة قريش فانهم أول من يهلك حتى إن النعل ليوجد في المزبلة فيقال خذوا هذه النعل انها لنعل قريشي

۱۱۹۷﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے، ابن لہیعۃ سے، انہوں نے قیس بن رافع سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریش کی ہلاکت میں شک نہ کرو! بے شک وہ سب سے پہلے ہلاک ہوں گے، یہاں تک کہ ایک جوتا کوڑے دان میں پڑا ہوا ہوگا۔ تو کہا جائے گا کہ یہ جوتا لے لو یہ قریش کا ہے!!!

✿......✿......✿

١١٩٨. حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لعائشة رضي الله عنها ان قومك أسرع الناس فناء فبكت عائشة فقال ما يبكيك يا عائشه تظني بني تميم دون قريش اني لم أرد رهطك خاصة ولكني أردت قريشا كلها يفتح الله عليهم الدنيا فتستشرفهم العيون وتستحليهم المنايا فهم أسرع الناس فناء

۱۱۹۸﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ: تیری قوم سب سے پہلے فنا ہوگی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا!) تجھے کیا چیز رُلا رہی ہے؟ تو سمجھتی ہے کہ میری مُراد بنوتمیم ہے۔ میں نے خاص کر تیری قوم کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میں نے پورے قریش کی بات کی ہے، اللہ تعالیٰ ان پر دُنیا کھول دے گا تو ان کی آنکھیں دُنیا کی طرف اُٹھ جائیں گی، اور آرزوئیں ان کا زیور بن جائیں گی، اس کے بعد یہ لوگوں میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ فنا ہوں گے۔

✿......✿......✿

١١٩٩. حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعباني عن أبيه عن كريب بن ابرهة عن كعبؓ قال: اذا رأيت العرب تهاونت بامر قريش ثم رأيت الموالي تهاونت بامر العرب ثم رأيت مسلمة الأرضين تهاونت بامر الموالي فقد غشيتك أشراط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق ان حذيفة حدثنا حديثا بالأحمرين قال ذاک اذا منعت الأقلام الوسائد قال ابو عبدالله الوسائد العمال والأقلام الكتاب

۱۱۹۹﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبۃ الشعبانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کریب بن ابرہہ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو دیکھے کہ عرب قریش کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر تُو دیکھے کہ آزاد کردہ غلام عرب کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر تُو دیکھے کہ کسان ان آزاد کردہ غلاموں کی توہین کر رہے ہیں تو یہ قیامت کی علامتوں میں سے ہیں۔ حضرت کریب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ

اَے ابو اِسحاق! حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں احرین کی ایک حدیث سُناتے تھے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا وُقُوع اس وقت ہوگا جب عاملین اور کاتبین روک دیئے جائیں گے۔

۰ ۰ ۰

۱۲۰۰. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله مولى بني أمية عن محمد بن الحنيفة قال ينزل خليفة من بني هاشم بيت المقدس يملأ الأرض عدلا يبني بيت المقدس بناء الم يبنى مثله يملك أربعين سنة تكون هدنة الروم على يديه في سبع سنين بقين من خلافته ثم يغدرون به ثم يجتمعون له بالعمق فيموت فيها غما ثم يلي بعده رجل من بني هاشم ثم تكون هزيمتهم وفتح القسطنطنية على يديه ثم يسير إلى رومية فيفتحها ويستخرج كنوزها ومائدة سليمان بن داود عليهما السلام ثم يرجع إلى بيت المقدس فينزلها ويخرج الدجال في زمانه وينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيصلي خلفه

۱۲۰۰﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے ابو عبداللہ مولیٰ بنی اُمیّۃ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک خلیفہ بیت المقدس آئے گا۔ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ وہ بیت المقدس کو بہت شاندار بنائے گا کہ اس جیسا بنایا نہیں گیا ہوگا، کہ وہ چالیس (40) سال بادشاہت کرے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال باقی ہوں گے تو وہ رُوم سے صُلح کرے گا، پھر رُومی اس کے ساتھ دھوکہ کریں گے اور اس کے خلاف مقامِ عمق میں جمع ہو جائیں گے۔ وہ خلیفہ غم سے مَر جائے گا۔ اس کے بعد بنی ہاشم کا ایک شخص خلیفہ بنے گا۔ رُومیوں کو شکست ہوگی اور اس خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا، پھر وہ رُوم کی طرف جائے گا اور اُسے فتح کرے گا اور اُس کے خزانے نکالے گا۔ وہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا دسترخوان نکالے گا۔ پھر وہ بیت المقدس لوٹے گا اور وہاں ٹھہر جائے گا اور دجّال اسی کے زمانے میں نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اسی کے زمانے میں اُتریں گے۔ اور اس (حضرت مہدی علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۰ ۰ ۰

۱۲۰۱. قال الوليد قال جراح عن أرطاة على يدي ذلك الخليفة وهو يمان تكون غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة

۱۲۰۱﴾ کہا ولید نے سے، جراح نے ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے کہ وہ فرماتے ہیں: جس خلیفہ کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔ جس کی خبر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیتے تھے۔

۰ ۰ ۰

۱۲۰۲. حدثنا الوليد عن صفوان بن عمرو عمن حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يغزوا قوم من أمتي الهند فيفتح الله عليهم حتى يلقوا بملوك الهند مغلولين في السلاسل يغفرالله لهم ذنوبهم فينصرفون الى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام

۱۲۰۲﴾ ہم سے بیان کیا ولید انہوں نے اس شخص سے جس نے انہیں بیان کیا صفوان بن عمرو سے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمّت میں سے ایک قوم ہند کے خلاف جہاد کرے گی تو اللہ تعالیٰ اُنہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں سے اس حال میں ملیں گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کے گناہ معاف فرمادیں گے، پھر وہ شام کی طرف لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔

۱۲۰۳. حدثنا الوليد وغيره عن عبدالله بن أبي عتبة عن المنهال ابن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباسؓ أنهم ذكروا عنده إثنى عشر خليفة ثم الأمير فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلک السفاح والمنصور والمهدي يدفعها الى عيسى بن مريم عليهما السلام.

۱۲۰۳﴾ ہم سے بیان کیا ولید وغیرہ نے عبداللہ بن أبي عتبة سے، انہوں نے، منہال بن عمرو سے، انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے، روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ (12) خلیفوں اور اُمیر کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم میں سے سفاح، منصور اور مہدی ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام امارۃ کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دیں گا۔

۱۲۰۴. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن محمد عن أيوب عن محمد بن عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمروؓ قال: السفاح ثم المنصور ثم جابر ثم المهدي ثم الأمين ثم سين وسلام ثم أمير العصب ستة منهم من ولد كعب بن لؤي ورجل من قحطان لا يرى مثلهم كلهم صالح

۱۲۰۴﴾ ہم سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن عقبہ بن اوس سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اُمیر سفاح ہوگا، پھر منصور، پھر جابر، پھر مہدی، پھر امین، پھر سین وسلام، پھر اُمیر العصب ہوگا، ان میں سے چھ (6) کعب بن لوی کی اولاد میں سے ہیں اور ایک ان میں قحطانی ہے، ان جیسا کوئی اُمیر دیکھا نہ گیا ہوگا یہ سب کے سب نیک ہوں گے۔

۱۲۰۵. حدثنا ابن علية عن ابن عون عن محمد بن عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمروؓ قال السفاح وسلام ومنصور وجابر والأمين وأمير العصب كلهم صالح لا يدرک مثلهم كلهم من بني كعب بن لؤي ورجل من قحطان منهم من لا يكون الا يومين

۱۲۰۵﴾ ہم سے بیان کیا ابن علیہ نے ابن عون سے، انہوں نے محمد بن عقبہ بن اوس، سے روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُمیر سفاح ہوگا پھر سلام، منصور، جابر، امین اور اُمیر العصب ہوگا۔ یہ سب کے سب

نیک ہوں گے۔ان جیسا کوئی نہ ہوگا۔یہ سب بنو کعب بن لوی سے ہوں گے،ان میں سے ایک قحطانی ہے۔

۱۲۰۶. حدثنا الوليد عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعبؓ قال: المنصور والمهدي والسفاح من ولد العباس.

۱۲۰۶ہم سے بیان کیا الولید نے،شیخ سے،انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے،انہوں نے روایت کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: المنصور اور مہدی اور سفاح عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۱۲۰۷. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال المنصور منصور بني هاشم.

۱۲۰۷ہم سے بیان کیا الولید نے،ابن لہیعۃ سے،انہوں نے،یزید بن قوذر سے،انہوں نے،حضرت تبیع سے،انہوں نے روایت کی حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: منصور بنو ہاشم کا منصور ہے۔

۱۲۰۸. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: أمير العصب يماني قال الوليد وفي علم كعب يماني قرشي وهو أمير العصب

۱۲۰۸ہم سے بیان کیا نے جراح سے،انہوں نے روایت کی ہے کہ أرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: أمیر العصب یمنی ہوگا،حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کعبؓ کے جھنڈے میں أمیر العصب یمنی قریشی ہوگا۔

۱۲۰۹. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر الصدفي أن رسول الله ﷺ قال: القحطاني بعد المهدي وما هو دونه:

۱۲۰۹ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعۃ سے،انہوں نے عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر الصدفی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قحطانی جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے بعد ہوگا وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

۱۲۱۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس سمع يعفر بن جمرة قال أخبروني معدي-كرب بن عبد كلال عن كعب المنصور حمير خامس خمسة عشر خليفة.

۱۲۱۰ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعۃ سے،انہوں نے عیاش بن عباس سے،انہوں نے یعفر بن جمرۃ سے،انہوں نے کہا مجھے خبر دی معدی کرب بن عبد کلال رحمہ اللہ تعالیٰ سے،انہوں نے روایت کی ہے کہ،حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: منصور حمیر پندرہ (15) میں سے پانچواں خلیفہ ہوگا۔

١٢١١. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عتبة بن راشد الصدفي سمع عبدالله بن الحجاج سمع عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما يقول: الجابر ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن استطاع أن يموت بعد ذلک فليمت.

۱۲۱۱﴾ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے سنا عُتبہ بن راشد الصدفی سے، انہوں نے سنا عبداللہ بن الحجاج سے، انہوں نے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر جابر ہوگا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر امیر العصب ہوگا، اور اس کے بعد جو مر سکے وہ مرجائے تو بہتر ہے۔

✿ ✿ ✿
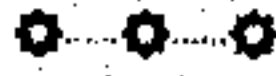
١٢١٢. حدثنا ابن وهب عن عبدالرحمن بن زياد عن أبي عبدالرحمٰن الحبلي عن عبدالله بن عمرو قال ثلاثة خلفاء يتولون كلهم صالح عليهم تفتح الأرضين أولهم جابر والثاني المفرح والثالث ذو العصب يمكثون أربعين سنة لا خير في الدنيا بعدهم

۱۲۱۲﴾ہم سے بیان کیا ابن وہب نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ: تین (3) خلفاء پے دَر پے آئیں گے۔ وہ سب کے سب نیک ہوں گے۔ ان کے ہاتھوں زمینیں فتح ہوں گی۔ ان میں سے پہلا جابر، دوسرا المفرح اور تیسرا ذوالعصب ہوگا وہ چالیس (40) سال تک زندہ رہیں گے۔ ان کے بعد دُنیا میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

✿ ✿ ✿

١٢١٣. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي يقال له السفاح عند القطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا.

۱۲۱۳﴾ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نیالاعمش سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے گھرانے سے سفاح نام کا ایک آدمی نکلے گا جب زمانہ ختم ہونے والا ہوگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا، وہ لوگوں کو عطیات دے گا۔

✿ ✿ ✿

١٢١٤. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال بلغني ان المهدي يعيش أربعين عاما ثم يموت على فراشه ثم يخرج رجل من قحطان مثقوب الأذنين على سيرة المهدي

بقاؤه عشرين سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم مهدي حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر أمير من أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثم يخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۱۴۔ ہم سے بیان کیا الحکم بن نافع نے انہوں نے جراح سے روایت کی ہے کہ اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی چالیس (40) سال زندہ رہے گا پھر اپنے بستر پر وفات پائے گا، پھر قبیلہ قحطان کا ایک آدمی جس کے دونوں کان چھدے ہوئے ہوں گے وہ حضرت مہدی کے طریقہ پر خروج کرے گا، وہ بیس (20) سال تک زندہ رہے گا، پھر اُسے اَسلحے سے قتل کر دیا جائے گا، پھر پیغمبر ﷺ کے گھرانے سے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نامی آدمی خروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا۔ وہ اُمّتِ محمد ﷺ کا آخری امیر ہوگا پھر اس کے زمانے میں دجّال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۲۱۵. حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال يبعث ملك في بيت المقدس جيشا الى الهند فيفتحها ويأخذ كنوزها فيجعله حلية لبيت المقدس ويقدموا علي ملوك الهند مغلوبين يقيم ذلك الجيش في الهند الى خروج الدجال.

۱۲۱۵۔ الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک بادشاہ بیت المقدس سے ایک لشکر ہندوستان کی طرف بھیجے گا۔ وہ اُسے فتح کر لے گا۔ اس کے خزانوں کو لے لے گا اور ان کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، اور ہندوستان کے بادشاہ پیش کئے جائیں گے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں گے، یہ لشکر ہندوستان میں دجّال کے نکلنے تک مقیم رہے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۲۱۶. حدثنا أبو أيوب سليمان بن داود الشامي عن أرطاة بن المنذر عن أبي اليمان الهوزني عن كعب قال لن تزالوا في رخاء من العيش حتى تنزل الخلافة بيت المقدس

۱۲۱۶۔ ہم سے بیان کیا ابوایوب سلیمان بن داؤد الشامی نے، اَرطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ابوالیمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ ہمیشہ زندگی کی سہولتوں میں رہو گے حتی کہ خلافت بیت المقدس میں اُتر پڑے۔

✿ ✿ ✿

۱۲۱۷. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدركن المسيح بن مريم رجال من امتي هم مثلكم او خيرهم مثلكم او أخير

۱۲۱۷۔ ابوایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امّت کے کچھ لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پالیں گے وہ تمہارے مثل ہوں گے یا فرمایا ان میں سے بہترین تمہارے مثل ہوں گے یا فرمایا کہ ان میں سے سب سے بہترین تمہارے مثل ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

١٢١٨. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال يستخلف رجل من قريش من شر الخلق ينزل بيت المقدس وتنقل إليه الخزائن وأشراف الناس فيتجبرون فيها ويشتد حجابه وتكثر أموالهم حتى يطعم الرجل منهم الشهر والآخر الشهرين والثلاثة حتى يكون مهزولهم كسمين سائر الناس وينشوا فيهم نشوا كالعجول المربية على المذاود ويطفيء الخليفة سننا كانت معروفة ويبتدع سننا لم تكن ويظهر الشر في زمانه ويظهر الزنى وتشرب الخمر علانية ويخيف العلماء في زمانه خوفا حتى لو أن رجلا ركب راحلة ثم طاف الأمصار كلها لم يجد رجلا من العملاء يحدثه بحديث علم من الخوف وفي زمانه يكون المسخ والخسف ويكون الإسلام غريبا كما بدأ غريبا ويكون المتمسک بدينه كالقابض على الجمرة وكخارط القتاد في الليلة المظلمة حتى يصير من شانه أن يرسل ابنته تمرفي السوق ومعها الشرط عليها بطيطان من ذهب وثوب لا يواريها مقبلة ولا مدبرة فلو تكلم أحد من الناس في الإنكار عليه في ذلک بكلمة واحدة ضربت عنقه يبدأ فيمنع الناس الرزق ثم يمنعهم العطاء ثم بعد ذلک يأمر باخراج أهل اليمن من الشام فتخرجهم الشرط متفرقين لا تترک جندا يصل الى جند حتى يخرجوهم من الريف كله فينتهون إلى بصرى وذلک عند آخر عمره فيتراسل أهل اليمن فيما بينهم حتى يجتمعوا كاجتماع قزع الخريف فينصبون من حيث كانوا بعضهم الى بعض عصبا عصبا ثم يقولون اين تذهبون وتتركون أرضكم ومهاجركم فيجتمع رأيهم على أن يبايعوا رجلا منهم فبيناهم يقولون نبايع فلانا بل فلانا اذا سمعوا صوتا ما قاله إنس ولا جان بايعوا فلانا يسميه لهم فاذا هو رجل قد رضو به وقنعت به الأنفس ليس من ذي ولا من ذي ثم يرسلون الى جبار قريش نفرا منهم فيقتلهم ويرد رجلا منهم يخبرهم ما قد كان ثم ان أهل اليمن يسيرون إليه والجبار قريش من الشرط عشرون الفا فيسير أهل اليمن فيقاتلهم لخم وجذام وعاملة وجدس فينزلون لهم الطعام والشراب والقليل والكثير ويكونون يومئذ مغولة لليمن كما كان يوسف مغولة لاخوته بمصر والذي نفس كعب

بيده ان لخم وجذام وعاملة وجدس لمن أهل اليمن فان جاؤكم يلتمسون نسبهم فيكم فصلوهم فانهم منكم ثم يسيرون جميعا حتى يشرفوا على بيت المقدس فيلقاهم جبار قريش فالجموع فيهزمهم أهل اليمن ولا يقولون لأهل اليمن القتناع الرجل بثوبه في القتال.

۱۲۱۸۔ ابوایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مخلوق میں شریر ترین قریش کا ایک آدمی خلیفہ بنایا جائے گا وہ بیت المقدس میں آئے گا۔ اس کی طرف خزانے اور معزز لوگ منتقل کئے جائیں گے، وہاں وہ لوگوں پر جبر کریں گے، اس کی حکومت سخت ہوگی۔ ان لوگوں کے مال بہت زیادہ ہوجائیں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی ایک (1) مہینہ تک دوسرا دو (2) مہینے تک تیسرا تین (3) مہینے تک کھانا کھلا سکتا ہوگا، ان کا لاغر فرد ایسے ہوگا جیسے اور لوگوں کے موٹے اَفراد، اور ان میں لڑکے اُٹھ کھڑے ہوں گے جیسے دودھ پیتا بچھڑا ہو، اور خلیفہ معروف طریقوں کو مٹادے گا وہ ایسے طریقے ایجاد کرے گا جو پہلے نہ تھے، اس کے دور میں شر اور زنا عام ہوجائے گا۔ لوگ کھلم کھلا شراب پیئیں گے۔ اس کے دور میں علماء ڈر اور خوف سے سہمے ہوئے ہوں گے، کوئی آدمی سواری پر سوار ہوکر مختلف شہروں میں گھومے گا لیکن وہ کسی عالم کو نہ پائے گا کہ جو اُسے ایک حدیث بھی بلاخوف وخطر بتادے۔ اور اس کے دور میں صورتوں کا مسخ اور دھنسنا واقع ہوگا، اور اِسلام اجنبی ہوگا جیسا کہ اِبتداء میں اجنبی تھا، دین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے گرم اَنگارے کو پکڑنے والا، یا جیسے اندھیری رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا۔ اس اَمیر کی حالت یہ ہوگی کہ وہ اپنی بیٹی کو چھوڑے گا۔ وہ بازار میں پھرے گی اس کے ساتھ پولیس ہوگی۔ اس لڑکی نے سُونے کے موزے پہن رکھے ہوں گے۔ اُس نے ایسے کپڑے پہن رکھے ہوں گے جو نہ اس کے آگے کو ڈھانپ سکیں اور نہ پیچھے کو، اگر کوئی اُس کے اس فعل پر اعتراض کرے گا تو اس کی گردن اُڑادی جائے گی، وہ اَمیر لوگوں سے رزق روکے گا۔ پھر عطیات روکے گا۔ پھر اس کے بعد اَہلِ یمن کو شام سے نکلنے کا حکم دے گا، پولیس والے یمن والوں کو جُدا جُدا کر کے نکالیں گے، وہ ایک لشکر کو نہ چھوڑیں گے کہ وہ دوسرے سے مل جائے، پھر وہ ان سب کو مقام الریف سے باہر کردیں گے، اَہلِ یمن بصریٰ پہنچیں گے، اور یہ اس اَمیر کی عمر کے آخری ایّام ہوں گے، یمن والے ایک دوسرے کے پاس پیغام بھیجیں گے، تو وہ بادلوں کی طرح اکٹھے ہوجائیں گے پس وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے ایک دوسرے سے مل کر جماعت بنائیں گے، پھر کہیں گے کہ تم کہاں جارہے ہو تم اپنی زمینوں اور اپنی ہجرت کی جگہوں کو چھوڑ رہے ہو پھر وہ اس بات پر متفق ہوں گے کہ اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کرلیں، ان میں سے بعض کہیں گے کہ فلاں کی بیعت کریں گے، بعض کہیں گے کہ ہم فلاں کی بیعت کریں گے، اِسی اثناء میں وہ ایک آواز سُنیں گے جو نہ اِنسان کی ہوگی نہ جنات کی، کہ فلاں آدمی کی بیعت کرلو اور اس کا نام لیا جائے گا تو وہ ایسا آدمی ہوگا جس پہ یہ سب راضی ہوں گے، اور ان کے دل مطمئن ہوں گے۔ وہ آدمی نہ ان میں سے ہوگا اور نہ ان میں سے ہوگا، پھر وہ قریش کے اس جابر کی طرف اپنے کچھ آدمی بھیجیں گے۔ وہ اُنہیں قتل کردے گا، اور ان میں سے ایک آدمی کو واپس بھیجے گا تا کہ یمن والوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیدے پھر اَہلِ یمن اس کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔ قریش کے اس

جابر کے بیس (20) ہزار تو پہرے دار ہوں گے، جب اہلِ یمن روانہ ہوں گے تو ان سے قبیلہ لخم اور جذام اور عاملہ اور جدس ملیں گے، اور کم یا زیادہ مال جو کچھ بھی ہوگا، وہ یمن والوں کی خدمت میں پیش کریں گے اور یہ قبیلے یمن والوں کے مددگار رہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے مددگار تھے۔ مصر میں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زندگی ہے، قبیلہ لخم اور جذام اور عاملہ اور جدس یمن والوں پر احسان کریں گے، اے اہلِ یمن اگر یہ قبیلے والے اپنا نسب تم میں ڈھونڈتے ہوئے آئیں تو انہیں اپنے ساتھ ملاؤ۔ بے شک وہ تم سے ہیں، پھر وہ سب اکٹھے ہو کر چلیں گے اور بیت المقدس پر چڑھائی کر دیں گے، قریش کا جابر اپنی فوج لے کر مقابلہ کرے گا، اُسے یمن والے شکست دیدیں گے، اور وہ اہلِ یمن کے مقابلے میں اتنی دیر بھی نہ ٹھہر سکیں گے جتنی دیر میں آدمی اپنے کپڑے کی چادر اوڑھتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۱۹. حدثنا الوليد عن ابي عبدالله مولى بني أمية عن الوليد ابن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد المعيطي سمع ابن عباس يحدث معاوية رضى الله عنهما يقول يلي رجل منا في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين بقين من خلافته فيموت بالأعماق نجما ثم يليها رجل منهم ذو فعلي يديه يكون الفتح يومئذ يعني فتح الروم بالأعماق.

۱۲۱۹) الولید نے ابو عبداللہ (بنو امیہ کے آزاد کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے اَبان بن الولید المعیطی سے رُوایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ: آخری زمانے میں ہمارا ایک آدمی چالیس (40) سال تک خلیفہ رہے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال کا عرصہ باقی ہوگا تو جنگیں شروع ہو جائیں گی، وہ مقام اعماق میں طبعی موت مَر جائے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی اَمیر بنے گا جس کے ہاتھوں اعماق میں رُوم فتح ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۲۲۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال صاحب رومية رجل من بني هاشم اسمه الأصبغ بن يزيد وهو الذي يفتحها

۱۲۲۰) رشدین نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: رُوم کا فاتح بنو ہاشم کا ایک مَرد ہوگا جس کا نام اَصبغ بن یزید ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۲۲۱. حدثنا رشدين والوليد عن ابن لهيعة قال حدثني عبدالرحمن بن قيس الصدفي عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعد المهدي القحطاني والذي بعثني بالحق ما هو دونه

۱۲۲۱﴾ رشدین اور الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن قیس الصدفی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مہدی کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا وہ مہدی سے کم نہ ہوگا۔

٭٭٭

۱۲۲۲. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة بن المنذر عن أبي عامر الألهاني قال قال لي ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا عامر اشحذ سيفك واتخذ أربعين عنزا شعراء وأعد حمولة وأنساعا وقربا فكأنك أخرجت منها كفرا كفرا.

۱۲۲۲﴾ ابوالمغیرۃ نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے مجھے کہا کہ اپنی تلوار تیز کرلو اور بالوں والے چالیس 40 دُنبے لے لو اور ایک اُونٹی مع سامان اور مشکیزے کے تیار کرلو گویا کہ تجھے کافر بنا کر یہاں سے نکالا جائے گا۔

٭٭٭

۱۲۲۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن مالك بن عبدالله الكلاعي عن عثمان بن معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاعي قال ويل للمسمنات وطوبى للفقراء البسوا نساء كم الخفاف المنعلة وعلموهن المشي في بيوتهن فانه يوشك بهن ان يخرجن الى ذلك.

۱۲۲۳﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے مالک بن عبداللہ الکلاعی سے، انہوں نے عثمان بن معدان القرشی سے روایت کی ہے کہ عمران بن سلیم الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے موٹوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فقیروں کے لئے۔ اپنی عورتوں کو موزے کے جوتے پہناؤ! اور اُنہیں گھروں میں چلنا سکھاؤ، عنقریب ممکن ہے کہ ان عورتوں کو ان جوتوں کے ساتھ نکالا جائے۔

٭٭٭

۱۲۲۴. حدثنا إبراهيم بن أبي حبة اليماني عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين واصبا مابقي من قريش عشرون رجلا

۱۲۲۴﴾ ابراہیم بن ابی حبۃ الیمانی نے، ابن جریج سے، انہوں نے، عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دین ہمیشہ غلبہ میں رہے گا جب تک قریش کے بیس (20) آدمی بھی باقی ہوں گے۔

٭٭٭

۱۲۲۵. حدثنا أبو المغيرة وبقية جميعا عن حريز بن عثمان قال حدثنا راشد بن سعد

المقرائي عن أبي حي المؤذن عن ذي مخبر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان هذا الأمر في حمير فنزعه الله منهم فجعله في قريش وسيعود اليهم

۱۲۲۵﴾ ابوالمغیرۃ اور بقیۃ نے حریز بن عثمان سے، انہوں نے راشد بن سعد المقرائی سے، انہوں نے ابو حیّ المؤذن سے، انہوں نے ذی مخبر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ حکومت (قبیلۂ) حمیر کے پاس تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے چھین لی اور قریش میں رکھ دی، اور عنقریب حمیر کی طرف لوٹ جائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۲۲۶ . حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد سمع أبا الطفيل سمع حذيفة رضي الله عنه يقول لا تزال ظلمة مضر يعتنون كل عبدالله صالح ويقتلونه حتى يضربهم الله وملائكته والمؤمنون بمن عنده فلا يمنعهم ذنب تلعة فقال له عمرو بن صليع مالک هم إلا مضر ومالک ذكر غيرهم فقال أمن محارب إنت قال نعم قال أرأيت محارب خصفه أم قيس قال نعم قال اذا رأيت قيسا توالت الشام فخذ حذرک

۱۲۲۶﴾ ابن عُیینہ نے، جامع بن ابو راشد سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ مُضر کے لوگ مُسلسل ظلم کریں گے۔ وہ اللہ کے ہر نیک بندے کے خلاف ہوں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں ماریں گے اور فرشتے اور ایمان والے اُنہیں ماریں گے۔ عمرو بن صلیع نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف مُضر (ہی) ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے علاوہ (کسی) کا ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تُو (قبیلۂ) محارب سے ہے؟ تو عمرو بن صلیع نے کہا جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تُو نے قبیلہ محارب خصفہ اُمِ قیس کو دیکھا ہے؟ تو عمرو بن صلیع نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تُو قبیلہ قیس کو دیکھے کہ وہ شام کے اُمیر ہیں تو ہوشیار رہنا۔

✿ ✿ ✿

۱۲۲۷ . حدثنا مروان الفزاري عن اسماعيل بن سميع عن بكير الطويل عن أبي أرطاة سمع عليا رضي الله عنه يقول الذين بدلوا نعمة الله كفرا وأحلوا قومهم دار البوار ثم قال الناس منهم براء غير قريش ثم قال لا تذهب الأيام والليالي حتى يؤتى بالرجل من قريش فتنزع عمامته من رأسه لا يغير من شر بلائهم

۱۲۲۷﴾ مروان الفزاری نے، اسماعیل بن سمیع سے، انہوں نے بکیر الطویل سے، انہوں نے ابو ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ، سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری کے ساتھ بدل ڈالا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی جگہ پر جا اُتارا، پھر فرمایا سوائے قریش کے لوگ ان سے بَری ذِمّہ ہیں، پھر فرمایا کہ رات اور دن ختم نہ

ہوں گے کہ قریش کے ایک آدمی کو لایا جائے گا وہ اپنے سَر سے عمامہ کھولے گا لیکن لوگوں کے مصائب کے شر کو بدل نہ سکے گا۔

۞ ۞ ۞

١٢٢٨. حدثنا محمد بن جعفر غندر عن شعبة عن سماک بن حرب عن مالک بن ظالم سمع أبا هريرة رضی الله عنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول هلاک أمتي أو فساد أمتي على رأس إمرة أغيلمة من قريش

۱۲۲۸۔ محمد بن جعفر غندر نے شعبۃ سے، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے مالک بن ظالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: میری اُمّت کی ہلاکت، یا فرمایا میری اُمّت میں فساد کا سرا قریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

۞ ۞ ۞

١٢٢٩. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن يزيد بن شريک عن أبي هريرة رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

۱۲۲۹۔ ابن عبدالوارث نے، حماد بن سلمۃ سے، انہوں نے عمار بن ابو عمار سے، انہوں نے یزید بن شریک سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: میری اُمّت کی ہلاکت یا فرمایا میری اُمّت میں فساد کا سرا قریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

۞ ۞ ۞

١٢٣٠. قال حماد وأخبرني ابن خيثم عن أبي الطفيل عن حذيفة رضی الله عنه أنه قال يا عمرو بن صليع إذا رأيت قيسا توالت بالشام فخذ حذرک ثم قال الفکت مضر تقتل المؤمنين وتنعتهم حتى يضربهم الله وملائکته والمؤمنون حتى لا يمنعوا ذنب تلعة

۱۲۳۰۔ حماد نے ابن خیثم سے، انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن صلیع سے فرمایا کہ: جب تُو دیکھے کہ (قبیلہٗ) قیس والے شام پر حکمرانی کر رہے ہیں تب چوکنے رہنا۔ پھر فرمایا قبیلہ مُضر مغرور ہو جائے گا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کرے گا اور ان سے بُغض رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور ایمان والے اُسے ماریں گے۔

١٢٣١. حدثنا الحکم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد ابن عامر عن يزيد بن حمير قال الملک ظفار لحمير التجار

۱۲۳۱۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے الولید بن عامر سے روایت کی ہے کہ یزید بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: بادشاہ کامیاب ہو گا حمیر کے تجار کی وجہ سے۔

۞ ۞ ۞

١٢٣٢. حدثنا الحکم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن أبي حلبس قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قريشا أعطيت مالم يعط الناس أعطوا ما أمطرت به السماء وجرت به الأنهار وسالت به السيول ولمن مضى منهم خير ممن بقي ولا يزال الرجل من قريش يتصدى لهذا الأمر إما انتزاء وإما ابتزازا وأيم الله لئن أطعتم قريشا لتقطعنكم في الأرض أسباطا أيها الناس اسمعوا قول قريش ولا تعملوا أعمالهم خيار الناس لخيار قريش تبع وشرار الناس لشرار قريش تبع فمنهم الألوية ما وفوا لكم بخمس مالم يخونوا أمانة ولم ينقضوا عهدا وما عدلوا في القسم وقسطوا في الحكم وإذا استرحموا رحموا فمن لم يفعل ذلک منهم فعليه بهلة الله

۱۲۳۲﴾ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے، انہوں نے، ابو جلبس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قریش کو ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو دوسرے لوگوں کو نہیں دی گئیں، ان کو ایسی چیز دی گئی جس کی وجہ سے بارش برستی ہے اور نہریں چلتی ہیں، اور سیلاب آتا ہے اور جو اُن میں سے گزر گئے ان کے لئے خیر ہے بہ نسبت اُن لوگوں کے جو باقی ہیں، اور مُسلسل قریش کا ایک آدمی اس حکومت کے دَر پے رہے گا، یا تو چھین کر یا مال خرچ کر کے، اللہ کی قسم! اگر تم قریش کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں زمین میں ٹکڑوں میں بانٹ دیں گے، اے لوگو! قریش کی بات سُنو! مگر ان جیسے اعمال نہ کرو! بہترین لوگ بہترین قریش کی تابعداری کریں گے اور شریر لوگ شریر قریشیوں کی پیروی کریں گے، ان میں سے بعض کے لئے جھنڈے ہیں، جب تک وہ تمہیں پورا خُمس دیں، امانت میں خیانت نہ کریں، عہد شکنی نہ کریں، تقسیم میں عدل کریں، فیصلے میں انصاف کریں اور جب اُن سے رَحم طلب کیا جائے تو رَحم کریں تو جو ان میں سے ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو۔

✿ ✿ ✿

۱۲۳۳۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن يزيد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبدالله بن شرحبيل اخبره قال حدثني عمرو بن العاص رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس فناء قريش وأولهم فناء أهل بيتي

۱۲۳۳﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن المہاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور ان میں سب سے پہلے میرے اہلِ بیت فنا ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۲۳۴۔ حدثنا الحكم نافع عن جراح عن أرطاة قال بعد المهدي رجل من قحطان مثقوب الأذنين على سيرة المهدي حياته عشرون سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من أهل بيت احمد صلى الله عليه وسلم حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر

ملك أو أمير من أمة أحمد صلى الله عليه وسلم ويخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى عليه السلام غزوة الهند

۱۲۳۴۔ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مہدی کے بعد قبیلہ قحطان کا ایک آدمی اَمیر بنے گا جس کے دونوں کان چھدے ہوں گے۔ وہ مہدی کے نقشِ قدم پر چلے گا۔ اس کی زندگی بیس (20) سال ہوگی، پھر وہ کسی ہتھیار سے مقتول ہوکر مَرے گا (شہید ہوگا)۔ پھر حضور ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی خُروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا اور وہ حضور کی امت میں سے آخری بادشاہ یا آخری اَمیر ہوگا اس کے دَور میں دجّال نکلے گا اور اس کے زَمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نُزول فرمائیں گے۔

❁ ❁ ❁

غزوة الهند

ہندوستان کا جہاد

١٢٣٥. حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال يبعث ملك في بيت المقدس جيشا الى الهند فيفتحها فيطئوا أرض الهند ويأخذوا كنوزها فيصيره ذلك الملك حلية لبيت المقدس ويقدم عليه ذلك الجيش بملوك الهند مغللين ويفتح له مابين المشرق والمغرب ويكون مقامهم في الهند الى خروج الدجال

۱۲۳۵۔ الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بیت المقدس کا بادشاہ ہندوستان کی طرف لشکر بھیجے گا، وہ لشکر اُسے فتح کرے گا۔ وہ ہندوستان کو روند ڈالیں گے، اس کا خزانہ لے لیں گے۔ بادشاہ اس خزانے کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، وہ لشکر ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائیں گے، مشرق اور مغرب کے درمیان تمام علاقے اس بادشاہ کے مفتوح ہو جائیں گے، وہ لشکر ہندوستان میں دجّال کے نکلنے تک ٹھہرا رہے گا۔

❁ ❁ ❁

١٢٣٦. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن بعض المشيخة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الهند فقال ليغزون الهند لكم جيش يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوكهم مغللين بالسلاسل يغفر الله ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام قال أبو هريرة ان انا أدركت تلك الغزوة بعت كل طارف لي وتالد غزوتها فإذا فتح الله علينا وانصرفنا فأنا أبوهريرة المحرر يقدم الشام فيجد فيها عيسى بن مريم فلأحرصن أن أدنوا منه فاخبره اني قد صحبتك يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وضحك ثم قال هيهات هيهات

۱۲۳۶﴾ بقیہ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے روایت کی ہے بعض مشائخ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: ضرور ہندوستان کا جہاد تم میں سے ایک لشکر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا حتیٰ کہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ جب وہ وہاں سے لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مَیں نے کہا کہ اگر مَیں اُس جہاد کو پالوں تو اپنا سب کچھ بیچ کر اُس میں شرکت کروں گا اور اللہ تعالیٰ ہمیں فتح دے گا، اور ہم وہاں سے لوٹیں گے تو پھر میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا جو شام بھی جائے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائے گا۔ پھر میری تمنا یہ ہوگی کہ مَیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے قریب ہو جاؤں اور انہیں اطلاع دوں کہ:

مَیں نے رسول اللہ ﷺ! کی صحبت پائی ہے۔

حضور ﷺ یہ سُن کر مُسکرائے اور پھر فرمانے لگے کہ:

وہ ابھی بہت دُور ہے، بہت دُور۔

✿ ✿ ✿
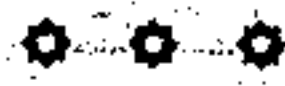
۱۲۳۷۔ حدثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فان أدركتها أنفقت فيها نفسي ومالي فان استشهدت كنت من أفضل الشهداء وان رجعت فانا أبو هريرة المحرر

۱۲۳۷﴾ ھشیم نے سیار ابو الحکم سے، انہوں نے جبر بن عبیدۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہندوستان کے جہاد کا وعدہ کیا ہے۔ اگر مَیں اُسے پالوں تو مَیں اپنی جان اور اپنا مال اس میں خرچ کر دوں گا، اگر مَیں شہید ہو گیا تو مَیں افضل شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر مَیں واپس لوٹوں گا تو مَیں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

✿ ✿ ✿

۱۲۳۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال على يدي ذلك الخليفة اليماني الذي تفتح القسطنطنية ورومية على يديه يخرج الدجال وفي زمانه ينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام في زمانه على يديه تكون غزوة الهند وهو من بني هاشم غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة

۱۲۳۸﴾ الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یمنی خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ اور روم فتح ہوگا، اسی کے دور میں دجّال نکلے گا، اسی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے، اور اسی کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوپر والی حدیث آئی ہے۔

✿ ✿ ✿

١٢٣٩. حدثنا الوليد حدثنا صفوان بن عمرو عمن حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغزو قوم من أمتي الهند يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك الهند مغلولين في السلاسل فيغفر الله ذنوبهم فينصرفون الى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام مايكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاعة واليمن وبعد المهدي.

۱۲۳۹۔ الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہندوستان کا جہاد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائے گی، اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ وہ شام کی طرف جائیں گے تو وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو موجود پائیں گے۔

○ ○ ○

مايكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاعة واليمن وبعد المهدي

حمص، قضاعۃ اور یمن میں مہدی کے بعد قحطانی کے دور کے حالات

١٢٤٠. حدثنا ابو المغيرة عن ابن عياش قال حدثني المشيخة عن كعب قال في ولاية القحطاني تقتتل قضاعة بحمص وحمير وعليها يومئذ رجل من كنده فتقتله قضاعة وتعلق رأسه في شجرة في المسجد فتغضب له حمير فيقتتلون بينهم قتالا شديدا حتى تهدم كل دار عند المسجد كي تتسع صفوفهم للقتال فعند ذلك يكون الويل للشرقي من الغربي وعند ذلك بحمص فتكون أشقى قبائل اليمن بهم السكون لأنهم جيرانهم

۱۲۴۰۔ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قحطانی کی حکومت میں قضاعۃ اور حمیر آپس میں لڑ پڑیں گے، حمیر کا سُردار قبیلہ کندہ کا ایک شخص ہوگا جسے قضاعۃ والے قتل کر دیں گے اور اس کے سَر کو مسجد کے درخت پر لٹکا دیں گے۔ ان کی اس حرکت پر حمیر والوں کو غُصّہ آئے گا۔ ان کے درمیان سخت جنگ ہوگی۔ مسجد کے اِرد گرد گھروں کو منہدم کر دیا جائے گا تا کہ لڑائی کی صفوں کو پھیلا دیا جائے۔ اس وقت مشرق کے لئے مغرب سے ہلاکت ہوگی۔ اس وقت حمص میں یمن کے قبائل کے لیے بدبختی ہوگی کیونکہ وہ وہاں مشرق والوں کے پڑوسی ہوں گے۔

○ ○ ○

١٢٤١. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب الأحبار وبقية عن ابي بكر بن ابي مريم عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن كعب الأحبار قال تقتتل حمير وقضاعة بحمص في بغل أشهب فتجلب قضاعة على حمير ما بينهم وبين الفرات فيقتتلون في سوق الرستن فتسير الخيلان لا ترى إحديهما الأخرى وذلك قبل بنيان

الحوانيت فكنا نعجب كيف تسير الخيلان لا ترى إحديهما الأخرى والسوق فَفِنَاء حتى بنيت الحوانيت فعلمنا أن ذلك تأويل الحديث الذي كنا نسمع وتصديقه فتقتتل الخيلان قتالا شديدا ثم يخرج عليهم ملك من زقاق القطن وفي حديث صفوان زقاق العطر على برذون أشهب فيقرع بينهم فينصرف الفريقان وهم قليل نادمون فويل لعاد من أيم وويل لأيم من عاد وعاد حمير من أيم وعاد أهل اليمن وأيم قضاعة وفي حديث صفوان فهنالك تهلك القصيعة

۱۲۴۱ ابوالمغیرۃ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے کعب احبار سے، اور بقیۃ نے ابوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے ابو الزاہریۃ سے، انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قبیلۂ حمیر اور قبیلۂ قضاعۃ مقام حمص میں خچروں پر سوار ہو کر باہم لڑیں گے۔ قضاعۃ والے حمیر والوں کے خلاف دریائے فرات کی طرف سے لشکر لے کر آئیں گے۔ یہ باہم رستن کے بازار میں لڑیں گے۔ دو گھڑ سوار بازار میں چلیں گے مگر ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے اور یہ رستن میں دکانیں بننے سے پہلے کی بات ہے۔ ہمیں تعجب ہوتا تھا کہ کیسے دو گھڑ سوار بازار میں اس طرح چلیں کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آ سکیں گے، حالانکہ بازار میں تو کوئی آڑ بھی نہیں ہے، جب وہاں دکانیں بن گئیں تو ہم نے ان باتوں کا مطلب سمجھ لیا جو ہم سنا کرتے تھے اور جس کی ہم تصدیق کرتے تھے، دونوں طرف کے شہسوار خوب جواں مردی سے لڑیں گے۔ پھر زقاق البطن اور صفوان کی حدیث میں ہے کہ زقاق العطر کا بادشاہ خچر پر سوار ہو کر آئے گا۔ وہ ان میں قرعہ اندازی کرے گا، پھر دونوں فریق نادم ہو کر لوٹ جائیں گے، ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، اور ہلاکت ہے ایم کے لئے عاد سے، عاد سے مراد اہلِ یمن اور ایم سے مراد قبیلہ قضاعۃ ہے۔
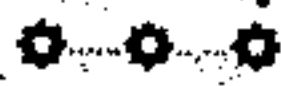
۞ ۞ ۞

۱۲۴۲. حدثنا الوليد عن حريز بن عثمان قال تقتتل قضاعة وحمير بحمص فيما بين باب الرستن الى القبة فتكون بينهم مقتلة عظيمة.

۱۲۴۲ ولید کہتے ہیں کہ حریز بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قضاعۃ اور حمیر (یہ دونوں قبائل) باب الرستن اور قبہ کے درمیان لڑیں گے۔ ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۲۴۳. قال الوليد فأخبرني عبدالسلام بن مروان عمن حدثه عن تبيع قال فيشتد القتال بحمص حتى يهدم ما بين أسواقها وحتى يأتي قضاعة مددها من بين الفرات فما دونه ثم تكون الدبرة عليهم إذا اقتتلوا تحت قبة حمص قال عبدالسلام وقال كعب تقتتل حمير وقضاعة في حمص حتى تهدم قضاعة ما حول سوقها من الدور الى باب الرستن ليوسعوه لصف القتال ويهدم أهل اليمن ما بينهم من الدور عند الأسواق ليوسعوه لصف القتال ثم

تقعد كل قبيلة من حمير براية غربي حمص وشرقيها فيجتمعون عند مجتمع الأسواق ويشتد القتال في حمص ويكثر فيها سفک الدماء حتى تلصق حوافز الخيل على الصفا في الأسواق من الدماء حتى تسيل الدماء في مجامع الأسواق فيكون فيها مقتلة عظيمة فمن حضر ذلک فقدر أن يخرج من حمص فليفعل فطوبى لمن كان يسكن يومئذ في قرية أو يسكن نحو القبلة من حمص ثم تشتد حمير على قضاعة حتى يخرجونهم من باب الرستن ويشتد قتالهم حتى يجيء ملک على فرس يراه الناس وقد كادوا يتفانون فيحجز بينهم وتشتد قضاعة على حمير أهل الحاضرين وما حول الفرات من قضاعة فيقبلون بجيش عظيم فتكثر الفتن والقتال بالشام

۱۲۴۳﴾ ولید نے، عبدالسلام بن مروان سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: حمص میں سخت جنگ ہوگی۔ وہاں کے بازاروں کے درمیان کی تعمیرات مسمار کردی جائیں گی، اور قضاعۃ کے پاس دریائے فرات کی طرف سے یا اس کے آگے سے مدد آئے گی۔ پھر جب وہ حمص کے قبۃ کے نیچے جنگ کریں گے تو قضاعۃ پیٹھ پھیر دیں گے، عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حمیر اور قضاعۃ (دونوں قبائل) حمص میں جنگ کریں گے، قضاعۃ والے بازار کے اِردگرد جتنے گھر ہیں باب الرستن تک اُنہیں جنگ کی صف بندی کے لیے منہدم کردیں گے اور یمن والے بازار کے اِردگرد جو گھر ہوں گے اُنہیں منہدم کریں گے تاکہ لڑائی کی صفوں میں وسعت ہو، پھر حمیر کا ہر قبیلہ حمص کے مغربی اور مشرقی جھنڈے کے پاس بیٹھ جائے گا، مجتمع الاسواق پر دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوگی، اور حمص میں سخت جنگ ہوگی اور اس میں بہت خون بہے گا حتی کہ گھوڑے کے کُھر بازار میں چٹان کے ساتھ خون کی وجہ سے چپکیں گے۔ اس وقت جو موجود ہو اگر اُسے قدرت ہو کہ وہ حمص سے نکل سکتا ہے تو نکل جائے۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس دور میں کسی گاؤں میں یا حمص میں قبلہ کی طرف رہتا ہو، پھر (قبیلۂ) حمیر (قبیلۂ) قضاعۃ پر حاوی ہوجائیں گے۔ اور اُنہیں باب الرستن سے نکال دیں گے۔ ان میں سخت جنگ ہورہی ہوگی جس کی وجہ سے وہ فناء ہونے کے قریب ہوں گے کہ ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوکر آئے گا۔ اُسے لوگ دیکھ لیں گے وہ ان کے درمیان آڑ بن جائے گا اور (قبیلۂ) قضاعۃ والے موجود حمیر والوں پر سختی کریں گے، اور فرات کے اِردگرد جو قضاعۃ والے ہیں وہ بڑا لشکر لے کر آئیں گے۔ پھر شام میں فتنے اور قتل وقتال زیادہ ہوجائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۲۴۴. قال الوليد وقال حريز بن عثمان سمعت في ولاية يزيد بن عبدالملک الله ستقتتل قضاعة واليمن بحمص عصبية حتى يهدم الفريقان جميعا مابين السوقين بين باب الرستن ليتسع لهم القتال وليس يومئذ عند سوق حمص حوانيت ثم بناها بعد هشام فقلنا هذه التي تهدم يومئذ. قال حريز فكنا نسمع اذا بنى بحمص اربعة مساجد كان ذلک

وهذا المسجد الذي بناه موسى بن سليمان صاحب خراج حمص المسجد الثالث

۱۲۴۴﴾ولید کہتے ہیں کہ حریز بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ہم یزید بن عبدالملک کی حکومت میں سنا کرتے تھے کہ قضاعہ اور یمن والے مقام حمص میں قوم پرستی کی بنیاد پر جنگ کریں گے۔ دونوں فریق دونوں بازاروں کے مابین جتنی تعمیرات ہوں گی اُن کو ڈھادیں گے، حالاں کہ اُس زمانے میں حمص کے بازار میں دُکانیں نہ تھیں۔ بعد میں ہشام نے وہ دُکانیں بنائیں تو ہم نے کہا کہ یہ تعمیرات اُن دِنوں میں مسمار کی جائیں گی۔ حریز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سُنا کرتے تھے کہ جنگ کے زمانے میں حمص میں چار (4) مسجدیں ہوں گی اور یہ مسجد جو موسیٰ بن سلیمان صاحب خراج نے حمص میں تعمیر کرائی، یہ تیسری مسجد ہے۔

✿.....✿.....✿

۱۲۴۵. حدثنا بقية وغيره عن حريز بن عثمان عن الأشياخ عن كعب قال في حمص ثلاثة مساجد مسجد للشيطان وأهله يعني للشيطان ومسجد لله وأهله للشيطان ومسجد لله وأهله لله فالمسجد الذي للشيطان وأهله للشيطان فكنيسة مريم وأهله والمسجد الذي لله وأهله للشيطان فمسجدنا وأهله أخلاط من الناس والمسجد الذي لله وأهله لله فمسجد كنيسة زكريا وأهله حمير وأهل اليمن يجمعون فيه

۱۲۴۵﴾بقیہ وغیرہ نے، حریز بن عثمان سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص میں تین (3) مسجدیں ہیں ایک مسجد شیطان کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لیے ہے اور اس کے لوگ شیطان کے لیے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی اللہ کے لئے ہیں۔ وہ مسجد جو شیطان کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں وہ ''کنیسۃ مریم'' ہے، اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس کے لوگ شیطان کے لئے ہیں تو وہ ہماری مسجد ہے جس میں ملے جلے لوگ ہیں اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی اللہ کے لئے ہیں تو وہ زکریا کا کنیسہ ہے، اس کے لوگ حمیر اور یمن والے ہیں جو اس میں جمع ہوتے ہیں۔

✿.....✿.....✿

۱۲۴۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال سمعت المشيخة يذكرون عن أبي الزاهرية كان يقول لا تهريقوا الماء في دار العباس فانها تتخذ مسجدا عن قريب يقع مسجد كم هذا فتنقلون اليها وتتخذون بها مسجدا فلا تبولوا فيها

۱۲۴۶﴾ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے بعض مشائخ سے سنا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دار عباس میں پیشاب نہ کرو۔ بے شک عنقریب اسے مسجد بنایا جائے گا جب تمہاری یہ مسجد بن جائے گی تو تم اس کے پاس جنگ کرو گے چوں کہ تم اس جگہ کو مسجد بناؤ گے لہٰذا اس میں پیشاب مَت کرو۔

✿.....✿.....✿

۱۲۴۷. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت شريح بن عبيد عن كعب قال

ويل لعاد من آيم اذا كبرت كلب بحمص والأنبا

۱۲۴۷﴾ بقیۃ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الصلت شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، یہ تب جب قبیلہ کلب حمص اور الانباء میں بڑا ہو جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۲۴۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الأشياخ قال تكون بحمص صيحة فليلبث أحدكم في بيته فلا يخرج ثلاث ساعات.

۱۲۴۸﴾ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ: مشائخ فرماتے ہیں کہ حمص میں ایک چیخ ہوگی تو تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں ٹھہرا رہے اور تین (3) گھنٹوں تک باہر نہ نکلے۔

✿ ✿ ✿

۱۲۴۹. قال أبو عبدالله نعيم سمعت بقية يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم متمشمدا قال فقلت يا رسول الله مالي أراك متمشمدا قال استعدوا لنزول عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۴۹﴾ ابو عبداللہ نعیم کہتے ہیں کہ میں نے سنا بقیۃ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں آستینیں چڑھائے دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے آستینیں کیوں چڑھائی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے لئے تیار ہو جاؤ!

✿ ✿ ✿

الأعماق وفتح القسطنطنية

اعماق اور قسطنطنیہ کی فتح

۱۲۵۰. حدثنا عبدالوهاب عن عبدالحميد الثقفي حدثنا أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس الثقفي عن عبدالله بن عمرو قال يملك الروم ملك لا يعصونه أو لا يكاد يعصونه شيئا فيسير بهم حتى ينزل بهم أرض كذا وكذا أيام نسيتها قال فانه مكتوب في الباب أن المؤمنين ليمدهم من عدن أبين على قلصاتهم فيسيرون فيقتلون عشرا لا تأكلون إلا في إداوتكم ولا يحجز بينكم الا الليل ولا تكل سيوفهم ولا نشابهم ولا نيازكهم وانتم مثل ذلك قال ويجعل الله الدبرة عليهم فيقتلون مقتلة لا يكاد يرى مثلها ولا يرى مثلها حتى أن الطير لتمر بجنباتهم فيموت من نتن ريحهم للشهيد يومئذ كفلان على من مضى قبلهم من الشهداء أو للمؤمنين يومئذ كفلان على من مضى قبلهم

من المؤمنين وبعثهم لا يزلزل أبدا وبقيتهم تقاتل الدجال قال محمد ونبئت أن عبدالله بن سلام قال ان أدركني وليس في قوة فاحملوني على سريري حتى تضعوه بين الصفين قال محمد ونبئت أن كعبا كان يقول لله ذبحان في النصارى مضى أحديهما وبقي الآخر.

۱۲۵۰ عبدالوہاب نے عبدالحمید ثقفی سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس ثقفی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: رُوم کا ایک ایسا بادشاہ ہوگا لوگ اس کی نافرمانی نہ کریں گے، یا فرمایا کہ قریب ہے کہ کسی معاملے میں اس کی نافرمانی نہ کریں یہ بادشاہ اُنہیں ایسی زمین کی طرف لے جائے گا جس کا نام میں بھول گیا ہوں، اس کے دروازے پر لکھا ہوگا کہ مؤمنین کی مدد مقامِ عدن کی طرف سے ہوگی۔ وہ رُومی چلیں گے ان کا دسواں حصہ لڑے گا، وہ رُومی تمہارے برتنوں میں کھائیں گے، اور تمہارے اور اُن کے درمیان صرف رات کا پردہ ہوگا۔ ان کی تلواریں کند نہ ہوں گی اور نہ ان میں تھکان آئے گی، تم بھی ان جیسے ہوگے، اللہ تعالیٰ ان کی پیٹھ پھیر دے گا، رُومیوں کے لڑنے والے قتل کردیئے جائیں گے، وہ اتنی زیادہ تعداد میں مریں گے کہ ایک پرندہ جب ان مَرے ہوئے لوگوں پر سے گزرے گا تو بدبُو کی وجہ سے مَر جائے گا۔ اس جنگ کے شہید کو دوہرا اَجر ملے گا۔ یا فرمایا کہ اس زمانے کے مؤمنین کے لئے دوہرا اَجر ہوگا۔ ان کے لشکر کے قدم کبھی نہ اُکھڑیں گے۔ اس لشکر کے بقیہ اَفراد دجّال کے خلاف لڑیں گے، حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ زمانہ مل جائے اور مجھ میں طاقت نہ ہو تو مجھے میری چارپائی پر اُٹھا کر دونوں کی صفوں کے درمیان رکھ دینا۔ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عیسائیوں میں دومرتبہ ہلاکت ہے، ایک ہلاکت گزر چکی ہے اور دوسری باقی ہے۔

✿✿✿

۱۲۵۱. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن مسلمة بن عبدالملك أنه بينما هو نازل على القسطنطينية اذ جاءه رجل شاب جيد الكسوة فاره الدابة فقال له أنا طبارس فأكرمه وأدنى مجلسه وقربه ثم أرسل الى مسلم الرومي وكان مولى لبني مروان سبي من الروم ان هذا يزعم انه طبارس فقال كذب أصلح الله الأمير أنا أعرف الناس بطبارس لو كان بين عشرة ألف لأخرجته طبارس رجل آدم جسيم أجبه قبيح الأسنان يخرج وهو ابن ستين سنة يرى بالدم شرب الماء يقول الى متى نترك أكلة الجمل في بلادنا وأرضنا سيروا بنا الى أكلة الجمل نستبيحهم قال فيسيرون اليه بجمع لم يسيروا بمثله قط حتى ينزلوا عمقا ويبلغ المسلمين مسيرة ومنزله فيستمدون حتى يأتيهم أقاصي اليمن ينصرون الإسلام ويد هؤلاء النصارى نصارى الجزيرة والشام فيسير

المسلمون اليهم فيرفع النصر عنهم وينزل الصبر عليهم ويسلط الحديد بعضه على بعض لا يضر الرجل أن يكون معه سيف لا يجدع الأنف لا يكون مكاله الصمصامة لا يضعه على شيء إلا أبانه وترجع طائفة من المسلمين يخذلونهم فيذهبون في مهبل من الأرض لا يرون الجنة ولا أهاليهم أبدا وتقتل طائفة وينزل الله نصره على طائفة هم أخير أهل الأرض يومئذ للشهيد منهم أجد سبعين شهيدا على من كان قبله وللباقي كفلان من الأجر فاذا التقوا أخذ الراية رجل فيقتل ثم آخر فيقتل ثم آخر فيقتل حتى يأخذها رجل آدم جعد الشعرة أجبه أقنى فيفتح الله له فيقتلهم ويهزمهم ويتبع فللهم وهو معتقل رايته لا يحملها غيره حتى ينتهي الى الخليج فاذا انتهى الى الخليج يقدم ليتوضأ منه فيتباعد الماء عنه ثم يدنوا فيتباعد الماء منه فاذا رأى ذلك رجع الى دابته فأخذها ثم جاز الخليج والماء فرقبان نصف عن يمينه ونصف عن شماله وأشار الى أصحابه أن أجيزو فان الله تعالى قد فرق لكم البحر كما فرقه لبني اسرائيل فجازوا اليه فيأتي عينا عند كنيسة من ذلك الجانب من الخليج قال أبو زرعة قد رأيت تلك العين وتوضأت منها عين عذبة فيتوضأ منها ويصلي ركعتين ويقول لأصحابه هذا أمر أذن الله تعالى فيه فكبروه وهللوه واحمدوه فيفعلون ما بين اثنا عشر برجا منها فيسقط الى الأرض فيدخلونها فيومئذ يقتل مقاتلتها ويقسم نهبها وتترک خرابا لا تعمر أبدا

۱۲۵۱۔ ضمرۃ نے یحیٰی بن ابوعمرو الشیبانی سے روایت ہے کہ مسلمۃ بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ میں تھے کہ ان کے پاس ایک نوجوان بہترین کپڑوں میں ملبوس کسی جانور پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا کہ مَیں طباری ہوں، تو مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اِکرام کیا اور اُسے مجلس میں نزدیک کیا اور اُسے قربت دی، پھر مسلم رُومی جو کہ بنو مروان کا آزاد کردہ غلام تھا روم کے قیدیوں میں لایا گیا تھا، اُسے بلایا اور اس سے کہا کہ یہ نوجوان یہ گمان کرتا ہے کہ یہ طباری ہے؟ مسلم رُومی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اُمیر کی خیر کرے، یہ جھوٹ کہتا ہے، مَیں طباریوں کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، اگر دس 10 ہزار آدمیوں میں طباری گھلا ملا ہو تو بھی مَیں اُسے نکال باہر کر سکتا ہوں، طباری تو بھاری جسم، گندمی رنگ، کھلی پیشانی اور گندے دانت والا ہوتا ہے، وہ ساٹھ (60) سال کی عمر میں خُروج کرے گا۔ وہ خون کو پانی پینے کی طرح جائز سمجھے گا، وہ کہے گا کہ کب تک ہم اپنے شہروں اور زمین میں رہ کر اُونٹوں کے کھانے سے محروم رہیں۔ ہمارے ساتھ اُونٹ کے کھانے کی طرف چلو ہم اُنہیں چھین لیں گے، وہ لوگ ایک بڑی جماعت کی صورت میں روانہ ہوں گے اور "عمقا" نامی جگہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، مسلمانوں کو ان کے چلنے اور اُترنے کی خبر پہنچے گی تو وہ اِمداد طلب کریں گے، تو یمن کے دُور دَراز علاقوں سے لوگ اَسلام کی مدد کے لئے آئیں گے، اور ان کی مدد جزیرۃ اور شام کے عیسائی بھی کریں گے، مسلمان ان کی طرف روانہ ہوں گے مگر نصرت خُداوندی ان سے رُوٹھ چکی ہوگی، ان سے ثابت قدمی ختم کی

جائے گی اور ایک کا لوہا دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا (ان میں باہم جنگ ہوگی) اگر کسی کے پاس دھاری دھار تلوار کے بجائے ایسی تلوار ہو جو ناک بھی نہ کاٹ سکے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ وہ تلوار جس چیز پر بھی رکھے گا اُسے جدا کر دے گی، مسلمانوں کی ایک جماعت رُسوا ہو کر لوٹے گی، وہ زمین کے دور حصّوں کی طرف چلے جائیں گے، نہ وہ جنت کے قائل ہوں گے نہ اس کے خواہش مند مسلمانوں کی ایک اور جماعت پوری جواں مردی سے لڑے گی، یہ جماعت زمین کے لوگوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی، ان کے ایک شہید کو ستر (70) شہیدوں کے برابر اَجر ملے گا، اور ان میں سے زندہ رہنے والوں کے لئے دوہرا اَجر ہوگا، جب اُن کفّار کے ساتھ ان کی مُڈ بھیڑ ہوگی تو جھنڈا ایک آدمی لے گا وہ شہید کر دیا جائے گا، پھر دوسرا لے گا وہ بھی شہید کر دیا جائے گا، پھر تیسرا لے گا وہ بھی شہید کر دیا جائے گا۔ پھر جھنڈا ایسا آدمی لے گا جو گندمی رنگ کا، گھنگریالے بالوں والا اور اُبھری پیشانی والا ہوگا، اللہ تعالیٰ اُسے فتح دیں گے، وہ اُنہیں قتل کرے گا اور اُنہیں شکست دے گا اور ان کا پیچھا کرے گا اور وہ اپنے جھنڈے کے ساتھ بندھا ہوگا، اس کے علاوہ کوئی اسے نہ اُٹھائے گا یہاں تک وہ خلیج تک پہنچ جائے گا، جب وہ خلیج پر پہنچے گا تو وضو کے لئے آگے بڑھے گا۔ پانی اس سے دُور چلا جائے گا۔ پھر وہ پانی کے قریب جائے گا تو پانی اس سے دُور ہو جائے گا، جب وہ یہ منظر دیکھے گا تو اپنے جانور کی طرف لوٹے گا، اُسے پکڑے گا پھر خلیج عبور کرے گا۔ سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا، آدھا اس کے دائیں طرف اور آدھا بائیں طرف، وہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرے گا کہ اُسے عبور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندر کو تقسیم کر دیا جیسے اس نے بنی اِسرائیل کے لئے تقسیم کیا تھا، وہ اُسے عبور کر کے ایک چشمے کے پاس پہنچیں گے، جو کنیسة کے پاس ہوگا، وہ خلیج کی دوسری جانب ہوگا، حضرت ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے وہ چشمہ دیکھا ہے اور اس سے مَیں نے وضو بھی کیا ہے، میٹھا چشمہ ہے، لشکر کا اَمیر اس سے وضو کرے گا اور دو رَکعت نماز پڑھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی جو تمہارے سامنے ظاہر ہوئی لہٰذا تم تکبیر، تہلیل اور تحمید پڑھو، تو وہ ایسا ہی کریں گے، پھر وہ ان کفّار کے علاقوں کے بارہ (12) راستوں کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ زمین کی طرف گر جائے گا وہ اس میں داخل ہو جائیں گے، اس وَقت لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا اور مال غنیمت کو تقسیم کر دیا جائے گا، اور ان کے علاقے کو ویران چھوڑ دیا جائے گا جو کبھی بھی آباد نہ ہوگا۔

✿ ✿ ✿

١٢٥٢. حدثنا أبو عمر صاحب لنا من أهل البصرة حدثنا ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث الهمداني عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة وصلح حتى يقاتلوا معهم عدوا لهم فيقاسمونهم غنائمهم ثم يغزون مع المسلمين فارس فيقتلون مقاتلتهم ويسبون ذراريهم، فتقول الروم قاسمونا الغنائم كما قاسمناكم فيقاسمونهم الأموال وذراري الشرک فتقول الروم قاسمونا ما أصبتم من ذراريكم، فيقولون لا

نقاسكم ذراري المسلمين أبدا، فيقولون غدرتم بنا فترجع الروم الى صاحبهم بالقسطنطنية فيقولون ان العرب غدرت بنا ونحن أكثر منهم عددا وأتم منهم عدة واشد منهم فأمدنا نقاتلهم فيقول ما كنت لأغدر بهم قد كانت لهم الغلبة في طول الدهر علينا فيأتون صاحب رومية فيخبرونه بذلك فيوجه ثمانين غاية تحت كل غاية إثنا عشر ألفا في البحر ويقول لهم صاحبهم اذا رسيتم بسواحل الشام فاحرقوا المراكب لتقاتلوا عن أنفسكم فيفعلون ذلك ويأخذون أرض الشام كلها برها وبحرها ما خلا مدينة دمشق والمعتق ويخربون بيت المقدس قال فقال ابن مسعود وكم تسع دمشق من المسلمين قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لتسعن على من يأتيها من المسلمين كما يتسع الرحم على الولد قلت وما المعتق يا نبي الله، قال جبل بأرض الشام من حمص على نهر يقال له الأرنط فتكون ذراري المسلمين في أعلى المعتق والمسلمون على نهر الأرنط والمشركون خلف نهر الأرنط يقاتلونهم صباحا ومساء فاذا أبصر ذلك صاحب القسطنطينية وجه في البر الى قنسرين ستمائة ألف حتى تجيئهم مادة اليمن سبعين ألفا ألف الله قلوبهم بالايمان معهم أربعون ألف امن حمير حتى يأتوا بيت المقدس فيقاتلون الروم فيهزمونهم ويخرجونهم من جند إلى جند حتى يأتوا قنسرين وتجيئهم مادة الموالي قال قلت وما مادة الموالي يا رسول الله قال هم عتاقتكم وهم منكم قوم يجيئون من قبل فارس فيقولون تعصبتم علينا يا معشر العرب لا نكون مع أحد من الفريقين أو تجتمع كلمتكم فتقاتل نزار يوما والموالي يوما فيخرجون الروم الى العمق وينزل المسلمون على نهر يقال له كذا وكذا يغزى والمشركون على نهر يقال له الرقبة وهو النهر الأسود فيقاتلونهم فيرفع الله تعالى نصره عن العسكرين وينزل صبره عليهما حتى يقتل من المسلمين الثلث ويفر ثلث ويبقى الثلث فأما الثلث الذين يقتلون فشهيدهم كشهيد عشرة من شهداء بدر يشفع الواحد من شهداء بدر لسبعين وشهيد الملاحم يشفع لسبع مائة وأما الثلث الذين يفرون فانهم يفترقون ثلاثة أثلاث ثلث يلحقون بالروم ويقولون لو كان الله بهذا الدين من حاجة لنصرهم وهم مسلمة العرب بهذا وتنوخ وطئ وسليم وثلث يقولون منازل آبائنا وأجدادنا خير لا تنالنا الروم أبدا مروا بنا إلى البدو وهم الأعراب وثلث يقولون ان كل شيء كاسمه وأرض الشام كاسمها الشؤم فسيروا بنا الى العراق واليمن والحجاز حيث لا نخاف الروم وأما الثلث الباقي فيمشي بعضهم إلى بعض

يقولون الله الله دعوا عنكم العصبية ولتجتمع كلمتكم وقاتلوا عدوكم فإنكم لن تنصروا ما تعصبتم فيجتمعون جيمعا ويتبايعون على أن يقاتلوا حتى يلحقوا بإخوانهم الذين قتلوا فإذا أبصر الروم إلىٰ من قد تحول إليهم ومن قتل ورأو قلة المسلمين قام رومي بين الصفين معه بند في أعلاه صليب فينادي غلب الصليب فيقوم رجل من المسلمين بين الصفين ومعه بند فينادي بل غلب أنصار الله بل غلب أنصار الله وأولياؤه فيغضب الله تعالى على الذين كفروا من قولهم غلب الصليب فيقول يا جبريل أغث عبادي فينزل جبريل في مائة ألف من الملائكة ويقول يا ميكائيل أغث عبادي فينحدر ميكائيل في مائتي ألف من الملائكة ويقول يا اسرافيل أغث عبادي فينحدر إسرافيل في ثلثمائة ألف من الملائكة وينزل الله نصره على المؤمنين وينزل بأسه على الكفار فيقتلون ويهزمون ويسير المسلمون في أرض الروم حتى يأتوا عمورية وعلى سورها خلق كثير يقولون ما رأينا شيئا أكثر من الروم كم قتلنا وهزمنا وما أكثرهم في هذه المدينة وعلى سورها فيقولون أمنونا على أن نؤدي إليكم الجزية فيأخذون الأمان لهم ولجميع الروم على أداء الجزية وتجتمع اليهم أطرافهم فيقولون يا معشر العرب ان الدجال قد خالفكم الى دياركم والخبر باطل فمن كان فيهم منكم فلا يلقين شيئا مما معه فإنه قوة لكم على ما بقي فيخرجون فيجدون الخبر باطلا وتثب الروم على بقي في بلادهم من العرب فيقتلونهم حتى لا يبقي بأرض الروم عربي ولا عربية ولا ولد عربي الا قتل فيبلغ ذلك المسلمين فيرجعون غضبا لله عزوجل فيقتلون مقاتلتهم ويسبون الذراري ويجمعون الأموال لا ينزلون على مدينة ولا حصن فوق ثلاثه أيام حتى يفتح لهم وينزلون على الخليج حتى يفيض فيصبح أهل القسطنطنية يقولون الصليب مد لنا بحرنا والمسيح ناصرنا فيصبحون والخليج يابس فتضرب فيه الأخبية ويحسر البحر عن القسطنطنية ويحيط المسلمون بمدينة الكفر ليلة الجمعة بالتحميد والتكبير والتهليل إلى الصباح ليس فيهم نائم ولا جالس فاذا طلع الفجر كبر المسلمون تكبيرة واحدة فيسقط ما بين البرجين فتقول الروم إنما كنا نقاتل العرب فالآن نقاتل ربنا وقد هدم لهم مدينتنا وخربها لهم فيمكثون بأيديهم ويكيلون الذهب بالأترسة ويقسمون الذراري حتى يبلغ منهم الرجل منهم للثمانة عذراء ويتمتعوا بما في أيديهم ما شاء الله ثم يخرج الدجال حقا ويفتح الله القسطنطنية على يدي أقوام هم أولياء الله يرفع الله عنهم الموت والمرض

والسقم حتى ينزل عليهم عيسى بن مريم عليهما السلام فيقاتلون معه الدجال.

۱۲۵۲﴾ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارث الہمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: رُوم اور مسلمانوں کے درمیان صُلح ہوگی تو مسلمان رُومیوں کے ساتھ مِل کر ان کے دشمنوں سے لڑیں گے اور باہم مالِ غنیمت تقسیم کریں گے، پھر رُوم مسلمانوں کے ساتھ مِل کر فارس سے لڑیں گے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائیں گے تو رُومی کہیں گے کہ ہمیں بھی غنیمت میں سے حِصّہ دو جیسے ہم نے تمہیں دیا تھا، پھر وہ مال اور مشرکین کی اُولاد کو باہم تقسیم کرلیں گے، رُومی کہیں گے کہ جو تم نے مسلمان قیدی بنائے ہیں ان میں سے بھی ہمیں حِصّہ دو، مسلمان کہیں گے کہ ہم کبھی بھی مسلمانوں کی اُولاد تمہارے حصہ میں نہ دیں گے، رُومی کہیں گے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے۔ رُومی اپنے بادشاہ کے پاس قسطنطنیہ لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ عرب نے ہمارے ساتھ غدّاری کی ہے۔ ہم تعداد میں بھی ان سے زیادہ ہیں اور قُوّت میں بھی ان سے بڑھ کر ہیں، آپ ہماری مدد کریں تاکہ ہم ان سے لڑیں۔ وہ بادشاہ کہے گا کہ مَیں ان سے عہد نہیں توڑ سکتا، طویل عرصہ تک ان کا ہم پر غلبہ رہا ہے۔ وہ لوگ رُوم کے بادشاہ کے پاس جائیں گے اور اُسے اِس بات کی اِطلاع دیں گے تو وہ مسلمانوں کی طرف اَسّی (80) جھنڈے بھیجے گا۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔ وہ سمندر کی طرف سے روانہ ہوں گے، اور ان کا بادشاہ اُنہیں کہے گا کہ جب تم شام کے ساحل میں لنگر انداز ہو جاؤ تو اپنی سواریاں جلا ڈالنا تاکہ اپنی جان بچانے کے لئے تم اچھی طرح لڑسکو! تو وہ ایسا ہی کریں گے۔ وہ پورے شام پر قابض ہوجائیں گے۔ اس کی خشکی پر بھی اور سمندر پر بھی سوائے دِمشق اور معتق کے شہر کے، وہ بیت المقدس کو خراب کرڈالیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: دِمشق میں کتنے مسلمانوں کے لئے گنجائش ہوگی؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس میں آنے والے مسلمانوں کے لئے ایسی کشادگی ہوگی جیسے بچے پر رَحم کشادہ اور وسیع ہوتا ہے مَیں نے عرض کیا کہ یہ معتق کونسی جگہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ شام کی سَرزمین میں مقامِ حمص پر ایک نہر کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، اس نہر کا نام "ارنط" ہے، مسلمانوں کے بچے معتق کے اُوپر کے حصہ میں ہوں گے، اور مسلمان نہر "ارنط" پر ہوں گے، اور مشرکین نہر "ارنط" کے پیچھے ہوں گے، مسلمان ان سے صبح وشام لڑیں گے، جب قسطنطنیہ کا بادشاہ یہ صورتِ حال دیکھے گا تو وہ خشکی کے راستے لشکر بھیجے گا، رُوم کا بادشاہ قنسرین سے چھ 6 لاکھ فوج بھیجے گا، مسلمانوں کے پاس یمن سے (70) ستّر ہزار کی تعداد میں مدد آئے گی، یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے دِل اللہ تعالیٰ نے اِیمان کے ذریعہ جوڑ دیئے ہوں گے ان کے ساتھ چالیس (40) ہزار قبیلہ حمیر کے ہوں گے، یہ بیت المقدس آئیں گے، اور رُومیوں کے خلاف لڑیں گے، اُنہیں شکست دیں گے اور اُنہیں ایک لشکر سے دوسرے کی طرف نکال دیں گے پھر رُومی قنسرین پہنچ جائیں گے، اور مسلمانوں کے پاس موالی کی مدد پہنچے گی، مَیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ موالی کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: وہ تمہارے آزاد کردہ غلام ہوں گے، وہ تم میں سے ہیں، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو فارس کی طرف سے آئیں گے اور کہیں گے کہ اے عرب کی جماعت! تم نے ہمارے ساتھ تعصب بَرتا، ہم دونوں فریقوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں تھے، اب ہم تمہارے کلمہ میں اکٹھے ہوتے ہیں، پس ایک دن قبیلہ نزار جنگ کریں گے اور دوسرے دن

اہل یمن اور تیسرے دن موالی جنگ کریں گے، وہ رُومیوں کو مقام ''عمق'' کی طرف نکال دیں گے اور مسلمان فلاں فلاں نام کی نہر پہ پڑاؤ ڈالیں گے اور اسی پہ رہ کر لڑیں گے، اور مشرکین ''الرقیہ'' نامی نہر پر ہوں گے یہ کالی نہر ہوگی، مسلمان اور کفار لڑیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مدد دونوں فوجوں سے اُٹھالے گا اور ان پر صبر اُتارے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک تہائی شہید ہوجائیں گے اور ایک تہائی باقی رہیں گے اور ایک تہائی فرار ہوجائیں گے وہ ایک تہائی جو شہید ہوئے ہوں گے اُن کا ایک شہید دس (10) شہداءِ بدر کے برابر ہوگا، شہداءِ بدر کا شہید ستر (70) لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور جو تہائی بھاگ گئے ہوں گے وہ بھی تین حصوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ ایک حصہ تو رُوم کے ساتھ جاملے گا اور کہے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس دین کی حاجت ہوتی تو وہ مسلمانوں کی مدد کرتا، اور یہ عرب کے قبیلۂ بہز اور تنوخ اور طیّ اور سُلیم کے مسلمان ہوں گے۔ اور دوسرا حصہ کہے گا کہ ہمارے باپ دادوں کے گھر ہمارے لئے بہتر ہیں، ہمیں رُومی کبھی بھی نہیں پکڑ سکتے، چلو ہمارے ساتھ دیہاتوں کی طرف، یہ عرب کے بدو ہوں گے اور تیسرا حصہ کہے گا کہ ہر شے اپنے نام کی طرح ہوتی ہے اور شام کی سَر زمین اپنے نام کی طرح منحوس ہے، چلو ہمارے ساتھ عراق، یمن اور حجاز کی طرف چلو، جہاں ہمیں رُومیوں کا کوئی خطرہ نہ ہو، اور جو تہائی حصہ باقی رہ گیا ہوگا ان میں سے کچھ دوسروں کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ خدا کے لئے قوم پرستی چھوڑو اور اپنی بات میں اتفاق پیدا کرو! اور اپنے دُشمنوں سے لڑو اجب تک تم قوم پرستی میں مبتلا رہوگے ہرگز تمہاری مدد نہ کی جائے گی، وہ سب مسلمان اکٹھے ہوں گے اور بیعت کریں گے اور لڑیں گے حتیٰ کہ وہ اپنے شہید بھائیوں سے جاملیں گے جب رُومی دیکھیں گے کہ حالات ان کے موافق ہیں اور مسلمانوں کی شہادتوں میں اضافہ اور ان کے تعداد میں کمی کو دیکھیں گے تو ایک رُومی دونوں فوجوں کے درمیان کھڑا ہوگا اس کے ساتھ ایک لکڑی ہوگی جس کے اُوپر صلیب ہوگی وہ آواز لگائے گا کہ:

صلیب غالب آ گئی! صلیب غالب آ گئی!

اس موقع پر مسلمانوں میں سے ایک آدمی دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہوگا اور اس کے ساتھ بھی لکڑی ہوگی وہ کہے گا کہ:

اللہ کے دِین کے مددگار غالب آ گئے! اللہ کے دِین کے مددگار غالب آ گئے!

اس کے دوست غالب آ گئے!

اللہ تعالیٰ کو کافروں کی اس بات پر کہ صلیب غالب آ گئی غصہ آئے گا، وہ حکم دے گا کہ اَے جبرئیل! میرے بندوں کی مدد کر، پس حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک لاکھ فرشتوں کے ساتھ آئیں گے۔ اللہ پھر حکم دے گا کہ اَے میکائیل! میرے بندوں کی مدد کر، تو حضرت میکائیل علیہ السلام دو لاکھ فرشتوں کے ساتھ نیچے اُتریں گے حکم دے گا کہ اَے اِسرافیل! میرے بندوں کی مدد کر، تو حضرت اسرافیل علیہ السلام تین لاکھ فرشتوں کے ساتھ اُتریں گے، اللہ تعالیٰ اپنی نصرت مسلمانوں پر اُتاریں گے، اور اپنا عذاب کافروں پر اُتاریں گے، کفار قتل ہوں گے اور انہیں شکست ہوگی، مسلمان رُوم کی سَر زمین پر چلیں گے اور عموریہ پہنچ جائیں گے جس کی دیواروں پر بہت بڑی تعداد میں لوگ ہوں گے وہ کہیں گے کہ ہم نے رُوم سے زیادہ کثرت میں کوئی چیز نہ دیکھی تھی، ہم میں سے کتنے قتل ہوچکے اور کتنے شکست کھا چکے اس شہر میں اور اس کی دیواروں پر رُومیوں کی بڑی تعداد موجود ہوگی، وہ

مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں اَمان دے دو؟ ہم تمہیں جزیہ اَدا کریں گے، پھر وہ اپنے لئے اور تمام رُوم کے لئے جزیہ کی اَدائیگی کی شرط پر اَمان لے لیں گے، اور رُومی اُن کے یہاں ہر طرف سے جمع ہوجائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ اَے عرب کی جماعت! تمہاری پیٹھ پیچھے دَجّال تمہارے علاقے میں آچکا ہے، اُن کی یہ اِطلاع جھوٹی ہوگی، تم میں سے اگر کوئی اس وقت موجود ہو تو جو کچھ اس کے پاس سامان ہے اُسے نہ پھینکے۔ یہ تمہارے لئے باقی اَفراد پر طاقت کا ذریعہ ہوگا، مسلمان اس اِطلاع پر وہاں سے نکل جائیں گے، تو اُنہیں عِلم ہوگا کہ یہ بات تو غلط تھی۔ رُومی شہروں میں باقی ماندہ عربوں پر حملہ کردیں گے، اُنہیں قتل کریں گے، یہاں تک رُوم کی زَمین میں نہ کوئی عربی مَرد، نہ کوئی عربی عورت اور نہ کوئی عربی بچہ باقی رہے گا، سب قتل کردیئے جائیں گے، مسلمانوں کو جب ان کی اِطلاع ملے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غضبناک ہوکر لوٹیں گے۔ رُومیوں میں لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور اُن کی اَولاد کو قیدی بنالیں گے اور تمام اَموال کو جمع کریں گے، وہ کسی بھی شہر اور قلعہ پر نہ اُتریں گے مگر یہ کہ اسے تین دِن میں فتح کرلیں گے، اور وہ خلیج پہ جا اُتریں گے اور خلیج کو دَراز کیا جائے گا یہاں کہ وہ بہہ جائے گی۔ صبح کے وقت قسطنطنیہ والے کہیں گے کہ صلیب نے ہمارے سمندر کو دَراز کردیا اور مسیح ہماری مدد کررہا ہے، کچھ دیر بعد خلیج سوکھ جائے گی اس میں خیمے لگادیئے جائیں گے، اور سمندر کو قسطنطنیہ سے روک دیا جائے گا اور مسلمان جمعہ کی رات کو کفر کے شہر کا گھیراؤ کرلیں گے، وہ صبح تک تحمید، تہلیل اور تکبیر میں مَصروف ہوں گے، ان میں نہ کوئی سونے والا اور نہ کوئی بیٹھنے والا ہوگا۔ جب فجر طُلوع ہوجائے گی تو مسلمان مِل کر ایک تکبیر کہیں گے تو دو بُرجوں کے درمیان کا حصہ گر جائے گا، رُومی کہیں ہم تو عرب کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اب تو ہم اپنے رَبّ کے خلاف لڑ رہے ہیں، اس نے ہمارے شہر کو منہدم اور تباہ کردیا ہے، وہ اپنے ہاتھ روک لیں گے، مسلمان سونے کو ڈھالوں کے ذریعہ سے ناپیں گے اور قیدیوں کو تقسیم کردیا جائے گا۔ ایک آدمی کے حصہ میں تین سو (300) نوجوان لونڈیاں آئیں گی، اور جو کچھ ان کے پاس ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے لطف اَندوز ہوں گے، پھر حقیقتاً دَجّال نکلے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو ایسی قوم کے ہاتھوں فتح کردے گا جو اللہ تعالیٰ کے اَولیاء ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے موت، مَرض اور بیماری دُور فرمادے گا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان میں نزول فرمائیں گے تو وہ اس کے ساتھ مِل کر دَجّال سے لڑیں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۲۵۳۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال لا تجري في البحر سفينة بعد فتح رومية أبدا قال كعب وقتال الأعماق جعلت مع الفتن لأن ثلاث قبائل بأسرها تلحق بالكفر بريانهم وتصدع طائفة من الحمراء فتلحق بهم أيضا قال كعب لولا ثلاث لأحببت أن لا أحيا ساعة أولها نهبة الأعراب فإنهم يستنفرون في بعض ما يكون ويحدث من الملاحم فيقولون كما قالوا في بدء الإسلام أول مرة حين استنصروا شغلتنا أموالنا وأهلونا فأجاب من أجاب وترك من ترك فإذا استنصروا المرة الثانية في زمن الملاحم فأبوا أحل الله بهم الآية التي وعدهم الله تعالى في كتاب قل للمخلفين من الأعراب ستدعون إلى قوم أولي بأس شديد تقاتلونهم أو يسلمون الآية فهي نهبة الأعراب والخايب من خاب يوم نهبة كلب والثانية

لولا أن أشهد الملحمة العظمى فان الله تعالى يحرم على كل حديدة أن تجبن فلو ضرب الرجل يومئذ بسفود لقطع والثالثة لولا أن أشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار كبير قيل لكعب فمن هذه القبائل التي تلحق بالكفر قال تنوخ وبهزا و كلب وتريد من قضاعة رجل أولئك الموالي موالي هؤلاء القبائل التي تلحق بالكفر هم نفعانية الشام يعني مسالمتهم.

۱۲۵۳﴾عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رومیوں سے جیتنے کے بعد کبھی بھی سمندر میں کشتی نہ چلے گی، اور اعماق کی جنگ فتنوں کے ساتھ ہے اس لئے کہ تین کے تین قبیلے پورے کفر کے ساتھ اپنے جھنڈوں سمیت جا ملیں گے اور حمراء سے ایک جماعت جدا ہوگی وہ بھی ان کافروں کے ساتھ جا ملے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو مَیں پسند نہیں کرتا کہ مَیں اس وقت زندہ رہتا:

نمبر 1: پہلی چیز عرب کے دیہاتیوں کی بربادی ہے، بے شک اُنہیں بعض جنگوں میں جو ہونے والی ہیں بلایا جائے گا۔ وہ ویسا ہی جواب دیں گے جیسا اُنہوں نے پہلی مرتبہ ابتدائے اِسلام میں دیا تھا، جب اُنہیں لڑائی کے لئے بلایا گیا تھا۔ تو کہنے لگے کہ ہمیں ہمارے مالوں اور گھر والوں نے مصروف کر دیا تھا، پھر جو جنگ کے لئے گیا سو گیا اور جو نہ گیا سو نہ گیا۔ دوسری مرتبہ پھر جنگوں کے زمانے میں ان سے مدد طلب کی جائے گی مگر وہ اِنکار کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا وہ عذاب نازل کرے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی کتاب میں وعدہ فرمایا ہے کہ:

”کہہ دو پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بلایا جائے گا جو سخت جنگ جُو ہیں تم اُن سے لڑو گے یہاں تک وہ مغلوب ہو جائیں، پس یہ دیہاتیوں کی بربادی ہے اور رُسوا ہے وہ شخص جو قبیلۂ کلب کی بربادی کے دِن رُسوا ہوا۔

نمبر 2: دوسری چیز اگر مَیں جنگِ عظیم میں شریک نہ ہوتا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر لوہے پر بُزدِلی کو حرام کر دیں گے، اگر اس وقت کوئی سفود سے بھی مارے گا تو کاٹ ڈالے گا۔

نمبر 3: تیسری چیز، اگر مَیں کفر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوا، بے شک اس کی فتح سے پہلے بڑی رُسوائیاں ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ قبائل جو کفر سے جا ملیں گے وہ کون سے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قبیلۂ) تنوخ (قبیلۂ) بہز (قبیلۂ) کلب اور (قبیلۂ) قضاعۃ کا ایک آدمی کفار کے ساتھ متحد قبائل کے موالی کا قصد کرے گا، یہ موالی شام کی امان میں ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۵۴ حدثنا محمد بن شابور عن النعمان بن المنذر وسويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن ابي فروة جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان وقال محمد بن شابور قال مكحول حدثني غير واحد عن حذيفة يزيد احدهما على صاحبه في الحديث قال حذيفة فتح لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتح لم يفتح له مثله منذ بعثه الله تعالى فقلت له يهنئك الفتح يا رسول الله قد

وضعت الحرب أوزارها فقال هيهات هيهات والذي نفسي بيده ان دونها يا حذيفة لخصالا ستا أولهن موتي قال قلت إنا لله وإنا إليه راجعون ثم يفتح بيت المقدس ثم يكون بعد ذلك فتنة تقتتل فئتان عظيمتان يكثر فيها القتل ويكثر فيها الهرج دعوتهما واحدة ثم يسلط عليكم موت فيقتلكم قعصا كما تموت الغنم ثم يكثر المال فيفيض حتى يدعا الرجل إلى مائة دينار فيستنكف أن يأخذها ثم ينشأ لبني الأصفر غلام من أولاد ملوكهم قلت ومن بنو الأصفر يا رسول الله قال الروم فيشب في اليوم الواحد كما يشب الصبي في الشهر ويشب في الشهر كما يشب الصبي في السنة فاذا بلغ أحبوه واتبعوه مالم يحبوا ملكا قبله ثم يقوم بين ظهرانيهم فيقول الى متى نترك هذه العصابة من العرب لا يزالون يصيبون منكم طرفا ونحن أكثر منهم عددا وعدة في البر والبحر إلى متى يكون هذا فأشيروا علي بما ترون فيقوم أشرافهم فيخطبون بين أظهرهم ويقولون نعم ما رايت والأمر أمرك فيقول والذي نقسم به لا ندعهم حتى نهلكهم فيكتب إلى جزائر الروم فيرمونه بثمانين غياية تحت كل غياية اثنا عشر ألف مقاتل والغياية الراية فيجتمعون عنده سبع مائة ألف وستمائة مقاتل ويكتب الى كل جزيرة فيبعثون بثلثمائة سفينة فيركب هو في سفينة منها ومقاتلته بحده وحديده وما كان له حتى يرسي بها ما بين أنطاكية إلى العريش فيبعث الخليفة يومئذ الخيول بالعدد والعدة وما يحصى فيقوم فيهم خطيب فيقول كيف ترون أشيروا علي برايكم فاني أرى أمرا عظيما واني أعلم أن الله تعالى منجز وعده ومظهر ديننا على كل دين ولكن هذا بلاء عظيم فاني قد رأيت من الراي أن اخرج ومن معي الى مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبعث الى اليمن والعرب حيث كانوا والى الأعاريب فان الله ناصر من نصره ولا يضرنا أن نخلي لهم هذه الأرض حتى تروا الذي يتهيأ لكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرجون حتى ينزلوا مدينتي هذه واسمها طيبة وهي مساكن المسلمين فينزلون ثم يكتبون الى من كان عندهم من العرب حيث بلغ كتابهم فيجيبونهم حتى تضيق بهم المدينة ثم يخرجون مجتمعين مجردين قد بايعوا امامهم على الموت فيفتح الله لهم فيكسرون أغماد سيوفهم ثم يمرون مجردين فيقول صاحب الروم ان القوم قد استماتوا لهذه الأرض وقد اقبلوا اليكم وهم لا يرجعون حياة فاني كاتب اليهم أن يبعثوا الي بمن عندها من العجم ونخلي لهم ارضهم هذه فان لنا عنها غنى فان فعلوا فعلنا وان أبوا قاتلناهم حتى يقضي الله بيننا وبينهم فاذا بلغ أمرهم والي المسلمين يومئذ قال لهم من كان عندنا من العجم أراد أن يسير الى الروم فليفعل فيقوم خطيب من الموالي فيقول معاذ الله أن نبتغي بالاسلام دينا فيبايعون على الموت كما بايع قبلهم من المسلمين ثم يسيرون مجتمعين فاذا رآهم أعداء الله طمعوا واحردوا وجهدوا ثم يسل-

المسلمون سيوفهم ويكسروا أغمادها ويغضب الجبار على أعدائه فيقتل المسلمون منهم حتى يبلغ الدم ثنن الخيل ثم يسير من بقي منهم بريح طيبة يوما وليلة حتى يظنوا أنهم قد يظنوا أنهم قد عجزوا فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم الى المكان الذي منه أصروا فيقتلهم بأيدي المهاجرين فلا يفلت أحد ولا مخبر فعند ذلك يا حذيفة تضع الحرب أوزارها فيعيشون في ذلك ما شاء الله ثم يأتيهم من قبل المشرق خبر الدجال أنه قد خرج فينا بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبنا ونعم الوكيل أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة قال أنبانا ابو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني حدثنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم بن حماد

۱۲۵۴﴾ محمد بن شابور نے نعمان بن منذر سے، انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے اِسحاق بن ابی فروہ سے، انہوں نے راویت کی مکحول سے، حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں اسی طرح محمد بن شابور مکحول سے انہوں نے کئی راویوں سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے تو فتح مکہ جیسی فتح نہ دی، مَیں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو فتح مبارک ہو، جنگ نے اپنے ہتھیار رَکھ دِیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: دُور ہے بہت دُور ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اَے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اس سے پہلے چھ (6) خصلتیں ہیں، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے۔ مَیں نے یہ سن کر اِنَّاللّٰہِ پڑھا، پھر بیت المقدس کی فتح ہے پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا۔ دو عظیم جماعتیں لڑیں گی جن کی دعوت ایک ہوگی، اس لڑائی میں قتل اور موت بکثرت واقع ہوگی، پھر تم پر موت کو مسلط کر دیا جائے گا جو تمہیں قتل کر دے گی جیسے بکریوں میں گردن کی بیماری ان کو ختم کر دیتی ہے، پھر مال زیادہ ہو جائے گا۔ ایک آدمی کو سو (100) دینار لینے کے لئے بلایا جائے گا لیکن اُسے ناگوار لگے گا کہ وہ سو (100) دِینار لے، پھر بنواصفر کے بادشاہوں میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا، مَیں نے عرض کیا کہ اَے رسولِ اللہ ﷺ! یہ بنوالاصفر کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ رُومی وہ لڑکا ایک دِن میں اتنا بڑھے گا جتنا دوسرے بچے ایک مہینے میں، اور ایک مہینہ میں اس کی اِتنی نشوونما ہوگی جتنی عام بچوں کی سال میں ہوتی ہے، جب وہ بالغ ہو جائے گا تو رومی اس سے محبت کریں گے ایسی محبت اُنہوں نے کسی بادشاہ سے نہ کی ہوگی اور اس کی پیروی کریں گے۔ پھر وہ ان کے درمیان کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ ہم کب تک عرب کی اس جماعت کو یونہی چھوڑتے رہیں گے، وہ ہمیشہ تم سے کچھ نہ کچھ حاصل کرتے رہتے ہیں حالانکہ ہم گنتی اور تعداد میں ان سے خشکی اور سمندر دونوں میں بھی بڑھ کر ہیں۔ ایسا کب تک ہوتا رہے گا، مجھے مشورہ دو تمہاری کیا آراء ہیں، پس ان کے معززین کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے درمیان بیان کریں گے اور کہیں گے کہ اَے اَمیر آپ کی سوچ بہت اچھی ہے، اور سارا اِختیار آپ کو ہے۔ وہ کہے گا کہ اس ذات کی قسم جس کی ہم قسم کھاتے ہیں ہم اُنہیں نہیں چھوڑیں گے حتیٰ کہ اُنہیں ہلاک کر دیں، وہ رُوم کے جزیروں کی طرف خط لکھے گا، وہ اس کی طرف اَسّی (80) جھنڈے بھیجے گا۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزار لڑنے والے سپاہی ہوں گے، پھر

جب سب اس کے پاس جمع ہوں گے تو ان کی تعداد سات (7) لاکھ اور چھ (6) سو ہوگی وہ ہر جزیرہ کی طرف پیغام بھیجے گا تو وہ تین سو 300 کشتیاں بھیجیں گے، وہ کشتی میں اپنے سپاہیوں، اُسلحہ اور لوہے سمیت سوار ہو جائے گا، اور وہ کہیں نہ رُکے گا حتی کہ وہ اُنطاکیہ سے العریش پہنچ جائے گا، دوسری طرف خلیفۃ المسلمین بڑی تعداد میں گھڑ سواروں کو لوگوں کے جمع کرنے کے لئے بھیجے گا۔ پھر ان میں کھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے کہے گا کہ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ مجھے اپنی رائے دو، بے شک میں ایک بہت بڑا معاملہ دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور ہمارے دین کو تمام دینوں پر غالب کرنے والا ہے، لیکن یہ بہت بڑی آفت آ رہی ہے، میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ میں اور میرے ساتھی مدینۃ النبی ﷺ چلے جاتے ہیں اور یمن والوں کی جانب اور عرب کی طرف جہاں کہیں بھی ہو سکے اور دیہات والوں کی طرف پیغام بھجوا کر اُنہیں جنگ کے لئے بلاؤں، بے شک اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا جو اُس کے دین کی مدد کرے گا، اور ہمارے لئے یہ بات نقصان دہ نہیں کہ ہم ان کے لئے یہ علاقے چھوڑ دیں تا کہ تم دیکھ لو کہ اُنہوں نے تمہارے لئے کیا تیار کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان نکل پڑیں گے۔ وہ میرے اس شہر میں آ جائیں گے۔ اس کا نام "طَيْبَة" ہوگا اور یہ مسلمانوں کا ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہ اہلِ عرب کی جانب پیغام جہاد لکھ بھیجیں گے۔ جن کے پاس بھی ان کا خط جائے گا وہ اس پیغام پر لبیک کہیں گے، مدینہ اُن کی گنجائش کے لئے تنگ پڑ جائے گا۔ پھر وہ اُکٹھے ہو کر ننگی تلواروں کے ساتھ روانہ ہوں گے، رُوم کا بادشاہ کہے گا کہ یہ قوم تو اس زمین کے لئے موت کے طلبگار ہیں اور یہ تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں، اُنہیں زندگی کی کوئی تمنا نہیں، میں ان مسلمانوں کی طرف خط لکھنے والا ہوں کہ جو ان کے پاس غیر عربی ہیں اُنہیں ہماری طرف بھیج دیں، ہم اُن کے لئے یہ زمین خالی کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، اگر وہ ہماری بات مان لیتے ہیں تو ہم ایسا کریں گے ورنہ اگر وہ اِنکار کریں تو ہم ان سے لڑیں گے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے، جب ان کی اس بات کی اِطلاع مسلمانوں کے اُمیر کو پہنچے گی تو وہ مسلمانوں سے کہے گا کہ ہمارے پاس جو بھی عجمی ہے اور وہ رُوم جانا چاہتا ہے تو چلا جائے۔ اس پر موالی میں سے ایک خطیب کھڑا ہو کر کہے گا اللہ کی پناہ، کیا ہم اِسلام کے بدلے دوسرا دین تلاش کر رہے ہیں، پھر سب مسلمان موت پر بیعت کریں گے جیسے اس سے پہلے اُمیر نے مسلمانوں سے بیعت لی تھی، پھر وہ اُکٹھے ہو کر چلیں گے، جب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے دُشمن دیکھیں گے تو اُنہیں اُمید ہوگی اور وہ تیاری کریں گے اور کوشش کریں گے، پھر مسلمان اُپنی تلواروں کو نیام سے نکالیں گے اور ان کی نیاموں کو توڑ ڈالیں گے، جبّار کو اپنے دُشمنوں پر غصّہ آئے گا، مسلمان اُنہیں خوب قتل کریں گے یہاں تک کہ خون گھوڑے کے کھر تک پہنچ جائے گا، پھر باقی ماندہ رُومی ایک پاکیزہ ہوا کے ساتھ ایک دن اور ایک رات چلیں گے تا کہ اُنہیں یقین ہو جائے کہ مسلمان ان تک پہنچنے سے عاجز ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک سخت ہوا بھیجے گا جو اُنہیں اُسی مکان کی طرف لوٹا دے گی جہاں سے وہ چلے تھے، پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں مہاجرین کے ہاتھوں قتل کروا دے گا ان میں کوئی بھی فرار نہ ہو سکے گا اور نہ کوئی خبر لے جانے والا ہوگا۔ اے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس وقت جنگ اپنے اُوزار رکھ دے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مسلمان اسی حالت میں رہیں گے۔ پھر ان کے پاس مشرق کی جانب سے دجّال کے آنے کی خبر آئے گی کہ وہ ہم پر خُروج کر چکا ہے۔

o—o—o

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلِ﴾

أخبرنا الشيخ ابو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة قال أنبانا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبرانی حدَّثنا ابو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادی سنة ثمانين ومائتين حدَّثنا نیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ:

۱۲۵۵ . حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن كعب قال يكون إمام المسلمين ببيت المقدس فيبعث الى مصر وأهل العراق يستمدهم ولا يمدون ويمر بريده بمدينة حمص فيجد عجمها قد أغلقوا على من فيها من ذراري المسلمين فيعظمه ذلک فيسير بمن حضره من المسلمين حتى يلقاهم بسهلة عكا فيقتلهم فيهزمهم الله ويطلبهم المسلمون حتى يلحقونهم ببلادهم ويسير الى حمص فيفتحها الله على يديه.

۱۲۵۵﴾ ولید نے، الاوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا امام بیت المقدس میں ہوگا۔ وہ مصر اور اہلِ عراق سے مدد مانگے گا مگر وہ مدد نہیں کریں گے، اس امام کا قاصد حمص کے شہر پر گزرے گا تو وہ دیکھے گا کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں کی اولادوں کو اس میں قید کر کے رکھا ہے، امام المسلمین پر یہ بات بڑی گراں گزرے گی، وہ حاضر مسلمانوں کو لے کر ان کفار سے لڑنے جائے گا یہاں تک کہ ان کے ساتھ مقام سہلۃ عکا میں جنگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے اور انہیں ان کے شہروں تک پہنچا دیں گے۔ وہ امام المسلمین حمص کی طرف جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس امام کے ہاتھوں اسے فتح کروا دے گا۔

۰۰۰

۱۲۵۶ . قال الأوزاعي فأخبرني حسان بن عطية قال تنزل الروم بسهل عكا وتغلب على فلسطين وبطن الأردن وبيت المقدس ولا يجيرون عقبة أفيق اربعين يوما ثم يسير اليهم امام المسلمين فيحوزونهم الى مرج عكا فيقتتلون بها حتى يبلغ الدم ثنن الخيل فيهزمهم الله ويقتلونهم الا عصبة يسيرون الى جبل لبنان ثم الى جبل بأرض الروم

۱۲۵۶﴾ اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: رومی "سہل عکا" میں اتریں گے اور فلسطین، بطن اردن اور بیت المقدس پر غالب آ جائیں گے اور عقبہ اُفیق سے آگے نہ بڑھ سکیں گے، چالیس (40) دن تک اسی حالت میں

گوریں گے، پھر امام المسلمین ان کی طرف روانہ ہوگا اور اُنہیں "مرج عکا" میں گھیر لے گا۔ وہاں وہ ایسے قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ خون گھوڑوں کے کھروں تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ رُومیوں کو شکست دے گا۔ اور مسلمان ان سب کو قتل کر دیں گے سوائے ایک جماعت کے جو لبنان اور پھر رُوم کے پہاڑ کی طرف چلے جائیں گے۔

۱۲۵۷. قال الوليد أخبرني سعيد بن عبدالعزيز عن مكحول قال لتمخرن الروم الشام أربعين صباحا لا يمتنع منها إلا دمشق وأعالي البلقاء

۱۲۵۷﴿ ولید نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ، حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رُوم شام کو چالیس (40) دِنوں تک ڈھانپے رکھے گا۔ سوائے دمشق اور اعالی البلقاء کے کوئی علاقہ اس سے نہ بچا ہوگا۔

۱۲۵۸. حدثنا الوليد عن عبدالله بن العلاء بن زبر سمع أبا الأعيس عبدالرحمن بن سليمان قال يغلب ملك من ملوك الروم على الشام كله الا دمشق وعمان ثم ينهزم وتبنى قيسارية أرض الروم فتصير جند من أجناد أهل الشام ثم تظهر نار من عدن ابين

۱۲۵۸﴿ ہم سے بیان کیا ولید نے، عبداللہ بن العلاء بن زبر سے، انہوں نے ابوالاعیس عبدالرحمٰن بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: رُوم کا ایک بادشاہ سوائے دمشق اور عُمان کے پورے شام پر غالب آجائے گا، پھر اُسے شکست ہوگی، اور رُوم کی زمین میں قیساریہ نامی شہر بنالیا جائے گا۔ رُوم اہلِ شام کے لشکروں میں سے ایک لشکر بن جائے گا، پھر عدن ابین سے آگ ظاہر ہوگی۔

۱۲۵۹. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن تبيع قال ثم يبعث الروم يسألونكم الصلح فتصالحونهم فيومئذ تقطع المرأة الدرب الى الشام آمنة وتبنى مدينة قيسارية التي بأرض الروم وفي ذلک الصلح تعرک الكوفة عرک الأديم وذلک لتركهم أن يمدوا المسلمين فالله أعلم أكان مع خذلانهم حدث آخر يستحل غزوهم فيه وتستمدون الروم عليهم فيمدونكم فتنصفرون حتى تنزلوا بمرج ذي تلول فيقول قائل النصارى بصليبنا غلبتم فاعطونا حظنا من الغنيمة والنساء والذرية فيابون أن يعطونهم من النساء والذرية فيقتتلون ثم ينصرفون فيجتمعون للملحمة

۱۲۵۹﴿ الولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: پھر رُومی تمہاری جانب صلح کا پیغام بھیجیں گے۔ تم ان سے صلح کرلوگے، اس زمانہ میں عورت "درب" سے "شام" تک کا سفر اَمن کے ساتھ طے کرے گی، اور قیساریہ نامی شہر رُوم کی سرزمین میں بنایا جائے گا، اور اس

صلح میں کوفہ کو کمال کی طرح رگڑا جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں کی امداد چھوڑ دی تھی، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پٹائی ان کی کن رسوائیوں میں سے ہوگی، ان کے خلاف لڑنا حلال ہوگا، تم روم سے ان کے خلاف مدد مانگو گے۔ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ جب تم وہاں سے واپس ہوں گے اور "مرج ذی تلول" پہ اترو گے تو ایک عیسائی کہے گا کہ ہماری صلیب کی وجہ سے تم غالب رہے۔ ہمیں مال غنیمت میں سے ہمارے حصے کی عورتیں اور بچے دے دو؟ مسلمان انکار کریں گے کہ ان مسلمان عورتوں اور بچوں کو کفار کے حوالے کردیں، پھر وہ لڑیں گے اور واپس چلے جائیں گے اور بڑی جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

۱۲۶۰. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن ذي مخبر بن أخي النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصالحون الروم صلحا آمنا حتى تغزوا أنتم وهم عدوا من ورائهم.

۱۲۶۰: الولید نے، الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر بن برادر نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم روم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے۔ تم ان کے ہمراہ مل کر لڑو گے، لیکن وہ پس پردہ تمہارے دشمن ہوں گے۔

۱۲۶۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي فراس عن عبدالله بن عمرو قال تغزون القسطنطنية ثلاث غزوات الأولى يصيبكم فيها بلاء والثانية تكون بينكم وبينهم صلحا حتى تبنوا في مدينتهم مسجدا وتغزون أنتم وهم عدوا من وراء القسطنطينية ثم ترجعون ثم تغزونها الثالثة فيفتحها الله عليكم

۱۲۶۱: الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تم قسطنطنیہ سے تین مرتبہ جنگ کرو گے۔ پہلی مرتبہ تمہیں مصیبت پہنچے گی، اور دوسری مرتبہ تمہارے اور ان کے درمیان صلح ہو جائے گی یہاں تک کہ تم ان کے شہر میں مسجد بناؤ گے، تم اور وہ مل کر جنگ کرو گے حالانکہ وہ پس پردہ تمہارے دشمن ہوں گے۔ قسطنطنیہ سے باہر تم لوٹ جاؤ گے، پھر تم تیسری مرتبہ ان کے خلاف لشکر کشی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح یاب فرمائے گا۔

۱۲۶۲. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن ذي مخبر سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فتنصرفون وقد نصرتم وغنمتم فينزلون بمرج ذي تلول فيقول قائلهم غلب الصليب ويقول مسلم بل الله غلب

فيتداولونها ساعة فيثب المسلم إلى صليبهم وهو منه غير بعيد فيدقه ويثورون إليه فيقتلونه فيثور المسلمون الى سلاحهم فيكرم اللّٰه عزوجل تلك العصابة من المسلمين بالشهادة فيأتون ملكهم فيقولون كفيناك حد العرب فيغدرون فيجمعون للملحمة

۱۲٦۲﴾ الولید نے الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیۃ سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تم لوٹ کر واپس جاؤ گے اس حال میں کہ تمہیں مدد حاصل ہوگی، اور تمہیں مالِ غنیمت ملا ہوگا، پس وہ ''مرج ذی تلول'' میں اُتریں گے تو اُن رُومیوں میں سے ایک کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی، مسلمان کہے گا کہ نہیں (بلکہ) اللہ تعالیٰ غالب آ گیا۔ کچھ دیر وہ یہ بحث کریں گے۔ پھر مسلمان اُن کی صلیب کی طرف اٹھے گا جو زیادہ دُور نہ ہوگی اور اُسے توڑ دے گا، تو رُومی اس مسلمان پر چڑھ دوڑیں گے اور اُسے شہید کر دیں گے، مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی عزت دیں گے، رُومی اپنے بادشاہ کے پاس جائیں گے اور اُسے کہیں گے کیا عرب کو روکنے کے لئے ہم آپ کی طرف سے کافی نہیں۔ پھر وہ غدّاری کریں گے اور جنگ عظیم کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

☆ ☆ ☆
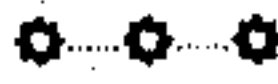
۱۲٦۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد العنسي عن مدلج بن المقدام العذري عن كعب قال فتغدر الروم بمن كان فيها فتجتمع وتأتي جيش في البحر من رومية عليهم صاحب لهم يقال له الجمل أحد أبويه جنية أو قال شيطان فيسير بسفنه حتى ينزل ديرا يقال له عمقا في عكا

۱۲٦۳﴾ الولید نے یزید بن سعید العنسی سے، انہوں نے مدلج بن المقدام العذری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رُوم والے اور ان کے حلیف عہد کو توڑ دیں گے، پھر رُومی اکٹھے ہوں گے اور رُومیوں کا لشکر سمندر کی طرف سے آئے گا۔ ان پر جو امیر مقرر ہوگا اُسے ''جمل'' کہا جاتا ہوگا، اس کے والدین میں سے ایک جن ہوگا۔ وہ اپنی کشتی پر سوار ہو کر (مقام) ''دیر'' پر جا اُترے گا، جسے ''عمقا فی عکا'' کہا جاتا ہوگا۔

☆ ☆ ☆

۱۲٦۴. حدثنا محمد بن حمير عن أرطاة بن المنذر قال اذا ابتنيت مدينة على ستة أميال من دمشق فتحزموا للملاحم

۱۲٦۴﴾ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب ایک شہر دمشق سے چھ (6) میل کے فاصلے پر بنایا جائے تو تم بڑی جنگوں کے لئے تیار رہنا !!!

☆ ☆ ☆

۱۲٦۵. حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن كعب قال يخرج في ستة آلاف

سفينة ثم يامر بالسفن فتحرق

۱۲۶۵﴾ الولید نے عثمان بن ابو العاتکہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رُومی چھ 6 ہزار کشتیوں میں نکلیں گے پھران کا امیر کشتیوں کوجلا دینے کا حکم دے گا۔

۱۲۶۶. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن حجاج بن شداد عن أبي صالح الغفاري عن أبي هريرة رضى الله عنه قال يحرق حتى تضيء أعناق الابل ليلا بجسم جدام من نارهم

۱۲۶۶﴾ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حجاج بن شداد سے، انہوں نے ابو صالح الغفاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کشتیوں کوجلا دیا جائے گا حتی کہ مقامِ ''جسم جدام'' کے اُونٹوں کی گردنیں رات کے وقت اس آگ کی وجہ سے روشن ہوں گی۔

۱۲۶۷. حدثنا حماد عن عبدالله بن العلاء سمع نمر بن أوس يذكر عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه أنه قال لقومه بالشام يا معشر الأشعريين إياكم والمزاوع والدور فانه يوشک الا تلائمكم وعليكم بالمعز الشقر والخيل وطول الرماح.

۱۲۶۷﴾ حماد نے عبداللہ بن العلاء سے، انہوں نے حضرت نمر بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ: اَے اَشعریین کی جماعت اہلِ ملکِ شام میں کھیت اور گھر بنانے سے بچو۔ قریب ہے کہ وہ تمہارے لائق نہ رہے، اور تمہارے لیے سینگ والی بکریاں اور گھوڑے اور لمبے نیزے ضروری ہیں۔

۱۲۶۸. حدثنا الوليد عن شيخ عن ابن شهاب قال يوشک أزارق رومية أن تخرج أمة محمد صلى الله عليه وسلم من منا القمح.

۱۲۶۸﴾ الولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ نیلی آنکھوں والے رُومی امت مسلمہ کو ''منا القمح'' سے نکال کر دیں۔

۱۲۶۹. حدثنا الوليد عن بطريق بن يزيد الكلبي عن عمه قال قال لي عروة بن الزبير ورأسه ولحيته يومئذ كالثغامة يا اخا أهل الشام ليخرجنكم الروم من شامكم وليقفن فوارس من الروم على هذا الجبل وهو يومئذ على جبل سلع فليسبين أهل المدينة ثم ينزل الله نصره عليهم

۱۲۶۹﴾ الولید نے بطریق بن یزید الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وقت جب کہ اس کا سَر اور داڑھی شترمُرغ کی طرح ہو گئے تھے کہ، اَے شامی بھائیو! رُومی تمہیں

ضرور تمہارے شام سے نکال دیں گے اور روم کے شہسوار اس "سلع نامی پہاڑ" پر کھڑے ہوں گے اور مدینہ والوں کو قیدی بنا رہے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مدد اُن کے خلاف نازل فرمادے گا۔

۱۲۷۰. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن كعب قال يحضر الملحمة الكبرىٰ إثنا عشر ملكا من ملوك الأعاجم اصغرهم ملكا واقلهم جنودا صاحب الروم ولله تعالى في اليمن كنزان جاء بأحدهما يوم اليرموك كانت الأزد يومئذ ثلث الناس ويجئ بالآخر يوم الملحمة العظمىٰ سبعون ألفا حمايل سيوفهم المسد

۱۲۷۰۔ الولید نے الاوزاعی سے، انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم میں کفار کے بارہ (12) بادشاہ حاضر ہوں گے۔ ان میں سب سے چھوٹی بادشاہت اور کم فوج والا روم کا بادشاہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے یمن میں دو (2) خزانے رکھے ہیں: ایک کو یرموک کی جنگ کے دن ظاہر کر دیا، جب قبیلۂ ازد والے لوگوں کا تہائی تھے، اور دوسرا خزانہ بڑی جنگِ عظیم میں ظاہر فرمائیں گے، ستر (70) ہزار فوجیوں کی تلواروں کی نیام کا پٹکا سونے کا ہوگا۔

۱۲۷۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن عبدالرحمٰن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال إذا عبد صنم الخاصة ظهرت الروم على الشام فيومئذ يبعثون إلى أهل قرظ يستمدونهم فيأتون على قلصاتهم قرظ يعني أهل الحجاز أو قال الوليد اليمن قال نعيم أشك فيه

۱۲۷۱۔ الولید نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدۃ سے، انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سلمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب خواص بُت کی پوجا کریں گے تو رُومی شام پر غالب آجائیں گے۔ پھر شام والے قرظ والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے، وہ اپنی دودھ والی اُونٹیوں پر حجاز یا یمن پہنچ جائیں گے (حضرت نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ شک ہے)۔
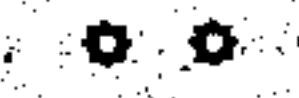
۱۲۷۲. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن أبي محمد الجنبي عن عبدالله بن عمرو قال ليأتين مدد من الجند وما قضي بينهم

۱۲۷۲۔ الولید نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے حضرت ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: فوج کی طرف سے مدد آئے گی اور آگے انہوں نے ان میں کوئی فیصلہ نہ فرمایا۔

۱۲۷۳. حدثنا الوليد وبقية عن صفوان بن عمرو عن فرج بن محمد عن كعب في قوله تعالى ستدعون إلى قوم أولى بأس شديد قال الروم يوم الملحمة قال كعب قدا استفز الله الأعراب في بدء الاسلام فقالت شغلتنا أموالنا وأهلونا فقال ستدعون إلسسى قوم أولى بأس سديد يوم الملحمة فيقولون كما قالوا في بدء الإسلام شغلتنا أموالنا وأهلونا فتحل بهم الآية يعذبكم عذابا أليما فحدثت به عبدالرحمن بن يزيد يومئذ فقال صدق قال بقية في حديثه ولولا أن أشهد فتح مدينة الكفر ما أحببت أن أحيا فان الله تعالى محرم يومئذ على كل حديدة أن تجبن قال وقال صفوان حدثنا مشيختنا أن من الأعراب من يرتد يومئذ كافرا ومنهم من يول على نصرة الإسلام وعسكرهم شاكا فاذا فتح للمسلمين يومئذ بعثوها غارة على ما ترک الفئة الكافرة المرتدة والفئة الشاكة الخاذلة فالخائب من خاب من غنيمتهم يومئذ

۱۲۷۳۔ الولید اور بقیہ نے صفوان بن عمر سے، انہوں نے حضرت فرج بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"تم ایک سخت جنگ جو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔"

اس سے مراد جنگِ عظیم کے رُومی ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اسلام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے دیہاتیوں سے جنگ میں نکلنے کا مطالبہ کیا تو اُنہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے مال اور گھر والوں نے مصروف کر رکھا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تم ایک سخت جنگ جُو قوم کی طرف بُلائے جاؤ گے جب بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہمیں ہمارے مال اور گھر والوں نے مصروف کر رکھا ہے، پھر ان پر آیت میں ذکر شدہ عذاب نازل ہو جائے گا۔ ابن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہی تو اُنہوں نے فرمایا کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا ہے، راوی بقیہ کی الگ حدیث میں ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں کُفر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوا تو مجھے زندہ رہنا پسند نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اس دِن لوہے پر بُزدِلی حرام کر دیں گے۔ حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں مشائخ نے بتایا ہے کہ اس وقت بعض دیہاتی مُرتد ہو جائیں گے، اور بعض اِسلام کی مدد کی طرف پھر جائیں گے اور ان کی فوج شک کی حالت میں ہوگی۔ جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہو جائے گی تو وہ لشکر کو ان کی طرف روانہ کریں گے تا کہ مُرتد ہونے والی جماعت اور شک کرنے والی رسوا کن جماعت کو زندہ نہ چھوڑیں۔ وہ شخص خسارے میں رہے گا جو ان کی غنیمت سے اُس دِن محروم رہا۔

○○○

۱۲۷۴. حدثنا عبدالوهاب عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عبدالله بن مسعود قال يكون عند ذلک القتال ردة شديدة

۱۲۷۴۔ عبدالوہاب نے ایوب سے، انہوں نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس جنگ کے وقت سخت اِرتداد واقع ہوگا۔

۱۲۷۵. قال محمد واخبرنا عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمرو قال يطهر الله الطائفة التي تظهر فيرغب فيهم من يليهم من عدوهم فيتقحم رجال في الكفر تقحما. قال محمد لا أعلم الردة عن الإسلام والتقحم في الكفر الا واحدا

۱۲۷۵۔ محمد نے حضرت عقبہ بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس جماعت کو پاک کرے گا جو غالب ہوگی۔ ان میں ان کے ساتھ والے دشمن رغبت کریں گے تو لوگ کفر میں داخل ہوجائیں گے۔ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام سے مرتد ہونا اور کفر میں داخل ہونا ایک ہی چیز ہے۔

۱۲۷۶. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن أبي محمد الجنبي سمع عبدالله بن عمرو يقول ليلحقن قبائل من العرب بالروم بأسرها قلت وما أسرها؟ فقال رعائها و كلابها فقال ان شاء الله يا أبا محمد فقال مغضبا فقال قد شاء الله وكتبه

۱۲۷۶۔ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت الحارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب کے بعض قبائل رُوم کے ساتھ مکمل طور پر مل جائیں گے۔ میں نے کہا کہ مکمل طور پر ملنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اپنی بکریوں اور کتّوں سمیت۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابو محمد! ان شاء اللہ کہو، تو حضرت ابو محمد رحمہ اللہ تعالیٰ غصّہ کی حالت میں کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

۱۲۷۷. حدثنا الوليد عن ابن عياش عن إسحاق بن أبي فروة عن يوسف بن سليمان عن عبدالرحمن بن سنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يكفر ثلث ويرجع ثلث شاكا فيخسف بهم

۱۲۷۷۔ الولید نے ابن عیاش سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروۃ سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، حضرت عبدالرحمٰن بن سنہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کافر ہوجائیں گے اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے واپس لوٹیں گے تو وہ زمین میں دھنس جائیں گے۔

۱۲۷۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الوليد بن سليمان بن أبي السائب سمع القاسم أبا

عبدالرحمن يقول الفئة الخاذلة للمسلمين بعمق عكا وأنطاكية يتخرق لهم من الأرض خرقا يدخلون فيه لا يرون الجنة ولا يرجعون الى أهليهم أبدا

۱۲۷۸۔ الولید بن مسلم نے، الولید بن سلیمان بن ابو السائب سے روایت کی ہے کہ حضرت القاسم ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو رُسوا کرنے والی جماعت "عمق عکا" اور "انطاکیہ" کی ہوگی ان کی وجہ سے زمین پھٹے گی، یہ لوگ جنت میں نہیں جاسکیں گے اور نہ اپنے گھرانوں کی طرف واپس جائیں گے۔

۱۲۷۹. حدثنا الوليد حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس عبدالرحمن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو قال يهزم ثلث فأولئک شر البرية عند الله عزوجل

۱۲۷۹۔ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدۃ سے، انہوں نے ابوالاعیس عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک تہائی کو شکست ہوگی۔ یہ لوگ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

۱۲۸۰. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله مولى بني أمية عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد المعيطي سمع ابن عباس يحدث معاوية وسأله عن الزمان فأخبره أنه يلي رجل منهم في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين بقين من خلافته فيموت بالأعماق غما ثم يليها رجل ذو شامتين فعلى يديه يكون الفتح يومئذ.

۱۲۸۰۔ الولید نے ابوعبداللہ (بنی امیہ کے آزاد کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے ابان بن الولید المعیطی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زمانے کے متعلق پوچھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ: ان میں سے ایک آدمی آخر زمانہ میں چالیس (40) سال تک امیر رہے گا۔ جب اس کی خلافت کے آخری سات (7) سال باقی ہوں گے تو جنگِ عظیم شروع ہوجائے گی۔ وہ خلیفہ غم سے "اعماق" میں فوت ہوجائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک آدمی چوڑے کندھوں والا امیر بنے گا۔ اس کے ہاتھوں اس دور میں فتح ہوگی۔

۱۲۸۱. حدثنا الوليد عن صفوان أن كعبا قال فيقتل خليفة المسلمين يومئذ في ألف وأربع مائة كلهم أمير وصاحب لواء فلم يصاب المسلمون يومئذ بعدل مصيبتهم بالنبي صلى الله عليه وسلم بمثلها.

۱۲۸۱۔ الولید نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس

دِن خلیفہ کو چودہ (14) سو آدمیوں سمیت قتل کر دیا جائے گا۔ ان میں سے ہر ایک اُمیر اور جھنڈے والا ہوگا، نبی اکرم ﷺ کے فوت ہونے کے غم کے بعد مسلمانوں نے ایسی مصیبت اس سے پہلے نہ دیکھی ہوگی۔

۱۲۸۲. حدثنا الوليد عن عبدالملك بن حميد بن أبي غنيمة عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أنه ذكر عنده اثنا عشر خليفة ثم الأمير فقال والله ان منا بعد ذلك السفاح والمنصور والمهدي يدفعها الى عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۸۲۔ الولید نے عبدالملک بن حمید بن ابی غنیۃ سے، انہوں نے منہال بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ (12) خلفاء پھر اُمیر کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم عباسیوں میں سے سفاح اور منصور اور حضرت مہدی علیہ السلام اُمیر بنیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام اس حکومت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دیں گے۔

۱۲۸۳. حدثنا الوليد عن كلثوم بن زياد عن سليمان بن حبيب المحاربي عن كعب قال يقتتلون بالأعماق قتالا شديدا فيرفع النصر ويفرغ الصبر ويسلط الحديد بعضه على بعض حتى تركض الخيل في الدم الى ثننها ثلاثة أيام متوالية لا يحجز بينهم الا الليل حتى يقوم فيقول عمائر من الناس يعني طوائف ما كان الإسلام الا إلى أجل ومنتهى وقد بلغ أجله ومنتهاه فالحقوا بمولد آبائنا فيلحقون بالكفر ويبقى أبناء المهاجرين فيقول رجل منهم يا هؤلا ء ألا ترون الى ماصنع هؤلاء قوموا بنا نلحق بالله فما يتبعه أحد فيمشي إليهم حتى يأتيهم فينشلونه بنيازكهم حتى ان دمائهم لتبل أذرعهم فيهزمهم الله

۱۲۸۳۔ الولید نے کلثوم بن زیاد سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب المحاربی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''اعماق'' پہ سخت جنگ ہوگی اور مدد اُٹھ جائے گی اور صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کا لوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا حتی کہ گھوڑوں کے کُھر خون میں ڈوب جائیں گے۔ تین (3) دن مسلسل جنگ رہے گی ان کے درمیان رات کے علاوہ کوئی رُکاوٹ نہ آئے گی، پھر مسلمان جماعتوں کے کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اسلام نہ تھا مگر ایک وقت اور انتہاء تک، اب اس کا وقت پورا ہو چکا ہے اور اس کی اِنتہاء آ چکی ہے، لہٰذا ہمارے آباء واَجداد کی پیدائش کی جگہوں پر چلے جاؤ، تو وہ کفر سے جا ملیں گے اور مہاجرین کی اَولاد باقی رہے گی۔ ان میں سے ایک شخص کہے گا کہ اَے لوگو! کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ کھڑے ہو جاؤ تا کہ ہم اللہ سے جا ملیں! اس کے پیچھے کوئی ایک بھی نہ چلے گا ان کی طرف چلے گا اور ان کے پاس آ جائے گا، وہ اُسے اَپنے نیزوں سے ماریں گے یہاں تک کہ اس کا خون ان کے ہاتھوں کو تر کر دے گا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔

۱۲۸۴۔ قال الولید فحدثني عثمان بن أبي العاتكة عن كعب مثله قال كعب فذلك أكرم شهيد كان في الاسلام الا حمزة بن عبدالمطلب فتقول الملائكة ربنا ألا تأذن لنا بنصرة عبادك فيقول أنا أولى بنصرتهم يومئذ يطعن برمحه ويضرب بسيفه وسيفه أمره فيهزمهم الله تعالى ويمنحهم فيدوسونهم كما فداس المعصرة فلا يكون للروم بعدها جماعة ولا ملك

۱۲۸۴۔ الولید نے عثمان بن ابو العاتکہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: یہ اسلام کے شہداء میں سوائے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے زیادہ معزز شہید ہوگا فرشتے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! آپ ہمیں اپنے بندوں کی مدد کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ ارشاد ہوگا کہ آج کے دن میں ان کی مدد کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ وہ اپنے نیزے سے اور اپنی تلوار سے مارے گا اور اس کی تلوار اس کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا اور مسلمانوں کو انعامات دے گا۔ پھر مسلمان رُومیوں کو کولہو کی طرح نچوڑ دیں گے، پس رُوم کے لئے اس کے بعد نہ جماعت ہوگی اور نہ بادشاہت۔

۱۲۸۵۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال اذا ظهر صاحب الأدهم بالأسكندرية وارض مصر لحقت العرب بيثرب والحجاز ويجلى من الشام ويلحق كل قبيل بأهلها ويبعث الله إليهم جيشا فاذا انتهوا بين الجزيرتين نادى مناديهم ليخرج الينا كل صريح أو دخيل كان منا في المسلمين فتغضب الموالي فيبايعون رجلا يسمى صالح بن عبدالله بن قيس بن يسار فيخرج بهم فيلقى جيش الروم فيقتلهم ويقع الموت في الروم وهم يومئذ ببيت المقدس وقد استولوا عليها فيموتون موت الجراد ويموت صاحب الأدهم وينزل صالح بالموالي بأرض سورية ويدخل عمورية وقد نزله وينزل قمولية ويفتح برنطية وتكون أصوات جيشه فيها بالتوحيد عالية ويقسم أموالها بينهم بالآنية ويظهر على رومية ويستخرج منها باب صهيون وتابوت من خرع فيه قرط حواء وكفوته آدم يعني كساء ه وحلة هارون عليهم السلام فبيناهم كذلك إذ أتاه خبر وهو باطل فيرجع

۱۲۸۵۔ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چتکبرے گھوڑے والا اسکندریہ پر اور مصر پر غالب آجائے گا تو عرب والے یثرب اور حجاز چلے جائیں گے اور شام سے جلاوطن کردیئے جائیں گے اور ہر قبیلہ اپنے لوگوں سے جاملے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا، جب وہ دو جزیروں کے درمیان پہنچے گا تو اس میں سے

آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہماری طرف نکل آئے جو آزاد ہے، جو ہم مسلمانوں میں سے ان قبیلوں میں داخل ہوا ہے۔ تب آزاد کردہ غلام غصے میں آجائیں گے وہ ایک آدمی کے ہاتھ بیعت کریں گے جس کا نام "صالح بن عبداللہ بن قیس بن یسار" ہوگا۔ وہ انہیں لے کر نکلے گا اور رُوم کے لشکر کا سامنا کرے گا اور رُومیوں کو قتل کرے گا اور رُوم میں موت ہی موت واقع ہوگی اور رُومی ان دنوں بیت المقدس میں ہوں گے اور اس پر مسلط ہوں گے۔ وہ ٹڈیوں کی موت مَریں گے اور چتکبرے گھوڑے والا امیر بھی مَر جائے گا، اور صالح موالی کو لے کر (مقام) سوریہ کی زمین پر اُترے گا اور (مقام) عموریہ میں داخل ہوگا۔ وہاں پڑاؤ ڈالے گا پھر (مقام) قمولیہ پر اُترے گا اور (مقام) بزنطیہ فتح کرے گا اور اس کے لشکر کی آواز توحید کے نعروں کے ساتھ بلند ہوگی اور وہ ان کے درمیان مال کو برتن کے ذریعہ تقسیم کرے گا، اور رُومیوں پر غالب آجائے گا، وہ وہاں سے صیہون کا دروازہ اور تابوت نکالے گا جس میں حضرت حواء علیہ السلام کی بالیاں اور حضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اور حضرت ہارون علیہ السلام کا لباس ہوگا، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک جھوٹی خبر آئے گی اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۲۸۶ . قال جراح عن أرطاة فالملحمة الأولى في قول دانيال تكون بالأسكندرية يخرجون بسفنهم فيستغيث أهل مصر بأهل الشام فيلتقون فيقتتلون قتالا شديدا فيهزمهم المسلمون الروم بعد جهد شديد ثم يقيمون عليها ويجمعون جمعا عظيما ثم يقبلون فينزلون يافا فلسطين عشرة أميال ويعتصم أهله بذراريهم في الجبال فيلقاهم المسلمون فيظفرون بهم ويقتلون ملكهم والملحمة الثانية يجمعون بعد هزيمتهم جمعا أعظم من جمعهم الأول ثم يقبلون فينزلون عكا وقد هلك ملكهم ابن المقتول فيلتقي المسلمون بعكا ويحبس النصر عن المسلمين أربعين يوما ويستغيث أهل الشام بأهل الأمصار فيبطؤن عن نصرهم فلا يبقى يومئذ مشرك حر ولا عبد من النصرانية الا أمد الروم فيفر ثلث أهل الشام ويقتل الثلث ثم ينصر الله البقية فيهزمون الروم هزيمة يسمع لم بمثلها ويقتلون ملكهم والملحمة الثالث يرجع من رجع منهم في البحر وينضم اليهم من كان فر منهم في البر ويملكون ابن ملكهم المقتول صغير لم يحتلم وتقذف له مودة في قلوبهم فيقبل بما لم يقبل به ملكاهم الأولان من العدد فينزلون عمق انطاكية ويجتمع المسلمون فينزلون بازائهم فيقتتلون شهرين ثم ينزل الله نصره على المسلمين فيهزمون الروم ويقتلون فيهم وهم هاربون طالعون في الدرب ثم يأتيهم مدد لهم فيقفون ويبدأ من المسلمين فتكر عليهم كرة فيقتلونهم وملكهم وتنهزم بقيتهم فيطلبهم المهاجرون فيقتلونهم قتلا ذريعا فحينئذ يبطل الصليب وينطلق الروم الى أمم من ورائهم من الأندلس

فيقبلون بهم حتى ينزلوا الدرب فيتميز المهاجرون نصف في البر نحو الدرب والنصف الآخر يركبون في البحر فيلتقي المهاجرون نصفين فيسير الذين في البر ومن في الدرب من عدوهم فيظفرهم الله بعدوهم فيهزمهم هزيمة أعظم من الهزايم الأولى ويوجهون البشير الى اخوانهم في البحر ان موعدكم المدينة فيسيرهم الله احسن سيرة حتى ينزلوا على المدينة فيفتحونها ويخربونها ثم يكون بعد ذلك اندلس وامم فيجتمعون فياتون الشام فيلقاهم المسلمون فيهزمهم الله عزوجل.

۱۲۸۶ جراح کہتے ہیں کہ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلی بڑی جنگ بقول حضرت دانیال اسکندریہ میں ہوگی۔ وہ اپنی کشتیوں سمیت نکلیں گے، مصر والے شام والوں سے مدد مانگیں گے، مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوں گے۔ ان میں شدید معرکہ ہوگا۔ مسلمان رُومیوں کو انتہائی کوشش کے بعد شکست دیں گے، رُومی پھر مسلمانوں کے خلاف کھڑے ہوں گے اور بڑی جماعت جمع کریں گے۔ پھر وہ آ کر فلسطین سے دس (10) میل پہلے پڑاؤ ڈالیں گے۔ فلسطین والے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے پہاڑوں میں بھیج دیں گے۔ مسلمان ان سے لڑیں گے۔ کامیاب ہوں گے اور رُومیوں کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے۔ دوسری بڑی جنگ میں رُومی شکست کھانے کے بعد جمع ہوں گے یہ جمع ہونا ان کا پہلے والے (جمع ہونے) سے بڑا ہوگا۔ پھر وہ آئیں گے اور (مقام) ''عکا'' نامی جگہ میں اُتریں گے اور ہلاک شدہ بادشاہ کا بیٹا ان کا بادشاہ ہوگا۔ مسلمان مقام عکا میں ان کا سامنا کریں گے، مسلمانوں سے چالیس (40) دن مدد روک دی جائے گی۔ شام والے مصر والوں سے مدد مانگیں گے وہ مدد کرنے میں سُستی کریں گے، اُس دن ہر آزاد مشرک اور عیسائی غلام رُوم کی مدد کرے گا، شامیوں کا تہائی حصہ بھاگ جائے گا اور تہائی قتل کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ باقی افراد کی مدد کرے گا وہ رُوم کو شکست دیں گے ایسی شکست کہ ایسی شکست کبھی سُنی نہ ہوگی۔ وہ اس کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے، اور تیسری بڑی جنگ میں جو ان میں سے سمندر کے راستے لوٹے ہوں گے پھر ان کے ساتھ وہ رُومی مل جائیں گے جو خشکی کے راستے بھاگے ہوں گے۔ وہ اپنے مقتول بادشاہ کے بیٹے کو بادشاہ بنائیں گے۔ جو ابھی نابالغ ہوگا۔ اس کی محبت رُومیوں کے دل میں ڈال دی جائے گی۔ وہ اتنی بڑی تعداد کے ساتھ آئے گا کہ اتنی بڑی تعداد کے ساتھ پہلے دو بادشاہ بھی نہیں آئے ہوں گے۔ وہ عمق انطاکیہ میں اُتریں گے، مسلمان اکٹھے ہو کر ان کے بالمقابل اُتریں گے اور دو (2) مہینے تک جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد مسلمانوں پر اتاریں گے۔ تو وہ رُومیوں کو شکست دیں گے۔ انہیں قتل کریں گے۔ رُومی بھاگیں گے، اور ''درب'' نامی جگہ پر چڑھیں گے، پھر ان رُومیوں کے پاس کمک آئے گی تو یہ ٹھہر جائیں گے، مسلمان دوسری مرتبہ انہیں قتل کریں گے اور ان کے بادشاہ کو بھی قتل کر دیں گے۔ پورے لشکر کو شکست ہو جائے گی، مہاجرین انہیں ڈھونڈتے پھریں گے اور انہیں بے دردی سے قتل کریں گے، اس وقت صلیب ختم ہو جائے گی، رُومی اپنے پیچھے اُندلس میں رہ جانے والی قوموں کی طرف لوٹ جائیں گے اور ان کے ہمراہ پھر آ کر ''درب'' نامی جگہ پر اتریں گے، مہاجرین دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ خشکی

کے راستے "درب" کی جانب بڑھے گا اور دوسرا حصہ سمندر پہ سوار ہوگا، خشکی کے مہاجرین کا آمنا سامنا "درب" میں موجود دشمنوں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مہاجرین کو دشمنوں پر فتح دے گا۔ وہ انہیں شکست دیں گے جو پہلی شکستوں سے بڑھ کر ہوگی۔ وہ خوشخبری والے کو اپنے ان بھائیوں کی طرف بھیجیں گے جو سمندر میں ہوں گے۔ بے شک تمہارے وعدے کی جگہ شہر ہے پس اللہ تعالیٰ انہیں اچھی طرح چلائیں گے اور وہ شہر پہ جا اتریں گے اور اسے فتح کر کے برباد کر دیں گے، اس کے بعد اندلس والے اور کچھ قومیں جمع ہو کر شام آئیں گے مسلمان ان کا سامنا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو شکست دیں گے۔

۞۞۞

١٢٨٧ . حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال يدخل الروم بيت المقدس سبعون صليبا حتى يهدموه ولا تزال طاعة معمول بها ما كانت الخلافة في أرض القدس والشام وأول السواحل يغضب الله عليه فيخسف به الصارفية وقيسارية وبيروت ويملك الروم والشام أربعين يوما من شاطىء البحر الى الأردن وبيسان ثم تكون الغلبة للمسلمين عليهم يصالحونها حتى يجري سلطانهم عليهم وتأمن الأرض كلها سبعا تسعا قال كعب يخلع أهل العراق الطاعة ويقتلون أميرهم من أهل الشام فيغزوهم أهل الشام ويستمدون عليهم الروم وقد صالحوا الروم قبل أن يستمدوهم بعشرة آلاف حتى يبلغوا الفرات فيلتقون فيكون الظفر لأهل الشام عليهم ثم يدخلون الكوفة فيسبون أهلها ثم يقول الروم للشاميين أشركونا فيما أصبتم من السبي فيقولون أما ما كان من المسلمين فلا سبيل إليه ونقاسمكم الأموال فيقول الروم إنما غلبتموهم بالصليب ويقول المسلمون بل بالله وبرسوله صلى الله عليه وسلم غلبناهم فيتداولونه بينهم فيغضب الروم فيقوم الى صليبهم رجل من المسلمين فيكسره فيفترقون ويحوز الروم الى نهر يحول بينهم وبينهم وتنقض الروم صلحها ويقتلون من بالقسطنطنية من المسلمين ثم يخرج الروم في ساحل حمص فيخرج أهل حمص اليهم فيغلق الأعاجم أبواب مدينة حمص عليهم وينزل ملك الروم فحمايا لا يجاوز القنطرة التي دون ديربهرا فيقول الروم للمسلمين خلوالنا حمصا فانها منزل آبائنا فيقتتلون حتى يبلغ الدم الأحجار السبع إلا واسط منها الأبارض ثم يهزمون الروم ويرجع المسلمون الى حمص ويربطون خيولهم بالزيتون وينصبون المجانيق عليها ويهدمون كنيسة دير مسحل وتفتح حمص للمسلمين برجل من اليهود من بابها الغربي الأيمن أو من الباب المغلق الذي بين باب دمشق وباب اليهود فيدخلها المهاجرون وتهرب طائفة من انصارها الى دير بني أسد

فيقتلهم المسلمون ومن بها من الأعاجم ويخربوا ثلثها ويحرقوا ثلثها ويغرقوا ثلثها ولا تزال الشام عامرة ما عمرت حمص

۱۲۸۷: الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رُومی بیت المقدس میں ستّر (70) صلیبیں داخل کریں گے اور اُسے منہدم کر دیں گے اور جب تک خلافت مقدس زمین اور شام اور اول سواحل میں ہوگی اِطاعت ہمیشہ معمول رہے گی، اللہ تعالیٰ رُومیوں پر قہر نازل کرے گا اور الصارمیۃ اور قیسار یہ کو دَھنسا دے گا۔ رُوم کی بادشاہت شام پر سمندر کے کنارے سے لے کر اُردن اور بیسان تک چالیس (40) دِن تک رہے گی، پھر مسلمانوں کا اُن پر غلبہ ہوگا وہ ان سے صلح کریں گے حتیٰ کہ مسلمانوں کی حکومت ان کفّار پر قائم ہوگی، اور ساری زمین سات (7) یا نو (9) سال تک پُر اَمن رہے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہلِ عراق اِطاعت کرنا چھوڑ دیں گے۔ وہ اپنے اَمیر کو قتل کریں گے۔ وہ اَمیر شام سے تعلق رکھنے والا ہوگا، تو شام والے عراق والوں سے لڑیں گے اور ان کے خلاف رُومیوں سے مدد مانگیں گے، اور یہ مدد مانگنے سے پہلے ان کی رُوم والوں سے صلح ہو چکی ہوگی، رُوم والے دس (10) ہزار کے لشکر کے ذریعہ ان کی مدد کریں گے، وہ فوجیں دریائے فرات پہنچ جائے گی، جنگ ہوگی، شام والوں کو عراق والوں پر فتح حاصل ہوگی، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو کر وہاں کے رہنے والوں کو قیدی بنائیں گے، رُومی شامیوں سے کہیں گے کہ ہمیں بھی ان قیدیوں میں شریک کرو جو تم نے بنائے ہیں، تو شامی کہیں گے ان قیدیوں میں سے جو مسلمان ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ البتہ ہمارے ساتھ مال تقسیم کر لیں گے۔ رُومی کہیں گے تم عراق والے صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہوئے ہیں، مسلمان کہیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے ہم غالب آئے ہیں، دونوں آپس میں تکرار کریں گے۔ رُومی غصّہ میں آئیں گے، مسلمانوں میں سے ایک جوان اُٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا، رُومی اور مسلمان جُدا ہو جائیں گے، اور رُومی ایک نہر کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے جو مسلمانوں اور رُومیوں کے درمیان رُکاوٹ ہوگی، رُومی صلح توڑ ڈالیں گے، اور قسطنطنیہ میں جتنے مسلمان ہوں گے اُنہیں قتل کر دیں گے، پھر رُومی حمص کے ساحل کی طرف نکل پڑیں گے۔ حمص والے ان کی طرف نکلیں گے، پیچھے سے حمص شہر کے کفّار شہر کے دروازوں کو بند کر دیں گے۔ رُوم کا بادشاہ ''فحمایا'' میں اُترے گا وہ ''دیر بھرا'' پر جو پل ہوگا اُسے عبور نہ کر سکے گا، رُومی مسلمانوں سے کہیں گے ہمارے لئے حمص خالی کر دو، یہ ہمارے آباء واجداد کی جگہ ہے؟ اس پر مسلمان اور رُومی باہم لڑ پڑیں گے۔ ان کا خون ''الاحجار السبع'' تک پہنچ جائے گا، سوائے ''واسط اور الابارمن'' کے، پھر وہ رُومیوں کو شکست دیں گے، مسلمان حمص لوٹ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو زیتون سے باندھیں گے، اور ان پر منجنیق نصب کریں گے، اور ''دیر سحل'' کے گرجا گھر کو منہدم کر دیں گے، مسلمانوں کو حمص کی فتح ایک یہودی کی وجہ سے حاصل ہوگی، جو کہ حمص کے دائیں طرف مغرب کی جہت میں رہتا ہوگا، اور جس دروازہ جو ''باب الیہود'' اور ''باب دمشق'' کے درمیان ہوگا وہ بند ہوگا، مہاجرین حمص میں داخل ہو جائیں گے، اور انصار کی ایک جماعت ''دیر بنی اسد'' کی طرف بھاگے گی، مسلمان اُنہیں قتل کر دیں گے، اور جتنے وہاں پر کفّار ہوں گے سب کو قتل کر دیں گے اور اس کے ایک تہائی کو برباد، ایک تہائی کو جلا دیں گے اور ایک تہائی کو ڈبو دیں گے اور شام ہمیشہ آباد رہے گا جب تک حمص آباد ہے۔

٭٭٭

۱۲۸۸. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم سمع الأشياخ يقولون ستفجر عين بتل ذي مين يكثر ماؤها فتغرق حمص أو جلها وهي شرقي حمص على عشرة أميال

۱۲۸۸﴿ ابوالمغیرہ نے، ابوبکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک چشمہ ''عین بتل ذی مین'' میں پھوٹے گا۔ اس کا پانی اِتنا زیادہ ہوگا کہ حمص یا اس کا بڑا حصہ حمص کی شرقی جہت دس (10) میل تک ڈوب جائے گا۔

٭٭٭

۱۲۸۹. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة عن أبي عامر الألهاني قال كنت في قرية فجاء ني الحارث بن أبي أنعم حين انتصف النهار واشتدت الظهيرة فقلت يا عم ما جاء بک هذا الحين قال استقرأت هذا الوادي الذي يمر على باب اليهود ثم انه خفي علي مذهبه حتى خالط تلک الحقول فهل في قريتک هذه رجل له قدم وسن قلت نعم هاهنا شيخ كبير ما يخرج من الكبر فانطلقنا اليه فسأله الحارث عن ذلک الخليج فقال الشيخ سمعت أبي يقول ان ماء ه كان ظاهرا لا تشرب منه حامل الا ألقيت ما في بطنها ولا ينال شجرة الا تناثر ورقها فأهم الناس ذلک فالتمسوا له فجاء رجل فجعلوا له جعلا فدعاهم بلبنة من رصاص وشحم وزفت وصوف ثم انطلقوا الى سرب فصنع ما صنع فخفي ذلک الماء قال أبو عامر فلما خرجنا قال سمعت بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول إنه أودية جهنم وان حمص يغرق نصفها منه والنصف الآخر يصيبه حريق

۱۲۸۹﴿ ابوالمغیرہ نے اَرطاۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک بستی میں تھا کہ نِصفُ النَّہار کے وقت سخت دھوپ میں حضرت حارث بن ابو انعم رحمہ اللہ تعالیٰ میرے پاس آئے، میں نے کہا کہ اے چچا جان! اس وقت آپ کیسے آئے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ یہ وادی جو ''باب الیہود'' پر واقع ہے اُسے میں جانتا ہوں۔ پھر مجھ پر اس کا راستہ پوشیدہ ہوگیا۔ اور وہ ان کھیتوں میں خلط ملط ہوگیا ہے۔ کیا تمہاری اس بستی میں کوئی عمر رسیدہ شخص ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! یہاں ایک بوڑھا شیخ ہے۔ وہ بڑھاپے کی وجہ سے باہر نہیں نکلتا، ہم اس کے پاس گئے۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خلیج کے بارے میں پوچھا۔ بوڑھے نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سُنا تھا کہ اس کا پانی ظاہر تھا، اُسے اگر حاملہ پی لے تو حمل کو گرا دے، اگر کوئی درخت اُسے پی لے تو اس کے پتے جھڑنے لگے، لوگ اس کی وجہ سے پریشان تھے اور اس کا حل ڈھونڈتے تھے، ایک آدمی آیا، لوگوں نے اُسے مال دیا، اس نے لوگوں سے کہا کہ ایک اینٹ تانبے اور چربی اور سُرخ پتھر اور اُون لے آؤ! پھر اس سراب کی طرف چلو، اس آدمی نے کچھ کیا تو وہ پانی چھپ گیا۔ حضرت ابو عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب ہم وہاں سے نکلے تو حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سنا ہے کہ وہ

فرمار ہے تھے کہ یہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے، اس کی وجہ سے آدھا حمص غرق ہو جائے گا اور آدھا حمص جل کر ختم ہوگا۔

☆☆☆

١٢٩٠. حدثنا الحكم بن نافع قال أخبرني الذي حدثني عن كعب في حديثه ثم تستمد الروم بالأمم الثانية فتجيش عليهم الألسنة المختلفة ويجتمع اليهم أهل رومية والقسطنطنية وأرمينية حتى الرعادة والحرانون يغضبون لملك الروم فيقبل بأمم كثيرة سوى الروم ملوك عشرة يبلغ جمعهم مائة ألف وثمانين ألفا وتنزوي العرب بعضها الى بعض من أقطار الأرض ويجتمع الجناحان مصر والعراق بالشام وهي الرأس ويقبل ملك الروم على منبر محمول على بغلين فيوجهون جيوشهم فيحولون الشام كلها غير دمشق فيسير اليهم المسلمون على أقدامهم فيلتقون في عمق كذا وكذا أربع مواطن فيسير الجمعان على نهر ماؤه بارد في الصيف حار في الشتاء فيفوز ماؤه ويكثر يومئذ فينزل المهاجرون أدناه والروم أقصاه ويربطون خيولهم بالشجر الذي عند رحالهم ويستعدوا للقتال حتى يصيروا في أرض قنسرين فيكون منزلهم ما بين حمص وأنطاكية والعرب فيما بين بصرى ودمشق وما ورائهما فلا يبقى الروم خشبا ولا حطبا ولا شجرا إلا أوقدوه فيلتقي الجمعان عند نهير فيما بين حلب وقنسرين ثم يصيرون الى عمق من الأرض فيه عظم قتالهم فمن حضر ذلك اليوم فليكن الزحف الأول فان لم يستطع ففي الثاني أو الثالث أو الرابع أو الآخر فان لم يطق فليلزم فسطاط الجماعة لا يفارقها فان يد الله تعالى عليهم ومن هرب يومئذ لم يرح ريح الجنة فيقول الروم للمسلمين خلوا لنا أرضنا وردو الينا كل أحمر وهجين منكم وأبناء السراري فيقول المسلمون من شاء لحق منكم ومن شاء دفع عن دينه ونفسه فيغضب بنوا هجن والسراري والحمراء فيعقدون لرجل من الحمراء راية وهو السلطان الذي وعد ابراهيم واسحاق أن يعطوا في آخر الزمان فيبايعونه ثم يقاتلون وحدهم الروم فينصرون على الروم وينحاز فجرة العرب الى الروم ومنافقوهم حين يرون نصرة الموالي على الروم وتهرب قبائل بأسرها جلها من قضاعة وناس من الحمراء حتى يركزوا راياتهم فيهم ثم تنادي الرفاق بالتميز فاذا لحق بهم من

لحق نادوا غلب الصليب فخير العرب يومئذ اليمانيون المهاجرون وحمير والهان وقيس أولئك خير الناس يومئذ فقيس يومئذ تقتل ولا تقتل وجدس مثلها والأزد يقتلون ويقتلون ويومئذ يفترق جيش المسلمين أربع فرق فرقة تستشهد وفرقة تصبر وفرقة تفر وفرقة تلحق بعدوها وقال ويشد الروم على العرب شدة فيقبل خليفتهم القرشي اليماني الصالح في ثلاثة آلاف فيؤمرون عليهم أميرا ومعه سبعون أميرا كلهم صالح صاحب راية فالمقتول والصابر يومئذ في الأجر سواء ثم يسلط الله على الروم ريحا وطيرا تضرب وجوههم بأجنحتها فتفقأ أعينهم وتتصدع بهم الأرض فيتلجلجوا في مهوى بعد صواعق ورواجف تصيبهم ويؤيد الله الصابرين ويوجب لهم الأجر كما أوجب لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ويملأ قلوبهم وصدورهم شجاعة وجرأة فاذا رأت الروم قلة الفرقة الصابرة طمعت وقالت اركبوا على كل حافر فطؤهم وابيدوهم فيقوم راكب من المسلمين على مرجه فينظر عن يمينه وشماله وبين يديه فلا يرى طرفا ولا القطاعا فيقول أتاكم الخلق ولا مدد لكم الا الله فموتوا فيبايعون رجلا منهم بيعة خلافة فيأمرهم فيصلون الصبح فينظر الله تعالى اليهم فينزل عليهم النصر ويقول لم يبق الا أنا وملائكتي وعبادي المهاجرون اليوم ومادبة الطير والوحش لأطعمنها لحوم الروم وأنصارها ولأسقينها دماء هلم فيفتح ربك خزانة سلاحه التي في السماء الرابعة وسلاحه العز والجبروت فينزل عليهم الملائكة ويقذف المسلمون قسيهم ويدقوا أغماد سيوفهم ويصلتوها عليهم ويوجهوا سنة رماحهم اليهم ويبسط ربك يده الى سلاح الكفار فيضمه فلا يقطع فتغل أيديهم الى أعناقهم ويسلط أسلحة الموحدين عليهم فلو ضرب مؤمن يومئذ بوتد لقطع ويهبط جبريل وميكائيل فيدفعونهم بمن معهم من الملائكة فيهزمهم الله فيسوقونهم كالغنم حتى ينتهوا بهم الى ملوكهم فيخر ملوكهم فيخر ملوكهم من الرعب لوجوههم وتنزع أتوجتهم عن رؤوسهم فيطؤنهم بالخيل والأقدام حتى يقتلونهم حتى يبلغ دماؤهم ثنن الخيل فلا ينشفه الأرض وكل دم يبلغ ثنن الخيل فهي

ملحمة وهو ذبح فذلک انقطاع ملک الروم ويبعث الله تعالى ملائكة إلى ملاء جزائرها يخبرونهم بقتل الروم.

۱۲۹۰﴾ الحکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر رُومی دُوسری قوموں سے مدد مانگیں گے۔ مسلمانوں کے خلاف مختلف زبانوں کے لوگوں کا لشکر تیار ہو جائے گا اور ان کے ساتھ رُوم والے بھی مِل جائیں گے، وہ اُنہیں گھوڑوں اور قدموں کے ذریعہ روندیں گے، اور اُنہیں قتل کردیں گے، اُن کا خون گھوڑوں کے کُھر تک پہنچ جائے گا، زمین اُس خون کو جذب نہیں کرے گی اور جب خون گھوڑوں کے کھروں تک پہنچے تو یہ جنگِ عظیم ہے، اور یہی ذبح کرنا ہے، پھر روم کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مختلف جزیروں کی جماعتوں کی طرف بھیجیں گے، جو وہاں کے لوگوں کو رومؑ کے قتل ہونے کی خبر دیں گے۔

۱۲۹۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن مالک بن عبدالله الكلاعي عن عثمان بن معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاعي قال ما علدت امرأة في ربعتها بأفضل لها من ميضأة ونعلين ويل للمسمنات وطوبى للفقراء ألبسوا نسائكم الخفاف المنعلة وعلموهن المشي في بيوتهن فانه يوشک بهن أن يحوجن الى ذلک

۱۲۹۱﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے مالک بن عبداللہ سے، انہوں نے عثمان بن معدان قرشی سے روایت کی ہے کہ عمران بن سُلیم الکلاعی فرماتے ہیں عورت اپنی زمین میں، سب سے اَفضل چیز جو تیار کرے گی، وہ حوض ہوگا، اور جوتیاں ہوں گی۔ ہلاکت ہے موٹی عورتوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فُقراء کے لئے، اپنی عورتوں کو موزوں کے جوتے پہناؤ اور اُنہیں گھروں کے اَندر چلنے کی تربیت دو۔ قریب ہے کہ وہ گھروں سے نکال دی جائیں گی۔

۞ ۞ ۞

۱۲۹۲. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن عبدالله عن أبي الزاهرية قال ينتهي الروم إلى دير بهرا فعند ذلک يكون الحلقة لا يجاوزها إلى حمص ثم يرجع إليهم المسلمون فيهزمونهم

۱۲۹۲﴾ بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوالزاہریہ فرماتے ہیں کہ: رومی مُقام ''دیرِ بہرا'' میں پہنچ جائیں گے۔ اس وقت ایک ہی رُکاوٹ ہوگی، جو اُنہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی، پھر مسلمان اُن رومیوں کی طرف لوٹ کر اُنہیں شکست دیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۹۳. قال أبو بكر وأخبرني عمرو بن قيس عن أبي بحرية قال ليسيرن الروم حتى

ينزلوا دير بهرا وحتى يصنع ملكهم صليبه وبنوده على هذا التل تل فحمايا فيكون أول هلاكهم على يدي رجل من أنطاكية يدعو الناس فينتدب معه رجال من المسلمين فهو أول من يحمل عليهم من المسلمين فيهزمهم الله تعالى

۱۲۹۳۔ابوبکر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو بحریہ فرماتے ہیں کہ رومی چلیں گے حتی کہ مقام "دیر بہراء" میں پڑاؤ ڈالیں گے، اور اُن کا بادشاہ اپنی صلیب وہاں رکھ دے گا، اور وہ مقام "فَحْمَایَا" کی چٹان پر چٹان بنائیں گے، اُن کی ہلاکت کی ابتداء انطاکیہ کے ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی، وہ لوگوں کو دعوت دے گا، کچھ مسلمان اُس کی پکار پر جمع ہوں گے، یہ مسلمانوں میں سے پہلا شخص ہوگا جو اُن رومیوں پر حملہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اُن رومیوں کو شکست دے گا۔
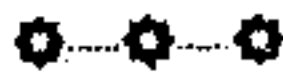
۱۲۹۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال سمعت مشايخنا يقولون اذا كان ذلك فالبتوا في منازلكم يا أهل حمص فان هلاكهم عندتل فحمايا لا يصلون اليكم فمن لبث نجا ومن سار الى دمشق هلك عطشا.

۱۲۹۴۔ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے روایت کی ہے انہوں نے سنا کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ: جب یہ حالات آ گئیں تو اے حمص والو! تم اپنے گھروں میں جمے رہنا، بے شک رومیوں کی ہلاکت مقامِ فَحْمَایَا کی چٹان کے پاس ہوگی، وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے، پھر جو ثابت قدم رہا وہ نجات پائے گا اور جو دمشق کی طرف چلا وہ پیاس کی وجہ سے ہلاک ہوگا۔

۱۲۹۵. حدثنا عبدالله بن مروان وأبو أيوب وأبو المغيرة وأبو حيوة شريح بن يزيد الحضرمي عن أرطاة عن أبي عامر الألهاني قال خرجت مع تبيع من باب الرستن فقال يا أبا عامر اذا نسفت هاتان المزبلتان فأخرج أهلك من حمص قلت أرايت ان لم أفعل، قال فاذا دخلت أنطرسوس فقتل تحت الكرمة للشمالة شهيد فاخرج أهلك من حمص، قلت أرأيت إن لم أفعل قال فاذا خرج رأس الجمل في القطع ففرقها بين يافا والأقرع فاخرج أهلك من حمص، قال قلت أرايت ان لم أفعل، قال إذا يصيبك ما يصيب أهل حمص، قلت وما يصيبهم قال عند ذلك يكون اغلاقها قال ثم مشى حتى أتينا دير مسحل قال يا أبا عامر هل ترى هذا الخشب هي مجانيق المسلمين يومئذ قال قلت كم بين دخول أنطرسوس وبين خروج رأس الجمل، قال لا يحل لها ان تكمل ثلاث سنين هذه الملحمة الأولى.

۱۲۹۵﴿عبداللہ بن مروان، ابوایوب، ابوالمغیرۃ، ابوحیوہ شریح بن یزید الحضرمی نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الہانی فرماتے ہیں کہ میں تبیع رحمہ اللہ کے ساتھ دمشق کے دروازے سے نکلا تو حضرت تبیع نے کہا کہ اے ابوعامر! جب یہ دونوں باڑے دھنس جائیں گے پھر تُو اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جب الطرسوس داخل ہوجائے اور وہ مقام ''کرمۃ'' کے اندر تین سو (300) آدمیوں کو شہید کرے اس وقت تم اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو تبیع نے کہا کہ جب اونٹ کا سر ایک ٹولے میں نکالا جائے پھر اُس کو مقام یافا اور مقام اقرع کے درمیان تقسیم کردیا جائے پھر تم اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تو تبیع نے کہا تو تجھے وہی آفتیں پہنچیں گی جو حمص والوں کو پہنچیں گی، میں نے عرض کیا حمص والوں کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تبیع نے کہا اُس وقت حمص بند کردیا جائے گا حضرت ابوعامر کہتے ہیں کہ پھر وہ چلا گیا اور ہم مقام دیر مسحل پر پہنچ گئے، تو تبیع نے کہا کہ اے ابوعامر! کیا تُو یہ لکڑیاں دیکھ رہا ہے؟ یہ اُس زمانے میں مسلمانوں کی منجنیقیں ہوں گی، میں نے کہا الطرسوس کے داخل ہونے اور جمل قبیلے کے سردار کے نکلنے کے درمیان کتنی مدت ہے؟ تو تبیع نے کہا تین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

٭٭٭

۱۲۹۶. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس وأيوب عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت جد عيسى بن المعتمر وشريح بن عبيد سمع كعبا يقول لقيت أبا ذر وهو يمشي قريب من مجلس أبي عرباض وهو يبكي فقال له كعب ماذا يبكيك يا أبا ذر، قال أبكي على ديني فقال له كعب اليوم تبكي وإنما فارقت رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ قريب والناس بخير والاسلام جديد حتى خرج من باب اليهود ثم قام على المزبلة فقال يا أبا ذر ليأتين على أهل هذه المدينة يوما يأتيهم فزع من نحو ساحلهم فيسيرون اليهم فيلقوهم في عقبة سليمان فيقاتلونهم فيهزمهم الله فيقتلونهم في أوديتها وشعابها فانهم لعلى ذلك حتى يأتيهم خبر من ورائهم ان أهلها قد أغلقوها على من كان فيها من ذراري المهاجرين فينصرفون اليها فيرابطونها حتى يفتح الله عليهم فلو يعلم أهل هذه المدينة مالهم في الكنيسة التي في دير مسحل من المنفعة يومئذ لعادوها بالدهن يدهنون خشبها فاذا فتحها الله عليهم لم يبقوا فيها على ذي شعر الا قتلوه حتى يقتل الرجل من المهاجرين الرجل وان كان قد نازعه ثدي امه تخرج قناة من حمص التي ينصب فيها الماء دما ما يكاد يخالطه شيء

۱۲۹۶۔ بقیہ بن ولید، عبدالقدوس اور ایوب نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالصت اور شریح بن عبید سے روایت کی ہے انہوں نے سُنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری مُلاقات ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، اور وہ ابوعر باض کی مجلس کے قریب سے گُزر رہے تھے، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اَبوذر! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو اَبوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں اپنے دِین پر رُو رہا ہوں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا کہ اِس زمانے میں رُو رہے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ قریب کے دور میں ہی تم سے جُدا ہوئے ہیں، اور لوگ بھی بھلائی میں ہیں، اور اسلام بھی تازہ ہے؟ حتیٰ کہ باتیں کرتے ہوئے وہ باب یہود سے نکل گئے، پھر وہ ایک باڑے پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اَے ابوذر! اِس شہر کے لوگوں پر اِن کے ساحل کی طرف سے ایک خوف آئے گا، یہ اُس کی طرف چلیں گے اور اُس کے ساتھ مقامِ عقبہ سلیمان میں مقابلہ کریں گے، جب یہ اُن کے ساتھ جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کافروں کو شکست دیدیں گے، وہ اُنہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں قتل کریں گے، وہ اِس حالت میں ہوں گے اُن کے پاس پیچھے سے ایک خبر آئے گی کہ اُن کے گھر والوں کو، مہاجرین کی جنگی اولاد ہے سب کو کافروں نے قلعے کے اَندر بند کردیا ہے، وہ لوگ قلعے کی طرف جائیں گے اور اُس کا محاصرہ کریں گے، اللہ تعالیٰ اُنہیں فتح دے گا۔ اگر یہ شہر والے جان لیں کہ اُن کے لئے اُس بُرج میں جو مقام ''دیر مسحل'' میں ہے کیا فائدہ ہے، تو یہ اُس کی طرف لوٹ آتے، اُس کی لکڑیوں پر تیل لگاتے، جب اِن لوگوں کو اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ تو کوئی بھی بالوں والا نہ ہوگا مگر یہ اُس کو قتل کردیں گے، مہاجرین میں سے ایک آدمی عیسائیوں کے ایک ایسے آدمی کو قتل کرے گا، جس نے اُس کی ماں کا پستان کھینچا تھا، جس سے جو پانی کی نہر نکلتی ہوگی اُس میں خون ہوگا، اور اُس خون میں کوئی دُوسری چیز ملی ہوئی نہ ہوگی۔

❁ ❁ ❁

۱۲۹۷۔ حدثنا أبو المغيرة عن صفوان قال حدثنا بعض مشايخنا قال جاء نا رجل وأنا نازل عند ختن لي بعرة فقال هل من منزل الليلة فانزلوه فاذا برجل خليق للخير حين تنظر اليه كانه يلتمس العلم، فقال هل لكم علم بسوسية، قالوا نعم. قال واين هي؟ قلنا خربة نحو البحر، قال هل فيها عين يهبط إليها بدرج وماء بارد عذب قالوا نعم قال فهل الى جانبها حصن خرب قالوا نعم قلنا من أنت يا عبدالله، قال أنا رجل من أشجع، قالوا فما بال ما ذكرت. قال تقبل سفن الروم في البحر حتى ينزلوا قريبا من تلك العين فيحرقون سفنهم فيبعث اليهم أهل دمشق فيمكثون ثلاثا يدعونهم الروم على أن يخلوا لهم البلد فيأبون عليهم فيقاتلونهم المهاجرون فيكون اول يوم القتل في الفريقين كلاهما واليوم الثاني على العدو والثالث يهزمهم الله فلا يبلغ سفنهم الا أقلهم وقد حرقوا سفنا كثيرة وقالوا لا نبرح هذا البلد فيهزمهم الله وصف المسلمين يومئذ بحذاء البرج الخرب فبيناهم على ذلك قد هزم الله عدوهم حتى يأتي آت من خلفهم فيخبرهم ان أهل

قنسرين قد اقبلوا مقبلين الى دمشق وان الروم قد حملت عليهم وكان موعد منهم في البر والبحر فيكون معقل المسلمين يومئذ بدمشق.

۱۲۹۷ ابوالمغیرہ نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ: ان کے بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور میں نے اپنے داماد کے یہاں مقامِ عرقہ میں پڑاؤ ڈالا تھا، تو اُس آدمی نے کہا کہ کیا رات گزارنے کے لئے کوئی ٹھکانہ ہے؟ تو انہیں نے اُسے ٹھکانہ دیا، وہ آدمی گویا کہ بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ جب تُو اُسے دیکھے گا تو تجھے معلوم ہوگا کہ وہ علم کا طلب گار تھا، اُس آدمی نے پوچھا کہ کیا تمہیں مقامِ سوسیۃ کا کوئی علم ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ تو سمندر کی طرف ایک ویران جگہ ہے، اُس نے پوچھا کیا اُس میں کوئی چشمہ ہے جس میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہہ کر آتا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا کہ کیا اُس کے قریب کوئی ویران قلعہ بھی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! ہم نے پوچھا کہ اَے اللہ کے بندے تُو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں قبیلۂ اشجع کا ایک آدمی ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ یہ باتیں تُو کیوں پوچھ رہا ہے؟ اُس شخص نے کہا کہ رومی بیڑے سمندر میں آئیں گے۔ وہ اِس چشمے کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور وہ دِمشق والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے اور انہیں دعوت دیں گے کہ اپنا شہر ہمارے لئے خالی کر دو! اور تین دن تک جواب کا اِنتظار کریں گے، دِمشق والے اُن کی بات ماننے سے اِنکار کر دیں گے، مہاجرین اُن کے ساتھ لڑیں گے، پہلے دِن دونوں جماعتوں کے اَفراد قتل ہوں گے، دُوسرے دِن دُشمن مغلوب ہوگا اور تیسرے دِن اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔ اُن میں سے کم لوگ ہی اپنی کشتیوں تک پہنچ سکیں گے، اِس لئے کہ انہوں نے اپنی بہت ساری کشتیاں جلا دی ہوں گی، تو وہ رُومی کہیں گے کہ ہم ہمیشہ اِس شہر میں رہیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے، اور مسلمانوں کی صف اُس زمانے میں ویران بُرج کے ساتھ ہوگی، وہ اِسی حال میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے دُشمنوں کو شکست دے گا، تا کہ بعد میں آنے والا آ کر اُن کو خبر دے گا کہ مقامِ قنسرین کے لوگ دِمشق کی طرف آ رہے ہیں۔ رُوم بھی اُن کی مدد کرے گا، اور اُن کا جنگی معاہدہ سمندری اور خشکی کی جنگ کے متعلق ہوگا، اور اُس زمانے میں مسلمانوں کا ٹھکانہ دِمشق ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۲۹۸ حدثنا ضمرة عن يحيى ابن ابي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله عن جبير بن نفير الحضرمي أن كعبا حدثه ان بالمغرب ملكة تملك أمة من الأمم تنبهر تلك الأمة بالنصرانية فتصنع سفنا تريد هذه الأمة حتى إذا فرغت من صنعتها وجعلت فيها شحنتها ومقاتلتها قالت لتركبن ان شاء الله وان لم يشأ فيبعث الله عليها قاصفا من الريح فدقت سفنها فلا تزال تصنع كذلك وتقول كذلك ويفعل الله بها كذلك حتى اذا

أراد الله أن يأذن لها بالمسير قالت لتركبن إن شاء الله فتسير بسفنها وهي ألف سفينة لم توضع على البحر سفن مثلها قط فيسيرون حتى يمرون بأرض الروم فيفزع لهم الروم ويقولون ما أنتم فيقولون نحن أمة ندعاً بالنصرانية نريد أمة حدثنا أنها قهرت الأمم فاما أن نبترهم واما أن يبعدونا قال فتقول الروم فاولئك الذين أخربوا بلادنا وقتلوا رجالنا واختدموا أبناء نا ونساء نا فأمدونا هم فيمدوهم بخمسين وثلثمائة سفينة فيسيرون حتى يرسوا بعكا ثم ينزلون عن سفنهم فيحرقونها ويقولون هذه بلادنا فيها نحيا وفيها نموت فيأتي الصريخ أمام المسلمين وهم يومئذ في بيت المقدس فيقول نزل عدو طاقة لكم بهم فيبعث بريدا إلى مصر و إلى العراق يستمدهم فيأتي بريدهم من مصر فيقول قال أهل مصر نحن بحضرة العدو وانما جاء،كم عدوكم من قبل البحر ونحن على ساحل البحر فنقاتل عن ذراريكم ونخلي ذرارينا للعدو ويقول أهل العراق نحن بحضرة عدو فنقاتل عن ذراريكم ونخلي ذرارينا للعدو ويمر البريد الذي أتى من العراق بحمص فيجدوا من بها من الأعاجم قد اغلقوا على من بها من ذراري المسلمين وجاء هم الخبر أن العرب قد هلكوا فكذبوا بما جاء هم حتى يأتيهم الخبر بذلك ثلاث مرات فيقول الوالي هل انتظر الا أن تغلق كل مدينة بالشام على من فيها فيقوم في الناس فيحمد الله ويثني عليه فيقول بعثنا الى اخوالكم وأهل العراق وأهل مصر يمدونكم فابوا أن يمدوكم ويكتم أمر حمص ويقول لا مدد لكم الا من قبل الله تعالى سيروا الى عدوكم فيلتقون بسهل عكا والذي نفس كعب بيده لا يصبروا لأهل الشام كالتفاعك بتوبكب حتى ينهزموا فيأتون الساحل فلا يجدون بها غوثا يغيثهم فلكأني أنظر الى المسلمين يضربون أقفاهم في سهل عكا حتى يصلوا في جبل لبنان لا يفلت منهم الا نحو من مائتي رجل يظلون في جبل لبنان حتى يلحقوا بجبال أرض الروم فينصرف المسلمون الى حمص فيحاصرونها وليرمين اليكم منها برؤس تعرفونها لعله أن لا يكون الا رأس أو رأسين فلتتركن منذ يومئذ خاوية ولا تسكن يقولون كيف تسكن بقعة فضحت فيها نساؤنا قال الشيباني يجتمع تحت جمهرات يالها اثنا عشر ملكا أدناهم صاحب الروم

۱۲۹۸﴿ ضمرہ نے یحییٰ ابن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ سے، انہوں نے جُبیر بن نُفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مغرب میں ایک مَلکہ ہوگی جو کسی قوم پر حکومت کرے گی اور یہ قوم عیسائی ہوں گے، وہ اِس اُمّتِ محمدیہ ﷺ کے حملہ کرنے کی غرض سے سمندری جہاز بنائیں گے، جب وہ جہازوں کے بنانے سے فارغ ہوجائیں گے، اور ان میں جنگی سامان اور فوجی سوار ہوجائیں گے تو وہ مَلکہ کہے گی کہ تم ضرور اِس پر سوار ہوگے خواہ اللہ چاہے، یا نہ چاہے پھر اللہ تعالیٰ اُن پر ایک تیز آندھی بھیج دیں گے جو اُن کے جہازوں کو پاش پاش کردے گی، وہ آندھی ایسا ہی کرتی رہے گی، اور وہ مَلکہ بھی بولتی رہے گی، اور اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ اِرادہ کرے گا کہ اِن لوگوں کو جانے کی اِجازت ہو تو وہ مَلکہ کہے گی تم ضرور سوار ہوگے اگر اللہ نے چاہا، پھر اُن کے جہاز روانہ ہوں گے، اور یہ ایک ہزار (1000) جہاز ہوں گے اور سمندر پر اِن جیسے جہاز کبھی بھی نہیں چلے ہوں گے، وہ رُومیوں کی زمین پر سے گزریں گے تو رُوم والے اُن سے ڈریں گے اور کہیں گے تُم کون لوگ ہو؟ وہ کہیں گے ہم نصرانی ہیں، اور ہم اُس اُمّت کے ساتھ لڑنے کے اِرادے سے جارہے ہیں، جس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ تمام قوموں پر غالب آئی ہے، اب یا تو ہم اُنہیں شکست دیں گے اور یا وہ ہمیں شکست دیں گے، تو رُوم والے کہیں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں ہمارے شہروں سے نکالا اور ہمارے مَردوں کو قتل کیا، اور ہمارے بیٹوں اور عورتوں کو خادم بنایا ہے، ہم اُن کے خلاف آپ کی مدد کریں گے، رُوم والے بھی ساڑھے تین سو (350) جہاز بطورِ اِمداد اُن کے ساتھ کریں گے، وہ لوگ مقامِ عکا میں پہنچ جائیں گے، اور اپنی کشتیوں سے اُتر کر اُنہیں جلادیں گے، اور کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں۔ اِسی میں ہمیں جینا ہے اور اِسی میں ہمیں مَرنا ہے، مسلمانوں کے اِمام کے پاس ایک اِطلاع دینے والا آئے گا اور مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، اور کہے گا کہ ایسے دُشمن آئے ہیں جس کے ساتھ لڑنے کی تُم میں طاقت نہیں ہے، پس وہ اپنا ایک قاصد مصر کی طرف اور دُوسرا عراق کی طرف مدد حاصل کرنے کے لئے بھیجیں گے، مصر کا قاصد اُن کے پاس آکر کہے گا کہ مِصر والوں نے کہا ہے کہ ہم دُشمن کے رُوبرو ہیں، اور تمہارے پاس دُشمن سمندر کی طرف آیا ہے، اور ہم سمندر کے ساحل پر ہیں، کیا ہم تمہاری اَولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اَولاد کو دُشمنوں کے لئے چھوڑ دیں؟ اِسی طرح عراق والے بھی کہیں گے کہ ہم دُشمن کے سامنے ہیں تو کیا ہم تمہاری اَولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اَولاد کو دُشمنوں کے لئے چھوڑ دیں؟ وہ قاصد جو عراق کی طرف سے آیا تھا اُس کا گزر حمص پر ہوگا، تو وہاں پر وہ کافروں کو پائے گا کہ اُنہوں نے مسلمانوں کی اَولادوں کو قید کرکے رکھا ہوگا، اُن کے پاس یہ خبر آئی ہوگی کہ عرب والے ہلاک ہوچکے ہیں، وہ جھٹلاتے رہے اِس خبر کو جو اُن کے پاس آگئی تھی، جب اُن کے پاس یہ خبر تین (3) مَرتبہ آئی، جب شام کی مدد کرنے سے تمام شہر والوں نے اِنکار کردیا تو مسلمانوں کا اَمیر اُن لوگوں میں کھڑے ہوکر بیان کرے گا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے

کے بعد کہے گا کہ ہم نے تمہارے عراقی بھائیوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجا لیکن انہوں نے مدد کرنے سے انکار کردیا، اور مسلمانوں کا امیر حمص کے معاملے کو چھپائے گا اور کہے گا کہ اب تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے لہٰذا دشمن کی طرف روانہ ہو جاؤ! وہ دشمنوں کا سامنا مقام سہلِ عکا میں کریں گے، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے کہ وہ کفار اہلِ شام والوں کے سامنے اتنا بھی نہیں ٹھہریں گے کہ جتنا دھبّہ کپڑے میں ٹھہرتا ہے، اِن کفار کو شکست ہوگی اور وہ ساحل کی طرف دوڑیں گے، وہ کسی مدد کرنے والے کو نہ پائیں گے جو اُن کی مدد کر سکے، گویا کہ میں مسلمانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مقامِ سہلِ عکا میں کافروں کی گردنیں مار رہے ہیں، حتیٰ کہ وہ کفار لبنان کے پہاڑوں میں پہنچ جائیں گے، اُن میں سے صرف دوسو (200) کے قریب آدمی بچ جائیں گے، اور وہ بھی لبنان کے پہاڑوں میں بھٹک کر اُن پہاڑوں تک پہنچ جائیں گے جو رُوم کی زمین کے ساتھ ملے ہوئے ہیں مسلمان وہاں سے حمص کی طرف لوٹ جائیں گے، اور اُس کا محاصرہ کریں گے اور وہ ضرور اُس میں سے کچھ سر پھینکیں گے جنہیں تم جانتے ہوں گے، شاید کہ وہ ایک سر ہو یا دو سر! پس وہ حمص اُس زمانے میں ویران چھوڑ دیا جائے گا، اُس میں کوئی نہیں رہے گا، لوگ کہیں گے کہ ہم ایسی زمین میں کیسے رہ سکتے ہیں جہاں ہماری عورتوں کو رُسوا کیا گیا ہو! شیبانی کہتا ہے کہ مقامِ جُمیراتِ یافا میں بارہ (12) بادشاہ جمع ہوں گے۔ اِن میں سب سے کم عمر رُوم کا بادشاہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۲۹۹. حدثنا أبو المغيرة وبقية عن صفوان عن كعب قال المنصور مهدي يصلي عليه أهل السماء والأرض وطير السماء يبتلي بقتال الروم والملاحم عشرين سنة ثم يقتل شهيدا في الملحمة العظمى هو وألفين معه كلهم أمير وصاحب راية فلم يصب المسلمون بمصيبة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أعظم منها

۱۲۹۹۔ ابوالمغیرۃ اور بقیۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منصور مہدی ہے، اُس کے لئے آسمان اور زمین والے اور فضا کے پرندے دُعا کرتے ہیں، اُسے رُومیوں کے ساتھ جنگ میں اور بڑی جنگوں میں بیس (20) سال تک مبتلا کیا جائے گا، پھر وہ جنگِ عظیم میں شہادت کی موت مرے گا، وہ شہید ہوگا اور اُس کے ساتھ دو ہزار (2000) اور آدمی ہوں گے جو سب کے سب اُمراء اور جھنڈے والے ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کے فوت ہونے کے بعد مسلمانوں کو اِس سے بڑی کوئی مصیبت نہ پہنچی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۳۰۰. حدثنا أبو داؤد سليمان بن داؤد حدثنا أرطاة بن المنذر قال سمعت أبا عامر الألهاني يقول خرجت مع تبيع من باب الرستن فقال يا أبا عامر اذا نسفت هاتان

المزبلتان فأخرج أهلك من حمص قال قلت فان لم أفعل قال فإذا دخلت أنطرسوس فقتل فيها للثمالة شهيد فأخرج أهلك من حمص قال قلت فان لم أفعل قال فاذا جاء الجمل من الأندلس بألف قلع ثم فرقها بين الأقرع ويافا فأخرج أهلك من حمص، قلت وما الذي يصيبهم، قال يغلقها أعاجمها على ذراري المسلمين ونسائهم قال ثم انا يتحوطنا حتى دخلنا دير مسحل فقال ترى هذا الخشب هو يومئذ مجانيق المسلمين، قلت كم بين راس الجمل وأنطر سوس قال لا يحل لها أن تكمل ثلاث سنين ثم قال لي للروم ثلاث خرجات فهذه الأولى والأخرى يقبل جيش البحر بألف قلع فيفرقونها لكل جند حصتهم ويتواعدون للخروج في يوم واحد فاذا كان ذلك اليوم خرج كل قوم الى من يليهم من المسلمين ويحرقون سفنهم ويجعلون قلوعها خياما ثم يقاتلون ويشتد البلاء والقتال في الشام كلها لا يستطيع بعضهم يغلب بعضا ويحبس الله النصر ويسلط السلاح ويرزق الناس حتى يصير من شأن المسلمين أن يتحصنوا في المدائن ويحظر كتاب الروم في خلل المدائن وعند ذلك يغلق أعاجم حمص أبوابها على من فيها من ذراري المسلمين ونسائهم ويشتد القتال في أرض فلسطين اربعة أيام متوالية. وقال أبو الزاهرية ان شئت أخبرتك أول من الأربعة وآخره فيفتح الله تعالى للمسلمين في اليوم الرابع وتهزم الروم ويتبعهم المسلمون يقتلونهم في كل سهل وجبل حتى يدخل بقايا الروم القسطنطنية ولا يلبثوا الا يسيرا حتى يبعثوا اليكم يسألونكم الصلح قال كعب فتصالحونهم على عشر سنين وفي ذلك الصلح تقطع المرأة الدرب آمنة وتغزون أنتم والروم من وراء خلف القسطنطنية الي عدولهم فتنصرون عليهم فإذا انصرتتم ورأيتم القسطنطية ورأيتم انكم قد بلغتم أهاليكم وأهل صلحكم ثم تغزون أنتم وهم الكوفة فتعر كونها عرك الأديم ثم تغزون أنتم والروم أيضا بعض أهل المشرق فتصرون عليهم فتسبون الذرية والنساء وتأخذون الأموال ثم انكم تنزلون اذا قفلتم منزلا حتى تلوا قسمة غنائمكم، فتقول الروم أعطونا حظنا من الذري والنساء، فيقول المسلمون ان هذا لا

يسعنا في ديننا ولكن خذوا من سائر الأشياء، فتقول الروم لا نأخذ إلا من كل شيء فيقول المسلمون ان هذا شيء لا تصلوا اليه أبدا فيقول الروم انما غلبتم بنا وبصليبنا، فيقول المسلمون بل نصر الله تعالى دينه فبيناهم كذلك يتنازعون اذا رفعوا الصليب فيغضب المسلمون فيثب اليه رجل فيكسره بعض القوم من بعض وكان بينهم قتال يسير فينصرف الروم غضبانا حتى يأتوا ملكهم فيقولون ان العرب غدرت بنا ومنعونا حقنا وكسروا صليبنا وقتلوا فينا فيغضب ملكهم، غضبا شديدا ويجمع جمعا عظيما من الروم ويصالح من استطاع من الأمم فهذا أول الملحمة العظمى ثم يسيرون فينفر اليهم المسلمون وخليفتهم يومئذ اليماني كان كعب يقول هو يماني وهو من قريش فيقتتلون في مقدم الأرض فيكون للروم السيف على المسلمين حتى يخرجوهم من معسكرهم وكذلك كلما التقوا يكون للروم الشف على المسلمين وكذلك يبلغ الأخبار حمص فلا يزالون كذلك حتى يعاين أهل حمص الغبرة والرهج فعند ذلك ينجفل أهل حمص الذراري والنساء ومن كان فيها من ضعفة الناس هاربين نحو دمشق فيموت ما بين حمص وثنية العقاب ألوف من الناس من الحفا والوغا يغني العطش حتى ان المرأة لتنشد كما ينشد الفرس ألا من رأى فلانة بنت فلان فيقول رجل يا عبدالله لقد رأيتها في مكان كذا وكذا قد عصبت قدمها بخمرها قد اختضبت دما ويشتد القتال بين المسلمين والروم ويجس النصر ويسلط السلاح بعضه على بعض فلا ينتبؤا عن شيء أصابه ويقتل خليفة المسلمين يومئذ في سبعين اميرا في يوم واحد ويبايع الناس رجلا من قريش فلا يبقى صاحب فدان ولا عمود الا لحق بالروم وتلحق قبائل باسرها وراياتها بالروم ويصبر المسلمون الى أن تلحق فرقة بالكفر وتقتل فرقة وتفر فرقة وتنصر فرقة ثم تقول الروم يا معشر العرب ان قد علمنا انكم قد كرهتم قتالنا هلموا سلموا الينا من كان أصله منا والحقوا بأرضكم ومواليكم فتقول العرب للروم هاهم قد سمعوا ما تقولون فهم أعلم فعند ذلك يغضب الموالي وهي حمية الموالي التي كانت تذكر فيقول الموالي للعرب

اظننتم أن في أنفسنا من الاسلام شيء فيبايعون رجلا منهم ثم ينحازون فيقاتلون من ناحيتهم ويقاتل العرب من ناحية فينزل الله نصره ويهلك ملك الروم عند ذلک وينهزم الروم فيقوم رجال على سروجهم عن متون خيولهم فينادون بالصوت العوالي يا معشر المسلمين ان الله لن يرد هذا الفتح أبدا حتى تكونوا أنتم تنصرفون عنه ويلحقهم المسلمون ويقتلونهم في كل سهل وجبل لا يحل لمطمورة أن تمتنع ولا مدينة حتى ينزلوا القسطنطنية ويوافي المسلمين عند ذلک أمة من قوم موسى يشهدون الفتح معهم يكبر المسلمون من ناحية منها فينصدع الحائط فيقع وينهض الناس فيدخلون القسطنطنية فبيناهم يحرزون أموالها وسبيها اذ تقع نار من السماء من ناحية المدينة فاذا هي تلتهب فيخرج المسلمون بما قد أصابوا حتى ينزلوا الفرقدونه فبيناهم يقتسمون ما أفاء الله عليهم إذا سمعوا أن الدجال قد خرج بين ظهري أهليكم فينصرون فيجدون الخبر باطلا فيلحقون ببيت المقدس فتكون معقلهم الى خروج الدجال.

۱۳۰۰ ابوداؤد سُلیمان بن داوٗد نے ارطاۃ بن مُنذر سے روایت کی ہے کہ ابوعامر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مَیں تبیع کے ساتھ رُستن کے دروازے سے نِکلا تو حضرت تبیع نے کہا کہ اَے ابوعامر! جب یہ دونوں باڑے ڈھنس جائیں گے تو اس وقت اپنے گھروں کو حمص سے نکال لینا، مَیں نے کہا اگر مَیں ایسا نہ کروں تو؟ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جب اَطرسوس داخل ہوجائے اور وہ مقامِ کرمہ کے اَندر تین سو(300) آدمیوں کو شہید کرے پھر تُو اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، مَیں نے کہا اگر مَیں ایسا نہ کروں تو؟ تو تبیع نے کہا کہ جب اُونٹ اُندلس سے ایک ہزار(1000) کے بدلے لایا جائے پھر اُس کو مُقامِ یافا اور مقامِ اقرع کے درمیان تقسیم کردیا جائے پھر اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، مَیں نے عرض کیا حمص والوں کو کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تبیع نے کہا کہ حمص کے کُفّار مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں کو وہاں بند کردیں گے۔ حضرت ابوعامر کہتے ہیں کہ پھر ہم چلے اور مقامِ دِیرِ مسحل پر پہنچ گئے، تو تبیع نے کہا کہ کیا تُو یہ لکڑیاں دیکھ رہا ہے؟ یہ اُس زمانے میں مسلمانوں کی منجنیقیں ہوں گی، مَیں نے کہا اَنطرسوس کے داخلے اور اُونٹ کے سَر کے نکلنے کے درمیان کتنی مُدّت ہے؟ تو تبیع نے کہا تین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، پھر تبیع نے مجھ سے کہا کہ اہلِ رُوم تین(3) مَرتبہ بغاوت کریں گے، پہلی مَرتبہ مذکورہ واقعہ ہوگا اور دوسری مَرتبہ ایک ہزار(1000) جہازوں کے ساتھ سمندر کے راستے سے اُن کا لشکر آئے گا، ہر لشکر کا اپنا حصہ ہوگا، وہ ایک مقررہ دن بغاوت کے لئے متعین کریں گے، جب وہ دن آجائے گا تو ہر قوم اپنے قریب کے مسلمانوں کی طرف حملہ کریں گے اور اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور اُس کے بادبانوں کو خیمے بنائیں گے پھر قتال کریں گے، اور پورے شام میں مصیبت اور جنگ اِنتہائی

سخت ہوگی،اور کسی کو دوسرے پر غالب آنے کی طاقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مدد روک دیں گے،اور اَسلحہ مُسلط کردیں گے،اور لوگوں کو اَسلحہ دیا جائے گا حتیٰ کہ مسلمانوں کی حالت یہ ہوجائے گی کہ وہ مدائن میں قلعہ بند ہوجائیں گے،اور رُوم کی طرف ایک خط مدائن کے درمیان پیش ہوگا۔ اُس کے وقت کُفار حمص کے دروازے بند کردیں گے اُن لوگوں پر جو مدائن میں ہوں گے،یعنی مسلمانوں کی اَولاد اور اُن کی عورتوں،اور فلسطین کی سَرزمین میں چار (4) دِن تک مسلسل سخت جنگ ہوگی،حضرت ابوالزاہریہ کہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو اُن چار (4) دِنوں میں سے پہلے اور آخری دِن کی بھی تجھے خبر دے سکتا ہوں،اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو چوتھے دِن فتح دیں گے اور رُومی شکست کھائیں گے،مسلمان اُن کا پیچھا کریں گے۔ ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں رُومیوں کو قتل کریں گے،حتیٰ کہ بچے ہوئے رُومی قسطنطنیہ میں داخل ہوجائیں گے،اور وہاں تھوڑی مدت کے بعد وہ تمہاری کی طرف پیغام بھیجیں گے اور تم سے صلح کی دَرخواست کریں گے،حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم رُومیوں کے ساتھ دس (10) سال کے لئے صُلح کروگے،اِس صُلح کے زمانے میں ایک عورت مقامِ دَرب کو اَمن کے ساتھ عُبور کرے گی،تم اور رُومی مِل کر قسطنطنیہ سے آگے رُومیوں کے دُشمنوں کے ساتھ لڑوگے،اور تم ان کے خلاف رُومیوں کی مدد کروگے،جب تُم واپس ہوجاؤ گے اور قسطنطنیہ تم دیکھ لوگے اور تُم دیکھ لوگے کہ تمہارے اَہل اور جن سے تم نے صُلح کی اُن کے اَہل اپنے جگہوں تک پہنچ گئے ہیں،پھر تم اور رُومی مِل کر کوفہ والوں کے خلاف لڑوگے اور اُنہیں چمڑے کی طرح خوب مَسل دوگے،پھر تُم اور رُومی ایسے ہی مشرق والوں سے جنگ کروگے،تُم اُن کے خلاف رُومیوں کی مدد کروگے،تُم بچوں اور عورتوں کو قیدی بناؤ گے اور تم ان کو لے لوگے،پھر جب تُم واپس لوٹو گے تو ایک جگہ پر تُم پڑاؤ ڈالوگے وہاں پر مالِ غنیمت تقسیم کروگے۔ رُومی کہیں گے کہ بچوں اور عورتوں میں سے ہمارا حصہ بھی ہمیں دیدو؟ مسلمان کہیں گے کہ ہمارے دِین میں اس چیز کی گنجائش نہیں ہے،لیکن اِن دیگر تمام چیزوں میں سے تُم لے سکتے ہو۔ رُومی کہیں گے کہ ہم تو ہر چیز سے حصہ لیں گے،مسلمان کہیں گے کہ تُم اِس چیز تک کبھی بھی نہیں پہنچ پاؤگے،رُومی کہیں گے کہ تُم ہماری وجہ سے اور ہماری صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہو،مسلمان کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُس کے دِین کی وجہ ہم غالب آئے ہیں،پس وہ لوگ اِسی جھگڑے میں مشغول ہوں گے کہ عیسائی اپنی صلیب بُلند کردیں گے مسلمانوں کو غصہ آئے گا اور ایک مسلم مَرد کھڑا ہوکر اُس صلیب کو توڑ دے گا، کچھ لوگ اپنے لوگوں کے ساتھ جا مِلیں گے اور اُن کے درمیان معمولی لڑائی ہوگی،پھر رُومی غصہ میں واپس چلے جائیں گے اور اپنے بادشاہ کے پاس آئیں گے،اور کہیں گے کہ اہلِ عرب نے ہمارے ساتھ دُھوکہ کیا ہے۔ ہمارا حق ہم سے روک دیا ہے۔ ہماری صلیب کو اُنہوں نے توڑ دیا ہے،اُن کا بادشاہ بہت زیادہ غضبناک ہوگا۔ وہ ایک عظیم الشان لشکرِ رُوم کا تیار کرے گا اور دیگر قوموں میں سے جس سے بھی ممکن ہو مُصالحت کرے گا، یہ پہلی بڑی جنگِ عظیم ہوگی،پھر وہ مسلمانوں کی طرف روانہ ہوں گے۔ مسلمان اُن کی طرف اُٹھیں گے مسلمانوں کا خلیفہ اُس زمانے میں یمانی ہوگا اور وہ قریش میں سے ہوگا،زمین کے اَگلے حصے میں وہ جنگ کریں گے۔ رُومیوں کی تلوار مسلمانوں پر مُسلط ہوگی یہاں تک کہ رُومی مسلمانوں کو اُن کی چھاؤنی سے نکال دیں گے،وہ جب بھی لڑیں گے رُومیوں کو مسلمانوں پر غلبہ ہوگا،یہ اِطلاعات مسلسل حمص والوں کو پہنچیں گی تو حمص والے اِس وقت مسلمانوں کی اَولاد اور عورتوں کو حمص میں قیدی بنائیں گے اور جو کمزور مسلمان ہوں گے وہ دمشق کی طرف بھاگ

جائیں گے، حمص اور ثَنِيَّةُ الْعُقَاب کے درمیان ہزاروں لوگ بھوک اور پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے، کوئی عورت ایسے آواز نکالے گی جیسے گھوڑا آواز نکالتا ہے، خبردار! کوئی ہے جس نے فُلانہ بنتِ فلاں کو دیکھا؟ تو ایک آدمی کہے گا کہ اَے اللہ کے بندے اَمیں نے اُس کو فلاں فلاں جگہ پر دیکھا ہے، اُس کے پاؤں خون سے بھرے ہوئے تھے، اُس نے اپنے دوپٹے کی پٹیاں اپنے پاؤں پر باندھ رکھی تھی، اور مسلمانوں اور رُومیوں کے درمیان بہت سخت جنگ ہوگی اور مدد روک دی جائے گی، اور بعض کا اَسلحہ بعض پر مُسلط کردیا جائے گا، جو چیز اُن کو پہنچے گی اُس سے بچنے کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا، اور اُس زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ ستر (70) اُمراء کے ساتھ ایک ہی دِن میں قتل کردیا جائے گا، اور لوگ قریش کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ کوئی پختہ گھر والا اور خیمہ والا باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ رُوم سے جاملے گا، اور سارے کے سارے قبائل اپنے جھنڈوں سمیت رُوم سے جاملیں گے، اور مسلمان صبر کریں گے، ایک حصہ مسلمانوں کا کُفر کے ساتھ جاملے گا، اور ایک حصہ قتل کردیا جائے گا، اور ایک حصہ بھاگ جائے گا اور ایک حصے کی مَدد ہوگی۔ پھر رُومی کہیں گے اَے عرب کی جماعت! ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ تمہیں لڑنا ناگوار ہے، آجاؤ ہمارے حوالے کردو اُن لوگوں کو جن کا نسب ہم سے ہے اور تم اپنی زمینوں میں اور اپنے غلاموں میں واپس چلے جاؤ، اہل رُوم سے کہیں گے ہاں! ہاں! یہ وہ لوگ ہیں اور بے شک جو تم نے کہا ہے وہ اِنہوں نے سُن لیا ہے، اور یہ زیادہ جانتے ہیں، پس اِس وقت غیر عرب مسلمان غصے میں ہوں گے اور یہ وہی غیر عرب مسلمانوں کی غیرت ہے جس کا ذِکر کیا جاتا ہے، پس غیر عرب مسلمان عربوں سے کہیں گے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہمارے دِلوں میں اِسلام کے متعلق کوئی بُرائی ہے؟ وہ لوگ اپنے میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر اکٹھے ہوں گے اور ایک طرف سے رُومیوں پر حملہ کردیں گے، عرب والے دُوسری طرف سے حملہ کردیں گے، اِس وقت اللہ تعالیٰ کی مَدد آئے گی اور رُوم کا بادشاہ ہلاک ہوگا اور رُوم کو شکست ہوگی، پس مَرد گھوڑوں کی کمروں پر اُن کی زینوں پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہیں گے اَے مسلمانوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ اِس فتح کو ہرگز نہ پھیریں گے حتیٰ کہ تم اُن سے پھر جاؤ! مسلمان رُومیوں کا پیچھا کریں گے اور ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں اُنہیں قتل کریں گے، کوئی دیہات اور کوئی شہر اُن کے آڑے نہیں آئے گا حتیٰ کہ یہ رُومی قسطنطنیہ جا پہنچیں گے، مسلمان اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ایک جماعت کے ساتھ مِلیں گے۔ وہ بھی فتح میں اُن کے ساتھ حاضر ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے ہر طرف سے تکبیر کے نعرے بلند کریں گے، پس قسطنطنیہ کی دیوار پھٹ کر، گر جائے گی اور رُومیوں کو شکست ہوگی، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے مال اور قیدیوں کو جمع کررہے ہوں گے کہ ایک آگ شہر کے ایک کونے میں آسمان سے آگرے گی، اور اُس کے شُعلے بھڑک رہے ہوں گے، مسلمانوں نے جو کچھ وہاں پایا ہوگا اُسے وہاں سے وہ نکالیں گے، حتیٰ کہ مُقام فرقدونة میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مالِ غنیمت کو باہم تقسیم کررہے ہوں گے کہ وہ سُنیں گے کہ دجّال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ظاہر ہوچکا ہے، تو وہ وہاں سے واپس جائیں گے، تو اِس خبر کو جھوٹا پائیں گے، پھر وہ بیت المقدس چلے جائیں گے اور دجّال کے نکلنے تک یہی اُن کی جائے پناہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۰۱. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية قال تنتهي الروم إلى دير بهرا فعند ذلک يکون الجفلة لا يجاوزونها الى حمص ثم يرجع إليهم المسلمون فيهزمهم اللّٰه تعالى:

۱۳۰۱ ابوالمغیرۃ نے ابوبکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوالزاہریہ فرماتے ہیں کہ: رومی مقام ''دیر بہرا'' میں پہنچ جائیں گے، اِس وقت ایک رُکاوٹ ہوگی جو اُنہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی۔ پھر مسلمان اُن رومیوں کی طرف لوٹ آئیں گے اور اُنہیں شکست دیں گے۔

٭ ٭ ٭
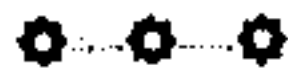
۱۳۰۲. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أنه قال لمعاوية بن أبي سفيان ليغشين الناس بحمص أمر يفزهم من الجفلة حتى يخرجوا منها مبادرين قد تركوا دنياهم خلفهم حتى المرأة لتخرج تتبعها جارتها حتى تنزع رداء ها تقول أين أين وحتى يموت منهم ما بين دمشق الى ثنية العقاب سبعون ألفا من العطشحتى ان الرجل ليظل ينشد أهله بالغوطة من رآها من أحسها فيقول القائل قدر رأيتها في حاملة ولدها على عاتقها عاصبة ساقيها بخمارها لا أدري ما فعلت بعد فكيف بكم يا أهل حمص اذا كان ما خف من نسائكم رحلتم بهن بين أيديكم وما ثقل منهن كان لعدوكم فلما سمع الناس هذا الحديث في ذلک الزمان كانوا اذا رأوا المرأة المثقلة لعنوها بلعنة اللّٰه.

۱۳۰۲ بقیۃ اور عبدالقدوس نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابوسُفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ضرور لوگوں کو حمص میں ایک ایسی حالت ڈھانپے گی جو اُنہیں ڈرا دے گی، وہ حمص سے جلدی سے نکل جائیں گے، اور اپنی دُنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ جائیں گے، حتیٰ کہ ایک عورت نکلے گی اُس کے پیچھے اُس کی بچی چلے گی اور اُسے کہے گی کہ تُو کہاں جارہی ہے؟ اور وہ اُس سے اپنی چادر چھڑائے گی، ان لوگوں میں سے دمشق اور ثنیۃ العقاب کے درمیان ستّر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے، حتیٰ کہ ایک آدمی مقام غوطہ میں اپنے گھر والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا پھرے گا کہ اُنہیں کسی نے دیکھا ہے؟ کسی کو اُن کی خبر ہے؟ تو ایک کہنے والا کہے گا کہ مَیں نے تیری بیوی کو دیکھا ہے۔ اُس نے اپنے بچے کو اپنے کندھے پر اُٹھا رکھا تھا، اور اپنی پنڈلیوں پر اپنی چادر سے پٹیاں باندھ رکھی تھیں، مجھے نہیں معلوم اِس کے بعد اُس کے ساتھ کیا ہوا۔ اَے حمص والو تمہاری کیا حالت ہوگی جب وہ وقت آئے گا کہ جو تمہاری عورتیں ہلکی پھلکی ہوں گی اُنہیں تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے اور جو اُن میں سے بھاری بھرکم ہوں گی وہ تمہارے دشمنوں کے لئے ہوں گی، جب لوگوں نے یہ حدیث سُنی تو اُس زمانے میں جب کسی موٹی عورت کو دیکھتے تو اس پر لعنت کرتے۔

٭ ٭ ٭

۱۳۰۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ينزل

ملک الروم ديربهرا فتكون عندها معركة حتى يبلغ الدم الحجر الأبيض العظيم الأبرص.

۱۳۰۳﴾ بقیہ اورابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رُوم کا بادشاہ دیرِ بہرا میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر ایک جنگ ہوگی لوگوں کا خون بڑے سفید پتھروں تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۰۴. قال صفوان وحدثني الأزهر بن راشد الكندي عن سليم بن عامر الخبائري عن كعب قال يهلک ما بين حمص وثنية العقاب سبعون ألفا من الوغا فمن أدرک ذلک منكم فعليه بالطريق الشرقية من حمص الى سربل ومن سربل الى الحميراء ومن الحميراء إلى الدخيرة ومن الدخيرة الى النبک ومن النبک الى القطيفة ومن القطيفة الى دمشق فمن اخذ هذه الطريق لم ينزل في مياه متصلة

۱۳۰۴﴾ صفوان نے اَزہر بن راشد کندی سے، انہوں نے سُلیم بن عامر الخبائری سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: حمص اور ثنیۃ العقاب کے درمیان سَتّر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے، تم میں سے جو وہ زمانہ پالے تو اُسے چاہیے کہ وہ مشرقی راستہ جو حمص سے مقامِ سَربَل اور سَربَل سے حمیراء اور حمیراء سے دَخیرہ اور دَخیرہ سے نَبک اور نبک سے قطیفہ اور قطیفہ سے دِمشق جاتا ہے، اِس راستے کو اِختیار کرلے، جو شخص یہ راستہ اِختیار کرے گا اُس کے لیے وہاں ہر جگہ پانی میسر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۵. قال صفوان وأخبرني ابو الزاهرية عن كعب قال لا تزالوا بخير مالم يركب أهل الجزيرة أهل قنسرين وأهل حمص فاذا كان ذلک فحينئذ تكون الجفله ويفزع الناس الى دمشق.

۱۳۰۵﴾ صفوان نے، ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک اہلِ جزیرہ قنسرین والوں پر غالب نہ آجائیں اور قنسرین والے حمص والوں پر غالب نہ آجائیں، جب ایسا ہوگا تو ایک آفت ہوگی، اور لوگ ڈر کر دمشق کی طرف بھاگیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۶. وحدثنا ابو ايوب عن أرطاة عن ابي الزاهرية عن كعب مثله

۱۳۰۶﴾ ابوایوب نے ارطاۃ سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے کعبؓ سے یہی روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۷. وحدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن ابي التياح عن ابيه قال قال لي ابي بني انا كنا

لتحدث أن قوما ستحبسهم عيالاتهم على المهالك

۱۳۰۷﴾ضمرہ نے اِبن شوذب سے، وہ ابوالتیاح سے روایت کرتے ہیں کہ: مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اَے میرے بیٹے! ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ ایک قوم ہوگی جنہیں اُن کے اہل وعیال ہلاکت کی جگہوں پر روک دیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۳۰۸. قال ضمرة وأخبرنا ابن شوذب عن شهر بن حوشب عن عبدالله بن عمرو قال ستكون هجرة بعد هجرة يجتاز أهل الأرضين الى مهاجر ابراهيم عليه السلام حتى لا يبقى في الأرض الا شرار أهلها.

۱۳۰۸﴾ضمرہ نے اِبن شوذب سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک ہجرت ہوگی، تمام زمین والے حضرت اِبراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف اکٹھے ہوں گے، اور زمین کے دیگر حصوں میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ بچے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۳۰۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال اذا سمعت على المنبر من عبدالله الى عبدالله فاخرج من مصر.

۱۳۰۹﴾رُشدین نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے اُبوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب تُو منبر پر سُنے کہ یہ عبداللہ سے عبداللہ کے لئے ہے، تو مصر سے نکل جانا!۔

۞ ۞ ۞

۱۳۱۰. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد ابن سبيع عن حذيفة قال قلت يا رسول الله ﷺ الدجال قبل أو عيسى بن مريم؟ قال الدجال ثم عيسى ثم لو ان رجلا أنتج فرسا لم يركب مهرها حتى تقوم الساعة

۱۳۱۰﴾ضمرہ نے اِبن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے خالد بن سُبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا اَے اللہ کے رسول ﷺ! دجّال پہلے ہوگا یا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا دجّال پہلے ہوگا پھر عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے، پھر اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ جنے تو یہ آدمی اُس پر سوار نہ ہوا ہوگا حتی کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۱۳۱۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو قال ليأتين على الناس زمان يتمنى فيه المرء لو انه في فلك مشحون هو واهله يموج بهم في البحر من شدة ما في الأرض من البلاء

۱۳۱۱﴾رُشدین نیا بن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک آدمی زمین میں مصائب کی شدت دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ اور اس کے گھر والے کسی بھری ہوئی کشتی میں ہوتے جسے پانی کی موجیں بہا رہی ہوتیں۔

۱۳۱۲. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن عبدالملك ابن أبي بكر بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام حدثه أن اباه أخبره أن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثه قال يوشك أن يغلب على الدنيا لكع بن لكع.

۱۳۱۲- ابن وہب نے، یونس سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کہ عنقریب دنیا پر کمینہ ابن کمینہ غالب آئے گا۔

ما بقي من الأعماق وفتح القسطنطنية

شہر اعماق کے حالات اور قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق مزید احادیث

۱۳۱۳. حدثني أبو أيوب عن أرطاة عن شريح عن كعب وبقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو حدثنا شريح بن عبيد قال سمعت كعب الحبر سميت القسطنطنية بخراب بيت المقدس فتعززت وتجبرت فدعيت المستكبرة وقالت يكون عرش ربي بني على الماء فقد بنيت على الماء فوعدها الله تعالى العذاب قبل يوم القيامة فقال لأنزعن حليك وحريرك وخميرك ولأتركنك لا يصيح فيك ديك ولا أجعل لك عامرا الا الثعالب ولا نباتا الا الحجارة واليبوت ولأنزلن عليك ثلاث نيران نار من زفت ونار من كبريت ونار من نفط ولأتركنك جلحاء قرعاء لا يحول بينك وبين السماء شيء وليبلغن صوتك ودخانك وأنا في السماء فانه طال ما أشرك بالله تعالى فيها وعبد غيره وليفترعن فيها بجوار ما يكدن يرين الشمس من حسنهن فلا يعجزن من بلغ منكم أن يمشي منكم الى بيت بلاط ملكهم فانكم ستجدون فيه كنز اثني عشر ملكا من ملوكهم كلهم يزيد فيه ولا ينقص منه على تماثيل بقر أو خيل من نحاس يجري على رؤسها الماء فليقتسمن كنوزها كيلا بالأترسة وقطعا بالفؤس فانكم منه على ذلك حتى يعجلكم النار التي وعدها الله فتحتملون ما استطعتم من كنوزها حتى تقتسموه بالفرقدونه فيأتيكم آت من قبل الشام ان الدجال قد خرج فترفضون ما في أيديكم فإذا بلغتم الشام وجدتم الأمر باطلا وانما هي نفجة كذب. وقال أبو أيوب نفجة وقال في الفرقدونه وقال لا يقوم رجل من بيته الى جدار من جدرك يبول عليك

۱۳۱۳۔ ابوایوب نے ارطاۃ سے، انہوں نے شریح سے، انہوں نے کعب سے اور بقیہ بن ولید اور ابوالمغیرۃ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ کا نام بیت المقدس کی خرابی کے ساتھ رکھا گیا ہے، پس قسطنطنیہ نے غرور کیا اور جبر کیا اور تکبر کا دعویٰ کیا، اور کہا کہ میرے رَبّ کا عرش پانی پر بنایا گیا ہے، اور مجھے بھی پانی پر بنایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قسطنطنیہ پر قیامت سے پہلے عذاب لانے کا وعدہ کیا، فرمایا میں تیرے سونے کو، تیرے ریشم کو اور تیرے خمیر کو چھین لوں گا، اور تجھے ایسا کردوں گا کہ تجھ میں کوئی مُرغ اذان نہ دے گا، اور میں تیرے لئے کوئی آباد کرنے والا نہ بناؤں گا مگر لومڑیاں، اور نہ کوئی دَرخت مگر پتھر اور کیکر، اور تجھ پر تین آگیں برساؤں گا ایک آگ زفت کی ہوگی، ایک آگ گندھک کی ہوگی، اور ایک آگ پٹرول کی ہوگی، میں تجھے اِس حال میں چھوڑوں گا کہ تو ویرانہ اور بیابان ہوگا، تیرے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوگی، تیری آواز اور تیرا دُھواں ضرور پہنچے گا اور میں آسمان میں ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والے اِس میں زیادہ رہیں گے اور اِس میں ایسی لڑکیاں ہوں گی کہ سُورج نے اُن جیسا حسن نہ دیکھا ہوگا۔ تم میں سے جو وہاں پہنچے تو وہ اُن کے بادشاہ کے بلاط کے گھر کی طرف جانے سے عاجز نہ آئے، بے شک تم وہاں پر اُن کے بادشاہوں میں سے بارہ (12) بادشاہوں کا خزانہ پاؤ گے، یہ سب بادشاہ اُس خزانہ میں خُورد بُرد کرتے رہے اور کسی نے اُس میں سے کمی نہ کی، گائے کے بُت یا گھوڑے کے بُت جن کے سَروں پر پانی بہہ رہا ہے وہ بھی وہاں پر ہیں، اور یہ خزانہ ضرور ڈھالوں سے ناپ کر اور کلہاڑیوں سے کاٹ کر تقسیم کیا جائے گا، تم یہ مالِ غنیمت تقسیم کرنے کی حالت پر ہوگے تم پر وہ آگ آجائے گی جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اُس کے خزانوں میں سے جس قدر تم اُٹھانے کی طاقت رکھتے ہوگے وہ اُٹھالو گے، پھر اُسے مقامِ فرقدونہ میں تقسیم کرو گے، تمہاری طرف شام سے یہ اطلاع آئے گی کہ دجّال نکل چکا ہے، تو تم اپنے ہاتھوں میں جتنا مال ہوگا اُسے پھینک دو گے، جب تم شام پہنچو گے تو اِس خبر کو جھوٹا اور باطل پاؤ گے۔ ایوب کی روایت میں یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی اپنے گھر سے اُٹھ کر تیرے دِیواروں میں سے کسی دِیوار پر پیشاب نہیں کرے گا۔

❁ ❁ ❁

۱۳۱۴۔ قال صفوان وحدثني شريح بن عبيد وسليم بن عامر الجبائرين أن كعبا كان يقول اذا كانت الملحمة العظمى ملحمة الروم هربت منكم ثلة فلحقت بالعدو خرجت للتأخرى فاسلموكم خسف الله ببعضهم وبعث على من بقي منهم طيرا يخطف أبصارهم ثم تبقى الثلة الباقية فيا عباد الله من أدرك ذلك منكم فغلبته نفسه على الجبن فليدخل تحت إكافة أو يمسك بعمود فسطاطه وليصبر فان الله تعالى ناصر الثلة الباقية وذلكم حين يستضعفكم الروم ويطمعون فيكم يقول صاحب الروم اذا أصبحتم فاركبوا على ذات حافر من الدواب ثم أوطؤهم وطئة واحدة لا يذكر هذا الدين في الأرض أبدا يعني الاسلام قال فيغضب الله عزوجل عند ذلك حتى يكون في السماء الرابعة وفيها سلاح الله وعذابه فيقول لم يبق الا أنا وديني الاسلام وأهل اليمن

قيس لأنصرن عبادي اليوم ويد الله بين الصفين اذا أمالها على قوم كانت الدبرة عليهم فيا أهل اليمن لا تبغضوا قيسا ويا قيس أحبوا اهل اليمن فان قيسا من خيار الناس أنفسا وأخلاقا والذي نفس كعب بيده لا يجالد عن دين الاسلام يومئذ الا أنتم يا أهل اليمن وقيس وقيس يومئذ يقتلون الأعداء ولا يقتلون والأزد يقتلون الأعداء ويقتلون أو قال ولا يقتلون ولخم وجذام يقتلون الأعداء ولا يقتلون.

۱۳۱۴۔ صفوان نے شُریح بن عبید اور سُلیم بن عامر جبائرین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب جنگِ عظیم ہوگی جو کہ رُوم کے ساتھ ہوگی تو تم میں سے تہائی حصہ بھاگ کر دُشمن سے جا ملے گا، دوسرا تہائی حصہ وہ تمہیں سپرد کر دے گا، اللہ تعالیٰ اُن میں بعض کو دھنسا دے گا اور باقی پر پرندے بھیج دے گا جو اُنہیں اُچک لیں گے، پھر تیسرا باقی رہے گا، اَے اللہ کے بندو! تم میں سے جو وہ زمانہ پالے اور اُس کے نفس پر بُو دِلی غالب ہو تو اُسے چاہئے کہ کسی پالان کے نیچے داخل ہو جائے یا اپنے خیمے کی لکڑی تھامے رکھے اور صبر کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اِس تیسرے تہائی کی مدد کرنے والے ہیں اور یہ اُس وقت ہوگا جب رُوم تمہیں کمزور سمجھے گا، اور تم میں وہ طمع رکھیں گے، رُوم کا بادشاہ پھر لوگوں سے کہے گا جب صُبح ہو جائے تو تم ہر گھر والے جانور پر سوار ہو جانا۔ پھر ان مسلمانوں کو یک بارگی روند ڈالنا، تاکہ اِس دینِ اِسلام کا زمین میں کوئی ذکر ہی باقی نہ رہے، اللہ تعالیٰ اُس وقت غصے میں ہوگا۔ وہ چوتھے آسمان پر ہوگا۔ اِس آسمان میں اللہ تعالیٰ کا اَسلحہ اور عذاب ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کوئی باقی نہ رہے مگر میں اور میرا دینِ اِسلام، اور یمن والوں میں سے قبیلہ قیس اور آج میں ضرور اپنے بندوں کی مدد کروں گا، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دونوں صفوں کے درمیان ہوگا جب وہ اُسے کسی قوم کی طرف پھیرے گا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے، پس اَے یمن والو! قبیلۂ قیس سے بُغض نہ رکھو! اور اَے قبیلۂ قیس! تم بھی یمن والوں سے محبت رکھو! بے شک قبیلۂ قیس والے تمام لوگوں میں سے ذات اور اَخلاق کی اِعتبار سے سب سے زیادہ بہتر ہیں، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے، اُس زمانہ میں دینِ اِسلام کی طرف سے کوئی جھگڑا کرنے والا نہ ہوگا سوائے تمہارے، اَے یمن والو! اور قبیلۂ قیس والو! اُس زمانے میں قبیلۂ قیس والے دُشمنوں کو قتل کریں گے، اور خود قتل نہ ہوں گے، قبیلۂ اَزد والے دُشمنوں کو قتل کریں گے اور خود بھی قتل ہوں گے، یا فرمایا کہ قتل نہ ہوں گے، قبیلہ لخم اور قبیلہ جذام والے بھی دُشمنوں کو قتل کریں گے اور خود قتل نہ ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۳۱۵۔ قال صفوان وأخبرني شريح بن عبيد وأبو المثنى عن كعب قال تفتح القسطنطنية على يدي ولد سبا وولد قاذر

۱۳۱۵۔ صفوان نے شُریح بن عبید اور ابوالمثنیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: صباء کی اَولاد اور قاذر کی اَولاد کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۳۱۶۔ حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تكون وقعة بيافا يقاتلهم المسلمون تقع الأربعا والخميس والجمعة والسبت والأحد لم يفتح الله للمسلمين يوم

الإثنين. قال صفوان فسألت عن ذلک خالد بن كيسان فقال حدثني أبي قال اذا هزم الله الروم من يافا ساروا حتى يجتمعوا بالأعماق فتكون الملحمة ملحمة الأعماق

۱۳۱۶ بقیہ صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے، وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مُقام یافا میں ایک واقعہ ہوگا، مسلمان بدھ، جمعرات جمعہ، ہفتہ، اتوار کے دن لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ پیر کے دِن مسلمانوں کو فتح دیں گے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خالد بن کیسان سے اس کے متعلق پوچھا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ رومیوں کو مُقام یافا سے شکست دیدیں گے تو وہ جا کر مُقام اَعماق میں جمع ہوجائیں گے، پس یہ جنگ اَعماق کی جنگ ہوگی۔

o o o

۱۳۱۷. حدثنا عبدالقدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ستعمر قيسارية الروم حتى يقسم المسلمون مرجها بالجبال والأذرع حتى تخرج المرأة تريد بيت المقدس آمنة على حميرها يتبعها كلبها تسأل أي الدروب أقرب الى بيت المقدس لا تخاف شيئا ويأمن الناس وتلقى العصى.

۱۳۱۷ عبدالقدوس نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب رُوم کے مُقام قیساریہ کو آباد کردیا جائے گا، مسلمان رسیوں اور ذِراع کے ذریعہ سے اُس کو تقسیم کریں گے، حتیٰ کہ ایک عورت اپنے گدھے پر بیت المقدس کے اِرادے سے اَمن واَمان کے ساتھ جائے گی، اُس کے پیچھے اُس کا کتا ہوگا وہ پوچھے گی کہ بیت المقدس کی طرف کون سا راستہ زیادہ قریب ہے؟ وہ کسی چیز سے نہ ڈرے گی، اور لوگ اَمن میں ہوں گے اور لاٹھی رکھ دی جائے گی۔

o o o

۱۳۱۸. حدثنا بقية عن صفوان عن حاتم بن حرب عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال لتخرجنكم الروم كفرا كفرا حتى يورخونكم لخماو جلدام حتى يجعلونكم في طنبوب من الأرض

۱۳۱۸ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے حاتم بن حرب سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تمہیں رُوم والے ضرور ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکالیں گے، وہ تمہیں مُقام لَخم اور مُقام جذام میں پہنچادیں گے اور تمہیں زمین کے کناروں پر پہنچادیں گے۔

o o o

۱۳۱۹. حدثنا بقية حدثنا عبدالقدوس عن صفوان عن عامر ابن عبدالله أبي اليمان الهوزني عن كعب قال ان الله تعالى يمد أهل الشام اذا قاتلهم الروم في الملاحم بقطيعتين دفعة سبعين ألفا ودفعة ثمانين ألفا من أهل اليمن حمائل سيوفهم المسد يقولون نحن عباد الله حقا حقا نقاتل أعداء الله رفع الله عنهم الطاعون والأوجاع

والأوصاب حتى لا يكون بلد أبرأ من الشام ويكون ما كان في الشام من تلك الأوجاع والطاعون في غيرها قال كعب وان بالمغرب لحمل الضان ملك من ملوكهم يعد لأهل الشام ألف قلع وكلما أعدها بعث الله عليها قاصفا من الريح حتى يأذن الله بخروجها فترسي ما بين عكا والنهر فيشغلوا كل جندان يمد جندا فسألته أي نهر هو؟ قال مهراق الأرنط نهر حمص ومهراقة ما بين الأقرع الى المصيصة

۱۳۱۹: بقیہ نے عبدالقدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے عامر ابن عبداللہ ابو الیمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رُوم والے شامیوں سے لڑیں گے تو اللہ تعالیٰ شام والوں کی دو ٹکڑیوں کے ساتھ مدد کریں گے۔ ایک ٹکڑی ستّر (70) ہزار کی ہوگی اور دوسری ٹکڑی یمن والوں میں سے اَسّی (80) ہزار کی ہوگی، اُن کی تلواروں کی نیام مَسَد سے ہوگی، وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سچے بندے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے لڑیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے طاعون اور بھوک اور تھکن کو دُور کردیں گے، حتیٰ کہ شام سے زیادہ مُلک کوئی نہ ہوگا، اور یہ بھوک اور طاعون شام کے علاوہ دیگر شہروں میں ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جس کی بادشاہت بھیڑ کے حمل کی مُدّت کے برابر ہوگی، وہ شام والوں کے خلاف ایک ہزار بحری جہاز تیار کرے گا، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر ایک تیز آندھی بھیجے گا، اور اُنہیں نکلنے کا حکم دے گا، وہ یہ لوگ مُقام عکا اور نہر کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے، ہر فوجی دوسرے کی مدد میں مشغول ہوجائے گا، حضرت عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کون سی نہر ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ یہ مُہراق الأرنط جو حمص کی نہر ہے، وہ ہوگی یہ مُہراق نامی نہر اقرع سے مُصیصہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۳۲۰. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار قال أخذ عبدالله بن بسر المزني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم باذني فقال يا ابن أخي لعلك تدرك فتح قسطنطنية فاياك ان أدركت فتحها أن تترك غنيمتك منها فان بين فتحها وبين خروج الدجال سبع سنين

۱۳۲۰: بقیہ اور ابو المغیرۃ نے، بشیر بن عبداللہ بن یسار سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن بُسر المزنی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، اُنہوں نے مجھے کان سے پکڑا اور فرمایا کہ: اے میرے بھتیجے! شاید کہ تُو قسطنطنیہ کی فتح پالے۔ اگر تُو اُس کی فتح پالے تو اُس کے مالِ غنیمت کو نہ چھوڑنا! بے شک قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے خروج میں سات (7) سال کا فاصلہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۳۲۱. ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني قال لتضربن الروم النواقيس ببيت المقدس أربعين يوما حتى يلتقي بشر المسلمين وبشر الروم بجبل طور زيتا لم تكون

الدبرة للمسلمين على الروم فيخرجونهم الى باب أريحاء ثم يخرجونهم من باب داود فلا يزال يقتلونهم حتي يبلغوا بهم البحر فتسمى فيما بينهم وبين بيت المقدس أودية الجيف الى يوم القيامة.

۱۳۲۱۔ضمرۃ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابو عمرو السیبانی فرماتے ہیں کہ: رُوم والے بیت المقدس پر چالیس (40) دن تک ناقوس بجائیں گے، مسلمان اور رُومی طورِ زیتا کے پہاڑ پر لڑیں گے، پھر رُومی مسلمانوں سے پیٹھ پھیر لیں گے، مسلمان رُومیوں کو اُریحاء کے دروازے سے نکال دیں گے، پھر رُومیوں کو بابِ داؤد سے بھی نکال دیں گے، وہ مسلسل رُومیوں کو قتل کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اُنہیں سمندر تک پہنچا دیں گے، پھر قیامت تک کے لئے رُومیوں اور بیت المقدس کے درمیان جگہ کا نام "مرداروں کی وادیاں" پڑ جائے گا۔

٭٭٭

۱۳۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة على أن يبعث المسلمون اليهم جيشا يكون بالقسطنطنية غوثا لهم فيأتيهم عدو من ورائهم يقاتلونهم فيخرج اليهم المسلمون والروم معهم فينصرهم الله عليهم ويهزمونهم ويقتلونهم، فيقول قائل من الروم غلب الصليب فيقول قائل من المسلمين بل الله غلب، فيتراجع القوم ذلک بينهم فيقوم المسلم الى الرومي فيضرب عنقه فتنكث الروم حتى اذا رجعوا الى القسطنطنية وأمنو قتلوهم وهم آمنون فاذا قتلوهم عرفوا أن المسلمين سيطلبونهم بدمائهم فيخرج الروم على ثمانين غياية تحت كل غياية اثنا عشر الفا. قال أبو قبيل فاذا جاء ت الروم لم يكن للناس بعدهم قوام ومعهم يؤمئذ الترک وبرجان والسقالبة.

۱۳۲۲۔رُشدین نے ابن لہیعۃ اور لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوقبیل رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے متعدد حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مسلمان اور رُومیوں کے درمیان اس بات پر صُلح ہوگی کہ مسلمان اُن کی طرف اپنا وہ لشکر جو قسطنطنیہ میں ہے مَدد کے طور پر بھیجیں گے، رُومیوں کے دُشمن اُن کے پیچھے سے حملہ کریں گے، مسلمان اور رُومی مِل کر اُن سے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن دُشمنوں کے خلاف اِن کی مَدد کرے گا، اور اُن دُشمنوں کو یہ شکست دیں گے اور قتل کریں گے، رُومیوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی ہے، مسلمانوں میں کہنے والا کہے گا کہ اللہ تعالیٰ غالب آ گیا، پھر یہ لوگ آپس میں تکرار کر رہے ہوں گے کہ ایک مسلمان ایک رومی کی طرف کھڑا ہو کر اس کی گردن اُڑائے گا۔ رُومی معاہدہ توڑ دیں گے، حتیٰ کہ جب وہ قسطنطنیہ لوٹیں گے تو وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے حالانکہ انہوں نے مسلمانوں کو اَمن دے رکھا ہوگا، جب وہ مسلمانوں کو قتل کر لیں گے تو اُنہیں یقین ہوگا کہ مسلمان اپنے خون کا بدلہ مانگیں گے، پس رُومی (80) اَسّی جھنڈوں کے ساتھ خروج کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار لوگ ہوں گے، حضرت ابوقبیل رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب رُوم والے آئیں گے تو لوگوں کے لئے اُن کے بعد کوئی سرپرست نہ ہوگا اور رُومیوں کے ساتھ اُس زمانے میں تُرک، بُرجان اور سقالبہ قبائل ہوں گے۔

۱۳۲۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على أيديهما الملاحم

۱۳۲۳﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو (2) آزاد کردہ بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا آزاد کردہ اور دوسرا رُوم کا آزاد کردہ ہوگا تو اُن کی ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

۱۳۲۴. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة بن المنذر عن المهاجر بن حبيب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخامس من آل هرقل الذي يكون على يديه الملاحم وقد يملك هرقل ثم ابنه بعده قسطة بن هرقل ثم ابنه قسطنطين بن قسطة ثم ابنه اصطفار بن قسطنطين ثم خرج ملك الروم من آل هرقل الى لبون وولده من بعده وسيعود الملك من الخامس من آل هرقل الذي تكون على يديه الملاحم

۱۳۲۴﴾ ابوالمغیرۃ نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے المہاجر بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے وہ پانچواں ہوگا جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، ہرقل بادشاہ ہے۔ پھر اُس کے بعد اُس کا بیٹا قسطہ بن ہرقل، پھر اُس کا بیٹا قسطنطین بن قسطہ، پھر اُس کا بیٹا اِصطفار بن قسطنطین ہوگا، پھر اُس کے بعد ہرقل کی اَولاد سے رُوم کی بادشاہت نکل جائے گی، اور لَبُون اور اُس کی اَولاد کے پاس چلے جائے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہرقل کی اَولاد میں سے پانچویں کے پاس لوٹ آئے گی جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

۱۳۲۵. حدثنا مسلمة بن علي الدمشقي عن عبدالله بن السائب عن ابي مدلج عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير قتلى قتلت تحت ظل السماء مذ خلق الله تعالى خلقه أولهم هابيل الذي قتله قابيل اللعين ظلما ثم قتلى الأنبياء الذين قتلهم أممهم المبعوثة اليهم حين قالوا ربنا الله ودعوا اليه ثم مؤمن آل فرعون ثم صاحب ياسين ثم حمزة بن عبدالمطلب ثم قتلى بدر ثم قتلى أحد ثم قتلى الحديبية ثم قتلى الأحزاب ثم قتلى حنين ثم قتلى تكون من بعدي يقتلهم خوارج مارقة فاجرة ثم ارجع بذلك الى ما شاء الله من المجاهدين في سبيله حتى تكون ملحمة الروم

قتلاهم كقتلى بدر ثم تكون ملحمة الترک قتلاهم كقتلى يوم أحد ثم ملحمة الدجال قتلاهم كقتلى يوم الحديبية ثم ملحمة يأجوج ومأجوج قتلاهم كقتلى يوم الأحزاب ثم ملحمة الملاحم قتلاهم كقتلى يوم حنين ثم لا يكون بعد ذلک ملحمة في الاسلام لأهلها فيها الى يوم ينفخ في الصور

۱۳۲۵۔ مسلمۃ بن علی الدمشقی نے عبداللہ بن السائب سے، انہوں نے ابومدلج سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو بنایا تو اس مخلوق میں سے آسمان کے نیچے سب سے بہترین شہداء میں سے پہلا ہابیل ہے۔ جسے قابیل ملعون نے ناحق قتل کیا تھا، پھر وہ شہداء ہیں جو انبیاء ہیں جنہیں اُن اُمتوں نے جن کی طرف اُنہیں بھیجا گیا تھا۔ قتل کیا جب ان انبیاء علیہم السلام نے کہا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے، اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی، پھر آلِ فرعون کا مؤمن ہے، پھر صاحب یاسین ہے، پھر حمزہ بن عبدالمطلب ہے، پھر بدر کے شہداء ہیں پھر اُحد کے شہداء ہیں۔ پھر حدیبیہ کے شہداء ہیں۔ پھر اَحزاب کے شہداء ہیں۔ پھر حُنین کے شہداء ہیں پھر وہ شہداء ہیں جو میرے بعد ہوں گے جنہیں خارجی سرکشی اور ظلم کرتے ہوئے قتل کریں گے، پھر اپنا ہاتھ مجاہدین فی سبیل اللہ کی طرف پھیر دے گا جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ حتیٰ کہ رُوم کے ساتھ بڑی جنگ ہوگی، اس کے شہداء بدر کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر تُرک کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اُن کے شہداء اُحد کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر دجّال کے ساتھ جنگ ہوگی۔ ان کے شہداء حدیبیہ کے شہداء کی طرح ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اُن کے شہداء اَحزاب کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر اس کے بعد جنگیں ہوتی رہیں گی، اُن کے شہداء حُنین کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر اس کے بعد مسلمان کے ہاں صُور پھونکے جانے تک کوئی جنگ نہ ہوگی۔

٭...٭...٭

۱۳۲۶۔ حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اذا افتتحتم رومية فادخلوا كنيستها العظمى الشرقية من بابها الشرقي فاعتدوا سبع بلاطات ثم اقتلعوا الثامنة فان تحتها عصى موسى والانجيل طرية وحلي بيت المقدس

۱۳۲۶۔ الولید اور رُشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تم رُوم کو فتح کرلو تو پھر اس کے بڑے مشرقی گرجا گھر میں اس کے مشرقی دروازے سے داخل ہونا۔ پھر سات دروازوں کو شمار کرنا پھر آٹھویں کو اُکھیڑ دینا۔ بے شک اس کے نیچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور انجیل اور بیت المقدس کا سونا ہے۔

٭...٭...٭

۱۳۲۷۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال يفتح القسطنطنية رجل اسمه اسمي.

۱۳۲۷۔ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ کو وہ آدمی فتح کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۱۳۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي فراس عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال تغزون القسطنطنية ثلاث غزوات فأما غزوة واحدة فتلقون بلاء وشدة والغزوة الثانية يكون بينكم وبينهم صلح حتى يبتني فيها المسلمون المساجد ويغزون معهم من وراء القسطنطنية ثم يرجعون اليها والغزوة الثالثة يفتحها الله لكم بالتكبير فيكون على ثلاث أثلاث يخرب ثلثها ويحرق ثلثها ويقسمون الثلث الباقي كيلا

۱۳۲۸﴾ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابوفراس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تم قسطنطنیہ سے تین مرتبہ جہاد کرو گے، پہلی جنگ میں تمہیں مصیبت اور سختی پہنچے گی، اور دوسری جنگ میں تمہارے اور اُن کے درمیان صُلح ہوگی حتی کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے اور ان کے ہمراہ مل کر قسطنطنیہ سے ہٹ کر لوگوں سے لڑیں گے، پھر اس کی طرف لوٹیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ تمہیں تکبیر کے ساتھ فتح دے گا، پس قسطنطنیہ تین حصوں پر ہو جائے گا، اس کے تہائی کو خراب کر دیا جائے گا اور تہائی کو جلا دیا جائے گا اور باقی تیسرے تہائی کو ماپ کر تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۳۲۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل ويسير بن عمرو قالا الأ سكندرية وملاحم الأعماق على يدي طبارس بن أسطبيان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل قال وسمعت أنه برومية.

۱۳۲۹﴾ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل اور موریسیہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ اور اُعماق کی جنگیں طبارس بن اسطبیان بن الاحزم بن قُسطنطین بن ھرقل کے ہاتھوں ہوں گی، اور میں نے سُنا ہے کہ وہ رُوم کے ساتھ ہوگا۔

۱۳۳۰. حدثنا ابو وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن حيوئل بن شراحيل قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يقول ان أهل الأندلس يأتون في البحر وإن طول سفنهم في البحر خمسين ميلا وعرضها ثلاثة عشر ميلا حتى ينزلوا في الأعماق وقال ابن وهب البر والبحر

۱۳۳۰﴾ ابو وھب اور رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے حیوۃ بن شراحیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُندلس والے سمندر کے راستے سے آئیں گے۔ اُن کے جہاز کی لمبائی پچاس (50) میل اور چوڑائی تیرہ (13) میل ہوگی، وہ اعماق جا اتریں گے۔ حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سمندری اور خشکی دونوں راستوں سے آئیں گے۔

۱۳۳۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو بن العاص أن رجلا

من أعداء المسلمين بالأندلس يقال له ذوالعرف يجمع من قبائل الشرك جمعا عظيما يعرف من بالأندلس من المسلمين أن لاطاقة لهم بهم فيهرب من بها من المسلمين فيسير أهل القوة من المسلمين في السفن الى طنجة ويبقي ضعفاؤهم وجماعتهم ليس لهم سفن يجيرون فيها قال فيبعث اللّٰه لهم وعلا فيسير اللّٰه تعالى لهم في البحر طريقا فيجيزوه فيفطن له الناس فيتبعون الوعل ويجيرون على أثره ثم يعود البحر على ما كان عليه قبل ذلک ويجيز العدو في المراكب في طلبهم فاذا علم بهم أهل افريقية خرجوا ومن كان بالأندلس من المسلمين حتى يقدموا مصر ويتبعهم العدو حتى ينزلوا ما بين مربوط الى الأهرام مسيرة خمسة أبرد فتخرج اليهم راية المسلمين فينصرهم اللّٰه عليهم فيهزمونهم ويقتلونهم إلى لوبية مسيرة عشر ليال قتلا فينقل أهل مصر أمتعاتهم بعجلهم وأداتهم سبع سنين فيهرب ذو العرف ومعه كتاب كتب له ألا ينظر فيه حتى يقدم مصر فينظر فيه وهو منهزم فيجد فيه ذكر الاسلام ويؤمر بالدخول فيه فيسأل الأمان على نفسه وعلى من أجابه الى الاسلام من أصحابه فيسلم ويصير من المسلمين، فإذا كان من العام الثاني أقبل من الحبشة رجل يقال له أسيس أو أسبس وقد جمع جمعا عظيما فيهرب المسلمون منهم من اسوان حتى لا يبقى بها ولا فيما دونها أحد من المسلمين الا قدم الفسطاط وتسير الحبشة حتى ينزلوا منف فيخرج إليهم المسلمون براياتهم فينصرهم اللّٰه عليهم فيقاتلونهم ويأسرونهم فيباع الأسود يومئذ بعباءة

۱۳۳۱۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُندلس میں مسلمانوں کے دشمن میں سے "ذوالعرف" نامی شخص مشرک قبیلوں سے بڑی فوج تیار کرے گا، اُندلس کے مسلمان جانتے ہوں گے کہ اِن میں ان کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں ہے تو وہاں پر جو مسلمان ہوں گے وہ بھاگ کھڑے ہوں گے، طاقت رکھنے والے مسلمان تو کشتیوں میں بیٹھ کر "طنجة" کی طرف چلے جائیں گے، اور کمزور مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی طرف وَعَل (یعنی اَفواہ) کو بھیجے گا، اللہ تعالیٰ انہیں سمندر میں ایک راستے پر چلائے گا، لوگ اُسے سمجھ جائیں گے، وہ سب وَعَل کا پیچھے چل کر سمندر عُبُور کر لیں گے، پھر سمندر لوٹ آئے گا اس حالت پر جس پر وہ اس سے پہلے تھا، دُشمن اپنی سواریوں میں سمندر عبور کر کے اُن کا پیچھا کرے گا، جب "افریقیة" والوں کو ان کا علم ہو گا تو وہ اور اُندلس کے مسلمان نکل پڑیں گے حتی کہ مصر جا پہنچیں گے، دُشمن ان کا پیچھا کرے گا حتی کہ وہ مربوط سے لے کر اہرام تک (علاقے) پر پڑاؤ ڈالیں گے۔

° ° °

۱۳۳۲۔ حدثنا الوليد وابن وهب ورشدين عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن أبي محمد الجنبي سمع عبداللّٰه بن عمرو يقول ليلحقن من العرب بالروم قبائل بأسرها قلت

وما أسرها قال برعاتها و كلابها فقال له سليم بن عتر إن شاء الله يا أبا محمد فقام مغضبا فقال قد شاء الله و كتبه.

۱۳۳۲﴾ الولید اور ابن وہب اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، ابومحمد جنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ: اہل عرب میں سے بعض قبائل پورے کے پورے اہل رُوم سے جا ملیں گے، مَیں نے عرض کیا پورے کے پورے کا کیا مطلب؟ فرمایا اپنی بکریوں اور اپنے کتّوں سمیت جا ملیں گے۔ سلیم بن عتر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اَے ابومحمد! اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے، اور فرمانے لگے اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۳۳۳ . حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن عبدالرحمن بن عمرو قال إذا عبدت ذو الخلصة كان ظهور الروم على الشام

۱۳۳۳﴾ الولید نے الحارث بن عبیدۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذو الخلصۃ کی عبادت کی جائے گی، تب روم والے شام پر غالب آ جائیں گے۔

۱۳۳۴ . حدثنا الوليد عن عثمان أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الملاحم خرج بعث من دمشق من الموالي هم أكرم العرب فرسا واجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين

۱۳۳۴﴾ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکہ سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب بڑی جنگیں واقع ہوں گی، تو دِمشق میں سے غیرِ عربی لوگوں کا ایک لشکر نکلے گا، وہ عرب سے زیادہ معزز ہوں گے گھوڑوں کے اِعتبار سے اور زیادہ اَچھے ہوں گے اَسلحہ کے اِعتبار سے، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعہ دِین کی مدد کرے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۳۳۵ . حدثنا الوليد بن مسلم عن مروان بن جناح عن ابن حلبس عن كعب قال لولا لغط أهل رومية لسمعتم وجبة الشمس اذا وجبت

۱۳۳۵﴾ الولید بن مسلم نے مروان بن جناح سے، انہوں نے ابن حلبس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم والوں کا شور و غوغا نہ ہوتا تو اَلبتہ تم سورج کا ڈھلنا سُنتے، جب وہ ڈھلتا ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۳۳۶ . حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن تبيع عن كعب قال أول مدينة كانت للنصرانية رومية ولولا كفر أهلها لسمع صليل الشمس حين تخر

۱۳۳۶ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلا شہر عیسائیوں کا رُوم ہوگا، اگر اُن کے رہنے والوں کا کفر نہ ہوتا تو اُس کے رہنے والے سورج کی گھڑگھڑاہٹ اُس کے غروب ہوتے وقت سُن لیتے۔

۱۳۳۷. حدثنا الولید عن ابن لهیعة عن أبي قبیل عن عمیر بن مالک عن عبدالله بن عمرو قال فتح القسطنطینیة ثم تغزون رومیة فیفتحها الله علیکم. قال أبو قبیل ویلي افریقیة رجل من أهل الیمن یدعی محمد بن سعید یکون بعده رجل بن بني هاشم یقال له اصبع بن یزید وهو صاحب رومیة وهو الذي یفتحها

۱۳۳۷ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے، انہوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح ہوگا تو تم روم والوں سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اُسے بھی تم پر فتح کروادے گا۔ حضرت ابوقُبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ افریقہ کا امیر ایک یمنی آدمی ہوگا، جس کا نام محمد بن سعید ہوگا، اُس کے بعد بنوہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کا نام اصبغ بن یزید ہوگا۔ یہی وہ ہے جس کے ہاتھوں روم فتح ہوگا۔

۱۳۳۸. حدثنا الولید عن ابن لهیعة عن بکر بن سوادة عن شیخ من حمیر قال لیکونن لکم من عدوکم بهذه الرملة إفریقیة یوم تقبل الروم في ثمان مائة سفینة فیقاتلونکم علی هذه الرملة ثم یهزمهم الله فتأخذون سفنهم فترکبوا بها الی رومیة فاذا أتیتموها کبرتم ثلاث تکبیرات ویرتج الحصن من تکبیرکم فینهار في الثالثة قدر میل فیدخلونهم فیرسل الله علیهم غمامة تغشاهم فلا تنهنهکم حتی یدخلونها فلا تنجلي تلک الغبرة حتی تکونوا علی فرشهم

۱۳۳۸ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ حمیر کے ایک شیخ نے کہا کہ ضرور اس افریقہ کے ریگستان میں تمہارا ایک دُشمن ہوگا، جب روم والے آٹھ سو (800) کشتیوں سمیت آئیں گے وہ تم سے اِس ریگستان میں لڑائی کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو شکست دے گا اور تم اُن کی کشتیاں لے لوگے، اُس پر سوار ہو کر تم روم جاؤ گے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تو تین (3) مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کرو گے، تمہاری تکبیر کی وجہ سے پورا قلعہ ہلنے لگ جائے گا، تیسری تکبیر میں ایک میل تک کا قلعہ گر جائے گا، مسلمان اُس میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو بھیجے گا جو مسلمانوں کو ڈھانپ لے گا، وہ بادل اُن مسلمانوں سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اُس میں داخل ہو جاؤ اور یہ گرد و غبار نہ چھٹے گا یہاں تک کہ تم اُن کے بستروں پر ہو گے۔

۱۳۳۹. حدثنا الولید عن ابن لهیعة قال حدثنا أبو المغیرة عبدالله بن المغیرة عن

عبدالله بن عمرو قال الملاحم خمس مضى منها لنتان وبقي ثلاث فأولهن ملحمة الترك بالجزيرة وملحمة الأعماق وملحمة الدجال ليس بعدها ملحمة

۱۳۳۹﴾ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوالمغیرۃ عبیداللہ بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں پانچ ہیں۔ دواُن میں سے گزرچکی ہیں، اورتین باقی ہیں، اُن میں سے ایک تُرک کے ساتھ جزیرے میں جنگ ہے، اوردوسری اعماق کے ساتھ جنگ ہے، اورتیسری دجّال کے ساتھ جنگ ہے۔ اُس کے بعد بڑی جنگ نہ ہوگی۔

✿……✿……✿

۱۳۴۰ . حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال ينشأ في الروم غلام يشب في السنة شباب الغلام في عشر سنين ويكون بأرض الروم تملكه الروم في أنفسها فيقول حتى متى وقد غلبنا هؤلاء على مكان من أدضنا لأخرجن فلأقاتلنهم حتى أغلبهم على ما غلبوا أو يغلبولي على ما بقي تحت قدمي فيخرج في سبعة آلاف سفينة حتى يكون بين عكا والعريش ثم يضرم النار في سفنه فيخرج أهل مصر من مصر وأهل الشام من الشام حتى يصيروا الى جزيرة العرب فذلک اليوم الذي كان أبو هريرة يقول ويل للعرب من شر قد أقترب للحبل والقتب يومئذ أحب الى الرجل من أهله وماله فتستعين العرب بأعرابها ثم يسيرون حتى يبلغوا أعماق أنطاكية فتكون أعظم الملاحم حتى تخوض الخيل الى ثننها ويرفع الله النصر عن كل حتى تقول الملائكة يا رب ألا تنصر عبادک المؤمنين فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيقتل ثلث ويرجع ثلث ويصبر ثلث فيخسف الله بالثلث يرجع وتقول الروم لا نزول نقاتلكم حتى تخرجوا الينا كل بضعة فيكم من غير كم فتخرج العجم فتقول معاذ الله أن نخرج الى الكفر بعد الاسلام فذلک حين يغضب الله عزوجل فيضرب بسيفه ويطعن برمحه فلا يبقى منهم مخبر الا قتل ثم يمضون على وجوههم لا يمرون على مدينة الا فتحوها بالتكبير حتى يأتوا مدينة الروم فيجدون خليجها بطحاء فيفتحها الله تعالى عليهم فيفتض يومئذ كذا وكذا عذراء وتقسم الغنائم مكايلة بالغرائر ثم يأتيهم أن المسيح قد خرج فيقبلون حتى يلقوه ببيت أيلياء فيجدونه قد حصر هنالک ثمانية آلاف امرأة واثنى عشر الف مقاتل هم خير من بقي كصالح من مضى فبيناهم تحت ضبابة من غمائم إذ تكشفت عنهم الضبابة مع الصبح فاذا بعيسى ابن مريم عليهما السلام بين ظهرانيهم

۱۳۴۰﴿ابن وہب نے ابن لہیعۃ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو جوانی کی عمر میں دس (10) سال کے اندر بوڑھا ہوجائے گا، وہ روم کی سرزمین پر ہوگا۔ اُسے روم اپنا بادشاہ بنائیں گے، وہ کہے گا کہ یہ بادشاہت کب تک رہے گی؟ یہ مسلمان تو ہماری سرزمین پر غالب آچکے ہیں، میں اِن کی طرف نکلوں گا اور اِن سے لڑوں گا تاکہ جن چیزوں پر یہ غالب آئے ہیں اُن پر غالب آجاؤں گا، یا یہ مسلمان اُن پر غالب آجائے جو میرے قدموں کے نیچے ہیں، وہ سات (7) ہزار کشتیاں لے کر روانہ ہوکر مقامِ عکا اور مقامِ عریش پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر وہ اپنی کشتیوں کو آگ لگادے گا۔ مصر والے مصر سے اور شام والے شام سے نکل جائیں گے حتیٰ کہ وہ جزیرۃ العرب جا پہنچیں گے، یہ وہ دن ہے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہلاکت ہے عرب والوں کے لئے اُس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، رسیاں اور بانس اُس زمانے میں آدمی کو اپنے گھر والوں سے اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوں گے۔ عرب اپنے دیہاتیوں سے مدد مانگیں گے۔ پھر یہ لوگ چلیں گے حتیٰ کہ مقامِ انطاکیہ مقامِ اعماق میں پہنچ جائیں گے، پس جنگِ عظیم ہوگی حتیٰ کہ گھوڑے اپنے کُھروں تک خون میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک سے مدد اُٹھالے گا۔ فرشتے کہیں گے کہ یارب! کیا ہم تیرے مؤمن بندوں کی مدد نہ کریں؟ ارشاد ہوگا کہ نہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کے شہداء زیادہ ہوجائیں، پھر تہائی مسلمان فوج کو شہید کردیا جائے گا اور تہائی لوٹ جائے گا اور تہائی صبر کرے گا۔ جو تہائی لوٹے گا اللہ تعالیٰ اُسے دھنسادے گا، روم والے کہیں گے کہ ہم مسلسل تمہارے ساتھ لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ تم ہماری طرف ہر اُس اِنسان کو نکال دو جو تم میں تمہارے علاوہ ہے، تو وہ عجمیوں کو نکالیں گے، عجمی کہیں گے کہ اللہ کی پناہ کہ ہم اِسلام لانے کے بعد کُفر کی طرف نکل جائیں، اِس وقت اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا۔ وہ اپنے تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ ماریں گے، کفار میں سے کوئی بھی خبر دینے والا باقی نہ رہے گا مگر قتل کردیا جائے گا، پھر مسلمان اپنے چہرے کے رُخ پر چلیں گے۔ اُن کا گُزر کسی شہر پر نہ ہوگا مگر اُسے تکبیر کے نعروں کے ذریعے فتح کرلیں گے، اور وہ روم کے شہر جا پہنچیں گے وہاں وہ بطحاء نامی جگہ کو رُکاوٹ پائیں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی اُن کو فتح دے گا۔ اُس دن بہت سی بن بیاہی عورتوں سے ہم بستری کی جائے گی اور ڈھالوں کے ذریعے مالِ غنیمت تقسیم کیا جائے گا، پھر اُن کے پاس یہ خبر آئے گی کہ مسیح دجّال کا خروج ہوا ہے، وہ واپس آئیں گے حتیٰ کہ بیتِ ایلیاء میں پہنچ جائیں گے، وہاں پر وہ آٹھ (8) ہزار عورتوں اور بارہ (12) ہزار لڑنے والوں کو پائیں گے، وہ لوگ باقی ماندہ میں سے بہترین لوگ ہوں گے، وہ بادلوں میں سے ایک بادل کے سائے میں ہوں گے، صبح کے وقت وہ بادل اُن سے دُور ہوجائے گا، تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو اپنے درمیان پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۴۱۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن كعب بن علقمة قال سمعت اباتميم او ابا تميم يقول سمعت ابن ابي ذر يقول سمعت ابا ذر رضى الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون من بني امية رجل اخنس بمصر يلي سلطانا يغلب على

سلطانه أو ينتزع منه فيفر الى الروم فيأتي بالروم الى أهل الاسلام فذلك أول الملاحم

۱۳۴۱ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمہ سے، انہوں نے ابو تمیم سے، انہوں نے ابن ابو ذر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنواُمیہ کا ایک دھنسی آنکھوں والا مصر کا سلطان ہوگا، اس کی سلطنت مغلوب ہو جائے گی یا اُس سے چھین لی جائے گی۔ پھر وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

✿...✿...✿

۱۳۴۲. قال كعب وحدثني مولى لعبد الله بن عمرو سمعه يقول اذا رأيت أو سمعت برجل من أبناء الجبابرة بمصر له سلطان يغلب على سلطانه ثم يفر الى الروم فذلك أول الملاحم يأتي بالروم الى أهل الاسلام، فقيل له ان أهل مصر سيسبون فيما أخبرنا وهم اخواننا أحق ذلك قال نعم اذا رأيت أهل مصر قد قتلوا اماما بين أظهرهم فأخرج ان استطعت ولا تقرب فانه بهم القصر يحل السباء

۱۳۴۲ کعب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تُو دیکھے یا سُنے کہ جابروں کی اولاد میں سے کوئی شخص مصر کا سلطان ہے اور اُس کی سلطنت مغلوب ہوگئی ہے۔ پھر وہ روم کی طرف بھاگ گیا ہے، تو یہ پہلی جنگ ہوگی، روم اہلِ اسلام کی طرف آئیں گے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ اہل مصر عنقریب جیسے کہ ہمیں بتایا گیا ہے قیدی بنائے جائیں گے حالانکہ وہ ہمارے بھائی ہیں کیا یہ بات سچ ہے؟ فرمایا جی ہاں، جب مصر والوں کو دیکھے کہ اُنہوں نے اپنے درمیان امام کو قتل کر دیا تو اگر تجھ میں طاقت ہو تو وہاں سے نکل جانا، اور محل کے قریب نہ رہنا۔ بے شک اُن پر عذاب آنے والا ہے۔
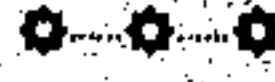
✿...✿...✿

۱۳۴۳. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن حدير بن كريب عن جبير بن نفير عن يزيد بن شريح عن كعب قال في فتح رومية يخرج جيش من المغرب بريح شرقية لا ينكسر لهم مقذاف ولا ينقطع لهم حبل ولا ينخرق لهم قلع ولا تنقص لهم قربة حتى يرسوا برومية فيفتحونها. قال كعب ان فيها لشجرة هي في كتاب الله مجلس ثلاثة آلاف فمن علق فيها سلاحه أو ربط فيها فرسه فهو عند الله تعالى من أفضل الشهداء قال كعب تفتح عمورية قبل نيقية ونيقة قبل القسطنطنية والقسطنطنية قبل رومية.

۱۳۴۳ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حُدیر بن کُریب سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے، انہوں نے یزید بن شریح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روم کے فتح کے دوران مغرب سے ایک لشکر نکلے گا مشرقی ہوا کے ساتھ جو اُن کی توپوں کو نہیں توڑے گی اور نہ اُن کی رسی کو کاٹے گی نہ اُن کے بادبان کو پھاڑے گی، نہ اُن

کے مشکیزوں میں کمی کرے گی یہاں تک کہ وہ روم کا گھیرا کر لیں گے اور اُسے فتح کر لیں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس میں ایک درخت ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تین (3) ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ جو شخص اُس میں اپنا اسلحہ لٹائے یا اُس میں اپنا گھوڑے باندھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عموریہ نیقیۃ سے پہلے فتح ہوگا، اور نیقیۃ قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا اور قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔

۞...۞...۞

۱۳۴۴. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي قبيل سمع عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما يقول كنا عند رسول الله ﷺ فسئل أي المدينتين تفتح أول رومية أو قسطنطنية؟ قال النبي صلى الله عليه وسلم مدينة ابن هرقل أول يعني القسطنطنية

۱۳۴۴﴾ ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے ابو قُبیل سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اُن سے پوچھا گیا کہ یہ دونوں شہر روم اور قسطنطنیہ اِن میں سے پہلے کون سا فتح ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ہرقل کے بیٹے کا شہر یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔

۱۳۴۵. حدثنا ابن وهب عن قباث بن رزين اللخمي أن علي بن رياح حدثه عن عبدالله بن عمرو قال تقوم الساعة والروم أكثر الناس وكان عمرو بن العاص أراد أن ينتهره ثم قال عمرو لئن قلت ذاك الهم لأ جبر الناس عند مصيبة وأسرعه افاقة بعد هزيمة وخيره لكبير وضعيف وامنعه من ظلم الملوك.

۱۳۴۵﴾ ابن وہب نے قُباث بن رزین اللخمی سے، انہوں نے علی بن ریاح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی اِس حال میں کہ لوگوں میں سے سب زیادہ رومی ہوں گے، حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرادہ کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈانٹے، پھر حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تُو یہ بات کرتا ہے تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت کے وقت نقصان کی تلافی کرنے والے ہیں، اور شکست کے بعد سب سے جلدی اِفاقہ پانے والے ہیں، اُن کی اچھائی طاقتور اور کمزور کے لئے اور وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب سے زیادہ روکنے والے ہیں۔

۞...۞...۞

۱۳۴۶. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن ابن محيريز قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فارس نطحة او نطحتان ثم لا فارس بعد الروم ذات القرون كلما ذهب قرن خلفهم قرن مكانه أصحاب صخر وبحر هيهات هيهات إلى آخر الدهر هم أصحابكم ما كان في العيش خير

۱۳۴۶﴾ ابن وہب نے عاصم بن حکیم سے، انہوں نے یحییٰ بن ابو عمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ ابن محیریز رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فارس کی ایک ٹکر یا دو ٹکر ہوں گے، پھر روم کے بعد فارس نہ ہوگا، روم والے زمانے والے ہیں، جب بھی اُن کا ایک دور ختم ہوگا تو دوسرا اُس کی جگہ آ جائے گا، وہ چٹانوں والے ہیں اور سمندروں والے ہیں، دُوری ہے دُوری ہے زمانے کے آخر تک وہ تمہارے ساتھی ہیں جب تک زندگی میں خیر ہے۔

۱۳۴۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال الذي يفتح القسطنطنية اسمه اسم نبي. قال ابن لهيعة ويروي في كتبهم يعني الروم أن اسمه صالح

۱۳۴۷﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قسطنطنیہ فتح کرے گا اُس کا نام نبی کے نام پر ہوگا، ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ رومیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اُس کا نام "صالح" ہوگا۔

۱۳۴۸. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن الحجاج عن خيثم الزيادي قال تفتح رومية بحبال بيسان وخشب لبنان ومسامير مريس وتأخذون سكينة التابوت فيقترع عليها أهل الشام وأهل مصر فتطير لأهل مصر

۱۳۴۸﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ خیثم الزیادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روم کو بیسان کی رسیوں کے ذریعہ اور لبنان کی لکڑیوں کی ذریعے اور مریس کے کیلوں کے ذریعے فتح کیا جائے گا، تم لوگ سکینۃ التابوت لے لوگے، اُس پر شام اور مصر والے جھپٹ پڑیں گے، مصر والے اُسے لے اُڑیں گے۔

۱۳۴۹. حدثنا ابن وهب عن عبدالرحمن بن شريح عن عبدالكريم بن الحارث قال قال المستورد القرشي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقوم الساعة والروم اكثر الناس فبلغ ذلك عمرو بن العاص فقال ماهذه الأحاديث التى تذكر عنك إنك لتقولها عن النبى ﷺ فقال له المستورد قلت الذى سمعت من رسول الله ﷺ قال عمرو لئن قلت ذلك إنهم لأحلم الناس عند فتنة وأخبر الناس عند مصيبة وخير الناس لمساكينهم وضعفائهم.

۱۳۴۹﴾ ابن وہب نے عبدالرحمٰن بن شریح سے، انہوں نے عبدالکریم بن الحارث سے روایت کی ہے کہ مستورد القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اِس حال میں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ رومی ہوں گے، یہ بات حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ کیسی حدیثیں ہیں جو تیری طرف منسوب کر کے بیان کی جاتی ہیں؟ کہ تُو کہتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہیں؟ مستورد نے کہا کہ میں نے تو وہی بات کہی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی تھی، حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تُو یہ باتیں کہتا ہے تو یہ بھی کہہ کہ روم

والے فتنے کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ بُردبار، مصیبت کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ باخبر اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے لئے لوگوں میں سب سے زیادہ بہترین ہیں۔

۱۳۵۰. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن حدير بن كريب عن كعب قال الملاحم على يدي رجل من أهل هرقل الرابع والخامس يقال له طبارة قال كعب وأمير الناس يومئذ رجل من بني هاشم يأتيه مدد اليمن سبعون ألفا حمائل سيوفهم المسد

۱۳۵۰۔ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حدیر بن کریب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگیں ہرقل کے گھرانے کے چوتھے یا پانچویں آدمی کے ہاتھوں ہوں گی جسے "طبارۃ" کہا جاتا ہوگا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کا امیر اُس زمانے میں بنوہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کے پاس یمن کی طرف سے ستّر (70) ہزار مجاہدین کی مدد آئے گی، جن کی تلواروں کی نیامیں کھجور کی ہوں گی۔

۱۳۵۱. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبدالرحمن ابن جبير بن نفير عن أبيه عن أبي ثعلبة الخشني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنه قال إذا رأيت الشام مادبة أو مائدة رجل وأهل بيته فعند ذلك فتح القسطنطينية وأظن ابن وهب قال مائده.

۱۳۵۱۔ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن جبیر بن نفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے والد حضرت ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں جو کہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو مُلکِ شام کی جگہ دیکھے یا فرمایا ایک آدمی اور اُس کے گھرانے کا دسترخوان دیکھے تب قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا۔

۱۳۵۲: حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمرو بن عبدالله عن كعب قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة فسمي الملحمة من عدد القوم وأنا افسرها لكم الله يحضرها اثنا عشر ملكا ملك الروم أصغرهم وأقلهم مقاتلة ولكنهم كانوا هم الدعاة وهم دعوا تلك الأمم واستمدوا بهم وحرام على أحد يرى عليه حقا للاسلام أن لا ينصر الاسلام يومئذ وليبلغن مدد المسلمين يومئذ صنعاء الجند وحرام على أحد يرى عليه حقا للنصرانية أن لا ينصرها يومئذ ولتمدلهم يومئذ الجزيرة بثلثين ألف نصراني فيترك الرجل فداله يقول أذهب أنصر النصرانية ويسلط الحديد بعضه على بعض فما يضر رجلا يومئذ كان معه سيف لا يجذع الألف الا يكون مكانه الصمصامة لا يضع سيفه يومئذ على درع ولا غيره الا قطعه

وحرام على جيش أن يترك النصر ويلقى الصبر على هؤلاء وعلى هؤلاء ويسلط الحديد بعضه على بعض ليشتد البلاء فيقتل يومئذ من المسلمين ويفرثلث فيقعون في مهيل من الأرض يعني هوي لا يرون الجنة ولا يرون أهليهم أبدا ويصبر ثلث فيحرسونهم ثلاثة أيام لا يفرون فر أصحابهم فاذا كان يوم الثالث قال رجل منهم يا أهل الاسلام ما تنتظرون قوموا فادخلوا الجنة كما دخلها اخوانكم فيومئذ ينزل الله تعالى نصره ويغضب لدينه ويضرب بسيفه ويطعن برمحه ويرمي بسهمه لا يحل لنصراني أن يحمل بعد ذلك اليوم سلاحا حتى تقوم الساعة ويضرب المسلمون أقفاهم مدبرين لا يمرون بحصن الا فتح ولا مدينة الا فتحت حتى يردوا القسطنطنية فيكبرون الله ويقدسونه ويحمدونه فيهدم الله ما بين إثني عشر برجا ويدخلها المسلمون فيومئذ يقتل مقاتلتها وتفتض عذراها ويأمرها الله فيظهر كنوزها فآخذ وتارك فيندم الآخذ ويندم التارك، قالوا وكيف يجتمع ندامتهما، قال يندم الآخذ أن لايكون ازداد ويندم التارك ألا يكون أخذ، قالوا الك لترغبنا في الدنيا في آخر الزمان، قال انه يكون ما أصابوا منها عونا لهم على سنين شداد وسنين الدجال، قال ويأتيهم آت وهم فيها فيقول خرج الدجال في بلادكم قال فينصرفون حيارى فلايجدونه خرج فلا يلبث الا قليلا حتى يخرج.

۱۳۵۲﴾ ابن وہب نے عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے بڑی جنگ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے جنگ کا نام اور قوم کی تعداد بیان فرمائی۔ میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر کرتا ہوں، بڑی جنگ کے اندر بارہ (12) بادشاہ شرکت کریں گے، روم کا بادشاہ اُن میں سب سے کمتر ہوگا اور فوج کے اعتبار سے بھی کم ہوگا، لیکن وہ سب کے سب دعوت دینے والے ہوں گے، اور انہوں نے اِن سب قوموں کو دعوت دی ہوگی اور اِن کی ذریعے مدد حاصل کی ہوگی، اور جو شخص اسلام کا اپنے اُوپر حق سمجھتا ہے تو اُس پر حرام ہے کہ وہ اُس زمانے میں اسلام کی مدد نہ کرے، مسلمانوں کی مدد اُس زمانے میں مقام صنعا کی فوج کے ذریعے ہوگی، اور اُس زمانے میں جو اپنے اُوپر عیسائیت کا حق سمجھے گا وہ عیسائی کی مدد نہ کرنا خود پر حرام سمجھے گا، اور اُس زمانے میں اُن عیسائیوں کی مدد تیس (30) ہزار عیسائیوں کے ذریعہ جزیرہ کرے گا۔ ایک آدمی اپنا گھر بار چھوڑ دے گا اور کہے کہ میں عیسائیت کی مدد کے لئے جاتا ہوں، اور بعض کا لوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا، اُس زمانے میں آدمی کے لئے یہ بات نقصان دہ نہ ہوگی کہ اُس کے پاس تیز دھار تلوار کے بجائے ایک ایسی تلوار ہے جو کسی کی ناک بھی نہیں کاٹ سکتی، اس لئے کہ وہ تلوار ایسی ہو جائے گی کہ اُسے جس درع پر اور کسی اور لوہے پر نہ رکھا جائے گا مگر وہ اسے کاٹ دے گی، اور لشکر پر مدد کا نہ کرنا حرام کر دیا جائے گا، اور ان پر اور ان پر صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کا لوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا تا کہ مصیبت سخت ہو، پس اُس زمانے میں مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی

فرار ہو جائیں گے اور زمین میں دھنس جائیں گے، وہ جنت نہیں دیکھیں گے اور نہ کبھی اپنے گھر والوں کو دیکھیں گے، اور ایک تہائی صبر کریں گے، پس وہ تین دن تک چوکیداری کریں گے اپنے ساتھیوں کی طرح نہیں بھاگیں گے، جب تیسرا دن ہوگا۔ تو اُن میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اَے مسلمانو! تم کس چیز کا اِنتظار کر رہے ہو؟ کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ جیسا کہ تمہارے بھائی داخل ہوئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ مدد اُتارے گا اور اپنے دِین کے لئے غضبناک ہوگا اور اپنی تلوار اور اپنے نیزے اور اپنے تیر کے ساتھ مارے گا کسی عیسائی کے لئے اُس دن کے بعد اَسلحہ اُٹھانا حلال نہ ہوگا حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی، مسلمان اُنہیں گردنوں پر ماریں گے اس حال میں کہ وہ کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں گے، مسلمانوں کا کسی قلعے پر اور کسی شہر پر گزر نہ ہوگا مگر اُسے فتح کر لیں گے، اور وہ قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے، اُس کی تقدیس اور حمد بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ بارہ بُرجوں کے دَرمیان جو حصہ ہے اُسے منہدم فرما دے گا، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہو جائیں گے، کفار کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا، اُن کی دن بیاہی عورتوں سے جماع کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے ظاہر کر دے۔ پھر بعض اُسے لیں گے اور بعض چھوڑ دیں گے، لینے والا بھی پشیمان ہوگا اور چھوڑنے والا بھی پشیمان ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یہ دونوں پشیمان کیسے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لینے والا تو اِس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے زیادہ کیوں نہیں لیا اور چھوڑنے والا اِس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے کیوں نہیں لیا، لوگوں نے پوچھا آپ ہمیں آخری زمانے کے اَندر دُنیا کی رَغبت دے رہے ہیں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگ وہاں سے جو کچھ حاصل کریں گے۔ اُن کے ذریعے سے وہ آنے والے مشکل وقت اور دَجّال کے فتنہ میں مدد حاصل کریں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجاہدین کے پاس ایک آنے والا آ کر کہے گا اِس حال میں کہ مجاہدین قسطنطنیہ میں ہوں گے کہ دَجّال تمہارے شہروں میں ظاہر ہو چکا ہے، وہ فی الفور پلٹ جائیں گے، پس دَجّال کو موجود نہ پائیں گے، زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوا ہوگا کہ دَجّال نکل پڑے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۳۵۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اجتمع أبو فراس مولى عمرو بن العاص وموسى بن نصير وعياض بن عقبة وذكروا فتح القسطنطنية وذكروا المسجد الذي يبنى فيها فقال أبو فراس اني لأعرف الموضع الذي يبنى فيه وقال موسى بن نصير اني لأعرف ذلک الموضع، فقال عياض بن عقبة يضع كل واحد منكما حديثه في اذني فاخبراه، فقال أصبتما كلاكما، قال أبو فراس سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يقول إنكم ستغزون القسطنطنية ثلاث غزوات فأما أول غزوة فتكون بلاء وأما الثانية فتكون صلحا حتى يبني المسلمون فيها مسجدا ويغزون من وراء القسطنطنية يرجعون الى القسطنطنية وأما الثالثة فيفتحها الله عليكم بالتكبير فيخرب ثلثها ويحرق الله ثلثها وتقسمون الثلث الباقي كيلا.

۱۳۵۳﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابوقُبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابوفراس جو کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ اور موسیٰ بن نصیر اور عیاض بن عُقبہ ایک جگہ جمع ہوئے۔ انہوں نے قسطنطنیہ کی فتح کا ذکر کیا اور جو مسجد اُس میں بنائی جائے گی اُس کا ذِکر کیا، ابوفراس نے کہا کہ مَیں وہ جگہ جانتا ہوں جہاں وہ مسجد بنائی جائے گی، موسیٰ بن نصیر نے کہا کہ مَیں نے بھی وہ جگہ جانتا ہو، عیاض بن عُقبہ نے کہا کہ تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی بات میرے کان میں ڈالے، اُن دونوں نے اُسے خبر دی تو عیاض نے کہا کہ تم دونوں صحیح ہو، ابوفراس نے کہا کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ تم قسطنطنیہ کا جہاد تین مرتبہ کرو گے، پہلی جنگ مصیبت والی ہوگی اور دوسری جنگ میں صُلح ہوگی حتی کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجد بنالیں گے، اور قسطنطنیہ سے آگے جہاد کریں گے، پھر قسطنطنیہ لوٹ آئیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ اُسے تکبیر کے ذریعے تم پر فتح کروائے گا، اُس کا تہائی حصہ خراب ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ تہائی کو جلا دیں گے اور تم باقی تہائی کو ماپ کر تقسیم کرو گے۔

✿.....✿.....✿

۱۳۵۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عمير ابن مالك قال كنا عند عبدالله بن عمرو بن العاص بالأسكندرية يوما فذكروا فتح القسطنطنية وزومية فقال بعض القوم تفتح القسطنطنية قبل رومية وقال بعضهم تفتح رومية قبل القسطنطنية فدعا عبدالله بن عمرو بصندوق له فيه كتاب. فقال تفتح القسطنطنية قبل رومية ثم تغزون رومية بعد القسطنطنية فتفتحونها والا فانا عبدالله من الكاذبين يقولها ثلاث مرات.

۱۳۵۴﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے روایت کی ہے کہ عُمیر ابن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ایک دِن ہم اسکندریہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ لوگوں نے قسطنطنیہ اور روم کی فتح کا ذِکر شروع کیا، بعض لوگوں نے کہا کہ قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا، اور بعض نے کہا روم قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صندوق منگوایا جس میں ایک کتاب پڑی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ کے بعد تم روم سے جہاد کرو گے پھر تم روم فتح کرو گے، اور اگر ایسا نہ ہو تو مَیں عبداللہ جھوٹا ہوں گا، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی۔

✿.....✿.....✿

۱۳۵۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن يزيد بن زياد الأسلمي وكان من الصحابة أن ابن مورق يعني ملك الروم يأتي في ثلثمائة سفينة حتى يرسي بسرسنا

۱۳۵۵﴾ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے روایت کی ہے کہ یزید بن زیاد اسلمی فرماتے ہیں جو کہ صحابہ میں سے ہیں کہ ابن مورق جو کہ روم کا بادشاہ ہوگا وہ تین (300) سو کشتیوں سمیت آئے گا حتی کہ وہ ہمارے سُرس کو گھیر لے گا۔

✿.....✿.....✿

۱۳۵۶. قال ابن لهيعة واخبرني بشير عن عبدالله بن عمرو قال الملحمة والأسكندرية على يدي طبارس بن اسطيان بن الأخرم اذا نزل مركب بالمنارة لم ينتصف النهار حتى

يأتيكم أربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة

۱۳۵۶﴾ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بڑی جنگ اور اسکندریہ کی جنگ طبارس بن اسطیان بن اخرم کے ہاتھوں ہوگی، جب سواری مقامِ منارۃ پہ اُترے گی تو دوپہر سے پہلے تمہارے پاس چار سو (400) سواریاں پھر چار (400) سو سواریاں آجائیں گی جو منارۃ کے پاس پڑاؤ ڈالے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۵۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على أيديهما الملاحم.

۱۳۵۷﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو اُن دونوں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۵۸. قال ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة قال سمعت أبا النجم يقول سمعت أبا ذر رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون من بني أمية رجل أخنس بمصر يلي سلطان فيغلب على سلطانا أو ينزع منه فيفر الى الروم فيأتي بالروم الى أهل الاسلام فذلك أول الملاحم

۱۳۵۸﴾ ابن لہیعہ نے، حضرت کعب بن علقمۃ سے، انہوں نے ابوالنجم سے روایت کی ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنوامیہ کا ایک دھنسی آنکھوں والا مصر کا سلطان ہوگا، اُس کی سلطنت مغلوب ہو جائے گی یا اُس سے چھین لی جائے گی پس وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۵۹. قال ابن لهيعة وحدثني سعيد بن عبدالله المرادي قال سمعت عروة بن أبي قيس يقول ان رجلا من بني أمية لو شئت لعته حتى إذا رؤي بنعته عرف يفر الى الروم من غضبه يغضبها يغلب على سلطانا بمصر أو ينتزع منه فيأتي بالروم اليهم

۱۳۵۹﴾ ابن لہیعہ نے سعید بن عبداللہ المرادی سے روایت کی ہے کہ عروۃ بن ابوقیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: بنوامیہ کا ایک آدمی اگر میں چاہوں تو اُس کے اوصاف بھی بیان کرسکتا ہوں، جب اُسے اِن اوصاف کے ساتھ دیکھا جائے گا تو پہچان لیا جائے گا، وہ روم کی طرف غصہ کی حالت میں فرار ہوگا، اُسے غصہ اِس بات پر آئے گا کہ اُس کی مصر کی بادشاہت مغلوب

ہو جائے گی، یا چھین لی جائے گی، وہ رُوم والوں کو لے کر مصر والوں کی طرف آئے گا۔

٭…٭…٭

۱۳۶۰۔ قال ابن لهيعة وحدثني قيس بن الحجاج قال سمعت خيشما الزيادي يقول سمعت تبيعا يقول وسألته عن رومية فقال اذا رأيت الجزيرة التي بالفسطاط بني فيها سفنا أو قال سفينة خشبها من لبنان وحبالها من ميسان ومساميرها من مريس ثم أمر بجيش فاغزوا فيها لا ينقطع لهم حبل ولا ينكسرلهم عمود فانهم يفتحون رومية ويأخذون تابوت السكنية فيتنازع التابوت أهل الشام وأهل مصر ايهم يردها إلى ايلياء ثم يستهموا عليها فيصيب أهل مصر بسهمهم فيردونها الى ايليا قال وسألته عن القسطنطنية فقال يغزونها رجال يبكون ويتضرعون إلى الله تعالى فإذا نزلوا بها صاموا ثلاثة أيام ويدعون الله ويتضرعون اليه فيهدم الله جانبها الشرقي فيدخلها المسلمون ويبنون فيها المساجد.

۱۳۶۰۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ قیس بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خیثم الزیادی سے سُنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ میں نے تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب تُو فسطاط کے جزیرے کو دیکھے کہ اُس میں کشتیاں بنائی جارہی ہیں، یا فرمایا کہ ایسی کشتی دیکھے جس کی لکڑی لبنان کی ہو اور رسی میسان کی ہو اور اُس کی کیلیں مَریس کی ہوں، پھر ایک لشکر کو حکم دیا جائے گا وہ اُس میں جہاد کریں گے، نہ اُن کی رسی ٹوٹے گی، نہ اُس کا ستون ٹوٹے گا، یہ لشکر روم کو فتح کرے گا، اور تابوت سکینہ لے لے گا، پھر شام اور مصر والے لڑیں گے کہ ان میں کون تابوت کو ایلیاء کی طرف لوٹائے گا، پھر یہ قُرعہ اندازی کریں گے اور قُرعہ مصر کے حصے میں نکلے گا۔ وہ تابوت کو ایلیاء کی طرف لوٹا دیں گے۔ خیثم کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے قسطنطنیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اُس کا جہاد ایسے لوگ کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ زاری کریں گے، جب وہ قسطنطنیہ پہنچیں گے تو تین دن روزے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں گے اور اُس کے سامنے عاجزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کے مشرقی جانب کو منہدم فرمادیں گے، مسلمان اُس میں داخل ہو جائیں گے اور قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے۔

٭…٭…٭

۱۳۶۱۔ قال ابن لهيعة حدثني بكر بن سوادة عن زياد بن نعيم عن ربيعة بن الفارسي قال يسير منكم جيش الى رومية فيفتحونها ويأخذون حلية بيت المقدس وتابوت السكينة والمائدة والعصى وحلة آدم فيؤمر على ذلك غلام شاب فيردها الى بيت المقدس

۱۳۶۱۔ ابن لہیعہ نے، بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے زیاد بن نعیم سے روایت کی ہے کہ ربیعۃ بن الفارسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ایک لشکر روم کی طرف جائے گا اُسے فتح کرے گا اور بیت المقدس کا سونا اور تابوت سکینہ اور مائدہ اور عصا اور آدم علیہ السلام کا جوڑا لے لیں گے، اُس پر ایک نوجوان لڑکے کو امیر بنایا جائے گا وہ ان چیزوں کو بیت المقدس لوٹا دے گا۔

٭…٭…٭

١٣٦٢. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة أن جندبا حدثه عن الحارث بن حرمل قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول لتخفقن جعاب الروم في أزقة ايلياء قال قلت لعبدالله بن عمرو ليس قد اخربت مرة، قال نعم حتى لا يكون لهم من الريف مجرى سكة ،قال يقوم الروم حتى متى يأكل هؤلاء من اطراف ريفكم قال فيقوم خطباؤكم فيقول بعضكم اصبروا واستأخروا عن عدوكم حتى تروا رأيكم ويقول بعضكم تقدموا عليهم حتى يقضي الله بيننا وبينهم فيذهب منكم طائفة ويقبل اليهم طائفة فيقتلون بوادي فيه نهر ماء، فقلت أنا قد عرفت الوادي فليس فيه ماء الا أن به نهرا قال اذا شاء الله أن يظهره اظهره قال فيهزمهم الله، قال فيسيرون لا يزدهم أحد وتغلوا البغال يومئذ غلاء لم تغل قط ولا تغلوا أبدا حتى يبلغوا المدينة وقد ذهب النهار منها بطائفة ويبقى طائفة فيفتحونها ويأخذ كل قوم على جهتهم

١٣٦٢۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے جندب سے روایت کی ہے کہ الحارث بن حرمل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ روم کی جنگی لباسوں کی کھڑکھڑاہٹ ایلیاء کی گلیوں میں ہوگی، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا ایلیاء ایک مرتبہ برباد نہ ہوا؟ فرمایا جی ہاں! اُن کے لئے گلیوں میں چلنے کی جگہ نہ ہوگی۔ روم والے کہیں گے کہ یہ مسلمان کب تک تمہاری پیداوار کے اطراف میں سے کھاتے رہیں گے؟ تمہارے خطباء کھڑے ہوجائیں گے۔ تم میں سے بعض کہیں گے کہ صبر کرو اور اپنے دشمنوں سے پیچھے ہٹو اور تم اپنی رائے کے متعلق خوب سوچ لو، اور تم میں سے بعض کہیں گے کہ بلکہ اُن پر پیش قدمی کرو حتی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور اُن کے درمیان فیصلہ فرمادے، تو تم میں سے ایک جماعت چل پڑے گی اور اُن کی ایک جماعت کا سامنا کرے گی، ایک وادی میں یہ لڑیں گے جس میں پانی کا چشمہ ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اُس وادی کو جانتا ہوں، اُس میں تو پانی نہیں ہے؟ ہاں وہاں پر نہر تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اُس پانی کو ظاہر کرنا چاہے گا تو ظاہر کردے گا، اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ پھر وہ چلیں گے اُن میں سے ایک بھی واپس نہیں کرے گا، اور خچر مہنگے ہوجائیں گے اتنے مہنگے کہ اتنے مہنگے کبھی نہ ہوئے تھے اور نہ کبھی ہوں گے، پھر وہ شہر کے قریب پہنچ جائیں گے، اور دن کے وقت اُن میں سے ایک حصہ چلا جائے گا اور ایک حصہ باقی رہے گا جو روم کو فتح کرے گا اور سب لوگ اپنی اپنی راہ لیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٣٦٣. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن يزيد بن قوذر عن أبي صالح عن تبيع قال الذي يهزم الروم يوم الأعماق هو خليفة الموال

١٣٦٣۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے یزید بن قوذر سے، انہوں نے ابو

صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: وہ شخص جو اعماق کے دن رومیوں کو شکست دے گا وہ عجمیوں کا خلیفہ ہوگا۔

۱۳۶۴. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحي عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن تبيع عن كعب قال ثم يبعث الروم يسالونكم الصلح فتصالحونهم فيومئذ تقطع المرأة الدرب إلى الشام آمنة وتبنى مدينة قيسارية التي بأرض الروم

۱۳۶۴۔ الولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عُمیر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر روم والے تم سے صُلح کی درخواست کریں گے تم اُن سے صُلح کروگے۔ اُس زمانے میں ایک عورت دَرب سے شام تک اَمن کے ساتھ سفر کرے گی اور روم کی سَرزمین پر قیساریہ نامی شہر بنایا جائے گا۔

۱۳۶۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن رجل عن يزيد بن قوذر عن أبي صالح عن تبيع قال بين خراب رودس وبين خروج الهاشمي سبعين سنة

۱۳۶۵۔ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے یزید بن قوذر سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رودس کی بربادی اور ہاشمی کے خروج کے درمیان سَتّر (70) سال کا عرصہ ہوگا۔

۱۳۶۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قبيل عن عبدالله عمرو رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على ايديهما الملاحم

۱۳۶۶۔ رشدین یا ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قُبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو اُن دونوں کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

۱۳۶۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن علي بن الأقمر عن عكرمة أو سعيد بن جبير في قوله تعالى لهم في الدنيا خزي قال مدينة تفتح بالروم.

۱۳۶۷۔ یحییٰ بن الیمان نے سُفیان سے، انہوں نے علی بن قمر سے روایت کی ہے کہ عکرمہ یا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک شہر ہوگا جو روم کی وجہ سے فتح ہوگا۔

۱۳۶۷. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن أبي المثنى الأملوكي عن كعب في قوله تعالى فاذا جاء وعد الآخرة جئنا بكم لفيفا الآية قال سبطان من أسباط بني اسرائيل يقتلون يوم الملحمة العظمى فينصرون الاسلام واهله ثم قرأ كعب وقلنا بعده لبني اسرائيل اسكنوا الأرض فاذا جاء وعد الآخرة جئنا بكم لفيفا الآية

۱۳۶۸﴾ بقیۃ بن الولید اور ابوالمغیرۃ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالمثنی الملوکی سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اِس قول:

﴿فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا﴾

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بنی اِسرائیل کی نسلوں میں سے دو قومیں جنگِ عظیم کے وقت قتل ہوں گی۔ وہ اِسلام اور مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا﴾.

۞۞۞

۱۳۶۹. حدثنا ابو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال في فلسطين وقعتان في الروم تسمى احداهما القطاف والأخرى الحصاد

۱۳۶۹﴾ ابوالمغیرۃ نے بشیر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلسطین میں فرمایا کہ: روم میں دو واقعے ہوں گے۔ اُن میں سے ایک کا نام "قطاف" اور دوسرے کا نام "حصاد" ہوگا۔

۞۞۞

۱۳۷۰. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن محمد بن عبدالرحمن عن أبي الغيث عن أبي هريرة قال يفتحون رومية حتى يعلق أبناء المهاجرين سيوفهم رومية فيقفل القافل من القسطنطنية فيرى أنه قد قفل.

۱۳۷۰﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے ابوالغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ روم کو فتح کریں گے حتیٰ کہ مہاجرین کے بیٹے اپنی تلواروں کو رومیوں پر لٹکائیں گے، پھر جانے والا قافلہ قسطنطنیہ سے جائے گا۔

۞۞۞

۱۳۷۱. قال ابن عياش وحدثني سعيد بن يزيد العبسي عن عبدالملك بن عمير قال سمعت الحجاج بن يوسف يقول حدثني من سمع كعبا يقول لولا من برومية من الخلق لسمع لمرر الشمس في السماء جرا كجر المنشار

۱۳۷۱﴾ ابن عیاش نے، سعید بن یزید الحمصی سے روایت کی ہے کہ عبدالملک بن عُمیر فرماتے ہیں کہ: مَیں نے الحجاج بن یوسف سے سُنا وہ کہتے تھے مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم میں جو مخلوق ہے وہ نہ ہوتی تو آسمان میں سورج کے چلنے کی آواز سُنائی دیتی، ایسی آواز ہوتی جیسے آری کے چلنے کی ہوتی ہے۔

٭......٭......٭

۱۳۷۲. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وابو المغيرة عن ابى بكر بن ابى مريم عن ابى الزاهرية وضمرة بن حبيب قالا تجلب الروم عليكم في البحر من رومية إلى رمانية فيحلون عليكم بساحلكم بعشرة آلاف قلع فيسكنون ما بين وجه الحجر الى يافا وينزل جدهم وجماعتهم بعكا فينفر أهل الشام الى مواخيرهم فيقلوا فيبعثون الى أهل اليمن فيستمدونهم فيمدونهم بأربعين ألفا حمائل سيوفهم المسد فيسيرون حتى يحلوا بعكا وبها حد القوم وجماعتهم فيفتح الله لهم فيقتلونهم ويتبعونهم حتى يلحق من لحق منهم بالروم ويقتلون من سواهم وهم الذين يحضرون الملحمة الكبرى بالعمق فيجتمع أهل النصرانية جميعا من أهل الشام حتى لا يبقى منهم احد الا مد أهل العمق ويسير اليهم المسلمون حدهم وجماعتهم أهل اليمن الذين قدموا الى عكا فيقتتلون قتالا شديدا ويسلط الحديد فلا تجبن يومئذ حديدة فيقتل من المسلمين الثلث ويلحق بالعدو منهم كثرة وتخرج منهم طائفة فمن خرج من عسكر المسلمين تاه فلم يزل تائها حتى يموت فمن جبن من المسلمين يومئذ أن يخرج فليضطجع على الأرض ثم ليأمر باكافة فليوضع عليه ولتوضع عليه جوالیقه من فوق الاكاف ثم يتداعى الناس الى الصلح فيقولون يلحق أهل اليمن بيمنهم ويلحق قيس ببدوهم فيقوم المحررون فيقولون فنحن الى نلحق أنلحق بالكفر فيقوم رئيس المحررين ثم يحرض قومه فيحمل على الروم فيضرب هامة رئيسهم بالسيف حتى يفلق هامته ويشتعل القتال وينزل الله الفتح عليهم فيهزمهم الله فيقتلون في كل سهل وجبل حتى ان الرجل منهم ليستتر بالشجر والحجر فيقول ايا مؤمن هذا كافر خلفي فاقتله.

۱۳۷۲﴾ بقیۃ بن الولید اور الحکم بن نافع اور ابوالمغیرۃ نے، ابوبکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ ابوالزاہریۃ اور ضمرۃ بن حبیب فرماتے ہیں کہ: روم تم پر سمندری راستے سے رومانیہ کی طرف آئے گا۔ وہ اپنے دس ہزار (10) بادبانی جہاز تمہارے ساحل پر لنگر انداز کرے گا۔ وہ جہاز وَجۃ الحجر سے مقام یافا تک رہیں گے، اور اُن کے اُمراء اور جماعت مقام عکا میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر شام والے اپنے پچھلوں کی طرف چلے جائیں گے لیکن وہ کم ہوں گے۔ وہ یمن والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے۔ یمن والے چالیس (40) ہزار مجاہدین کے ساتھ اُن کی مدد کریں گے، جن کے تلواروں کی نیام کھجور کی ہوگی۔ یہ لوگ

چلیں گے اور مقامِ عکا جہاں پر کفار کی جماعت ہوگی، اُن پر حملہ کردیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دے گا۔ مسلمان اُنہیں قتل کریں گے اور اُن کا پیچھا کریں گے۔ جو اُن میں سے روم کے ساتھ مل سکے گا۔ وہ تو روم کے ساتھ مل جائے گا باقی سب قتل کردیئے جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنگِ عظیم میں مقامِ عُمق پر حاضر ہوں گے، پھر پورے شام سے عیسائی جمع ہوجائیں گے اور عُمق والوں کی مدد کریں گے، مسلمان اُن کی طرف بڑھیں گے۔ مسلمانوں کا اگلا دستہ اور جماعت یمن والے ہوں گے، وہ جو کہ مقامِ عکا گئے ہوں گے، پس یہ اِنتہائی سخت جنگ لڑیں گے، اور بعض کا لوہا بعض پر مُسلط کردیا جائے گا۔ اُس دِن لوہا نرم نہ ہوگا۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی تعداد شہید ہوجائے گی۔ بڑی تعداد مسلمانوں میں سے دُشمن سے جاملے گی اور ایک جماعت مسلمانوں کی نکل جائے گی۔ جو مسلمانوں کے لشکر سے پریشان ہوکر نکلا وہ مرنے تک پریشان رہے گا۔ مسلمانوں میں سے جو بزدل ہوگا اُسے چاہئے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے پھر اُسے چاہئے کہ وہ پالان کے متعلق حکم دے تو اُس کے اوپر پالان رکھ دیا جائے اور اُس پالان کے اُوپر ٹاٹ رکھ دیا جائے۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو صُلح کی دعوت دیں گے۔ اور کہیں گے کہ یمن والے یمن چلے جائیں اور قبیلہ قیس والے اپنے دیہاتوں میں چلے جائیں۔ اُس وقت آزاد کردہ غلام کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم کہاں جائیں؟ کیا ہم کافروں سے جاملیں؟ پھر آزاد کردہ غلاموں کا سَردار کھڑا ہوگا۔ وہ اپنی قوم کو اُبھارے گا اور روم پر حملہ کردے گا۔ تلوار سے اُن کے سَردار کی کھوپڑی پر مارے گا اور اسے پھاڑ ڈالے گا۔ جنگ بھڑک اُٹھے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فتح اُتارے گا اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ کفار ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں قتل کئے جائیں گے، حتی کہ اُن میں سے ایک آدمی درخت اور پتھر کی آڑ لے گا تو وہ کہے گا کہ اے مؤمن! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہے اِسے قتل کردے۔

٭٭٭

۱۳۷۳. حدثنا بقية والحكم عن صفوان عن مهاجر الأزدي عن تبيع عن كعب قال طوبى يوم الملحمة العظمى لحمير والحمراء والله ليعطينهم الله الدنيا والآخرة وإن كره الناس

۱۳۷۳۔ بقیۃ اور الحکم نے، صفوان سے، انہوں نے مہاجر ازدی سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم کے دِن قبیلۂ حمیر اور حمراء کے لئے خوشخبری ہے، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اُنہیں دُنیا اور آخرت دے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار گزرے۔

٭٭٭

۱۳۷۴. حدثنا عبدالقدوس عن أبي دوس اليحصبي قال سمعت خالد بن معدان يقول ليخرجنكم من الشام كفرا كفرا وليجرين خاتمهم أربعين يوما يعني البريد

۱۳۷۴۔ عبدالقدوس کہتے ہیں کہ ابودوس یحصبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن معدان کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: ضرور تم کفر کرتے ہوئے شام سے نکالے جاؤ گے، اور ضرور اُن کفار کی مُہر چالیس (40) دِن تک چلے گی۔

٭٭٭

۱۳۷۵. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عقيل بن مدرك عن يونس بن سيف

الخولاني قال تصالحون الروم صلحا آمنا حتى تغزوا أنتم وهم الترک وكرمان فيفتح الله لكم فتقول الروم غلب الصليب فيغضب المسلمون فينحازون وينحازون فيقتتلون قتالا شديدا عند مرج ذي تلول ثم يفتح الله لكم عليهم ثم تكون الملاحم بعد ذلک

۱۳۷۵﴾ ابوالمغیرۃ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عقیل بن مُدرک سے روایت کی ہے کہ یونس بن سیف الخولانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم روم کے ساتھ اَمن والی صُلح کرو گے، تم اور وہ تُرک اور کرمان کے ساتھ لڑو گے، اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے، رومی کہیں گے کہ صلیب غالب آ گئی، مسلمانوں کو غصہ آئے گا تو وہ اِن کو بُرا بھلا کہیں گے۔ یہ اُنہیں بُرا بھلا کہیں گے۔ پھر مقام "مَرج ذِی تَلُول" کے پاس سخت جنگ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اُن پر فتح دے گا۔ پھر اِس کے بعد اور جنگیں ہوں گی۔

* * *

۱۳۷۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن ذي مخبر ابن أخي النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصالحون الروم عشر سنين صلحا آمنا يوفون لكم سنتين ويغدرون في الثالثة أو يفون أربعا ويغدرون في الخامسة فينزل جيش منكم في مدينتهم فتنفرون أنتم وهم الى عدو من ورائهم فيفتح الله لكم فتنصرون بما أصبتم من أجر وغنيمة فينزلون في مرج ذي تلول، فيقول قائلكم الله غلب ويقول قائلهم الصليب غلب فيتداولنها ساعة فيغضب المسلمون وصليبهم منهم غير بعيد فيثور المسلم إلى صليبهم فيدقه فيثورون الى كاسر صليبهم فيضربون عنقه فتثور تلک العصابة من المسليمن الى أسلحتهم ويثور الروم الى أسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلک العصابة من المسلمين فيستشهدون فيأتون ملكهم فيقولون قد كفيناک حد العرب وبأسهم فماذا تنتظر فيجمع لكم حمل امرأة ثم يأتيكم في ثمانين غاية تحت كل غاية اثنا عشر الفا.

۱۳۷۶﴾ ضمرۃ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ذی مُخبر (جو کہ نجاشی کے بھتیجے ہیں) نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ تم رومیوں کے ساتھ دس (10) سال کے لئے امن والی صُلح کرو گے۔ وہ دو (۲) سال پورا کریں گے اور تیسرے سال معاہدہ توڑ دیں گے یا چار (4) سال وہ صُلح پوری کریں گے اور پانچویں (5) سال معاہدہ توڑ دیں گے، تم میں سے ایک لشکر اُن کے شہروں میں اُترے گا۔ تم اور وہ اُن سے آگے اُو دُشمن کی طرف جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ تمہاری مدد کی جائے گی۔ تم اَجر اور غنیمت پاؤ گے۔ وہ سب مَرج ذِی تَلُول میں اُتریں گے، تم میں سے کہنے والا کہے گا، اللہ تعالیٰ غالب آ گیا، اور رومیوں میں سے ایک شخص کہے گا: صلیب غالب آ گئی، ایک گھنٹہ تک لوگ یہ بحث کریں گے۔ ایک مسلمان ان کی صلیب کی طرف اُٹھے گا اور اُن کی صلیب کو توڑ ڈالے گا، وہ صلیب کے توڑنے والے کی طرف اُٹھیں گے اور اُس کی گردن ماردیں گے، پس مسلمانوں کی وہ جماعت اپنے اَسلحہ کی طرف دوڑے گی اور رومیوں کی جماعت اپنے

اَسلحہ کی طرف اور دونوں لڑیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اُس جماعت کو عزت دیں گے، اور وہ شہید ہو جائے گی، اور رومی اپنے بادشاہ کے پاس آ کر کہیں گے کہ ہم آپ کے لئے عرب کے لشکر اور اُن کی جنگ کے لئے کافی ہیں، آپ کس چیز کا انتظار کرتے ہیں؟ وہ بادشاہ ایک عورت کے حمل کی مُدّت کے برابر تمہارے مقابلے کے لئے لشکر جمع کرے گا، پھر وہ تمہاری طرف اسّی (80) جھنڈوں کے ساتھ آئے گا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

١٣٧٧. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن المفرح بن محمد وشريح ابن عبيد عن كعب قال لولا ثلاث لأحببت ألا أحيا احداهن الملحمة العظمى فإن الله تعالىٰ يحرم فيها يومئذ على كل حديدة أن تجبن ولو ضرب رجل بسفود لقطع والأخرى لولا أن اشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار وهوان كبير.

۱۳۷۷﴿ ابو ایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے المفرح بن محمد اور شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں چاہتا کہ میں زندہ نہ رہتا، اُن میں سے ایک جنگِ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ اُس جنگ میں اُس دِن ہر لوہے پر بُزدلی کو حرام کردے گا، اگر ایک آدمی زنگ لگی تلوار سے بھی مارے گا تو وہ بھی کاٹے گی، اور دوسری چیز کہ اگر میں کُفر کے شہر کی فتح کے وقت حاضر نہ ہوتا اور اُس کی فتح سے پہلے بڑی ذِلّت اور رُسوائی ہوگی۔

○ ○ ○

١٣٧٨. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن علي بن رباح قال بينما عبدالله بن عمرو في مزرعته بالعجلان الى جانب قيسارية فلسطين إذ مربه رجل مغبر على فرسه مستلما في سلاحه يخبره أن الناس قد فزعوا يرجو أن يشهد ملحمة قيسارية فقال ان ذلک ليس في زماني ولا زمانک حتى ترى رجلا من أبناء الجبابذة بمصر يغلب على سلطانه فيفر إلى الروم فيجيء بالروم فذلک أول الملاحم.

۱۳۷۸﴿ الولید نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ علی بن رباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کھیتوں میں تھے جو کہ فلسطین کے قیساریہ کے ایک جانب مقام مَجْلانَ میں تھے، اس دوران ایک شخص اپنے گھوڑے پر سوار غُبار اُڑاتا ہوا اَسلحہ تھامے ہوئے گُزرا۔ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ لوگ ڈرے ہوئے ہیں، اور اُنہیں یہ خدشہ ہے کہ قیساریہ کی جنگ ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ جنگ میرے اور تیرے زمانے میں نہ ہوگی، تو جابروں کی اَولاد میں سے ایک شخص کو دیکھے گا کہ وہ مصر کا اَمیر ہے اور اُس کی سلطنت مغلوب ہوگئی ہے، اور وہ روم کی طرف بھاگے گا، پھر وہ رومیوں کے ساتھ آئے گا، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

١٣٧٩. حدثنا الوليد وأبو المغيرة عن ابن عياش عن إسحاق ابن أبي فروة عن يوسف بن سليمان عن جدته ميمونة عن عبدالرحمن بن سنة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقول والذي نفسي بيده ليأرزن الإيمان إلى ما بين المسجدين كما تأرز الحية الى حجرها وليحازن الإيمان المدينة كما يحوز السيل الدمن فبيناهم على ذلک استغاثت العرب بأعرابها فخرجوا في مجلبة لهم كصالح من مضى وخير من بقى فاقتتلوا هم والروم فتقلب بهم الحروب حتى يردوا عمق أنطاكية فيقتتلون بها ثلاث ليال فيرفع الله النصير عن كل الفريقين حتى تخوض الخيل في الدم إلى ثننها وتقول الملائكة أي رب ألا تنصر عبادک، فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيستشهد ثلث ويصبر ثلث ويرجع ثلث شاكا فيخسف بهم، قال فتقول الروم لن ندعكم إلا أن تخرجوا الينا كل من كان أصله منا، فيقول العرب للعجم الحقوا بالروم فتقول العجم أنكفر بعد الايمان فيغضبون عند ذلک فيحملون على الروم فيقتتلون فيغضب الله عند ذلک فيضرب بسيفه ويطعن برمحه، قيل يا عبدالله بن عمرو ما سيف الله ورمحه؟ قال سيف المؤمن ورمحه حتى يهلكوا الروم جميعا فما يفلت الا مخبر ثم ينطلقون الى أرض الروم فيفتتحون حصونها ومدائنها بالتكبير حتى يأتوا مدينة هرقل فيجدون خليجها بطحاء ثم يفتتحونها بالتكبير يكبرون تكبيرة فيسقط أحد جدرها ثم يكبرون أخرى فيسقط جدار آخر ويبقى جدارها البحري لا يسقط ثم يستجيرون إلى رومية فيفتتحونها بالتكبير ويتكايلون يومئذ غنائهم كيلا بالغرائر، إلا أن الوليد لم يذكر جدته

۱۲۷۹۔ الولید اور ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اسحاق ابن ابوفروۃ سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، انہوں نے اپنی دادی میمونہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ایمان دو مسجدوں کے درمیان سمٹ آئے گا، جیسے کہ سانپ اپنی بل میں لوٹ آتا ہے، اور ایمان مدینہ میں بہے گا جیسا کہ سیلاب چیزوں کو بہا لے جاتا ہے، اِس وقت عرب والے اپنے دیہات والوں سے مدد مانگیں گے، پس وہ نکلیں گے جیسے گزرے ہوئے لوگوں میں نیک لوگ اور وہ بقیہ لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے۔ وہ اور رومی لڑیں گے۔ جنگ اُن کی وجہ سے پلٹ جائے گی حتی کہ وہ عُمق انطاکیہ میں چلے جائیں گے، وہاں پر وہ تین رات تک لڑتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ دونوں فریقین سے مدد کو اُٹھالیں گے حتی کہ گھوڑا بھی اپنے کُھر تک خون میں ڈوبا ہوا ہوگا اور فرشتے کہیں گے کہ اے رَبّ! کیا تُو اپنے بندوں کی مدد نہیں کرتا۔ ارشاد ہوگا اُن کے شہداء زیادہ ہونے دو، پھر مسلمانوں میں سے ایک تہائی جماعت شہید ہو جائے گی، ایک تہائی جمی رہے گی اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے لوٹ جائے گی، تو وہ زمین میں دھنس جائے گی، روم والے کہیں گے کہ ہم تمہیں ہرگز نہ چھوڑیں گے جب تک تم اُن لوگوں کو ہمارے حوالے کر دو جن کا نسب ہم سے ہے، عرب والے عجمیوں سے کہیں گے کہ روم چلے جاؤ۔ اہل عجم کہیں گے کہ کیا ہم ایمان لانے کے بعد کفر کریں گے۔ پھر وہ ناراض ہوں گے اور روم پر حملہ کر کے لڑیں گے۔ اِس وقت اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ وہ اپنی تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ مارے گا، عرض کیا گیا اے

عبداللہ بن عمرو! اللہ تعالیٰ کی تلوار اور اُس کا نیزہ کیا ہے؟ فرمایا مؤمن کی تلوار اور مؤمن کا نیزہ۔ وہاں روم والے سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے اور سوائے خبر دینے والے کے کوئی نہ بچ پائے گا، پھر مسلمان روم کی طرف روانہ ہوں گے اُس کے قلعوں کو اور شہروں کو تکبیر کے ذریعے فتح کریں گے، اور وہ ہرقل کے شہر پہنچ جائیں گے، پس وہ "مُقامِ بطحاء" کو رُکاوٹ پائیں گے، پھر اُسے بھی تکبیر کے ساتھ فتح کریں گے، وہ ایک آواز میں تکبیر کہیں گے تو اُس کی ایک دیوار گر جائے گی۔ پھر وہ دوسری تکبیر کہیں گے تو دُوسری دیوار بھی گر جائے گی، اور سمندری دیوار اُس کی باقی رہے گی وہ نہیں گرے گی۔ پھر وہ رومیوں پر حملہ کردیں گے اور تکبیر کے ساتھ روم کو فتح کردیں گے، اور اُس دن مالِ غنیمت کو ماپ کر ڈھالوں کے ذریعے تقسیم کریں گے۔

٭٭٭

۱۳۸۰. حدثنا عبدالقدوس وابن كثير بن دينار عن ابن عياش عن يحي بن ابي عمرو الشيباني عن سعيد بن جابر قال له رجل من آل معاوية ألا تقرأ صحيفة من صحف اخيک كعب، قال فطرح الى صحيفة مكتوب فيها قل لصور مدينة الروم وهي تسمى بأسماء كثيرة قل لصور بما عتت عن امري وتجبرت بجبروتک تباري جبروتک جبروتي وتمثلين فلكک بعرشي لأبعثن عليک عبادي الأميين وولد سبأ أهل اليمن الذين يردون الذكر كما ترد الطير الجياع اللحم وكما ترد الغنم العطاش الماء ولأنزعن قلوب اهلک ولأشدن قلوبهم ولأجعلن صوت أحدهم عند الباس كصوت الأسد يخرج من الغابة فيصيح به الرعاة فلا تزده أصواتهم الا جراة وشدة ولأجعلن حوافر خيولهم كالحديد على الصفا ليدرک يوم الباس ولأشدن أوتار قسيهم ولأتركنک جلحاء للشمس ولأتركنک لا ساكن لک الا الطير والوحش ولأجعلن حجارتک كبريتا ولأ جعلن دخانک يحول دون طير السماء ولأسمعن جزائر البحر صوتک في وعيد كثير،م يحفظه كله

۱۳۸۰۔ عبدالقدوس اور ابن کثیر بن دینار نے ابن عیاش سے، انہوں نے یحیٰ بن ابو عمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ سعید بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اُنہیں ایک آدمی جو آلِ معاویہ میں سے تھا اُس نے کہا: کیا تُو اپنے بھائی کے صحیفوں میں سے کوئی صحیفہ نہیں پڑھتا؟ تو اُس نے مجھے ایک صحیفہ دیا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ روم کے شہر کی صورتوں کو کہہ دو جن کے نام بہت سارے ہیں، اور اُن صورتوں سے کہہ دو جو میرے حکم سے سرکشی کرتے ہیں، اور تیرے پرورِدگار کے عظمت وقوت کی طرح وہ اپنی قوت اور طاقت ظاہر کرتے ہیں" اور تیری چھت کی میرے عرش کے ساتھ مثال دیتے ہیں، کہ میں ضرور تجھ پر اپنے اَن پڑھ بندوں کو بھیجوں گا، اور اہلِ یمن میں سے صباء کی اَولاد کو بھیجوں گا، جو مُردوں پر ایسے جا پڑتے ہیں، جیسے بھوکا پرندہ گوشت پر یا جیسے بھوکی بکری پانی پر جا پڑتی ہے، اور میں تیرے رہنے والوں کے دلوں کو نکال لوں گا اور اُن کے دِلوں کو سخت کردوں گا، لڑائی کے وقت اُن میں سے ہر ایک کی آواز اُس شیر کی طرح کردوں گا جو جنگل سے نکلا ہو، اُس کی آواز کی وجہ سے چرواہے شور کرنے لگیں گے،

اور ان چرواہوں کی آوازوں کی وجہ سے اُس کی جرأت اور شِدّت اور زیادہ ہو جائے گی، اور مَیں اُن کے گھوڑوں کے کھروں کو چٹان پر لوہے کی طرح کر دوں گا، تا کہ وہ جنگ کے دِنوں کو دیکھیں، اور مَیں اُن کے کمانوں کے تاروں کو سخت کر دوں گا، اور مَیں تجھے سورج کے لئے جھلستا ہوا چھوڑ دوں گا، اور مَیں تجھے ایسا کر دوں گا کہ تجھ میں کوئی رہنے والا زندہ نہ بچے گا، سوائے پرندوں کے اور وحشی جانوروں کے، اور مَیں تیرے پتھر گندھک بنا دوں گا، اور مَیں تیرا دُھواں کو ایسا کر دوں گا کہ وہ آسمان کے پرندے سے اِس طرف حائل ہوگا، اور مَیں تیرے سمندروں کے جزیروں کو تیری آواز سُناؤں گا، اِس قسم کی بہت ساری وعیدیں اُس میں لکھیں تھی جو اُسے پوری یاد نہیں ہیں۔

✿ ✿ ✿

١٣٨١. قال ابن عياش وحدثني اسحاق بن أبي فروة عن أبي سلمة الحضرمي عن عبدالله بن عمرو قال أفضل الشهداء عند الله تعالى شهداء البحر و شهداء أعماق أنطاكية وشهداء الدجّال

۱۳۸۱﴾ ابن عیاش نے، اسحاق بن ابو فروۃ سے، انہوں نے ابوسلمۃ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اَفضل شہید سمندر کے شہید، اِنطاکیہ کے اعماق کے شہید، اور دجّال کے شہید ہیں۔

✿ ✿ ✿
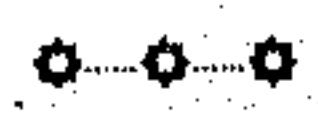
١٣٨٢. حدثنا بقية عن محمد بن الوليد الزبيدي عن راشد بن سعد عن كعب قال إن قبور شهداء الملحمة العظمى لتضيء في قبور شهداء من قبلهم.

۱۳۸۲﴾ بقیہ نے، محمد بن الولید الزبیدی سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ عظیم کے شہداء کی قبریں روشن ہوں گی، وہ اپنے سے پہلوں کے شہداء کی قبروں میں ہوں گے (یعنی اُن جیسا ثواب پائیں گے)۔

✿ ✿ ✿
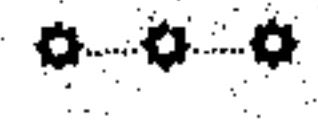
١٣٨٣. حدثنا بقية عن عبدالقدوس عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال ان أنا شهدت يوم الملحمة الكبرى لم آسَ على ما فاتني قبله ولا أبالي الا أبقى بعده وقتال يوم الملحمة العظمى أعظم من قتال الدجال وذلك لأنه يكون مع الدجال سيف واحد ومع أصحاب الملحمة سيوف والسيوف الأمم.

۱۳۸۳﴾ بقیہ نے عبدالقدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شُریح ابن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر مَیں جنگِ عظیم میں حاضر ہوا تو اُس سے پہلے جو چیزیں مجھ سے گم ہو گئی ہیں مجھے اُن پر حسرت نہ ہوگی، اور اگر مَیں اُس کے بعد باقی نہ رہا تو مجھے اُس کی پرواہ نہیں ہے۔ جنگِ عظیم کے دِن جہاد کرنا دجّال کے خلاف جہاد کرنے سے بڑا ہے، اِس لئے کہ دجّال کے پاس ایک تلوار ہوگی اور جنگِ عظیم کے سپاہیوں کے پاس بہت ساری تلواریں ہوں گی۔ (تلواروں سے مُراد قومیں ہیں)۔

✿ ✿ ✿

۱۳۸۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبدالله بن دينار عن كعب قال ان لله تعالى في الروم ثلاث ذبائح أولهن اليرموك والثانية فينقس يعني التمرة وهي حمص والثالثة الأعماق

۱۳۸۴﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روم میں تین مرتبہ ذبح ہونا واقع ہوگا، پہلی مرتبہ یرموک میں، دوسری مرتبہ فینقس یعنی تمرۃ میں جو کہ حمص ہے، اور تیسری مرتبہ اعماق میں۔

۞۞۞

۱۳۸۵. حدثنا أبو المغيرة عن عتبة بن ضمرة عن أبيه عن أبي هزان عن كعب قال لا تفتح القسطنطنية حتى تفتح كليتها قيل وما كليتها قال عمورية

۱۳۸۵﴾ ابوالمغیرۃ نے عتبۃ بن ضمرۃ سے وہ اپنے والد سے، وہ ابوہزان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتی کہ اُس کے گُردے فتح نہ ہوجائیں، عرض کیا گیا: قسطنطنیہ کے گُردے کیا ہیں؟ فرمایا عموریہ۔

۞۞۞

۱۳۸۶. قال أبو المغيرة حدثني بشير بن عبدالله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال لا تفتح القسطنطنية حتى يفتح نابها قيل وما نابها قال عمورية قال وأخبرني أبو بكر عن كعب مثله الا أنه قال كلبها.

۱۳۸۶﴾ ابوالمغیرۃ نے، بشیر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتی کہ اُس کی کچلی کے دانت فتح نہ ہوجائیں، عرض کیا گیا کہ اُس کے دانت کیا ہیں؟ فرمایا عموریہ ابوبکر نے کعب سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے مگر اُس میں دانت کی جگہ کُتے کا ذکر ہے۔

۞۞۞

۱۳۸۷. حدثنا بن الوليد وأبو المغيرة عن عمر بن عمرو الأحموسي عن أبيه عن تبيع عن كعب قال عمورية كلبة القسطنطنية من أجل أنها تهار دونها.

۱۳۸۷﴾ ہمیں بیان کیا ہے ولید اور ابوالمغیرۃ نے، عمر بن عمرو احموسی سے، وہ اپنے والد سے، وہ تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: عموریہ قسطنطنیہ کی کُتیا ہے، اس لئے کہ وہ اس سے پہلے اُس کی حفاظت کرے گی۔

۞۞۞

۱۳۸۸. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال ما احب أن أبقى بعد فتح مدينة هرقل إن أبواب الشر تفتح حينئذ ورب هوان وصغار مع فتحها

۱۳۸۸﴾ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ پسند نہیں کہ ہرقل کے شہر کی فتح ہونے کے بعد میں زندہ رہوں، شہر کے دروازے اُس وقت کھول دیئے جائیں گے، اُس کی فتح کے ساتھ ساتھ بہت ساری رُسوائیاں اور ذلتیں بھی ہوں گی۔

١٣٨٩. قال شريح فحدثني جبير بن نفير قال قال لنا أبو الدرداء رضي الله عنه ولا تستعجلون بفتح مدينة هرقل فرب هوان وصغار عند فتحها

۱۳۸۹﴾ شریح کہتے ہیں کہ جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا کہ: تم ہرقل کے شہر کی فتح کے متعلق جلد بازی نہ کرو اس لئے کہ اس کی فتح کے ساتھ بہت ساری ذلتیں اور رسوائیاں بھی ہیں۔

✿...✿...✿

١٣٩٠. حدثنا بقية عن أبي سبأ عتبة بن تميم عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال اذا أبق رجل من قريش الى القسطنطنية فقد حضر أمرها وامير الجيش الذي يفتح القسطنطنية ليس بسارق ولا زان ولا غال والملاحم على يدي رجل من آل هرقل

۱۳۹۰﴾ بقیۃ نے ابوسبا عتبہ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قریش کا ایک آدمی قسطنطنیہ کی طرف بھاگ جائے گا تو قسطنطنیہ کا معاملہ شروع ہو جائے گا، قسطنطنیہ کو فتح کرنے والے لشکر کا امیر ایسا شخص ہوگا، جو نہ چور ہوگا نہ زانی اور نہ خیانت کرنے والا، اور بڑی جنگیں ہرقل کی اولاد میں سے ایک شخص کے ہاتھوں ہوں گی۔

✿...✿...✿

١٣٩١. حدثنا بقية و أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن كعب قال تفتح على يدي رجل من بني هاشم قالا جميعا وأخبرنا صفوان عن شريح وأبي المثنى الأملوكي عن كعب قال تفتح على يدي ولد سبأ وولد قادر فلم يذكر بقية أبا المثنى وقال بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي المثنى عن كعب الذي تكون على يديه الملاحم رجل من أهل هرقل يقال له طبر يعني طبارة.

۱۳۹۱﴾ بقیۃ اور ابوالمغیرۃ نے، ابوبکر سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ شخص کہ جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی وہ ہرقل کے گھرانے میں سے ہوگا، جسے طبر یعنی طبارۃ کہا جاتا ہوگا۔

✿...✿...✿

١٣٩٢. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن المهاجرين بن حبيب قال قال رسول الله ﷺ الخامس من آل هرقل الذي يقال له طبر على يديه تكون الملاحم.

۱۳۹۲﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ المہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے پانچویں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، جس کا نام "طبر" ہوگا۔

✿...✿...✿

١٣٩٣. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير قال تفتحون

الكفر بالتكبير يضع الله تعالى لهم كل يوم ثلث حائطها في ثلاثة أيام فبيناهم كذلك يأتيهم خبر الدجال فلا يفزعنكم ذلك فانه كذب فاحتملوا من غنيمتها.

۱۳۹۳﴾ ابوالمغیرۃ نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو الزاہریۃ سے جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: تم لوگ کُفر کے شہر کو تکبیر کے ذریعہ فتح کرو گے، اللہ تعالیٰ ہر روز اُن کی دیواروں میں ایک تہائی گراتے جائیں گے، تین دِنوں میں اُن کی دیواریں گر جائیں گی۔ مجاہدین قسطنطنیہ کی فتح میں ہوں گے کہ اُن کے پاس دجّال کی اِطلاع آئے گی۔ یہ اِطلاع تمہیں نہ ڈرائے اِس لئے کہ یہ جھوٹی ہوگی۔ لہٰذا قسطنطنیہ کے مالِ غنیمت میں سے خوب مال اُٹھالو۔

○ ○ ○

۱۳۹۴. وقال وأخبرنا بشير بن عبدالله بن يسار قال سمعت عبدالله بن بسر المازني يقول اذا أتاكم خبر الدجال وأنتم فيها فلا تدعوا غنائمكم فان الدجال لم يخرج.

۱۳۹۴﴾ ابومغیرہ نے بشیر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے عبداللہ بن بسر المازنی سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس دجّال کے متعلق اِطلاع آئے اور تم قسطنطنیہ میں ہوں تو اپنے مالِ غنیمت کو نہ چھوڑنا! اِس لئے کہ دجّال ابھی ظاہر نہیں ہوا ہوگا۔ (یعنی دجال کے آنے کی خبر جھوٹی ہوگی)

○ ○ ○

۱۳۹۵. قالوا وأخبرنا صفوان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن أبي ثعلبة الخشني قال اذا كان بين الدرب والعريش مادبة أهل بيت واحد فقد دنا فتح القسطنطنية

۱۳۹۵﴾ ہم سے صفوان نے انہوں نے ابو الزاہریۃ سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ابوثعلبۃ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دُرَب اور عریش کے درمیان ایک ہی گھر والوں کا دسترخوان ہو تو قسطنطنیہ کی فتح قریب ہوگی۔

۱۳۹۶. حدثنا الوليد وبقية بن الوليد وأبو المغيرة والحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالك الأشجعي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة السادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر فيسيرون اليكم على ثمانين غاية، قلت وما الغاية قال الراية تحت كل راية اثنا عشر الفا

۱۳۹۶﴾ الولید اور بقیۃ بن الولید اور ابوالمغیرۃ اور الحکم بن نافع نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: چھٹا فتنہ صُلح ہوگی، تمہارے اور (انگریزوں) کے درمیان، پھر وہ تمہاری طرف اَسّی (80) نشانات لے کر آئیں گے، مَیں نے عرض کیا کہ نشانات کیا ہیں؟ فرمایا جھنڈے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (12) کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۷. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي المثنى عن كعب قال الذي تكون على يديه الملاحم من آل هرقل يقال له طبر يعني طبارة.

۱۳۹۷﴾ ابوایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ابوالمثنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہرقل کی اولاد میں سے طبر یعنی طبارہ نامی شخص کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

۱۳۹۸. حدثنا أبو حيوه شريح بن يزيد الحضرمي عن سعيد بن عبدالعزيز عن اسماعيل بن عبيدالله قال حدثني ميسرة أن أبا الدرداء حدثه بهذا الحديث لتخرجن منها كفرا كفرا قال أبو الدرداء أو لم يقل الله عزوجل ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون وهل الصالحون الا نحن.

۱۳۹۸﴾ ابوحیوہ شریح بن یزید الحضرمی نے، سعید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے اسماعیل بن عبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ مجھے میسرۃ نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ: تم شام سے کفر کی حالت میں ضرور نکالے جاؤ گے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ۝﴾

اور صالحین تو ہم ہی ہیں۔

۱۳۹۹. حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس عبدالرحمن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو قال ينهزم يوم الملحمة الثلث من المسلمين وأولئك شرار البرية عندالله

۱۳۹۹﴾ الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ابواعیس عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم کے دن مسلمانوں کی ایک تہائی شکست کھائے گی، اور یہ مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

۱۴۰۰. حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن رجل عن عبدالرحمن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو قال اذا عبدت ذو الخلصة صنم كان لدوس في الجاهلية كان ظهور الروم على الشام.

۱۴۰۰﴾ الولید نے الحارث بن عبیدۃ سے، انہوں نے ایک راوی سے عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ذوالخلصہ کی عبادت کی جائے گی جو کہ قبیلۂ دوس کا ایام جاہلیت میں "بت" تھا تب روم والے شام پر حملہ کریں گے۔

۱۴۰۱. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن كعب قال يا معشر قيس أحبي يمنا ويا معشر اليمن أحبي قيسا فيوشك أن لا يقتل على هذا الدين غير كما قال

الأوزاعي بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قيس فرسان الناس يوم الملاحم واليمن رحا الاسلام.

۱۴۰۱۔ الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابو کثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اَے قبیلہ قیس کے لوگو! یمن سے محبت کرو! اور اَے یمن کے لوگو! قبیلۂ قیس سے محبت کرو! قریب ہے کہ اِس دین پر تم دونوں کے سوا اور کوئی نہ لڑے، اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قبیلۂ قیس جنگ کے دِنوں میں لوگوں کے شہسوار ہوں گے، اور یمن اِسلام کی چکی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۴۰۲. حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الملاحم خرج بعث من دمشق من الموالي هم أكرم العرب فرسا وأجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين.

۱۴۰۲۔ الولید نے عثمان بن ابو العاتکہ سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب جنگیں واقع ہوں گی تو آزاد کردہ لوگوں میں سے ایک لشکر دِمشق سے نکلے گا، وہ تمام عرب سے زیادہ معزز ہوگا گھوڑوں کے اِعتبار سے اور زیادہ مضبوط ہوں گے ہتھیار کے اِعتبار سے، اللہ تعالیٰ اُن ذریعے اِس دین کو مضبوط کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۴۰۳. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن عثمان بن عطاء عن عبدالواحد بن قيس الدمشقي قال لاتدع الروم على الساحل أيام الملاحم ماء الا عسكروا عليه

۱۴۰۳۔ ضمرۃ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے روایت کی ہے کہ عبدالواحد بن قیس الدمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روم والے جنگ کے زَمانے میں ساحل پر کوئی پانی نہ چھوڑیں گے مگر اُس پر فوج کشی کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۴۰۴. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مريم عن عطية بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الملاحم خرج من دمشق بعث هم خيار عباد الله الأولين والآخرين

۱۴۰۴۔ بقیہ بن الولید نے ابو بکر بن ابو مریم سے روایت کی ہے کہ عطیہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب جنگیں واقع ہوں گی تو دِمشق سے ایک لشکر نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کے اَوّلین اور آخرین بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۴۰۵. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى وعدني فارس ثم الروم ثم تسازهم أبناؤهم ولأمتهم

وكنوزهم وأمدني بحمير أعوانا.

۱۴۰۵﴾ بقیہ اور ابوالمغیرۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فارس کا وعدہ کیا ہے، پھر روم کا، پھر اُن کی عورتوں اور بیٹوں کا، اُن کے اسلحے اور خزانوں کا، اور اللہ تعالیٰ نے میری مدد قبیلۂ حمیر کے ذریعہ کی ہے۔

۱۴۰۶. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن أبي الدرداء قال لتخرجنكم الروم من الشام كفرا كفرا حتى يوردوكم البلقاء لذلک الدنيا تبيد وتفنى والآخرة تبقى.

۱۴۰۶﴾ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم والے تمہیں شام سے تمہاری حالت کفر میں نکالیں گے، حتی کہ تمہیں بلقاء میں پہنچادیں گے، یہ دُنیا بوسیدہ اور فنا ہونے والی ہے، اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

۱۴۰۷. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن أبي اليمان عن كعب قال الملحمة العظمى وخراب القسطنطنية وخروج الدجال في سبعة أشهر أو ماشاء الله من ذلک

۱۴۰۷﴾ ابوالمغیرۃ نے، صفوان سے، انہوں نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دجّال کا نکلنا سات (7) مہینوں میں ہوگا یا جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

۱۴۰۸. حدثنا الوليد عن أبي بكر الكلاعي سمع أبا وهب عبيدالله بن عبيد سمع مكحولا يقول الملاحم عشر أولها ملحمة قيسارية فلسطين وآخرها ملحمة عمق انطاكية

۱۴۰۸﴾ الولید نے، ابوبکر الکلاعی سے، انہوں نے ابو وَہب عُبیداللہ بن عُبید سے سنا کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگیں دَس (10) ہیں، پہلی جنگ فلسطین کے قیساریہ کی ہوگی، اور آخری جنگ اِنطاکیہ کے عمق کی ہوگی۔

۱۴۰۹. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبدالرحمن بن أبي بكرة قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول يوشک أن يخرج حمل الضان ثلاث مرار، قلت ما حمل الضان؟ قال رجل أحد أبويه شيطان يملک الروم يجيء في ألف ألف وخمس مائة ألف ألف في البر وخمس مائة ألف في البحر حتى ينزل أرضا يقال لها العمق فيقول لأصحابه إن لي في سفنكم طلبة فإذا نزلوا عنها أمر بها فاحرقت ثم يقول لا قسطنطنية لكم ولا رومية فمن شاء فليقم ويستمد المسلمون بعضهم بعضا فذكر الحديث حتى تستفتحوا القسطنطنية الزانية أني لا جدها في كتاب الله تعالى الزانية فيقول أميرهم لا غلول اليوم.

۱۴۰۹۔ عبدالصمد بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمۃ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو بکرۃ سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ: بھیڑ کا حمل نکل جائے، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی، میں نے عرض کیا کہ بھیڑ کا حمل کیا ہے؟ فرمایا: ایک آدمی ہے، جس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا، وہ روم کا بادشاہ بنے گا اور پندرہ (15) لاکھ کے لشکر کے ساتھ آئے گا، دس (10) لاکھ خشکی میں ہوں گے اور پانچ (5) لاکھ سمندر میں ہوں گے، حتیٰ کہ عُمق نامی زمین میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر وہ اپنے لوگوں سے کہے گا مجھے تمہاری کشتیوں میں کام ہے؟ جب وہ لوگ کشتیوں سے اُتر جائیں گے تو یہ اُن کے متعلق حکم دے گا کہ سب کشتیاں جلا دی جائیں، پھر وہ کہے گا نہ تمہارے لئے قسطنطنیہ ہے اور نہ روم ہے، تم میں سے جو چاہے گا اُسے یہاں رہنا ہوگا، اور مسلمان ایک دوسرے سے مدد مانگیں گے۔ پھر آگے حدیث بیان کی اور آخر میں فرمایا کہ تم لوگ زنا کار قسطنطنیہ کو فتح کرو گے؟ میں قسطنطنیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زنا کار پاتا ہوں، مسلمانوں کے امیر کہیں گے آج کے دن کوئی خیانت نہ ہوگی۔

۰۔۔۰۔۔۰

۱۴۱۰. حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال في الملحمة العظمى تخرب سواحل الشام حتى تبكي السواحل من خرابها كبكاء المدن والقرى

۱۴۱۰۔ حکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم میں شام کے ساحلی علاقے برباد ہو جائیں گے، اور وہ اپنی بربادی پر روئیں گے جیسا کہ شہر اور دیہات روتے تھے۔

۰۔۔۰۔۔۰

۱۴۱۱. حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال تغلب الروم في الملحمة الصغرىٰ على سهل الأردن وبيت المقدس.

۱۴۱۱۔ ضمرہ نے اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسّان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چھوٹی جنگ کے اندر رُومی لوگ اُردُن اور بیت المقدس کی ہموار زمین پر غالب آجائیں گے۔

۰۔۔۰۔۔۰

۱۴۱۲. حدثنا ضمرة عن الحكم بن أبي سليمان قال شهدت عقبة بن أبي زينب يقول إذا خرجت قبرس فابک أيام حياتک على نفسک

۱۴۱۲۔ ضمرہ نے حکم بن ابو سُلیمان سے روایت کی ہے کہ عُقبہ بن ابو زینب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قبرص برباد ہو جائے تو تیرے زندگی کے دن تیری ذات پر روئیں گے۔

۰۔۔۰۔۔۰

۱۴۱۳. حدثنا بقية عن أرطاة قال حدثني المهاجر بن حبيب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخامس من آل هرقل على يديه تكون الملاحم قال أرطاة فولي أربعة من آل هرقل قال أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فهي الخامس قال أرطاة لم يجيء

الخامس إلى الآن بعد

۱۴۱۳: بقیہ نے، ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ مہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے پانچویں کے ہاتھ بڑی جنگیں ہوں گی۔ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہؓ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ: ہرقل کی اولاد میں سے چار (4) تو حکمران بن چکے ہیں۔ پانچواں ابھی باقی ہے۔

۱۴۱۴. حدثنا رديح بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن كعب قال يلي الروم امرأة فيقول اصطنعوا لي ألف سفينة أفضل الواح حملت على وجه الأرض ثم خرجوا الى هؤلاء الذين قتلوا رجالنا وسبوا نساء نا وأبناء نا فاذا فرغوا منها، قالت اركبوا ان شاء الله وان لم يشا فيبعث الله عليهم ريحا فيقمصها بقولها وإن لم يشأ ثم يعمل لها ألف أخرى مثلها ثم تقول مثل قولها ويبعث الله عليها ريحا فيقمصها ثم يعمل لها ألف أخرى فتقول اركبوا ان شاء الله قال فيخرجون فيسيرون حتى ينتهوا الى تل عكا. فيقولون هذه بلادنا وبلاد آبائنا ثم يرسلون النار في سفنهم فيحرقونها والمسلمون يومئذ ببيت المقدس فيكتب الوالي إلى أهل العراق وأهل مصر وأهل اليمن فيجيء رسله فيقولون نتخوف أن ينزل بنا مثل ما نزل بكم وتمر رسله على حمص وقد أغلق أهلها على من فيها من المسلمين ويقتلون فيها امرأة ويلقونها مما يلي الحائط خارج قال فيكتم الوالي أمر حمص ثم يقول للمسلمين اخرجوا الى عدوكم فموتوا وأميتوا فيقتتلون قتالا شديدا فيقتل من المسلمين ثلث وينهزم ثلث فيقعون في مهيل من الأرض ويقبل الثلث حتى ينتهوا إلى بيت المقدس ثم يخرجون منها الى الموجب أرض البلقاء والموجب أرض فيها عيون ويخرج فيه حشيش من نبت الأرض فينزل المسلمون عليه ويقبل أعداء الله حتى ينتهوا الى بيت المقدس ثم يقول اذهبوا فقاتلوا بقية عبيدي الذين بقوا فيقول والي المسلمين لمن معه اخرجوا الى عدوكم قال فيكون ويضرعون الى الله عزوجل فيومئذ يغضب الله لدينه فيطعن برمحه ويضرب بسيفه ويسلط الله الحديد بعضه على بعض حتى لا يبالي الرجل صمصامة كانت معه أو غيرها قال فيقتلون في الغور فيقتتلون قتالا شديدا فيقتل العدو يومئذ فلا يبقى منهم الا شرذمة يسيرة يلحقون بجبل لبنان والمسلمون خلفهم يطردونهم حتى ينتهوا الى القسطنطينية وعلى المسلمين رجل آدم معتقل رمحه حتى إذا انتهى الى النهر الذي عند القسطنطينية نزل الوالي ليتوضأ ويصلي فيتأخر الماء عنه ثم يطلبه فيتأخر فإذا رأى ذلك ركب دابته ثم يقول يا هؤلاء هذا

أمر يريده الله هلموا فاجيزوا فيجيزون حتى ينتهوا الى حائط القسطنطنية ثم يكبرون تكبيرة
رجل واحد فيسقط منها اثنا عشر برجا فيومئذ تقتل رجالها وتسبى نساؤها وتؤخذ أموالها
فبيناهم على ذلک إذ أتاهم آت. فقال إن الدجال قد خرج بالشام فيخرج القوم فمن كان أخذ
ندم ألا يكون استراد لسنين تكون أمام الدجال فيجدونه لم يخرج فقل ما يلبث حتى يخرج

۱۴۱۴۔ رَدیح بن عطیہ یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رُوم کی حکمران ایک عورت بنے گی اور وہ کہے گی کہ میرے لئے ایک ہزار بہترین بحری جہاز بناؤ، پھراُن لوگوں کی طرف نکلو جنہوں نے ہمارے مَردوں کو قتل کیا ہے، اور ہماری عورتوں اور اَولاد کو قیدی بنایا ہے، جب لوگ جہاز بنانے سے فارغ ہوجائیں گے تو ملکہ کہے گی کہ سوار ہوجاؤ! اگر اللہ چاہے یا نہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر ایک آدمی بھیج دے گا، اُس کی اِس بات کی وجہ سے کہ اگر نہ چاہے۔ وہ آدمی اُن جہازوں کو چُور چُور کر دے گی، پھر ملکہ کے لئے اُس جیسے ایک ہزار مزید بحری جہاز بنائے جائیں گے۔ وہ پھر پہلے جیسی بات کہے گی تو اللہ اُن پر پھر آدمی کو بھیج دیں گے جو ان جہازوں کو چُور چُور کر دے گی، ملکہ کے لئے پھر ایک ہزار جہاز بنائے جائیں گے تو اَب وہ کہے گی کہ سوار ہوجاؤ! اگر اللہ نے چاہا، پھر یہ نکلیں گے اور چلیں گے حتی کہ مقام نِلِّ عکا تک پہنچ کر کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں اور ہمارے آباؤ اَجداد کے شہر ہیں، پھر وہ اپنے جہازوں پر آگ چھوڑ دیں گے اور اُنہیں جلا ڈالیں گے۔ مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، پھر مسلمانوں کے اُمیر عراق والوں اور یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے۔ پھر قاصد پیغام کا جواب واپس لے کر آئے گا کہ یہ سب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہم پر وہ مصیبت نہ آپڑے جو تم پر آن پڑی ہے۔ اُس اُمیر کے قاصدوں کا حمص پر گزر ہوگا، حمص والوں نے اُس میں موجود مسلمانوں کو قیدی بنا رکھا ہوگا، وہاں وہ ایک عورت کو قتل کریں گے اور اُسے دِیوار سے باہر پھینک دیں گے، مسلمانوں کے اُمیر حمص کے معاملے کو چھپائیں گے، اور مسلمانوں سے کہیں گے نکلو! اپنے دُشمنوں کی طرف، مارو اور مَر جاؤ! پھر اِنتہائی سخت جنگ ہوگی، ایک تہائی مسلمانوں میں سے قتل کر دیئے جائیں گے، اور ایک تہائی بھاگ کھڑے ہوں گے، پھر جو وہ دُور دراز علاقوں میں جا پڑیں گے، اور ایک تہائی لڑتے رہیں گے، حتی کہ دُشمن بیت المقدس تک پہنچ جائے گا، پھر وہ وہاں سے نکل جائیں گے اور مقام بَلقاء کی ایسی زمین میں چلے جائیں گے جہاں چشمے ہوں گے اور جہاں سبزہ ہوگا، پس مسلمان اُن پر حملہ کر دیں گے اور اللہ کے دُشمنوں کو قتل کر دیں گے حتی کہ بیت المقدس تک پہنچ جائیں گے، کفار کا حکمران اپنے لوگوں سے کہے گا جاؤ میرے بقیۃ مائدہ غلاموں کی طرف اور اُنہیں قتل کرو! مسلمانوں کا اُمیر اپنے لوگوں سے کہے گا کہ اپنے دُشمن کی طرف نکلو! مسلمان روئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کریں گے، اُس دن اللہ تعالیٰ اپنے دِین کے لئے غضب ناک ہوگا، پس وہ اپنے نیزے سے اور اپنی تلوار سے مارے گا، اور اللہ تعالیٰ لوہے کو مُسلط کر دے گا، اور ایک کو دوسرے پر مسلط کر دے گا حتی کہ آدمی تلوار کی بھی پروا نہیں کرے گا کہ اُس کے پاس ہے یا کسی اور کے پاس ہے، پھر وہ غاروں میں لڑیں گے۔ اِنتہائی شدید جنگ ہوگی، دُشمن اُس زمانے میں قتل کر دیئے جائیں گے، اُن میں سے تھوڑی سی جماعت باقی رہے گی جو لبنان کے پہاڑوں میں پناہ لے گی، مسلمان اُن کے پیچھے ہوں گے اور اُنہیں ہنکائیں گے حتی کہ قسطنطنیہ تک پہنچ جائیں گے،

مسلمانوں پر اُمیر گندمی رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے اپنے نیزے کو لٹکا رکھا ہوگا، جب یہ اُمیر اُس نہر کے قریب پہنچے گا جو قسطنطنیہ کے پاس ہے، تو یہ اُمیر اپنی سواری سے اُترے گا تا کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ پانی اس سے پیچھے ہٹے گا۔ یہ پھر پانی کی طرف بڑھے گا تو پانی اور پیچھے ہٹ جائے گا۔ جب اُمیر یہ معاملہ دیکھے گا تو وہ اپنی سواری پر سوار ہوگا اور کہے گا کہ اُے لوگو! یہ کوئی معاملہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ اِرادہ فرما رہا ہے۔ لہٰذا چلو یہ دَریا عُبور کرو امسلمان وہ دریا عبور کریں گے حتی کہ قسطنطنیہ کے دِیوار تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ ایک آدمی کی آواز میں مل کر تکبیر کہیں گے، جس کی وجہ سے بارہ (12) بُرج گر پڑیں گے، پھر قسطنطنیہ والوں کے مَردوں کو قتل کیا جائے گا، اُن کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور اُن کے مالوں کو لے لیا جائے گا۔ مسلمان اِسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس آنے والا آئے گا اور کہے گا کہ دَجّال مُلک شام میں نکل چکا ہے، مسلمان نکلیں گے۔ وہ دَجّال کو وہاں نہیں پائیں گے، جو اس خبر پر یقین کرے گا وہ نادِم ہوگا، پھر وہ تھوڑا ہی عرصہ رہیں گے کہ دَجّال نکل پڑے گا۔

۱۴۱۵۔ حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان قال قلت لعبد الله بن بسر فتح القسطنطينية قال لا تفتح حتى يكون بين المسلمين وبينهم صلح فيغزون جميعا فينصرفون وقد غنموا حتى ينزلوا مرجها فيرفع رجل منهم الصليب فيقول غلب الصليب فيقوم إليهم رجل من المسلمين فيضرب صليبهم فيدقه ويثور المسلمون وهم فيقتلون فيفتح الله لهم فعند ذلك يكون فتحها.

۱۴۱۵۔ بقیة بن ولید نے، بَحیر بن سعد سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بُسر سے پوچھا قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے کہا فتح نہیں کیا جائے گا حتی کہ اُن کے دَرمیان اور مسلمانوں کے دَرمیان صُلح ہوگی، پھر وہ اُکٹھے لڑیں گے۔ وہاں سے واپس ہوں گے اور مالِ غنیمت اُنہوں نے حاصل کیا ہوگا حتی کہ وہ قسطنطنیہ کے مضافات میں اُتریں گے، اُن میں سے ایک آدمی صلیب بُلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی! اُن کی طرف مسلمانوں میں سے ایک مَرد کھڑا ہوگا اور اُس صلیب کو توڑ دے گا، پھر وہ اور مسلمان ایک دوسرے سے لڑیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس وقت فتح دے گا۔ اسی طرح قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

۰۰۰

۱۴۱۶۔ قال خالد بن معدان عن عبدالله بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله أعطاني فارسا ونساء هم وأبناء هم وأموالهم وسلاحهم وأعطاني الروم ونساء هم وأبناء هم وسلاحهم وأموالهم وأمدني بحمير.

۱۴۱۶۔ خالد بن معدان نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے فارس عطا کیا ہے، اُن کی عورتیں اُن کے بچے، اُن کا مال اُن کے ہتھیار اور سب کچھ، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے رُوم عطا کیا ہے اُن کی عورتیں، اُن کی اَولاد، اُن کے مال اور اُن کے ہتھیار سب کے

سب، اور حمیر قبیلہ کے ذریعہ سے میری مدد فرمائی۔

۱۴۱۷. قال خالد بن معدان ليد خلن العدو أنطر سوس صلاة الغداة من الروم فليقتلن تحت داليتها للثمانة رجل من المسلمين يبلغ نورهم العرش

۱۴۱۷- خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صبح کے وقت رُوم کی طرف سے دُشمن انطرسوس داخل ہوگا، اُس کے جھنڈے کے نیچے تین سو (300) مسلمانوں کو قتل کیا جائے گا جن کا نور عرش تک پہنچ جائے گا۔

۱۴۱۸. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن الفرج بن يحمد عن بعض أشياخ قومه قال كنا سفيان بن عوف الغامدي حتى أتينا باب القسطنطنية باب الذهب في ثلاثة آلاف فارس من ناحية البحر حتى جزنا النهر أو الخليج قال ففزعوا وضربوا نوا قيسهم، ثم قالوا ما شأنكم يا معشر العرب، فلنا جئنا إلى أهل هذه القرية الظالم.أهلها ليخربها الله على أيدينا، فقالوا والله ماندري أكذب الكتاب أم أخطانا الحساب أم استعجلتم القدر والله انا لنعلم أنها ستفتح يوما ولكن لا نرى أن هذا زمانها.

۱۴۱۸- بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے فرج بن یحمد سے روایت کی ہے کہ بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم سفیان بن عوف الغامدی کے ساتھ تھے حتی کہ ہم قسطنطنیہ کے سونے کے دروازے سے تین ہزار لشکر سمیت سمندر کے ایک کونے سے آئے اور نہر عبور کیا، یا فرمایا کہ خلیج تو قسطنطنیہ والے ڈر گئے اور اپنے ناقوس بجانے لگے۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ اے عرب کی جماعت، تمہاری کیا حالت ہے؟ ہم نے کہا اس ظالم بستی کے رہنے والوں کے پاس آئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے ہاتھوں برباد کرے، اُنہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ کتاب نے غلط بیانی کی ہے یا ہم سے حساب میں غلطی ہوئی ہے، یا تم مقررہ وقت سے پہلے آئے ہو؟ اللہ کی قسم ہمیں معلوم ہے کہ یہ قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا، لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔

۱۴۱۹. حدثنا الوليد عن صفوان عن ابي اليمان الهوزني عن كعب قال إذا رأيت همدان المشرق وقد نزلت بين الرمستن وحمص فهو حضور الملحمة وخرج الدجال قلت وما ينزلهم الرمستن قال عدو من وراءهم

۱۴۱۹- ولید نے، صفوان سے، انہوں نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو مشرق کے قبیلۂ ہمدان کو دیکھے کہ اُنہوں نے دِمشق اور حمص کے درمیان پڑاؤ ڈالا ہے تو وہ وقت بڑی جنگ کے ہونے اور دجّال کے نکلنے کا ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ یہ لوگ دِمشق میں کیوں اتریں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: دُشمن کی وجہ سے جو اُن کے پیچھے ہوگا۔

۱۴۲۰. قال الوليد وقال ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال ستنتقل مذحج وهمدان من العراق حتى ينزلوا قنسرين

۱۴۲۰﴾ ولید اور ابن لہیعہ نے ابوقُبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عنقریب قبیلۂ مذحج اور ہمدان عراق سے منتقل ہوگا اور مقامِ قِنسرین میں جا اُترے گا۔

✿…✿…✿

۱۴۲۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن عبدالله بن عمرو قال يجيش الروم فيستمد أهل الشام ويستغيثون فلا يتخلف عنهم مؤمن قال فيهزمون الروم حتى ينتهوا بهم الى أسطوانه قد عرفت مكانها فبيناهم عندها إذ جاء هم الصريخ إن الدجال قد خلفكم في عيالكم فير فضون ما في أيديهم ويقبلون نحوه

۱۴۲۱﴾ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے خیثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: رُوم لشکر کشی کرے گا، پس شام والے مدد طلب کریں گے، اور فریاد کریں گے، کوئی بھی مؤمن اُن سے پیچھے نہ رہے گا۔ یہ رُوم کو شکست دیں گے حتی کہ اُنہیں مقامِ اُسطوانہ تک پہنچا دیں گے، مَیں اُس مقام کو جانتا ہوں، پس یہ اِسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے پاس ایک چلّانے والا آ کر کہے گا کہ دجّال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں میں آ چکا ہے، جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا وہ اُسے پھینک دیں گے، اور اُس کی طرف متوجہ ہوں گے۔

✿…✿…✿

۱۴۲۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي المهدي عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن أبي ثعلبة الخشني قال إذا رأيت مابين العريش إلى الفرات مأدبة أهل بيت واحد فذلك علامة الملاحم

۱۴۲۲﴾ ولید نے ابومہدی سے، انہوں نے سعید بن سِنان سے، انہوں نے ابو زاہریہ سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے، روایت کی ہے کہ ابوثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تُو عریش اور فرات کے درمیان ایک ہی گھر والوں کا دسترخوان دیکھے تو یہ بڑی جنگیں ہونے کی علامت ہوگی۔

✿…✿…✿

۱۴۲۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال على يدي اليماني الذي يقتل قريشا

۱۴۲۳﴾ ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابوعطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: یہ بڑی جنگیں یمانی کے ہاتھوں ہوں گی جو قریش کو قتل کرے گا۔

✿…✿…✿

۱۴۲۴. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة عن حكيم بن عمير عن كعب قال على

يدي ذلك اليمالي تكون ملحمة عكا الصغرى وذلك إذا ملك الخامس من آل هرقل.

۱۴۲۴﴿ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاۃ سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس یمانی کے ہاتھوں بڑی جنگ مقام عکاالصغریٰ پر ہوگی، جب ہرقل کی اولاد میں سے پانچواں بادشاہ بنے گا۔

٭...٭...٭

۱۴۲۵. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت الملاحم على أيديهما، قال أبو قبيل تكون الملاحم على يدي طبارس بن أطيطنيان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل

۱۴۲۵﴿ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو اُن کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، حضرت ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں طبارس بن اطیطنیان بن الاخرم بن قسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوگی۔

٭...٭...٭

۱۴۲۶. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بينكم وبين بني الأصفر الروم هدنة فيغدرون بكم في حمل امرأة يأتون في ثمانين غاية في البر والبحر تحت كل غاية اثنى عشر ألفا حتى ينزلوا بين يافا وعكا فيحرق صاحب مملكتهم سفنهم يقول لأصحابه قاتلوا عن بلادكم فيلتحم القتال ويمد الأجناد بعضهم بعضا حتى يمدكم من بحضرموت من اليمن فيومئذ يطعن فيهم الرحمن برمحه ويضرب فيهم بسيفه ويرمي فيهم بنبله ويكون منه فيهم الذبح الأعظم.

۱۴۲۶﴿حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: تمہارے اور رُوم کے لوگوں کے درمیان صُلح ہوگی، وہ تمہیں دھوکا دیں گے، وہ صُلح عورت کے حمل کی مُدّت کے برابر ہوگی، وہ خشکی اور تری کے راستے سے اَسّی (80) جھنڈوں کے نیچے آئیں گے، ہر جھنڈے کے تلے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا، وہ "مقام یافا" اور "مقامِ عکا" کے درمیان اتریں گے، ان کا حکمران کشتیوں کو جلوا دے گا، وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ اپنے شہروں کے لئے لڑو! پھر جنگ شروع ہو جائے گی اور لشکر میں سے کچھ لوگ دوسروں کی مدد کریں گے۔ یمن کے مقام حضرموت کے مسلمان تمہاری مدد کریں گے۔ اس دن رحمٰن اپنا نیزہ اور تلوار کافروں کو مارے گا اور اپنے ترکش سے ان پر تیر برسائے گا اور کفار کے بہت سے لوگ قتل ہوں گے۔

٭...٭...٭

۱۴۲۷. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد بن عامر عن يزيد بن خمير التميمي عن كعب أنه أتى مجمع الناس عند باب اليهود للفطر والأضحى فاستقبل المدينة فبكى ثم مضى حتى أتى باب المعلق فاستقبله فبكى كأشد البكاء ثم أتى باب المغلق دون باب الرستن فاستقبله فبكى كأشد البكاء ثم أتى باب الشرقي فوقف بين الجنبية والباب وضحك كأشد الضحك وفرح كأشد الفرح وقال اللّٰهم لك الحمد وهلل اللّٰه وحمده وسبحه وكبره فقلت له يا أبا اسحاق ماذا أبكاك في مواقف بكيت فيها وأضحكك هاهنا وأفرحك فقال ان أهل هذه المدينة من أهل الاسلام يستفرون إلى ساحلهم إلى عدو يأتيهم من قبله فلا يبقى في هذه المدينة أحد يحمل السلاح الا نفر إلى الساحل وأن أهلها من الكفار يجتمعون فيقولون قد جاء كم مددكم وقهرتم من في مدينتكم فأغلقوها على من فيها من ذراريهم فيقبلون حتى يقفوا موقفي الأول فيناشدونهم اللّٰه في العهد والذمة فلا يرجعون اليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتوا موقفي هذا الثاني فيناشدونهم اللّٰه والذمة والعهد فلا يرجعون إليهم بشيء ويقذفون إليهم برأس امرأة من بني عبس ثم يأتون موقفي هذا الثالث فيناشدونهم اللّٰه والذمة فلا يرجعون اليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتون موقفي هذا الرابع كذلك فاذا رأى المسلمون ذلك رفعوا أيديهم الى اللّٰه تعالى واستغاثوا به واستنصروه فأقسم باللّٰه لا يبقى في هذا الباب عود ولا حديد ولا مسمار الا تنصل وتساقط فيدخل عليهم المسلمون فلا يدرون فيها نفسامن الكفار ممن جرت عليه المواسي الا ضربوا عنقه فيومئذ تبلغ دماؤهم لثن خيولهم تحت مجمع الأسواق.

۱۴۲۷۔ حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ولید بن عامر سے، انہوں نے یزید بن خمیر تمیمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدالفطر اور عیدالاضحی میں بابِ یہود پر لوگوں کے مجمع کے پاس آئے اور شہر کا رُخ کیا اور رونے لگے۔ پھر وہاں سے مُعلّق پر آئے اور شہر کا رُخ کر کے بہت روئے، پھر بابِ مُغلق پہ آئے جو کہ بابِ رُستن کے پیچھے ہے پھر شہر کا رُخ کیا اور بہت زیادہ روئے۔ پھر شرقی دروازے پر آئے اور دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر بہت زیادہ ہنسے خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اس کی تسبیح، اس کی تکبیر اور اس کی تہلیل کرنے لگے۔ تو میں نے کہا کہ اے ابو اسحاق! وہ کیا چیز تھی جس نے تجھے ان جگہوں پر رُلایا جہاں تُو ٹھہرا تھا؟ اور وہ کیا چیز ہے جس نے تجھے یہاں پر ہنسایا اور تجھے خوش کیا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اس شہر والے تو اہلِ اسلام میں سے ہیں، یہ لوگ آنے والے دُشمن کے لئے ساحل کی طرف نکلیں گے، اِس شہر میں جو بھی اسلحہ اُٹھا سکتا ہو گا وہ ساحل کی طرف نکل جائے گا، اور اس شہر کے رہنے والے کفار اکٹھے ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ تمہارے پاس تمہاری مدد آ چکی ہے لہٰذا تم شہر میں بچے کچھے مسلمانوں کو مغلوب کر دو مسلمانوں کی جو اولاد اور گھر والے جو اس شہر میں ہوں گے، اُنہیں یہ کفار بند کر دیں گے، وہاں اللہ تعالیٰ مسلمان مجاہدین کو آنے والے دُشمن پر فتح دیں گے اور اُن کی مدد کریں گے، اِن مجاہدین کو اطلاع دی جائے گی کہ اُن کی عورتیں اور بچے شہر میں قید کر دیے گئے ہیں، تو یہ مجاہدین آئیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور عہد و ذِمّہ کا واسطہ

دیں گے، کافر اُن کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، اور نہ ان کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر یہ مجاہدین میرے کھڑے ہونے کی دوسری جگہ پر جائیں گے اور وہاں جا کر انہیں اللہ تعالیٰ اور عہد کا اور ذِمّہ کا واسطہ دیں گے، کافر اُن کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، بلکہ قبیلۂ بنی عبس کی ایک عورت کا سر کاٹ کر اُن کی طرف پھینک دیں گے۔ پھر وہ میرے کھڑے ہونے کی تیسری جگہ جائیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور ذِمّہ کا واسطہ دیں گے۔ کفار اُن کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے اور نہ اُن کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر مسلمان میرے اس چوتھے کھڑے ہونے کی جگہ پر آئیں گے اور ویسا ہی کریں گے، جب مسلمان یہ حالت دیکھیں گے تو اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اُٹھائیں گے، اور اُس سے مدد مانگیں گے، مَیں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دروازے کی کوئی لکڑی، لوہا اور کیل جیسی کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ اُکھڑ کر گر جائے گی۔ پس مسلمان کافروں پر داخل ہو جائیں گے اور اُن میں سے جو بالغ ہوں گے اُن سب کو قتل کر دیں گے، اُن کافروں کا خون مجمع الاسواق کے نیچے گھوڑوں کے کُھر تک پہنچ جائے گا۔
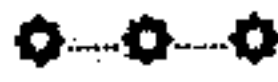
۱۴۲۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يكون بين المهدي وبين طاغية الروم صلح بعد قتله السفياني ونهب كلب حتى يختلف تجاركم اليهم وتجارهم إليكم ويأخذون في صنعة سفنهم ثلاث سنين ثم يهلك المهدي فيملك رجل من أهل بيته يعدل قليلا ثم يجور فيقتل قتلا ولا ينطفي ذكره حتى ترسي الروم فيما بين صور الى عكا فهي الملاحم.

۱۴۲۸۔ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مہدی اور رُوم کے سرکش کے درمیان صُلح ہوگی۔ اس کے قتل کے بعد سُفیانی اور بنو کلب کی لوٹ مار ہوگی۔ تمہارے تاجران کے پاس اور ان کے تاجر تمہارے پاس آیا کریں گے اور وہ اپنی کشتیوں کے بنانے میں تین (3) سال گزاریں گے پھر مہدی فوت ہو جائے گا، اس کے گھر والوں میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جو تھوڑے عرصے انصاف کرے گا پھر ظلم کرے گا۔ اُسے بے دردی سے قتل کر دیا جائے گا اور اس کا نام مشہور نہ ہوگا حتی کہ اہلِ رُوم مقام صُور سے لے کر مقامِ عکا تک ایک ڈھال سی بنا لیں گے۔ پھر یہ بڑی جنگیں ہوں گی۔

000چھٹا جزء ختم ہوا000

اسکندریہ، اَطراف مصر اور رُوم کے خُروج سے متعلق روایات

مايروي في الأسكندرية وأطراف مصر وموا جيز في خروج الروم

أخبرنا الشيخ أبو الفضل عبدالجبار بن محمد بن عمر الأصبهاني قدم علينا هراة أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة قال

أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني حدثنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين قال حدثنا نعيم بن حماد

۱۴۲۹. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو بن العاص أنه كان بالأسكندرية فقيل له ترايت مراكب ففزع الناس، فقال عبدالله بن عمرو بن العاص أسرجوا ثم قال من ناحية ترايت، قالوا من ناحية المنارة، فقال حلوا إنما نخاف عليها من ناحية المغرب.

۱۴۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکندریہ میں تھے تو انہیں کہا گیا کہ کچھ سواریاں دیکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے لوگ ڈرے ہوئے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چراغ جلاؤ۔ پھر پوچھا کس طرف سواریاں دکھائی گئی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ منارة کی طرف سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، ہمیں جو اندیشہ ہے وہ مغرب کی طرف سے ہے۔

✿✿✿

۱۴۳۰. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن شفي عن عبيدالأصبحي قال للأسكندرية ملحمتان احداهما الكبرى والأخرى الصغرى فأما الكبرى فيتباعد البحر من المنارة بريدا أو بريدين ثم تخرج كنوز ذي القرنين تسع كنوزها المشرق والمغرب وعلامة الصغرى أن الأسكندرية تقطر دما.

۱۴۳۰۔ رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت شفی بن عبید الاصبحی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ میں جو جنگیں ہوں گی ان میں ایک بڑی جنگ ہوگی۔ اور دوسری چھوٹی جنگ ہوگی، بڑی جنگ کی علامت یہ ہے کہ سمندر منارۃ سے ایک یا دو برید (مسافت کا ایک پیمانہ) دُور ہو جائے گا، پھر ذی القرنین کا خزانہ نکال دیا جائے گا۔ اس کا خزانہ مشرق اور مغرب کے لئے کافی ہوگا، اور چھوٹی جنگ کی علامت یہ ہے کہ اسکندریہ میں خون بہے گا۔

✿✿✿
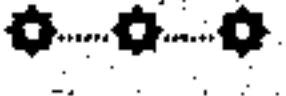
۱۴۳۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال تكون ملحمة الأسكندرية على يدي طمارس بن أسطينان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل.

۱۴۳۱۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ کی جنگ طمارس بن اسطینان بن الاخرم بن قسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوگی۔

✿✿✿
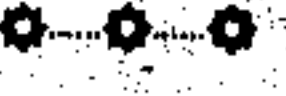
۱۴۳۲. حدثنا رشدين قال قال ابن لهيعة حدثني يزيد بن أبي حبيب عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال إن الروم تعد سبع مائة سفينة ثم يقبل فيها إلى الأسكندرية وعلى الأسكندرية رجل من قريش فيكيلون المسلمين سفائن يوجهونها الى المسالح الصغار التي غرب الأسكندرية فيفرق القريشي خليه نحو تلك السفن المغربة تسايرها وبعض خليه عنده. قال عبدالله يا أحمق لا تفرق خيلك قال فينزلون فيقاتلونهم المسلمون حتى تضطر الروم المسلمين الى

سوق الحيتان فيقتتلون حتى يبلغ الدم ثنن الخيل ثم يأتي المسلمين راية مدد الهم فاذا رآها الروم توجهوا الى مراكبهم فركبوها ثم دفعوا فساروا حتى يقول الذي في بصره ضعف ما أراهم ويقول الحديد البصر إني لأرى أخر ياتهم فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم إلى الأسكندرية فتتكسر مراكبهم ما بين الأسكندرية والمنارة فيأسرونهم بأجمعهم إلا مركب واحد ينجو بأهله حتى إذا أتوا بلادهم فأخبروهم خبر ما لقوا بعث الله على ذلک المركب ريحا عاصفا فردته الأسكندرية فينكسر فيأخذوا من فيه

۱۴۳۲۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: رُوم سات سو (700) کشتیاں تیار کرے گا۔ پھر ان میں بیٹھ کر اسکندریہ کی طرف آئے گا، اسکندریہ پر ایک قریشی کی حکومت ہوگی، کشتی والے مسلمانوں کے ساتھ چال چلیں گے۔ وہ اپنی کشتیوں کا رُخ مقام "المسالح الصغار" کی طرف کریں گے جو کہ اسکندریہ کے مغرب میں ہے، قریشی اُمیر اپنے شہسواروں کو بانٹ دے گا۔ ایک ٹولی مغرب کی طرف رواں کشتیوں کی طرف بھیجے گا اور ایک ٹولی اپنے ساتھ رکھے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اُے اَحمق اچھے اپنے شہ سوار تقسیم نہیں کرنے چاہئے! یہ رُومی کشتیوں سے اُتریں گے تو مسلمان ان سے لڑیں گے۔ رُومی مسلمانوں کو مقام سوق حیتان جانے کی طرف مجبور کردیں گے، اتنے مسلمان شہید کئے جائیں گے کہ خون گھوڑوں کے کُھروں تک پہنچ جائے گا۔ پھر مسلمانوں کے پاس مدد کے لئے دوسرے مسلمان آجائیں گے، جب رُوم والے اُنہیں دیکھیں گے تو وہ اپنی سواریوں کی طرف متوجہ ہوں گے، اور ان پر سوار ہوں گے، پھر اُنہیں بھگا دیا جائے گا، یہ چلے جائیں گے اور اتنی دُور چلے جائیں گے کہ کمزور نظر والا کہے گا کہ مَیں اُنہیں دیکھ نہیں سکتا اور تیز نظر والا کہے گا کہ مَیں اُن کے پچھلوں کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ان رُومیوں پر تیز آندھی بھیج دے گا جو اُنہیں اسکندریہ کی طرف لوٹا دے گی، اور اسکندریہ اور منارۃ کے درمیان ان کی کشتیوں کو توڑ ڈالے گی، وہ سب کے سب قیدی بنا دیئے جائیں گے سوائے ایک سوار کے کہ وہ اپنے سواروں سمیت بچ نکلے گا، حتیٰ کہ جب وہ اپنے شہروں میں آئیں گے تو اُنہیں جو حالات پیش آئے تھے لوگوں کو اس کی اِطلاع دیں گے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی سواریوں پر تیز آندھی بھیجی، جس نے اُسے اسکندریہ کی جانب پھیر دیا اور وہ سب ٹوٹ پھوٹ گئیں، اور اس میں موجود لوگ فنا ہوگئے۔

○-○-○

۱۴۳۳۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال علامة ملحمة دمياط ألوية تخرج من مصر الى الشام يقال لها ألوية الضلالة

۱۴۳۳۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دمیاط کی جنگ کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مصر سے شام کی طرف نکلیں گے، جنہیں گمراہی کے جھنڈے کہا جائے گا۔

○-○-○

۱۴۳۴۔ حدثنا الوليد بن مسلم ورشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن حبيب عن أبي فراس عن عبدالله بن عمرو قال إذا رأيت دهقانين من دهاقين العرب هربا الى الروم فذلک علامة وقعة الأسكندرية

۱۴۳۴﴾ ولید بن مسلم اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے ابو فراس سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب تُو عرب کے کسانوں کو رُوم کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھے تو یہ اسکندریہ کے واقعہ کی علامت ہوگی۔

۱۴۳۵. حدثنا ضمرة عن يحيى ابن أبي عمرو السيباني قال قال عبدالله بن يعلى لا بنته اذا بلغك أن الأسكندرية قد فتحت فان كان خمارك بالغرب فلا تأخذيه حتى تلحقي بالمشرق قال و كان عبدالله بن يعلى عالما

۱۴۳۵﴾ ضمرة نے یحییٰ ابن ابو عمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ اسکندریہ فتح ہو چکا ہے تو اگر تیری چادر غربی طرف ہو تو اُسے نہ لینا حتی کہ تو مشرق سے جا ملے۔ حضرت ابو عمرو کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یعلی عالم تھے۔

۱۴۳۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن يزيد بن قوذر حدثني شفي أن أول مواجيز مصر يخربه العدو بكيس

۱۴۳۶﴾ رشدین نے ان لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن ابو عمرو سے روایت کی ہے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابتدائی مقامات جنہیں دُشمن مصر میں تباہ کرے گا وہ مقام کیس ہوگا۔

۱۴۳۷. قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة أنه سمع شفيا يقول يا أهل مصر ستقطع عليكم مواجيزكم صر الشتاء مع الصيف فاختاروا لأنفسكم خيرها، قالوا وما خيرها، قال كل ماحوز لا يحيط به الماء ثم يكلب عليكم العدو ويرابطونكم في مواجيزكم حتى أن أحدكم لينظر إلى دخان قدره فلا يصل اليها شفقا أن يخالفه العدو الى أهله

۱۴۳۷﴾ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو زرعہ نے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اَے مصر والو! عنقریب تم پر تمہارے علاقے سردی اور گرمی کی ہوا کے وقت کاٹ دیئے جائیں گے، لہٰذا تم اپنے لئے بہترین جگہ کا اِنتخاب کرو! لوگوں نے کہا کہ بہترین جگہ کون سی ہے؟ فرمایا: ہر وہ مقام جسے پانی نے نہ گھیرا ہو، پھر دُشمن تم پر گھات لگائیں گے اور تمہارے مقامات میں تمہاری نگرانی کریں گے، تم میں سے ایک اپنی ہانڈی کے دُھویں کو دیکھے گا لیکن اس ڈر سے اس کے پاس نہ جائے گا کہ کہیں اس کے پیچھے دُشمن اس کے گھر والوں پر حملہ آور نہ ہو۔

۱۴۳۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن عبدالله قال ملحمة الأسكندرية على يدي طبارس بن أسطينان اذا نزل مركب بالمنارة فوضع ثم رفع ثلاث مرات فاذا انتصف النهار جاء كم بأربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة

۱۴۳۸﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ طیار بن اسطینان کے ہاتھوں ہوگی۔ جب سواری مقامِ منارۃ پر اُترے گی، جب آدھا دن گزرے گا تو تمہارے پاس پہلے چارسو (400) سوار آئیں گی پھر چارسو (400) مزید آئیں گی سب منارہ کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے۔

۱۴۳۹. قال ابن لهيعة وحدثني أبو زرعة عن تبيع قال على الأسكندرية يومئذ في ملحمتها أحيمق قريش فتكون الملحمة بسوق الحيتان ويضع ملوك الروم كراسيهم بقيسارية والقبة الخضراء وينحاز المسلمون الى مسجد سليمان حتى تغشاهم طليعة العرب فيهم فارس على فرس أغر محجب فيه بلقة على كوم المنارة

۱۴۳۹﴾ ابن لہیعہ نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے کہ: حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ پر اس کی جنگ کے زمانے میں ایک اُحمق قریشی اُمیر ہوگا، جنگ مقامِ سوق الحیتان میں ہوگی، رُوم کے بادشاہ اپنے سازوسامان اور سبز خیمے مقامِ قیساریہ میں لگائیں گے، اور مسلمان مسجدِ سلیمان میں جمع ہوں گے حتیٰ کہ اُنہیں عرب کا لشکر ڈھانپ دے گا، اس میں ایک شہ سوار سفید نشان والے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ وہ منارۃ کی بلند جگہ پر کھڑا ہو کر دشمن کو جواب دے گا۔

۱۴۴۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال حدثني سعيد عن عبدالله بن راشد قال سمعت أبي يقول سيخرج من قريش رجل معروف النسب من الأب والأم مغضبا إلى الروم فيقبلونه وينزلونه منزل كرامة ثم يكون من يوم خروجه الى الروم عشرين شهرا ثم يقبل بالروم إلى الأسكندرية في سفنهم فتلقاهم ريح شديدة لا يرجع منهم الى أرض الروم الا مخبر قال أبوه فلو اشاء أن أخبركم حيث يضع أمير الروم رايته يومئذ ينزل بين الخضراء القديم الى المنارة مما يلي الأسكندرية.

۱۴۴۰﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ: حضرت راشد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب قریش کا ایک آدمی جس کا نسب ماں اور باپ کی طرف سے مشہور ہوگا۔ وہ رُوم کے خلاف غضبناک ہو کر خروج کرے گا۔ رُوم والے اُسے قبول کریں گے، اور اُسے مقام "منزل کرامۃ" پر اُتاریں گے پھر بیس (20) مہینے گزر جانے کے بعد وہ رُوم کے ہمراہ ان کی کشتیوں پر اسکندریہ کی طرف جائیں گے۔ اُنہیں ایک تیز ہوا پیش آئے گی۔ ان میں سے کوئی بھی رُوم کی زمین کی طرف واپس نہ لوٹے گا سوائے خبر دینے والے کے، اگر میں چاہوں تو تمہیں وہ جگہ بتا سکتا ہوں جہاں رُوم کا اُمیر اپنا جھنڈا گاڑے گا، وہ خضراء قدیم سے لے کر منارہ (جو کہ اسکندریہ سے ملا ہوا ہے) وہاں پڑاؤ ڈالیں گے۔

۱۴۴۱. حدثنا رشدين وابن وهب جميعا عن ابن لهيعة قال حدثني بكر بن مضر المعافري قال سمعت أبا فراس يقول سمعت عبدالله بن عمرو يقول علامة ملحمة الأسكندرية اذا رأيتم

دهقانين من دهاقنة العرب خرجا الى الروم فهو علامة ملحمة الأسكندرية

۱۴۴۱﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عرب کے کسانوں کو رُوم کی طرف بھاگتے دیکھ لو تو یہ اسکندریہ کی جنگ کی علامت ہوگی۔

۱۴۴۲۔ حدثنا ابن وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عمران بن أبي جميل عن أبي فراس قال كنا عبدالله بن عمرو بالأسكندرية فقيل له ان الناس قد فزعوا فأمر بسلاحه وفرسه فجاءه رجل فقال من أين هذا الفزع، قال بسفين ترايت من ناحية قبرس، قال انزعوا عن فرسي، قال فقلنا أصلحك الله ان الناس قد ركبوا، فقال ليس هذا بملحمة الأسكندرية انما يأتون من نحو المغرب من نحو أنطابلس فيأتي مائة ثم مائة حتى عدسبع مائة.

۱۴۴۲﴾ ابن وہب اور رشدین نے ابن لہیعہ عمران بن ابو جمیل سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اسکندریہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ خوف زدہ ہیں؟ انہوں نے اپنے ہتھیار اور گھوڑے تیار کرنے کا حکم دیا، پھر انہوں نے آنے والے آدمی سے پوچھا کہ کس طرف سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ ترایت کی طرف سے جو قبرص کے ایک کونے میں ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے گھوڑے سے اُتارو۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح کرے۔ بے شک لوگ تو سوار ہو چکے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ اسکندریہ کی جنگ نہیں ہے۔ وہ لوگ مغرب کی طرف سے اِطابلس سے آئیں گے وہ سو (100) افراد آئیں گے، پھر سو (100) آئیں گے اس طرح کل سات سو (700) آئیں گے۔

۱۴۴۳۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عمرو بن جابر الحضرمي قال سمعت شقيا الاصحبي يقول إن للأسكندرية ملحمتين احداهما الصغرى والأخرى الكبرى فاما الصغرى فيأتيها خمس مائة قلع وأما الكبرى فيأتيها مائة قلع يقتل في الصغرى سبعون عريفا ويقتل في الكبرى اربع مائة عريف علامة الصغرى أن البحر يستأخر من المنارة بريدين ثم تخرج كنوز ذي القرنين تسع كنوزه أهل المشرق والمغرب

۱۴۴۳﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عمرو بن جابر حضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت شفی اَصحی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: بے شک اسکندریہ میں دو جنگیں ہوں گی، ان میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی ہوگی رہی چھوٹی جنگ تو اس میں پانچ سو (500) بادبانی کشتیاں آئیں گی اور بڑی جنگ میں سو (100) بادبانی کشتیاں آئیں گی، چھوٹی جنگ میں ستر (70) جاسوس قتل کئے جائیں گے، اور بڑی میں چار سو (400) جاسوس قتل کئے جائیں گے، چھوٹی جنگ کی علامت یہ ہوگی کہ سمندر مقام "منارہ" سے دو بُرید (مسافت کا ایک پیمانہ) دُور ہو جائے گا، پھر ذوالقرنین کا خزانہ نکال دیا جائے گا، جو مشرق اور مغرب والوں کے لئے کافی ہوگا۔

۱۴۴۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال ملحمة الأسكندرية تقبل الروم من نحو أطابلس حتى اذا بلغوا منحر البرذون من أرض لوبية بلغ صاحب الأسكندرية خبرهم فيبعث اليهم مجنبته فلا يرجعون اليه حتى ينزل الروم الأسكندرية فياليتني لحميق قريش يومئذ حيا فأقول يا احمق احبس عليك خيلك فانهم يغشونك

۱۴۴۴﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ میں رُومی اِطابلس کی طرف سے آئیں گے حتی کہ جب وہ مقامِ منحر البرذون میں پہنچیں گے جو مقامِ لوبیہ کی سَرزمین پر ہے تو اسکندریہ کے بادشاہ کو اُن کے آنے کی اِطلاع ہوگی، تو وہ اپنے لشکر کی ایک ٹولی ان کی طرف بھیجے گا جو لوٹ کر واپس نہ آئے گی۔ رُومی اسکندریہ میں پڑاؤ ڈال دیں گے، اَے کاش اُس اَحمق قریشی اَمیر کو سمجھانے کے لئے مَیں زندہ رہتا! تو مَیں اس سے کہتا کہ اَرے بے وقوف اپنے شہسواروں کو اپنے پاس روکے رکھ یہ رُومی تجھے دُھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

✿—✿—✿
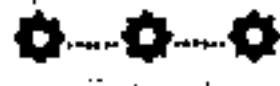
۱۴۴۵. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن كعب قال وددت لا أموت حتى أشهد يوم الأسكندرية، قال له أليس قد فتحت، قال ليس هذا يومها إنما يومها إذا جاء ها مائة في أثرها مائة سفينة في أثرها مائة سفينة حتى يتم سبع مائة وفي أثر ذلك مثل ذلك فذلك يومها والذي نفس كعب بيده لتقتتلن حتى يبلغ الدم أرساغ الخيل.

۱۴۴۵﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری یہ تمنا ہے کہ مَیں نہ مَروں یہاں تک مَیں اسکندریہ کی فتح میں حاضر ہوں، اُن سے کہا گیا کہ اسکندریہ جواب مفتوح ہے کیا یہ وہ فتح نہیں ہے؟ تو فرمایا کہ وہ جنگ جب ہوگی جب سو (100) کشتیاں ہوں گی جن کے پیچھے سو (100) کشتیاں، جب اس طرح سات سو (700) تک، نہ آجائیں اور ان کے پیچھے بھی اتنی ہی کشتیاں ہوں، تو وہ دن فتح کا ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے اتم ضرور قتل کرو گے یہاں تک خون گھوڑوں کے کھروں تک پہنچ جائے گا۔

✿—✿—✿

مايقدم الى الناس في خروج الدجال

خُروجِ دجّال سے پہلے کے حالات

۱۴۴۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثني يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أكثر خطبته ما يحدثنا عن الدجال يحذرناه وكان من قوله يا أيها الناس إنها لم تكن فتنة في الأرض أعظم من فتنة الدجال وان الله تعالى لم يبعث نبيا إلا حذره أمته وأنا آخر الأنبياء

وانتم آخر الأمم وهو خارج فيكم لا محالة فان يخرج وأنا فيكم فأنا حجيج كل مسلم وإن يخرج بعدي فكل امرىء حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم فمن لقيه منكم فليتفل في وجهه وليقرأ بفواتيح سورة الكهف.

۱۴۴۶﴾ضمرۃ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ: حضرت أبی أمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ اکثر آپ ﷺ اپنے خطبہ میں جب ہم سے دجّال کے متعلق گفتگو فرماتے تو ہمیں دجّال سے ڈراتے، آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! زمین میں کوئی فتنہ دجّال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی اُمّت کو دجّال کے خطرے سے آگاہ کیا، میں آخری نبی (ﷺ) ہوں، اور تم آخری اُمّت ہو۔ وہ تم میں ضرور نکل کر رہے گا، اگر وہ میری موجودگی میں نکلے گا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے کافی ہوں، اور اگر وہ میرے بعد نکلے گا تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مسلمان کا نگہبان ہے، تم میں سے جس کا دجّال سے سامنا ہو تو اس کے منہ پر تھوکے، اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔

✿ ✿ ✿
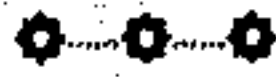
۱۴۴۷. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب الأحبار قال كان يقال كلب الساعة الدجال ومن صبر على فتنة الدجال لم يفتن ولم يفتن أبدا حيا ولا ميتا ومن أدركه ولم يتبعه وجبت له الجنة وإذا خلص الرجل وكذب بالدجال مرة واحدة وقال قد علمت من أنت أنت الدجال ثم قرأ عليه بفاتحة سورة الكهف لم يخشه ولا يقدر أن يفتنه، وكانت له تلك الآية كالعميمة من الدجال، فطوبى لمن نجا بايمانه قبل فتن الدجال وهوانه وصغاره وليدركن أقواما مثل خيار أصحاب محمد ﷺ.

۱۴۴۷﴾بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت سے پہلے دجّال آئے گا، اور جو دجّال کے فتنے پر صبر کرے گا وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہوگا، نہ زندگی میں نہ مرنے کے بعد اور جو اُسے پالے اور اُس کی پیروی نہ کرے تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے، اور جب آدمی مخلص ہوگا اور دجّال کی ایک مرتبہ تکذیب کرے گا اور کہے گا کہ میں جانتا ہوں کہ تو کون ہے، تُو دجّال ہے، پھر وہ اس پر سورۂ فاتحہ اور سورۂ کہف پڑھے گا وہ دجّال سے نہ ڈرے گا، دجّال کو قدرت نہ ہوگی کہ اُسے فتنہ میں مبتلا کرے۔ اور اس کی یہ نشانی ہوگی جیسے کہ مونگے دجّال کے لئے، پس خوشخبری ہے اس کے لئے جو اپنے ایمان کی وجہ سے نجات پائے دجّال کے فتنوں سے پہلے اور اس کی ذِلّت اور رُسوائی سے پہلے، اور دجّال ایسی قوم والوں کو پائے گا جو بہترین حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مثل ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۴۴۸. قال صفوان وأخبرني عبدالرحمن بن جبير وعبدالرحمٰن بن ميسرة وشريح بن عبيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حذر أصحابه الدجال فقال اعلموا أيها الناس أنكم غير

ملاقي ربكم حتى تموتوا وان ربكم ليس باعور إن الدجال يكذب على الله مطموس عينه ليست بناتئة ولا حجرا مكتوب بين عينية كافر يقرأه كل مؤمن فإن يخرج وانا فيكم فانا حجيجكم منه وان يخرج بعدي والست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم من لقيه منكم فليقرأ فاتحة سورة الكهف.

۱۴۴۸۔ صفوان نے عبدالرحمٰن بن جُبیر اور عبدالرحمٰن بن مُیسرۃ اور شُریح بن عُبید رحمہم اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دجّال کے فتنے سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! جان لو تم اپنے ربّ سے نہیں مل سکتے جب تک تم مَر نہ جاؤ اور تمہارا ربّ کانا نہیں ہے، بے شک دجّال اللہ پر جھوٹ باندھے گا، اس کی ایک آنکھ اندھی ہوگی وہ پتھر کی نہیں ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مؤمن پڑھ لے گا، اگر دجّال میری موجودگی میں نکلے تو مَیں تمہاری طرف سے اس سے لڑوں گا اور اگر میرے بعد نکلے اور مَیں تم میں نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے، اللہ تعالیٰ میرے پیچھے ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا، جو تم میں سے دجّال کا سامنے کرے تو اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔

۱۴۴۹۔ حدثنا عبدالوهاب بن عبدالمجيد عن أيوب عن أبي قلابة قال رأيت الناس قد ازدحموا على رجل فزاحمت الناس حتى خلصت إليه فسالت عنه، فقالوا رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول إن من بعدكم الكذاب المضل وان راسه من ورائه حبكا حبكا وانه سيقول أنا ربكم فمن قال كذبت لست بربنا ولكن الله ربنا عليه توكلنا واليه أنبنا ونعوذ بالله منك فلا سبيل له عليه

۱۴۴۹۔ عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ایوب سے روایت کی ہے کہ، ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی پر ہجوم کر رکھا تھا، مَیں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ صحابیِ رسول اللہ ﷺ ہیں، مَیں ہجوم کو چیرتا ہوا اُس شخص کے قریب گیا تو مَیں نے اُسے کہتے ہوئے سُنا کہ: تمہارے بعد ایک جھوٹا اور گمراہ کرنے والا آئے گا، اور اس کا سَر پیچھے کی طرف سے موٹا ہوگا (یعنی اُس کی گردن نہایت موٹی ہوگی)۔ وہ کہے گا کہ مَیں تمہارا ربّ ہوں، جو اُسے کہے گا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے تُو ہمارا ربّ نہیں ہے، لیکن اللہ ہمارا ربّ ہے، اس پر ہمیں بھروسہ ہے، اُس کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اور ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، تو اُس جھوٹے کو اس شخص پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

۱۴۵۰۔ قال أيوب وحدثنا حميد بن هلال عن بعض اشياخهم عن هشام بن عامر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول مابين خلق آدم عليه السلام الى قيام الساعة أمر أكبر من الدجال.

۱۴۵۰۔ ایوب، حمید بن ہلال سے، انہوں نے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی فتنہ دجّال سے بڑا نہ ہوگا۔

۱۴۵۱. حدثنا ابن وهب عن طلحة عن عطاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال عند غضبة يغضبها.

۱۴۵۱﴾ ابن وہب نے طلحہ سے روایت کی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال غصّہ میں ہوگا اور اسی حالت میں وہ خروج کرے گا۔

۰۰۰

۱۴۵۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر إن بين يدي الساعة كذابون منهم صاحب اليمامة ومنهم صاحب صنعاء العنسي ومنهم صاحب حمير ومنهم الدجال والدجال أعظمهم فتنة.

۱۴۵۲﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے ارشاد فرمایا کہ: قیامت سے پہلے جھوٹے آئیں گے جن میں سے یمامہ والا ہے، اور صنعاء والا عنسی ہے، اور حمیر والا ہے، اور اُن میں سے دجّال بھی ہے، دجّال اُن میں سے سب سے بڑا فتنہ ہے۔

۰۰۰

۱۴۵۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول الآيات الروم ثم الثانية الدجال والثالثة يأجوج والرابعة عيسى ابن مريم عليهما السلام.

۱۴۵۳﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقامِ حضرموت کا رہنے والا ہے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی رُومیوں کا خروج ہے۔ دوسری دجّال ہے۔ تیسری یاجوج ماجوج ہے اور چوتھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

۰۰۰

۱۴۵۴. حدثنا بقية عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان حدثنا عمرو بن الأسود عن جنادة بن أبي أمية أنه حدثهم عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن لا تعقلوا ان مسيح الدجال رجل قصير أفحج جعد أعور مطموس العين ليست بناتئة ولا حجرا فان التبس عليكم فاعلموا أن ربكم ليس بأعور وانكم لن تروا ربكم حتى تموتوا

۱۴۵۴﴾ بقیہ نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے عمرو بن اسود سے روایت کی ہے کہ جنادۃ بن ابوامیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں دجّال کے متعلق بتایا ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ تم نے بات سمجھی نہ ہو تو سُن لو! مسیح دجّال چھوٹے قد کا، گھنگریالے بالوں والا، کانا جس کی آنکھ اندھی ہوگی، پتھر کی نہ ہوگی، اگر تم کو شک ہوجائے تو یاد رکھنا کہ تمہارا ربّ کانا نہیں ہے، اور تم اپنے ربّ کو مرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

۱۴۵۵. حدثنا سهل بن يوسف عن حميد عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال أعور عين الشمال بين جبينه مكتوب كافر وعلى يمينه ظفرة غليظة قال سهل هو ک ف ر والكاف والفاء والراء ملتزق بعضه ببعض كالكتابة

۱۴۵۵۔ سہل بن یوسف نے حمید سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا اور اُس کے دائیں ہاتھ پر موٹے غلیظ ناخن ہوں گے، حضرت سہل کہتے ہیں کہ کافر یوں لکھا ہوگا "ک، ف، ر" اِن میں سے بعض بعض کے ساتھ لکھنے میں ملے ہوئے ہوں گے۔

۞۞۞

۱۴۵۶. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن ليث بن أبي سليم عن بشر عن انس بن مالک رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج الدجال نيف على سبعين دجالا

۱۴۵۶۔ جریر بن عبدالحمید نے، لیث بن ابو سُلیم سے، انہوں نے بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال کے نکلنے سے پہلے ستر (70) سے زائد دجّال نکلیں گے۔

۞۞۞

۱۴۵۷. حدثنا عبيدالله بن موسى عن عيسى الحناط عن محمد بن يحيى بن حبان عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال مع الدجال امرأة تسمى طيبة لا يؤم قرية إلا سبقته إليها تقول هذا الرجل داخل عليكم فاحذروه

۱۴۵۷۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ الحناط سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے ساتھ ایک عورت ہوگی جس کا نام "طیبہ" ہوگا دجّال جس کسی شخص کا ارادہ کرے گا تو اس سے پہلے "طیبہ" وہاں پہنچ جائے گی، اور کہے گی کہ یہ آدمی تمہارے پاس آنے والا ہے اس سے بچو۔

۞۞۞

۱۴۵۸. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول الآيات الروم ثم الثانية الدجال والثالثة يأجوج ومأجوج والرابعة عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۴۵۸۔ ابو المغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقام حضرموت کا رہنے والا تھا سے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی پہلی علامت رُومیوں کا نکلنا ہوگا دوسری علامت دجّال ہوگا، تیسری علامت یاجوج ماجوج ہوں گے اور چوتھی علامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے۔

۞۞۞

۱۴۵۹. حدثنا عبدالرزاق عن سفيان عن عمران بن ظبيان عن حكيم بن سعد عن علي قال رجل قد استخفته الأحاديث كلما وضع أحدولة كذب وانقطعت ملحا باطول منها ان يدرک الدجال يتبعه

۱۴۵۹﴾ عبدالرزاق نے سُفیان سے، انہوں نے عمران بن ظبیان سے، انہوں نے حکیم بن سعد سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خبروں سے گھبرائے گا۔ جب جھوٹی خبریں گھڑی جائیں گی، ان خبروں کے تسلسل کی وجہ سے وہ نا اُمید ہو جائے گا، اگر وہ دجّال کو پالے گا تو اس کی پیروی کرے گا۔

۞۞۞

۱۴۶۰. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فأثنى على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال ثم قال إني أنذركموه وما من نبي الا أنذر قومه لقد أنذره نوح قومه ولكن سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور.

۱۴۶۰﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے الزہری سے روایت کی ہے کہ سالم رحمہ اللہ تعالیٰ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی اس کے شایانِ شان حمد وثنا بیان کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے دجّال کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو دجّال کانا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

۞۞۞

۱۴۶۱. قال معمر وأخبرني الزهري قال أخبرني عمر بن ثابت الأنصاری قال أخبرني بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يؤمئذ للناس وهو يحذرهم فتنة تعلموا أنه لن يرى أحد منكم ربه حتى يموت وأنه مكتوب بين عينيه كافر يقرأه كل مؤمن كره عمله.

۱۴۶۱﴾ معمر نے الزہری سے روایت کی ہے کہ عمر بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دِن لوگوں کو دجّال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے ربّ کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا، اور دجّال کی آنکھوں کے درمیان کافر (ک،ف،ر) لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مؤمن جو دجّال کے کام کو بُرا سمجھے گا وہ پڑھ لے گا۔

۞۞۞

دجّال کے نکلنے سے پہلے کی علامات

العلامات قبل خروج الدجال

۱۴۶۲. حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد ابن ابي هلال عن عبدالله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم ورضى الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطينية ست سنين لم يخرج الدجال في السنة السابعة.

۱۴۶۲﴿بقیۃ بن الولید نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے ابن ابو ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سات سال کی مدت ہوگی۔ پھر دجّال ساتویں سال نکلے گا۔

۱۴۶۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن صفوان بن عمرو عن أبي اليمان وغيره عن كعب قال يخرج الدجال حتى تفتح القسطنطينية

۱۴۶۳﴿الولید بن مُسلم نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال خُروج نہیں کرے گا۔ جب تک قسطنطنیہ فتح ہو جائے۔

٭٭٭

۱۴۶۵. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال من حضر القسطنطنية فليحمل ما قدر وليتخذ فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم قال فتحها وخروج الدجال في سبع سنين.

۱۴۶۴﴿بقیۃ بن الولید نے ابوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جو قسطنطنیہ کی فتح میں حاضر ہو تو اس سے جتنا ہو سکے وہ مال اپنے ساتھ لے لے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کا خُروج سات سالوں میں ہوگا۔

٭٭٭

۱۴۶۵. قال صفوان وحدثني شريح بن عبيد عن كعب قال يأتيهم الخبر وهم يقتسمون غنائمهم إن الدجال قد خرج وانما هو كذب فخذوا ما استطعتم فإنكم تمكثون ست سنين ثم يخرج في السابعة

۱۴۶۵﴿صفوان نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ان کے پاس اطلاع آئے گی کہ دجّال نکل چکا ہے، حالانکہ یہ بات جھوٹی ہوگی۔ لہٰذا تم سے جتنا ہو سکے تم مال لے لینا۔ بے شک تم چھ سال تک رہو گے، پھر ساتویں سال دجّال نکلے گا۔

٭٭٭

۱۴۶۶. قال صفوان وحدثني عبدالرحمن بن جبير عن كعب قال لا يخرج الدجال حتى تفتح المدينة

۱۴۶۶﴿صفوان نے، عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال نہیں نکلے گا جب تک قسطنطنیہ کا شہر فتح ہو جائے۔

٭٭٭

۱۴۶۷. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار قال أخذ عبدالله بن بسر المزني

صاحب رسول الله ﷺ باذني فقال يا ابن أخي لعلك تدرك فتح القسطنطنية فإياك إن ادركت فتحها أن تترك غنيمتك منها فإن بين فتحها وبين خروج الدجال سبع سنين.

۱۴۶۷ ابوالمغیرۃ کہتے ہیں کہ: بشیر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن بسر صحابی رسول اللہ ﷺ نے کان سے پکڑا اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! شاید تو قسطنطنیہ کی فتح کا زمانہ پالے اگر تُو اس کی فتح کا زمانہ پالے تو اس کے مالِ غنیمت کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ بے شک قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے نکلنے کے درمیان سات سال (7) کا وقفہ ہوگا۔

۱۴۶۸. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو قال يخرج الدجال بعد فتح القسطنطنية قبل نزول عيسى بن مريم ببيت المقدس.

۱۴۶۸ ابن وہب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: دجّال قسطنطنیہ کی فتح کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بیت المقدس میں نزول سے پہلے خروج کرے گا۔

۱۴۶۹. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمر بن عبدالله عن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيهم الخبر أن الدجال قد خرج بعد فتحهم القسطنطنية فينصرفون فلا يجدونه ثم لا يلبثون الا قليلا حتى يخرج

۱۴۶۹ ابن وہب نے، عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قسطنطنیہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کو اطلاع ملے گی کہ دجّال نکل چکا ہے۔ وہ واپس آئیں گے تو دجّال کو نہیں پائیں گے پھر زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ وہ نکل جائے گا۔

۱۴۷۰. حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن سعيد بن عبيد بن السباق قال سمعت أبا هريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج المسيح الدجال سنوات خدعة يكذب فيه الصادق ويصدق فيها الكاذب ويؤتمن فيها الخائن ويخون فيها الأمين ويتكلم الرويبضة الوضيع من الناس.

۱۴۷۰ ابن وہب نے یزید بن عیاض سے روایت کی ہے کہ سعید بن عبید بن السباق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مسیح دجّال کے خروج سے پہلے کچھ سال دھوکے کے سال ہوں گے جن میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹ کی تصدیق کی جائے گی، اور خائن کو امانت دار بنایا جائے گا،

اور امانت دار اس میں خیانت کرے گا، اور رویبضہ میں گھٹیا لوگ گفتگو کریں گے۔

۱۴۷۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن سعيد بن راشد عن عثمان بن المسيفع الحميري قال حدثني أبي قال حدثنا حذيفة بن اليمان قال تكون غزوة في البحر من غزاها استغنى فلم يفتقر أبدا ومن لم يغزها لم يثرى ماله بعدها إلا ما كان قبل ذلك ثم يستصعب البحر بعد الغزو ست سنين كما كان ثم يعود البحر بعد ست سنين كما كان ست سنين ثم يستصعب ستا فذلك ثمان عشرة ثم يخرج الدجال.

۱۴۷۱۔ رُشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن راشد سے روایت کی ہے کہ عثمان بن المسيفع الحميرى رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سمندر میں جنگ ہوگی جس نے وہ جنگ کی وہ بے نیاز ہوگا۔ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ جس نے وہ جنگ نہ کی، اس کا مال اس کے بعد نہیں بڑھے گا پھر جہاد کے بعد سمندر چھ سال تک سخت ہوجائے گا پھر وہ دوبارہ چھ سال تک پچھلی حالت پر لوٹ آئے گا، پھر چھ سال تک کے لیے سمندر سخت ہوجائے گا، یہ اٹھارہ سال ہوئے۔ پھر دجّال نکل جائے گا۔
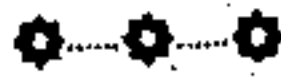
۱۴۷۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن جعفر بن عبدالله الأنصاري عمن حدثه عن عطاء بن يسار سمع كعبا قبل خروج الدجال فتن ثلاث فتنة عثمان وفتنة ابن الزبير رضي الله عنهما والثالثة ثم يخرج الدجال.

۱۴۷۲۔ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے جعفر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، وہ فرمارہے تھے کہ دجّال کے خروج سے پہلے تین فتنے ہوں گے۔ ایک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، دوسرا ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، تیسرا دجّال کا خروج۔

۱۴۷۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن تبيع قال بين يدي الدجال ثلاث علامات ثلاث سنين جوع وتغيض الأنهار ويصفر الريحان وتنزف العيون وتنقل مذحج وهمدان الى العراق حتى ينزلوا قنسرين وحلبا فغدوا الدجال غاديا في ديار كم أو رائحا

۱۴۷۳۔ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال سے پہلے تین علامتیں ہوں گی۔ تین سال قحط ہوگا اور نہریں خشک ہو جائیں گی، اور ریحان پھول زرد ہوجائے گا۔ چشمے پھوٹ پڑیں گے اور قبیلہ مذحج اور ہمدان عراق کی طرف منتقل ہوکر مقام قنسرین اور مقام حلب میں پہنچیں گے۔ پھر صبح یا شام کو دجّال تمہارے علاقوں میں ہوگا۔

۱۴۷۴. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن الوليد بن سفيان بن أبي مريم عن يزيد بن قطيب السكوني عن أبي بحرية عبدالله بن قيس السكوني عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة العظمى وفتح القسطنطنية وخروج الدجال في سبعة أشهر

۱۴۷۴۔ بقیہ اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے الولید بن سُفیان بن ابو مریم سے، انہوں نے یزید بن قطیب السکونی سے، انہوں نے ابو بحریہ عبداللہ بن قیس السکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کا نکلنا سات (7) مہینوں میں ہوگا۔

۱۴۷۵. قال وأخبرنا صفوان عن أبي اليمان عن كعب مثله.

۱۴۷۵۔ صفوان نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۷۶. قال أبو بكر وأخبرني ضمرة بن حبيب أن عبدالملك بن مروان الى أبي بحرية أنه بلغه أنك تحدث عن معاذ في الملحمة والقسطنطنية وخروج الدجال فكتب اليه أبو بحرية أنه سمع معاذا يقول الملحمة العظمى وفتح القسطنطنية وخروج الدجال في سبعة أشهر.

۱۴۷۶۔ ابوبکر نے، ضمرۃ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ابو بحریہ کو خط لکھا کہ اُسے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر کے جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ اور خُروج دجّال کے متعلق روایت نقل کرتے ہو؟ تو ابو بحریہ نے جواب میں لکھا کہ اُنہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کا خروج سات (7) مہینے کے اندر ہوگا۔

۱۴۷۷. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن يحي ابن أبي عمرو الشيباني عن ابن محيريز قال الملحمة العظمى وخراب القسطنطنية وخروج الدجال حمل امرأة.

۱۴۷۷۔ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ ابن أبی عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ابن محیریز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دجّال کا خُروج۔ یہ سب کام عورت کے حمل کی مُدّت (نو ماہ) میں ہو جائیں گے۔

۱۴۷۸. حدثنا بقية عن يحي بن سعيد عن خالد بن معدان عن أبي بلال عن عبدالله بن بسر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطنية ست سنين ويخرج الدجال في السنة السابعة.

۱۴۷۸۔ بقیہ نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے ابوبلال سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ (6) سال ہوں گے اور ساتویں (7) سال دجّال نکل جائے گا۔

✿—✿—✿

۱۴۷۹. حدثنا بقية قال أخبرنا صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال يخرج الدجال في سنة ثمانين والله أعلم أي الثمانين ثمانين ومائتين أو غيرها

۱۴۷۹۔ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال (۸۰) اسی سال خروج کرے گا، یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ سال کب آئے گا۔

✿—✿—✿

۱۴۸۰. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لن يجمع الله على هذه الأمة سيف الدجال وسيف الملحمة

۱۴۸۰۔ ابوالمغیرۃ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ ہرگز اس اُمّت پر دجّال کی تلوار اور جنگِ عظیم کی تلوار کو جمع نہ کرے گا۔

✿—✿—✿

۱۴۸۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد الأنصارية قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فذكر الدجال فقال ان بين يديه ثلاث سنين سنة تمسک السماء ثلث قطرها والأرض ثلث نباتها والثانية تمسک السماء ثلثي قطرها والأرض ثلثي نباتها والثالثة تمسک السماء قطرها كله والأرض نباتها كله فلا يبقى ذات ظلف ولا ذات ضرس من البهائم الا هلكت

۱۴۸۱۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دجّال سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ پہلے سال آسمان اپنی تہائی بارش اور زمین اپنی تہائی پیداوار روک دے گی، اور دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش اور زمین اپنی دو تہائی پیداوار روک دے گی، اور تیسرے سال آسمان اپنی ساری بارش اور زمین اپنی ساری پیداوار روک دے گی، پھر کوئی چوپایہ اور مویشی زندہ نہیں رہے گا۔

✿—✿—✿

۱۴۸۲. حدثنا محمد بن حمير عن ابراهيم بن عبلة قال كان يقال بين يدي خروج الدجال يولد مولود ببيسان من سبط لاوي بن يعقوب في جسده تمثال السلاح السيف والترس والنيزک والسكين

۱۴۸۲۔ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عبلۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ دجّال کے خروج سے پہلے لاوی

بن یعقوب کی اولاد میں سے ایک لڑکا مقامِ بیسان میں پیدا ہوگا۔ اس کے جسم پر اسلحے کی تصویریں ہوں گی، تلوار، ڈھال، نیزہ اور چھری کی تصاویر۔

۱۴۸۳۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالرحمن بن يزيد عن عمير بن هانيء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صار الناس في فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا ايمان فيه فاذا هما اجتمعا فانظر الدجال اليوم أو غدا.

۱۴۸۳۔ الولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب لوگ دوخیموں میں جمع ہوجائیں: ایک ایمان کا خیمہ جس میں منافقت کوئی نہیں اور دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں ایمان کوئی نہیں، جب یہ دونوں جمع ہوجائیں تو پھر دجّال کو دیکھنا کہ وہ آج یا کل نکل پڑے گا۔

۱۴۸۴۔ حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه تخوف الدجال وذكر من علاماته وأماراته ومقدمات أمره حتى ظن الملأ أنه ثائر عليهم من بينهم من النخل أو خارج من النخل عليهم ثم قام لبعض شأنه ثم عاد وقد اشتد تخوف من حضره وبكاؤهم فقال مهيم ثلاثا ما الذي ابكا كم؟ قالوا ذكرت الدجال وقربت أمره حتى ظننا أنه ثائر علينا وانه خارج من النخل علينا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مؤمن إحدى عينيه مطموسة والأخرى ممزوجة بالدم كأنها الزهرة

۱۴۸۴۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دجّال سے ڈرایا اور اس کی علامتیں اور نشانیاں اور اس سے پہلے پیش ہونے والے حالات بتائے، حتیٰ کہ مجمع یہ گمان کرنے لگا کہ دجّال قریب کے درختوں کے جھنڈ میں رُوپوش ہے، اور ابھی وہاں سے اُن پر آنکلے گا، پھر آپ ﷺ اپنے کسی کام کے لئے تشریف لے گئے، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور حاضرین کا خوف اور رونا زیادہ ہوگیا تھا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رُلا رہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے دجّال کا تذکرہ کیا اور اس کے معاملے کے قریب آجانے کا ذکر کیا! ہم نے سمجھا کہ وہ چھپا ہوا ہے اور اب اِن درختوں سے ہم پر نکل پڑے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری موجودگی میں وہ نکلے گا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب میں نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی ذات کی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہوگا، اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی اور دوسری میں خون کی آمیزش ہوگی گویا کہ وہ پھول ہے۔

۱۴۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال تفتح القسطنطينية ثم يأتيهم الخبر بخروج الدجال فيكون باطلا ثم يقيمون ثلث سبع صابوعا فتمسک السماء في تلک السنة ثلث قطرها وفي السنة الثانية ثلثيها وفي الثالثة تمسک قطرها أجمع فلا يبقى ذو ظفر ولا ناب إلا هلک ويقع الجوع فيموتون حتى لايبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس الى جبال الجوف الى أنطاكية ومن علامات خروج الدجال ريح شرقية ليست بحارة ولا باردة تهدم صنم أسكندرية وتقطع زيتون المغرب والشام من أصولها وتيبس الفرات والعيون والأنهار وينسألها مواقيت الأيام والشهور ومواقيت الأهلة.

۱۴۸۵﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح کرلیا جائے گا۔ پھران کے پاس دجّال کے نکلنے کی اِطلاع آئے گی تو وہ خبر جھوٹی ہوگی، پھروہ ٹھہرے رہیں گے تو آسمان اس سال اپنی تہائی بارش روک دے گااوردوسرے سال دوتہائی روک دے گااور تیسرے سال ساری بارش روک دے گا۔ پھرکوئی کُھر اورکچلی دانتوں والاباقی نہ رہے گا مگر بھوک سے ہلاک ہوجائے گا۔ ستّر (70) میں سے دَس (10) بھی باقی نہ رہیں گے، اورلوگ انطاکیہ کی جانب جوف کے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔ اوردجّال کے خروج کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ مشرق سے ہواچلے گی، جونہ گرم ہوگی اورنہ ٹھنڈی، اسکندریہ کے بُت کوگرادے گی اورمغرب اورشام کے زیتون کوجڑ سے کاٹ ڈالے گی، اوردریائے فُرات، چشمے اورنہریں سوکھ جائیں گی، اورلوگ دِنوں اورمہینوں اورچاند کے اَوقات بھول جائیں گے۔

۞۞۞
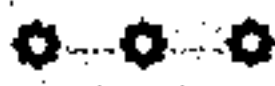
۱۴۸۶. حدثنا يحيیٰ بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج بعد فتح القسطنطنية وبعدما يقيم المسلمون فيها ثلاث سنين وأربعة أشهر وعشرا۔

۱۴۸۶﴾ یحیٰی بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح کے بعددجّال کاخروج ہوگا، اس سے پہلے مسلمان قسطنطنیہ میں تین سال چارمہینے دس دن رہیں گے۔

۞۞۞
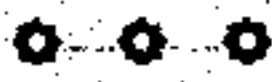
۱۴۸۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أن أعرابيا عن أبي الدرداء فاقبل حتى أتى مجلس متم فاذا هو بأبي الدرداء وكعب قاعدين وعندهما ناس، فقال أيكم أبو الدرداء، فقالوا هذا، فقال متى يخرج الدجال؟ قال اللّهم غفرا ذرنا عنک فردها عليه مرتين فلما رأى كراهيته عن ما سأله عنه قال اني والله ما جئت يا أبا الدرداء لأسألک مالک ولكن جئت أسألک عن علمک، قال فضرب منكبه كعب ثم قال أيها السائل عن الدجال إذا مارأيت السماء قد قحطت فلم تمطر شيئا ورأيت الأرض قد أجدبت فلم تنبت شيئا ورجعت الأنهار والعيون إلى عناصرها واصفر الريحان فانظر الدجال متى يصبحک أو يمسيک

۱۴۸۷۔ بقیہ مقوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی معتصم کی مجلس میں آیا۔ وہاں حضرت ابوالدرداء اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس دوسرے لوگ تھے۔ اس دیہاتی نے پوچھا تم میں ابوالدرداء کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ ہے، اس نے پوچھا کہ دجّال کب خروج کرے گا؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم سے اے شخص! دُور ہو جا! دیہاتی نے سوال دو مرتبہ دُہرایا۔ دیہاتی نے جب دیکھا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے سوال کو ناپسند کر رہا ہے، تو اس نے کہا کہ اے ابوالدرداء! اللہ کی قسم میں تیرے پاس اس لئے نہیں آیا ہوں کہ تجھ سے مال کا سوال کروں! لیکن میں تیرے پاس تیرے علم کے متعلق پوچھنے آیا ہوں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کندھے کو تھپتھپایا پھر کہا کہ: اے دجّال کے متعلق سوال کرنے والے! جب تُو دیکھے کہ قحط پڑ چکا ہے اور بارش بالکل نہیں ہو رہی ہے اور زمین کو دیکھے کہ بنجر ہو گئی ہے اور کچھ نہیں اُگاتی، اور نہریں اور چشمے اپنے عناصر کی طرف لوٹ گئے ہیں، اور ریحان پھول زرد پڑ چکا ہے تو دجّال کو دیکھنا کہ صبح یا شام کو آ جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۴۸۸. حدثنا عيسى بن يونس عن اسماعيل بن أبي خالد عن أبيه عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى تفتح مدينة قيصر أو هرقل ويؤذن فيها المؤذنون ويقتسمون الأموال فيها والأترسة فيقبلون بأكثر مال على الأرض فيتلقاهم الصريخ وإن الدجال قد خلفكم في أهليكم فيلقون ما معهم فيجيئون فيقاتلونه

۱۴۸۸۔ عیسیٰ بن یونس نے، اسماعیل بن ابو خالد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قیصر یا ہرقل کا شہر فتح نہ ہوگا اور اس میں اذان دینے والے اذان نہ دیں گے۔ وہاں وہ ڈھالوں کے ذریعے مال تقسیم کریں گے۔ وہ زمین پر موجودہ مال میں سے زیادہ مال پائیں گے، ان کے پاس چلّانے والا آئے گا کہ دجّال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں نکل چکا ہے، جو ان کے پاس مال ہوگا وہ اُسے پھینک دیں گے اور دجّال سے لڑنے کے لئے چلے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۴۸۹. حدثنا وكيع عن المسعودي عن حمزة قال حدثني أشياخنا قالوا خرج ابن مسعود فنادى نداء ولم يناجي نجاء فقال الملطاط شط الفرات طريق بقية المؤمنين هراب الدجال فما ينتظرون بالعمل أخروج الدجال فبئس المنتظر أم الساعة فالساعة أدهى وأمر ثم أخذ حصاة فقال ما خروجه بأضر على مؤمن ثم أخذ حصاة على ظفرة مما نقص هذه الحصاة من ظفري

۱۴۸۹۔ وکیع نے المسعودی سے روایت کی ہے کہ حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نکلے اور آہستہ نہیں بلکہ چلّا کر کہا کہ "ملطاط" جو کہ فُرات کے کنارے واقع ہے وہ دجّال سے بھاگنے کے لئے باقی ماندہ مسلمانوں کا راستہ ہوگا۔ یہ لوگ نیک عمل کرنے کے لئے کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ کیا دجّال کے نکلنے کا؟ تو بُرا ہے جس کا وہ

اِنتظار کررہے ہیں یا قیامت کا انتظار کررہے ہیں تو وہ اس سے بھی سخت اور کڑوی بات ہے۔ پھر ایک کنکری لے کر فرمایا کہ دجّال کا خروج مؤمن کے لئے مضر نہیں۔ پھر ایک کنکرا اپنے ناخن پر لے کر کہا کہ دجّال کا نکلنا مؤمن کے لئے اِتنا بھی نقصان دہ نہیں جتنا یہ کنکر میرے ناخن کے لئے نقصان دہ ہے۔
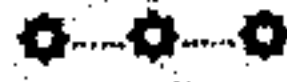
۱۴۹۰. حدثنا رديح بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو عن كعب قال يفتتحون القسطنطينية فيأتيهم خبر الدجال الى الشام فيجدونه لم يخرج ثم قل ما يلبث حتى يخرج.

۱۴۹۰﴿ رویح بن عطیۃ نے، یحیٰ بن ابوعمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان قسطنطنیہ فتح کریں گے تو ان کے پاس دجّال کے نکلنے کی خبر آئے گی۔ وہ شام کی طرف چلے جائیں گے، تو دجّال نہ نکلا ہوگا۔ پھر وہ کچھ عرصہ ہی رہیں گے کہ دجّال کا خروج ہوجائے گا۔

من أين يكون مخرج الدجال

دجّال کا خُروج کہاں سے ہوگا؟

۱۴۹۱. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثنا يحيى بن ابي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال من خلة بين الشام والعراق

۱۴۹۱﴿ ضمرۃ بن ربیعۃ نے، یحیٰ بن ابوعمرو السیبانی سے، انہوں نے حضرت عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: دجّال شام اور عراق کے درمیان خَلّۃ سے نکلے گا۔

۱۴۹۲. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد عن كعب قال يأتيهم الخبر بعد فتحها يعني فتح القسطنطينية فيرفضون ما في أيديهم فيخرجون فيجدونه باطلا لا يخرج الدجال الا بعدها تتعلق به حية الى جانب البحر ثم يخرج

۱۴۹۲﴿ ابوایوب نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے شریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہدین کے پاس قسطنطنیہ کے فتح کے بعد دجّال کے نکلنے کی خبر آئے گی، وہ جو کچھ اُن کے ہاتھوں میں ہوگا اُنہیں وہ پھینک دیں گے، اور دجّال کی طرف نکل پڑیں گے، بعد میں اِس خبر کو وہ جھوٹا پائیں گے، دجّال اِس کے بعد نکلے گا، اُس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہوا ہوگا اور وہ سمندر کے کنارے سے نکلے گا۔

۱۴۹۳. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تتعلق بالدجال حية الى جانب ساحل البحر ثم يخرج

۱۴۹۳﴾ بقیۃ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال ساحلِ سمندر سے اس حال میں نکلے گا کہ اُس کے ساتھ ایک سانپ چمٹا ہوا ہوگا۔

۱۴۹۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة أن عبدالرحمن بن أوس المزني حدثه عن أبي هريرة قال يخرج الدجال من قرية هي بالعراق فيفترق الناس عند خروجه فتقول فرقة منهم هلمّ الى الشام هلم الى اخوانكم

۱۴۹۴﴾ رُشدین نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے بکر بن سودۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن اوس المزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت أبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال ایک بستی سے نکلے گا جو عراق میں ہے، اُس کے نکلنے کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ ان میں ایک جماعت کہے گی شام کی طرف چلو اپنے بھائیوں کی طرف چلو۔

۱۴۹۵. حدثنا علي بن عاصم عن يحيى أبي زكريا عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه قال يخرج الدجال من مرو من يهوديتها

۱۴۹۵﴾ علی بن عاصم، یحییٰ ابو زکریا سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ: ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ دجّال یہودیوں کے مَرو سے خروج کرے گا۔

۱۴۹۶. حدثنا يزيد بن هارون عن سعيد عن قتادة عن ابن المسيب عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه قال يخرج الدجال من خراسان.

۱۴۹۶﴾ یزید بن ہارون نے، سعید سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال خُراسان سے نکلے گا۔

۱۴۹۷. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال مولد الدجال بقرية من قرى مصر يقال له قوس وهي بسرى

۱۴۹۷﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے، اور وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ دجّال کی پیدائش کی جگہ، مصر کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے جسے "قوس" کہا جاتا تھا، اور اَب بسریٰ کہا جاتا ہے۔

۱۴۹۸. قال الحكم واخبرني عبدالله عن يزيد بن حمير عن جبير بن نفير وشريح والمقدام وعمرو بن الأسود وكثير بن مرة قالوا ليس هو إنسان إنما هو شيطان

۱۴۹۸﴾ الحکم نے، عبداللہ سے انہوں نے یزید بن حمیر سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر اور شُریح اور المقدام اور عمرو بن اسود

اور کثیر بن مُرّۃ سب فرماتے ہیں کہ دجّال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے۔

۱۴۹۹. حدثنا الوليد عن حنظلة عن سالم عن أبيه قال هو ابن صائد الذي ولد بالمدينة

۱۴۹۹﴾ الولید نے، حنظلۃ سے، وہ سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجّال ابن صائد ہے، جو کہ مدینہ میں پیدا ہوا۔

۱۵۰۰. حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي المقدام عن زيد بن وهب عن عبدالله قال الدجال يخرج من كوثى

۱۵۰۰﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ابو المقدام سے، انہوں نے زید بن وَہب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کوثیٰ سے نکلے گا۔

۱۵۰۱. حدثنا يزيد بن هارون عن المبارك عن الحسن قال يخرج جهش من خراسان يعقبهم الدجال

۱۵۰۱﴾ یزید بن ہارون نے المبارک سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک لشکر خراسان سے نکلے گا اور اُن کے بعد دجّال کا خروج ہوگا۔

۱۵۰۲. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبدالرحمن بن ثروان عن الهيثم أبي العريان قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول يخرج الدجال من كوثى

۱۵۰۲﴾ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان سے روایت کی ہے کہ ہیثم ابی العریان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ دجّال "کوثیٰ" سے نکلے گا۔

۱۵۰۳. قال معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم عن عبدالله بن عمرو أنه قال يخرج الدجال من كوثى.

۱۵۰۳﴾ معمر نے محمد بن شبیب سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجّال "کوثیٰ" سے نکلے گا۔

۱۵۰۴. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم بن الأسود قال قال لي عبدالله بن عمرو وهو عند معاوية تعرفون أرضا قبلكم يقال لها كوثى كثيرة السباخ قلت نعم قال منها يخرج الدجال

۱۵۰۴﴾ ابو معاویۃ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے روایت کی ہے کہ الہیثم بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیاتم کوثی نامی ایک زمین جو تمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پہ بکثرت درندے ہوتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا وہاں سے دجّال نکلے گا۔

۱۵۰۵. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه فقال يخرج الدجال من العراق

۱۵۰۵﴾ عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ ابن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجّال "عراق" سے نکلے گا۔

۱۵۰۶. قال معمر وأخبرنا قتادة عن شهر بن حوشب سمع عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج ناس من قبل المشرق ويقرأون القرآن لا يجاوز تراقيهم كلما خرج منهم قرن قطع حتى عدها النبي صلى الله عليه وسلم زيادة على عشر مرات كلما خرج منهم قرن قطع حتى يخرج الدجال في بقيتهم

۱۵۰۶﴾ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شہر بن حوشب نے، انہوں نے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مشرق کی طرف کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے۔ وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، جب بھی اُن میں سے ایک جماعت نکلے گی وہ ختم ہوتی جائے گی، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے دس (10) سے زیادہ جماعتیں گنوائیں۔ جب بھی اُن میں سے کوئی جماعت نکلے گی تو وہ ختم ہوجائے گی۔

دجّال کا خروج اور اُس کی سیرت اور اُس کے ہاتھوں جو شر و فساد برپا ہوگا اُس کا ذکر

خروج الدجال وسيرته وما يجري على يديه من الفساد

۱۵۰۷. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان عن كعب قال أول ماء يرده الدجال سنام جبل مشرف على البصرة وماء إلى جنبه كظهر السائف يعني الرمل هو أول ماء يرده الدجال

۱۵۰۷﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابوعثمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: سب سے پہلا چشمہ جہاں دجّال جائے گا وہ بصرہ کے ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر ہوگا، وہ ایسا چشمہ ہوگا جس کے کنارے پر بہت زیادہ ریت ہوگی۔ یہ پہلا چشمہ ہوگا جس پر دجّال جائے گا۔

۱۵۰۸. حدثنا أبو اسحاق الأقرع عن همام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن أبي بكر رضي الله عنه قال يخرج الدجال من قبل المشرق من أرض يقال لها خراسان

۱۵۰۸۔ ابواسحاق اقرع نے ہمام سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے عکرمۃ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال مشرقی خراسان نامی زمین سے خروج کرے گا۔

۱۵۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج من جزيرة أصبهان في البحر يقال لها ماطولة

۱۵۰۹۔ یحیٰی بن سعید العطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ دجّال اصبہان کے ایک ماطولۃ نامی سمندری جزیرے سے خروج کرے گا۔

۱۵۱۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن ابيه قال يخرج الدجال من العراق.

۱۵۱۰۔ عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ: دجّال عراق سے نکلے گا۔

۱۵۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم بن الأسود قال قال لي عبدالله بن عمرو وهو عند معاوية تعرفون أرضا قبلكم يقال لها كوثا كثيرة السباخ قلت منها يخرج الدجال

۱۵۱۱۔ ابومعاویۃ نے، الأعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے روایت کی ہے کہ ہیثم بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ کیا تم ایک "کوثی" نامی زمین جو تمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پر بکثرت درندے ہوتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا وہاں سے دجّال نکلے گا۔

۱۵۱۲. حدثنا ضمرة حدثنا عبدالله بن شوذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج الدجال ثم عيسى ابن مريم عليهما السلام

۱۵۱۲۔ ضمرۃ نے عبداللہ بن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے خالد بن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: پہلے دجّال نکلے گا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آئیں گے۔

۱۵۱۳. حدثنا عبدالرزاق وابن مهدي عن سفيان عن سلمة ابن كهيل عن أبي صادق عن عبدالله قال أول أهل أبيات يفزعهم الدجال أهل الكوفة

۱۵۱۳﴾ عبدالرزاق اور ابن مہدی نے سُفیان سے، انہوں نے سلمۃ ابن کہیل سے، انہوں نے ابوصادق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے گھروں والے جنہیں دجّال ڈرائے گا وہ کوفہ والے ہوں گے۔

۱۵۱۴. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد الأنصارية رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فذكر الدجال فقال ان من أشد فتنة انه يأتي الأعرابي فيقول ارأيت إن احييت ابلک الست تعلم اني ربک فيقول نعم قال فتمثل له الشياطين نحو إبله كاحسن ماتكون ضروعا واعظمه أسمة ويأتي الرجل وقد مات ابوه ومات أخوه فيقول ارأيت إن احييت لک اباک واخاک الست تعلم اني ربک فيقول بلى فتمثل له الشياطين نحو أبيه وأخيه ثم خرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجة ثم رجع والقوم في اهتمام وغم بما حدثهم قال فأخذ بلحمتي الباب وقال مهيم أسماء، فقالت أسماء يا رسول الله لقد خلعت افئدتنا بذكر الدجال فقال ان يخرج وأنا فيكم حي فأنا حجيجه وإلا فإن ربي خليفتي على كل مؤمن، فقالت أسماء يا رسول الله والله انا لنعجن عجينتنا فما نختبزها حتى نجوع فكيف بالمؤمنين يومئذ قال يجزيهم ما يجزي اهل السماء التسبيح والتقديس

۱۵۱۴﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت زید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس کا فتنہ بہت سخت ہوگا، وہ دیہاتی کے پاس آئے گا اور اُسے کہے گا کہ اگر مَیں تیرے اُونٹوں کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ مَیں تیرا ربّ ہوں؟ دیہاتی کہے گا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پھر شیاطین اُس دیہاتی کے اُونٹوں کی شکل اختیار کریں گے، جن کے تھن بھی اچھے ہوں گے اور اُن کے کوہان بھی بڑے ہوں گے۔ دجّال کسی اور شخص کے پاس آئے گا جس کے والد اور بھائی فوت ہوچکے ہوں گے، دجّال اُسے کہے گا کہ اگر مَیں تیرے والد اور تیرے بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ مَیں تیرا ربّ ہوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! پھر شیاطین اس کے والد اور بھائی کی شکل اختیار کریں گے۔ پھر آپ ﷺ کسی حاجت سے تشریف لے گئے اور سارے لوگ ان باتوں کی وجہ سے غم اور پریشانی میں تھے، آپ ﷺ واپس آئے اور دروازے دونوں کواڑوں کو پکڑ کر فرمایا: اُے اسماء! ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ حضرت اسماء نے کہا کہ اُے اللہ کے رسول ﷺ! دجّال کے تذکرے کی وجہ سے ہمارے دل نکل گئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر دجّال میری زندگی میں نکلے گا تو مَیں اس سے مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا ربّ میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہے، حضرت اسماء نے کہا اُے اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو آٹا گوندھتے ہیں، جب ہم بھوکے ہوتے ہیں کہ اُس کی روٹی بناتے ہیں تو اُس وقت جب مؤمنین بھوکے ہوں گے تو وہ کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی تسبیح اور تقدیس کرنا۔

۱۵۱۵۔ عبد الله بن نميرو عبدالله بن المبارك قالا أخبرنا سفيان الثوري حدثنا سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء قال ذكر الدجال عند عبدالله بن مسعود فقال عبدالله تفترقون ايها الناس لخروجه ثلاث فرق فرقة تتبعه وفرقة تلحق بأرض آبائها بمنابت الشيح وفرقة تأخذ شط الفرات يقاتلهم ويقاتلونه حتى يجتمع المؤمنون بغرب الشام فيبعثون اليه طليعة منهم فارس على فرس أشقر أو أبلق فيقتلون فلا يرجع منهم بشر قال سلمة فحدثني أبو صادق عن ربيعة بن ناجد أن عبدالله بن مسعود قال فرس أشقر ثم قال عبدالله ويزعم أهل الكتاب أن المسيح عيسى ابن مريم عليهما السلام ينزل فيقتله قال أبو الزعراء ما سمعت عبدالله يذكر عن أهل الكتاب حديثا غير هذا قال ثم يخرج يأجوج ومأجوج.

۱۵۱۵۔ عبداللہ بن نُمیر اور عبداللہ بن المبارک نے سُفیان الثوری سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے روایت کی ہے کہ ابو الزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دجّال کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! دجّال کے خُروج کے وقت تم تین جماعتوں میں بٹ جاؤ گے، ایک جماعت تو اُس کی پیروی کرے گی اور دوسری جماعت اپنے آباء و اَجداد کی زمین جہاں پہ کھیت اُگتے ہیں وہاں چلے جائیں گے، اور تیسری جماعت دریائے فُرات کے کنارے رہے گی، دجّال ان سے لڑے گا اور وہ دجّال سے لڑیں گے، یہاں تک تمام مسلمان شام کے مغربی حصے میں جمع ہو جائیں گے، وہ دجّال کی طرف اپنا ایک دستہ بھیجیں گے جس کا شہ سوار چتکبرے رنگ کے گھوڑے پر سوار ہوگا، وہ لڑیں گے اور اُن میں سے کوئی بھی واپس نہ آئے گا، پھر حضرت عبداللہؓ نے فرمایا اور اہل کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نُزول فرما کر دجّال کو قتل کریں گے۔ ابو الزعراء کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہؓ کو سوائے اس حدیث کے، کبھی اہل کتاب کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ پھر یاجوج اور ماجوج نکلیں گے۔

۱۵۱۶۔ حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثنا يحيى بن ابي عمرو السيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج الدجال عاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا فانه يبتدي فيقول أنا نبي ولا نبي بعدي ثم يثني فيقول أنا ربكم ولن تروا ربكم حتى تموتوا وانه أعور وليس ربكم بأعور وان بين عينيه مكتوب كافر يقرأه كل مؤمن وان من فتنته أن معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار فمن ابتلى بناره فليقرأ بفواتح سورة الكهف وليستغث بالله تكون عليه بردا وسلاما كما كانت النار على ابراهيم عليه السلام بردا وسلاما وان من فتنة أن معه شياطين تتمثل له على صور الناس فيأتي الأعرابي، فيقول أرأيت ان بعثت لك اباك وامك اتشهد اني ربك، فيقول نعم فتمثل له شياطينه على صورة ابيه وأمه فيقولون له يا بني اتبعه فانه ربك وان من فتنة ان

يسلط على نفس فيقتلها ويحييها ولن يعود لها بعد ذلك ولن يصنع ذلك بنفس غيرها يقول انظروا عبدي فاني ابعثه الآن فيزعم ان له ربا غيري فيبعثه فيقول له من ربك، فيقول له ربي الله وانت الدجال عدو الله، وان من فتنته يقول للأعرابي أرأيت ان بعثت لك ابلك أتشهد اني ربك فيقول نعم فتمثل له الشياطين على صورة إبله، وان من فتنته أن يأمر السماء أن تمطر فتمطر ويأمر الأرض أن تنبت فتنبت وأن يمر بالحي فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة إلا هلكت ويمر بالحي فيصدقونه فيأمر السماء أن تمطر لهم والأرض أن تنبت لهم فتنبت فتروح إليهم مواشيهم من يومهم ذلك أعظم ما كانت وأسمنه أمده خواصر وادره ضروعا

۱۵۱۶ ضمرۃ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابواُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب دجّال نکلے گا تو وہ اپنے دائیں اور بائیں طرف کو تباہ کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ دجّال کہے گا کہ میں تمہارا ربّ ہوں، حالانکہ تم اپنے ربّ کو مرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، دجّال کانا ہوگا حالانکہ تمہارا ربّ کانا نہیں، اور دجّال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، اس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی اور اس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، جو شخص اُس کی آگ میں مبتلا کیا جائے تو اُسے چاہئے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے تو وہ آگ اُس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی، جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی، اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں کی شکلیں بنائیں گے، دجّال ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور ماں کو دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا ربّ ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے والد اور ماں کی شکل اختیار کریں گے، اور اس دیہاتی سے کہیں گے اے میرے بیٹے اِس دجّال کی پیروی کر یہ تیرا ربّ ہے، اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک شخص پر مسلط کردیا جائے گا اور اُسے قتل کردے گا اور پھر اُسے زندہ کرے گا اور پھر ہرگز دوبارہ ایسا نہ کرسکے گا، اور اس شخص کے علاوہ کسی اور کے ساتھ وہ ہرگز ایسا نہ کرپائے گا، دجّال کہے گا دیکھو میرے بندو! میں اِس شخص کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں، اس کا گمان یہ تھا کہ میرے علاوہ بھی کوئی ربّ ہے پھر دجّال اُسے زندہ کرے گا اور اس سے پوچھے گا تیرا ربّ کون ہے؟ وہ شخص کہے گا میرا ربّ اللہ ہے اور تو دجّال اللہ کا دشمن ہے۔ اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دیہاتی سے کہے گا اگر میں تیرے اُونٹ کو دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا ربّ ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا کہ جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے اُونٹ کی شکل اختیار کریں گے، اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ آسمان کو برسنے کا حکم دے گا تو آسمان برسے گا، اور زمین کو اُگانے کا حکم دے گا تو وہ اُگائے گی، وہ ایک خاندان پر گزرے گا جو اس کو جھٹلائیں گے تو اُن کے جتنے اُونٹ ہوں گے وہ سارے کے سارے ہلاک ہو جائیں گے، اور ایک دوسرے خاندان پر گزرے گا جو اس کی تصدیق کرے گا تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ ان پر بارش برسا اور زمین کو حکم

دے گا کہ ان کے لئے پیداوار اُگا۔ پھر زمین پیداوار اُگائے گی، جن میں اُن کے چوپائے چرا کریں گے، اُس وقت وہ پہلے سے کافی بڑے اور موٹے ہوجائیں گے، اور اُن کے تھن بڑے ہوجائیں گے۔

۱۵۱۷. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال اذا نزل الدجال الأردن دعا بجبل طور وثابور وجبل الجودي حتى ينتطحن والناس ينظرون اليهما كما تنتطح الثورين أو الكبشين ويقول عودا مكانكما

۱۵۱۷۔ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دجّال اُردن پہنچے گا تو جبلِ طور اور ثابور اور جبلِ جودی کو بلائے گا حتی کہ وہ ایک دوسرے سے ایسے ٹکرائیں گے جیسے دو بیل یا دو دُنبے ایک دوسرے کو سینگ مارتے ہیں، اور لوگ یہ سب معاملہ دیکھیں گے، پھر دجّال اُن پہاڑوں سے کہے گا کہ اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔

۱۵۱۸. حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحا ق بن عبدالله بن أبي فروة عن مكحول عن حذيفة وابن شابور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال عدو الله ومعه جنود من اليهود وأصناف الناس معه جنة ونار ورجال يقتلهم ثم يحييهم معه جبل من ثريد ونهر من ماء واني سأنعت لكم نعته أن يخرج ممسوح العين في جبهته مكتوب كافر يقرأه كل من يحسن الكتاب ومن لا يحسن فجنته نار وناره جنة وهو المسيح الكذاب ويتبعه من نساء اليهود ثلاثة عشر آلاف امرأة فرحم رجلامنع سفيهته أن تتبعه والقوة عليه يومئذ بالقرآن فان شانه بلاء شديد يبعث الله الشياطين من مشارق الأرض ومغار بها فيقولون له استعن بنا على ما شئت فيقول لهم انطلقوا فأخبروا الناس أني ربهم وأني قد جئتهم بجنتي وناري فتنطلق الشياطين فيدخل على الرجل أكثر من مائة شيطان فيتمثلون له بصورة والده وولد واخوته ومواليه ورقيقه فيقولون يا فلان أتعرفنا، فيقول لهم الرجل نعم هذا أبي وهذه أمي وهذه أختي وهذا أخي ويقول الرجل ما نباكم فيقولون بل أنت فاخبرنا ما نبؤك فيقول الرجل انا قد أخبرنا أن عدو الله الدجال قد خرج، فتقول له الشياطين مهلا لا تقل هذا فانه ربكم يريد القضاء فيكم هذه جنته قد جاء بها وناره ومعه الأنهار والطعام فلا طعام الا ما كان قبله الا ما شاء الله فيقول الرجل كذبتم ما أنتم الا شياطين وهوالكذاب قد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حدث حديثكم وحذرنا وانبانا به فلا مرحبا بكم انتم الشياطين وهو عدو الله ولسوف الله عيسى ابن مريم حتى يقتله فيخسؤا فينقلبوا خائبين ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما

أحدثكم هذه لتعقلوه وتفقهوه وتعوه وأعلموا عليه وحدثوا به من خلفكم فليحدث الآخر الآخر فان فتنته أشد الفتن

۱۵۱۸ سوید بن عبدالعزیز نے اِسحاق بن عبداللہ بن ابوفروۃ سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ: ابن شابور نے، النعمان بن المنذر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ دجّال اللہ کا دُشمن خُروج کرے گا۔ اُس کے ساتھ یہودیوں کے لشکر اور مختلف قسم کے لوگ ہوں گے، اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، وہ بہت سے مُردوں کو قتل کرے گا۔ پھر اُنہیں زندہ کرے گا اور اُس کے پاس ثرید کا ایک پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہوگی، اور مَیں تمہارے سامنے اُس کی حالت بیان کرتا ہوں کہ وہ خُروج کرے گا اِس حال میں کہ اُس کی ایک آنکھ کانی ہوگی، اُس کے پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر شخص خواہ وہ اچھی طرح پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضرور پڑھ لے گا، اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی اور اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی، وہ مسیح کذّاب ہوگا، یہودیوں کی تیرہ 13 ہزار عورتیں اُس کے پیچھے چلیں گی، اللہ رحم کرے اُس آدمی پر جو اپنے بے وقوفوں کو اُس کی پیروی کرنے سے منع کرے گا، اور اُس کے پاس قرآن کی طاقت ہوگی، دجّال کی حالت سخت مصیبتوں والی ہوگی، اللہ تعالیٰ مشرق اور مغرب کے شیاطین کو بھیج دے گا۔ وہ دجّال سے کہیں گے جس چیز کے خلاف آپ ہماری مدد حاصل کرنا چاہتے ہو مدد حاصل کرلو؟ دجّال اُنہیں کہے گا جاؤ لوگوں کو خبر دو کہ مَیں اُن کا ربّ ہوں، اور مَیں اُن کے پاس اپنی جنت اور دوزخ کے ساتھ آیا ہوں، وہ شیطان چلے جائیں گے اور ایک آدمی کے اُوپر سو (100) سے زیادہ شیطان داخل ہوں گے۔ اُس کے سامنے اُس کے والد، اُولاد، بھائیوں، والی اور غلاموں کی شکل اِختیار کر کے آئیں گے، اور اُس سے کہیں گے کہ اَے فلاں کیا تو ہمیں جانتا ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہاں یہ میرا باپ ہے، یہ میری ماں ہے، یہ میری بہن ہے، یہ میرا بھائی ہے، تو وہ آدمی کہے گا تمہارے پاس کیا اِطلاع ہے؟ تو شیاطین کہیں گے تو ہمیں بتا کہ تجھے کیا اِطلاع پہنچی ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ اللہ کا دُشمن دجّال نکل چکا ہے، تو شیاطین کہیں گے خاموش ہو جاؤ۔ ایسی بات نہ کرو۔ وہ تم لوگوں کا ربّ ہے وہ تمہارے درمیان فیصلے کے اِرادے سے آیا ہے، یہ اُس کے ساتھ اُس کی جنت ہے جسے وہ لے کر آیا ہے اور اُس کی جہنم ہے، اور اُس کے پاس نہریں اور کھانا ہے۔ اور کہیں کھانا نہیں ہوگا مگر وہی جو دجّال کی طرف ہوگا، مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے، تو وہ شخص کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو تم لوگ درحقیقت شیاطین ہو، اور وہ دجّال تو جھوٹا ہے اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری باتوں کے متعلق بتایا ہے اور ہمیں آگاہ کیا ہے اور ڈرایا ہے، تم یہ شیاطین کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں ہے، اور وہ دجّال اللہ کا دُشمن ہے، اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو ضرور لے کر آئیں گے، تا کہ وہ دجّال کو قتل کردیں، وہ شیاطین رُسوا ہو اور ناکام ہو کر واپس چلے جائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا مَیں تمہیں یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں تا کہ تم سمجھو، غور کرو، اسے یاد کرو، اِس پر عمل کرو، اور اپنی اولاد کے سامنے بیان کرو، ہر آنے والے دوسرے آنے والے کو بتائے، بے شک دجّال کا فتنہ تمام فتنوں میں سخت ترہے۔

• • •

۱۵۱۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن اسماعيل بن ابراهيم عن ابي فراس عن عبدالله بن عمرو قال الدجال أزب الذراعين قصير البنان ممسوح القفا ممسوح ممسوح العين مكتوب بين عينيه كافر

۱۵۱۹﴾ رُشدین نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے اِسماعیل بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوفراس سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجّال چوڑے بازوں والا، چھوٹے قد والا ہوگا، اُس کی گردن برابر کی گئی ہوگی، اور اُس کی ایک آنکھ اندھی ہوگی، اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔

۱۵۲۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة حدثني لقيط بن مالك أن المؤمنين يوم يخرج الدجال إثنا عشر ألف رجل وسبعة آلاف امرأة وسبع مائة أو ثمان مائة امرأة

۱۵۲۰﴾ رُشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ لقیط بن مالک کہتے ہیں کہ: مسلمان دجّال کے خُروج کے زمانے میں بارہ (12) ہزار مَرد اور سات ہزار سات (7) سو یا آٹھ سو (800) عورتیں ہوں گی۔

۱۵۲۱. قال بكر بن سوادة وأخبرني صالح بن حيوان عن عبدالله بن عمرو قال مقدمة الدجال سبعون ألفا أسرع وأجرأ من النمران، فقال رجل من يستطيع هؤلاء، فقال لا أحد الا الله

۱۵۲۱﴾ بکر بن سوادۃ نے صالح بن حیوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجّال کے لشکر کے اَگلے حصے میں ستّر (70) ہزار تیز اور بہادُر چیتے ہوں گے، تو ایک شخص نے کہا کہ ان کے مقابلے کی طاقت کون رکھے گا؟ فرمایا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

۱۵۲۲. حدثنا عبدالقدوس عن اسماعيل بن عياش عن أبي بكر بن أبي مريم الغساني حدثني الهيثم بن مالك الطائي رفع الحديث قال يلي الدجال بالعراق سنتين يحمد فيها عدله وتشرأب الناس اليه فيصعد يوما المنبر فيخطب بها ثم يقبل عليهم فيقول لهم ما آن لكم ان تعرفوا ربكم فيقول له قائل ومن ربنا فيقول أنا فينكر منكر من الناس من عباد الله قوله فيأخذه فيقتله وينزل عليه ملكان من السماء فيقول أحدهما له حين يقول أنا ربكم كذب ويقول له صاحبه صدق مصدقا لصاحبه فمن أراد الله به الهدى تبعه وعلم أن الملك انما يصدق صاحبه ومن أراد الله ضلالته شبه عليه فقال ان الملك حين يصدق صاحبه انما يصدق الدجال ثم يسير الدجال فمن أجابه امر السماء فأمطرتهم ومن خالفه أصبحوا وقد تبعت أموالهم كلها الدجال وجل تبعه اليهود والأعراب ويقعر على المسلمين ويضيق عليهم حتى يبلغهم الجهد وحتى ان أهل البيت لهم العدد

تعشيهم العنز الواحدة.

۱۵۲۲﴾ عبدالقدوس نے، اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے ابوبکر بن ابو مریم الغسانی سے روایت کی ہے کہ ہیثم بن مالک الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال دوسال تک عراق کا امیر رہے گا، اس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی، اور لوگ اس سے متاثر ہوں گے، ایک دن وہ منبر پر چڑھ کر خطبہ دے گا، لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر کہے گا کیا ابھی تک تمہارا وقت نہیں آیا کہ تم اپنے ربّ کو پہچان لو؟ تو ایک کہنے والا کہے گا ہمارا ربّ کون ہے؟ تو وہ کہے گا میں ہوں! تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ اس کی بات کا انکار کرے گا۔ تو وہ اُسے پکڑ کر قتل کرے گا، اور دجّال پر آسمان سے دو فرشتے آئیں گے، تو جب دجّال کہے گا کہ میں تمہارا ربّ ہوں، تو ایک فرشتہ کہے گا تُو جھوٹ بولتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنی ساتھی فرشتے کی تصدیق کرتے ہوئے کہے گا تُو سچ کہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جنہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھنا چاہے گا تو انہیں تو یقین ہوگا، یہ فرشتہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہے، اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے گا اُس پر یہ شبہ ڈال دے گا تو وہ کہے گا کہ یہ فرشتہ تو دجّال کی تصدیق کر رہا ہے، حالانکہ یہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہوگا، پھر دجّال روانہ ہوگا۔ جو اس کی دعوت پر لبیک کہے گا تو دجّال آسمان کو حکم دے گا وہ اُن پر پانی برسائے گا، اور جو اُن کی مخالفت کریں گے تو اس حال میں صبح کریں گے کہ اُن کے سارے کے سارے مال وہ دجّال کے پیچھے چل پڑیں گے۔ دجّال کے پیروکاروں میں اکثریت یہودی اور دیہاتیوں کی ہوگی، مسلمانوں پر مشقت اور تنگی ہوگی، وہ انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہوں گے۔ ان کی ایک بڑی تعداد کے گھرانے والے ایک بکری کے سہارے زندگی گزاریں گے۔

✿...✿...✿

۱۵۲۳۔ حدثنا ابو المغيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال ينجو من الدجال اثنا عشر الف رجل وسبعة آلاف امرأة

۱۵۲۳﴾ ابوالمغیرہ نے، اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال سے بارہ (12) ہزار مرد اور سات ہزار (7000) عورتیں نجات پائیں گے۔

✿...✿...✿

۱۵۲۴۔ حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال من صبر على فتنة الدجال لم يفتتن ولم يفتن أبدا حيا ولا ميتا ومن أدركه ولم يتبعه وجبت له الجنة وإذا أخلص الرجل وكذب الدجال مرة واحدة قال قد علمت من أنت أنت الدجال ثم قرأ فاتحة سورة الكهف ولم يستطع أن يفتنه وكانت له تلك الآية كالتميمة من الدجال فطوبى لمن نجا بإيمانه قبل فتن الدجال وهواله وصغاره وليذر كن الدجال أقواما مثل خيار أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم.

۱۵۲۴﴾ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے دجّال کے فتنے پر صبر کیا تو وہ فتنے میں نہ پڑے گا اور پوری زندگی اور مرنے کے بعد بھی فتنے میں نہ پڑے

گا، اور جو اُس کو پالے اور اُس کی پیروی نہ کرے، تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور جب آدمی مخلص ہو اور دجّال کی ایک مرتبہ تکذیب کردے اور اُس سے کہے کہ میں جانتا ہوں تُو کون ہے؟ تو دجّال ہے۔ پھر سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے گا۔ تو دجّال میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اُسے فتنے میں مبتلا کردے، اور یہ آیتیں دجّال سے بچنے کا تعویذ ہے۔ خوشخبری ہے اُس کے لئے جو اپنے ایمان کے ذریعے دجّال کے فتنے اور اُس کی ذلّت اور رُسوائی سے پہلے ہی نجات پا چکا ہوگا، اور دجّال کو ایسے لوگ پائیں گے جیسے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بہترین لوگ۔

۞۞۞

۱۵۲۵. حدثنا الحكم بن نافع البهراني قال حدثني ابو عبدالله الكلاعي صاحب كعب عن يزيد بن حمير ويزيد بن شريح وجبير بن نفير والمقدام بن معدي كرب وعمرو بن الأسود وكثير بن مرة قالوا جميعا ليس الدجال انسان انما هو شيطان في بعض جزائر البحر موثق بسبعين حلقة لا يعلم من أوثقه أسليمن أم غيرها فاذا كان أول ظهوره فک الله عنه في كل عام حلقة فاذا برز أتته أتان عرض ما بين أذنيها أربعون ذرعا بذراع الجبار وذلک فرسخ للراكب المحث فيضع على ظهرها منبرا من نحاس ويقعد عليه فتبايعه قبائل الجن ويخرجون له كنوز الأرض ويقتلون له الناس.

۱۵۲۵﴾ الحکم بن نافع البہرانی نے ابو عبداللہ الکلاعی سے جو کہ کعب کا ساتھی ہے، انہوں نے یزید بن حمیر اور یزید بن شریح اور جُبیر بن نُفیر اور المقدام بن معدی کرب اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ سب فرماتے ہیں کہ: دجّال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے، وہ سمندر کے کسی جزیرے کے اندر ستّر (70) زنجیروں کے ساتھ باندھ کر قید کیا گیا ہے، یہ کوئی نہیں جانتا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے قید کیا ہے یا کسی اور نے، جب اُس کے ظہور کی ابتداء ہوگی تو اللہ تعالیٰ ہر سال اُس کی ایک زنجیر کھولتے جائیں گے جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو اُس کے پاس ایک گدھی آئے گی جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اور وہ ہاتھ بھی جبار کے، اور یہ سوار ہونے والے کے لئے ایک فرسخ (مسافت کا پیمانہ) ہوگا، اُس کی پیٹھ پر تانبے کا منبر رکھ دیا جائے گا اور دجّال اُس پر بیٹھ جائے گا اور جنات کے قبائل اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، اور اُس کے لئے زمین کا خزانہ نکالیں گے اور اُس کی خاطر لوگوں سے لڑیں گے۔

۞۞۞

۱۵۲۶. قال الحكم بن نافع وحدثني جراح عمن حدثه عن كعب قال الدجال بشر ولدته امراة ولم ينزل شأنه في التوراة والانجيل ولكن ذكر في كتب الأنبياء يولد في قرية بمصر يقال لها قوص يكون بين مولده ومخرجه ثلاثون سنة فاذا ظهر خرج ادريس وحنوک يصرخان في المدائن والقرى ان الدجال قد خرج فاذا أقبل أهل الشام لخروجه توجه نحو المشرق ثم ينزل عند باب دمشق الشرقي ثم يلتمس فلا يقدر عليه ثم يرى عند المنارة التي عند نهر الكسوة ثم يطلب فلا

يدري أين سلك فينسى كره ثم يأتي المشرق فيظهر ويعدل ثم يعطى الخلافة فيستخلف وذلك عند خروج المسيح ويبريء الأكمه والأبرص حتى يتعجب الناس ثم يظهر السحر ويدعي النبوة فيفترق عنه الناس ويفارقه أهل الشام فيفترق أهل المشرق ثلاث فرق فرقة تلحق بالشام وفرقة تلحق بالأعراب وفرقة تلحق به فيقبل بمن معه. قال كعب وهم إربعون ألفا وقال بعض العلماء سبعون ألفا ويأتي الأمم فيستمدهم على أهل الشام فيجيبونه وتجمع اليه اليهود جميعا فيسير نحو الشام مقدمته العصابة المشرقية معهم أعراب جدس عليهم الطيالسة فيفزع أهل الشام فيهربون إلى الجبال ومأوى السباع إثنا عشر ألفا من الرجال وسبعة آلاف امرأة عامتهم الى جبل البلقاء قد اعتصموا به لا يجدون ما يأكلون غير شجر الملح وتهرب عنهم السباع ومنهم من يأتي القسطنطينية فيسكنها ثم يتراسلون فيقبلون سراعا حتى ينزلوا غربيي الأردن عن نهر أبي فطرس ينطوي اليهم كل فار من الدجال ويعبؤن مسلحة عند المنارة التي غربي الأردن ويقبل الدجال فيهبط من عقبة أفيق فينزل شرقي الأردن فيحصرهم أربعين يوما فيأمر نهر أبي فطرس فيسيل اليه ثم يقول ارجع فيرجع الى مكانه ويقول ايبسّ فييبس ويأمر جبل ثور وجبل طور زيتا أن ينتطحا فينت طحان ويأمر الريح فتشيد السحاب من البحر فتمطر الأرض فتنبت ويأمر ابليس الأكبر ذريته باتباعه فيظهرون له الكنوز فلا يمرون بخربة ولا أرض فيها كنز إلا نبذ إليه كنزه ومعه قبيل من الجن فيتشبهون بموتاهم فيقول الحميم لحميمه ألم أمت وقد حييت ويخوض البحر في اليوم ثلاث خوضات فلا يبلغ حقويه فيتميز المؤمنون والمنافقون والكافرون والهرب عنه خير من المقام بين يديه للمتكلم يومئذ بكلمة يخلص بها من الأجر كعدد رمل الدنيا ويقاتل الناس على الكفر فمن قتل منهم أضاءت قبورهم في الليلة المظلمة والليل الدامس، قال كعب فإذا رأى المؤمنون أنهم لا يستطيعون قتله ولا أصحابه ساروا غربي الأردن التي ببيت المقدس فيبارك لهم في ثمرها ويشبع الأكل من الشيء اليسير لعظيم بركتها ويشبعون فيها من الخبز والزيت ويتبعهم الدجال ويأتيه ملكان فيقول أنا الرب فيقول له أحدهما كذبت ويقول الآخر لصاحبه صدقت وصفته انه أفحج أصهب مختلف الخلق مطموس العين اليمنى احدى يديه أطول من الأخرى يمس الطويلة منها في البحر فيبلغ قعره فتخرج من الحيتان يسير أقصى الأرض وأدناها في يومين خطوته مد بصره وتسخر له الجبال والأنهار والسحاب ويأتي الجبل فيقوده ويدرك زرعه في يوم يقول للجبال تنحي عن الطريق فتفعل ويجيء الى الأرض فيقول اخرجي ما فيك من الذهب فتلفظه كاليعاسيب وكاعين الجراد ومعه نهر ماء ونهر نار وجنة خضراء ونار حمراء فناره جنة

وجنته نار وجبل من خبز من ألقاه في ناره لم يحترق يظهر عند عالية مرة وعلى باب دمشق مرة وعند نهر أبي فطرس مرة وينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام

۱۵۲۶) الحکم بن نافع نے، جراح سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سُنائی کہ: دجّال انسان ہے جسے عورت نے جنا ہے، اُس کی حالت نہ تورات اور نہ انجیل میں بیان کی گئی لیکن اُس کا ذکر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی کتابوں میں ہے، وہ مصر کی ایک بستی میں پیدا ہوا ہے، جسے قوس کہا جاتا ہے، اُس کی پیدائش اور خروج کے درمیان تیس (30) سال کا عرصہ ہے۔ جب دجّال ظاہر ہوگا۔ تو ادریس اور خنوک شہروں اور بستیوں میں چلانے لگیں گے کہ دجّال نکل چکا ہے، جب شام والے اُس کی طرف آئیں گے تو وہ مشرق کی طرف متوجہ ہوجائے گا۔ پھر وہ دمشق کے مشرقی دروازے پر اُترے گا۔ اُسے ڈھونڈا جائے گا اُس پر غلبہ نہ پایا جائے گا۔ پھر وہ منارۃ کے علاقے میں نظر آئے گا۔ جو کسوۃ کی نہر کے قریب ہے، پھر اُسے ڈھونڈا جائے گا لیکن معلوم نہ ہوسکے گا کہ وہ کہاں گیا؟ پھر وہ زبردستی بھلا دیا جائے گا، پھر وہ مشرق کی طرف آئے گا اور وہاں ظاہر ہوگا وہ انصاف کرے گا۔ اُسے خلافت دی جائے گی۔ وہ خلیفہ بنایا جائے گا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے وقت ہوگا، وہ اندھوں کو بینا اور برص والوں کو صحیح کرے گا۔ لوگوں کو تعجب ہوگا۔ پھر وہ جادو ظاہر کرے گا اور نبوّت کا دعویٰ کرے گا، لوگ اُس سے جدا ہوجائیں گے، اور شام والے بھی اُس سے جدا ہوجائیں گے اور مشرق والے تین حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک حصہ شام والوں سے جاملے گا اور دوسرا حصہ دیہاتیوں سے جاملے گا اور تیسرا حصہ دجّال سے جاملے گا، وہ دجّال کے ساتھ مل کر جنگ کریں گے، اور یہ چالیس (40) ہزار افراد ہوں گے، اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ستّر (70) ہزار علماء ہوں گے، اور قومیں آئیں گی، دجّال اُن سے اہل شام کے خلاف مدد طلب کرے گا، وہ دجّال کی حمایت کریں گے، اور یہودی سب کے سب دجّال کے پاس جمع ہوجائیں گے، پھر دجّال شام کی طرف روانہ ہوگا، اُس کی فوج کے اگلے حصہ میں مشرق کی جماعت ہوگی، اُن کے ساتھ دیہاتی ہوں گے، جن پر سبز چادریں ہوں گی۔ شام والے ڈر جائیں گے، اور وہ پہاڑوں کی طرف اور درندوں کے ٹھکانوں کی طرف بھاگیں گے، وہ بارہ ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں ہوں گی، عام طور پر بلقاء کے پہاڑ میں اُنہوں نے پناہ حاصل کی ہوگی وہاں پر کوئی کھانے کی چیز دستیاب نہ ہوگی سوائے کڑوے درخت کے۔ درندے اُن سے بھاگ کر ہموار زمین کی طرف جائیں گے۔ اُن میں سے بعض قسطنطنیہ چلے جائیں گے، وہ وہاں رہیں گے، پھر وہ بلوائے جائیں گے، تو وہ تیزی سے آئیں گے، اور وہ اُردن کے مغربی حصے میں ابوفطرس کی نہر کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، جہاں پر ہر وہ شخص جو دجّال سے بھاگا ہوگا، جمع ہوگا، اور وہ اپنا اسلحہ خانہ منارۃ کے قریب بنائیں گے، جو کہ اُردن کے مغربی حصے میں ہوگا، دجّال آئے گا۔ وہ عقبۂ اُفیق سے اُترے گا اور اُردن کے مشرق میں پڑاؤ ڈالے گا، وہ اُن کا چالیس دن تک محاصرہ کرے گا، وہ ابوفطرس کے نہر کو حکم دے گا، تو وہ دجّال کی سمت بہے گی پھر اُسے کہے گا لوٹ جا تو وہ اپنی جگہ کی طرف لوٹ جائے گی، اور اُسے کہے گا خشک ہوجا تو وہ نہر خشک ہوجائے گی، وہ ثور اور طور زیتا کے پہاڑوں کو حکم دے گا کہ ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے، وہ ہوا کو حکم دے گا جو کہ بادل کو سمندر سے ہنکائے گی اور زمین پر بارش ہوگی، زمین کی پیداوار اُگے گی، بڑا شیطان اپنی اولاد کو دجّال کی پیروی کرنے کا حکم دے گا، اور یہ سب شیاطین دجّال کے لئے خزانہ ظاہر کریں گے، پس جس ویران جگہ اور زمین میں کوئی

خزانہ ہوگا اور ان کا اُس پر گزر ہوگا تو یہ اُسے نکال کر دجّال کی خدمت میں پیش کریں گے، اور دجّال کے ساتھ جنات کا ایک ایسا قبیلہ ہوگا جو لوگوں کے مُردوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوگا، پس ایک دوست دوسرے دوست سے کہے گا کہ کیا مَیں مَر نہ چکا تھا، اور مجھے زندہ کیا گیا ہے، اور وہ سمندر میں دن کے اندر تین بار گھسے گا اور وہ سمندر اُس کے اِزار بند کی جگہ تک نہ پہنچے گا، مومن، مُنافق اور کافروں میں فرق ہو جائے گا، اُس سے بھاگنا اُس کے سامنے کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا، اُس وقت اِخلاص کی ایک بات کہنے والے کو دُنیا میں ریت کی تعداد کے برابر اَجر ملے گا، وہ لوگوں کے ساتھ کُفر پر لڑے گا، پس مسلمانوں میں سے جو شہید ہوگا اُس کی قبر اَندھیری اور تاریک رات میں روشن ہو جائے گی، جب مؤمنین دیکھیں گے کہ وہ دجّال کو اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، تو وہ اُردن کے مغربی حصے کی طرف روانہ ہوں گے، جو کہ بیت المقدس میں ہے، اُن کے لئے اُس کے پھل میں بَرکت دیدی جائے گی، اور اس کی برکت سے تھوڑا سا کھانے والا بہت زیادہ سیر ہو جائے گا، وہ وہاں پر روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر ہو جائیں گے، دجّال اُن کا پیچھا کرے گا۔ دجّال کے پاس دو فرشتے آئیں گے، جب دجّال کہے گا کہ مَیں رَبّ ہوں، تو اُن دو فرشتوں میں سے ایک کہے گا کہ تُو جھوٹ کہتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنے ساتھی سے کہے گا تُو سچ کہتا ہے، دجّال کی صفات یہ ہیں...... اُس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، اُس کے دونوں ہاتھوں میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت لمبا ہوگا، وہ لمبے ہاتھ کو سمندر میں ڈالے گا اور اُس کی تہہ تک پہنچائے گا، وہاں سے مچھلیاں نکالے گا، زمین کے دُور دراز علاقوں میں اور اَطراف میں دو دن کے اندر پہنچ جائے گا، اُس کا قدم اُس کی نظر کے پہنچنے کی جگہ پر ہوگا، اُس کے لئے پہاڑ اور نہریں اور بادل مُسخر کر دیئے جائیں گے، وہ پہاڑ کے پاس آئے گا اور اُسے کھینچ کر لے جائے گا اور اپنی کھیتی کو ایک دن میں پائے گا۔ وہ پہاڑ سے کہے گا راستے سے دُور ہٹ جا تو پہاڑ ہٹ جائے گا، وہ زمین سے کہے گا کہ جو کچھ تجھ میں سونا ہے وہ نکال دے تو زمین اُسے اُگل دے گی...... اور اُس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ کی نہر اور سبز جنت اور سُرخ آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے ساتھ روٹی کا ایک پہاڑ ہوگا، جسے وہ اپنی آگ میں ڈالے گا، تو وہ نہیں جلے گی۔ ایک مرتبہ وہ مقامِ عالیہ میں ظاہر ہوگا اور ایک مرتبہ بابِ دمشق میں اور ایک مرتبہ ابوفطرس کی نہر کے قریب ظاہر ہوگا، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۵۲۷ - حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين أذني حمار الدجال أربعون ذراعا وخطوة حماره مسيرة ثلاثة أيام يخوض البحر على حمار كما يخوض أحدكم الساقية على فرسه يقول أنا رب العالمين وهذه الشمس تجري بإذني أفتريدون أن أحبسها فتحبس الشمس حتى يجعل اليوم كالشهر والجمعة ويقول أتريدون أن أسيرها لكم فيقولون نعم فيجعل اليوم كالساعة وتأتيه المرأة فتقول يا رب أحي ابني وأحي زوجي حتى أنها تعانق شيطانا وتنكح شيطانا وبيوتهم مملوءة شياطين ويأتيه الأعراب فيقولون يا ربنا أحي لنا غنمنا وإبلنا فيعطيهم شياطين أمثال غنمهم

وابلهم سواء بالسن والسمة على حال ما فارقوها عليه مكتنزة شحما يقولون لو لم يكن هذا ربنا لم يحي لنا موتانا من الإبل والغنم ومعه جبل من مرق وعراق اللحم حار لا يبرد ونهر جار وجبل من جنان وخضرة وجبل من نار ودخان يقول هذه جنتي وهذه ناري وهذا طعامي وهذا شرابي واليسع معه ينذر الناس ويقول هذا المسيح الكذاب فاحذروه لعنه الله يعطيه الله من السرعة والخفة مالا يلحقه الدجال فاذا قال أنا رب العالمين قال له الناس كذبت ويقول اليسع صدق الناس فيمر بمكة فاذا هو بخلق عظيم فيقول من أنتم فان هذا الدجال قد أتاک فيقول أنا ميكائيل بعثني الله تعالى أن أمنعه من حرمه ويمر بالمدينة فاذا هو بخلق عظيم فيقول من أنت هذا الدجال قد أتاک فيقول أنا جبريل بعثني الله تعالى لأمنعه من حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم ويمر الدجال بمكة فاذا رأى ميكائيل ولى هاربا ولا يدخل الحرم فيصيح صيحة فيخرج اليه من مكة كل منافق ومنافقه ثم يمر بالمدينة فاذا رأى جبريل ولى هاربا فيصيح صيحة فيخرج اليه من المدينة كل منافق ومنافقة ويأتي النذير الى الجماعة التي فتح الله على أيديهم القسطنطنية ومن تألف اليهم من المسلمين ببيت المقدس يقولون هذا الدجال قد أتاكم، فيقولون اجلس فانا نريد قتاله فيقول بل أرجع حتى أخبر الناس بخروجه فاذا انصرف تناوله الدجال ثم يقول هذا الذي يزعم اني لم اكن اقدر عليه فاقتلوه شر قتلة فينشر بالمناشير ثم يقول ان أنا أحييته لكم تعلمون أني ربكم فيقولون قد نعلم أنک ربنا وأحب الينا لنزداد يقينا فيقول نعم فيقوم باذن الله تعالى لا باذن الله لنفس غيرها للدجال أن يحييها فيقول اليس قد أمتک ثم أحييتک فأنا ربک، فيقول الآن ازددت يقينا أنا الذي بشرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أنک تقتلني ثم أحيا باذن الله تعالى لا يحيي الله لک نفسا غيري فيضع على جلد النذير صفائح من نحاس فلا يحيک فيه شيء من سلاحهم لا بضرب سيف ولا سكين ولا حجر الا تحول عنه ولم يضره منه شيء فيقول اطرحوه في ناري ويحول الله عزوجل ذلک الجبل على النذير جنانا خضرة فيشک الناس فيه ويبادر الى بيت المقدس فاذا صعد على عقبة أفيق وقع ظله على المسلمين فيوترون قسيهم لقتاله فأقوى المسلمين يومئذ من برک باركا أو جلس جالسا من الجوع والضعف ويسمعون النداء يا أيها الناس قد أتاكم الغوث.

۱۵۲۷۔ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین ؒ سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حارث سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجّال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کی مسافت عبور کرے گا، دجّال اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں گھسے گا جیسا کہ تم اپنی پنڈلیوں کو اپنے گھوڑوں پر گھسیڑتے ہو وہ کہے گا میں

رَبُّ العالمین ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چل رہا ہے، کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں اِسے روک دوں؟ تو سورج روک دیا جائے گا، اور ایک دِن ایک مہینے کی طرح اور ہفتے کی طرح ہوجائے گا اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں اِس سورج کو تمہارے لئے تیز کردوں تو لوگ کہیں گے جی ہاں! پھر ایک دِن ایک گھنٹے کی طرح ہوجائے گا، اُس کے پاس ایک عورت آ کر کہے گی کہ اَے میرے رَبّ! میرے بیٹے کو زندہ کر اور میرے شوہر کو زندہ کر؟ اور وہ شیطان کے ساتھ گلے ملے گی اور شیطان کے ساتھ نکاح کرے گی لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے، دَجّال کے پاس دیہاتی آئیں گے اور کہیں گے اَے ہمارے رَبّ! ہماری بکریوں اور اُونٹوں کو زندہ کر! تو وہ اُنہیں اُن کی بکریوں اور اُونٹوں کی تعداد کے برابر شیاطین دے گا جو عمر اور موٹاپے میں اُس حالت پر ہوں گے جس حالت پر وہ دیہاتیوں سے جُدا ہوئے تھے، چربی سے بھرے ہوئے ہوں گے، دیہاتی کہیں گے اگر یہ ہمارا رَبّ نہ ہوتا تو ہمارے مُردہ اُونٹوں اور بکریوں کو زندہ نہ کرتا، دَجّال کے ساتھ ایک پہاڑ شوربے کا اور گرم گوشت کی بوٹیوں کا ہوگا، جو ٹھنڈا نہ ہوگا، ایک بہتی ہوئی نہر ہوگی، باغات کا ایک پہاڑ ہوگا، سبزہ ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دُھوئیں کا ہوگا، دَجّال کہے گا یہ میری جنت ہے اور یہ میری آگ ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ میرا پینا ہے، اُس کے ساتھ یَسَع ہوگا جو لوگوں کو ڈرائے گا اور کہے گا یہ مسیح کذّاب ہے۔ اِس سے بچو! اللہ کی اِس پر لعنت ہو، اللہ تعالیٰ نے اِس یَسع کو ایسی تیزی اور چُستی دی ہوگی جس کی وجہ سے دَجّال اُس کے قریب نہ پہنچ سکے گا، جب دَجّال کہے گا کہ مَیں رَبُّ العالمین ہوں، تو لوگ کہیں گے تُو جھوٹ کہتا ہے، اور یَسع کہے گا لوگ سچ کہتے ہیں، پس اُس کا گزر مکہ پر ہوگا۔ وہاں پر بہت زیادہ لوگ ہوں گے، وہ پوچھے گا تم لوگ کون ہو؟ یہ دَجّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو وہ جواب دے گا مَیں میکائیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اِس لئے بھیجا ہے کہ مَیں دَجّال کو حرم سے روک دوں، پھر یَسع کا گزر مدینہ پر ہوگا تو وہاں پر بھی لوگ بڑی تعداد میں ہوں گے۔ یَسع کہے گا تم کون ہو؟ یہ دَجّال تمہارے پاس آنے والا ہے۔ تو وہ کہے گا مَیں جبرائیل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اِس لئے بھیجا تا کہ مَیں اُسے رسول اللہ ﷺ کے حرم سے روک دوں، جب دَجّال کا گزر مکہ پر ہوگا، اور وہ میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا وہ حرم میں داخل نہ ہوگا، پھر وہ ایک چیخ مارے گا جس کی وجہ سے مکہ میں جتنے مُنافق مَرد اور عورتیں ہوں گی سب اُس کی طرف نکل پڑیں گے، پھر اُس کا گزر مدینہ پر ہوگا جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔ پھر وہ ایک چیخ مارے گا تو مدینہ میں جتنے مُنافق مَرد اور عورتیں ہوں گی، وہ سب اُس کی طرف چلے جائیں گے، ایک ڈرانے والا اُس جماعت کے پاس جائے گا جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے قسطنطنیہ فتح کرایا، اور بیت المقدس کے جو مسلمان اُن کے ساتھ اُلفت رکھتے تھے اُن کے پاس جائے گا اور کہے گا یہ دَجّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو لوگ اُسے کہیں گے تُو بیٹھ جا، ہم اُس سے لڑنا چاہتے ہیں، وہ کہے گا مَیں لوٹنا چاہتا ہوں تا کہ لوگوں کو اُس کے نکلنے کی اطلاع دوں، جب وہ وہاں سے واپس جائے گا تو دَجّال اُسے گرفتار کرلے گا، پھر کہے گا یہ وہ شخص تھا جو یہ سمجھتا تھا کہ مجھے اِس پر قُدرت نہیں ہے، اِس کو بُرے طریقے سے قتل کرو! پھر اُسے آروں کے ذریعے چیر دیا جائے گا، پھر دَجّال کہے گا اگر مَیں اِسے زندہ کردوں تو تمہیں یقین ہوجائے گا کہ مَیں تمہارا رَبّ ہوں؟ لوگ کہیں گے ہمیں تو یقین ہے کہ آپ ہمارے رَبّ ہیں، اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے یقین میں اور اِضافہ ہو! دَجّال کہے گا ٹھیک ہے وہ مُردہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہوجائے گا، اللہ تعالیٰ اُس نفس کے علاوہ کسی اور کو اجازت نہ دیں گے کہ وہ دَجّال کے لئے زندہ ہوں، دَجّال کہے گا کیا مَیں نے

تجھے موت نہ دی۔ پھر تجھے زندہ نہ کیا، مَیں تیرا ربّ ہوں؟ وہ شخص کہے گا اب تو مجھے یقین ہو چکا ہے کہ مَیں ہی وہ شخص ہوں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی تھی کہ تُو مجھے قتل کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے زندہ کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ تیرے لئے میرے علاوہ کسی اور کو زندہ نہیں کرے گا، پھر دجّال اُس ڈرانے والے کی کھال کے اُوپر گرم تانبے کے پتّے رکھے گا لیکن وہ اُس پر کچھ اثر نہ کرے گا، اُس پر اُن کا اَسلحہ، تلوار، چھُری اور پتھر کچھ بھی اثر نہ کرے گا، وہ نذیر وہاں سے واپس ہو جائے گا اور اُسے کوئی ضرر نہ پہنچے گا، پھر دجّال کہے گا اسے میری آگ میں پھینک دو اللہ تعالیٰ اُس پہاڑ کو نذیر کے لئے سبز باغات بنا دے گا، لوگوں کو دجّال کے معاملے میں شک ہو جائے گا، وہ بیت المقدس کی طرف دوڑے گا اور عقبۂ اُفیق پر چڑھے گا۔ اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، مسلمان اُس سے لڑنے کے لئے اپنی کمانوں کی تانتیں کسیں گے۔ اُس زمانے میں مسلمانوں میں سب سے طاقت ور وہ ہوگا جو گھٹنوں کے بَل بیٹھا ہوگا یا بھوک اور کمزوری کی وجہ سے بیٹھا ہوگا، اور لوگ آواز سُنیں گے کہ اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی ہے۔

٭٭٭

۱۵۲۸. حدثنا ابن فضيل عن ابن أبي سفيان عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام المؤمنين يومئذ التسبيح والتهليل والتحميد

۱۵۲۸﴾ ابن فُضیل نے ابن ابوسُفیان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تہلیل اور تحمید ہوگی۔

٭٭٭

۱۵۲۹. حدثنا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن عبيد بن عمير الليثي قال يخرج الدجال فيتبعه ناس يقولون نحن نشهد أنه كافر وانما نتبعه لناكل من طعامه ونرعى من الشجر فاذا نزل غضب الله نزل عليهم جميعا

۱۵۲۹﴾ عبدۃ بن سلیمان نے ہشام بن عروۃ سے، انہوں نے وَہب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ عبید بن عُمیر اللیثی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال خروج کرے گا اور کچھ لوگ اُس کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ کافر ہے ہم اِس کے پیچھے اِس لئے چل رہے ہیں تا کہ اِس کا کھانا کھائیں اور درختوں سے اپنے جانوروں کو چرائیں، جب اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

٭٭٭

۱۵۳۰. حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر قال بلغني انه يجعل على حلقه صفيحة من نحاس وبلغني أن الخضر الذي يقتله الدجال ثم يحييه.

۱۵۳۰﴾ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس نذیر کے حلق پر تانبے کے داغ لگائے جائیں گے، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جسے دجّال قتل کر کے پھر زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

٭٭٭

۱۵۳۱. قال معمر واخبرني يحي بن أبي كثير يرويه قال عامة من يتبع الدجال يهود اصبهان

۱۵۳۱﴾ معمر کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: عام طور پر دجّال کے ساتھ اصفہان کے یہودی ہوں گے۔

✿...✿...✿

۱۵۳۲ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدجال أعور العين اليسرى جفال الشعر معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار

۱۵۳۲﴾ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ وہ سخت بالوں والا ہوگا۔ اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی۔ وہ آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی۔

✿...✿...✿

۱۵۳۳ . حدثنا وكيع عن اسماعيل ابن أبي خالد عن حكيم بن جابر عن حذيفة قال ما خروج الدجال عندي بأكرث من تبنس اللحام

۱۵۳۳﴾ وکیع نے، اسماعیل ابن أبی خالد سے، انہوں نے حکیم بن جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کا خروج میرے نزدیک قبیلۂ لُحام کے نزبکرے کے فساد مچانے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

✿...✿...✿

۱۵۳۴ . حدثنا وكيع عن سفيان عن واصل الأحدب عن أبي وائل قال أكثر تبع الدجال اليهود وأولاد المومسات

۱۵۳۴﴾ وکیع نے، سفیان سے، انہوں نے واصل احدب سے روایت کی ہے کہ ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال کے زیادہ تر پیروکار یہودی اور مومِسں کی اولاد ہوگی۔

✿...✿...✿

۱۵۳۵ . حدثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن عبيد بن عمير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصحبن الدجال أقوام يقولون إنا لنصحبه وإنا لنعلم أنه كافر ولكنا نصحبه نأكل من الطعام ونرعى من الشجر فاذا نزل غضب الله تعالى عليهم كلهم

۱۵۳۵﴾ ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے وہب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کچھ ایسے لوگ بھی دجّال کا ساتھ دیں گے جو یہ کہیں گے کہ ہم دجّال کا ساتھ تو دے رہے ہیں باوجود یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر ہے، لیکن ہم کھانے کے لئے اور جانوروں کو چرانے کے لئے اُس کا ساتھ دے رہے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو ان سب پر آئے گا۔

✿...✿...✿

۱۵۳۶ . حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثيرة بن مرة عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدجال احدى عينيه مطموسة

والأخرى ممزوجة بالدم كأنها الزهرة ويسيرة معه جبلان جبل من أنهار وثمار وجبل دخان ونار يشق الشمس كما يشق الشعرة ويتناول الطير في الهواء

۱۵۳۶﴾ حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال کی دونوں آنکھوں میں سے ایک آنکھ کانی ہے اور دوسری میں خون کی آمیزش ہے، گویا کہ وہ پھول ہے، اُس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے، ایک پہاڑ چشموں اور پھلوں کا ہوگا اور دوسرا پہاڑ دُھوئیں اور آگ کا ہوگا۔ وہ سورج کو ایسے چیرے گا جیسے کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور وہ ہوا میں اُڑتے پرندے کو پکڑ لے گا۔

۱۵۳۷. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضي الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت رجلا أحمر جعد الرأس أعور عين اليمين أشبه من رأيت به ابن قطن فسألت من هذا فقيل المسيح الدجال

۱۵۳۷﴾ ابن وہب حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مجھے ایک سُرخ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا آدمی جس کی دائیں آنکھ کانی تھی دکھایا گیا، میرے خیال ہے کہ وہ ابن قُطن سے زیادہ مُشابہت رکھتا تھا، مَیں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا یہ مسیح دجّال ہے۔

۱۵۳۸. حدثنا ابن علية عن عوف عن أبي المغيرة القواس عن عبدالله بن عمرو قال ملاحم الناس خمس فثنتان قد مضتا وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترك وملحمة الروم وملحمة الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۵۳۸﴾ ابن عُلَیّہ نے عوف سے، انہوں نے ابو المغیرۃ قواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: لوگوں کی جنگیں پانچ ہوں گی، دو تو گزر چکی ہیں، اور تین اِس اُمّت میں ہوں گی، ایک جنگ تو قوم تُرک کے ساتھ ہوگی، اور دوسری جنگ روم کے ساتھ ہوگی اور تیسری جنگ دجّال کی ساتھ ہوگی، دجّال کی جنگ کے بعد کوئی بڑی جنگ نہیں ہے۔

۱۵۳۹. حدثنا عبدة وكيع عن مسعر عن عبدالملك بن ميسرة عن حوط العبدي عن عبدالله قال أذن حمار الدجال تظل سبعين ألفا.

۱۵۳۹﴾ عبدہ وکیع نے مسعر سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط العبدی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے گدھے کا کان ستّر ہزار افراد پر سایہ کرے گا۔

۱۵۴۰. حدثنا عبدالرزاق عن سفيان عن الأعمش عن عبدالملك بن ميسرة الزراد عن

حوط العبدي عن عبدالله قال يستظل في ظل أذن حمار الدجال سبعون ألفا.

۱۵۴۰ عبد الرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرۃ سے، انہوں نے حوط العبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال کے گدھے کے کان کے سایہ میں ستّر (70) ہزار افراد آسکیں گے۔

٭...٭...٭

۱۵۴۱. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عبدالملک بن ميسرة عن حوط عن عبدالله قال أذن لحمار الدجال تظل سبعين الفا

۱۵۴۱ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے گدھے کا کان ستّر (70) ہزار افراد پر سایہ کرے گا۔

٭...٭...٭

۱۵۴۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه مر بابن صياد في نفر من أصحابه فيهم عمر رضي الله عنه وهو يلعب مع الغلمان عند أطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أتشهد أني رسول الله فنظر اليه ابن صياد وقال اشهد أنک رسول الأميين ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بالله وبرسله ثم قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأتيک قال ابن صياد يأتيني صادق وكاذب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليک الأمر، ثم قال رسول الله ﷺ قد خبأت لک خبيئا وخبأله يوم تأتي السماء بدخان مبين، قال ابن صياد هو الدخ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأفلن تعدو قدرک، قال عمر يا رسول الله ائذن لي فأضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن يكن هو فلن تسلط عليه وإلا يكن هو فلا خير لک في قتله.

۱۵۴۲ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے حضرت سالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ابن صیاد پر ہوا، آپ ﷺ کے ہمراہ حضرات صحابہ بھی تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ ابن صیاد لڑکوں کے ساتھ "بنی مغالۃ" کی چٹانوں کے قریب کھیل رہا تھا، وہ لڑکا تھا اور اتنا شعور نہیں رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی کمر پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو ابن صیاد نے آپ ﷺ کو دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو امین رسول ہے، پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا کہ تیرے پاس کیا چیز آتی

ہے؟ ابن صیاد نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ پر معاملہ خلط ملط ہوگیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک بات چھپا کر رکھی ہے، آپ ﷺ نے یہ آیت:

﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ٥﴾

چھپا رکھی تھی، ابن صیاد نے کہا کہ وہ دُخ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رُسوا ہو جا! تیری قُدرت ہرگز اس سے آگے نہ بڑھے گی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اِس کی گردن ماردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہوا تو تُو ہرگز اس پر مُسلط نہیں ہوسکتا، اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں تیرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۞۞۞

۱۵۴۳. قال الزهري قال ابن عمر رضى الله عنه انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بن كعب رضى الله عنه يؤمان النخل التي فيه ابن صياد حتى اذا دخلا النخل طفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقي بجذوع النخل وهو يختل ابن صياد لأن يسمع من ابن صياد شيئا قبل أن يراه وابن صياد مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرأت أم ابن صياد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل، فقالت أبي صاف وهو اسمه هذا محمد، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته بين

۱۵۴۳﴾ الزہری نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کھجوروں کے ارادے سے نکلے جن میں ابن صیاد تھا، جب یہ دونوں اُس باغ میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کھجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپنے لگے تا کہ وہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اُس کی باتیں سن لیں، ابن صیاد اپنی چادر میں لپٹا پڑا ہوا تھا، اور اُس میں وہ بڑبڑا رہا تھا، ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھ لیا تو اُس نے کہا کہ اے ابوصاف! (یہ ابن صائد کا نام ہے) یہ محمد موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ عورت اِسے چھوڑ دیتی تو اس کا معاملہ واضح ہو جاتا۔

۞۞۞

۱۵۴۴. قال الزهري عن سنان بن أبي سنان سمع حسين بن علي رضى الله عنهما يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خبالا بن صياد دخانا او سأله عما خباله فقال دخ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فلما ولى قال النبي ما قال قال بعضهم دخ وقال بعضهم ذبح أو دخ فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اختلفتم وانابين اظهركم فانتم بعدي أشد اختلافا

۱۵۴۴﴾ الزہری نے سنان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث سُناتے ہوئے سُنا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کے لئے دُخان کو چھپا رکھا تھا، یا ابن صیاد سے پوچھا کہ میں نے کیا چھپایا ہے؟ تو ابن صیاد نے کہا دُخ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رُسوا ہو جا! تو ہرگز اپنی اس قُدرت سے آگے نہ بڑھے گا، جب وہ چلا گیا

تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ اُس نے کیا کہا تھا؟ کچھ نے کہا دُخ کہا اور کچھ نے کہا دُخ یا دُخ کہا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری موجودگی میں تم اختلاف کر رہے ہو تم میرے بعد بہت زیادہ اختلاف کرو گے۔

۱۵۴۵. قال معمر عن هشام بن عروة عن أبيه قال ولد ابن صياد أعور مختن

۱۵۴۵﴾ معمر نے ہشام بن عروۃ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن صیاد کانا اور ختنہ شدہ پیدا ہوا تھا۔

۱۵۴۶. قال معمر قال الزهري عن طلحة بن عبدالله بن عوف عن أبي بكرة قال أكثر الناس في مسيلمة قبل أن يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا، فقال أما بعد ففي شأن هذا الرجل الذي قد أكثرتم فيه وانه لكذاب من ثلاثين كذابا يخرجون بين يدي المسيح وأنه ليس من بلدة إلا يبلغها رعب المسيح الا المدينة على كل نقب من انقابها ملكان يلبان عنها رعب المسيح.

۱۵۴۶﴾ معمر نے الزہری سے، انہوں نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے مُسیلمہ کے متعلق کہنے سے قبل اُس کے بارے میں بہت ساری باتیں کیں، نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے اور فرمایا امّا بعد یہ شخص جس کے متعلق تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں، یہ اُن تیس (30) کذابوں میں سے ہے جو دجّال کے آنے سے پہلے آئیں گے، اور کوئی بھی شہر باقی نہ رہے گا مگر دجّال کا رُعب وہاں تک پہنچ جائے گا، سوائے مدینہ کے، جس کے ہر ایک کونے میں دو فرشتے ہوں گے، جو اُس سے دجّال کے رُعب کو دُور کریں گے۔

۱۵۴۷. قال الزهري فحدثنا عبيدالله بن عبدالله عتبة أن أبا سعيد الخدري رضي الله عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا طويلا عن الدجال فقال فيما يحدثنا إن الدجال وهو محرم عليه أن يدخل أنقاب المدينة فيخرج اليه رجل يومئذ خير الناس أو من خير الناس يومئذ فيقول أشهد انک أنت الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثه، فيقول الدجال أرأيتم ان قتلت هذا ثم أحييته أتشكون في الأمر، فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول حين يحيا والله ما كنت أشد بصيرة فيک مني الآن فيريد الدجال قتله الثانية فلا يسلط عليه.

۱۵۴۷﴾ الزہری نے، عبید اللہ بن عبداللہ عتبہ سے روایت کی ہے کہ بے شک حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجّال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ کے کونوں میں سے کسی کونے میں سے داخل ہو جائے، دجّال کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو اس زمانے کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا، وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہ دجّال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا تھا، دجّال کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا تم میرے

معاملے میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں، پھر دجّال اُسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، جب وہ شخص زندہ ہوگا تو کہے گا اللہ کی قسم! مجھے تیرے متعلق اَب اور زیادہ یقین ہو چکا ہے کہ تُو دجّال ہے، دجّال اُسے دوسری مرتبہ قتل کرنا چاہے گا مگر قتل نہ کر سکے گا۔

۱۵۴۸. قال معمر بلغني أنه يجعل على حلقه صفيحة من نحاس وبلغني أن الخضر يقتله الدجال ثم يحييه

۱۵۴۸﴾ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ: دجّال اُس شخص کے حلق پر تانبے کے داغ لگائے گا، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جس شخص کو دجّال قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

۱۵۴۹. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من أمتي سبعون ألفا عليهم السيجان

۱۵۴۹﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمّت میں سے ستّر (70) ہزار لوگ دجّال کے پیچھے چل پڑیں گے، اُن پر سبز چادریں ہوں گی۔

۱۵۵۰. قال معمر أخبرني يحيى ابن أبي كثير يرويه قال عامة من يتبع الدجال يهود أصبهان

۱۵۵۰﴾ معمر نے روایت کی ہے کہ یحییٰ ابن ابو کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے پیروکار زیادہ تر اصفہان کے یہودی ہوں گے۔

۱۵۵۱. قال معمر قال الزهري فأخبرني عمرو ابن أبي سفيان الثقفي أخبره رجل من الأنصار عن بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال قال يأتي سباخ المدينة وهو محرم عليه أن يدخل نقابها فتنفض المدينة بأهلها نفضة أو نفضتين وهي الزلزلة فيخرج اليه منها كل منافق ومنافقة ثم يولي الدجال قبل الشام فيحاصرهم وبقية المسلمين يومئذ معتصمون بذروة جبل من جبال الشام فيحاصرهم وبقية المسلمين يومئذ معتصمون بذروة جبل من جبال الشام الدجال نازلا بأصله حتى اذا طال عليهم البلاء قال رجل من المسلمين يا معشر المسلمين حتى متى انتم هكذا وعدو الله نازل بأصل جبلكم هذا هل انتم الا بين احدى الحسنيين بين أن يستشهدكم الله او يظهركم فيبايعون على الموت بيعة يعلم الله تعالى أنها الصدق من انفسهم ثم تأخذهم ظلمة لا يبصر امرؤ فيها كفه ثم ذكر نزول عيسى

۱۵۵۱﴾ معمر نے الزہری سے، انہوں نے عمرو ابن ابو سفیان الثقفی سے، انہوں نے ایک انصاری سے، انہوں نے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجّال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: دجّال مدینہ کے کنارے پہ آئے گا حالانکہ اُس پر حرام

ہوگا کہ وہ مدینہ کے کونوں میں سے کسی کونے سے داخل ہوجائے، مدینہ اپنے رہنے والوں کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ جھنجوڑے گا، یعنی زلزلہ آئے گا۔ پھر دجّال کی طرف مدینہ میں سے ہر ایک منافق مرد اور منافق عورت نکل جائیں گے، پھر دجّال شام کی طرف روانہ ہو کر وہاں کا محاصرہ کرے گا اور باقی ماندہ مسلمان شام کے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی چوٹی میں پناہ حاصل کئے ہوئے ہوں گے، دجّال اُس پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈال کر اُن کا محاصرہ کرے گا، جب مسلمانوں پر سخت تنگی ہوجائے گی تو ایک مسلمان کہے گا اے مسلمانوں کی جماعت! تم کب تک اِس حال میں رہو گے حالانکہ اللہ کا دشمن تمہارے پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے تم تو دو اچھائیوں میں سے ایک کے درمیان ہو۔ یا تو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا۔ یا تمہیں غالب کردے گا۔ پھر وہ لوگ موت پر بیعت کریں گے، اللہ تعالیٰ جانتے ہوں گے کہ وہ سچے اور مخلص ہیں، پھر اُن پر تاریکی چھا جائے گی جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو بھی نہ دیکھ سکے گا، پھر آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر فرمایا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۵۲۔ حدثنا وكيع وأبو معاوية جميعا عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن ابي حازم عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه قال ما سال أحد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدجال اكثر ما سألته عنه فقال لم تسأل عنه، قال فقلت إن الناس يزعمون أن معه الطعام والشراب، قال هو أهون على الله تعالى من ذلك

۱۵۵۲۔ وکیع اور ابو معاویہ نے، اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابو حازم سے روایت کی ہے کہ المغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دجّال کے متعلق مجھ سے زیادہ سوالات نہیں کئے، آپ ﷺ نے پوچھا کیوں اس کے متعلق سوال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ دجّال کے پاس بہت سا کھانے پینے کا سامان ہوگا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے معمولی بات ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۵۳۔ حدثنا جرير بن عبدالحميد عن منصور بن المعتمر عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية سمع رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فانذرنا الدجال ثم قال ان معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار وان معه جبلا من خبز ونهرا من ماء وانه يمطر المطر وينبت الأرض وانه يسلط على نفس فيقتلها ثم يحييها لا يسلط على غيرها.

۱۵۵۳۔ جریر بن عبدالحمید نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے جنادۃ بن ابو امیّہ سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں دجال سے ڈرانے لگے۔ پھر فرمایا اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے پاس روٹی کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی، وہ بارش برسائے گا اور زمین سے فصل اُگائے گا۔ وہ ایک شخص پر مسلط کیا جائے گا جسے وہ قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، اُس شخص کے علاوہ وہ کسی پر مسلط نہ کیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

دجّال کے باقی رہنے کی مقدار کا بیان

قدر بقاء الدجال

۱۵۵۴. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيام الدجال أربعون يوما فيوم كالسنة ويوم دون ذلك ويوم كالشهر ويوم دون ذلك ويوم كالجمعة ويوم دون ذلك ويوم كالأيام ويوم دون ذلك وآخر أيامه كالشررة في الجريدة فيصبح الرجل بباب المدينة فلا يبلغ بابها الآخر حتى تغيب الشمس قالوا يا رسول الله فكيف نصلي في هذه الأيام القصار قال تقدرون كما تقدرون في هذه الأيام الطوال ثم تصلون

۱۵۵۴۔ ضمرۃ بن ربیعۃ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجّال چالیس (40) دنوں تک رہے گا، اس کا ایک دن ایک سال کی طرح اور دوسرا دن اُس سے کم ہوگا، اور ایک دن ایک مہینے کی طرح اور دوسرا دن اُس سے کم ہوگا اور ایک دن ایک ہفتہ کی طرح اور دوسرا اُس سے کم ہوگا، اور ایک دن عام دنوں کی طرح ہوگا اور دوسرا دن اُس سے کم ہوگا، اور اس کے ایام میں سے آخری دن ایسا ہوگا جیسے کسی لکڑی میں آگ لگانے کے برابر وقت ہوتا ہے۔ ایک آدمی مدینہ کے دروازے پر صبح کرے گا پس وہ دوسرے دروازے تک نہ پہنچ پائے گا۔ کہ سورج غروب ہوجائے گا حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ایسے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ ارشاد فرمایا تم اندازہ لگاؤ گے، جیسے اُن لمبے دنوں میں تم اندازہ لگا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

o—o—o

۱۵۵۵. حدثنا ابن نمير حدثنا أبو يعفور قال سمعت أبا عمرو الشيباني قال سمعت حذيفة يقول فتنة الدجال أربعين يوما.

۱۵۵۵۔ ابن نُمیر کہتے ہیں کہ، ابویعفور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعمرو الشیبانی سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ دجّال کا فتنہ چالیس (40) دن تک رہے گا۔

o—o—o

۱۵۵۶. حدثنا يحي بن سليم الطائفي عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد بن السكن الأنصارية رضى الله عنها قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعمر الدجال أربعين سنة السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كاليوم واليوم كاحتراق السعفة في النار.

۱۵۵۶﴾ یحییٰ بن سُلیم طائفی نے، عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: دجّال چالیس (40) سال زندگی گزارے گا، ایک سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن آگ کی چنگاری جلانے کے وقت کے برابر ہوگا۔

٭٭٭

۱۵۵۷. حدثنا الحکم بن نافع عن جراح وأبي عبدالله صاحب کعب عن کعب قال قال سلمان الفارسي أیام الدجال مقدار عامین ونصف.

۱۵۵۷﴾ الحکم بن نافع نے جراح اور ابو عبداللہ سے، انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال کا زمانہ ڈھائی سال کا ہوگا۔

٭٭٭

۱۵۵۸. حدثنا ابن نمیر حدثنا أبو یعفور قال سمعت أبا عمرو الشیباني قال کنت مع حذیفة بن الیمان في المسجد إذا جاء أعرابي یهرول حتی جثا بین یدیه فقال أخرج الدجال، فقال حذیفة أنا لما دون الدجال أخوف مني الدجال وما الدجال إنما فتنته أربعین یوما.

۱۵۵۸﴾ ابن نُمیر کہتے ہیں کہ ابو یعفور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو الشیبانی کے والد سے سُنا کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھا کہ ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا اور اُن کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ کر کہنے لگا کہ کیا دجّال نکل چکا ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دجّال سے پہلے جو واقعات ہیں میرے نزدیک وہ زیادہ خوفناک ہیں، دجّال کیا ہے؟ اُس کا فتنہ تو صرف چالیس دن رہے گا۔

٭٭٭

۱۵۵۹. حدثنا رشدین عن ابن لهیعة عن عبدالعزیز بن صالح عن حذیفة قال یخرج في الفتنة الرابعة بقاؤه أربعون سنة یخففها الله علی المؤمنین فتکون السنة کالیوم

۱۵۵۹﴾ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چوتھے فتنے کے اندر دجّال کا خروج ہوگا۔ وہ چالیس سال رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے اس موت میں آسانی پیدا فرمائے گا اور ان کے لیے ایک سال دن کی طرح ہو جائے گا۔ ٭٭٭

۱۵۶۰. حدثنا جریر بن عبدالحمید عن منصور عن جنادة بن أبي أمیة الدوسي قال سمعت رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ یقول قال رسول الله ﷺ یمکث الدجال أربعین صباحا.

۱۵۶۰﴾ جریر بن عبدالحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ جنادہ بن ابو اُمیّہ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی سے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال کا فتنہ چالیس (40) دن تک رہے گا۔

٭٭٭

آخر الجزاء السابع

ساتواں جزء تمام ہوا

۱۵۶۱. حدثنا عبدالأعلى عن محمد بن إسحاق عن الزهري عمن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل عيسى بن مريم عليهما السلام الدجال دون باب لد بسبعة عشر ذراعا

۱۵۶۱۔ عبداعلیٰ نے، محمد بن اِسحاق سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے کہ جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سُنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجّال کو مقامِ لُد کے دروازے سے سترہ (17) ہاتھ پہلے ہی قتل کریں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۶۲. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدرك عيسى بن مريم الدجال بعد ما يهرب منه فاذا بلغه نزوله فيدركه عند باب لد الشرقي فيقتله

۱۵۶۲۔ ضمرۃ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابواُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجّال پر قابو پالیں گے جب کہ دجّال اُن سے بھاگا ہوا ہوگا۔ اور اُسے آپ کے نزول کی خبر پہنچی ہوئی ہوگی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مقامِ لُد کے مشرقی دروازے کے پاس پکڑ کر قتل کر دیں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۶۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبو هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال إذا نزل عيسى بيت المقدس وقد حاصر الدجال الناس في بيت المقدس مشى إليه بعدما يصلي الغداة يمشي إليه وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله

۱۵۶۳۔ ابن وہب نے ابن لہیعۃ اور لیث سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمۃ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اُتریں گے اِس حال میں کہ دجّال نے لوگوں کا بیت المقدس میں محاصرہ کر رکھا ہوگا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف صبح کی نماز پڑھ کر روانہ ہوں گے، دجّال آخری سانسیں لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مار کر قتل کر دیں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۶۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال إذا نزل عيسى لم يجد ريحه ولا نفسه كافر إلا مات ونفسه يبلغ مد بصره فيدرك نفسه الدجال على قيد خير من

باب لد وقد نزل إلى العين في أسفل العقبة ليشرب منها فيذوب ذون الشمع فيموت

۱۵۶۴﴿ الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے جس کو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سُنائی کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نُزول فرمائیں گے۔ تو کی خوشبو اور آپ کا سانس جس کافر تک پہنچے گا وہ مَر جائے گا، اور آپ کا سانس نگاہ تک پہنچے گا، جو دجّال کو "بابِ لُد" سے چند بالشت پہلے پالے گا، اور یہ دجّال اسفلِ عُقبہ کے چشمے کی طرف پانی کے لئے اُترا ہوگا، اور وہ اُس سانس کی وجہ سے موم بتی کی طرح پگھلنے لگے گا اور بالآخر مَر جائے گا۔

۱۵۶۵ . حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة عن عبد الرحمٰن بن يزيد عن عمه مجمع بن جارية رضي الله عنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد.

۱۵۶۵﴿ ابن عُیینہ نے، الزُہری سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن ثعلبہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: ابن مریم علیہما السلام دجّال کو مقامِ لُد کے دروازے کے پاس قتل کریں گے۔

۱۵۶۶ . حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن كعب قال اذا سمع الدجال نزول عيسى ابن مريم هرب فيتبعه عيسى فيدركه عند باب لد فيقتله فلا يبقى شيء إلا دل على أصحاب الدجال فيقول يا مؤمن هذا كافر

۱۵۶۶﴿ ضمرۃ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب دجّال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نُزول کی خبر سُنے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کا پیچھا کریں گے اور "مقامِ لُد" کے دروازے کے قریب اُسے پکڑ کر قتل کریں گے، ہر چیز دجّال کے ساتھیوں کے بارے میں راہنمائی کرے گی اور کہے گی کہ اَے مومن! کافر یہاں ہے۔

۱۵۶۷ . حدثنا عبدالله بن نمير حدثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله بن مسعود قال يزعم أهل الكتاب أن عيسى ابن مريم ينزل فيقتل الدجال ويقتل أصحابه قال أبو الزعراء ما سمعت عبدالله يذكر عن أهل الكتاب حديثا غير هذا.

۱۵۶۷﴿ عبداللہ بن نُمیر نے سُفیان سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے، انہوں نے ابوالزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہلِ کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نُزول فرمائیں گے تو دجّال اور اس کے ساتھیوں کو قتل کریں گے۔ ابوالزعراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حدیث کے علاوہ اہلِ کتاب کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سُنا۔

١٥٦٨. حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسى ابن مريم يقتل الدجال على تل الملاحم وهو نهر ابن فطرس ثم يرجع الى بيت المقدس.

۱۵۶۸﴾ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجّال کو بڑی جنگوں کے وقت ابن فُطرس کی نہر پر قتل کریں گے، پھر بیت المقدس واپس لوٹیں گے۔

٭٭٭

١٥٦٩. حدثنا عبدالصمد عن حماد بن سلمة عن ابي غالب قال كنت أسير مع نوف حتى انتهيت الى عقبة أفيق فقال هذا المكان الذي يقتل فيه المسيح الدجال.

۱۵۶۹﴾ عبدالصمد نے حماد بن سلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابو غالب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں نوف کے ساتھ جا رہا تھا جب ہم عُقبہ اُفیق نامی جگہ پر پہنچے، تو نوف نے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر دجّال قتل کیا جائے گا۔

٭٭٭

١٥٧٠. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن عبدالله بن عبيدالله بن ثعلبة الأنصاري عن عبدالله بن زيد الأنصاري عن مجمع بن جارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل ابن مريم الدجال بباب لد أو الى جانب لد

۱۵۷۰﴾ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے، الزہری سے، انہوں نے عبداللہ بن عُبید اللہ بن ثعلبۃ انصاری سے، انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری سے روایت کی ہے کہ مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابن مریم علیہما السلام دجّال کو مقامِ لُد کے دروازے پر یا لُد کے پاس قتل کریں گے۔

٭٭٭

١٥٧١. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه سأل رجلا من اليهود فحدثه، فقال له عمر اني قد بلوت منك صدقا فاخبرني عن الدجال، فقال واله يهود ليقتلنه ابن مريم بفناء لد

۱۵۷۱﴾ ابن عُیینہ نے زہری سے انہوں، نے سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی سے پوچھا؟ تو اُس نے بات کا جواب دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تیرا امتحان لیتا ہوں کہ تم سچ بولتے ہو یا نہیں۔ مجھے دجّال کے متعلق بتاؤ؟ اُس یہودی نے کہا کہ یہودیوں کے معبود کے الٰہ کی قسم! اسے ابن مریم علیہما السلام "مقامِ لُد" کے صحن میں قتل کریں گے۔

٭٭٭

دجّال سے بچنے کے لیے جائے پناہ

المعقل من الدجال

۱۵۷۲. حدثنا ضمرة حدثنا يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال لا يبقى من الأرض شيء الا وطئه وغلب عليه إلا مكة والمدينة فانه لا يأتيها من نقب من أنقابها الا لقيه ملك مصلتا بسيفه حتى ينزل عند الظريب الأحمر عند منقطع السبخة عند مجتمع السيول ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات لا يبقى منافق ولا منافقة إلا خرج إليه فتنفي المدينة يومئذ الخبث منها كما ينفي الكير خبث الحديد وذلك اليوم الذي يدعى يوم الخلاص، فقالت أم شريک فأين المسلمون يومئذ قال بيت المقدس يخرج فيحاصرهم حتى يبلغه نزول عيسى فيهرب.

۱۵۷۲۔ ضمرۃ نے، یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ: ابواُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: زمین میں سے کوئی حصہ باقی نہ رہے گا مگر دجّال اُسے روند ڈالے گا، اور اُس پر غالب آجائے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، دجّال اُس کے جس کونے پر بھی آئے گا وہاں پر ایک فرشتہ تلوار سونتے کھڑا ہو گا، پھر دجّال الظریب الاحمر پر، جو سیلاب کے جمع ہونے کی جگہ ہے پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین مرتبہ جھنجوڑے گا، وہاں کے تمام منافق مرد اور منافق عورتیں دجّال کی طرف نکل جائیں گے، اُس دِن مدینہ اپنے سے گندگی کو یوں دُور کرے گی جیسے بھٹی لوہے سے زنگ دُور کرتی ہے، اور اس دِن کو "یوم الخلاص" کہا جائے گا۔ حضرت اُمِ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس میں، دجّال اِن کا محاصرہ کرے گا۔ مگر جب اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نُزول کی اِطلاع پہنچے گی تو وہ بھاگ جائے گا۔

✿✿✿

۱۵۷۳. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القرى المحفوظة مكة والمدينة وإيلياء ونجران وما من ليلة الا وينزل بنجران سبعون ألف ملک يسلمون على أهل الأخدود ثم لا يعودون اليها أبدا

۱۵۷۳۔ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بستیاں محفوظ رہیں گی، وہ یہ ہیں: مکہ، مدینہ، ایلیاء اور نجران۔ کوئی رات نہ گزرے گی مگر ستّر (70) ہزار فرشتے نجران میں اُتریں گے اور خندق والوں کو سلام کہیں گے، پھر اُس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔

✿✿✿

۱۵۷۴. حدثنا بقية قال قال صفوان وحدثني أبو الزاهرية عن شريح بن عبيد عن كعب قال المعقل من الدجال نهر ابن فطرس.

۱۵۷۴۔ بقیۃ نے صفوان سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال سے بچنے کی جائے پناہ ابن فطرس کی نہر ہے۔

✿✿✿

۱۵۷۵ . حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب قال المعقل من الدجال نهر ابن فطرس.

۱۵۷۵﴾ ابن وہب نے، معاویہ بن صالح سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر اور حدیر بن کریب سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال سے بچنے کی جائے پناہ ابن فطرس کی نہر ہے۔

۞۞۞

۱۵۷٦ . حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال معقل المسلمين اذا خرج الدجال بيت المقدس

۱۵۷٦﴾ ابوایوب نے ارطاۃ سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ جب دجّال نکلے گا تو مسلمانوں کی جائے پناہ "بیت المقدس" ہوگی۔

۞۞۞

۱۵۷۷ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال موضع رداء ببيت المقدس أيام الدجال خير من الدنيا وما فيها لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم معقل المسلمين من الدجال بيت المقدس ليخرجون ولا يغلبون.

۱۵۷۷﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ: دجّال کے زمانے میں بیت المقدس کے اندر ایک چادر کی جگہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی، اِس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: مسلمانوں کے لئے دجّال سے بچنے کے لیے بیت المقدس جائے پناہ ہوگی، نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے اور نہ مغلوب ہوں گے۔

۞۞۞

۱۵۷۸ . حدثنا جرير بن عبدالحميد عن منصور عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية الدوسي سمع رجلا من أصحاب النبي ﷺ يقول أقام رسول الله ﷺ فقال ان الدجال يبلغ كل منهل الا أربعة مساجد: مسجد الحرام و مسجد المدينة مسجد طور سيناء ومسجد الأقصى.

۱۵۷۸﴾ جریر بن عبدالحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے جنادۃ بن ابو اُمیہ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: دجّال پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گا، سوائے چار مسجدوں کے مسجد حرام، مسجد مدینہ، مسجد طور سینا اور مسجد اقصیٰ کے۔

۞۞۞

۱۵۷۹ . حدثنا وكيع عن سفيان أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت أضاء له مابينه وبين مكة، ومن قرأ آخرها أدرك الدجال لم يسلط عليه

۱۵۷۹﴾ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے ابو ہاشم سے، انہوں نے ابو مجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: جو شخص پوری سورۂ کہف پڑھے جیسے کہ وہ نازل ہوئی ہے، تو اس کے لئے اس سے لے کر مکہ تک روشنی ہو جائے گی، اور جو سورۂ کہف کا صرف آخری حصہ پڑھے اور دجّال کو پالے تو اس پر دجّال کا زور نہیں چلے گا۔

۞۞۞

۱۵۸۰ . حدثنا بقية عن صفوان عن عمرو عن شريح بن عبيد عن عبدالله بن سلام قال ان ملائكة الله تعالى يحرسون المدينة من كل ناحية ما من نقاب المدينة من نقب الاوعليه ملك سال سيفه فلا تنفروا ملائكة الله الذين يحرسونكم

۱۵۸۰﴾ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے، عمرو سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہرکونے سے مدینہ کی حفاظت کر رہے ہیں، مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ تلوار تھامے کھڑا ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو جو تمہاری حفاظت کر رہے ہیں، متنفر نہ کرو۔

✿...✿...✿

۱۵۸۱ . حدثنا يحيى بن سليم عن عبدالله بن عثمان بن خيثم المكي عن شهر بن حوشب عن أسماء ابنةيزيد بن السكن الأنصارية رضى الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الدجال يرد كل منهل إلا المسجدين.

۱۵۸۱﴾ یحییٰ بن سُلیم نے، عبداللہ بن عثمان بن خثیم المکی سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ: حضرت اسماء ابنۃ یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سُنا کہ دجّال دو مسجدوں کے سوا پانی کے ہر گھاٹ پر پہنچ جائے گا۔

✿...✿...✿

۱۵۸۲ . حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد الخدري قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت ثم خرج للدجال لم يسلط عليه ولم يكن له عليه سبيل

۱۵۸۲﴾ ابن مہدی نے سُفیان سے، انہوں نے ابو ہاشم سے، انہوں نے ابومجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس شخص نے پوری سورۂ کہف پڑھی جیسی کہ وہ نازل ہوئی ہے۔ تو دجّال کا اس پر کوئی زور نہ چلے گا۔

✿...✿...✿

۱۵۸۳ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري اخبرني عبيدالله بن عبدالله بن عتبة أن أبا سعيد الخدري قال محرم على الدجال أن يدخل نقاب المدينة

۱۵۸۳﴾ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے لیے حرام ہے کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو۔

✿...✿...✿

۱۵۸۴ . قال الزهري عن طلحة بن عبدالله بن عوف عن أبي بكرة عن النبي ﷺ قال ليس من بلدة الا يبلغها رعب الدجال إلا المدينة على كل نقب من نقابها ملكان يذبان عنها رعب المسيح.

۱۵۸۴﴾ الزہری نے، طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: کوئی شہر باقی نہ بچے گا مگر دجّال کا رعب وہاں تک پہنچ جائے گا، سوائے مدینہ کے، اُس کے ہر راستے پر دو فرشتے ہیں، جو اس سے دجّال کے رعب کو دور کرتے ہیں۔ ✿...✿...✿

۱۵۸۵. قال الزهري وأخبرني عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن رجل من الأنصار عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي الدجال سباخ المدينة ومحرم عليه أن يدخل نقابها فيخرج عليه كل منافق ومنافقة ثم يولي قبل الشام

۱۵۸۵۔ الزہری کہتے ہیں کہ عمرو بن ابوسفیان الثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ دجّال مدینہ کیمھافات میں آئے گا اور دجّال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو لیکن دجّال کی طرف مدینے کا ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل پڑیں گے، پھر دجّال شام کی طرف لوٹ جائے گا۔

❁...❁...❁

۱۵۸۶. قال معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء ابنة يزيد الأنصارية سمعت النبي ﷺ يقول يجزيء المؤمنين يومئذ من الجوع ما يجزيء أهل السماء من التسبيح والتقديس.

۱۵۸۶۔ معمر نے قتادۃ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کی بھوک دُور کرنے کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس بیان کرنا۔

❁...❁...❁

۱۵۸۷. حدثنا محمد بن فضيل عن أبي سفيان عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام المؤمنين يومئذ التسبيح والتحميد والتهليل والتقديس والتكبير

۱۵۸۷۔ محمد بن فضیل نے ابوسفیان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تحمید، تہلیل، تقدیس اور تکبیر ہوگی۔

۱۵۸۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ أنه قال المسلمون فما طعام المؤمنين في زمان الدجال؟ قال طعام الملائكة، قالوا أو تطعم الملائكة؟ قال طعامهم منطقهم بالتسبيح والتقديس فمن كان منطقه يومئذ التسبيح والتقديس أذهب الله عنه الجوع فلم يخش جوعا.

۱۵۸۸۔ الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے، ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجّال کے زمانے میں مسلمانوں کا کھانا وہ ہوگا جو فرشتوں کا کھانا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا فرشتے بھی کھانا کھاتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ فرشتوں کا کھانا ان کا تسبیح اور تقدیس پڑھنا ہے، دجّال کے زمانے میں جو شخص تسبیح اور تقدیس پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی بھوک دور کردے گا، اُسے بھوک کا خوف نہ ہوگا۔

❁...❁...❁

نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام وسيرته

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول اور آپ کی سیرت

۱۵۸۹. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن ابي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال ذكررسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقالت أم شريك فأين المسلمون يومئذ يا رسول الله؟ قال ببيت المقدس يخرج حتى يحاصرهم وامام الناس يومئذ رجل صالح فيقال صلي الصبح فاذا كبر ودخل فيها نزل عيسى ابن مريم عليهما السلام فاذا رآه ذلك الرجل عرفه فرجع يمشي القهقرى فيتقدم عيسى فيضع يده بين كتفيه ثم يقول صلي فانما أقيمت لك الصلاة فيصلي عيسى وراء ه ثم يقول افتحوا الباب فيفتحون الباب ومع الدجال يومئذ سبعون ألفا يهود كلهم ذو ساج وسيف محلى فاذا نظر الى عيسى ذاب كما يذوب الرصاص وكما يذوب الملح في الماء ثم يخرج هاربا فيقول عيسى ان لي فيك ضربة لن تفوتني بها فيدركه فيقتله فلا يبقى شيء مما خلق الله تعالى يتوارى به يهودي الا أنطقه الله لا حجر ولا شجر ولا دابة الا قال يا عبدالله المسلم هذا يهودي فاقتله الا الغرقد فانها من شجرهم فلا تنطق ويكون عيسى في أمتي حكما عدلا واماما مقسطا يدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويترك الصدقة ولا يسعى شاة وترفع الشحناء والتباغض وتنزع حمة كل دابة حتى يدخل الوليد يده في الحنش فلا يضره وتلقى الوليدة الأسد فلا يضرها ويكون في الا بل كانه كلبها والذئب في الغنم كانه كلبها وتملأ الأرض من الإسلام ويسلب الكفار ملكهم فلا يكون ملك الا الاسلام وتكون الأرض كفا ثورة الفضة فتنبت نباتها كما كانت على عهد آدم عليه السلام يجتمع النفر على القطف فتشبعهم ويجتمع النفر على الرمانة فتشبعهم ويكون الثور بكذا وكذا من المال وتكون الفرس بالدريهمات.

۱۵۸۹۔ ضمرۃ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابو عمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجّال کا ذکر فرمایا، تو حضرت امِ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا بیت المقدس میں، دجّال اُن کا محاصرہ کرے گا اور اُن کا امام ایک نیک آدمی ہوگا۔ اُس سے کہا جائے کہ صبح کی نماز پڑھایئے؟ جب وہ تکبیر کہہ کر نماز میں داخل ہوگا تو حضرت عیسیٰ

بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے، جب وہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو پہچان جائے گا اور پیچھے ہٹ جائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیں گے اور کہیں گے کہ نماز پڑھاؤ اس لئے کہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے، پھر فرمائیں گے دروازہ کھول دو؟ مسلمان دروازہ کھول دیں گے، اور دجّال کے ساتھ اُس وقت ستّر (70) ہزار یہودی ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک کے پاس ہاتھی دانت اور سونے کا پانی چڑھی ہوئی تلوار ہوگی، جب دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو وہ پگھلنے لگے گا جیسے تانبا پگھلتا ہے اور جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے، پھر وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا ایک وار تیرے لئے مقرر شدہ ہے جس سے تُو ہرگز نہیں بچ سکتا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی چیز ایسی نہ رہے گی جس کی یہودی آڑ لے سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر پتھر، ہر درخت اور ہر جانور کو بولنے کی طاقت دے گا۔ وہ سب کہیں گے اے اللہ کے مسلمان بندے! یہودی یہاں ہے اِسے قتل کر دے البتہ غرقدہ نامی درخت جو یہودیوں کا درخت ہے، نہیں بولے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری اُمّت کے حاکم ہوں گے وہ عدل کریں گے، اور اِنصاف کرنے والے امام ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، اور جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ چھوڑ دیا جائے گا، کسی بکری پر نہیں بھاگا جائے گا، حسد اور بغض اُٹھالیا جائے گا، اور ہر جانور کی سرکشی نکال دی جائے گی، یہاں تک ایک بچہ اپنا ہاتھ کسی بل میں داخل کرے گا لیکن کوئی چیز اُسے ضرر نہ دے گی، ایک بچی شیر کے سامنے آئے گی لیکن شیر اُسے نقصان نہ دے گا، اور شیر اُونٹوں میں یوں ہوگا جیسے وہ اُن کا کتّا ہے، اور بھیڑیا بکریوں میں یوں ہوگا گویا کہ وہ اُن کا کتّا ہے، اور پوری زمین اِسلام سے بھر جائے گی، اور کفار سے اُن کی بادشاہت چھین لی جائے گی، بادشاہت صرف اِسلام کی ہوگی، اور زمین چاندی کے ورق کی طرح ہوگی، اپنی نباتات وہ ایسے اُگائے گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اُگاتی تھی، پوری ایک کھانے کی جماعت ایک ٹکڑے پر جمع ہو جائے گی اور وہ ٹکڑا اُنہیں سیر کر دے گی، اور پوری ایک جماعت اَنار پر جمع ہو جائے گی اور وہ اَنار اُنہیں سیر کر دے گا، اور بیل اِتنے روپے کا ہوگا، اور گھوڑا چند درہموں کے بدلے میں ملے گا۔

o-o-o

۱۵۹۰. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال يهبط المسيح عيسى بن مريم عليهما السلام عند القنطرة البيضاء على باب دمشق الشرقي الى طرف الشجر تحمله غمامة واضع يديه على منكب ملكين عليه ريطتان مؤتزر باحدیهما مرتدی بالأخرى اذا أكب رأسه قطر منه كالجمان فيأتيه اليهود، فيقولون نحن أصحابك فيقول كذبتم ثم يأتيه النصارى فيقولون نحن أصحابك، فيقول كذبتم بل أصحابي المهاجرون بقية أصحاب الملحمة فيأتي مجمع المسلمين حيث هم فيجد خليفتهم يصلي بهم فيتأخر للمسيح حين يراه، فيقول يا مسيح الله صل لنا، فيقول بل انت فصل لأصحابك فقد رضي الله عنك فإنما بعثت وزيرا ولم ابعث أميرا فيصلي لهم خليفة

المهاجرين ركعتين مرة واحدة وابن مريم فيهم ثم يصلي لهم المسيح بعده وينزع خليفتهم.

۱۵۹۰۔ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح ابن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سفید منارے کے قریب دمشق کے مشرقی دروازے پر ایک درخت کے کنارے نزول فرمائیں گے، اُسے ایک بادل نے اُٹھا رکھا ہوگا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے، آپ پر دو چادریں ہوں گی، ایک سے اِزار بنایا ہوگا، اور دوسرے کو اُوپر لپیٹا ہوگا، جب وہ سَر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح اُس سے پانی ٹپکے گا، اُن کے پاس یہودی آئیں گے، اور کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں؟ وہ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر ان کے پاس عیسائی آئیں گے ہم تمہارے ساتھی ہیں؟ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میرے ساتھی وہ لوگ ہیں جو جنگِ عظیم کے باقی ماندہ مہاجرین میں سے ہیں، پھر وہ مسلمانوں کے مجمع کے پاس آئیں گے اور مسلمانوں کے خلیفہ کو پائیں گے جو نماز پڑھا رہے ہوں گے، جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے تو پیچھے ہٹیں گے، اور کہیں گے کہ اے اللہ کے مسیح! ہمیں نماز پڑھائیے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آپ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔ مَیں تو وزیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھے امیر بنا کر نہیں بھیجا گیا، پھر مہاجرین کا خلیفہ اُنہیں دو رکعت نماز ایک مرتبہ پڑھائے گا اس حال میں کہ ابن مریم علیہما السلام بھی مقتدیوں میں شامل ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں گے اور خلیفہ کو معزول کر دیا جائے گا۔

✿.....✿.....✿

۱۵۹۱. حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة وابن سابور جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما الشياطين الذين مع الدجال يزاولون بعض بني آدم على متابعة الدجال فيأتي عليه من يأتي ويقول له بعضهم الكم شياطين وان الله تعالى سيسوق اليه عيسى ابن مريم بايلياء فيقتله فبينما أنتم على ذلك حتى ينزل عيسى ابن مريم بايلياء وفيها جماعة من المسلمين وخليفتهم بعلما يؤذن المؤذن لصلاة الصبح فيسمع المؤذن للناس عصعصة فاذا هو عيسى ابن مريم فيهبط عيسى فيرحب به الناس ويفرحون بنزوله ولتصديق حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يقول للمؤذن اقم الصلاة ثم يقول له الناس صلي لنا فيقول انطلقوا الى امامكم فيصلي لكم فانه نعم الامام فيصلي بهم امامهم ويصلي عيسى معهم ثم ينصرف الامام ويعطي عيسى الطاعة فيسير بالناس حتى اذا رآه الدجال ماع كما يميع القير فيمشي اليه عيسى فيقتله باذن الله تعالى ويقتل معه من شاء الله ثم يفترقون ويختبئون تحت كل شجر وحجر حتى يقول الشجر يا عبدالله يا مسلم تعال هذا يهودي ورائي فاقتله ويدعو الحجر مثل ذلك غير شجرة الغرقدة شجرة اليهود لا تدعو اليهم أحدا يكون عندها ثم قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم انما أحدثكم هذا لتعقلوه وتفهموه وتعوه واعلموا عليه وحدثوا به من خلفكم وليحدث الآخر وان فتنته أشد الفتن لم تعيشوا بعد ذلک ما شاء الله تعالى مع عيسى ابن مريم.

۱۵۹۱﴾سوید بن عبدالعزیز نے اسحاق بن ابو فروۃ اور سابوریہ سے اور ان دونوں حضرت مکحول سے اور وہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شیاطین جو دجّال کے ساتھ ہوں گے وہ بعض لوگوں کو بہکانے میں مصروف ہوں گے، لیکن کوئی مومن اُن سے آ کر کہے گا کہ بے شک تم شیاطین ہو۔ اللہ تعالیٰ عنقریب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دجال کے لئے مقام ایلیاء میں لانے والے ہیں، اور وہ دجّال کو قتل کریں گے، مسلمان اسی حالت پہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مقام ایلیاء میں نزول فرمائیں گے، اور وہاں پر مسلمانوں کی ایک جماعت اور اُن کا خلیفہ بھی ہوگا، اور مؤذن صبح کی نماز کے لئے اذان دے چکا ہوگا، پس مؤذن ایک کھڑکھڑاہٹ سُنے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوں گے، جب وہ اُتریں گے لوگ اُنہیں مرحبا کہیں گے اور اُن کے اُترنے پر خوش ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تصدیق کی وجہ سے خوش ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مؤذن سے کہیں گے کہ جماعت کھڑی کی جائے! پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ ہمیں نماز پڑھایئے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اپنے امام کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہیں نماز پڑھائیں، بے شک وہ اچھا امام ہے، پھر مسلمانوں کا امام اُن کو نماز پڑھائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اُن کے ساتھ نماز پڑھیں گے، پھر امام نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی اطاعت کا حق دیدیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے ساتھ چلیں گے۔ جب دجّال آپ کو دیکھے گا تو وہ تارکول کی طرح پگھلنے لگے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف بڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے قتل کر دیں گے، پھر دجّال کے ساتھی منتشر ہو جائیں گے اور ہر درخت اور پتھر کے پیچھے چھپیں گے مگر درخت کہے گا کہ اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! ادھر آ یہ یہودی میرے پیچھے ہے اِسے قتل کر دے اسی طرح پتھر بھی بلائے گا، سوائے غرقدہ کے درخت کے، یہ یہودیوں کا درخت ہے، جو کسی کو بھی یہودیوں کی طرف نہ بلائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں کہ تاکہ تم سمجھو، اِسے محفوظ کرو اور اس پر عمل کرو، اور بعد والوں کو بتاؤ، اور ہر بعد والا اپنے بعد والے کو بتائے کہ دجّال کا فتنہ سب سے سخت فتنہ ہوگا، پھر اُس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تم حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ زندگی گزارو گے۔

٭ ٭ ٭

۱۵۹۲. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال اذا خرج عيسى ابن مريم انقطعت الامارة.

۱۵۹۲﴾بقیّہ نے صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے تب امارت ختم ہو جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۵۹۳۔ حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان عمن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلي الله عليه وسلم قال حياة عيسى هذه الآخرة ليست كحياته الأولى يلقى عليه مهابة الموت يمسح وجوه رجال ويبشرهم بدرجات الجنة

۱۵۹۳۔ بقیۃ بن الولید اور ابوالمغیرۃ نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دوسری زندگی ان کی پہلی زندگی کی طرح نہیں ہوگی۔ بلکہ اُن پر موت کی ہیبت ڈال دی جائے گی وہ مَردوں کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اُنہیں جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

۞۞۞
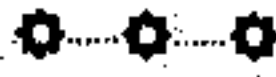
۱۵۹۴۔ حدثنا عبدالوهاب بن عبدالمجيد عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال يوشک من عاش منكم أن يرى عيسى بن مريم اماما مهديا وحكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير وتوضع الجزية وتضع الحرب أوزارها قال محمد ولا أعلمه الا عن أبي هريرة قال ينزل بين أذانين يقطر ثوبه ماء عليه ثوبان ممصران أو بردان. قال محمد فظننت أنهم وجدوه في كتاب فلم يدروا ما لونه فيصلي عيسى وراء رجل من هذه الأمة.

۱۵۹۴۔ عبدالوہاب بن عبدالمجید سے، ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھ لے، وہ امام ہوں گے، مہدی اور حاکم اور انصاف کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیا جائے گا، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اذان اور اقامت کے درمیان نزول فرمائیں گے، اُن کے کپڑوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا، اُن پر دو چادریں ہوں گی، محمد فرماتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ اُنہوں نے یہ بات کتاب میں پائی ہے، لیکن اُنہیں معلوم نہ ہو سکا کہ چادروں کا رنگ کیسا ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس اُمّت کے ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۞۞۞

۱۵۹۵۔ حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن ابي سلمة عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال يبلغ الذين فتحوا القسطنطينية خروج الدجال فيقبلون حتى يلقوه ببيت المقدس قد حصر هنالک ثمانية آلاف امرأة واثنا عشر الف مقاتل هم خير من بقي وكصالح من مضى فبيناهم تحت ضبابة من غمام اذ تكشف عنهم الضبابة مع الصبح فاذا بعيسى ابن مريم بين ظهرانيهم فيتكب إمامهم عنه ليصلي بهم فيأبى عيسى ابن مريم حتى يصلي امامهم تكرمة لتلک العصابة ثم يمشي إلى الدجال وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله فعند ذلک صاحت الأرض فلم يبق حجر ولا شجر

ولا شيء الا قال يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله الا الغرقدة فانها شجرة يهودية فينزل حكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتنتزع قريش الامارة وتضع الحرب أوزارها وتكون الأرض كفا نورة الفضة وترفع العداوة والشحناء والبغضاء وحمة كل ذات حمة وتملأ الأرض سلما كما يملأ الإناء من الماء فيندفق من نواحيه حتى تطأ الجارية على رأس الأسد ويدخل الأسد في البقر والذئب في الغنم وتباع الفرس بعشرين درهما ويبلغ الثور الثمن الكثير ويكون الناس صالحين فيامر السماء فتمطر والأرض فتنبت حتى تكون على عهدها حين نزلها آدم عليه السلام حتى يأكل من الرمان الواحدة الناس الكثير ويأكل العنقود النفر الكثير وحتى يقول الناس لو أن آباء نا أدركوا هذا العيش.

۱۵۹۵﴿عبداللہ بن وہب نے ابن لہیعۃ اورلیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابوہلال سے، انہوں نے ابوسلمۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جن مجاہدین نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا۔ جب اُنہیں دجّال کے نکلنے کی اِطلاع پہنچے گی، تو وہ آئیں گے اور بیت المقدس میں دجّال کا سامنا کریں گے، وہاں پر دجّال نے آٹھ (8) ہزار عورتوں اور بارہ ہزار (12) مَردوں کا محاصرہ کررکھا ہوگا، وہ باقی ماندہ لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے، جیسے صالح گزشتہ لوگوں میں تھے، وہ مجاہدین ایک بادل کے اندھیرے میں ہوں گے، جب اُن سے وہ اندھیرا صبح کے وقت چھٹ جائے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو اپنے درمیان پائیں گے، پھر مسلمانوں کا امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کرے گا کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں؟ مگر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے اِنکار پر ان کا اَمام ہی نماز پڑھائے گا، یہ بات اُس جماعت کی عزّت افزائی کے لئے ہوگی، پھر وہ دجّال کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہ آخری سانسیں لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مار کر قتل کریں گے، اُس وقت زمین چلّانے پڑے گی۔ پھر کوئی درخت، کوئی پتھر اور کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر کہے گی کہ اَے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آ کر اسے قتل کردے، سوائے غرقدہ کے درخت کے جو یہودیوں کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم، عادل بن کر اُتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ رکھتے اور قریش سے اِمارت و حکمرانی لے لی جائے گی، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، اور زمین چاندی کے ورق کی طرح ہو جائے گی۔ دُشمنی، حسد اور بغض اُٹھا لیا جائے گا، اور ہر ایک چیز کے غصے کو بھی اُٹھا لیا جائے گا، زمین سلامتی سے بھر جائے گی، جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے، کوئی ایک لڑکی بے خطر شیر کے سر پر پاؤں رکھے گی۔ شیر گائیوں میں شامل ہوگا اور بھیڑیا بکریوں میں داخل رہے گا، گھوڑا بیس درہم کا بکے گا، اور بیل کی قیمت بہت زیادہ ہوگی، لوگ نیک ہوں گے، آسمان کو حکم دیا جائے گا وہ برسے گا اور زمین کو حکم دیا جائے تو وہ پیداوار اُگائے گی، حتیٰ کہ وہ ایسی پیداوار اُگائے گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اُگاتی تھی، یہاں تک کہ ایک اَنار کو بہت سے لوگ مل کر کھائیں گے، اور ایک بالے کو بہت سے لوگ مل کر کھائیں گے۔ لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے آباؤ اَجداد یہ زندگی پا سکتے۔

۱۵۹٦. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما يقول سمعت ابن عمر رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت عندالكعبة مما يلي المقام رجلا آدم سبط الرأس واضعايديه على رجلين يسكب رأسه أو يقطر رأسه ماء فسألت من هذا فقال قائل هذا عيسى ابن مريم.

۱۵۹٦﴿ابن وہب نے حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ مجھے کعبے کے پاس مقامِ ابراہیم پر ایک شخص دکھایا گیا جو گندمی رنگ کا تھا۔ سیدھے بال تھے، اور اُس نے اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں پر رکھے ہوئے تھے، اُس کے سَر سے پانی ٹپک رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہنے والے نے کہا یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں۔

۞ ۞ ۞
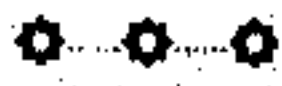
۱۵۹۷. حدثنا أبو حيوة وأبو أيوب عن أرطاة عن عبد الرحمن بن جبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدركن ابن مريم رجال من أمتي هم مثلكم أو خيرهم مثلكم أو خير

۱۵۹۷﴿ابوحیوۃ اور ابوایوب نے، ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: ابن مریم علیہما السلام میری اُمّت کے ایسے لوگوں کو پائے گا جو تم جیسے ہوں گے، یا فرمایا اُن میں سے بہترین تمہارے جیسے ہوں گے، یا تم سے بہترین ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۵۹۸. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال بينما هم يقتسمون غنائم القسطنطنية إذ يأتيهم خبر الدجال فيرفضون مافي أيديهم ثم يقبلون فيلحقون ببيت المقدس فتصلي خلف من يلي أمر المسلمين ثم يوحي الله تعالى الى عيسى ابن يسير إلى مريم ان ياجوج ماجوج ثم يرجع الى بيت المقدس ثم ان الأرض تخرج زكاتهاعلى ما كانت في أول الدنيا ثم يلبث سبعا ثم يبعث الله ريحا فتقبض أرواح المؤمنين.

۱۵۹۸﴿ابوایوب نے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ مجاہدین قسطنطنیہ کا مالِ غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے کہ اُن کے پاس دجّال کی خبر آئے گی، پس جو کچھ اُن کے ہاتھوں میں ہوگا وہ اُسے چھوڑ کر بیت المقدس چلے جائیں گے، جو مسلمانوں کا امیر ہوگا اُس کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو حکم دیں گے کہ یاجوج اور ماجوج کی طرف چلے جاؤ! پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس لوٹ آئیں گے، پھر زمین اپنی پاکیزہ چیزیں نکالے گی، جیسے کہ وہ ابتدا میں نکالتی تھی، پھر سات سال اسی حال میں گزریں گے مومنین کی روحیں قبض کرلی جائیں گی۔

۞ ۞ ۞

١٥٩٩. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال ينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام عند المنارة التي عند باب دمشق الشرقي وهو شاب أحمر معه ملكان قد لزم منا كبهما لا يجدنفسه ولا ريحه كافر الا مات وذلك ان نفسه يبلغ بصره فيلدرك نفسه الدجال فيذوب ذوبان الشمع فيموت ويسير ابن مريم الى من في بيت المقدس من المسلمين فيخبرهم بقتله ويصلي وراء أميرهم صلاة واحدة ثم يصلي لهم ابن مريم وهي الملحمة ويسلم بقية النصارى ويقيم عيسى ويبشرهم بدرجاتهم في الجنة.

١٥٩٩﴿الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ اُس شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دمشق کے مشرقی دروازے کے پاس جو منارہ ہے وہاں نُزول فرمائیں گے، وہ سُرخ رَنگ کے ایک نوجوان ہوں گے، اُن کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کے کندھوں کو پکڑ رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس اور خوشبو جو کافر محسوس کرے گا مَر جائے گا، آپ کا سانس اُس کی نظر کی حدِ نگاہ کی جگہ تک پہنچے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سانس دجّال تک پہنچے گا تو وہ موم بتی کی طرح پگھلنے لگے گا اور مَر جائے گا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُن مسلمانوں کی طرف چلے جائیں گے جو بیت المقدس میں ہوں گے اور اُنہیں دجّال کی قتل کی اِطلاع دیں گے اور اُن کے اَمیر کے پیچھے ایک نماز پڑھیں گے، پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُنہیں نماز پڑھائیں گے، اور یہ جنگِ عظیم ہوگی، اور باقی ماندہ عیسائی مسلمان ہو جائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن میں رہ کر اُنہیں جنت کے بلند دَرجات کی خوشخبری دیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٦٠٠. حدثنا أبو معاوية حدثنا الشيباني عمار بن المغيرة عن أبي هريرة قال تجدد المساجد لنزول عيسى بن مريم فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ثم التفت فرآني من أحدث القوم، فقال يا ابن أخي ان أدركته فاقرء مني السلام.

١٦٠٠﴿ابو معاویۃ نے الشیبانی سے، انہوں نے عمار بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مساجد نہیں بنائی جائیں گی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نُزول کے لئے، پس وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ رکھ دیں گے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُنہ پھیرا تو مجھے دیکھا کہ مَیں لوگوں میں سب سے چھوٹا ہوں، تو فرمانے لگے کہ اَے میرے بھتیجے! اگر تُو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالے تو میری طرف سے اُنہیں سلام کہنا!

٭ ٭ ٭

١٦٠١. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الدجال عقبة افيق وقع ظله على المسلمين فيوترون قسيهم لقتاله فيسمعون نداء يا ايها الناس قد اتاكم الغوث وقد ضعفوا من الجوع فيقولون هذا كلام رجل شبعان يسمعون ذلك النداء ثلاثا وتشرق الأرض

بنورها وينزل عيسى ابن مريم ورب الكعبة وينا دي يا معشر المسلمين احمدوا ربكم وسبحوه وهللوه وكبروه فيفعلون فيستبقون يريدون الفرار ويبادرون فيضيق الله عليهم الأرض اذا أتو باب لد في نصف ساعة فيوافقون عيسى ابن مريم قدنزل باب لد فاذا نظر الى عيسى فيقول اقم الصلاة يقول الدجال يا نبي الله قد.أقيمت الصلاة يقول عيسٰى يا عدو الله اقيمت لک فتقدم فصلي فاذا تقدم يصلي يقول عيسى يا عدو الله زعمت أنک رب العالمين فلم تصلي فيضربه بمقرعة معه فيقتله فلا يبقى من أنصاره أحد تحت شيء أو خلفه الا نادى يا مؤمن هذا دجالي فاقتله

۱۶۰۱۔ ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت حارث سے، وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دجّال عقبۂ اُفیق میں پہنچ جائے گا، اور اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، تو مسلمان اپنی کمانوں کی تانت لڑنے کے لئے کسیں گے، وہ ایک آواز سُنیں گے کہ: اَے لوگو! تمہارے پاس مدد کرنے والا آچکا ہے، اور مسلمان بھوک کی وجہ سے کمزور ہوچکے ہوں گے، مسلمان کہیں گے یہ ایسے آدمی کی بات ہے جو سیر ہے۔ یہ آواز تین مرتبہ سُنیں گے، اور زمین اُس کے نُور سے روشن ہوجائے گی، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ربّ کعبہ کی قسم! نزول فرمائیں گے، اور آواز دیں گے: اَے مسلمانوں کی جماعت! اپنے ربّ کی حمد کرو! اُس کی تسبیح پڑھو! اُس کی تہلیل اور تکبیر کہو! مسلمان ایسا ہی کریں گے۔ دجّالی لشکر فرار ہونے کے ارادے سے بھاگیں گے، اور جلد بازی کریں گے، اللہ تعالیٰ اُن پر زمین تنگ کردے گا، وہ آدھے گھنٹے میں لُد کے دروازے پر پہنچیں گے۔ وہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو لُد کے دروازے میں اُترا ہوا پائے گا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جائے گا تو وہ فرمائیں گے نماز کھڑی کرو! دجّال کہے گا اَے اللہ کے نبی نماز کھڑی ہوچکی ہے، نماز پڑھایئے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اَے اللہ کے دُشمن! یہ اقامت تمہارے لئے کہی گئی ہے۔ تم آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ، جب دجّال نماز کے لئے آگے ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اَے اللہ کے دُشمن! تُو یہ گمان کرتا تھا کہ تُو ربّ العالمین ہے، اور تُو نماز نہیں پڑھا سکتا۔ حضرت عیسیٰ اپنی تلوار سے مار کر اُسے قتل کریں گے، دجّال کے مددگاروں میں سے جو کوئی بھی کسی چیز کے نیچے یا پیچھے چھپا ہوگا تو وہ چیز آواز دے گی کہ اَے مؤمن! یہ دجّالی ہے اِسے قتل کردے؟

☆ ☆ ☆

۱۶۰۲۔ حدثنا عبد الرزق عن معمر عن الزهري أخبرني عمرو بن ابي سفيان الثقفي أنه أخبره رجل من الأنصار عن بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما المسلمون بالشام قدحاصرهم الدجال في جبل ممن جبالها يريدون قتل الدجال اذ تاخذهم ظلمة لا يبصر امرؤ فيها كفه فينزل ابن مريم فيحسر عن

أبصارهم وبين أظهرهم رجل عليه لأ متة فيقولن من أنت ياعبد الله؟ فيقول أنا عبد الله ورسوله وروحه وكلمته عيسى ابن مريم اختاروا بين احدى ثلاث بين أن يعث الله تعالى على الدجال وعلى جنوده عذابا من السماء أو يخسف بهم الأرض أو يسلط عليهم سلاحكم ويكف سلاحهم، فيقولون هذه يا رسول الله أشفى لصدورنا وا نفسنا، قال فيومئذ يرى اليهودي العظيم الطويل الأكول الشروب لا تقل يده سيفه من الرعدة فينزلون إليهم ويذوب الدجال حين يرى ابن مريم كما يذرب الرصاص حتى يأتيه أو يدركه عيسىٰ فيقتله

۱۶۰۲﴾ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے الزہری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن ابوسفیان الثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: مسلمان شام کے کسی پہاڑ پر ہوں گے، اُن کا ارادہ دجّال کو قتل کرنے کا ہوگا، اور دجّال نے اُن کا محاصرہ کررکھا ہوگا، اچانک ایک اندھیرا اُن پر چھاجائے گا جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو بھی نہ دیکھ پائے گا، اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نُزول فرمائیں گے، اور لوگوں کی آنکھوں سے وہ اندھیرا دور کریں گے، اور اُن لوگوں کے درمیان ایک آدمی ہوگا جس کے پاس اَسلحہ ہوگا، لوگ کہیں گے: اَے اللہ کے بندے! تُو کون ہے؟ تو وہ کہے گا میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول اور اُس کی رُوح اور اُس کا کلمہ عیسیٰ ابن مریم ہوں، اُنہیں تین چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا جائے گا، یا تو اللہ تعالیٰ دجّال پر اور اُس کے لشکر پر آسمان سے عذاب بھیج دے، اور یا اُنہیں زمین میں دھنسا دے، اور یا تمہارے اَسلحہ کو اُن پر مُسلط کردے، اور اُن کے اَسلحے تم سے روک دے، تو مسلمان کہیں گے اَے اللہ کے رسول ایہ تیسری صورت ہمارے سینوں اور دِلوں کے لئے زیادہ سکون پہنچانے والی ہے، اُس دن ایک لمبا چوڑا کھاتا پیتا یہودی دیکھا جائے گا۔ اُس کے ہاتھ میں طاقت نہ ہوگی کہ وہ اپنی تلوار اُٹھالے، مسلمان اُن کی طرف اُتریں گے اور دجّال جب حضرت ابن مریم علیہا السلام کو دیکھے گا تو تانبے کی طرح پگھلنے لگے گا، یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پالیں گے اور قتل کردیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۳۔ قال الزهري فأخبرني سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم حتى يقول الحجر يا مسلم هذا يهودي وراثي فاقتله.

۱۶۰۳﴾ الزہری کہتے ہیں حضرت سالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: یہودی تمہارے ساتھ لڑیں گے پھر تم اُن پر مُسلط کردیے جاؤ گے، یہاں تک پتھر کہے گا اَے مسلمان ایہ یہودی میرے پیچھے ہے اِسے قتل کردے۔

○ ○ ○

۱۶۰۴۔ قال الزهري عن ابن المسيب سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا واماما مقسطا يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد.

١٦٠٤﴿ الزہری کہتے ہیں کہ حضرت ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ حضرت ابن مریم علیہا السلام تم میں نازل ہوں گے وہ حاکم، انصاف کرنے والے، امام اور عدل کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، اور مال بڑھ جائے گا، حتیٰ کہ کوئی اُسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔

٭٭٭

١٦٠٥. قال الزهري عن نافع مولى أبي قتادة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم اذانزل بكم ابن مريم فامكم او قال امامكم منكم.

١٦٠٥﴿ زُہری نے نافع (ابو قتادہ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب (حضرت) ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اُتریں گے پھر تمہاری امامت کرائیں گے یا فرمایا کہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

٭٭٭

١٦٠٦. قال الزهري عن حنظلة الأسلمي سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده ليهلن ابن مريم من فج الروحاء بالحج أو بالعمرة أو ليثنينهما.

١٦٠٦﴿ زُہری نے حنظلہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! (حضرت) ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ضرور احرام باندھیں گے حج یا عمرے کا، یا دونوں کو جمع کریں گے۔

٭٭٭

١٦٠٧. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه يرويه قال ينزل ابن مريم اماما هاديا ومقسطا عادلا فاذا نزل كسر الصليب وقتل الخنزير ووضع الجزية وتكون الملة واحدة ويوضع الأمن في الأرض حتى إن الأسد ليكون مع البقر تحسبه ثورها ويكون الذئب مع الغنم تحسبه كلبها وتنزع حمة كل ذات حمة حتى يطأ الرجل على رأس الحنش فلا يضره وحتى تفر الجارية الأسد كما تفر ولد الكلب الصغير ويكون الفرس العربي بعشرين درهما.

١٦٠٧﴿ عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام) امام ہادی اور عدل و انصاف والے بن کر اتریں گے جب وہ اُتریں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور ملّت ایک ہو جائے گی اور زمین میں امن رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک شیر گائے کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ تُو اس کو بیل گمان کرے گا اور ایک بھیڑیا بکریوں کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ تُو اس کو ان کا کتّا گمان کرے گا اور ہر ڈنگ والا اپنے ڈنگ کو پھینک دے گا۔

٭٭٭

۱۶۰۸۔ قال معمر وأخبرنا قتادة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الأ نبياء أخوة لعلات دينهم واحدوأمهاتهم شتى أولا هم بي عيسى بن مريم ليس بيني وبينه رسول وأنه نازل فيكم فاعرفوه رجل مربوع الخلق الى البياض والحمرة يقتل الخنزير ويكسر الصليب ويضع الجزية ولا يقبل غير الاسلام وتكون الدعوة واحدة لله رب العالمين ويبلغ في زمانه الأمر حتى يكون الأسد مع البقر والذئب مع الغنم ويلعب الصبيان بالحيات لا يضر بعضهم بعضا.

۱۶۰۸﴾ حضرت معمر نے قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک (حضرات) انبیاء (کرام علیہم السلام) باپ شریک بھائی ہیں ان کا دین ایک اور مائیں الگ الگ ہیں ان میں سب سے زیادہ میرے قریب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی رسول نہیں ہے اور بے شک وہ تم میں اُترنے والے ہیں۔ تم ان کو پہچان لو۔ وہ درمیانے قد کا سفید رنگ سُرخی مائل آدمی ہے وہ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور اسلام کے علاوہ کچھ قبول نہ کریں گے اور اللہ رب العالمین کے لیے ایک ہی پکار ہو جائے گی، اور اس کے زمانے میں معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا کہ شیر گائے اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ہوگا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، وہ ایک دُوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

✿ ✿ ✿
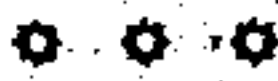
۱۶۰۹۔ قال معمر فأخبرنازيد بن اسلم عن أبي هريرة قال ولا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم اماما مقسطا وحكما عادلا وتبتز قريش الامارة ويقتل الخنزير ويكسر الصليب وتوضع الجزية وتكون السجدة واحدة لله رب العالمين وتضع الحرب أوزارها وتملأ الأرض من السلم كما يملأ الاناء من الما ء وتكون الأرض كفاثورة الورق وترفع الشحناء والعداوة والبغضاء ويكون الذئب في الغنم كلبها والأسد في الابل كأنه عجلها

۱۶۰۹﴾ معمر کہتے ہیں کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی جب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) امام عادل اور حاکم منصف بن کر اُتریں گے اور امارت قریش میں ظاہر ہوگی، اور وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیا جائے گا اور سجدہ صرف اللہ رب العٰلمین کے لئے ایک ہو جائے گا، جنگ اپنے ہتھیار پھینک دے گی اور زمین سلامتی سے ایسی بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور کینہ، دُشمنی اور بغض کو اُٹھا دیا جائے گا۔ بھیڑیا بکریوں میں ان کے (چوکیدار) کُتے کی طرح ہوگا اور شیر اُونٹوں میں ایسے ہوگا گویا کہ ان (کے ریوڑ) کا آخری حصہ ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱۰۔ قال معمر وقال ابن طاوس عن ابيه يرويه قال ويكون الفرس العربي بعشرين درهما ويقوم الثور بكذا وكذا وتعود الأرض على هيئتها على عهد آدم عليه السلام ويكون

القطف ياكل منه النفر ذو العدد وتكون الرمانة ياكل منها النفر ذو العدد

۱۶۱۰﴾ معمر نے ابن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عربی گھوڑا بیس (20) درہم کا ہوگا اور ایک بیل کی قیمت اتنی اور اتنی ہوگی اور زمین اپنی پہلی والی حالت پر، جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت تھی لوٹ جائے گی۔ انگور کا ایک خوشہ ایسے ہوگا جس سے آدمیوں کی بڑی جماعت کھائے گی اور ایک انار ایسے ہوگا جس سے لوگوں کی کثیر تعداد کھائے گی۔

☆ ☆ ☆

۱۶۱۱۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضى الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت عند الكعبة مما يلي المقام رجلا آدم سبط الرأس واضعا يديه على رجلين يسكب راسه اويقطر ماء فسألت من هذا قالوا عيسى ابن مريم أو المسيح ابن مريم

۱۶۱۱﴾ ولید بن مسلم نے حنظلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سالم سے، انہوں نے سنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کعبہ کے پاس مقام ابراہیم کے قریب ایک گندمی رنگ کا دکھایا گیا جس کے بال لمبے تھے۔ دونوں ہاتھ پاؤں پر رکھے ہوا تھا۔ اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا یا فرمایا کہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) یا فرمایا کہ (حضرت) مسیح بن مریم (علیہما السلام ہیں)۔

☆ ☆ ☆

۱۶۱۲۔ حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشک أن ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا يكسر الصليب ويقتل الخنزير وتوضع الجزية ويفيض المال حتى لايقبله أحد

۱۶۱۲﴾ ابن عیینہ نے زہری سے، انہوں نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ (حضرت) عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) تم میں حاکم عادل بن کر اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ ختم کردیا جائے گا۔ مال زیادہ ہوجائے گا یہاں تک اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

☆ ☆ ☆

۱۶۱۳۔ حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن عبدالله بن عمرو قال ينزل عيسىٰ ابن مريم فاذا رآه الدجال ذاب كما يذوب الشحمة فيقتل الدجال ويفرق عنه اليهود حتى ان الحجر ليقول يا عبدالله المسلم هذا عندي يهودي فتعال فاقتله.

۱۶۱۳﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (حضرت) عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) اُتریں گے۔ جب دجّال اس دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے چربی پگھلتی ہے پھر وہ دجّال کو قتل کر دیں گے۔

٭٭٭

قدر بقاء عيسى ابن مريم عليه السلام بعد نزوله

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بعد باقی رہنے کی مقدار

۱۶۱۴. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو وابي بكر عن المشايخ عن كعب قال لما راى عيسى ابن مريم قلة من معه شكى الى الله تعالى فقال الله الي رافعك الي ومتوفيك وليس من رفعت عندي يموت واني باعثك على الأعور الدجال فتقتله لم تعيش بعد ذلك اربعاوعشرين سنة ثم أتوفاك ميتة الحق قال كعب ومصداق ذلك قول رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تهلك أمة أنا أولهاوالمسيح آخرها

۱۶۱۴﴾ مجھے روایت بیان کی ہے حضرت ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کی ہے حضرت یحییٰ بن ابو عمر الشیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اُنہوں نے نقل کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: دجّال بیت المقدس میں مؤمنین کا محاصرہ کرے گا۔ مؤمنین کو سخت بھوک لگے گی، یہاں تک کہ بھوک کی خاطر اپنی کمان کی تانت (دھاگہ) کھائیں گے، اسی حالت میں اچانک اندھیرے میں ایک آواز سنیں گے، تو مؤمنین بولیں گے کہ یہ آواز ایک آدمی کی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دیکھیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نماز کھڑی ہو جائے گی تو امام حضرت مہدی علیہ السلام امام المسلمین مُصلّے سے پیچھے لوٹے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ آگے ہو جائیں، آپ کے لئے تو امامت ہو گئی ہے، تو وہ بندہ اس نماز کی امامت کرائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی امام ہوں گے۔

٭٭٭

۱۶۱۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن كعب قال يقيم عيسى ابن مريم عشر حجج يبشر المؤمنين درجاتهم في الجنة.

۱۶۱۵﴾ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہما السلام دس سال رہیں گے اور ایمان والوں کو جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

مجھے روایت بیان کی ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کی ہے حضرت صفوان بن عمر اور ابو بکر رحمہما اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اپنے مشائخ سے نقل کی ہے اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دیکھا کہ ان کے ساتھی کم ہیں تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ عنہ سے فریاد کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہیں اپنی طرف اُٹھالیتا ہوں اور تمہیں وفات کردوں گا اور جس کو میں اُٹھالوں تو وہ میرے ہاں مَرتا نہیں۔ میں تمہیں کانے دجّال کے مقابلے پر بھیجنے والا ہوں آپ اس کو قتل کریں گے، اس کے بعد آپ چوبیس (24) سال گزاریں گے۔ پھر میں تمہیں حقیقی موت کے ساتھ وفات دوں گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

کیسے ہلاک ہوسکتی ہے وہ اُمّت کہ جس کا اوّل میں (یعنی حضرت محمد ﷺ) اور (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اُس کے آخر میں ہوں۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱۶. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسىٰ ابن مريم اذا قتل الدجال رجع الى بيت القدوس فيتزوج الى قوم شعيب ختن موسى وهم جذام فيولد له فيهم وتقيم تسعة عشر سنة لا يكون أمير ولا شرطي ولا ملك

۱۶۱۶﴾ یحییٰ بن سعید العطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جب دجّال کو قتل کریں گے، تو وہ بیت المقدس کی طرف لوٹ جائیں گے۔ وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی اُس قوم میں شادی کریں گے۔ جن کے داماد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، اور وہ قبیلۂ جذام ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُن میں اولاد ہوگی اور وہ اُن میں اُنیس (19) سال تک رہیں گے، نہ اُن لوگوں میں کوئی اُمیر ہوگا اور نہ پولیس والا اور نہ کوئی بادشاہ۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱۷. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال تجيء ريح طيبة فتقبض روح عيسى والمؤمنين

۱۶۱۷﴾ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مؤمنین کی رُوح کو قبض کرے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱۸. حدثنا ابو ايوب عن ارطاة عن أبي عامر عن تبيع قال ينصرف عيسى ومن معه بعد ياجوج وماجوج الى بيت المقدس فيقولون الآن وضعت الحرب أوزارها ثم ان الأرض تخرج زكاتها باذن الله تعالى على ما كانت في أول الدنيا فيلبث عيسى بن مريم والمؤمنون سنوات في بيت المقدس ثم يبعث الله ريحا تقبض الأرواح.

۱۶۱۸﴾ ابو ایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ابو عامر سے روایت کی ہے کہ تبیع فرماتے ہیں کہ یاجوج اور ماجوج کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت بیت المقدس واپس آجائیں گے، لوگ کہیں گے کہ اب جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ دیے ہیں (یعنی جنگ ختم ہوچکی ہے، پھر زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی زکوۃ نکالے گی، جیسے کہ وہ دُنیا کی ابتدا میں تھی، پس حضرت

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اورمؤمنین کچھ سالوں تک بیت المقدس میں رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج دے گا، جوان کی رُوحوں کو قبض کرے گی۔

۞ ۞ ۞

۱۶۱۹۔ حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن ابيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا نزل عيسى بن مريم وقتل الدجال تمتعوا حتى يحبوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يتمتعوا بعدخروج الدابة أربعين سنة لا يموت أحد ولا يمرض ويقول الرجل لغنمه ودوابه اذهبوا فارعوا في مكان كذا وكذا وتعالوا ساعة كذاوكذا وتمر الماشية أحد بين الزرعين لا تأكل منه سنبلة ولا تكسر بظلفها عودا والحيات والعقارب ظاهرة لا تؤذي أحد يؤذيها أحد والسبع على أبواب الدور تستطعم لا تؤذي أحد ويأخذ الرجل الصاع أو المد من القمح أو الشعير فيبذره على وجه الأرض فلا حراث ولا كراب فيدخل من المدالواحد سبع مائة مد.

۱۶۱۹۔ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے حارث سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور دجّال قتل کردیا جائے گا تو لوگ آرام سے رہیں گے۔ وہ یہ چاہیں گے کہ وہ رات آجائے جس کی صبح کو سُورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور وہ "دابہ" کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک راحت میں رہیں گے، اُن میں سے نہ کوئی مَرے گا نہ بیمار ہوگا، آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا کہ فلاں جگہ چلی جاؤ اور وہاں پہ گھاس کھالو! اور فلاں وقت واپس آجاؤ! اور چوپائے دو کھیتوں کے درمیان چلیں گے نہ اُس میں سے کوئی خوشہ کھائیں گے اور نہ اپنے کُھروں کے ساتھ لکڑی توڑیں گے، اور سانپ اور بچھو زمین پر ظاہر ہوں گے کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور نہ اُنہیں کوئی تکلیف دے گا، اور درندے گھروں کے دروازوں پر آ کر کھانا مانگیں گے، اور کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور ایک آدمی ایک "صاع" یا ایک مُد گندم یا جَو لے گا اور اُس کو زمین پر پھیلا دے گا وہ نہ کھیتی باڑی کرے گا نہ ہل جوتے گا ایک مُد سے سات سو مُد اُسے حاصل ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۶۲۰: حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع قال يبقى عيسى ابن مريم أربعين سنة.

۱۶۲۰۔ ہمیں حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے بیان کیا ہے، اُنہوں نے حضرت یزید بن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام چالیس (40) سال رہیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۶۲۱. حدثنا سليم بن قتيبة عن أبي مودود المديني عن عثمان بن الضحاك عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن أبيه قال نجد في التوراة أن عيسى ابن مريم يدفن مع محمد صلى الله عليهما وسلم قال أبو مودعد وقد بقي في البيت موضع قبر عيسى ابن مريم .

۱۶۲۱﴾ ہمیں حضرت سلیم بن قتیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابومودود المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، اُنہوں نے حضرت عثمان بن ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے تورات میں یہ پایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام حضرت محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔ حضرت ابومودود رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی قبر کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔

۱۶۲۲. حدثنا عيسى بن يونس عن هشام بن عروة عن صاحب لأبي هريرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينزل عيسى بن مريم فيمكث في الأرض أربعين سنة

۱۶۲۲﴾ ہمیں حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت عروۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے اُتریں گے اور زمین پر چالیس (40) سال رہیں گے۔

✿...✿...✿
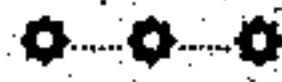
۱۶۲۳. حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن قتادة عن عبد الرحمن بن آدم عن أبي هريرة قال يلبث عيسى ابن مريم في الأرض أربعين سنة لو قال للبطحاء سيلي عسلا لسالت عسلا

۱۶۲۳﴾ ہمیں حضرت معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا اُپنے والد ماجد حضرت سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت قتادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور حضرت انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور اُنہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام چالیس (40) سال زمین پر رہیں گے اور اگر وہ پتھریلی زمین کو کہے کہ شہد کی نہر بہادے تو وہ شہد کی نہر بہادے گی۔

(یہ ان کا معجزہ ہوگا "واحدی")

✿...✿...✿

۱۶۲۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال يبقى عيسى ابن مريم بعد ما ينزل أربعين سنة وقال الوليد وقرأت على دانيال مثل ذلك

۱۶۲۴﴾ ہمیں حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت یزید بن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور اُنہوں نے حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول کے بعد چالیس 40 سال تک رہیں گے، اور حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

۱۶۲۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أطاة قال يمكث عيسى بعد الدجال ثلاثين سنة كل سنة منها يقدم الى مكة فيصلي فيها ويهلل.

۱۶۲۵ ہمیں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کے بعد تیس (30) سال رہیں گے، ان سالوں میں ہر سال وہ مکّہ آئیں گے، اس میں نماز پڑھیں گے اور لا إله الا اللہ پڑھیں گے، یا جوج ما جوج کے خروج تک وہ ایسا ہی کریں گے۔

خروج یا جوج وماجوج

یاجوج ماجوج کا نکلنا

۱۵۲۶. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال خلق الله ياجوج وماجوج ثلاثة أصناف اجسامهم كالأ رزوصنف أربع أذرع وعرضهم مثل الوياهم وصنف يفترسون آذانهم ويلتحفون الأخرى وياكلون مشائم نسائهم

۱۶۲۶ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یا جوج ما جوج کو تین طرح پیدا کیا ہے:

نمبر1: ایک قسم وہ ہے جن کے اجسام چاول کی طرح ہیں ں۔

نمبر2: دوسری قسم چار ذراع کی طرح ہے اور ان کی چوڑائی

نمبر3: اور تیسری قسم (وہ ہے جو) اپنے کانوں کو بچھائیں گے اور دوسرے طرف کے کانوں کو لحاف بنائیں گے اور اپنی عورتوں کی بچہ دانی کی جھلی کھائیں گے۔

۱۶۲۷. حدثنا بقية عن صفوان حدثنا ابو الزاهرية عن كعب قال المعقل من ياجوج وماجوج الطور ومن الملاحم دمشق

۱۶۲۷ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، وہ فرماتے ہیں

کہ ہمیں حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سے پناہ کوہ طور میں ہے اور لڑائی کی ابتداء دمشق سے کریں گے۔

✿✿✿

۱۹۲۸۔ حدثنا بقية عن صفوان حدثني المشيخة عن كعب قال يفضل الناس يأجوج و ماجوج بسبعة نفر

۱۹۲۸﴾ ہمیں حضرت بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک راویہ نے بیان کیا ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یاجوج اور ماجوج لوگوں سے سات (7) گنا زیادہ ہوں گے۔

✿✿✿

۱۹۲۹۔ قال صفوان وحدثني أبو المثنى الأملوكي عن كعب قال عرض أسفكة باب يأجوج وماجوج الذي يفتح لهم السفلى أربعة وعشرون ذراعا تحفيها أسنة رماحهم.

۱۹۲۹﴾ حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوالمثنی املوکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے کہ وہ فرماتے ہیں، یاجوج ماجوج کے دروازے کی چوڑائی جس کا نچلا حصہ اس کے لئے کھول دیا جائے گا (24) گز ہیں جس کو ان کے نیزوں کے سر چھپائیں گے۔

✿✿✿

۱۹۳۰۔ حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي وموسى بن شيبة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن ابن عباس قال الأرض سبعة أجزاء فستة أجزاء منها يأجوج ومأجوج وجزء فيه سائر الأرض وقال حسان بن عطية يأجوج ومأجوج أمتان في كل أمة مائة ألف أمة لا يشبه أمة أخرى لا يموت الرجل منهم ينظر في مائة عين من ولده.

۱۹۳۰﴾ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت مسلمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت حسان بن عطیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: زمین کے سات (7) حصے ہیں۔ چھ حصے ان میں سے یاجوج ماجوج ہیں اور ایک حصے میں سارے لوگ ہیں اور حضرت حسان بن عطیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج دو (2) اُمتیں ہیں اور ہر ایک اُمت میں ایک لاکھ لوگ ہیں، جو دوسری اُمت سے مشابہ نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی آدمی نہیں مرتا جب تک اپنی اولاد کی سو (100) نسلیں دیکھ نہ لے۔

✿✿✿

۱۹۳۱۔ حدثنا ابن وهب حدثنا زيد بن أسلم عن أبيه قال ان رسول الله ﷺ قال ان يأجوج وما جوج حين يخرجون يخرج أولهم في بالبحيرة بحيرة طبرية فيشربونها ثم يأتي آخرهم

عليها فيقولون كأنه كان هاهنا مرة ماء فاذا غلبوا على الأرض قالوا قد غلبنا على الأرض تعالوا نقاتل أهل السماء فقالوا يارسول الله فأين يكون المسلمون قال يتحصنون فير سل الله سحابا يقال لها العنان وكذلك اسمه عند الله فيرمونه بنبالهم فتسقط نبالهم مختضبة دما فيقولون قد قتلنا الله والله فيمكثوا ما شاء الله فيوحي الله تعالى الى السحاب فتمطر عليهم دودا كالنغف نغف الابل يخرج منها فتاخذ كل واحدة في عنق واحد منهم فتقتله فبيناهم على ذلك اذ قال رجل من المسلمين افتحوا لي الباب أخرج أنظر ما فعلوا أعداء الله لعل الله يكون قد أهلكهم فيخرج فاذا جاء هم وجدهم قياما موتى بعضهم على بعض فيحمد الله وينادي الى أصحابه ان الله قد أهلكهم فيبعث الله مطرا فيغسل الأرض منهم، قال فيستوقد المسلمون بقسيهم ونبلهم كذا وكذا سنة وتأكل مواشي المسلمين من جيفهم فتشكر عليهم وتلين.

۱۶۳۱﴾ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُنہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس وقت یأجوج مأجوج نکلیں گے ان کا اوّل دستہ بُحیرۂ طبریہ میں نکلے گا اور وہ اس سے پئیں گے۔ پھر ان کا آخری دستہ اس پر آئے گا تو وہ کہیں گے کہ گویا کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں کہ ہم زمین پر غالب آگئے (اب) آجاؤ کہ ہم آسمان والوں سے لڑیں تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ مسلمان اس وقت کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (وہ) زیادہ مضبوط اور مستحکم قلعوں میں پناہ لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کو بھیجے گا اُسے ''عناق'' کہا جائے گا اور یہی نام اس بادل کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ہوگا یہ اس بادل کو اپنے تیروں کے ذریعہ ماریں گے وہ تیر خون آلود ہو کر ان کی طرف پھینکیں گے، تو وہ لوگ کہیں گے کہ (نعوذ باللہ) ہم نے اللہ کو قتل کیا اور اللہ ربّ العزت انہیں قتل کریں گے، پھر وہ کچھ دیر ٹھہریں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کی طرف وحی (حکم) فرمائیں گے کہ وہ بادل ان پر کیڑوں کی شکل میں بارش برسائے گا جیسے اُونٹ کے ناک کے کیڑے ہوتے ہیں، جو ان سے نکلے گا ان میں سے ہر ایک ان کے گردن کو پکڑے گا، اور اس کو قتل کرے گا۔ وہ اسی حال پر رہیں گے۔ اسی دوران ایک آدمی مسلمانوں میں سے کہے گا کہ میرے لئے دروازہ کھول دو تاکہ میں دیکھوں اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کے (ساتھ) کیا سلوک کیا؟ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ہلاک کیا ہو؟ پھر وہ نکلے گا جب وہ ان کے پاس آئے گا تو ان کو مُردہ حالت میں ایک دوسرے پر گرا ہوا پڑا پائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا، اور اپنے ساتھیوں کو آواز دے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش کو بھیج دے گا اور زمین کو ان سے دُھودے گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان ان کے تیروں اور کوڑا کرکٹ (یعنی کچرے) سے کافی عرصہ تک آگ جلائیں گے اور مسلمانوں کی مویشی (جانور) ان کے مُرداروں کو کھائیں گے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اور خوش ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۳۲. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن سعيد بن بشير عن قتادة قال قال رجل يارسول الله قد رأيت ردم يا جوج ومأجوج وان الناس يكذبوني، قال النبي صلى الله عليه وسلم كيف رأيته؟ قال رأيته كالبرد المحبر، قال صدقت والذى نفسي بيده لقد رأيته و ردمه لبنة من ذهب ولبنة من رصاص.

۱۶۳۲۔ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسلمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرکے بیان کیا ہے، اُنہوں نے حضرت سعید بن بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے، اور اُنہوں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں یاجوج ماجوج کا بند دیکھ چکا ہوں جبکہ لوگ مجھے جھٹلا رہے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ آپ اُسے کس طرح دیکھ چکے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ مَیں نے اس کو دیکھا جیسے رنگی ہوئی چادر ہو، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مَیں بھی اُسے دیکھ چکا ہوں اور اس کا بند سونے اور تانبے کی اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔

۰۰۰

۱۶۳۳. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي عامر حدثه عن تبيع قال اذا قتل عيسى ابن مريم الدجال أوحى الله تعالى اليه أن انطلق أنت ومن معك من المؤمنين إلى الطور فانه قد خرج عباد لي لا يطيقهم أحد غيري والمؤمنون يومئذ اثنا عشر ألفا سوى الذراري والنساء ويخرج يا جوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون لا يمرون على ماء الا نزفوه والماء يومئذ قليل قد غار عند مخرج الدجال حتى ينتهوا الى بحيرة طبرية فيقول آخرهم لقد كان هاهنا مرة ماء ثم انه يقبل بعضهم على بعض فيقولون حتى متى وقد قهرنا أهل الأرض فهلموا فلنقاتل أهل السماء فيرمون بنشابهم نحو السماء فترجع نشابهم مختضبة دما فيبعث الله عليهم داء يقال له النغف يأخذ في أعناقهم فيهلكهم الله حتى ان الأرض لتنتن من جيفهم حتى يبلغ أذاهم المؤمنين حيث هم فيقبل المؤمنون الى عيسى فيقولون إنا لنجد ريحا ما لنا عليه صبرا وما لنا عليه طاقة فيدعوا عيسى ربه والمؤمنون فيبعث الله عليهم طيرا أبابيل فتحملهم حتى تلقيهم في مهامة من الأرض حتى تصير كالصدفة من دمائهم وشحومهم فيلبث الناس سنوات يحتطبون من سلاحهم ثم يلبثون سبع سنين ثم يبعث الله ريحا في قبض أرواح المؤمنين.

۱۶۳۳۔ ہمیں حضرت ابوایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرکے، اُنہوں نے حضرت ابوعامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرمادیں گے کہ آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان ہیں وہ کوہِ طور کی طرف چلے جائیں

کیونکہ میرے ایسے بندے پہلے جاچکے ہیں جن پر میرے سوا کوئی دوسرا طاقت نہیں رکھتا، اور مسلمان اس وقت بچوں اور عورتوں کے علاوہ بارہ (12) ہزار ہوں گے، اور یاجوج ماجوج نکلیں گے اور وہ ہر بلند جگہ سے تیزی کے ساتھ آئیں گے وہ جس پانی پر گزریں گے اس کو بالکل ختم کردیں گے اور پانی اُس دن کم پڑجائے گا، اور زمین میں اُتر جائے گا، یہاں تک کہ بحیرۃ طبریہ پہنچ جائیں گے۔ ان کا آخری دستہ کہے گا کہ کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! (یعنی پہلا ہی دستہ اس بحیرۃ کو بالکل صاف کردے گا "واحدیٰ") پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوجائیں گے۔ پھر کہیں گے کہ ہم تو اہلِ زمین پر غالب آچکے ہیں (اب) آؤ کہ اہلِ آسمان سے لڑیں، پھر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے وہ تیر ان کی طرف خون آلود ہوکر واپس آئیں گے، پھر اللہ ربُّ العزّت ان پر ایک بیماری بھیج دیں گے جسے "النغف" کہا جائے گا، جو ان کے گردنوں میں لگ جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کردیں گے یہاں تک کہ زمین ان گندگیوں کی وجہ سے بدبُودار ہوجائے گی جس کی وجہ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی، تو مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ہم ایسی بُو دیکھ رہے ہیں کہ نہ جس پر ہم صبر کرسکتے ہیں اور نہ ہم میں اس کو برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں گے۔ پھر اللہ ربُّ العزّت ابابیل پرندے بھیج دے گا۔ وہ اُنہیں اُٹھائیں گے اور پھینکیں گے، پھر لوگ کچھ عرصہ رہیں گے۔ ان کے اسلحے سے ایندھن بنائیں گے۔ پھر سات (7) سال رہیں گے۔ پھر اللہ ربُّ العزّت ایک تیز ہوا بھیجے گا جو مسلمانوں کی روحیں قبض کرلے گی۔

۱۶۳۴. حدثنا أبو أيوب وعبد القدوس ويحيى بن سعيد عن أرطاة عن ضمرة عن حبيب قال سمعت جبير بن نفير يقول إن يأجوج ومأجوج لثلاثة أصناف صنف طولهم كالأرز والشربين قال أبو جعفر الأرز هو شيء شبه الشجر كذا ذاهب في السمائة ذراع أقل أو أكثر وصنف طولهم وعرضهم سواء وصنف يفترش الرجل منهم أذنه ويلتحف بالأخرى فيغطي بها سائر جسده

۱۶۳۴﴾ ہمیں حضرت ابو ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرکے، اُنہوں نے حضرت ضمرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یاجوج ماجوج تین قسم کے ہوں گے:

نمبر1: پہلی قسم، اُن کی لمبائی چاول اور چیڑ کے درخت کی طرح ہوگی، حضرت امام ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "الارزیہ" درخت کے مشابہ کوئی چیز ہے، اسی طرح ان کی لمبائی اُوپر کی طرف سو (100) گویا ایک سو بیس (120) گز یا اس سے کم وبیش ہوگی۔

نمبر2: دوسری قسم، جن کی لمبائی اور چوڑائی ایک جیسی ہوگی۔

نمبر3: اور تیسری قسم وہ ہے کہ جن میں سے آدمی اپنے ایک کان کو بچھائے گا اور دوسرے کے ساتھ مدد لے گا اور اس کے ذریعہ سے اپنے پورے جسم کو ڈھانپ دے گا۔

۱۶۳۵. حدثنا أبوالمغيرة عن اسماعيل بن عياش عن أبي بكر بن أبي مريم الغسانى حدثني أشياخنا عن كعب قال إن التنين يكون حية فيؤذي أهل البر من أهل الأرض فيلقيها الله من البر الى البحر فاذا صاحت رواب البحر منه بعث الله عليه من ينقله من البحر الى الأرض الى يأجوج ومأجوج فيجعله رزقا لهم

۱۶۳۵۔ ہمیں حضرت ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت ابوبکر بن مریم الغسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ بے شک "تنین" نامی سانپ وہ زمین والوں میں سے خشکی پر رہنے والوں کو تکلیف پہنچائے گا۔ پھر اللہ رب العزت اس کو خشکی سے سمندر میں پھینک دے گا۔ جب سمندر کے جانور اس کی تکلیف دینے سے تنگ آ کر چیخیں گے تو اللہ رب العزت اس پر کسی کو بھیج دے گا جو اس کو زمین کی طرف یأجوج مأجوج کے لئے سمندر سے منتقل کر دے گا اور اس کو یأجوج مأجوج کا رزق بنا دے گا۔

✿...✿...✿

۱۶۳۶. حدثنا بقية وعبد القدوس وصفوان بن عمرو عن حوشب بن سيف المعافري حدثني أزداد بن أفلح المقرائي أنه كان هووجابر بن أزداد الحقرائي منصرفين الى منزلهما عبد راهط بقليل يعني عبد غزوة يقال لها راهط، فقال له جابر هل لک في زيارة عمرق البكالي قال نعم قال فانطلقنا حتى دخلنا منزله فوجدنا الجند قد عادوه وهوقاعد يحدثهم فذكر رجل التنين فقال عمرو هل تدرون كيف يكون التنين قالوا وكيف يكون؟ قال يكون حية تعدو على حية فتأكلها ثم تصيرتأكل الحيات وتعظم وتنتفخ وتزداد في حمتها حتى تحرق فاذا عدت على دواب الأرض فأهلكتها ساقها الله حتى تأتي نهرا التعبره فيضربها تيار الماء حتى يدخلها البحر فتصنع في دواب البحر كما صنعت في دواب الأرض فتعظم وتزداد في حمتها حتى تعج دواب البحر منها الى الله فيبعث الله اليها ملكا فير منها حتى تخرج رأسها من الماء ثم يدلي اليها السحاب والبرق وحتى يحملها فيلقيها الى يأجوج ومأجوج تكون أرزاقهم فيجتزرونها كما يجترزون الابل والبقر

۱۶۳۶۔ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت حوشب بن سیف معافری رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ازداد بن افلح مقرائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت آزدارد رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت جابر بن آزدار رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے ایک غزوہ کے بعد، تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو حضرت عمرو البکالی کے دیکھنے کا شوق

ہے؟ تو اُنہوں نے کہا جی ہاں! پھر ہم دونوں چل پڑے اور ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ وہاں ہم نے ایک لشکر دیکھا جوان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تھا، وہاں حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے کچھ عرض کر رہے تھے، تو ایک آدمی نے "التنین" (بڑی مچھلی) کا تذکرہ کیا، تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ وہ کیسے ہوگا؟ اُنہوں نے پوچھا کیسے ہوگا؟ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُرشاد فرمایا کہ: ایک سانپ ہوگا جو دوسرے سانپ پر حملہ کرے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر تمام سانپوں کو کھانے لگ جائے گا اور بڑا ہو جائے گا، اور پھول جائے گا اور اس کی سُرخی میں اضافہ ہوگا یہاں تک کہ جل جائے گا۔ پھر جب یہ سانپ زمین کے چوپایوں پر حملہ کرے گا تو سب کو ہلاک کر دے گا۔ اللہ ربُّ العزّت اس کو ہنکائے گا یہاں تک کہ سانپ ایک نہر کے پاس آ جائے گا تا کہ اس کو پار کرے تو پانی کی تیز لہر اس کو نقصان پہنچائے گی اور اس کو سمندر میں دھکیل دے گی۔ پھر یہ سانپ سمندری جانوروں کے ساتھ بھی وہی حشر کرے گا جو اُس نے زمینی جانوروں کے ساتھ کیا تھا، پھر یہ بڑھے گا اور اس کی سُرخی میں اضافہ ہوگا، یہاں تک کہ سمندری جانور اس سے تنگ آ کر اللہ ربُّ العزّت سے فریاد کریں گے تو اللہ ربُّ العزّت اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا وہ اُسے پھینک دے گا یہاں تک کہ پانی اس کے سَر سے نکل جائے گا۔ پھر بادل اس کے قریب آئیں گے، اور گرج چمک ہوگی، یہاں تک کہ اس کو اُٹھا دے گی۔ اور پھر اس کو یاجوج ماجوج کے لئے ڈال دے گی یہ ان کا رزق ہوگا وہ اُس پر ایسے ٹوٹ پڑیں گے جیسے اُونٹ اور گائے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

٭…٭…٭

١٦٣٧. قال أبو المغيرة فأخبرني إسماعيل بن عياش عن صفوان حدثني شريح بن عبيدعن كعب مثل ذلك وزاد فيه قال وعندهم بحر يقال له بحر الدم فيه نتن وان منهم لمن ياكل مشائم على كثرة جمع بني آدم ما يكثرهم بنو آدم الا بسبعة نفر ولا يكفر الأرض البحر الا بمربض ثور

١٦٣٧﴾ حضرت ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، اُنہوں نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، اور اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ اُنہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان کے پاس سمندر ہوگا جسے "بحر الدم" کہا جائے گا اس میں بدبُو ہوگی۔

٭…٭…٭

١٦٣٨. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال يخرج ياجوج و ماجوج وهم من كل حدب ينسلون ليس لهم ملك ولا سلطان فيمر الطير على رؤوسهم فلا يقطعهم حتى يرجف فيسقط فيؤخذ ويمروا اللهم ببحيرة طبرية وماؤها كهيئة فيشربونها ويأتيهم آخرهم فيركزون فيها رماحهم ويقولون قد كان فيها مرة ماء قال فيقول عيسى لقد جاء تكم أمة لا يطيقها الا الله ويأتي باصحابه الطور فيجوعون حتى يبلغ رأس حمار مائة دينار

قال ويقول ياجوج وماجوج قد قتلنا أهل الأرض فتعالوا نقاتل أهل السماء فيرمون السماء بنبالهم ونشابهم فترجع الى عندهم فترجع مختضبة دما فيقولون قد قتلنا أهل السماء فيدعوا عيسى والمؤمنون عليهم وينذبهم فلاينتدب غير عشرين رجلا فيتعلق كل رجل منهم كذاكذا فلا يفلت منهم أحد فيدعوا عيسى والمؤمنون فيرسل الله عليهم الأبابيل أعناقهم كأعناق البخت ومسكنها في الهواء وتبيض في الهواء ويمكث بيضهافي الهواء سنه قبل أن يفرخ واذا يفقس يهوى في الهواء ويطير حتى يرتفع الى أمكنتها التي سقطت منها فيحتمل أجسامهم فيقذفهم في أخدود ومهبل من الأرض وينزل الله عليهم مطرا فيطهر منهم الأرض وتصير كالزلفة وتعود كما كانت زمن نوح وتسلم يومئذ كل أمة حتى السباع والوحش وتنزع الحمات من كل ذات حمة وتأكل الأدمية والحية والذئب والأسد والشاة جميعا ويركب الغلام ظهر الأسد ويقلب في كف الحية وهو قوله تعالى (وله أسلم من في السموات والأرض طوعا وكرها واليه يرجعون) ويأكل من العنقود والرمانة النفر ويزرع الرجل ويحصمد ويأكل من زرعه في يوم وتروي اللقحة أهل البيت والبقرة والشاة كذلك ويهون الذهب والفضة حتى ان الرجل ليحمل المائة دينار فلا يجد من يقبلها منه وتحمل المرأة حليها فلا تجد سارقا ولا ناظر ولا باسطا ولا قابضا وينصرف الرجل الى منزله فيحدثه العصاوالحجر بما كان من أهله

۱۶۳۸- ہمیں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، وہ بیان کرتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یاجوج ماجوج ہر بلند جگہ سے نکلیں گے۔ نہ ان کا کوئی بادشاہ ہوگا اور نہ کوئی امیر، پرندہ ان کے سروں پر سے گزرے گا۔ وہ ان کو نہیں کاٹ سکے گا، یہاں تک کہ وہ پرندہ حرکت نہ کرلے ورنہ وہ گر پڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ ان کا پہلا دستہ بحیرۂ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اس کا پانی اپنی حالت پر ہوگا یہ اس سے پئیں گے اور پھر ان کا آخری دستہ آئے گا وہ اس میں ان کے نیزے گڑھے ہوئے پائیں گے وہ کہیں گے کسی زمانے میں یہاں پانی تھا، راوی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ بے شک تمہارے پاس ایسی امّت آ چکی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر کوہِ طور چلے جائیں گے۔ پھر انہیں بھوک لگے گی یہاں تک کہ گدھے کا سر سو (100) دینار کا ملے گا، راوی کہتا ہے کہ یاجوج ماجوج کہیں گے کہ ہم نے اہلِ زمین کو قتل کرلیا (اب) آؤ اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے لئے بددعا کریں گے۔ وہ ان کے ساتھ تیار ہوگا۔ بیس (20) آدمیوں کے علاوہ کوئی آدمی آمادہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک آدمی طرح طرح کے متعلق ہوگا (یعنی بددعا کرے گا اپنے اپنے انداز میں) تو ان میں سے کوئی ایک بھی چھٹکارا نہیں پائے گا، پھر حضرت عیسیٰ

علیہ السلام اور مسلمان دُعا کریں گے تو اللہ ربُّ العزّت اُن پر اَبابیل پرندے بھیج دے گا، ان کے گردن بختی اُونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ ان کا ٹھکانہ ہوا میں ہوگا، اور انڈے بھی ہوا میں دیں گے، اور ان کا انڈا ہوا ہی میں ٹھہرے گا۔ ایک سال بعد اس سے چوزا نکلے گا، وہ جب کسی سے کوئی چیز چھینے گا تو ہوا میں اسکی طرف لپکے گا اور ہوا میں اُڑے گا یہاں تک کہ ان مکانات کی طرف بلند ہو جائے گا جن سے گر چکا تھا، پھر ان کے جسموں کو اُٹھا دے گا، پہاڑ کی چوٹی اور زمین کے گہرے گڑھے میں پھینک دے گا۔ اللہ ربُّ العزّت اُن پر بارش نازل کر دے گا، ان کو زمین سے پاک کر دے گا اور وہ سخت زمین کی طرح ہو جائیں گے اور اسی طرح ہو جائیں گے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں مشرکوں کا حال ہوا تھا۔ اس دن ہر اُمّت فرمانبردار ہوگی یہاں تک کہ درندے اور وحشی جانور بھی فرمانبردار ہوں گے۔ چھوٹا بچہ شیر کی پیٹھ پر سوار ہوگا اور سانپ کو ہتھیلی میں پلٹے گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

ترجمہ: اور اس کے تابع ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی ناخوشی سے اور اُسی کی طرف تمام لوگ لوٹائے جائیں گے۔

اور ایک کھائے گا کچھ سے، اور ایک انار ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا۔ آدمی کھیتی کرے گا اور اس کو کاٹے گا، اور اپنی کھیتی سے ایک دن میں کھائے گا۔ ایک دودھ دینے والی اُونٹنی پورے گھر کے لئے کافی ہوگی۔ اسی طرح گائے، بکری اور سونا چاندی، سب کچھ بہت سستا ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی سو (100) دینار کو اُٹھائے گا اور عورت اپنے زیورات کو اُٹھائے گی۔ نہ کسی چور کو اور نہ کسی دیکھنے والے کو اور نہ کسی ہاتھ پھیلانے والے کو اور نہ کسی غاصب کو پائے گی۔ اور آدمی اپنے گھر جائے گا، اس سے لاٹھی اور پتھر اس طرح بات کریں گے جیسے وہ اپنے گھر والوں سے باتیں کرتا ہے۔

o—o—o

۱۶۳۹۔ حدثنا یحیی بن سعید حدثني سلیمان بن عیسی قال بلغني أن عیسی ابن مریم علیهما السلام اذا قتل الدجال ونزل بیت المقدس ظهر یأجوج ومأجوج وهم اربعة وعشرون أمة یأجوج ومأجوج وبناجیج والحج والعسلائین والسبعین والفزالیسین والعوطنیین وهو الذي یلتحف أذنه ویفترش الأخری والرطنیین والکنعانیین والدفرانیین والنخاخونین والأنطارنین والمفاشنین ورؤس الکلاب فجمیعهم اربعة وعشرون أمة لا یمرون بحي ولا میت الا أکلوه ولا ماء الا شربوه ویشرب أولهم ماء بحیرة الطبریة ویمر آخرهم فلا یجدون ماء حتی یجتمعوا ببطن أریحاء فاذا سمع عیسی فزع الی الصخرة ومن معه من المؤمنین فیقوم علیهم خطیبا فیحمد الله ویثني علیه ویقول اللهم النفر القلیل في طاعتک علی الکثیر في معصیتک هل من منتدب رجل من جرهم ورجل من غسان حتی ینزلا اسفل العقبة فینزل الغساني، فیقول له الجرهمي لست هنالک.

۱۶۳۹﴾ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دجّال کو قتل کریں گے اور بیت المقدس سے اُتریں گے تو پھر یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے اور ان کی چوبیس (24) قسمیں ہیں مثلاً:

نمبر1: یاجوج۔

نمبر2: ماجوج۔

نمبر3: ہناجیج۔

نمبر4: الحج۔

نمبر5: العسلانین۔

نمبر6: السبتیین۔

نمبر7: الفزالیین۔ (جو اپنے ایک کان کو بچھونا بنائیں گے اور دوسرے کو اوڑھیں گے)۔

نمبر8: العوطنیین۔

نمبر9: الرطنیین۔

نمبر10: الکنعانیین۔

نمبر11: الدفرالیین۔

نمبر12: الخاخولین۔

نمبر13: الانطارلین۔

نمبر14: المغاشنین۔

نمبر15: رؤس الکلاب۔

اس طرح کل چوبیس (24) قسمیں ہیں۔ یہ کسی زندہ اور مُردہ پر نہیں گزریں گے مگر اس کو کھالیں گے۔ جس پانی کے پاس بھی گزریں گے اس کو پی لیں گے۔ ان کا پہلا دستہ پانی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ یہ "اریحاء" نامی مقام پر جمع ہو جائیں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے بارے میں سنیں گے تو چٹان کی طرف جلدی سے چلے جائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے خطاب فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمائیں گے کہ اے پروردگار از یادہ بڑے لوگوں کے مقابلے میں تھوڑے نیک لوگوں کی مدد فرمادیجیے؟ ایک نمائندہ قبیلہ جرہم سے اُٹھے گا اور ایک قبیلۂ غسانی اُٹھے گا یہاں تک کہ وہ دونوں کمانی کے نیچے آجائیں گے، پھر غسانی اُترے گا تو جرہمی سے کہے گا کہ میں یہاں نہیں ہوں۔

۰ ۰ ۰

۱۶۴۰. حدثنا بقية عن ابن أبي مريم عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقل المسلمين من ياجوج وماجوج الطور

۱۶۴۰﴿ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے موقع پر مسلمانوں کی پناہ گاہ ''کوہِ طور'' ہوگا۔

۱۶۴۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن أبي الضيف عن كعب قال اذا كان عند خروج ياجوج وماجوج حفروا حتى يسمع الذين يلونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غدا نفتح ونخرج فيعيده الله كما كان فيحفرون حتى يسمع الذين يلونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غد الفتح ونخرج فيعيده الله كما كان فيحفذون حتى يسمع الذين يلونهم قدع فؤوسهم فإذا كان الليل القى الله على لسان رجل منهم في الثالثة، فيقول نحن غدا نخرج ان شاء الله فيحفرون من الغد فيجدونه كما تركوه فيحفرون ثم يخرجون فتمر الزمرة الأولى منهم بالبحيرية الطبرية فيشربون ماء ها ثم الزمرة الثانية فيلحسون طينها ثم الزمرة الثالثة فيقولون قد كان هاهنا مرة ماء ويفر الناس منهم فلا يقوم لهم شيء قال ثم يرمون نشابهم الى السماء فترجع مخضبة بالدماء فيقولون قد قتلنا أهل الأرض وأهل السماء فيدعو عليهم عيسى ابن مريم فيقول اللهم لا طاقة لنابهم ولا يدين فاكفناهم بما شئت فيسلط الله عليهم دوا بايقال لها النغف فتفرس دقابهم ويبعث الله طيرا تأخذهم بمنا قيرها فترميهم في البحر ويبعث الله عينا يقال لها الحياة فتطهر الأرض وتنبتها حتى ان الرمانة ليشبع منها السكن قال كعب والسكن أهل البيت.

۱۶۴۱﴿ ہمیں عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے، انہوں نے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابوالضیف رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یاجوج ماجوج کے نکلنے کا وقت ہوگا تو وہ دیوار کو کھودیں گے یہاں تک کہ جو لوگ ان کے پاس رہتے ہیں وہ اُن کی کلہاڑیوں کی آواز سن لیں گے۔ جب رات ہو جائے گی تو وہ کہیں گے کہ باقی ہم کل کھودیں گے اور چلے جائیں گے تو اللہ رب العزت اس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ وہ پھر از سرِ نو کھودنا شروع کر دیں گے، یہاں تک کہ پڑوسی اُن کی کلہاڑیوں کی آوازوں کو سن لیں گے پھر جب رات ہو جائے گی تو وہ کہیں گے کہ بقیہ حصہ ہم کل کو کھودیں گے اور وہ چلے جائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دے گا۔ جیسے وہ پہلے تھی وہ پھر کھودنا شروع کر دیں گے یہاں تک کہ پڑوسی اُن کی کلہاڑیوں کی

آواز سُن لیں گے پھر جب رات ہوجائے گی تو اللہ ربُّ العزّت تیسری مرتبہ میں کسی ایک کی زبان پر یہ جاری کردے گا کہ: اِنْ شَاءَ اللہ کل ہم نکل لیں گے۔ پھر جب وہ کھودنا شروع کریں گے تو اس کو (اُسی) حالت میں پائیں گے جس حالت میں وہ چھوڑ کر گئے تھے، پھر کھودیں گے تو وہ نکل جائیں گے۔ ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے، پھر ان کا دوسرا دستہ گزرے گا تو وہ اس کی مٹی چاٹ لیں گے۔ پھر تیسرا دستہ آئے گا تو وہ کہیں گے کہ یہاں پر کسی زمانے میں پانی تھا! لوگ ان سے بھاگیں گے۔ کوئی چیز ان کے سامنے کھڑی نہیں ہوسکے گی، پھر یہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جو وہ خون آلودہ ہوکر ان کی طرف لوٹ آئیں گے۔ وہ پھر یہ کہیں گے کہ ہم نے اہلِ زمین کو ہلاک کیا (اب) آؤ! کہ اہلِ آسمان کو بھی ہلاک کردیں؟ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے لئے بد دعا کریں گے اور فرمائیں گے اے اللہ! ہمیں ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے، اور نہ ان سے بدلہ لے سکتے ہیں، آپ خود ہی ہماری طرف سے ان کے لئے کافی ہوجایئے؟ تو اللہ ربُّ العزّت ان پر ایک جانور مسلط فرمادے گا جسے "النغف" کہا جائے گا وہ ان کی گردنوں پر لات مارے گا، اور اللہ ربُّ العزّت کچھ پرندوں کو بھیج دیں گے جو انہیں اپنی چونچوں سے پکڑیں گے اور ان کو سمندر میں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ ربُّ العزّت ایک چشمہ جاری فرمائے گا جسے "حیاۃ" کہا جائے گا تو وہ زمین کو پاک کردے گا اور نباتات اُگائے گا یہاں تک کہ ایک انار سے پورا گھر پیٹ بھر کر کھائے گا۔

✿ ✿ ✿
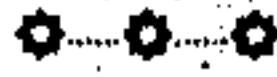
١٦٢٢۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن وهب بن جابر الخيواني قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يذكر يأجوج ومأجوج فقال ما يموت الرجل منهم يولد من صلبه ألف رجل وإن من ورائهم لثلاث أمم ما يعلم عددهم إلا الله منسك وتاويل وتاريس.

١٦٢٢۔ ہمیں حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُنہوں نے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما یاجوج ماجوج کا تذکرہ کرتے ہوئے سُنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ: ان میں سے کوئی ایک آدمی نہیں مرے گا جب تک اس کی صُلب سے ہزار (1000) آدمی پیدا نہ ہوں گے اور ان کے بعد تین اُمّتیں ہوں گے جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (اور وہ تین اُمّتیں یہ ہیں):

نمبر1: منسک۔ نمبر2: تاویل۔ نمبر3: تاریس۔

✿ ✿ ✿

١٦٢٣۔ حدثنا وكيع وعبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي عن عمرو بن ميمون عن عبدالله بن سلام قال لا يموت الرجل من ياجوج وماجوج الا ترك ألف ذري فصاعدا الا أن وكيعا لم يذكر عمرو بن ميمون

١٦٢٣۔ مجھ سے روایت کی ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبدہ ابن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُنہوں نے

زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عمرو ابن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں مَرے گا یاجوج اور ماجوج میں سے کوئی آدمی مگر ہزار(1000) سے کچھ اُوپر بچے چھوڑ کر۔

(مگر حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت عمرو ابن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے کو ذکر نہیں کیا۔ "واحدیؔ")

٭٭٭

۱۶۴۴. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن زينب ابنة أبي سلمة عن أم حبيبة عن زينب ابنة جحش رضي الله عنها قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم من النوم وهو محمد وجهه وهو يقول لا اله الا الله ويل للعرب منم شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وعقد سفيان عشرا فقلت يا رسول الله نهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث

۱۶۴۴۔ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، اُنہوں نے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، اُنہوں نے حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ سُرخ تھا، اور فرمار ہے تھے کہ لا الہ الا اللہ تباہی ہے اہلِ عرب کے لئے قریب آنے والے شر سے، آج یاجوج اور ماجوج کے دیوار میں سے اتنا حصہ کھل گیا۔ پھر حضرت سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے دس اُنگلیوں کا دائرہ بنایا، مَیں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے اس حال میں کہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! جب گناہ بڑھ جائیں گے۔

٭٭٭

۱۶۴۵. حدثنا ابن نمير عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه انه ذكر خروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم وقتله الدجال قال ثم يخرج ياجوج وماجوج فيموجون في الأرض فيفسدوا فيها قال ثم قرأ عبد الله وهم من كل حدب ينسلون قال فيبعث عليهم دابة مثل هذا النغف فتلج في أسماعهم ومناخرهم فيموتون منها فتنتن الأرض منهم فتجأر إلى الله فيطهر الله الأرض منهم.

۱۶۴۵۔ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن نُمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں حضرت سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ابوالزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ: اُنہوں نے دجّال کے نکلنے کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آنے کا اور دجّال کے قتل ہونے کا

ذکر کیا: (پھر) فرمایا: یأجوج اور مأجوج بڑے زور سے اور مستعد ہو کر نکل آئیں گے، زمین میں فساد برپا کریں گے۔ پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: پس وہ ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوں گے۔

پھر فرمایا: اللہ ان پر ایسے جانور بھیجے گا جو کیڑوں کی طرح ان میں گھس جائیں گے اور ان کے کانوں میں اور ناک وغیرہ میں چلے جائیں گے جس سے وہ مر جائیں گے، ان کی وجہ سے زمین بدبودار ہو جائے گی، اہلِ زمین فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے زمین کو پاک فرما دیں گے۔

✿...✿...✿

۱۶۴۶. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن ابى بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية قال يحصر الناس يأجوج ومأجوج في الطور حتى يكون رأس الثور خير من مائة دينار.

۱۶۴۶﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت بقیہ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت ابوبکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یأجوج مأجوج لوگوں کو طورِ سینا میں بند کر دیں گے یہاں تک کہ بیل کا سَر اِتنا مہنگا ہوگا کہ وہ سو (100) دینار سے بھی قیمتی ہوگا۔

✿...✿...✿

۱۶۴۷. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب وشريح بن عبيد قالا يأجوج ومأجوج ثلاثة أصناف صنف طوله كالأرز وصنف طوله وعرضه سواء وصنف يفترش أحدهم أذنه ويلتحف الأخرى ويغطي سائر جسده

۱۶۴۷﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت یحیٰی بن جابر اور حدیر بن کریب رحمہما اللہ تعالیٰ سے اُنہوں نے حضرت کعب اور حضرت شریح اِبن عبید رحمہما اللہ تعالیٰ سے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ یأجوج اور مأجوج تین قسم کے ہیں:

نمبر 1: پہلی قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی چاول کے دانے کی طرح ہوگی۔

نمبر 2: اور دوسری قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی۔

نمبر 3: اور تیسری قسم وہ ہے جو اپنے ایک کان کو بچھونا اور دوسرے کو اُوڑھنا بنا کر پورے جسم کو ڈھانپ لیں گے۔

✿...✿...✿

۱۶۴۸. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب قال معقل الناس يوم يأجوج ومأجوج بطور سينا

۱۶۴۸﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت معاویہ ابن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے، اُنہوں نے حضرت یحیٰی ابن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت حدیر ابن کریب رحمہ اللہ تعالیٰ سے اُنہوں نے

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یأ جوج اور مأ جوج کے ظہور کے وقت لوگوں کی پناہ گاہ طور سینا ہوگا۔

۞۞۞

۱۶۴۹. حدثنا أبو المغيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال يأجوج ومأجوج أمتان في كل أمة مائة ألف لا تشبه أمة الأخرى ولا يموت الرجل حتى ينظر في مائة عين من ولده يعني مائة من الولد.

۱۶۴۹﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یأ جوج اور مأ جوج دو امتیں ہیں اور ہر امت میں سے ایک ایک لاکھ ایسے ہیں جو دوسری امت کے مشابہ نہیں ہیں، ان میں سے ہر ایک آدمی کے سو (100) بچے پیدا ہوں گے۔

۞۞۞

۱۶۵۰. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن عبدالرحمن بن يزيد عن ابن شهاب عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمتي أمة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة عذابها في الدنيا الزلازل والبلاء فاذا كان يوم القيامة أعطى الله كل رجل من أمتي رجلا من الكفار من يأجوج ومأجوج فيقال هذا فداؤک من النار، فقال رجل يا رسول الله فاين القصاص؟ فسكت

۱۶۵۰﴾ مجھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ انہوں نے، حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن ابن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری یہ امت امتِ مرحومہ ہے (یعنی جس پر رحم کیا گیا ہے۔) آخرت میں ان پر کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان کی سزا بس دنیا میں زلزلے اور مصائب ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ میری امت کے ہر آدمی کو یأ جوج اور مأ جوج کے کافروں میں سے ایک ایک آدمی دے گا اور کہا جائے گا کہ یہ آگ سے آپ کا فدیہ ہے، ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قصاص کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

۞۞۞

۱۶۵۱. حدثنا عيسى بن يونس عن زكريا عن عامر حدثني عمرو بن ميمون عن ابن مسعود قال لا يموت من يأجوج رجل الا ترک الف ذري فصاعدا

۱۶۵۱﴾ مجھ سے بیان کیا حضرت عیسیٰ بن ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں مرے گا یأ جوج اور مأ جوج میں سے ہر آدمی ہزار (1000) سے کچھ اوپر بچے چھوڑے کر مرے گا۔

۞۞۞

۱۶۵۲. حدثنا عبدالقدوس عن أبي بكر عن عطية بن قيس وضمرة قالا الأرض أوسع من البحر بمربض ثور

۱۶۵۲﴾ مجھ سے بیان کیا ہے حضرت عبدالقدوس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ زمین دریا سے بیل کے باڑے کی مقدار میں زیادہ وسیع ہوگی۔

✿...✿...✿
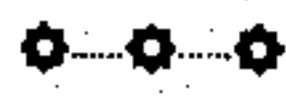
۱۶۵۳. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بعثني الله تعالى حين أسري بي الى يأجوج ومأجوج فدعوتهم إلى دين الله وإلى عبادته فابوا أن يجيبوني فهم في النار مع من عصى من ولد آدم وولد ابليس

۱۶۵۳﴾ مجھ سے بیان کیا حضرت نوح بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ مجھے معراج والی رات یاجوج اور ماجوج کے پاس لے گئے، مَیں نے ان کو اللہ تعالیٰ کے دِین اور اُس کی عبادت کی طرف دعوت دی، اُنہوں نے میری بات ماننے سے اِنکار کیا، لہٰذا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی نافرمان اولاد کے ساتھ اور اِبلیس کی اولاد کے ساتھ آگ میں ہوں گے۔

✿...✿...✿
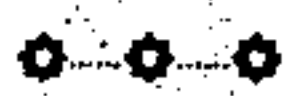
۱۶۵۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ عن وهب بن منبه قال الروم أول الآيات ثم الدجال والثالثة يأجوج ومأجوج ثم عيسى

۱۶۵۴﴾ مجھ سے روایت بیان کی ہے حضرت ابو المغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ایک شیخ سے، اُنہوں نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلی نشانیوں میں سے آدم ہے پھر دجّال تیسری نشانی یاجوج اور ماجوج اور پھر حضرت عیسیٰ (ابن مریم) علیہما السلام (ہیں)۔

✿...✿...✿
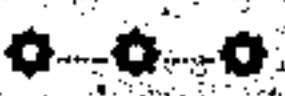
۱۶۵۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قتل عيسى الدجال ومن معه مكث الناس حتى يكسر سد يأجوج ومأجوج فيموجون في الأرض ويفسدون لا يمرون بشيء الا افسدوه واهلكوه ولا يمرون بماء ولا عين ولا نهر الا نزفوه ويمرون بالدجلة والفرات فمن كان منهم أسفل الدجلة أو أسفل الفرات قال قد كان هاهنا مرة ماء فمن بلغه

هذا الحديث فلا يهدمن حصنا ولا مدينة بالشام ولا بالجزيرة فانه حصن للمسلمين من ياجوج وماجوج طور سينا فيستغيث الناس بربهم بهلاک ياجوج وماجوج فلا يستجاب لهم وأهل طور سينا وهم الذين فتح الله على أيديهم القسطنطنية فيدعون ربهم فيبعث الله لهم دابة ذات قوائم أربعين فتدخل في آذانهم فيصبحوا موتى أجمعين فتنتن الأرض منهم فيؤذي الناس نتنهم أشد عليهم منه اذ كانوا أحياء فيستغيثون بالله فيبعث الله ريحا يمانية غبراء فتصير على الناس غمى ودخانا شديدا وتقع على المؤمنين الزكمة فيستغيثون بربهم ويدعو أهل طور سينا فيكشف الله ما بهم بعد ثلاثة أيام وقد قذفت ياجوج وماجوج في البحر.

۱۶۵۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابوعمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن سے حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اُن سے نبی کریم ﷺ نے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال اور ان کے ساتھیوں کو قتل کریں گے تو کچھ عرصہ بعد یاجوج اور ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی وہ اُمڈ آئیں گے، زمین میں اور فساد کریں گے، ہر چیز کو برباد اور ہلاک کریں گے، اور پانی کے ہر چشمے اور نہر کو پی کر خشک دیں گے، وہ دجلہ اور فرات سے ہوتے ہوئے گزریں گے جو اُن کے پیچھے ہوں گے، وہ کہیں گے یہاں تو کبھی پانی ہوا کرتا تھا؟ جس کو یہ حدیث پہنچے تو وہ نہ گرادے کوئی قلعہ یا شہر شام میں اور نہ جزیرہ میں۔ طورِ سینا مسلمانوں کا یاجوج اور ماجوج سے بچنے کا قلعہ ہوگا۔ لوگ اللہ سے یاجوج اور ماجوج کی ہلاکت کے لئے فریاد کریں گے، حالانکہ اُن کی دُعا قبول نہیں ہوگی۔ طورِ سینا والے وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں قسطنطنیہ کی فتح عطا کی ہوگی۔ وہ اپنے رب سے دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے چالیس (40) پاؤں والے جانور (بھیجے گا) وہ ان کے کانوں میں گھسیں گے، پھر صبح کے وقت سب کے سب مرے پڑے ہوں گے، پھر ان کی وجہ سے زمین میں بدبُو پھیلے گی جس کی وجہ سے لوگ تکلیف میں ہوں گے، اور یہ تکلیف ان کے لیے ناقابل برداشت ہوگی، وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا یمنی گرد و غبار والی بھیجے گا تو وہ عام لوگوں کے لئے غم اور سخت دُھواں ہوگا اور مومنین کو زُکام واقع ہوگا، تو یہ اپنے ربّ سے فریاد کریں گے اور طورِ سینا والے بھی دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ تین دن کے بعد ان کی یہ تکلیف دُور کردے گا جبکہ یاجوج اور ماجوج سمندر میں ڈال دیے جائیں گے۔

o—o—o

۱۶۵۶۔ حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن أبي إسحاق سمع وهب بن جابر عن عبدالله بن عمرو قال ان ياجوج وماجوج يمر اولهم بنهر مثل الدجلة فيمر آخرهم فيقولون قد كان في هذه مرة ماء ولا يموت رجل منهم إلا وترک من ذريته الفا فصاعدا ومن بعدهم ثلاث امم ولا يعلم عددهم إلا الله تاويل وتاريس وناسک اومنسک الشک من شعبة

۱۶۵۶﴿ ہم سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابوالحق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج کا پہلا دستہ گزرے گا دجلہ کی طرف تو دوسرا دستہ گزرتے وقت بولے گا کہ کبھی تو یہاں پانی ہوا کرتا تھا؟ ان میں سے ہر ایک آدمی ہزار (1000) سے کچھ اُوپر بچے چھوڑ کر مرے گا، اور جو اُن کے بعد ہوں گے وہ تین اُمتیں ہوں گی اور ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ("تاویل" کہا ہے "تاریس اور اناسک" کہا ہے یا "نسک" اس میں حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو شک ہے)۔

۱۶۵۷. حدثنا ابن نمير وابن مبارك عن سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل حدثه عن أبي الزعراء عن عبدالله أن قال إذا أذهب الله بياجوج وماجوج أرسل الله ريحا زمهريرا باردة فلا تذر على وجه الأرض مؤمنا إلا قبض بتلك الريح ثم تقوم الساعة على شرار الناس ثم ينفخ في الصور فلا يبقى خلق لله في السموات والأرض إلا مات إلا من شاء ربك ثم يكون بين النفختين ماشاء الله ثم يرسل الله منيا كمني الرجال تنبت جسمانهم ولحمانهم من ذلك الماء.

۱۶۵۷﴿ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سلمیٰ بن کہیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کیا ہے حضرت ابوالزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہؓ سے کہ اُنہوں نے فرمایا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ یا جوج اور ما جوج کو ختم کردے گا تو اللہ تعالیٰ ایک سخت ہوا بھیجے گا جو زمین پر ہر مؤمن کی رُوح قبض کرلے گی۔ پھر قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔ پھر صُور پھُونکا جائے گا۔ تو کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی، نہ زمین میں، نہ آسمان میں، مگر جو آپ کا ربّ چاہے، پھر دو نفخوں (یعنی پھونکوں) کے درمیان ہوگا جو اللہ چاہے گا، اللہ تعالیٰ مردوں کی منی کی طرح ایک منی بھیجے گا اور ان کے جسم اور گوشت کو پیدا فرمائے گا۔
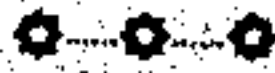
۱۶۵۸. حدثنا بقية بن الوليد وابوه حيوة شريح بن يزيد الحضرمي وجنادة بن عيسى الأزدي وابو ايوب عن أرطاة بن المنذر قال حدثنا أبو عامر الألهاني عن تبيع عن كعب وقال بعض هؤلاء عن تبيع لم يذكر كعبا قال اذا انصرف عيسى ابن مريم والمؤمنون من يأجوج وماجوج الى بيت المقدس فلبثوا سنوات ببيت المقدس رأو كهيئة الهرج والغبار من الجوف فيبعثون بعضهم في ذلك لينظر ما هو فاذا هي ريح بعثها الله لقبض أرواح المؤمنين فتلك آخر عصابة تقبض من المؤمنين ويبقى الناس بعدهم مئة عام لا يعرفون دينار ولا سنة يتهاجرون تهارج الحمير عليهم تقوم الساعة وهم في أسواقهم يبتعون ويتبايعون ويلحفون فلا يستطيعون توصية ولا الى أهلهم يرجعون.

۱۶۵۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے باپ حضرت حیوہ شریح بن یزید الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت حمادہ بن عیسیٰ الازدی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابوایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابوعامر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور اُن سے بعض نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا، کہ وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور مؤمنین یاجوج اور ماجوج سے بیت المقدس کی طرف واپس لوٹیں گے تو چند سال بیت المقدس میں رہیں گے تو دیکھیں گے کہ فضا میں گرد و غبار اور ہلچل ہے تو بعض کو بھیجیں گے تاکہ وہ دیکھیں کہ کیا ہے؟ لیکن وہ ایک ہوا ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی اَرواح قبض کرنے کے لئے بھیجی ہوگی۔ یہ آخری جماعت ہوگی جو مؤمنین میں سے فوت ہوگی۔ اس کے بعد لوگ سو(100) سال رہیں گے مگر کسی دین اور سنّت کو نہیں جانتے ہوں گے اور ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے چڑھ دوڑتے ہیں، ان پر قیامت قائم ہوگی، اور یہ اپنے بازاروں میں آپس میں معاملات کریں گے، بچے جنیں گے اور رضائیاں اوڑھ کر آرام کریں گے، ان کو وصیت کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، اور نہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جاسکیں گے۔

۞...۞...۞
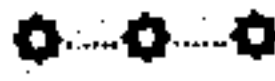
۱۶۵۹۔ حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو أن رجلا أنتج فرسالم يركب مهرها بعد عيسى حتى تقوم الساعة

۱۶۵۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن شوذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو التیاح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن سبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ پیدا کرے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ اس بچے پر سوار نہیں ہوا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

۞...۞...۞

حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال قال أبو هريرة وعبدالله بن عمرو ثم يرسل الله بعد يأجوج ومأجوج ريحا طيبة فتقبض روح عيسى وأصحابه وكل مؤمن على وجه الأرض. قال عبدالله بن عمرو يبقى بقايا الكفار وهم شرار الخلق من الأولين والآخرين مئة سنة. وقال أبو هريرة ليس لكفار بقاء بعد المؤمنين حتى تقوم عليهم الساعة وذلك لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال عصابة من أمتي يقاتلون على الحق قائمين بأمر الله لا يضرهم خلاف من خالفهم كلما ذهب حزب نشأ آخرون حتى تقوم الساعة.

۱۶۶۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے

حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور وہ اُن سے بیان کرتے ہیں جنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے بعد ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی رُوحوں کو اور سطح ارض پر تمام مؤمنین کی رُوحیں قبض کر لے گی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کفار کے باقی لوگ سو (100) سال باقی رہیں گے، اور یہ اوّلین اور آخرین میں بدترین لوگ ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے لئے مؤمنین کے بعد زندگی نہیں ہے بلکہ ان پر قیامت قائم ہوگی، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ:

میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی جو حق کی خاطر لڑیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہیں گے، کسی کی مخالفت ان کو ضرر نہیں پہنچائے گی، جب ایک جماعت چلی جائے گی تو دوسری جماعت پیدا ہوگی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

۞۞۞
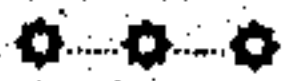
۱۶۶۱۔ حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية عن كعب قال يمكث الناس بعد ياجوج وماجوج في الرخاء والخصب والدعة عشر سنين حتى ان الرجلين ليحملان الرمانة الواحدة ويحملان بينهما العنقود الواحد من العنب فيمكثون على ذلك عشر حجج ثم يبعث الله تعالى ريحا طيبة فلا تدع مؤمنا الا قبضت روحه ثم يبقى الناس بعد ذلك يتهارجون كما تهارج الحمير في المروج فيأتيهم أمر الله والساعة وهم على ذلك

۱۶۶۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابو المغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو بکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت أبی الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ یاجوج اور ماجوج کے بعد وسعت شادابی اور راحت میں دس (10) سال ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ دو آدمی ایک انار کو اُٹھائیں گے اور آپس میں انگور کا ایک خوشہ اُٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد باقی لوگ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ اس کے بعد قیامت آجائے گی۔

۞۞۞

۱۶۶۲۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال الروم ثم الدجال ثم ياجوج وماجوج ثم عيسى ثم الدخان

۱۶۶۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابو المغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے، حضرموت کے ایک شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پہلے رُوم فتح ہوگا، پھر دجال آئے گا، پھر یاجوج اور ماجوج نکلیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، پھر دُھواں ہوگا۔

۞۞۞

۱۶۶۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو قال بعد ما ينعم الناس مع عيسى عليه السلام زمانا تقبل ريح يمانية مسها مس الخز وريحها ريح المسک فتستخرج روح کل مسلم ثم يقول الناس حتى متى نحن على هذا الدين فيرجعون الى دين الآباء حتى يعبدوا ما کان يعبد آباؤهم فذلک، قول أبي هريرة كأن باليات نساء دوس قد اصطفقت يعبدون ذي الخلصة.

۱۶۶۳﴿ہم سے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُن سے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعید بن ابو ہلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی کے زمانہ گزارنے کے بعد یمنی ہوا آئے گی، جس کا لگنا ریشم کے لگنے کی طرح ہوگا۔ جس کی خوشبو مُشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، وہ ہر مسلمان کی رُوح نکال دے گی، پھر لوگ بولیں گے کہ کب تک ہم اس دین پر رہیں گے، پھر وہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف واپس لوٹیں گے یہاں تک کہ وہ عبادت کریں گے جیسے اُن کے بڑے کرتے تھے۔ یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا مطلب ہے کہ قبیلۂ دوس کی عورتیں دوبارہ ذی الخلصہ بُت کی عبادت کریں گی۔

٭—٭—٭

۱۶۶۴. حدثنا ابن وهب عن حيوة عن أبي صخر عن يزيد بن عبدالله بن قسيط عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرسل الله ريحا من اليمن الين من الزبد واحلى من العسل فلا تترک رجلا في قلبه آية من القرآن الا ذهبت بها

۱۶۶۴﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حیوۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوصخر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ یمنی ہوا بھیجے گا جو جھاگ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھی ہوگی، آدمی کے دل سے قرآن کی آیات اپنے ساتھ لے جائے گی۔

٭—٭—٭

۱۶۶۵. حدثنا أبو معاوية حدثني أبو مالک الأشجعي عن ربعي ابن حراش عن حذيفة بن اليمان قال يدرس الاسلام كما يدرس وشي الثوب حتى لا يدرى ما صيام ولا نسک ويسرى على كتاب الله تعالى في ليلة فلا يترک في الأرض منه آية وتبقى طوائف من الناس فيهم الشيخ الكبير والعجوز الكبيرة يقولون أدركنا آباءنا على هذه الكلمة لا إله إلا الله فنحن نقولها، قال له صلة بن زفر وهو جالس معه وما تغني عنهم لا إله إلا الله وهم لا يدرون ما صيام ولا صدقة ولا نسک فاعرض عنه حذيفة ثلاثا، ثم قال يا صلة هي تنجيهم مرتين أو ثلاثا.

۱۶۶۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے بیان کیا ہے حضرت ابومالک اُشجعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ربعی ابن حراش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسلام مٹ جائے گا جیسا کہ کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ پتہ نہیں چلے گا کہ روزہ کیا ہے؟ صدقہ کیا ہے؟ اور قربانی کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب راتوں رات میں چھن جائے گی کوئی آیت روئے زمین میں باقی نہیں رہے گی، کچھ عمر رسیدہ بوڑھے اور بوڑھیاں باقی رہیں جو کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو لا اِلہ الا اللہ کے کلمے پر پایا، اس لیے ہم بھی اس کلمے کو بولتے ہیں، حضرت صلۃ ابن زُفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور یہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو لا اِلہ الا اللہ کوئی فائدہ نہیں دے گا جبکہ وہ روزہ صدقہ اور قربانی کو نہیں جانتے ہوں گے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین مرتبہ منہ موڑا، پھر فرمایا کہ اے صلۃ! یہ اُن کو نجات دے گا انہوں نے یہ بات دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہی۔

۱۶۶۶۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني رجل عن أبي عوف الحمصي قال الدخان يملأ مابين السماء والأرض حتى لا يصلون الناس ولا يدرون مشرقا من مغرب وينتفخ الكافر من مسامعه كلها ويكون على المؤمن مثل الزكمة.

۱۶۶۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُن سے ایک آدمی نے، اُن سے حضرت ابوعوف الحمصی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آسمان اور زمین دھوئیں سے بھر جائیں گے۔ لوگ نماز نہیں پڑھیں گے وہ مشرق اور مغرب کو نہیں پہچانیں گے اور وہ دھواں کافر کے کانوں کے سوراخوں میں گھسے گا، مؤمن پر اُس کا اثر زُکام کی طرح ہوگا۔
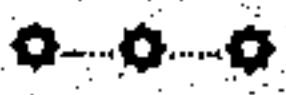
۱۶۶۷۔ حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبدالله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى تعبدالعرب ما كان يعبد آباؤها عشرين ومئة عاما بعد نزول عيسى بن مريم وبعد الدجال

۱۶۶۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت علی بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اہلِ عرب عبادت کریں گے جس کی عبادت ان کے باپ دادا کرتے تھے۔ ایک سو بیس (120) سال نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور دجّال کے بعد۔

۱۶۶۸۔ حدثنا أبو عمر ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قتل يأجوج ومأجوج وتنتن

الأرض منهم استغاث المؤمنون بربهم من نتنهم فيبعث الله ريحا يمانية غبراء فتصير على الناس غما و دخانا شديدا وتقع على المؤمنين الزكمة ويكشفها الله عنهم بعد ثلاثة أيام

۱۶۶۸﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابوعمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ان کے والد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب یأجوج اور مأجوج قتل ہوں گے اور زمین اُن سے بدبودار ہوجائے گی تو مؤمنین اپنے ربّ سے فریاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ گرد وغبار والی ایک ہوا بھیجے گا۔ لوگوں پر غم اور سخت دُھواں واقع ہوگا اور اہلِ ایمان پر زُکام واقع ہوگا اور تین دن کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے ہٹا دے گا۔

۞۞۞

۱۶۶۹. حدثنا ابن عيينة عن عبدالعزيز بن رفيع حدثني شداد بن معقل يذكر عن ابن مسعود يقول إن هذا القرآن الذي بين أظهر كم يوشك أن يسرى عليه في ليلة فيذهب ما في قلوبكم ويرفع ما في مصاحفكم ثم تلا ولئن شئنا لنذهبن بالذي أو حينا اليک الآية

۱۶۶۹﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ ذِکر کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یقیناً یہ قرآن جو تمہارے دَرمیان ہے قریب ہے کہ اس کو ایک رات میں لے جایا جائے، وہ جو تمہارے دلوں سے نکال دیا جائے گا۔ اور تمہارے صحیفوں میں سے ختم ہوجائے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو لے جائیں گے وہ وَحی جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے۔

۞۞۞

۱۶۷۰. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن أبي الضيف عن كعب قال يبعث عيسى طليعة الى الحبشة الذين يريدون البيت حتى إذا كانوا ببعض الطرق بعث الله ريحا يمانية طيبة فتقبض فيها روح كل مؤمن ثم يتسافد الناس في الطرق فمثل الساعة كمثل رجل يطوف على فرسه ينتظر متى تضع فمن تكلف بعد علمي هذا شيئا فهو مكلف

۱۶۷۰﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوالضیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دَستہ حبشہ کی طرف بھیجے گے جن کا اِرادہ بیت اللہ ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ راستہ میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یمنی خوشگوار ہوا بھیجے گا۔ جو اس راستے میں ہر مؤمن کی رُوح قبض کرلے گی، راستے میں قیامت کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے جو گھوڑے پر سوار طواف کر رہا ہو اور وہ گھوڑا اس اِنتظار میں ہو کہ وہ سوار کب اُترے گا۔ جس نے میرے بتانے کے بعد لاپرواہی کی تو وہ ذِمّہ دار ہوگا۔

۞۞۞

۱۶۷۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تضطرب أليات نساء دوس على ذي الخلصة وكانت صنما تعبدها دوس في الجاهلية بتبالة. قال معمر وقال غير الزهري على ذلک الحجر بيت مبني اليوم

۱۶۷۱﴾ ہم سے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعید ابن مسیّب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ''دوس'' قبیلہ کی عورتوں کی سُرینیں ذی الخلصہ پر حرکت کرلیں، ذی الخلصہ کا بت ''تبالہ'' میں تھا۔ قبیلہ دوس اس کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوا سے نے کہا کہ اس پتھر پر آج گھر بنا ہوا ہے۔

۱۶۷۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن نافع عن عياش بن أبي ربيعة رضى الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول تجيء ريح بين يدي الساعة تقبض فيها روح كل مؤمن.

۱۶۷۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عیاش بن ابو ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر مؤمن کی رُوح قبض کرلے گی۔

۱۶۷۳. حدثنا عبيدالله بن موسى عن حنظلة قال سمعت القاسم بن أبي بزه يسأل طاوسا عن الآيات التي قبل القيامة. فقال ما أدري ما هي ولكن ريح تجيء قبل يوم القيامة طيبة تقبض فيها روح كل مؤمن وان كان في جوف صخرة.

۱۶۷۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت عبیداللہ بن موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حنظلہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن ابو بزہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے سوال کیا ان نشانیوں کے بارے میں جو قیامت سے پہلے ہوں گی؟ تو وہ فرمانے لگے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ نشانیاں کیا ہوں گی، لیکن قیامت کے دن سے پہلے ایک ہوا آئے گی جو ہر مؤمن کی رُوح قبض کرلے گی خواہ وہ چٹان کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۶۷۴. حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي في قوله تعالى الجاهلية الأولى قال هي ما بين عيسى ومحمد صلى الله عليهما وسلم

۱۶۷۴﴾ عبدہ بن سلیمان نے زکریا سے روایت کی ہے کہ امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿اَلْجَاهِلِيَّةَ الْاُوْلٰی٥﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ دور عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کا تھا۔

٭…٭…٭

١٦٧۵۔ حدثنا وكيع عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق قال بينما رجل يحدث في المسجد قال اذا كان يوم القيامة يرى دخان من السماء فتأخذ بأسماع المنافقين وابصارهم وأخذ المؤمنين منه كهيئة الزكمة. قال مسروق فدخلت على عبدالله فاخبرته بذلك فقال عبدالله ان قريشا استعصوا على النبي صلى الله عليه وسلم، فقال اللّهم أعني عليهم بسنين كسنين يوسف فاخذتهم سنة أكلوا فيها العظام والميتة حتى جعل أحدهم يرى ما بينه وبين السماء كهيئة الدخان من الجوع، فقالوا ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون فقيل له ان كشفنا عنهم عادوا، قال فكشف عنهم فعادوا فانتقم الله منهم يوم بدر فذلك قوله تعالى فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب أليم إلى قوله انكم عائدون

١٦٧۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَبوالضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی مسجد میں بیان کررہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جب قیامت کا دِن ہوگا دیکھیں گے دُھواں آسمان سے، پس وہ دُھواں ختم کروے گا منافقین کے کان اور آنکھیں اور مؤمنین پر اُس کا اَثر زُکام کی طرح ہوگا۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان کو اِس کی خبر دی، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک قریش نے جب حضرت پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کی تو نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا تھا کہ:

اَے اللہ! ان پر قحط مسلط فرمادیجئے؟ جیسا (حضرت) یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط تھا۔

تو اُنہیں قحط نے آ پکڑا پھر وہ ہڈیاں اور مُردار کھانے لگے یہاں تک کہ ہر ایک کو بھوک کی وجہ سے آسمان پر دھواں نظر آتا تھا۔ پس وہ کہنے لگے کہ (اَے) ہمارے رَبّ! ہٹادیجئے ہم سے عذاب ہم اِیمان لانے والے ہیں، پس کہا گیا ان سے اگر ہم ہٹادیں گے اُن سے عذاب تو یہ دوبارہ پلٹ جائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے عذاب ہٹادیا، وہ پلٹ گئے، اللہ تعالیٰ نے اُن سے بدر والے دِن اِنتقام لیا۔ اللہ تعالیٰ کے اِس قول کا یہی مطلب ہے:

ترجمہ: پس اِنتظار کیجئے جس دِن آئے گا آسمان کھلے دُھوئیں کے ساتھ جو ڈھانپ لے گا لوگوں کو، یہ دردناک عذاب ہے۔

(پس یہی مطلب ہے) اللہ کے قول کا "عَائِدُوْنَ" تک۔

٭…٭…٭

۱۶۷۶. حدثنا وكيع عن الأعمش وفطر عن أبي الضحى عن مسروق عن عبدالله قال خمس قد مضين القمر والروم واللزام والبطشة والدخان

۱۶۷۶: ہم سے بیان کیا ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت فطر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پانچ نشانات تھے جو گزر گئے (اور وہ نشانات یہ ہیں):

چاند کا دوٹکڑے ہونا، روم کی فتح، چپکنا، بطشہ، یعنی جنگِ بدر، دھواں"۔

۱۶۷۷. حدثنا هشيم وعبدالوهاب عن داود بن أبي هند عن أبي عثمان عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال أهل الغرب ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة

۱۶۷۷: ہم سے بیان کیا ہے حضرت ہشیم رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت داؤد ابن ابو ہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مغرب والے قیامت تک ہمیشہ حق پہ قائم رہیں گے۔

۱۶۷۸. حدثنا عيسى عن شعبة عن يزيد بن خمير عن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الأرض مغاربها

۱۶۷۸: ہم سے بیان کیا ہے حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت یزید بن خمیر نے، اُن سے راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: زمین کا بہترین حصہ اس کا مغربی حصہ ہیں۔

۱۶۷۹. قال الأعمش وقال ابراهيم قال عبدالله كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى فانشق القمر فرقتين فذهب فرقة من وراء الجبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا اشهدوا

۱۶۷۹: حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے تو چاند دوٹکڑے ہوا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: گواہ رہو گواہ رہو

۱۶۸۰. حدثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال سأل أهل مكة النبي صلى الله عليه وسلم آية فانشق القمر بمكة مرتين، فقال اقتربت الساعة وانشق القمر

وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر يقولون سحر ذاهب.

۱۶۸۰﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن ثور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مکّہ والوں نے نبی کریم ﷺ سے نشانی طلب کی تو مکّہ میں چاند دومرتبہ دوٹکڑے ہوگیا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: قریب آ گئی ہے قیامت اور چاند دوٹکڑے ہوگیا جب یہ لوگ نشانی دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو چلا آ رہا ہے۔

❁ ❁ ❁

١٦٨١. حدثنا بقية بن الوليد عن عتبة بن أبي الحكم عن مكحول عن معاوية رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من أمتي على الحق ظاهرين على الناس لا يبالون من خالفهم حتى يأتي أمر الله وهم ظاهرون قال عتبة بن أبي حكيم أمر الله ريحا طيبة تخرج في زمن عيسى فتقبض أرواح المؤمنين

۱۶۸۱﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقیۃ بن آلولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عتبہ بن ابوالحکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ میری اُمّت میں سے ایک گروہ حق پر قائم ہوگا، اور اس گروہ والے لوگوں پر غالب رہیں گے۔ یہ کسی کی مخالفت کی پروانہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا اَمر آ جائے، اور یہ غالب رہیں گے۔ حضرت عتبہ بن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اَمرُاللہ" سے مُراد وہ خوشگوار ہوا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگی اور اَرواحِ مؤمنین کو قبض کرے گی۔

❁ ❁ ❁

١٦٨٢. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن عكرمة قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم شقتين، فقال المشركون سحر فنزلت اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر

۱۶۸۲﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت اِبن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دوٹکڑے ہوگیا تو مشرکین کہنے لگے کہ جادو ہے جو چلا آ رہا ہے۔

❁ ❁ ❁

١٦٨٣. حدثنا ابن عيينة عن ابن أبي نجيح عن أبي معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ شقتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشهدوا.

۱۶۸۳﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت اِبن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن ابو نجیح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابو معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دوٹکڑے ہوگیا تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: گواہ رہو۔

۱۶۸۴۔ حدثنا ابن عيينة عن عطاء بن السائب عن أبي عبدالرحمن عن حذيفة قال ألا أن القمر قد انشق.

۱۶۸۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت اِبن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: چاند دوٹکڑے ہوگیا۔

۱۶۸۵۔ حدثنا ابن عيينة عن عبدالعزيز بن رفيع سمع شداد بن معقل يقول سمعت ابن مسعود يقول إن أول ما تفقدون من دينكم الأمانة وآخر ما يبقى الصلاة وان هذا القرآن بين اظهركم يوشک أن يرفع فقالوا كيف وقد أثبته الله في قلوبنا وأثبتناه في مصاحفنا، قال يسرى عليه ليلة فيذهب بما في قلوبكم ويذهب بما في مصاحفكم ثم قرأ عبدالله ولئن شئنا لنذهبن بالذي أو حينا اليک الآية.

۱۶۸۵﴾ ہم سے حضرت اِبن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا کہ وہ فرمارہے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ فرمارہے تھے کہ سب سے پہلے وہ چیز جسے تم گم کروگے وہ اَمانت ہوگی اورآخری جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہے اور یہ قرآن جو تمہارے درمیان ہے قریب ہے کہ اس کواُٹھالیاجائے، اُنہوں نے کہا کہ اس کو کیسے اُٹھایاجائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے دلوں میں محفوظ کررکھاہے،اورہم نے اس کواپنے صحیفوں میں محفوظ کیاہے؟ تو اُنہوں (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ راتوں رات اُسے اُٹھایاجائے گا،ختم ہوجائے گا،تمہارے دِلوں سے محو ہوجائے گا اور جو تمہارے صحیفوں سے نکال دیاجائے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ: اگرہم چاہیں تو لے جائیں وہ جو ہم نے آپ (ﷺ) پروحی کی ہے۔

۱۶۸۶۔ حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبدالله قال انشق القمر ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى حتى ذهبت فرقة منه خلف الجبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا.

۱۶۸۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابومعمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ

فرماتے ہیں کہ: چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے اور ایک جماعت ہم میں سے پہاڑ کے پیچھے چلی گئی (تو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''گواہ رہو!''

٭٭٭

١٦٨٧ . حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تنصب الأوثان وأول من ينصبها أهل حضر من تهامة

١٦٨٧﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بتوں کو کھڑا کیا جائے گا، سب سے پہلے اُن کو کھڑا کرنے والے ''تہامہ'' کے شہری ہوں گے۔

٭٭٭

١٦٨٨ . حدثنا أبو معاوية عن الأوعمش عن مسلم عن مسروق عن عبدالله قال خمس قد مضين الدخان واللزام والبطشة والروم والقمر.

١٦٨٨﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں ''دھواں، چپکنا، بطشہ (جنگ بدر)، فتح روم، اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا''۔

٭٭٭

١٦٨٩ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال يبعث الله ريحا غبراء قبل يوم القيامة فتقبض روح كل مؤمن، فيقال فلان قبض روحه وهو في مسجده وفلان قبض روحه وهو في سوقه. آخر الجزء الثامن بسم الله الرحمن الرحيم رب عفوك يا كريم.

١٦٨٩﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خیثمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے خاک آلود ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرے گی۔ پھر کہا جائے گا کہ فلاں کی روح مسجد میں قبض ہوگئی، اور فلاں کی روح بازار میں قبض ہوگئی۔

٭٭٭

دھنسنے، زلزلے، جھٹکے اور مسخ کا ذکر

الخسف والزلازل والرجفة والمسخ

أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة رحمه الله أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أبي الطبراني حدثنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي حدثنا نعيم

۱۶۹۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال يدنو الرب الى السماء فيرد الماء الى عنصره وترجف الأرض ويخر الناس لوجوههم سجدا ويعتقون عامة أرقائهم ثم تسكن زمانا ثم تعود فتزلزل بأهلها أشد من المرة الأولى فيعتقون عامة أرقائهم ثم لتصدع ويخسف بطائفة من الأرض وأوديتها والناس حتى ان الرجل ليسري فيمر بالحي وهم سالمون وآخرون مخسوف بهم وإن الرجلين ليطحنان فتصيبهما الصعقة فيموت أحدهما أو تصيبهما في نومهما كذلك وتستصعب الأرض زلزالا كالبرذون الفحل الصعب حتى يلجأ أهل المدن والقرى إلى الجبال فيكونون مع السباع وتحشر حلية الأرض ذهبها وفضتها إلى بيت المقدس وحتى يفتح الرجل والمرأة السفط والجونة فلا يجدان من حليهما شيئا ويتقعقع خشب بيت المقدس وسقفه وتهلك المراعي والدواب وينقطع ملك الجزيرة وأرمينية وتيبس شجرهما وتهلك دوابهما من الزلزلة ويشبعهما جوعا وحتى إن جبال بثور لتنقلع من مكانه فتهرب ثلاث مرات كل ذلك يرد إلى موضعه فيكون آخر القلاعه وهلاكه وفراره الى طبرية فيثب عليها ويتعوذ الى الله باسمه المقدس ألا يعيده فيقره وتغلوا الخيل فتطلب الفرس بالمال الكثير فلا يصاب.

۱۶۹۰: ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور اُن سے ایک راوی نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ربّ آسمان کی طرف قریب ہو جائے گا، وہ پانی کو اپنے عُنصر کی طرف لوٹا دے گا۔ زمین ہلنے لگے گی اور لوگ چہروں کے بَل سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر ایک عرصہ تک زمین سکون کی حالت میں ہوگی۔ پھر پہلے حالات کی طرف زمین لوٹ آئے گی، پھر زمین ہلنے لگے گی۔ پہلی حالت سے زیادہ لوگ غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر زمین پھٹ جائے گی اور سب کو دھنسا دے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی چلے گا تو اس کا ایک قبیلے پر گزر ہوگا جو محفوظ ہوگا۔ دوسرے لوگ زمین میں دھنسائے گئے

ہوں گے۔ دو آدمی ایسے ہوں گے جو سینگ بازی کریں گے۔ پھر دونوں پر آسمانی بجلی گرے گی تو ان میں سے ایک مر جائے گا، یا دونوں پر بحالت نیند میں آسمانی بجلی گرے گی۔ زمین زلزلوں کی وجہ سے سرکش گھوڑے کی طرح ہو جائے گی جس پر سواری مشکل ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ شہر اور بستیوں والے پہاڑوں کی طرف جانے پر مجبور ہو جائیں گے، وہ درندوں کے ساتھ رہیں گے۔ اور جمع کی جائے گی زمین کی زینت اس کا سونا اور چاندی بیت المقدس کی طرف جمع ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مرد اور عورت سنگھار دان اور عطر رکھنے کی کپی کھول دیں گے تو ان کو زیورات میں سے کچھ بھی نہ ملے گا۔ بیت المقدس کی لکڑیاں اور چھت، چراگاہ اور جانور ہلاک ہوں گے۔ جزیرہ اور آرمینیہ کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ اُن دونوں کے درخت سوکھ جائیں گے۔ ان کے جانور زلزلے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور وہ بھوک کی انتہاء تک پہنچ جائیں گے، اور مقام بھور کے پہاڑ اپنی جگہ سے نکل پڑیں گے اور بھاگیں گے تین مرتبہ اور ہر بار اپنی جگہ پر واپس آئیں گے۔ آخری بار طبریہ کی طرف بھاگنا ہوگا، وہاں وہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کے ساتھ پناہ مانگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ واپس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو وہیں مقیم فرما دے گا اور گھوڑے مہنگے ہوں گے اور وہ نایاب ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

١٦٩١. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن حجر بن مالك الكندي عن قبيصة بن ذؤيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤفكن من هذه الأمة قوم قردة وقوم خنازير وليصبحن فيقال خسف بدار بني فلان ودار بني فلان وبينما الرجلان يمشيان يخسف بأحدهما، قالوا يا رسول الله وبم ذلك قال بشرب الخمور ولباس الحرير والضرب بالمعازف والزمارة. قال أبو بكر وحدثني عروة بن رويم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى يقول أنا أرجف الأرض بعبادي في خير ليالي فمن قبضت فيها من المؤمنين كانت له رحمة وكانت آجالهم التي كتبت عليهم ومن قبضت من الكفار كانت عذابا لهم وكانت آجالهم التي كتبت عليهم

١٦٩١۔ ہم سے بیان کیا اور ابو المغیرہ نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے حجر بن مالک الکندی سے روایت کی ہے کہ قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ضرور اس امت میں سے ایک قوم بندر بنے گی اور ایک قوم خنزیر بنے گی، اور لوگ صبح کریں گے تو کہیں گے کہ فلاں کا گھر دھنس چکا ہے اور فلاں کا گھر دھنس چکا ہے۔ دو آدمی ایک ساتھ چل رہے ہوں گے جن میں سے ایک دھنس جائے گا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ شراب خوری اور ریشم کا لباس پہننے اور گانے بجانے کے آلات میں منہمک ہونے کی وجہ سے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن رویم نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: میں اپنے بندوں پر اچھی راتوں میں زمین کو ہلاتا ہوں۔ جس ایمان والے کی میں روح قبض کروں تو یہ اس کے لیے رحمت ہے اور یہ اس کا وقت مقرر تھا جو

میں نے اس پر لکھا تھا، اور جس کافر کی میں روح قبض کروں تو یہ اس کے لئے عذاب ہے، اور یہ اس کا وقت مقرر تھا جو میں نے اس پر لکھا تھا۔

***

۱۶۹۲۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن أبي الخوصاء عن طاوس قال ثلاث رجفات رجفة باليمن ورجفة بالشام أشد منها ورجفة بالمشرق وهي الجاحف مضتا إلا التي بالمشرق.

۱۶۹۲۔ عبداللہ بن مروان نے مروان سے، انہوں نے ابوالخوصاء سے روایت کی ہے کہ طاؤس فرماتے ہیں کہ: تین زلزلے ہوں گے ایک زلزلہ یمن میں اور دوسرا زلزلہ شام میں، یہ یمن کے زلزلے سے سخت ہوگا اور تیسرا زلزلہ مشرق میں ہوگا، اور یہ مشرق کا زلزلہ ان دونوں سے بڑھ کر ہوگا۔

***

۱۶۹۳۔ حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال لتستصعبن الأرض بأهلها حتى تكون أصعب من ظهر برذون صعب ثم تميل بكم ميلة أخرى حتى تظنون أنها منكفئة حتى يعتق ناس أرقاء هم ثم تسكن زمانا حتى يندم من أعتق على ما أعتق ثم تميل بكم ميلة أخرى حتى يقول قائل من الناس ربنا نعتق نعتق، فيقول الله تعالى كذبتم بل أنا أعتق.

۱۶۹۳۔ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ: زمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہو جائے گی حتی کہ وہ مضبوط خچر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زمین تمہیں لے کر جھکے گی، تم یہ گمان کرو گے کہ یہ الٹ جائے گی، لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر زمین پرسکون والے ہو جائے گی۔ جنہوں نے غلام آزاد کئے ہوں گے وہ آزاد کرنے پر نادم ہوں گے، پھر زمین انہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، تو لوگوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جھوٹ بولتے ہیں۔

***

۱۶۹۴۔ حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن قارظ بن شيبة عن أبي غطفان قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول تخرج معادن مختلفة قريب يقال له فرعون ذهب يذهب إليه شرار الناس فبينماهم يعملون فيه إذ حسر لهم عن الذهب فأعجبهم معتملة إذ خسف به وبهم.

۱۶۹۴۔ ابن وہب نے ابن ابوذئب سے، انہوں نے قارظ بن شیبہ سے، انہوں نے ابوغطفانؓ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مختلف معدنیات نکل آئیں گی، ایک ایسی زمین سے جسے فرعون کہا جاتا ہے، شریر قسم کے لوگ سونا حاصل کرنے کے لئے جائیں گے اور وہ سونا حاصل کرنے میں معروف ہوں گے، جب سونا ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گا تو وہ خوش ہو جائیں گے مگر سونے سمیت دھنس جائیں گے۔

١٦٩٥. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن عبيدالله بن عبيد عن أبي هريرة قال يوشك أن لا تجدوا بيوتا تكنكم تهلكها الرواجف ولا دوابا تبلغوا عليها في أسفاركم تهلكها الصواعق

۱۶۹۵﴾ ابن وہب نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم کوئی گھر نہ پاؤ جو تمہیں ٹھکانہ دے، مگر یہ کہ زلزلے اُسے تباہ کردیں گے، اور نہ کوئی جانور تم پاؤ گے جس پر تم سفر کرو گے، مگر یہ کہ اُسے بجلی کی کڑک ہلاک کردے گی۔

○ ○ ○

١٦٩٦. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر عن خالد بن معدان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي لا عذاب عليها في الآخرة إنما عذابها الزلازل والفتن في الدنيا

۱۶۹۶﴾ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، ابوبکر سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: میری اُمّت پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اُن پر عذاب دُنیا ہی میں زلزلوں اور فتنوں کی صورت میں آجاتا ہے۔

○ ○ ○

١٦٩٧. حدثنا أبو معاوية حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الأيام حتى تحسر الفرات عن جبل من ذهب فيكثر عنده القتل حتى يقتل من المائة كذا وكذا فان أدركت ذلك فلا تقربنهم

۱۶۹۷﴾ ابومعاویہ نے سُہیل بن ابو صالح سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمانہ ختم نہ ہوگا حتیٰ کہ دریائے فرات ایک ایسے پہاڑ سے گزرے گا جو سونے کا ہوگا، اُس کے قریب بکثرت قتل ہوں گے، اگر تُو اُسے پالے تو اُس کے قریب نہ جانا!

○ ○ ○

١٦٩٨. حدثنا يحيى بن اليمان عن أشعث القمي عن جعفر عن سعيد قال تزلزلت الأرض على عهد عبدالله قال لها مالك، ثم قال أما إنها لو تكلمت لقامت الساعة.

۱۶۹۸﴾ یحییٰ بن الیمان نے اشعث القمی سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید فرماتے ہیں کہ عبداللہ کے زمانے میں زمین پر زلزلہ آگیا تو عبداللہ نے زمین سے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ پھر فرمانے لگے کہ اگر زمین بول پڑتی تو قیامت قائم ہوجاتی۔

○ ○ ○

١٦٩٩. حدثنا يحيى بن اليمان عن أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أبي العالية في قوله تعالى ربنا اطمس على أموالهم، قال صارت حجارة.

۱۶۹۹﴾ یحییٰ بن الیمان نے ابوجعفر الرازی سے، انہوں نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ﴾

اس کا مطلب ہے انہیں پتھر بنادے۔

۱۷۰۰. حدثنا بقية عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت أرجلكم، الأنعام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما انها كائنة ولم يأت تأويلها بعد.

۱۷۰۰۔ بقیہ نے ابوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مصداق واقع ہو چکا ہے، بعد میں نہیں آئے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۰۱. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن رجل من البحرين عن رجل كان في حرس معاوية سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي وعدت هذه الأمة من الزلازل والبلاء والقتل والفتن فوق المائتين ودون المائة يردها عليهم ثلاثا

۱۷۰۱۔ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، صفوان سے، انہوں نے بحرین کے ایک راوی سے، اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک محافظ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمت سے جن زلزلوں اور آفتوں اور قتل اور فتنوں کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ دو سو (200) سے زیادہ ہوں گے، اور سو (100) سے کم نہ ہوں گے، آپ ﷺ نے یہ جملہ تین (3) بار ارشاد فرمایا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۰۲. قال صفوان وحدثني أبو المخارق زهير بن سالم أن عمر سأل كعبا هل يخاف على هذه الأمة عدوا يظهر عليهم؟ قال لا، قال الله ولكن عدو وزلازل يبتلون بها فتستكون فاما قبة الإسلام وبيضته فلا.

۱۷۰۲۔ صفوان نے، ظہیر بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا اُمت پر ایسے دُشمن کا اندیشہ ہے جو اُن پر غالب آجائے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، لیکن دُشمن ہوں گے اور زلزلے ہوں گے جن کے ذریعہ اس اُمت کو آزمایا جائے گا، لیکن اسلام کے گنبد پر اور جھنڈے پر کوئی غالب آجائے تو ایسا نہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۰۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد قال تكون الزلازل

والملاحم التي تحرك الناس من أماكنهم حتى تغلوا النعال وقال أحدهما البغال فلا تنالون من عدوكم وتقصر الخطوة

۱۷۰۳۔ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ شریح بن عبید فرماتے ہیں کہ زلزلے اور جنگیں ہوں گی جو لوگوں کو اُن کی جگہ سے ہلا دیں گی، جوتے مہنگے ہوجائیں گے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خچر مہنگے ہوجائیں گے، تم دشمن پر سے کامیابی نہ پاسکو گے، اور قدم چھوٹے ہوجائیں گے۔

۱۷۰۴. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن نفيل السكوني رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه أوحي الي اني غير لابث فيكم ولستم لا بثون بعدي الا قليلا ثم تلبثون حتى تقولوا متى وستأتون أفنادا يفني بعضكم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده سنوات الزلازل.

۱۷۰۴۔ ابوالمغیرہ نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن نفیل السکونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ میں تم میں رہنے والا نہیں ہوں اور تم بھی میرے بعد رہنے والے نہ ہوگے مگر بہت کم، پھر تم رہوگے اور کہوگے کہ کب تک رہیں گے؟ عنقریب تم خندقوں میں جاؤ گے۔ تم ایک دوسرے کو فنا کر دوگے، قیامت سے پہلے دوسخت موتیں ہوں گی، اور اس کے بعد زلزلوں کے سال ہوں گے۔

۱۷۰۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن الجرشي سمع أبا هريرة يقول لمعاوية إن البلاء والزلازل والقتل ما فوق الثمانين ودون المائة فالله أعلم أي الثمانين

۱۷۰۵۔ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے، انہوں نے الجرشی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ بے شک مصیبتیں اور زلزلے اور قتل اسّی (80) سے اُوپر اور سو (100) سے کم ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کون سا اسّی (80) مراد ہے۔

۱۷۰۶. وقال عن صفوان بن عمرو عن رجل عن أبي هريرة.

۱۷۰۶۔ صفوان بن عمرو نے ایک راوی سے اور اس نے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۰۷. حدثنا مروان الفزاري عن حرملة بن قيس النخعي عن أبي بردة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي أمة مرحومة ليس عليها عذاب في الآخرة انما عذابها في الدنيا الزلازل والفتن والقتل.

۱۷۰۷۔ مروان الفزاری نے، حرملہ بن قیس سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے، کہ نبی کریم ﷺ

ارشاد فرماتے ہیں کہ میری اُمت رحم کی گئی اُمت ہے، اس پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اس پر زلزلے، فتنے اور قتل کی صورت میں عذاب ہوگا۔

✿ ✿ ✿

١٦٠٨. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن حدير ابن كريب عن كثير بن مرة ابي شجرة عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي ﷺ قال لتستصعبن بكم الأرض حتى يغبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يغبط أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعاب الأرض ولتميلن بكم الأرض حتى يغبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يغبط أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعاب الأرض ولتميلن بكم الارض ميلة يهلك فيها من هلك ويبقى من بقى حتى تعتق الرقاب ثم تهدأ بكم الأرض بعد ذلك حينا حتى يندم المعتقون ثم تميل بعد ذلك ميلة اخرى فيهلك من هلك ويبقى من بقى يقولون ربنا العتق ربنا نعتق فيكذبهم الله يقول كذبتم كذبتم بل أنا أعتق وليبتلن أخريات هذه الأمة بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف والقذف والمسخ والصواعق وإذا قيل هلك الناس هلك الناس ثلاثا فقد هلكوا ولن يعذب الله أمة حتى يعذروا عاذرها حتى يعرفوا بالذنوب فلا يتوبون والتمثن القلوب بما فيها من برها وفجورها كما تطمأن الشجر بما فيه حتى لا يستطيع محسن يزداد احسانا ولا يستطيع مسيء استعتابا وذلك بان الله تعالى يقول كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون (المطففين).

١٦٠٨۔ حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے عبید بن کریب سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: عنقریب تم پر زمین سخت ہوجائے گی، شہری لوگ برے حالات کی وجہ سے دیہاتی لوگوں پر رشک کریں گے۔ جیسے کہ آج کل دیہاتی لوگ شہری لوگوں پر رشک کرتے ہیں، زمین تمہیں لے کر جھکے گی جسے ہلاک ہونا ہے اُس میں ہلاک ہوگا، اور جسے باقی رہنا ہے وہ باقی رہے گا۔ گردنیں آزاد کردی جائیں گی، پھر کچھ عرصہ زمین تم پر رحم رہے گی، آزاد کرنے والے مالک نادم ہوں گے، پھر زمین انہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، ہلاک ہونے والے ہلاک ہوجائیں گے اور باقی رہنے والے باقی رہ جائیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میں غلاموں کو آزاد کرنے والا ہوں، اور اس اُمت کے آخری لوگوں کو زلزلے کے ساتھ آزمایا جائے گا، اگر وہ توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا، اور اگر وہ برائی کی طرف لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ زلزلہ اُن پر لوٹا دے گا، پھر اگر توبہ کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے گا، اور اگر وہ لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن پر زلزلہ اور مارنا اور مسخ ہونا اور بجلی کی کڑک لوٹائے گا، اور جب کہا جائے گا کہ

لوگ ہلاک ہو گئے، لوگ ہلاک ہو گئے، تین 3 مرتبہ کہا جائے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُمّت کو ہرگز عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ اُمّت توبہ کرے، اور دِل اُس چیز پر مطمئن ہو جائے جو اُس میں ہے، نیکی ہو یا بُرائی، جیسے کہ دَرخت مطمئن ہو جاتا ہے جو اُس میں ہے یہاں تک کہ نیکی کرنے والا یہ طاقت نہ رکھے گا کہ وہ اِحسان میں زیادتی کرے، اور گناہ کرنے والا توبہ کرنے کی طاقت نہ رکھے گا اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾

۞ ۞ ۞

١٧٠٩۔ حدثنا بقية عن ابي العلاء عن محمد بن جنادة عن يزيد بن حصين عن معاذ بن جبل رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي أمة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة انما عذابها في الدنيا فتن وزلازل وبلايا.

١٧٠٩﴾ بقیہ نے ابو العلاء محمد ابن جنادہ سے، انہوں نے یزید بن حصین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: میری اُمّت رحم کی ہوئی اُمّت ہے اِن پر آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، اِن کا عذاب دُنیا ہی میں فتنوں اور زَلزلوں اور مصائب کی صورت میں ہوگا۔

۞ ۞ ۞

١٧١٠۔ حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن خبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة قال ان الفرات ستحسر عن كنز فإن أدركته فلا تأخذ منه شيئا.

١٧١٠﴾ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات کا پانی ایک قسم کے خزانہ سے دُور ہوگا، اگر تُو اُس خزانے کو پالے تو اُس میں سے کچھ بھی نہ لینا!

۞ ۞ ۞

١٧١١۔ حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن عبدالله ابن المختار عن عباس الجريرى عن أبي عثمان النهدي عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال ليخسفن بالدار الى جنب الدار إذا كانت المظالم

١٧١١﴾ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمٰی سے، انہوں نے عبداللہ بن مختار سے، انہوں نے عباس الجریری سے، انہوں نے ابو عثمان النہدی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب مظالم ہوں گے تو ایک گھر دوسرے گھر کے پہلو میں دھنس جائے گا۔

۞ ۞ ۞

١٧١٢۔ قال حماد عن عبدالله بن خيثم عن مجاهد عن قبيصه بن البراء قال إذا خسف

بأرض كذا وكذا ظهر قوم يخضبون بالسواد لا ينظر الله إليهم قال مجاهد فقد رأيت تلك الأرض التي خسف بها

۱۷۱۲ حماد نے ،عبداللہ بن خثیم سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قبیصہ بن البراءؓ فرماتے ہیں کہ جب فلاں فلاں زمین دھنس جائے گی اور ایسی قوم ظاہر ہو جائے گی جو کالا خضاب لگائے گی تو اللہ تعالیٰ اُن کی طرف نہیں دیکھے گا، مجاہد فرماتے ہیں کہ مَیں نے وہ زمین دیکھی ہے جو دھنس گئی تھی۔

۞ ۞ ۞

۱۷۱۳. حدثنا عبدالرزاق أخبرنا معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخسف بقوم من مراتع النعم ولا تقم الساعة حتى يخسف برجل كثير المال والولد.

۱۷۱۳ عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ زُہری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک قوم اُونٹوں کی چراگاہ میں دھنس نہ جائے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی جو بہت زیادہ مال اور اَولاد والا ہو گا وہ زمین میں دھنس نہ جائے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۱۴. قال الزهري أخبرني عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن رجل من الأنصار عن رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نزل الدجال سباخ المدينة نفضت المدينة بأهلها نفضة أو نفضتين فيخرج منها كل منافق ومنافقة يعني الزلزلة.

۱۷۱۴ زُہری نے عمرو بن ابو سفیان سے، انہوں نے ایک انصار صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جب دجّال مدینہ کے اطراف میں آئے گا تو مدینہ ایک یا دو مرتبہ اپنے رہنے والوں کو جھاڑے گا یعنی اُس میں زلزلہ آئے گا، پھر مدینہ سے ہر منافق مَرد اور عورت باہر نکل جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۱۵. حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال يحسر جبل من ذهب في الفرات فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويبقى واحد.

۱۷۱۵ الدراوردی سہیل بن ابو صالح سے انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات میں سونے کا ایک پہاڑ ہوگا، اسے حاصل کرنے والے سو (100) میں سے ننانوے (99) لوگ قتل ہو جائیں گے اور ایک باقی رہ جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۱۶. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن ليث بن أبي سليم عن عبدالرحمن بن سابط قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كائن فيكم مسخ وخسف وقذف، قالوا يا رسول

الله وهم يشهدون أن لا إله إلا الله؟ قال نعم وذلك إذا اتخذت القيون والمعازف وشربوا الخمور ولبسوا الحرير.

۱۷۱۶۔ جریر بن عبدالحمید نے، لیث بن ابوسُلیم سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم میں مسخ اور دھنسنا اور اُوپر سے مارنا ہوگا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! مگر یہ اس وقت ہوگا، جب وہ گانے والی عورتوں اور موسیقی کے سامان کو اپنا لیں گے، اور شرابیں پئیں گے، اور ریشم پہنیں گے۔

۱۷۱۷. حدثنا عبيدالله بن موسى عن أبي جعفر عن الربيع بن أنس عن أبي العالية عن أبي بن كعب رضى الله عنه في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم (الأنعام: ٦٥) الآية قال هي أربع وكلهن عذاب فجاء بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس وعشرين سنة فالبسوا شيعا وأذيق بعضهم بأس بعض وبقيت اثنتان وهما لا بد واقعتان الخسف والقذف.

۱۷۱۷۔ عبیداللہ بن موسیٰ نیا بوجعفر سے، انہوں نے ربیع بن انس سے، انہوں نے ابوالعالیہ سے روایت کی ہے کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾

(آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

فرماتے ہیں کہ یہ چار (4) ہیں اور سب کے سب عذاب ہیں، رسول اللہ ﷺ کے فوت کے پچیس (25) سال بعد تمہیں ٹکڑوں میں تقسیم کردیا گیا، اور ایک کے ذریعے سے دوسرے کو جنگ کا مزہ چکھایا گیا، اور دو عذاب باقی ہیں، اور وہ لازماً ہوکر رہیں گے، ایک دھنسنا ہے اور دوسرا اُوپر سے مارنا ہے۔

۱۷۱۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحسر الفرات على جبل من ذهب فيقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعين أو قال تسعة كلهم يرى أنه ينجو.

۱۷۱۸۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے سُہیل بن ابوصالح سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دریائے فرات کا پانی ایک سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس کے اُوپر لڑیں گے تو سو (100) میں سے نوے (90) قتل کردیے جائیں گے، یا فرمایا کہ نو (9) قتل کردیے جائیں گے، اُن میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہوگا کہ وہ کامیاب ہوا۔

۱۷۱۹۔ حدثنا ابن المبارک عن الربیع بن أنس عن أبي العالية في قوله تعالى هو القادر بمثل ذلک سواء.

۱۷۱۹۔ ابن مبارک نے ربیع بن انس سے، انہوں نے ابوالعالیہ سے اُو پرابی بن کعب کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

***

۱۷۲۰۔ حدثنا ابن المبارک عن هارون عن حفص بن سليمان عن الحسن في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم. قال هذا للمشركين أو يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض قال هذا للمسلمين.

۱۷۲۰۔ ابن مبارک نے ہارون سے، انہوں نے حفص بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾

(آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ مشرکین کے متعلق ہے، اور آیت کا یہ حصہ:

﴿اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ﴾

یہ مسلمانوں کے لئے ہے۔

***

۱۷۲۱۔ حدثنا الحكم بن نافع عن الجراح عن أرطاة عن شريح ابن عبيد وضمره وأبي عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخسف والمسخ في أمتي في العشر والمائتين.

۱۷۲۱۔ حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے ارطاۃ سے، انہوں نے شریح بن عبید، اور ضمرہ سے روایت کی ہے کہ ابو عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمین دھنسنا اور مسخ ہونا میری امت میں دوسو دس (210) سال میں ہوگا۔

۱۷۲۲۔ حدثنا عيسى بن يونس عن طلحة بن يحيى عن أبي بردة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذه الأمة أمة مرحومة عذابها بأيديها ويؤخذ الرجل من أهل الملل فيعطاه الرجل منهم فيقال هذا فداؤک من النار

۱۷۲۲۔ عیسیٰ بن یونس نے طلحہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ابوبردہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت رحم کی ہوئی امت ہے، اس کو عذاب اپنے ہاتھوں سے پہنچے گا، قیامت کے دن دیگر دین والوں سے آدمی لے لیا جائے گا اور میری امت کے آدمی کے بدلے اُسے دیدیا جائے گا اور کہا جائے کہ یہ تیرا فدیہ ہے جہنم کی آگ سے۔

***

۱۷۲۳. حدثنا الدراوردي عن سهيل عن ابيه عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى تحسر الفرات عن جبل من ذهب فيقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويبقى من كل مائة واحد فيقول كل رجل أنا الذي أنجو

۱۷۲۳۔ الدراوردی نے سُہیل سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دریائے فُرات کا پانی ایک سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے پس سو(100) میں سے ننانوے(99) قتل ہوجائیں گے، اور ہر سو(100) میں ایک باقی رہے گا، اِن میں سے ہر آدمی کہے گا کہ مَیں کامیاب ہوگیا۔

✿ ✿ ✿

۱۷۲۴. حدثنا أبو أسامة عن عوف عن سعيد بن حيان الأزدي عن ابن عباس قال السبعون الذي اختار موسى من قومه الما أخذتهم الرجفة لأنهم لم يرضوا بالعجل ولم ينهوا عنه

۱۷۲۴۔ ابواُسامہ نے عوف سے، انہوں نے سعید بن حیان ازدی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ستّر(70) آدمی جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے قوم سے اللہ تعالیٰ کے ملاقات کے لئے چنا تھا، اُنہیں کڑک نے پکڑلیا تھا اِس لئے کہ وہ بچھڑے کی عبادت پر نہ راضی ہوئے اور نہ اوروں کو منع کیا۔

✿ ✿ ✿

۱۷۲۵. حدثنا وكيع عن عبادة بن مسلم الفزاري عن جبير بن أبي سليمان بن جبير بن مطعم عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول اللّهم إني أعوذبک من أن أغتال من تحتي يعني الخسف.

۱۷۲۵۔ وکیع نے عُبادہ بن مسلم سے، انہوں نے جبیر بن ابوسُلیمان سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دُعا کیا کرتے تھے کہ: اَے اللہ مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں اِس بات سے کہ مَیں اپنے نیچے سے دھنسادیا جاؤں۔

✿ ✿ ✿

۱۷۲۶. حدثنا حرمي بن عمارة عن عمارة المعولي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال اذا اقترب الزمان كثرت الصواعق

۱۷۲۶۔ حرمی بن عُمارۃ نے عُمارۃ المعولی سے، انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ، ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب زمانہ قریب ہوجائے تب بجلی کی کڑک زیادہ ہوجائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۷۲۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن حسان بن عطية انه كره النظر إلى الشمس اذا خسفت كراهية أن يذهب بصره عند ذلک

۱۷۲۷﴾ ولید بن مسلم نے اَوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ سُورج گرہن کے وقت سورج دیکھنے کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کہیں اُن کی نظر نہ چلی جائے۔

٭ ٭ ٭

۱۷۲۸۔ حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن جامع عن أبي يعلى عن الحسن بن محمد بن علي عن مولاة لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة أو بعض أزواجه وأنا عندها فقال اذا ظهر السوء فلم ينهوا عنه أنزل الله بهم بأسه فقلت يا نبي الله وإن كان فيهم صالحون؟ قال نعم يصيبهم ما أصابهم ثم يصيرون إلى مغفرة الله ورحمته أو الى مغفرة الله وجنته.

۱۷۲۸﴾ ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے جامع سے، انہوں نے، ابو یعلی سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی سے، وہ نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس یا کسی اور زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لائے اور مَیں بھی وہاں موجود تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب بُرائی ظاہر ہوجائے اور لوگ اُسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عذاب اُتارتا ہے، مَیں نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے نبی ﷺ! اگرچہ اُن میں نیک لوگ بھی ہوں؟ ارشاد فرمایا کہ جی ہاں اُنہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف، یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت کی طرف منتقل ہوجائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۷۲۹: حدثنا بقية بن الوليد عن زيد بن عبدالله الجهني عن أبي العالية عن أنس بن مالك قال دخلت على عائشة رضي الله عنها ورجل معي فقال الرجل يا أم المؤمنين حدثينا عن الزلزلة فأعرضت عنه بوجهها قال أنس فقلت لها حدثينا يا أم المؤمنين عن الزلزلة فقالت يا أنس ان حدثتك عنها عشت حزينا ومت حزينا وبعث حين تبعث وذلك الحزن في قلبك فقال يا أمه حدثينا، فقالت ان المرأة اذا خلعت ثيابها في غير بيت زوجها هتكت ما بينها وبين الله من حجاب فان تطيبت لغير زوجها كان عليها نار و شنار فاذا استحلوا الزنا وشربوا الخمور مع هذا وضربوا المعازف غار الله في سمائه فقال تزلزلي بهم فان تابوا ونزعوا والا هدمها الله عليهم، فقال أنس عقوبة لهم قالت بل رحمة وبركة وموعظة للمؤمنين ونكالا وسخطة وعذابا على الكافرين، فقال أنس ما سمعت حديثا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أشد به فرحا مني بهذا الحديث بل أعيش فرحا وأموت فرحا وأبعث حين أبعث وذلك الفرح في قلبي أو قال في نفسي.

۱۷۲۹﴾ بقیہ بن ولید نے زید بن عبداللہ الجہنی سے، انہوں نے ابوالعالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اَنس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو اُس آدمی نے کہا کہ اے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق کچھ بتایئے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دینے سے اعراض کیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا اے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق بتایئے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے انس! اگر میں تجھے اُس کے متعلق بتا دوں تو تو پوری عمر غمگین رہے گا، اور غمگین ہو کر مرے گا، اور جب تجھے قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا تو وہ غم تیرے دل میں ہوگا، میں نے عرض کیا کہ اے امی پھر بھی بتا دیں؟ فرمانے لگی: عورت جب اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے کہیں اور اُتارتی ہے تو وہ اپنے اللہ تعالیٰ کے درمیان کے پردے کو پھاڑ دیتی ہے، اور جب وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی کے لئے خوشبو لگاتی ہے تو وہ اُس پر آگ اور شعلے ہوں گے، جب لوگ زنا کریں گے اور اس کے ساتھ شرابیں پئیں گے اور موسیقی کا سامان بجائیں گے تو اللہ تعالیٰ کو اُن پر آسمان میں غیرت آئے گی۔ اِرشاد ہوگا کہ: اے زمین اُن پر زلزلہ لے آ! پھر اگر وہ توبہ کریں اور باز آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ زمین کو اُن پر منہدم کر دے گا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ کیا یہ اُن کی سزا ہوگی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگی کہ یہ مؤمنین کے لئے تو رحمت، برکت اور نصیحت کی بات ہے، اور کافروں کے لئے عذاب، رُسوائی اور ناراضگی کی بات ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث کو سُن کر میں اِتنا خوش نہیں ہوا ہوں جتنا اِس حدیث کو سُن کر خوش ہوا ہوں، میں خوش ہو کر زندہ رہوں گا اور خوش ہو کر مروں گا اور جب بھی مجھے دوبارہ اُٹھایا جائے گا تو یہ خوشی میرے دل میں یا فرمایا کہ میری رُوح میں ہوگی۔

۱۷۳۰۔ حدثنا ابن عيينة عن عمرو سمع جابرا رضى الله عنه يقول نزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعوذ بوجهك أو من تحت أرجلكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعوذ بوجهك أو يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض فقال النبي صلى الله عليه وسلم هاتان أهون قال فأعطي الأولين ومنع الآخرة

۱۷۳۰۔ ابن عُیینہ نے، عمرو سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ (آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

تو نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اے اللہ! میں تیرے چہرے کے طفیل پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ﴾

تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اے اللہ میں آپ کے چہرے کے طفیل پناہ مانگتا ہوں، اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ﴾

تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ یہ دونوں پہلے دونوں سے کم ہے، تو آپ ﷺ کی پہلی دونوں دُعائیں قبول کرلی گئی، اور آخری منع کردی گئی۔

❁...❁...❁

۱۷۳۱. حدثنا ابن عيينة عن عبدالله عن نافع عن صفية قالت تزلزلت المدينة على عهد عمر وابن عمر قائم لا يشعر حتي اصطفقت السرر فلما أصبح عمر رضى الله عنه قال يا أيها الناس ما أسرع ما أحدثتم. قال ابن عيينة وفي غير حديث نافع لئن عادت لأخرجن من بين اظهركم.

۱۷۳۱﴾ ابن عُیینہ نے عُبید اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ صفیہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مدینہ میں زلزلہ آیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے تھے اُنہیں محسوس نہ ہوا، یہاں تک کہ چار پائیاں ہلنے لگیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی تو فرمانے لگے کہ اَے لوگو اتم نے کتنی جلدی نئی چیزیں اِیجاد کردیں، ابن عُیینہ کہتے ہیں کہ نافع کے علاوہ اوروں کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو تمہارے درمیان سے نکل جاؤں گا۔

❁...❁...❁

۱۷۳۲. حدثنا يحي بن سليم عن اسماعيل بن أمية قال قال أبو هريرة إذا ظهرت معادن في آخر الزمان يأتيك شرار الناس

۱۷۳۲﴾ یحییٰ بن سُلیم نے اِسماعیل بن اُمیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آخری زمانے میں معدنیات ظاہر ہوں گے تو تم پر شریر لوگ مسلط ہو جائیں گے۔

❁...❁...❁

۱۷۳۳. حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد عن منذر الثوري عن حسن بن محمد عن امرأة عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ظهر الشر بالأرض أنزل الله تعالى بأهل الأرض بأسه، قلت وفيهم أهل طاعة الله؟ قال نعم ثم يصيرون الى رحمة الله.

۱۷۳۳﴾ ابن عیینہ نے جامع بن ابو راشد سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے حسن بن محمد سے، انہوں نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: جب زَمین پر شر ظاہر ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب زمین والوں پر نازل فرمائے گا، میں نے عرض کیا زَمین والوں میں اِطاعت گزار لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف منتقل ہوں گے۔

❁...❁...❁

۱۷۳۴. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم حبيبة عن زينب بنت جحش رضى الله عنهما قالت يا رسول الله أنهلك وفينا الصالحون؟ قال نعم

اذا كثر الخبث.

۱۷۳۴﴾ ابن عُیینہ نے، زُہری سے، انہوں نے عُروہ سے، انہوں نے زینب بنت ابوسلمہ سے، انہوں نے اُمِ حبیبہ سے روایت کی ہے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! جب بگاڑ زیادہ ہو جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۳۵. حدثنا ابن عيينة عن يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن ابي حكيم عن عمر بن عبدالعزيز قال لا ياخذ الله تعالى العامة بعمل الخاصة فإذا المعاصي ظهرت فلم تنكر أخذ الله العامة و الخاصة.

۱۷۳۵﴾ ابن عُیینہ نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے اسماعیل بن ابو حکیم سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو کچھ لوگوں کی بدعملیوں کی وجہ سے نہیں پکڑیں گے، مگر جب گناہ عام ہو جائے اور کوئی نہ روکے تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو پکڑ لے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۳۶. حدثنا ابن عيينة عن المسعودي أراه عن القاسم قال قال عبدالله اذا قال الرجل هلک الناس فهو أهلكهم

۱۷۳۶﴾ ابن عُیینہ نے مسعودی سے، انہوں نے قاسم سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے گا کہ لوگ برباد ہو گئے تو وہ کہنے والا سب سے زیادہ برباد ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۳۷. حدثنا ابن عيينة عن مالک قال كان ابن عمر اذا سمع الرجل يقول هلک الفجار.

۱۷۳۷﴾ ابن عُیینہ نے، مالک سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ لوگ برباد ہو گئے تو فرماتے یوں کہو کہ گناہگار برباد ہو گئے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۳۸. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمن عن أبيه عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اخرجي معادن تلحق بک شرار الناس.

۱۷۳۸﴾ محمد بن حارث نے، محمد بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمین سے کہا جائے گا کہ اپنی معدنیات نکال دے ہم تجھ پر شریر لوگوں کو لانے والے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۷۳۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال يكون في زمان الهاشمي الذي يتجبر في بيت المقدس بعد المهدي الذي يبعث بجارية عليها لباس لا يواريها في زمانه يكون رجف مسخ وخسف.

۱۷۳۹﴾ ولید بن مسلم جراح سے روایت کرتے ہیں کہ ارطاۃ فرماتے ہیں کہ مہدی کے بعد ہاشمی کے زمانے میں جو وہ بیت المقدس میں ظلم کرے گا، اور جولڑکی کو بھیجے گا اِس حال میں کہ اُس پر کوئی کپڑا نہ ہوگا جو اُس کے جسم کو ڈھانپ دے تو اُس کے زمانے میں کڑک اور مسخ اور دھنسا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۷۴۰. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب لتسصعبن الأرض بأهلها حتى تكون اصعب من ظهر البرذون الصعب ثم تميل بكم ميلة فتعتقون أرقاءكم ثم تسكن زمانا ثم يندم من أعتق ثم تميل ميلة أخرى حتى يقول القائل ربنا نعتق، فيقول الله تعالى كذبتم بل أنا أعتق.

۱۷۴۰﴾ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: زمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ مضبوط خچر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زمین تمہیں لے کر جھکے گی، تم اپنے غلاموں کو آزاد کرو گے، پھر زمین سکون والی ہو جائے گی، پھر آزاد کرنے والے لوگ نادم ہوں گے، پھر زمین اُنہیں دوبارہ لے کر جھکے گی اور کہنے والا کہے گا کہ: اے ربّ! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ میں غلاموں کو آزاد کرتا ہوں۔

✿ ✿ ✿

۱۷۴۱. حدثنا ابن المبارك وبقية عن عتبة بن أبي حكيم عن عمرو بن جارية عن أبي أمية الشعباني عن أبي ثعلبة الخشني رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رايت عجاب كل ذي رأي برأيه فعليك بنفسك ودع عنك أمر العوام.

۱۷۴۱﴾ ابن مبارک اور بقیہ نے عتبہ بن ابو حکیم سے، انہوں نے عمرو بن جاریہ سے، انہوں نے ابو اُمیہ الشعبانی سے روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب تُو دیکھے کہ ہر شخص اپنی ذاتی رائے پر فخر کر رہا ہے تو تو اپنی ذات کی فکر کرنا! اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا!

✿ ✿ ✿

۱۷۴۲. حدثنا ابن المبارك عن سيف سمع عدي الكندي حدثه مولى لهم سمع جدي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله تعالى لا يعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على أن ينكروه فإذا فعلوا ذلك عذب الله العامة والخاصة.

۱۷۴۲﴾ ابن مبارک نے سیف سے، انہوں نے عدی کندی سے، انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے، اُس نے اپنے دادے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ عوام کو خواص کے گناہوں کے بدلے عذاب نہ دے گا، لیکن جب وہ اپنے درمیان گناہ کو دیکھ لیں اور وہ اُنہیں اُس پر منع کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو عذاب دے گا۔

وہ آگ جو لوگوں کو شام کی طرف دھکیل دے گی

في النار التي تحشر الى الشام

۱۷۴۳. حدثنا بقية وشريح بن يزيد وسليمان بن داؤد ابو أيوب عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير الحضرمي قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه يوما بمكة في الحج يا أهل اليمن هاجروا قبل الظلمتين أما أحداهما فالحبشة يخرجون حتى يبلغوا مقامي هذا والأخرى نار تخرج من عدن تسوق الناس والدواب والوحش والسباع ودقاق الدواب وجلاها اذا قامت قاموا واذا تحركت ساروا قال وقال كعب اذا عثر انسان أو دابته قالت له النار تعست والتكست لوشئت لهاجرت قبل اليوم حتى ينتهي إلى بصرى فيقيم أربعين عاما لا يصطلي بها احد الا كتب جهنمي وحتى يسأل الكافر، فيقول هذه النار التي كنا نوعد فكيف أنتم اذا رأيتم تلك الآية العظيمة فينظر الناظر منكم إلى مشارق الأرض فيراها توهج ثم ينظر إلى تلك الآية العظمى ورب الكعبة لتعملن اعمالكم وأنتم تنظرون إليها.

۱۷۴۳﴾ بقیہ اور شریح بن یزید اور سلیمان بن داؤد نے ارطاۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے موقع پر مکہ میں فرمایا کہ: اے یمن والو دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو ایک ظلمت تو حبشہ میں ہوگی اور وہ وہاں سے نکلیں گے اور میرے اس کھڑے ہونے کی جگہ تک پہنچ جائیں گے، اور دوسری ظلمت ایک آگ ہے جو عدن سے نکلے گی وہ لوگوں کو، چوپائیوں کو، جانوروں کو، درندوں کو اور سارے حیوانات کو ہنکائے گی، جب وہ آگ ٹھہرے گی تو یہ سب ٹھہر جائیں گے، اور جب وہ آگ حرکت کرے گی تو یہ سب چلیں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان یا جانور پھسلے گا تو آگ اُس سے کہے گی تیرا ستیاناس ہو تو اوندھا ہو جائے۔ اگر تو چاہتا تو اس دن سے پہلے میری نگاہ پہنچنے کی جگہ تک ہجرت کر لیتا، وہ اُن میں چالیس (40) سال رہے گی۔ جو بھی اُس کے درپے ہوگا وہ جہنمی لکھا جائے گا، حتیٰ کہ کافر پوچھے گا کہ یہ وہ آگ ہے جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا؟ پس تمہاری اُس وقت کیا کیفیت ہوگی جب تم اس بڑی

نشانی کو دیکھ لو گے اتم میں سے دیکھنے والا زمین کی مشرق کے طرف دیکھے گا تو وہ بھڑکتی ہوگی، پھر وہ زمین کے مغرب کی طرف دیکھے گا تو وہاں وہ سرسبز کھیتیاں دیکھے گا، انہیں شادیاں کرتے ہوئے اور نسل بڑھاتے ہوئے دیکھے گا، کیاتم اپنے اِن غلط اعمال کو جو آج کل کر رہے ہو چھوڑ دو گے! حالانکہ تم اتنی بڑی نشانی کو دیکھ رہے ہو گے! رب کعبہ کی قسم تم یہ غلط اعمال کرتے رہو گے حالانکہ تم اُس نشانی کو دیکھ رہے ہوں گے۔

۱۷۴۴۔ حدثنا بقية عن صفوان عن عبدالرحمن بن جبير عن عمر مثله.

۱۷۴۴۔ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۱۷۴۵۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال قال عبدالله بن عمرو يبعث الله تعالى بعد قبض عيسى بن مريم عليهما السلام أرواح المؤمنين بتلك الريح الطيبة نارا تخرج من نواحي الأرض تحشر الناس والدواب والذر إلى الشام، قال كعب ومخرج تلك النار من القسطنطنية نار وكبريت يبلغ لهبها ودخانها السماء فتركد عندالدرب بين جيحان وسيحان ونار أخرى من عدن حتى تبلغ بصرى تقوم اذا قاموا وتسير اذا ساروا وان الفرات لتجري ماء أول النهار وبالعشي تجري كبريتا ونارا وتخرج نار من نحو المغرب حتى تبلغ العريش وأخرى من نحو المشرق فتبلغ كذا وكذا فتقيم زمانا لا تنطفيء حتى يشك الشاك ويقول الجاهل لا جنة ولا نار الا هذه تجتنب في مسيرها مكة والمدينة والحرم كله حتى تلج الشام تحشر جميع الناس إلا عرابيين من قيس في باديتهما يسيرا أحدهما في أثر الناس حتى يمل فلا يلقى أحدا فيرجع إلى صاحبه فيحدثه فيقبلان جميعا إلى المدينة فيجدانها مملوءة مالا وأغناما وطعاما لا أهل فيها فيقولون نقيم في هذا النعمة فيغشران مجروران على وجوههما إلى الشام، قال فذلك قول معاذ بن جبل يحشرون أثلاثا ثلثا على ظهور الخيل وثلثا يحملون أولادهم على عواتقهم وثلثا على وجوههم مع القردة والخنازير إلى الشام اليها المحشر ومنها المنشر فيكون الذين يحشرون إلى الشام لا يعرفون حقا ولا فريضة ولا يعملون بكتاب الله تعالى ولا سنة يرفع عنهم العفاف والوقار ويظهر فيهم الفحش ولا يعرف الرجل امرأة زوجها يتهاجرون هم والجن مائة سنه تهارج الحمير والكلاب يقع على المرأة من الجن والإنس ويتهارج الرجال بعضهم بعضا ويعبدون الأوثان وينسون الله تعالى فلا يعرفونه حتى إن القائل ليقول لصاحبه ما في السماء من إله شرار الأولين

والآخرين. قال وقال معاذ وكعب وأول ما يفجأ الناس من أمر الساعة أن يبعث الله تعالى ليلا ريحا فتقبض كل دينار ودرهم فتذهب به الى بيت المقدس وينسف بنيان بيت المقدس فينبذ به في البحيرة المنتنة.

۱۷۴۵ حکم بن نافع نے جراح سے انہوں نے ارطاۃ سے انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو موت دینے کے بعد مؤمنین کی رُوحوں کو اُس پاکیزہ ہوا کے ساتھ اُٹھائے گا، اور ایک آگ زمین کے کونوں سے نکلے گی جو لوگوں کو اور جانوروں کو حتیٰ کہ چیونٹیوں کو بھی شام کی طرف جمع کرے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس آگ کے نکلنے کی جگہ قسطنطنیہ سے ہوگی، وہ آگ اور گندھک ہوگی، اُس آگ کے شُعلے اور دُھواں آسمان تک پہنچیں گے، وہ آگ دُرب نامی مقام پر جو کہ جَیحان اور سَیحان کے درمیان ہے رُکے گی۔ ایک اور آگ عدن سے نکلے گی جو بصرہ پہنچے گی۔ جب لوگ ٹھہریں گے تو وہ ٹھہرے گی اور جب لوگ چلیں گے تو وہ چلے گی، اور دریائے فُرات میں دن کے ابتدائی حصہ میں پانی بہے گا اور شام کو گندھک اور آگ بہے گی، اور ایک آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی اور عریش نامی مقام پر پہنچ جائے گی، ایک آگ مشرق کی طرف سے نکلے گی جو فلاں جگہ تک پہنچ جائے گی، پس ایک زمانے تک وہ آگ ٹھہرے رہے گی اور نہ بجھے گی۔ کوئی شک کرنے والا شک کرے گا اور جاہل کہے گا نہ جنت ہے اور نہ جہنم جو کچھ ہے یہ آگ ہے وہ آگ اپنے چلنے میں مکہ اور مدینہ اور پورے حرم سے اجتناب کرتی ہوئی چلے گی، اور وہ شام میں داخل ہو جائے گی، تمام انسانوں کو وہ جمع کرنے گی سوائے قبیلہ قیس کے دو دیہاتیوں کے، اُن میں سے ایک لوگوں کے نقشِ قدم پر چلے گا۔ بیزار ہو جائے گا لیکن کسی سے نہ مل پائے گا۔ وہ اپنے ساتھی کی طرف لوٹ آئے گا اور اُسے یہ ساری بات بتائے گا، وہ دونوں اکٹھے مدینہ چلے جائیں گے اور وہ مدینہ کو پائیں گے کہ مدینہ مال اور کھانا اور مختلف اشیاء سے بھرا ہوا ہے لیکن اُس میں کوئی فرد نہیں ہے، تو وہ دونوں کہیں گے کہ ہم اِن نعمتوں کے اندر رہیں گے۔ پھر وہ دونوں بھی جمع کیے جائیں گے اور شام کی طرف چہروں کے بل گھسیٹ کر لائے جائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین (3) حصوں کو جمع کیا جائے گا، ایک تہائی تو گھوڑوں کی پشت پر ہوگی اور ایک تہائی نے اپنی اولاد کو کندھوں پر اُٹھا رکھا ہوگا، اور ایک تہائی کے چہرے بندر اور خنزیروں کی طرح ہوں گے، شام کی طرف انہیں جمع کیا جائے گا اور وہیں سے وہ منتشر ہوں گے، وہ لوگ جو شام میں جمع کیے جائیں گے نہ حق کو جانتے ہوں گے نہ کسی فریضے کو اور نہ کتاب اللہ اور سنّت پر عمل کرتے ہوں گے۔ اُن سے پاک دامنی اور وقار اُٹھا لیا جائے گا، اُن میں بے حیائی ظاہر ہو جائے گی۔ آدمی اپنی بیوی اور بیوی اپنے شوہر کو نہیں پہچانتی ہوگی، وہ اِنسان اور جنات گدھوں اور کتوں کی طرح سو (100) سال تک زندگی گزاریں گے، ایک عورت کے ساتھ جن اور اِنس جماع کریں گے، اور مرد باہم ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی کریں گے، اور بتوں کی عبادت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں گے، کوئی کہنے والا اپنے ساتھی سے کہے گا جو اِلٰہ آسمانوں میں ہے، وہ اوّلین اور آخرین میں بدتر ہے۔ حضرت معاذ اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت کے معاملے میں جو

چیز لوگوں کو ڈراوے گی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت ایک ہوا چلائے گا جو ہر درہم اور دینار کو چھین لے گی اور اُسے بیت المقدس پہنچا دے گی اور بیت المقدس کی بنیادیں دھنس جائیں گی اور وہ اُسے بدبودار سمندر میں پھینک دے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۷۴۶. حدثنا وكيع عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لأعلم آخر رجلين يحشران من أمتي يكونان في شعب من هذه الشعاب مع غنمهما اذ طير بالناس فيتر كان غنمهما فيجيآن إلى المدينة، فيقول أحدهما لصاحبه ألست تعلم طريق نقب الإهاب؟ قال يقول الآخر بلى قال فيتعمدان إلى المدينة فلا يلقيان بها أحدا من الناس الا الوحش على فرش الناس قال فيتبعان أثر الناس.

۱۷۴۶۔ بقیہ نے اسماعیل بن خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اپنی اُمّت کے دو مردوں کو جانتا ہوں جو جمع کئے جائیں گے، وہ دونوں اِن گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنی بکریوں کے ساتھ ہوں گے، جب لوگوں کو ہانکا جائے گا تو یہ دونوں اپنی بکریاں چھوڑ کر مدینہ چلے آئیں گے۔ اِن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا تو نقب لگانے کا طریقہ جانتا ہے؟ دوسرا کہے گا کہ کیوں نہیں! پھر یہ مدینہ میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں کسی انسان کو نہ پائیں گے، سوائے وحشی چیزوں کے جو لوگوں کے دستروں پر ہوں گی، پھر یہ لوگوں کے نقش قدم کے پیچھے چل کر وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۷۴۷. حدثنا أبو معاوية عن عمر بن محمد عن سالم بن عبدالله ابن عمر أنه قال ونحن هابطون من هرشي ونظر الى جبل عن يساره فقال يحشر الناس فلا يبقى إلا رجلين في هذا الجبل فيقول أحدهما لصاحبه يا فلان اذهب فانظر ما فعل الناس فإذا حاذيا هذه الثنية ثنية هرشي حشرا على وجوههما.

۱۷۴۷۔ ابو معاویہ نے عمر بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مقام ہرشی سے اُترتے تو انہوں نے اپنے بائیں طرف ایک پہاڑ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور کوئی باقی نہ رہے گا سوائے دو مردوں کے جو اس پہاڑ میں ہوں گے، اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ ارے! تم ذرا جا کر تو دیکھو لوگوں کو کیا ہوا، جب وہ دونوں ہرشی کے کنارے پر پہنچیں گے تو انہیں بھی چہروں کے بل جمع کیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۷۴۸. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر عن شهر بن حوشب عن عبدالله بن عمرو قال ستكون هجرة من بعد هجرة لخيار أهل الأرضين إلى مهاجر إبراهيم حتى لا يبقى في الأرض الا شرار أهلها تلفظهم أرضوهم وتمقتهم نفس الله وتحشرهم النار مع

القردة والخنازير تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۴۸﴾ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے مطر سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی، جو زمین کے رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کی ہجرت ہوگی، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ پھر زمین میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، اُن کی زمین اُنہیں پھینکے گی اور اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض ہوگا۔ اُنہیں ایک آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ دن کو آرام کریں گے تو وہ آگ بھی اُن کے ساتھ آرام کرے گی، اور جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی اُن کے ساتھ رات گزارے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو آگ اُسے جلا دے گی۔

✿...✿...✿

۱۷۴۹. حدثنا يزيد بن هارون عن سفيان عن أبي بشر عن رجل من أهل المدينة قال سمعت أبا هريرة يقول يحشر الناس الى الشام على ثلاثة أصناف على وجوههم وصنف على الابل وصنف على أرجلهم

۱۷۴۹﴾ یزید بن ہارون نے، سفیان سے، انہوں نے ابی بشر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو شام کی طرف تین ٹولیوں میں کر کے جمع کیا جائے گا، ایک ٹولی تو چہروں کے بل چلے گی اور دوسری ٹولی اونٹوں پر بیٹھ کر چلے گی، اور تیسری ٹولی اپنی ٹانگوں پر چلے گی۔

✿...✿...✿

۱۷۵۰. حدثنا يزيد بن أبي حكيم عن ابان عن عكرمة قال محشر الناس وأول من حشر من هذه الأمة النضير.

۱۷۵۰﴾ یزید بن ابو حکیم نے، ابان سے روایت کی ہے کہ عکرمہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ شام کی طرف ہوگی اور اس اُمت میں سے سب سے پہلے بنی نضیر کو اکٹھا کیا جائے گا۔

✿...✿...✿

۱۷۵۱. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن أبي هريرة قال تخرج نار من قبل المشرق ونار أخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين أيديهم القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

۱۷۵۱﴾ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف نکلے گی اور دوسری آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی، اور وہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، اُن کے آگے بندر ہوں گے یہ دونوں آگیں دن کو چلیں گی اور رات کو ٹھہریں گی حتیٰ کہ یہ دونوں "مَنبج" کے پل پر جمع ہو جائیں گی۔

✿...✿...✿

١٧٥٢. حدثنا بقية عن صفوان قال حدثني أبو الأجدع الرحبي عن كعب قال لتحشرن الكعبة الى بيت المقدس.

۱۷۵۲﴾ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابوالاجدع الرحبی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کعبہ شریف کو بیت المقدس کی طرف جمع کیا جائے گا۔

✿......✿......✿

١٧٥٣. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالله بن العلاء سمع ابا الأعيس عبدالرحمن بن سلمان قال اذا بنيت قيسارية أرض الروم فتصير جندا من أجناد الشام خرج بعد ذلك نار من عدن أبين.

۱۷۵۳﴾ ولید بن مسلم نے عبداللہ بن العلاء سے روایت کی ہے کہ ابوالاعیس عبدالرحمٰن بن سلمان فرماتے ہیں کہ: جب رُوم کی سرزمین پر "قیسارِیہ" نامی شہر آباد ہوگا، تو شام کے لشکروں میں سے لشکر وہاں جائیں گے اُس کے بعد عدن کے اَطراف سے آگ نکلے گی۔

✿......✿......✿

١٧٥٤. حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمرو عن نافع عن ابن عمر عن كعب قال يوشك نار تخرج باليمن تسوق الناس إلى الشام تغدوا اذا غدوا وتقيل اذا قالوا وتروح اذا راحوا تضيء منها أعناق الابل ببصرى فاذا سمعت ذلك فاخرجوا الى الشام.

۱۷۵۴﴾ ابن وہب نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے، نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو شام کی طرف ہنکائے گی، جب لوگ صبح کریں گے تو وہ بھی صبح کرے گی، جب لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے تو وہ قیلولہ کرے گی اور جب وہ شام کو چلیں گے تو وہ بھی چلے گی، اُس کی روشنی سے بُصریٰ کے اُونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گے، جب اُس کے متعلق سُنا جائے تو تم سب شام کی طرف چل پڑنا۔

✿......✿......✿

١٧٥٥. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع طاوسا يحدث عن معاذ بن جبل قال اخرجوا يا اهل اليمن قبل ان ينقطع الحبل وقبل ان لا تجدوا ازادا إلا الجراد قال فانا رأيت الجبل الذي قال ان النار تخرج منه تسوق اهل اليمن.

۱۷۵۵﴾ ابن وہب نے حنظلہ سے، وہ طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اے یمن والو! نکل جاؤ رسّی کے کٹ جانے سے پہلے، اور اس سے پہلے کہ تمہارا زادِ راہ ٹڈیوں کے سوا کچھ نہ ہو! میں نے وہ پہاڑ دیکھا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس سے آگ نکلے گی جو یمن والوں کو ہنکائے گی۔

✿......✿......✿

١٧٥٦. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى التيمي عن معبد خالد الجدلي قال أنا

سمعت أبا سريحة الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر رجلان من مزينة هما آخر الناس محشرا يقبلان من جبل قد تسورا حتى يأتيا معالم الناس فيجدان الأرض وحوشا حتى يأتيا المدينة فإذا بلغا أدنى المدينة، قالا أين الناس فلا يريا أحدا، فيقول أحدهما لصاحبه الناس في دورهم فيدخلان الدور فإذا ليس فيها أحد وإذا على الفرش الثعالب والسنانير فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما الناس في المسجد فيأتيان المسجد فلا يجدان فيه أحدا فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما لصاحبه أراهم في السوق شغلتهم الأسواق فيخرجان حتى يأتيا السوق فلا يجدان فيه أحدا فينطلقان حتى يأتيا الثنية فإذا عليها ملكان فيأخذان بأرجلهما فيسحبانهما الى أرض المحشر فهما آخر الناس حشرا.

۱۷۵۶۔ ابن وہب نے، اِسحق بن یحییٰ التیمی سے، انہوں نے معبد خالد الجدلی سے، وہ ابو سریحۃ الغفاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلۂ مُزینہ کے دو آدمی جمع کئے جائیں گے، اور یہ لوگوں میں سب سے آخر میں جمع کئے جائیں گے، یہ دونوں پہاڑ کی سے طرف آئیں گے جس میں یہ دونوں چھپے ہوں گے، یہ دونوں لوگوں کے قدموں کے نشانات پر آئیں گے، یہ دونوں زمین کو اور وحشی جانوروں کو پائیں گے، حتیٰ کہ یہ دونوں مدینہ پہنچ جائیں گے۔ جب یہ دونوں مدینہ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ تو کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ انہیں کوئی بھی نظر نہ آئے گا، ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ لوگ اپنے گھروں میں ہوں گے! وہ دونوں گھروں میں داخل ہو جائیں گے تو وہاں پر بھی کوئی نہ ہوگا، اور بستر پر لومڑی اور دیگر جانور ہوں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ ان میں سے ایک کہے گا کہ شاید لوگ مسجد میں ہوں! پھر یہ دونوں مسجد میں آئیں گے تو وہاں پر بھی کسی کو نہ پائیں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے! ان میں سے ایک اپنے ساتھی کہے گا کہ میرا خیال ہے کہ وہ بازار میں ہوں گے! بازار نے انہیں مصروف کر رکھا ہوگا! پھر یہ دونوں بازار کی طرف نکلیں گے اس میں بھی کسی کو نہ پائیں گے، پھر یہ دونوں چلیں گے حتیٰ کہ "ثنیۃ" پہنچ جائیں گے، تو وہاں پر دو فرشتے ہوں گے وہ انہیں ٹانگوں سے پکڑیں گے اور انہیں گھسیٹے ہوئے اکٹھے ہونے والی جگہ (شام) تک پہنچا دیں گے، اس طرح یہ دونوں لوگوں میں سے سب سے آخر میں جمع کئے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۵۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال آخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدان وحوشا حتى اذا بلغا ثنية الوداع خرا على وجوههما.

۱۷۵۷۔ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عُقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے آخر میں قبیلہ

مُزینہ کے دو چرواہے جمع کیے جائیں گے، وہ دونوں مدینہ کے ارادے سے چلیں گے اور اپنی بکریوں کو چھوڑ دیں گے مگر وہ مدینہ میں وحشی جانوروں کو پائیں گے، جب وہ "ثنیۃ الوداع" میں پہنچیں گے تو انہیں چہروں کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۷۵۸۔ حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن المياح أبي العلاء عن شهر بن حوشب قال ذهبت إلى بيت المقدس زمن مات معاوية وبويع ليزيد فهجرت فأخذت مكانا قريبا من نوف البكالي فاذا رجل ضخم أبيض فاسد العينين عليه خميصة يتخطى رقاب الناس حتى قعد بين يدي نوف، فقلت من هذا؟ قالوا عبدالله بن عمرو بن العاص فكف نوف عن الحديث فقال له نوف أقسمت عليك إلا ما حدثتنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال نعم خرج علينا رسول الله عليه وسلم فقال ليهاجرن الناس هجرة بعد هجرة الى مهاجر إبراهيم عليه السلام ولا تقوم الساعة الى على شرار الناس على قوم تقذرهم روح الله وترفضهم أرضوهم وتحشرهم النار مع القردة والخنازير تنزل حيث نزلوا وتقيل حيث قالوا وتبيت حيث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۵۸۔ یحییٰ بن سُلیم الطائفی نے المیاح ابو العلاء سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب یزید کے لئے بیعت لی جارہی تھی تو میں ہجرت کر کے بیت المقدس چلا گیا، میں نوف البکالی کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں ایک بھاری بھرکم سفید رنگ اور خراب آنکھوں والا شخص آیا، اُس پر چادر تھی وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نوف کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، نوف اپنی بات کرنے سے رُک گیا، اور نوف نے اُس سے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تُو ہمیں وہ حدیث سُنا جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہو؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ ضرور لوگ اِس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت کریں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی مگر شریر لوگوں پر، ایسی قوم پر جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہوگا اور جنہیں اُن کی زمین جُدا کرتی ہوگی، اور جن کو آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ آگ بھی پڑاؤ ڈالے گی جہاں وہ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے تو وہاں آگ بھی رات گزارے گی، اور جو اُن میں سے رگرے گا تو وہ آگ کا حصہ بنے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۷۵۹۔ حدثنا ابن عيينة عن ابن طاوس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل اخرجوا من اليمن قبل انقطاع الحبل يعني الطريق وقبل أن لا يكون لكم زاد إلا الجراد وقبل أن تحشركم نار الى الشام.

۱۷۵۹: ابن عُیینہ نے ابن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: راستہ بند ہو جانے سے پہلے یمن سے نکلو۔ اور اس سے پہلے کہ تمہارا زاد راہ ٹڈیاں ہوں، اور اس سے پہلے کہ آگ تمہیں شام کی طرف اکٹھے کرے۔

۱۷۶۰. حدثنا ابن عيينة عن عبيد بن الحسن عن عبدالله بن معقل قال أراد ابن لعبدالله بن سلام الغزو فقال له يا بني لا تفجعني بنفسک فإن صريخ الشام سيأتي كل مؤمن

۱۷۶۰: ابن عُیینہ نے، عبید بن حسن سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہؓ نے اُس سے کہا کہ اے میرے بیٹے تُو اپنی ذات کے ذریعہ سے مجھے تکلیف نہ دے! بے شک شام کی چیخ ہر مؤمن کے پاس آجائے گی۔

۱۷۶۱. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن أبي هريرة قال تخرج نار من المشرق وأخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين أيديهم القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

۱۷۶۱: ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف سے نکلے گی اور دوسری مغرب کی طرف سے نکلے گی اور یہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، وہ اُن کے سامنے بندر ہوں گے، یہ دونوں آگیں دن کو چلیں گی اور رات کو چھپ جائیں گی، یہاں تک کہ یہ دونوں "منبج" کے پُل پر اکٹھی ہو جائیں گی۔

۱۷۶۲. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن الجريري عن أبي المثنى عن أبي أمامة قال لا تقوم الساعة حتى يتحول خيار أهل العراق الى الشام وشرار أهل الشام الى العراق وقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالشام

۱۷۶۲: ابن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے الجریری سے، انہوں نے ابوالمثنیٰ سے روایت کی ہے کہ ابواُمامہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہ ہو جائیں اور شام کے بُرے لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے کہ شام چلے جاؤ۔

۱۷۶۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل اخرجوا من اليمن قبل ثلاث خروج النار وقبل انقطاع الحبل وقبل أن لا يكون لأهلها زاد الا الجراد قال طاوس وتخرج نار من اليمن تسوق الناس تغدو وتروح وتدلج

۱۷۶۳﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) چیزوں سے پہلے یمن سے نکل جاؤ، آگ کے نکلنے سے پہلے اور راستہ کے بند ہونے سے پہلے، اور اِس سے پہلے کہ یمن والوں کا سوائے ٹڈیوں کے کوئی توشہ نہ رہے گا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہنکائے گی، اُن کے ساتھ صبح اور شام چلے گی، اور مُلکِ شام میں داخل ہوگی۔

٭...٭...٭

۱۷۶۴ . قال عبدالرزاق قال معمر قال الزهري تخرج نار من الحجاز تضيء أعناق الإبل ببصرى.

۱۷۶۴﴾ عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حجاز سے آگ نکلے گی جس کی روشنی میں بصریٰ کے اُونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی۔

٭...٭...٭

۱۷۶۵ . قال معمر وحدثنا قتادة عن شهر بن حوشب قال سمعت عبدالله بن عمرو وهو عند نوف يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة لخيار الناس إلى مهاجر ابراهيم عليه السلام وحتى لايبقى في الأرض إلا شرار أهلها تلفظهم أرضوهم وتقذرهم نفس الله تعالى تحشرهم نار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا باتوا وتقيل اذا قالوا وتأكل من تخلف.

۱۷۶۵﴾ معمر نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے نوف کے پاس کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت بھی ہے، نیک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف جائیں گے، اور زمین پر شریر لوگ باقی رہیں گے۔ اُنہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، اُنہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ آگ جمع کرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو یہ اُن کے ساتھ رات گزارے گی، اور جب وہ قیلولہ کریں گے تو یہ اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو پیچھے رہ جائیں گے تو وہ اُنہیں کھا جائے گی۔

٭...٭...٭

۱۷۶۶ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعركون المدينة خير ما كانت لا يغشاها الا العواف والطير والسباع وآخر من يحشر راعيان من مزينة فينعقان بغنمهما فيجدانها وحشا حتى اذا أتيا ثنية الوداع حشرا على وجوههما.

۱۷۶۶﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے زُہری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگ مدینہ اُس سے بہتر حالت میں جس میں وہ تھا چھوڑ دو گے، اور اُس میں حشرات الارض رہیں گے، اور پرندے اور درندے، جو سب

سے آخر میں جمع کئے جائیں گے وہ قبیلۂ مُزَینَہ کے دو چرواہے ہوں گے، وہ دونوں اپنی بکریوں کو پیچھے چھوڑ کر مدینہ میں آئیں گے اور وہاں پر وحشی جانوروں کو دیکھیں گے، جب وہ "ثنیۃ الوداع" پہنچیں گے تو وہ چہروں کے بل جمع کئے جائیں گے۔

◌ ◌ ◌

١٧٦٧: حدثنا جرير بن عبدالحميد عن ليث بن أبي سليم عن شهر بن حوشب عن عبدالله عمرو رضى الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة حتى يهاجر الناس إلى مهاجر إبراهيم عليه السلام حتى لا يبقى على الأرض إلا شرار أهلها تقذرهم روح الله تعالى وتلفظهم أرضوهم وتحشرهم نار من عدن مع القردة والخنازير تبيت معهم أينما باتوا وتقيل معهم أينما قالوا ولها ما سقط منهم.

١٧٦٧: جریر بن عبدالحمید نے لیث بن ابو سلیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، یہاں تک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ زمین پر اُس کے شریر لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا، انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، اور انہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور انہیں آگ جمع کرے گی، جو آگ عدن سے بندوں اور خنزیروں کے ساتھ نکلی ہوئی ہوگی جہاں وہ رات گزاریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو وہ آگ کا حصہ ہو جائے گا۔

◌ ◌ ◌

١٧٦٨. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يكون نار او دخان في المشرق أربعين ليلة

١٧٦٨: حکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آگ یا دُھواں چالیس (40) راتوں تک ہوگا۔

◌ ◌ ◌

١٧٦٩. حدثنا ابن المبارك عن سليمان التيمي عن أبي نضرة عن ابن عباس قال ينادي مناد من بين يدي الساعة يا أيها الناس أتتكم الساعة فيسمعه الأحياء والأموات

١٧٦٩: ابن مبارک نے سلیمان تیمی سے، انہوں نے ابو نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک آواز دینے والا قیامت سے پہلے آواز دے گا کہ اے لوگو تم پر قیامت آچکی، اسے مردہ اور زندہ سب سن لیں گے۔

◌ ◌ ◌

قیامت کی علامات

ما يكون من علامات الساعة

١٧٧٠. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خافوا عدوا فبعثوا رئية لهم فلما قاربهم إذا هم بنواصي الخيل فخشي أن يسقبه العدو الى أصحابه فلمع بثوبه ونادي يا صاحباه وإن الساعة كادت تسبقني اليكم.

١٧٧٠: ابن مبارک نے ہشام سے روایت کی ہے کہ حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہیں دُشمن کا اندیشہ ہو، وہ اپنے ایک جاسوس دُشمنوں کی طرف بھیجیں جب وہ جاسوس اُن کے قریب جائے تو انہیں گھوڑوں پر تیار پائے، اُسے یہ اندیشہ ہے کہ یہ دُشمن اُس کے ساتھیوں تک اُس سے پہلے پہنچ جائیں گے، تو وہ اپنے ساتھیوں کو کپڑا ہلا کر خبردار کرتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ اے میرے ساتھیو! اِسی طرح قیامت قریب ہے کہ مجھ سے پہلے تمہاری طرف سبقت کر جائے!

✿ ✿ ✿

١٧٧١. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن علي بن زيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين دنت الشمس للغروب ان ما مضى من دنياكم فيما بقي كما مضى من يومكم هذا فيما بقي منه

١٧٧١: ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے، علی بن زید سے، انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سُورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جتنی دُنیا تمہاری گزر چکی ہے تو آج کے دِن کے حساب سے اِتنی ہی دُنیا تمہاری آگے باقی ہے۔

✿ ✿ ✿

١٧٧٢. حدثنا ابن المبارک عن عوف عن قسامة بن زهير قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خافوا العدود فبعثوا رئية لهم قزيبة فلما أبصروا الرئية غارة القوم خاف ان هبط من موضعه يؤذن قومه أن تبدره الغارة الى قومه فلوى بثوبه في مكانه ونادى يا صاحباه.

١٧٧٢: ابن مبارک نے عوف سے روایت کی ہے کہ قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہیں دُشمن کا اندیشہ ہو۔ وہ اپنے جاسوس کو اُن کی طرف بھیجے جب دُشمن اُس جاسوس کو دیکھ لیں تو وہ قوم پر حملہ کر دیں۔ اب یہ جاسوس اپنے جگہ سے اُترنے پر ڈرے

کہ اپنی قوم کو اطلاع کیسے کروں کہ دشمن تو اس کی قوم پر حملہ کرنے والے ہیں تو وہ اپنی جگہ ہی سے کپڑا ہلا کر آواز دے گا کہ میرے ساتھیو!۔

۱۷۷۳. حدثنا ابن المبارک عن ابن أبي خالد عن شبيل بن عوف قال أخبرني أبو جبير عن أشياخ الأنصار قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أنا والساعة هكذا وألصق بين أصبعيه السبابة والوسطى في نفس الساعة أو قال بسم الساعة

۱۷۷۳۔ ابن مبارک نے ابن ابو خالد سے، انہوں نے شبیل بن عوف سے، انہوں نے ابو جبیر سے روایت کی ہے کہ انصار کے مشائخ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مَیں اور قیامت اِس طرح ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی تشہد کی اور درمیان والی اُنگلی آپس میں ملا دی۔

۱۷۷۴. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت أنا والساعة كهاتين قال وكان إذا ذكر الساعة احمرت وجنتاه وعلا صوته واشتد غضبه كأنه نذير جيش صبحكم ومساكم

۱۷۷۴۔ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے، سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مَیں اور قیامت اِن دو اُنگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں، اور آپ ﷺ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ ﷺ کے رُخسار سُرخ ہو جاتے اور آواز بلند ہو جاتی، اور جلال زیادہ ہو جاتا گویا کہ وہ لشکر کو ڈرانے والے ہیں کہ دُشمن صبح یا شام تم پر آ پہنچا ہے۔

۱۷۷۵. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة قال لتقومن الساعة على رجلين ميزانهما في أيديهما

۱۷۷۵۔ ابن مبارک نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو المہزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ضرور قیامت قائم ہوگی دو آدمیوں پر (اِس حال میں کہ) اُن کے ترازو اُن کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

۱۷۷۶. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقوم الساعة والرجلان قد نشرا بينهما الثوب فلا يتبايعانه ولا يطويانه حتى تقوم الساعة والرجل قد رفع لقمته فلا يضعها في فيه حتى تقوم الساعة والرجل قد لاط حوضه فلا يكرع فيه حتى تقوم الساعة ثم قرأ رسول

الله صلى الله عليه وسلم ولتأتينهم بغتة وهم لا يشعرون (العنكبوت)

١٧٧٦﴾ نوح بن "ابو مریم" نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم ہوجائے گی حالانکہ دو(2) آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا۔ اُنہوں نے ابھی اُسے بیچا نہ ہوگا اور نہ اُسے لپیٹا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، اور ایک آدمی نے لُقمہ اُٹھایا ہوگا اور ابھی تک اُس نے اُس کو اپنے مُنہ میں نہ رکھا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، اور ایک آدمی نے حوض بنایا ہوگا ابھی تک اُس نے اس سے پانی نہ پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَتَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ٥﴾ (سورۂ عنکبوت)

٭٭٭

١٧٧٧. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن محمد بن زياد سمع أبا هريرة يقول ان الساعة لتقوم على رجلين ينشران ثوبا يتبايعانه بينهما فتقوم الساعة عليهما.

١٧٧٧﴾ ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے محمد بن زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت دو آدمیوں پر قائم ہوگی اِس حال میں کہ اُنہوں نے بیچنے کے لئے درمیان میں کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، تو اُن پر قیامت قائم ہوجائے گی۔

١٧٧٨. حدثنا ابن المبارک عن خالد أبي العلاء عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف أنعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع بالأذن متى يؤمر بالنفخ فينفخ فثقل ذلک على أصحابه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا.

١٧٧٨﴾ ابن مبارک نے خالد ابو العلاء سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: آدمی کیسے آرام سے رہ سکتا ہے حالانکہ صُور والے نے صُور مُنہ سے لگا رکھا ہے، اور کان کو متوجہ کر رکھا ہے، کہ کب اُسے صُور پھونکنے کا حکم ہو تو وہ صُور پھونک دے، یہ بات آپ ﷺ کے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بھاری لگی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کہو:

"حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰہِ تَوَكَّلْنَا"۔

٭٭٭

١٧٧٩. حدثنا ابن المبارک عن التيمي عن أسلم عن بشر بن شغاف عن عبدالله بن عمرو قال قال أعرابي يا رسول الله ما الصور؟ قال قرن ينفخ فيه

١٧٧٩﴾ ابن مبارک نے تیمی سے، انہوں نے اسلم سے، انہوں نے بشر بن شغاف سے روایت کی ہے کہ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک دیہاتی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ صُور کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۷۸۰۔ حدثنا ابن المبارک عن سفیان عن منصور وسلیمان عن ابراهیم عن علقمة ان زلزلة الساعة شيء عظيم (الحج) قال قبل الساعة

۱۷۸۰﴿ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے منصور اور سلیمان سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمہ فرماتے ہیں کہ:

﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ (سورۃ الحج)

اِس کا وقوع قیامت سے پہلے ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۷۸۱۔ حدثنا ابن المبارک عن مالک بن مغول قال سمعت اسماعیل بن رجاء یحدث عن الشعبي قال لقي جبريل عيسى عليهما السلام، فقال له عيسى يا جبريل متى الساعة فانتفض في أجنحته ثم قال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل ثقلت في السماوات والأرض لا تأتيكم الا بغتة (الأعراف) أو قال لا يجليها لوقتها الا هو (الأعراف) ثقلت في السموات

۱۷۸۱﴿ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالک بن مغول رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے روایت کی ہے کہ شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن سے پوچھا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام) قیامت کب ہوگی؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر جھاڑے اور کہنے لگا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، آسمان اور زمین اس بات سے بوجھل ہو چکے ہیں، قیامت اچانک آئے گی، اس کا وقتِ مقرر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

٭ ٭ ٭

۱۷۸۲۔ حدثنا ابن المبارک عن کهمس عن عبدالله بن بریده عن یحیی بن یعمر عن ابن عمر عن عمر رضي الله عنهما قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الساعة فقال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل قال فما أمارتها قال أن تلد الأمة ربتها أو ربها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان.

۱۷۸۲﴿ابن مبارک نے کہمس سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے، انہوں نے، ابن عمر سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس شخص نے کہا کہ قیامت کی

علامات کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لونڈی اپنی مالکن کو یا فرمایا مالک کو جنے گی اور تُو ننگے پاؤں والے، ننگے جسم والے، فقیروں اور بکریوں کے چرواہوں کو دیکھے گا کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی عمارتوں پر فخر کر رہے ہیں۔

۱۷۸۳۔ حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة قال لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يسأل عن الساعة حتى نزلت فيم أنت من ذكراها إلى ربك منتهاها (النازعات) فانتهى.

۱۷۸۳﴾ ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ، عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسلسل قیامت کے متعلق پوچھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ۝﴾ (سورۃ النازعات)

تو آپ ﷺ پوچھنے سے رُک گئے۔

قیامت کی علامات میں سے سُورج کا مغرب کی طرف سے طُلوع ہونا

علامات الساعة بعد طلوع الشمس من مغربها

۱۷۸۴۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال قبل موته بشهر تسألوني عن الساعة وانما علمها عندالله

۱۷۸۴﴾ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک مہینہ پہلے فرمایا کہ: تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو تو اُس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۷۸۵۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير بن مرة ويزيد بن شريح وعمر بن سليمان قالوا آخر طلوع الشمس من المغرب يوما واحدا قط وترفع الحفظة وتؤمر بان لايكتبوا شيئا فاذا كان ذلك سجدوا لله وتستوحش الملائكة بحضور الساعة وتفزع الشمس والقمر وتحرس السماء حرسا شديدا لا يستطيع شيطان ولا جان ان يدنو وتستوحش الجن وتموج الجن والإنس والطير والوحش والسباع بعضها من بعض فتاتي الجن الخافقين والشياطين لتستمع فيرمون بشهب النار فلا يسمعون شيئا وتتغير لون السماء وتهد الأرض وتنسف الجبال الا اربعة طور سينا والجودي وجبل لبنان وجبل ثابور الذي فوق طرية فان الله تعالى نصبها روضة خضراء ذات شجر بين الجنة والنار عليها بناء اللؤلؤ والزبرجد والدر والياقوت فيجعل عرشه عليها ليدنن الخلق وان

رجل الملك صاحب الصور عند القلزم وإله لينفخ النفخة الأولى فيصعق من في السماوات والأرض فيمكثون أربعين عاما وتنفطر السماء وتناثر نجومها ويرسل الله ماء الحياة فينبت البشر وان كل بشر منهم لعلىٰ مثل عين الجرادة من عجب الذنب وعلى الذرة التي في السرة وقال قال عبدالله بن عمرو فينفخ النفخة الأخرى من عند باب مدين الغربي فاذا هم قيام ينظرون يبعثون في دخن وظلمة، قال وقال أبو الدرداء فمن كان له عمل صالح يفرح عند الدخن والظلمة حتى يصير في رخاء ويقسم النور بين الناس على قدر الأعمال.

۱۷۸۵۔ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ اور یزید بن شُریح اور عمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سُورج مغرب سے طلوع ہوگا وہ صرف ایک ہی دن ہوگا، حفاظت کرنے والے فرشتے چلے جائیں گے، اور حکم دیدیا جائے گا کہ اَب کچھ نہ لکھا جائے، جب یہ حالت ہوگی تو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوجائیں گے، اور فرشتے قیامت کے آنے کی وجہ سے گھبرائے ہوں گے، اور سُورج اور چاند ڈر رہے ہوں گے، اور آسمان کی بہت سخت چوکیداری کی جائے گی، کوئی شیطان اور جن اس بات کی طاقت نہ رکھے گا کہ اُس کے قریب ہوجائے، جنّات بھی گھبرائے ہوئے ہوں گے، جنّات، اِنسان پرندے، وَحشی جانور اور دَرندے ایک دوسرے سے جاملیں گے، جنّات اُچک لینے والے شیطان کے پاس آئیں گے تا کہ وہ کچھ سُنیں، اُنہیں آگ کے شُعلوں سے مارا جائے گا، وہ کچھ بھی سُن نہ پائیں گے، اور آسمان کا رنگ مُتغیر ہوجائے گا، زمین کانپنا شروع ہوجائے گی، اور پہاڑ اُڑنے لگ جائیں گے سوائے چار 4 پہاڑوں کے، طُورِ سینا، جُودی، جَبلِ لبنان اور جَبلِ ثابور، (جو کہ طبریہ کے اُوپر ہے) اللہ تعالیٰ اُسے سبز روضہ بنائیں گے جو دَرختوں والا ہوگا، وہ جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا، اُس پر لُؤلُو زَبَرجُد، دُر اُور یاقوت کی عمارتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنا عرش اس پر رکھے گا تا کہ مخلوق کی قریب ہوجائیں، صُور والے فرشتے کی ٹانگیں قُلزُوم کے پاس ہوں گی۔ جب پہلا صُور پھونکے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہوں گے وہ سب بے ہوش ہوجائیں گے، اور چالیس (40) سال تک اِسی حالت میں رہیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے جھڑنے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حیات کے پانی کو بھیجے گا، جس سے اِنسان ہڈّی کی آنکھ کے برابر اُگیں گے، اور اُس کی پیدائش ریڑھ کی اُس باریک ہڈّی سے ہوگی جو نیچے کی سمت ہوتی ہے، اور اُن ذرات سے ہوگی جو ناف کے اَندر ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مدین کے مغربی دَروازے کے پاس دُوسرا صُور پھونکا جائے گا، تو وہ کھڑے ہو جائیں گے، دیکھیں گے اُنہیں دوبارہ دھوئیں اور اندھیرے میں زندہ کیا جائے گا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو وہ اُس دھوئیں اور اَندھیرے میں خوش ہوگا اور آرام میں ہوجائے گا، اور روشنی لوگوں کے درمیان اُن کے اَعمال کے حساب سے تقسیم کردی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۸۶۔ حدثنا عبدالملک بن الصباح عن بکار عن وهب بن منبه قال إذا كان عند قيام

الساعة خرجت جبال البحر إلى البر ووقعت جبال البر في البحر وخروج البحر ففاض على الأرض ولم يبق على وجه الأرض بنيان ولا جبل الا الهدم وخر وانتثرت النجوم وتغيرت السماء وتشققت الأرض خوفا من قيام الساعة ثم تقوم الساعة.

۱۷۸۶﴾ عبدالملک بن صباح نے بکار سے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہوگی تو خشکی کے پہاڑ سمندروں میں اور سمندروں کے پہاڑ خشکی پر آ جائیں گے۔ سمندر نکل آئیں گے، اور وہ زمین پر بہیں گے۔ زمین پر کوئی بھی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ منہدم ہو جائے گا۔ گر جائے گا۔ ستارے جھڑنے لگیں گے۔ آسمان متغیر ہو جائے گا، اور زمین قیامت قائم ہونے کے ڈر سے پھٹ جائے گی، پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔

✿✿✿

۱۷۸۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر أقسم بالله ما على الأرض نفس منفوسة اليوم يأتي عليها مئة سنة.

۱۷۸۷﴾ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں ابوالزبیر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک ماہ پہلے فرمایا کہ: مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج کے دن زمین پر جو بھی سانس لینے والے انسان موجود ہیں اُن میں سے سو(100) سال کے بعد کوئی بھی موجود نہیں رہے گا۔

✿✿✿

۱۷۸۸. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربي ان يؤخرهم نصف يوم فقيل لسعد كم نصف؟ يوم قال خمس سنة.

۱۷۸۸﴾ بقیہ بن ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابووقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ میری اُمّت میرے ربّ کے ہاں اس بات سے عاجز نہ ہوگی وہ اُنہیں آدھے دن کی ڈھیل دیدے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آدھا دن کتنا ہے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچ سو(500) سال۔

✿✿✿

۱۷۸۹. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن جبير ابن نفير قال أكثروا اليهود وغيرهم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في السؤال عن الساعة فأتاه جبريل عليه السلام فقال يا جبريل قد اكثر علي اليهود وغيرهم في السؤال عن الساعة، فقال ما المسؤل عنها باعلم من السائل

۱۷۸۹﴾ بقیہ نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر ابن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود وغیرہ نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں قیامت کے متعلق بہت زیادہ پوچھا گیا، حضرت جبرائیل علیہ السلام جب حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اَے جبرائیل (علیہ السلام)! یہود وغیرہ قیامت کے متعلق مجھ سے بہت پوچھتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

۞۔۞۔۞

۱۷۹۰. حدثنا بقية عن صفوان وأبو المغيرة قال حدثني الفرج الكلاعي سمع أبا ضمرة الكلاعي يقول ليبيتن أهل هذه المدينة ثم ليصبحن يعني حمص فيخرج خارج من باب الشرقي فلا يرى سنير فيكذب نفسه فيؤذن أهلها فيخرجون فينظرون إلى ما نظر إليه فاذا هم بلبنان مكانه وإذا سنير قد زال عن مكانه فيمكثون ما شاء الله يومهم ذلک حتى يأتيهم آت من قبل جوارين فيقول مر بنا سنير أمس سائرا منطلقا به ما ندري أين سلک به ويقال إله وتد من أوتاد جهنم

۱۷۹۰﴾ بقیہ نے صفوان اور ابوالمغیرہ سے، انہوں نے الفرج کلاعی سے روایت کی ہے کہ ابوالضمرہ فرماتے ہیں کہ اِس شہر یعنی حمص والے رات گزاریں گے اور صبح کریں گے تو تم میں سے ایک نکلنے والا ایک مشرقی دروازے سے نکلے گا، تو وہ مقام سَنِیر کو اس کی جگہ پر نہیں دیکھے گا مگر اُسے اپنا وہم سمجھے گا، وہ حمص والوں کو اطلاع دے گا تو وہ بھی نکلیں گے تو وہ بھی دیکھیں گے جس کی طرف وہ دیکھ رہا ہے، تو وہ اپنی جگہ کو لبنان میں پائیں گے، اور مقام سَنِیر اپنی جگہ سے جاچکا ہوگا، وہ اِس حالت میں جیسے اللہ تعالیٰ چاہے اُس دن تک رہیں گے یہاں تک کہ اُن کے پڑوسیوں میں سے کوئی اُن کے پاس آئے گا تو وہ اُنہیں کہے گا کہ سَنِیر گزشتہ دن ہمارے یہاں سے جارہا تھا، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں گیا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم کے رکیلوں میں سے ایک کیل ہے۔

۞۔۞۔۞

۱۷۹۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ له عن وهب ابن منبه قال بعد الدابة السابعة أن يبعث الله ملائكة على خيل بلق تطيربين السماء والأرض تبقى الأرض ومن عليها ومن فيها والآية الثامنة لا يبقى على الأرض شجرة الا بكت دما والتاسعة أنه لا يبقى على الأرض شجرة الا رنت رنين النساء والعاشرة طلوع الشمس من مغربها

۱۷۹۱﴾ ابوالمغیرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ ”دابۃ“ کے بعد ساتویں نشانی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چتکبرے گھوڑے پر بھیجیں گے جو آسمان اور زمین کے درمیان اُڑتا ہوگا زمین اور جو اس پر ہے اور جو اس میں ہے باقی رہے گا۔ اور آٹھویں نشانی یہ ہے کہ زمین پر کوئی درخت باقی نہ رہے گا مگر وہ خون کے آنسو روئے گا۔ نویں علامت یہ ہے کہ زمین پر کوئی چٹان باقی نہ رہے گی مگر وہ عورتوں کی طرح بین کرے گی، اور دسویں علامت یہ ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا۔

۞۔۞۔۞

۱۷۹۲ . حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم قال وفدت مع أبي الى يزيد بن معاوية فسمعت عبدالله بن عمرو فقلت له تزعم أنه تقوم الساعة على رأس السبعين، فقال انهم يكذبون علي ليس هكذا قلت ولكني قلت لا تكون السبعين الا كان عندها شدائد وأمور عظام

۱۷۹۲ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ عریان بن ہیثم فرماتے ہیں کہ: مَیں اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تو مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت ستر (70) ہجری کو آجائے گی؟ تو اُنہوں نے کہا کہ لوگوں نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے، مَیں نے اِس طرح نہیں کہا تھا، بلکہ مَیں نے کہا تھا کہ ستر (70) ہجری میں سختیاں ہوں گی اور بڑے بڑے معاملات پیش آئیں گے۔

۱۷۹۳ . حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمر عن سعد بن سعيد الأنصاري عن أنس بن مالك رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كاليوم كاضطرام النار

۱۷۹۳ ابن وہب نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے سعد بن سعید انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مہینہ کی طرح، اور مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ ایک دن کی طرح اور ایک دن آگ جلانے کی دیر کے برابر ہوجائے گا۔

۱۷۹۴ . حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن عياش بن عبدالله بن معبد عن أبي معبد مولى ابن عباس عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى يتسافد الناس في الطريق كما يتسافد الدواب يستغني الرجال بالرجال والنساء بالنساء أتدرون ما التساحق؟ قالوا لا، قال تركب المرأة المرأة ثم تسحقها.

۱۷۹۴ ابن وہب نے عمرو ابن حارث سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے عیاش بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو معبد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگ راستوں میں اس طرح بدکاریاں کریں گے جیسے جانور خواہش پورا کرتے ہیں، مَرد مَردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ خواہش پوری کریں گی، کیا تم لوگ جانتے ہو کہ "تَسَاحُق" کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں! فرمایا کہ عورت عورت پر سوار ہوجائے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے۔

۱۷۹۵ . حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي الحارث الكوفي عن سعيد بن مسروق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغور المياه كلها وترجع إلى أما كنها إلا

نهر الأردن ونيل مصر.

۱۷۹۵﴾ابن وہب نے، یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے ابو الحارث الکوفی سے روایت کی ہے کہ سعید بن مسروق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہر جگہ کا پانی زمین کے اندر چلا جائے گا، اور اپنی جگہوں کی طرف لوٹ جائے گا، البتہ اُردن اور نیل کے دریا بہتے رہیں گے۔

٭—٭—٭

۱۷۹۶. حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن الحجاج بن فرافصة عن مكحول قال قال أعرابي يا رسول الله متى الساعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما المسؤل عنها بأعلم من السائل ولكن أشراطها تقارب الأسواق ومطر ولا نبات وظهور الغيبة وظهور أولاد الغية والتعظيم لرب المال وعلو أصوات الفساق في المساجد وظهور أهل المنكر على أهل المعروف فمن أدرك ذلك الزمان فليرغ بدينه وليكن حلسا من أحلاس بيته.

۱۷۹۶﴾یحییٰ بن سُلیم الطائفی نے حجاج بن فرافصۃ سے روایت کی ہے کہ مکحول کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اُس کی علامات یہ ہیں کہ بازار قریب ہوجائیں گے، بارش ہوگی لیکن پودے نہیں اُگیں گے، غیبت ظاہر ہوجائے گی، زانیہ کی اولاد ظاہر ہوجائے گی، مالدار کی عزت کی جائے گی، فاسقوں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گے، بدکار لوگ نیک لوگوں پر غالب آجائیں گے، جو شخص یہ زمانہ پالے تو وہ اپنے دین کی حفاظت کرے، اور اپنے گھروں کے اندر ٹاٹ کی طرح لگا رہے۔

٭—٭—٭

۱۷۹۷. حدثنا مروان الفزاري عن زياد بن المنذر الثقفي حدثني نافع الهمداني عن الحارث الأعور قال قال عبدالله بن مسعود اذا رأيت الناس قد أماتوا الصلاة وأضاعوا الأمانة واستحلوا الكذب وأكثروا الحلف وأكلوا الربا وأخذوا الرشى وشيدوا البناء واتبعوا الهوى وباعوا الدين بالدنيا فالنجا ثم النجا ثكلتك أمك.

۱۷۹۷﴾مروان الفزاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے، زیاد بن مُنذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے نافع الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حارث الاعور سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو لوگوں کو دیکھے کہ وہ نمازیں قضا کر رہے ہیں، اَمانتوں کو ضائع کر رہے ہیں، جھوٹ کو حلال سمجھتے ہیں، بہت زیادہ قسمیں کھاتے ہیں، سُود کھاتے ہیں، رشوت لیتے ہیں، پختہ عمارتیں بناتے ہیں، خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، دین کو دُنیا کے عوض بیچتے ہیں، تو کنارہ کشی اختیار کرلینا! تو کنارہ کشی اختیار کرلینا! تیری ماں تجھے روئے!

٭—٭—٭

۱۷۹۸. حدثنا عبدالرزاق عن سفيان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت

أول الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۷۹۸﴾ عبدالرزاق نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب قیامت کی ابتدائی علامتیں ظاہر ہوجائیں گی تو قلم پھینک دیئے جائیں گے، اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے، اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

۱۷۹۹. حدثنا عبدة بن سليمان عن عثمان بن حكيم عن أبي أمامة بن سهل قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى يتسافد الناس في الطريق تسافد الحمير

۱۷۹۹﴾ عبدة بن سلیمان نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے ابو اُمامة بن سہل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ راستوں میں ایسے بدکاری کریں جیسے گدھے بدکاری کرتے ہیں۔

۱۸۰۰. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدي قال قيل لنوف إن عبدالله بن عمرو يقول لا يلبث الناس بعد التسعين الا قليلا فقال نوف إني لأجدهم يعيشون بعد ذلك زمانا طويلا ولكن عامة المعيشة تكون بالشام. قيل الكوفة والبصرة؟ قال هي محدثة

۱۸۰۰﴾ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ نوف سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ نوے (90) ہجری کے بعد بہت کم باقی رہیں گے، نوف نے کہا کہ میں پاتا ہوں کہ وہ نوے (90) کے بعد بھی طویل زمانہ تک رہیں گے، لیکن عام طور پر زندگی شام میں ہوگی، کسی نے کہا کہ کوفہ اور بصرہ میں؟ فرمایا کہ وہ تو نئے بنے ہیں۔

۱۸۰۱. قال حماد عن حجاج الأسود عن شهر بن حوشب عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشك أن يخرج الرجل من بيته فتخبره عصاه وسوطه بما أحدث أهله في بيته

۱۸۰۱﴾ حماد نے حجاج الاسود سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قریب ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر سے نکلے جب واپس آئے تو اُس کی لاٹھی اور اُس کا کوڑا اُسے بتائے کہ اُس کے گھر والوں نے اُس کے بعد اُس کے گھر میں کیا ہے۔

۱۸۰۲. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبدالرحمن بن ثروان عن العريان بن الهيثم قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا

يلدري أحد من الناس متى أولها.

١٨٠٢﴾ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان سے، انہوں نے العریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نیک لوگوں کے بعد بُرے لوگ ایک سو بیس (120) سال تک ہوں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ ان کی ابتدا کب ہوگی۔

٭—٭—٭

١٨٠٣. حدثنا المعتمر بن سليمان عن ليث عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة على من يقول لا إله إلا الله وان الملك يريد أن ينفخ في الصور فإذا سمع أحدا يقول لا اله الا الله أخرها سبعين خريفا.

١٨٠٣﴾ المعتمر بن سلیمان نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت لا الہ الا اللہ کہنے والوں پر قائم نہ ہوگی، فرشتہ صُور پھونکنے کا ارادہ کرتا ہے جب کسی کو لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے سُنتا ہے تو ستّر (70) سال تک اپنا یہ ارادہ مؤخر کر دیتا ہے۔

٭—٭—٭

١٨٠٤. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة على أحد يقول الله الله.

١٨٠٤﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی کسی ایک پر بھی جو اللہ اللہ کرے۔

٭—٭—٭

١٨٠٥. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابى إسحاق عن علي قال إن شداد اومن شداد الناس من تدركهم الساعة وهم احياء.

١٨٠٥﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے بدترین وہ ہیں جن پر قیامت آ جائے اور وہ زندہ ہوں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں آ جائیں اور وہ بے خوف ہو کر گناہوں میں زندگی گزاریں۔)

٭—٭—٭

١٨٠٦. قال معمر وأخبرنا زيد بن أسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي ومثل الساعة كمثل قوم بعثوا عينا فبصر بالعدو فخاف أن يسبقه العدو إلى أصحابه فالاح بسيفه أتيتم والي جئت مبعوثا بين يدي الساعة.

١٨٠٦﴾ معمر کہتے ہیں کہ زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اور قیامت کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو جاسوس بھیجے۔ وہ جاسوس دشمن کو دیکھ لے اُسے اندیشہ ہو کہ دشمن اُس کے ساتھیوں پر پہنچ جائیں گے، پس وہ اپنی

تلوار کی چمک کے ساتھ اشارہ کرتا ہے کہ دشمن تم پر آچکا ہے اسی طرح مَیں بھی قیامت سے پہلے بھیجا جا چکا ہوں۔

٭٭٭

۱۸۰۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن عبدالله بن عمرو قال ان في البحر شياطين مسجونة يوشك أن تخرج فتقرأ على الناس قرآنا.

۱۸۰۷۔ عبدالرزاق نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: بے شک سمندر میں شیاطین کو قید کیا گیا ہے قریب ہے کہ وہ نکل کھڑے ہوں گے اور لوگوں پر قرآن پڑھنے لگیں۔

٭٭٭

۱۸۰۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم قال وفدت على معاوية فبينا أنا عنده إذا جاء رجل عليه حلتان فرحب به معاوية وأجلسه على السرير معه، فقلت من هذا يا أمير المؤمنين؟ قال أما تعرفه هذا عبدالله بن عمرو بن العاص قال قلت أهذا الذي يقول لا يعيش الناس بعد مئة سنة؟ قال فاقبل علي وقلت لك ذالك إنا لنجدهم يعيشون بعد المئة دهرا طويلا ولكن هذه الأمة أجلت ثلاثين ومئة سنة.

۱۸۰۸۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن شبیب سے روایت کی ہے کہ العریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ مَیں اُن کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اِثنا میں ایک آدمی آیا جس پر دو کپڑے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے مَرحبا کہا اور اُسے اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا، میں نے عرض کیا کہ اَے اَمیرالمؤمنین یہ کون ہے؟ فرمایا کہ کیا تم اِنہیں نہیں جانتے؟ یہ تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، مَیں نے کہا یہ وہی آدمی ہے جو کہتا ہے کہ لوگ سو (100) سال کے بعد زندہ نہیں رہیں گے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کیا مَیں نے تجھ سے یہ بات کہی ہے؟ ہم لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ سو (100) سال کے بعد بھی طویل عرصے تک زندہ رہیں گے، لیکن اِس اُمّت کو ایک سو تیس (130) مُہلت دی گئی ہے۔

٭٭٭

۱۸۰۹. حدثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تقوم الساعة والرجلان يتبايعان الثوب ولا يطويانه ولا يتبايعانه حتى تقوم الساعة والرجل يحلب فلا يضع الإناء على فيه حتى تقوم الساعة والرجل يلط الحوض فلا يسقي فيه حتى تقوم الساعة.

۱۸۰۹۔ ابن عیینہ نے، ابوالزناد سے، انہوں نے الاعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوجائے گی اِس حال میں کہ دو آدمی کپڑے کی خرید وفروخت

کر رہے ہوں گے، انہوں نے کپڑا لپیٹا نہ ہوگا اور نہ بیچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ایک آدمی دُودھ دُوہ رہا ہے گا ابھی تک اُس نے اپنا برتن اپنے مُنہ تک نہیں پہنچایا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک آدمی حوض بنائے گا ابھی تک اُس نے اُس میں سے پانی نہیں پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

o—o—o

۱۸۱۰. حدثنا أبو عبدالصمد عن أبي عمران الجوني عن أبي فراس رجل من أسلم قال قال رجل يا رسول الله متى الساعة؟ قال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل ولكن لها أعلام اذا رعاء الشاء تطاولوا في البنيان وإذا الحفاة العراة كانوا ملوكا وهم العريب.

۱۸۱۰- ابوعبدالصمد نے ابوعمران الجونی سے، انہوں نے ابوفراس سے، انہوں نے بنو اسلم کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، ہاں لیکن قیامت کی کچھ علامات ہیں، جب بکریوں کے چرواہے تعمیرات کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اور جب ننگے پاؤں رہنے والے بادشاہ بن جائیں اور یہ لوگ اہل عرب ہوں گے۔

o—o—o

۱۸۱۱. حدثنا عبدالوهاب عن يونس عن الحسن عن ابن مسعود قال ان للساعة أشراطا ولن تقوم الساعة حتى يجيء أشراطها

۱۸۱۱- عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی علامات ہیں اور وہ ہرگز نہ آئے گی جب تک اس کی علامات قائم نہ ہو جائیں۔

o—o—o

۱۸۱۲. حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تقوم الساعة حتى يمطر الناس مطرا لا يكن منه بيوت المدر لا يكن منه الا بيوت الشعر قال سهل فما فارق أبي بيت شعر حتى لقي الله تعالى.

۱۸۱۲- الدراوردی نے سُہیل بن ابوصالح سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر خاص قسم کی بارش برسے گی، اور کوئی کچی مٹی کا گھر باقی نہ رہے گا اور نہ کوئی بالوں والا گھر باقی رہے گا۔ حضرت سُہیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے والد بالوں والے گھر سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

o—o—o

۱۸۱۳. حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال بعث أنا والساعة هكذا وأشار بأصبعيه التي تلي الابهام والوسطى وفرق بينهما.

۱۸۱۳﴾ ابن ابو حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو اُنگلیوں کے ساتھ اِشارہ کیا شہادت والی اور درمیانی اُنگلی، اور اُن کے درمیان جُدائی کرتے ہوئے فرمایا مَیں اور قیامت ایسے بھیجے گئے ہیں۔

٭...٭...٭

۱۸۱۴. حدثنا وكيع عن سفيان عن ضرار بن مرة عن ابن أبي الهذيل قال ان كان احدهم ليبول فيتيمم بالتراب مخافة أن تدركه الساعة

۱۸۱۴﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ضرار بن مُرّہ سے روایت کی ہے کہ ابن ابو الہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اُن میں سے ایک پیشاب کر کے مٹی سے تیمم کرے گا اس اندیشہ سے کہیں قیامت نہ آ جائے۔

۱۸۱۵. حدثنا وكيع عن حنش بن الحارث عن أبيه قال قدمنا القادسية و كان أحدنا ينتج مهره من الليل فاذا أصبح نحر مهره فبلغ ذلک عمر فأتانا كتابه أن أصلحوا إلى ما رزقكم الله فان في الأمر نفسا.

۱۸۱۵﴾ وکیع نے حنش بن الحارث سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ہم "قادسیہ" میں تھے۔ جب رات کو کسی کی گھوڑی بچہ جنتی تو صبح کے وقت وہ اُس بچے کو ذبح کر دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو ہمارے پاس اُن کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اُس کی اِصلاح کرو اور خواہش کے پیچھے نہ چلو۔

٭...٭...٭

۱۸۱۶. حدثنا وكيع عن شعبة عن قتادة عن عبدالله بن عتبة عن أبي سعيد الخدري قال لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت.

۱۸۱۶﴾ وکیع نے شُعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی جب بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔

٭...٭...٭

۱۸۱۷. حدثنا قاص كان بالمدينة يقص قصص الجماعة عن أبيه قال سمعت أنس بن مالک يقول من اقتراب الساعة ظهور المعادن وكثرة المطر وقلة النبات ويمشي الرجل بالورقة والورقتين لا يجد أحدا يقبله حتى يستغني كل احد وهم يومئذ اشد ما كانوا تنافسا على دنياهم وذلک لآيت تظهر فيفزع الغني الى الفقير؟ فيقول ما أصنع بهذا وهذه الساعة تقوم حتى ان الرجل ليذهب بالرغيف ما يملک غيره يجول به فلا يجد من يأخذ وذلک يوم لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا (الأنعام)

۱۸۱۷﴾ ہمیں ایک قصہ گو نے مدینہ میں ایک قصہ سُنایا۔ وہ جماعت کو اپنے باپ کی طرف سے ایک نقل شدہ قصے

سُنا تا تھا، اُس نے کہا کہ میں نے حضرت اَنس اِبنِ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قُربِ قیامت میں معدنیات ظاہر ہو جائیں گے، بارشیں زیادہ ہوں گی اور نباتات کم اُگے گی، ایک آدمی ایک اُوقیہ یا دو اُوقیہ چاندی لے کر گھومے گا لیکن وہ کسی فقیر کو نہ پائے گا جو اُسے قبول کرے، اُن میں سے ہر ایک غنی ہو جائے گا، اگرچہ وہ دُنیا کے بہت زیادہ حریص ہوں گے اور یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی، پس غنی فقیر کے پاس مال لے کر ڈرتا ہوا آئے گا، فقیر کہے گا میں اِس کا کیا کروں؟ یہ قیامت تو سَر پر کھڑی ہے، ایک آدمی روٹیاں لے کر پھرے گا جس کا اُس کے علاوہ کوئی اور مالک نہ ہوگا لیکن وہ کسی کو نہ پائے گا جو اُن روٹیوں کو لے لے، اور یہ وہ دِن ہوگا جس دِن اِنسان کو اُس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا، اگر وہ اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا۔

✿---✿---✿

١٨١٨. حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي اسحاق عن رجاء بن حيوة الكندي قال يأتي على الناس زمان لا تحمل النخلة فيه الا تمرة.

١٨١٨﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ابو اِسحاق سے روایت کی ہے کہ رَجاء بن حیوۃ اَلکِندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کھجور کے دَرخت پر ایک ہی کھجور لگی ہوگی۔

✿---✿---✿

١٨١٩. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت أول الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

١٨١٩﴾ وکیع نے، سُفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب اِبتدائی نشانیاں ظاہر ہوں گے تو قلم پھینک دیئے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے اور جسموں کو اَعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

✿---✿---✿

١٨٢٠. حدثنا وكيع عن الأعمش عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالک رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاء لي جبريل عليه السلام بمرآة بيضاء فيها نكتة سوداء، فقلت ما هذه قال هذه الجمعة، قلت فما هذه النكتة السوداء قال فيها تقوم الساعة.

١٨٢٠﴾ وکیع نے، الأعمش سے، انہوں نے، یزید الرقاشی سے روایت کی ہے کہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام سفید شیشہ لے کر آئے جس میں کالا نقطہ تھا، میں نے کہا یہ شیشہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ جمعہ ہے، میں نے کہا کہ کالا نقطہ کیا ہے؟ تو اُس نے کہا کہ اِس میں قیامت قائم ہوگی۔

✿---✿---✿

١٨٢١. حدثنا أبو روح الجرمي عن عمارة بن أبي حفصة عن عمارة المعولي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال اذا اقترب الزمان كثرت الصواعق.

۱۸۲۱﴾ ابُوزُوح الحرمی نے، عمارۃ بن ابی حفصۃ سے، انہوں نے عمارۃ المعولی سے، انہوں نے، ابونضرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمانہ قریب ہوجائے گا تو بجلی کی کڑکیں زیادہ ہوجائیں گی۔

۞۞۞

۱۸۲۲۔ حدثنا جرير بن عبدالحميد عن منصور عن الشعبي قال قالت عائشة اذا خرج أو الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۸۲۲﴾ جریر بن عبدالحمید نے منصور سے روایت کی ہے کہ الشعبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوجائیں گی تو قلم پھینک دیئے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

۞۞۞

۱۸۲۳۔ حدثنا ابن علية عن اسماعيل عن قيس عن آخرعن النبي صلى الله عليه وسلم سمعه بعثت أنا والساعة كهذه من هذه يعني إصبعه

۱۸۲۳﴾ ابن علیۃ نے، اِسماعیل سے، انہوں نے قیس سے روایت کی ہے کہ ایک راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں۔

۞۞۞

۱۸۲۴۔ حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمٰن عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكثر الطيقان والبنيان ولا تنبت السمر الورق

۱۸۲۴﴾ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تعمیرات زیادہ ہوجائیں گی اور درخت پتے نہیں اُگائیں گے۔

۞۞۞

۱۸۲۵۔ حدثنا ابن نمير عن سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله قال تقوم الساعة على شداد الناس ثم ينفخ ملك في الصور الصور قرن بين السماء والأرض فلا يبقى خلق في السماوات والأرض الا مات الا ما شاء ربك ثم يكون بين النفختين ما شاء الله يكون ثم يرسل الله ماء من تحت العرش منيا كمني الرجال وليس من بني آدم خلق في الأرض الا منه شيء فتنبت جسمانهم لحمانهم من ذلك الماء كما تنبت الأرض من الثرى ثم قرا عبدالله والله الذي أرسل الرياح فتثير سحابا فسقناه إلى بلد ميت فاحيينا به الأرض بعد موتها كذلك النشور (فاطر) ثم يقوم ملك بين السماء والأرض فينفخ فيه فتنطلق كل نفس إلى جسدها فتدخل فيه ثم يقومون

فيحيون حية رجل واحد قياما لرب العالمين.

۱۸۲۵﴿ ابن نُمیر نے سُفیان الثوری سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے، انہوں نے ابوالزعراء سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، فرشتہ صُور میں پھونک مارے گا، صُور آسمان اور زمین کے درمیان ایک سینگ ہے، آسمانوں اور زمین میں کوئی مخلوق باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ مَر جائے گی، ہاں اجسے تیرا ربّ باقی رکھنا چاہے گا، پھر دو صُوروں کے درمیان جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وقت ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی برسائے گا۔ وہ پانی مَردوں کی منی کی طرح ہوگا لیکن وہ مَرد بنی آدم کی منی نہ ہوگی، زمین میں جو بھی چیز ہے اُس کا جسم اور گوشت اُس پانی سے اُگنے لگے گا، جیسا کہ زمین مٹی سے اُگاتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ٥﴾ (سورۂ فاطر)

پھر آسمان اور زمین کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہو کر صُور پھونکے گا تو ہر رُوح اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے گی اور اُس میں داخل ہو جائے گی، پھر وہ سب کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ ایک آدمی کی طرح زندہ ہو جائیں گے، رَبُّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

٭—٭—٭

۱۸۲۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن أبي يحيى الأعرج عن كعب قال لا تقوم الساعة حتى يدبر الرجل أمر خمسين امرأة

۱۸۲۶﴿ ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے شمر بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو یحییٰ اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مرد پچاس (50) عورتوں کی کفالت کرے گا۔

٭—٭—٭

۱۸۲۷. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عبدالله بن مرة عن حذيفة قال لو ان رجلا ارتبط فرسا فأنتجت مهرا عند أول الآيات ما ركب المهر حتى يرى آخرها

۱۸۲۷﴿ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ جَن لے تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ قیامت کی دوسری علامت دیکھ لے گا۔

٭—٭—٭

۱۸۲۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن عبدالله بن ضمرة عن كعب قال لا تقوم الساعة حتى تكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كاليوم واليوم كالساعة والساعة كاحتراق السعفة

۱۸۲۸﴾ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے عبداللہ بن ضمرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہوگی جب سال مہینہ کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح، گھنٹہ ایندھن میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہو جائے گا۔

✿...✿...✿

۱۸۲۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال مابين النفختين أربعون، قالوا يا أبا هريرة أربعون يوما، قال أبيت قال اربعون شهرا قال أبيت، قال أربعون سنة، قال أبيت، قال ثم ينزل من السماء ما ء فينبتون به كما ينبت البقل وليس من الإنسان شي ء لا عظم واحد وهو عجب الذنب ومنه يركب الخلق يوم القيامة

۱۸۲۹﴾ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دو صُوروں کے درمیان چالیس (40) کا فاصلہ ہوگا، لوگوں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس دن؟ فرمایا معلوم نہیں ا کہا گیا ہے کہ چالیس مہینے؟ فرمایا معلوم نہیں ا کہا گیا چالیس سال؟ فرمایا معلوم نہیں ا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسمان سے پانی اُترے گا تو اس سے یہ لوگ ایسے اُگیں گے جیسے پودے اُگتے ہیں، اور انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے سے قیامت کے دن اُن کی تخلیق ہوگی۔

✿...✿...✿

۱۸۳۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن القاسم عن أبيه عن عبدالله قال ليأتين على الفرات يوما ولو طلب فيه طست من ماء لم يوجد يرجع كل ماء إلى عنصره وبقية الماء والمؤمنون بالشام

۱۸۳۰﴾ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے القاسم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دریائے فرات پر ایک ایسا دن آئے گا اگر ایک پیالہ پانی بھی اس میں تلاش کیا جائے تو نہ ملے گا، سارا پانی اپنے عُنصر کی طرف لوٹ جائے گا، اور بقیہ پانی اور ایمان والے شام میں ہوں گے۔

✿...✿...✿

۱۸۳۱. حدثنا أبو المغيرة وغيره عن المسعودي عن حبيب عن ابن باباه عن ابن مسعود قال أشر الليالي والأيام والشهور والأزمنة أقربها إلى الساعة

۱۸۳۱﴾ ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حبیب سے، انہوں نے ابن باباہ سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اوقات میں سے بدترین وقت وہ ہے جو قیامت کے قریب ہوگا۔

✿...✿...✿

۱۸۳۲. حدثنا ابنالمبارک عن المسعودي عن عبدالرحمن بن ثروان بن قيس الأودي

عن هزيل بن شرحبيل عن عبدالله قال تقوم الساعة على شرار الناس لا يامرون بمعروف ولا ينهون عن منكر يتهارجون كما تهارج الحمر اخذ رجل بيد امراة فخلا بها فقضى حاجته منها ثم رجع إليهم يضحكون إليه ويضحک اليهم.

۱۸۳۲﴾ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان بن قیس اودی سے، انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، جو نہ اُمر بالمعروف کریں گے اور نہ نہی عن المنکر کریں گے، وہ گدھوں کی طرح سرعام خواہش پوری کریں گے، ایک آدمی ایک عورت کا ہاتھ پکڑ کر تنہائی میں چلا جائے گا اور اُس سے اپنی حاجت پوری کرے گا، پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹے گا وہ اُس کے ساتھ مذاق کریں گے یہ اُن کے ساتھ مذاق کرے گا۔

۱۸۳۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال من علامات البلاء وأشراط الساعة أن يطرقهم صوت من السماء ليلا فيروعهم الصوت فبيناهم في روعتهم اذبعث الله أصواتا من السماء كاصوات الأسد تروع القلو وتخطف الأنفس فبيناهم في روعتهم إذتحدث علامة من السماء يتبادرون لها بالإيمان مؤمنهم وكافرهم

۱۸۳۳﴾ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مصائب اور قیامت کی علامات یہ ہیں کہ رات کے وقت آسمان سے ایک آواز سُنائی دے گی، وہ آواز لوگوں کو خوف زدہ کردے گی، لوگ ڈر کی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر آسمان سے دوسری آواز بھیجے گا جو شیر کی دھاڑ کی طرح ہوگی، دلوں کو ڈرائے گی اور رُوحوں کو اُچک لے گی، وہ اِسی ڈر میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک علامت ظاہر ہوجائے گی۔ یہ لوگ اُس پر ایمان لانے کے لئے جلدی کریں گے، مؤمنین بھی اور کافر بھی۔

۱۸۳۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن قيس بن شريح عن بن شريح عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال أجل أمة محمد صلى الله عليه وسلم للثمالة منة كسني بني إسرائيل.

۱۸۳۴﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن شریح سے، انہوں نے حنش الصنعانی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُمتِ محمد ﷺ کی مُدّت تین سو (300) سال ہے جیسی بنی اسرائیل کی مُدّت تھی۔

۱۸۳۵. معمر عن ليث عن شهر بن حوشب ومجاهد عن عبد الله بن عمرو قال ما بين

الآيات كالجمعة إلى الجمعة أولها وآخرها أو سبع خرزات لقال في خيط ضعيف إذا القطع تتابعن

۱۸۳۵﴾ معمر نے لیث سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی نشانیاں ہر جمعہ سے پہلے ظاہر ہوں گی، جیسے سات (7) موتی کسی کمزور دھاگے میں پروئے ہوئے ہوں، جب وہ دھاگہ ٹوٹ جائے تو موتی پے در پے گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی علامتیں بھی پے در پے ظاہر ہوں گی۔

٭…٭…٭

۱۸۳۶. حدثنا ابن المبارك عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن موسى بن سعد بن زيد عن ابن مسعود قال اذا رفع القرآن من صدور الرجال فاضوا في الشعر

۱۸۳۶﴾ ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے موسیٰ بن سعد بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قرآن مردوں کے سینوں سے اٹھالیا جائے گا تو لوگ شعر و شاعری میں مشغول ہو جائیں گے۔

٭…٭…٭

۱۸۳۷. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمٰن بن البيلماني عن أبية عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا طلعت الشمس من مغربها آمن الناس كلهم فيومئذ لا ينفع نفسا إيمانها.

۱۸۳۷﴾ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سب لوگ اُس وقت ایمان لے آئیں گے، لیکن کسی کو اُس وقت ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا۔

٭…٭…٭

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

طلوع الشمس من المغرب

۱۸۳۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير ابن مرة ويزيد بن شريح وعمر بن سليمان قالوا آخر طلوع الشمس من المغرب يوم واحد فقط فيومئذ يطبع على القلوب بما فيها وترفع الحفظة والعمل وتؤمر الملائكة أن لا يكتبوا عملا وتفزع الشمس والقمر خوفا من قيام الساعة.

۱۸۳۸﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں ارطاۃ سے، انہوں نے کثیر ابن مُرّۃ اور یزید بن شُرَیح اور عمرو بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: سب سے آخر میں سُورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور یہ صرف ایک ہی دن ہوگا، اُس دِن دِلوں پر مُہر لگادی جائے گی۔ حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والے فرشتے چلے جائیں گے، اُن فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ کوئی عمل نہ لکھا جائے اور سُورج اور چاند قیامت کے ڈر میں مُبتلا ہوں گے۔

٭…٭…٭

۱۸۳۹. حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة عن زيد بن أبي عتاب سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا لا ادري أيتهن أول الآيات وأيتهن جاء ت لم ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في ايمانها خيرا طلوع الشمس من مغربها والدجال ويأجوج ومأجوج والدخان والدابة.

۱۸۳۹﴾ سوید بن عبدالعزیز نے اِسحاق بن ابو فروۃ سے، انہوں نے زید بن ابو عتاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: پانچ نشانیاں ہیں مجھے نہیں معلوم کہ اِن میں سے کون سی پہلے آئے گی، اور کون سی ایسی ہے کہ جس کے آنے کے بعد کسی کا اِیمان لانا اُس کو فائدہ نہ پہنچائے گا، سوائے اُس کے جو اُس سے پہلے اِیمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے اِیمان میں کوئی خیر نہ کمایا ہو۔ وہ نشانیاں یہ ہیں سُورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجّال، یاجوج ماجوج دُھواں اور دابۃ الارض۔

٭…٭…٭

۱۸۴۰. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ له عن وهب بن منبه قال طلوع الشمس الآية العاشرة وهي آخر الآيات ثم تذهل كل مرضعة عما أرضعت ويطرح كل ذي مال ماله ويشتغل كل تاجر عن تجارته.

۱۸۴۰﴾ ابوالمغیرۃ نے اِبن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وَہب بن مُنبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: سُورج کا طلوع ہونا یہ دس (10) نشانیوں میں سے آخری نشانی ہے، اِس کے بعد ہر دُودھ پلانی والی اپنے بچے کو بھول جائے گی، اور ہر مال دار اپنے مال کو پھینک دے گا، اور ہر تاجر تجارت کو چھوڑ دے گا۔

٭…٭…٭

۱۸۴۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم بن صبيح عن مسروق عن عبدالله في قوله يوم يأتي بعض آيات ربک لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا قال طلوع الشمس من مغربها

۱۸۴۱﴾ ابومعاویۃ، اعمش، سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے، مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تیرے ربّ کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی شخص

کو اُس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا، اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب سُورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

۱۸۴۲۔ حدثنا أبو عمير عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لعيسى وأصحابه على ياجوج وماجوج ثم يعيشوا حتى يجبوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يتمتعوا بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في نعمة وأمن.

۱۸۴۲۔ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُس کے ساتھیوں کی بد دُعا یاجوج اور ماجوج کے خلاف قبول ہوگی، پھر یہ لوگ زندہ رہیں گے پھر ایک رات ایسی آئے گی کہ جس کی صبح سُورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد لوگ چالیس (40) سال تک نعمتوں اور اَمن سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔

۱۸۴۳۔ حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلبثون بعد يأجوج وماجوج الا قليلا حتى تطلع الشمس من مغربها فيقول من لا خلاق له ما نبالي إذا رد الله ضوءه علينا من حيث ما طلعت من مشرقها أو مغربها، قال فيسمعون نداء من السماء يا أيها الذين آمنو قد قبل منكم إيمانكم ورفع عنكم العمل ويا أيها الذين كفروا وقد أغلق عنكم أبواب التوبة وجفت الأقلام وطويت الصحف فلا يقبل من أحد توبة ولا إيمان إلا من آمن من قبل ذلک فلا يلد بعد ذلک المؤمن الا مؤمنا ولا الكافر إلا كافرا ويخر ابليس ساجدا ينادي الهي مرني أن اسجد لمن شئت ولما شئت وتجتمع اليه شياطين فيقولون له يا سيدنا الى من تفزع فيقول انما سألت ربي أن ينظرني إلى يوم البعث والى يوم الوقت المعلوم وهذه الشمس قد طلعت من مغربها وهو الوقت المعلوم فلا عمل بعد اليوم وتصير الشياطين ظاهرين في الأرض حتى يقول الرجل هذا قريني الذي كان يغويني والحمد لله الذي اخزاه وارحني منه وينظر الناس الى الجن والشياطين أكلهم وشربهم ومحياهم ومماتهم فلا يزال ابليس ساجدا باكيا حتى تخرج دابة الأرض فتقتله.

۱۸۴۳۔ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

اِرشاد فرمایا ہے کہ یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعد تم لوگ نہیں رہو گے مگر بہت کم عرصہ اور پھر سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا، تو وہ آدمی جس کا کوئی دین نہیں وہ کہے گا جب اللہ تعالیٰ نے سُورج کی روشنی ہم پر لوٹا دی تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے کہ یہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے یا مغرب سے طلوع ہوتا ہے، یہ لوگ آسمان سے ایک آواز سُنیں گے کہ: اَے ایمان والو تم سے تمہارا ایمان قبول کر لیا گیا اور تمہارے اعمال اُٹھا لیے گئے، اور کافرو تم سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا، اور قلم سُوکھ چکے ہیں اور صحیفے لپیٹ دیے گئے ہیں۔ اب کسی ایک سے بھی نہ توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ایمان، سوائے اُس کے جو اس سے پہلے ایمان لایا تھا۔ اُس کے بعد مؤمن مؤمن ہی کو جنے گا اور کافر کافر ہی کو جنے گا اِبلیس سجدے میں گر کر چلائے گا: اَے میرے اِلٰہ! جس شخص کو تُو چاہے اور جس چیز کو تُو چاہے مَیں سجدہ کرنے کو تیار ہوں اور سارے شیاطین اُس کے پاس جمع ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ اَے ہمارے سَردار! اَب ہم کس کی پناہ حاصل کریں؟ تو شیطان کہے گا کہ مَیں نے اپنے ربّ سے سوال کیا تھا کہ مجھے قیامت تک مُہلت دے، اور یہ سُورج مغرب سے طلُوع ہو چکا ہے اور یہ وقتِ معلوم ہے، آج کے بعد کوئی عمل نہ ہو گا، اور شیطان زمین پر ظاہر ہو جائے گا، کوئی آدمی کہے گا کہ یہ شیطان میرے ساتھ تھا اور مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا تھا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اِسے رُسوا کیا اور مجھے آرام پہنچایا، اور لوگ جن اور شیاطین کی طرف دیکھیں گے اور اُن کے کھانے پینے اور اُن کی زندگی اور موت کو دیکھیں گے، اِبلیس مُسلسل سجدے میں رو رہا ہو گا اور دابۃ الارض نکل کر اُسے قتل کر دے گا۔
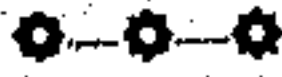
٭-٭-٭

۱۸۴۴. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا طلعت الشمس من مغربها تذهل الأمهات عن أولادها والأحبة عن ثمرات قلوبها فتشتغل كل نفس بما آتاها ولا يقبل بعضها لأحد توبة الا من كان محسنا في إيمانه فإنه يكتب له بعد ذلك كما كان يكتب لهم قبل ذلك وأما الكفار فتكون عليهم حسرة وندامة لو ان رجلا أنتج فرسا لم يركبه حتى تقوم الساعة من لدن طلوع الشمس من مغربها إلى أن تقوم الساعة ولتقومن الساعة والناس في أسواقهم قد نشر الرجلان الثوب فلا يتبايعانه وقد رفع الرجل لقمته الى فيه فلا يطعمها ثم تلا ولتأتينهم بغتة وهم لا يشعرون.

۱۸۴۴۔ نوح بن ابو مریم نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب سُورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو مائیں اپنی اَولاد کو بھول جائیں گی۔ دوستوں کے دِلوں سے ان کی باہمی محبت نکل جائے گی، ہر شخص کو اپنی پڑی ہو گی۔ اُس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ کی جائے گی، سوائے اُس شخص کے جو پہلے سے سچا ایمان دار تھا، اس کے اَعمال جیسے پہلے لکھے جاتے تے مغرب سے سورج نکلنے کے بعد بھی لکھے جائیں گے، اور کافر حسرت اور ندامت میں ہوں گے، اگر ایک آدمی کی گھوڑی نے سُورج

کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت بچہ جنا ہوگا تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہو سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ضرور قیامت قائم ہوگی اِس حال میں کہ لوگ بازاروں میں ہوں گے، دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، ابھی تک اُنہوں نے اُسے بیچا نہ ہوگا اور نہ اُسے لپیٹا ہوگا کہ قیامت آجائے گی، اور ایک آدمی نوالہ مُنہ کی طرف اُٹھائے گا ابھی اُس نے اُسے کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَلَتَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (پارہ نمبر 25 سورۂ زخرف)

۱۸۴۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة قال أعطاني يزيد بن أبي حبيب كتابا فيه عن عبدالرحمن بن معاوية سمع عبدالله بن عمر يقول إن الشمس والقمر يجتمعان في السماء في منزلة بالعشي فيكون النهار سرمدا عشرين سنة.

۱۸۴۵﴾ ابن وہب کہتے ہیں کہ ابن لہیعہ فرماتے ہیں کہ مجھے زید بن حبیب نے ایک کتاب دی۔ اُس میں عبدالرحمن بن معاویہ سے منقول تھا کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ: سُورج اور چاند دونوں آسمان کے اندر ایک منزل میں شام کے وقت جمع ہو جائیں گے، اور دن ہمیشہ بیس (20) سال کا ہوگا۔

۱۸۴۶. حدثنا عبد الرزاق وابن ثور عن معمر عن أبي اسحاق عن وهب بن جابر الخيواني قال كنت عند عبد الله بن عمرو فانشأ يحدثنا فقال ان الشمس اذا غربت سلمت وسجدت واستأذنت فيؤذن لها حتى اذا كان يوم غربت فتقول أي رب ان السير بعيد واني لا يؤذن لي لا ابلغ، قال فتحتبس ماشاء الله ثم يقال لها اطلعي من حيث غربت فمن يومئذ الى يوم القيامة لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل الآية

۱۸۴۶﴾ عبدالرزاق نے ابن ثور سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ وہ ہمیں حدیثیں بیان کرنا شروع ہو گئے، کہ سُورج جب غروب ہوتا ہے تو تابعدار ہوتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اجازت مانگتا ہے۔ تو اُسے اجازت دیدی جاتی ہے، پھر ایک دن جب وہ غروب ہوگا تو عرض کرے گا کہ اے میرے رَبّ! میرا سفر دُور ہے اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں نہ پہنچوں گا، اُس سُورج کو جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا رُوک دیا جائے گا پھر اُس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے غروب ہوا تھا وہیں سے طلوع ہو جا! اُس دن سے لے کر قیامت کے دن تک کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔

۱۸۴۷. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن عبيد بن عمير قال يوم يأتي بعض آيات ربك قال طلوع الشمس من مغربها

۱۸۴۷﴾ ابن عُیینہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّکَ o﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سُورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

o—o—o

۱۸۴۸. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور ووكيع عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عبد الله قال طلوع الشمس من مغربها كالبعيرين المقرنين

۱۸۴۸﴾ وکیع نے سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے منصور اور وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابوالضحیٰ سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سُورج کا مغرب سے طلوع ہونا ایسا ہے جیسے دو اُونٹ ملے ہوئے ہو۔

o—o—o

۱۸۴۹. حدثنا وكيع عن اسماعيل بن ابي خالد عن خيثمة عن عبد الله بن عمرو قال يبقى الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومئة سنة۔

۱۸۴۹﴾ وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے خیثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سُورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

o—o—o

۱۸۵۰. حدثنا ابن عيينة عن عاصم سمع عن زرا صفوان بن عسال المرادي قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بالمغرب بابا للتوبة مسيرة عرضه سبعون أوابعون عاما لا يغلق عنه حتى تطلع المشس من قبله ثم تلا هذه الآية يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا آخر الجزء التاسع بسم الله الرحمن الرحيم رب يسر بعونك

۱۸۵۰﴾ ابن عُیینہ نے عاصم سے، انہوں نے زرا سے روایت کی ہے کہ صفوان بن عسال المرادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مغرب میں توبہ کے لئے ایک دروازہ ہے، جس کی چوڑائی ستّر (70) یا فرمایا چالیس (40) سال چلنے کی مسافت ہے، وہ بند نہ ہوگا جب تک وہاں سے سُورج طلوع نہ ہو جائے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّکَ لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا o﴾

o—o—o

دَابَّةُ الْاَرْض کا نکلنا

باب خروج الدابة

أخبرنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريذة أخبرنا أبو القاسم الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم قال.

١٨٥١. حدثنا ابن وهب عن طلحة بن عمرو عن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي عن أبي الطفيل عن ابي سريحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للدابة ثلاث خرجات من الدهر تخرج خرجة في أقصى اليمن فيفشو ذكرها في أهل البادية فلا يدخل ذكرها القرية يعني مكة ثم تمكث زمانا طويلا بعد ذلك ثم تخرج خرجة أخرى قريبا من مكة فيفشو ذكرها بالبادية ثم تمكث زمانا طويلا ثم بينما الناس ذات يوم في أعظم المساجد عند الله تعالى حرمة وخيرها وأكرمها على الله مسجدا مسجد الحرام لم يرعهم الا نا حية المسجد يربوا ما بين الركن الأسود الى باب بني مخزوم عن يمين الخارج الى المسجد فارفض الناس لها شتيتا وثبت لها عصابة من المسلمين وعرفوا أنهم لن يعجزوا الله خرجت عليهم تنفض عن رأسها التراب فبدت بهم وجوههم حتى تركها كأنها الكواكب الدرية ثم ولت في الأرض ولا يدركها طالب ولا يعجزها هارب حتى أن الرجل ليتعوذ منها بالصلاه فتأتيه من خلفه، فتقول أي فلان الآن تصلي فيقبل عليه بوجهه فتسمه في وجهه ثم تذهب فيتجاوز الناس في ديارهم ويصتحبون في أسفارهم ويشتركون في الأموال ويعرف الكافر من المؤمن حتى إن الكافر ليقول للمؤمن يا مؤمن اقضي حقي ويقول المؤمن للكافر يا كافر اقضي حقي.

۱۸۵۱۔ ابن وہب نے، طلحہ بن عمرو سے، انہوں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دابۃ الارض تین (3) مرتبہ نکلے گا۔ ایک مرتبہ یمن کے دور دراز علاقوں میں نکلے گا۔ اُس کا ذکر دیہاتیوں میں عام ہوگا، لیکن اُس کا ذکر مکہ تک نہیں پہنچے گا، پھر کافی عرصہ تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر اُس کے بعد دوسری مرتبہ مکہ کے قریب نکلے گا اور اُس کا ذکر دیہاتیوں میں پھیل جائے گا، پھر طویل زمانے تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر لوگ ایک دن مسجدوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم مسجد اور سب سے بہترین مسجد اور سب سے معزز مسجد یعنی مسجد الحرام میں جمع ہوں گے، انہیں مسجد کے ایک کونے سے ڈرلگ رہا ہوگا،

وہ رُکنِ اسود جو کہ بنی مخزوم کے دروازے کی طرف مسجد سے باہر دائیں طرف ایک جگہ ہے وہ حصہ بڑھ رہا ہے گا، تو لوگ اُسے جمانے کے لئے کوشش کریں گے اور اُس کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت جم جائے گی، اور وہ سمجھ جائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے، اُس وقت دابۃ الارض اُن پر نکلے گا وہ اپنے سَر سے مٹی جھاڑے گا اور اُن کے سامنے ظاہر ہو جائے گا اُن کے چہرے روشن ہو جائیں گے، گویا کہ وہ چمک دار ستارے ہیں، پھر وہ زمین پر پھیل جائے گا۔ کوئی تلاش کرنے والا اُس کو نہ پا سکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اُس کو عاجز کر سکے گا، یہاں تک کہ ایک آدمی نماز میں اُس سے پناہ مانگے گا تو دابۃ الارض اُس کے پیچھے آ کر کہے گا کہ اَے فلاں نے فلاں! کیا اَب تو نماز پڑھتا ہے؟ تو وہ اُس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا تو دابۃ الارض اُس کے چہرے پر نشان لگائے گا، پھر وہ چلا جائے گا، لوگ اپنے علاقوں میں ظلم کریں گے حالانکہ وہ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہوں گے، اور مالوں میں شریک ہوں گے، اور مؤمن اور کافر پہچانے جائیں گے، کافر مؤمن سے کہے گا کہ اَے مؤمن میرا حق ادا کر؟ اور مؤمن کافر سے کہے گا کہ اَے کافر! میرا حق ادا کر؟

٭ ٭ ٭
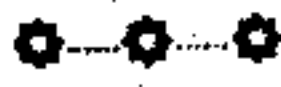
۱۸۵۲. عن ابن وهب عن عمر بن مالک ابن الهاد لشرعبي عن ابنالهاد قال حدثني عمر بن الحكم بن ثوبان عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال تخرج الدابة من شعب بالأجياد رأسها يمس السحاب وما خرجت رجلاها من الأرض حتى تأتي الرجل وهو يصلي فتقول ما الصلاة من حاجتک ما هذا الا تعوذا ورياء فتخطمه.

۱۸۵۲۔ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمر بن مالک الشرعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن الہاد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عمر بن الحکم بن ثوبان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض، اجیاد کی گھاٹیوں سے نکلے گا۔ اُس کا سَر بادلوں کو چھو رہا ہوگا، اور اُس کے پاؤں زمین سے باہر نہ ہوں گے، وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آ کر کہے گا کہ نماز کی تجھے کوئی حاجت نہیں تھی، تو نماز اِس لئے پڑھ رہا ہے تا کہ پناہ مانگے! اور ریاکاری کرے! پھر وہ اُس کے مُنہ پر نشان لگائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۸۵۳. حدثنا ابو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول الآيات الروم ثم الدجال والثالثة ياجوج وماجوج والرابعة عيسى ابن مريم والخامسة الدخان والسادسة الدابة.

۱۸۵۳۔ ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرموت کے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نشانیوں میں سے پہلی نشانی رُوم ہے، پھر دجّال اور تیسری نشانی یاجوج ماجوج ہے، اور چوتھی نشانی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں، اور پانچویں نشانی دھواں ہے، اور چھٹی نشانی دابۃ الارض ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۸۵۴۔ حدثنا أبو معاوية حدثنا عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن عمر في قوله تعالى وإذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم (النمل) قال اذالم يامروا بالمعروف ولم ينهوا عن المنكر.

۱۸۵۴۔ ابومعاویہ نے عبیداللہ بن الولید الوصافی سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورۂ نمل)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت ہوگا جب لوگ اچھائی کا حکم نہ دیں گے، اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

☆...☆...☆

حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد عن عبد الله بن مسعود قال الدجال ويأجوج ومأجوج والدابة وطلوع الشمس من مغربها

۱۸۵۵۔ عبدالوہاب نے، ایوب سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال اور یاجوج ماجوج اور دَآبَّةُ الْاَرْض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی نشانیاں ہیں۔

☆...☆...☆

۱۸۵۶۔ حدثنا أبو عمر عن الله لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يتمتع أصحاب عيسى ابن مريم عليه السلام الذين قاتلوا معه الدجال بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في نعمة وأمن

۱۸۵۶۔ ابوعمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حُسین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کہ وہ ساتھی جو اُس کے ہمراہ مل کر دجّال سے لڑے تھے، وہ دَآبَّةُ الْاَرْض کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک نعمتوں اور اَمن میں ہوں گے۔

☆...☆...☆

۱۸۵۷۔ حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خروج الدابة بعد طلوع الشمس فاذا خرجت قتلت الدابة ابليس وهو ساجد ويتمتع المؤمنون في الأرض بعد ذلك أربعين سنة لا يتمنون شيئا الا أعطوه ووجدوه فلاجور ولا ظلم وقد أسلم الأشياء لرب العالمين طوعا وكرها والمؤمنون طوعا والكفار كرها والسبع والطير كرها حتى أن

السبع لا يؤذي دابة ولا طيرا ويلد المؤمن فلا يموت حتى يتم أربعين سنة بعد خروج دابة الأرض ثم يعود فيهم الموت فيمكثون بذلک ما شاء الله ثم يسرع الموت في المؤمنين فلا يبقى مؤمن فيقول الكافر قد كنا مرعوبين من المؤمنين فلم يبق منهم أحد وليس يقبل منا توبة فما لنا لا نتهارج فيتهارجون في الطرق تهارج البهائم يقول أحدهم بأمه وأخته وابنته فينكح وسط الطريق يقوم عنها واحد وينزل عليها آخر لا ينكر ولا يغير فأفضلهم يومئذ من يقول لو تنحيتم عن الطريق كان أحسن فيكونوا بذلک حتى لا يبقى أحد من أولاد النكاح ويكون جميع أهل الأرض أولاد السفاح فيمكثون بذلک ماشاء الله ثم يعقم الله أرحام النساء ثلاثين سنة فلا تلد امرأة ولا يكون في الأرض طفل ويكونوا كلهم أولاد الزنا شرار الناس وعليهم تقوم الساعة

۱۸۵۷۔ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: دابۃ الارض کا خروج مغرب سے سورج کے نکلنے کے بعد ہوگا، جب سورج وہاں سے نکلے گا تو دابۃ الارض ابلیس کو قتل کردے گا، اور ابلیس سجدے میں ہوگا، اور مسلمان زمین میں اُس کے بعد چالیس (40) سال تک فائدہ اُٹھاتے رہیں گے، جس چیز کی وہ تمنا کریں گے وہ اُنہیں دیدی جائے گی، اور وہ اُسے پالیں گے، نہ ظلم ہوگا نہ ستم ہوگا اور تمام اشیاء ربّ العالمین کی تابعدار ہوجائیں گی، بعض خوش دلی سے اور بعض مجبوری سے، مسلمان خوش دلی سے تابعدار ہوں گے اور کفار مجبوری سے تابعدار ہوں گے، اور درندے اور پرندے بھی مجبوری سے تابعدار ہوں گے، کوئی درندہ کسی چوپائے کو اور نہ کسی پرندے کو اذیت دے گا، مؤمن صحت مند رہے گا اور اُسے موت نہیں آئے گی، جب تک اِس حال میں چالیس (40) سال خروج دابہ کے وقت سے لے کر مکمل نہ ہوجائیں، پھر اُن میں موت لوٹ آئے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ باقی رہیں گے، پھر مؤمنین میں موت بہت تیزی سے واقع ہوگی، یہاں تک کہ کوئی مؤمن باقی نہیں رہے گا، پس کافر کہیں گے ہم تو مؤمنین سے ڈرے ہوئے تھے، اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا، اور نہ کوئی ایسا ہے جو ہماری توبہ قبول کرے، تو کیا مضائقہ ہے اگر ہم سرِعام بے حیائی نہ کریں پھر وہ لوگ راستوں میں سرِعام جانوروں کی طرح بے حیائی کریں گے، اُن میں سے کوئی اپنی ماں، بہن اور بیٹی کی راستے میں بولی لگائے گا۔ ایک مرد اُن سے ہم بستری کرکے فارغ ہوگا تو دوسرا اُن پر آن پڑے گا، نہ اُنہیں یہ بُرا لگے گا اور نہ وہ یہ حالت تبدیل کریں گے، اُن میں سے سب سے افضل وہ ہوگا جو اُنہیں کہے گا کہ یہ بے حیائی اگر تم راستے سے ہٹ کر کرو تو اچھا ہوگا، وہ اس حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ اُن میں سے کوئی بھی حلالی باقی نہ رہے گا، اور تمام زمین والے حرامی ہوجائیں گے، پھر اس کے بعد وہ اس حال میں رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کی عورتوں کو تیس (30) سال تک بانجھ کردے گا، کوئی عورت بچہ نہ جنے گی اور نہ زمین میں کوئی بچہ ہوگا، اور یہ سب کے سب زنا سے پیدا ہوں گے، وہ بدترین لوگ ہوں گے، اور اُن پر قیامت قائم ہوگی۔

o-o-o

۱۸۵۸ . حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال قال عمر لا تخرج الدابة حتى لا يبقى في الأرض مؤمن واقرؤا ان شئتم واذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم(النمل) الآية

۱۸۵۸﴾ ضمرة نے، ابن شوذب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض نہیں نکلے گا جب تک زمین پر کوئی مومن باقی نہ رہے، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ٥﴾ (سورۂ نمل)

۱۸۵۹ . حدثنا حسين الجعفي عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن عبدالله بن عمرو قال تخرج الدابة من صدع في الصفا حضر الفرس ثلاثة أيام لا يخرج ثلثها.

۱۸۵۹﴾ حسین الجعفی نے فضیل بن مرزوق سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض مقامِ صفاء میں ایک چٹان سے نکلے گا تین(3) دن تک اُس کا تہائی نہ نکلا ہوگا، وہاں گھوڑے حاضر ہوں گے۔

۱۸۶۰ . حدثنا عبدالصمد عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أوس بن خالد عن أبي هريرة رضي عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج الدابة

۱۸۶۰﴾ عبدالصمد نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے اوس بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْاَرْض ضرور نکلے گا۔

۱۸۶۱ . قال أبو القاسم وحدثنا علي بن عبدالعزيز حدثنا حجاج ابن المنهال حدثنا حماد بن سلمة باسناده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الدابة ومعها عصى موسى وخاتم سليمان عليهما السلام فتجلو وجه المؤمن بالعصى وتخطم أنف الكافر بالخاتم حتى إن أهل الخوان ليجتمعوا فيقول هذا يا مؤمن وهذا يا كافر.

۱۸۶۱﴾ ابوالقاسم نے علی بن عبدالعزیز سے، انہوں نے حجاج ابن المنہال سے، وہ حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْاَرْض خروج کرے گا اور اُس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ لاٹھی کے ذریعے مؤمن کے چہرے کو روشن کرے گا اور انگوٹھی کے ذریعے کافر کی ناک پر داغ لگائے گا، جب لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو کہیں گے کہ یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔

۱۸۶۲. حدثنا عبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن قتادة عن ابن عباس في قوله تعالى أخرجنا لهم دابة من الأرض قال هي ذات زغب وريش لها أربع قوائم تخرج في بعض أودية تهامة وقال عبدالله بن عمرو تنكت في وجه الكافر نكتة سوداء فتفشو في وجهه حتى يسود وجهه وتنكت في وجه المؤمن نكتة بيضاء فتفشو في وجهه حتى يبيض وجهه فيجلس أهل البيت على المائدة فيعرفون المؤمن من الكافر ويتبايعون في الأسواق فيعرفون المؤمن من الكافر.

۱۸۶۲﴾ عبدالرزاق اور ابن ثور نیز معمر سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَاِذَاوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَالَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورۂ نمل)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ پَروں والا ہوگا اور اُس کی چار (4) ٹانگیں ہوں گی، اور وہ مقامِ تہامہ کی وادیوں سے نکلے گا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ کافر کے چہرے پر ایک کالا نقطہ لگائے گا جو اُس کے چہرے پر پھیل جائے گا اور اُس کا پورا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ وہ مؤمن کے چہرے پر سفید نقطہ لگائے گا جو اُس کے چہرے پر پھیل جائے گا اور اُس کا چہرہ سفید ہو جائے گا۔ گھر والے دسترخوان پر بیٹھے ہوئے ہوں گے تو وہ مؤمن اور کافر کو پہچانیں گے اور بازاروں میں خرید و فروخت کریں گے تو مؤمن اور کافر ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔

✿—✿—✿

۱۸۶۳. حدثنا ابن ادريس عن عمه عن عامر الشعبي قال دابة الأرض زباء ذات وبر ينال رأسها السماء

۱۸۶۳﴾ ابن ادریس نے اپنے چچا سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ الشعبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دابة الارض پَروں اور بالوں والا ہوگا اور اُس کا سَر آسمان کو چھو رہا ہوگا۔

✿—✿—✿

۱۸۶۴. حدثنا توبة بن علوان عن أبي اسحاق عمن حدثه عن عائشة قالت تخرج الدابة من أجياد

۱۸۶۴﴾ توبۃ بن علوان نے ابو اسحاق سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ دَابَّةُ الْاَرْض مقامِ اَجیاد سے نکلے گا۔

✿—✿—✿

۱۸۶۵. حدثنا وكيع عن الوليد بن جميع عن عبدالملك بن المغيرة عن ابن البيلماني عن ابن عمر قال تخرج الدابة ليلة جمع يسيرون الى جمع فتخرج الدابة وعنقها ذكر من

طوله لا تدع منافقا الا خطمته.

۱۸۶۵﴾ وکیع نے الولید بن جمیع سے انہوں نے عبدالملک بن المغیرۃ سے، انہوں نے ابن البیلمانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: دَابَّةُ الْاَرْض مُزدلفہ کی رات نکلے گا۔ لوگ مزدلفہ جائیں گا، تو وہاں پر دابۃ الارض نکلے گا، اُس کی گردن لمبائی کی وجہ سے مشہور ہوگی وہ کسی منافق کو نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ وہ اُس کی ناک پر نشان لگائے گا۔

۱۸۶۶۔ حدثنا وکیع عن فضیل عن عطیة عن ابن عمر قال تخرج الدابة من صدع في الصفا.

۱۸۶۶﴾ وکیع نے، فضیل سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض مقامِ صفا میں چٹان سے نکلے گا۔

۱۸۶۷۔ حدثنا وکیع عن سفیان عن عمرو بن قیس عن عطیة عن ابن عمر واذا وقع القول علیهم أخرجنا لهم دابة من لأرض تكلمهم قال حين لا يأمرون بمعروف ولا ينهون عن منكر.

۱۸۶۷﴾ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے عمرو بن قیس سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورۂ نمل)

اِس آیت کا مِصداق اِس وقت واقع ہوگا جب لوگ اچھائی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

۱۸۶۸۔ حدثنا ابن المبارک وابن ثور عن معمر عن رجل عن قیس بن سعد عن أبي الطفيل عن حذيفة قال ان للدابة ثلاث خرجات تخرج في بعض البوادي ثم تنكمي يعني تكمن وخرجة في بعض القرى حتى تذكر فيهريق الأمراء فيها الدماء ثم تنكمي فبينما الناس عند أشرف المساجد وأعظمها وأفضلها حتى ظننا انه يسمي المسجد الحرام وما سماه اذ رفعت لهم الأرض فانطلق الناس هرابا وتبقى عصابة من المسلمين فيقولون إنه لن ينجينا من امر الله شيء فتخرج عليهم الدابة فتجلو وجوههم مثل الكوكب الدري ثم تنطلق فلا يدركها طالب ولا يفوتها هارب وتأتي الرجل وهو يصلي، فتقول والله من كنت من أهل الصلاة فيلتفت اليها فتخطمه، قال تجلو وجه المؤمن وتخطم الكافر، قال فقيل له ما الناس يومئذ يا حذيفة قال جيران في الرباع شركاء في الأموال أصحاب في الأسفار.

۱۸۶۸﴾ ابن المبارک اور ابن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے، اس نے قیس بن سعد سے، انہوں نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابۃ الارض تین (3) مرتبہ خروج کرے گا، ایک مرتبہ وہ کسی وادی میں خروج کرے گا پھر چھپ جائے گا، اور دوسری مرتبہ وہ کسی بستی سے نکلے گا اور اُس کا تذکرہ کیا جائے گا، وہاں کے امراء بہت خون بہائیں گے، پھر وہ چھپ جائے گا۔ تیسری مرتبہ لوگ سب سے معزز، سب سے عظیم اور سب سے افضل مسجد میں ہوں گے (راوی کہتا ہے کہ ہمارا گمان یہ ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مسجد حرام" کا نام لے رہیں ہیں لیکن انہوں نے اس کا نام نہ لیا) اچانک لوگوں کے سامنے زمین اُٹھنے لگے گی۔ تو لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت باقی رہے گی، وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہمیں کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی ہے، پھر اُن پر دابۃ الارض کا خروج ہوگا، دابۃ الارض اُن کے چہروں کو چمک دار ستاروں کی طرح روشن کرے گا، پھر دابۃ الارض چلا جائے گا، نہ اُس کو کوئی تلاش کرنے والا پاسکے گا اور نہ اُس سے کوئی بھاگنے والا بچ سکے گا۔ وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آئے گا، اور کہے گا کہا اللہ کی قسم! تو نمازیوں میں سے نہیں ہے، وہ آدمی اُس کے طرف متوجہ ہوگا تو یہ اُس کی ناک پر داغ لگائے گا، وہ مؤمن کے چہرے کو روشن اور کافر کے چہرے کو داغ دار کرے گا، کسی نے عرض کیا اے حذیفہ! لوگوں کی اُس وقت کیا کیفیت ہوگی؟ فرمایا کہ زمینوں میں پڑوسی ہوں گے مالوں میں شریک ہوں گے اور سفروں میں ایک دوسرے کے ساتھی ہوں گے۔ (یعنی زندگی کا کاروبار معمول کے مطابق رواں دواں آئے گا۔)

٭—٭—٭
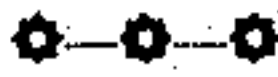
۱۸۶۹۔ حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان الوعد الذي قال الله تعالى أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم قال ليس ذلك بحديث ولا كلام ولكنه سمة تسم من أمرها الله تعالى به يكون خروجها من الصفا ليلة منى فيصبحون بين رأسها وذنبها لا يدخل داخل ولا يخرج خارج حتى اذا فرغت مما أمرها الله تعالى به فهلك من هلك ونجا من نجا كانت أول خطوة تضعها بأنطاكية.

۱۸۶۹﴾ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب وہ وعدہ واقع ہوگا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورۂ نمل)

کہ ہم اُن کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو اُن سے بات کرے گا، تو یہ بات کرنا کوئی گفتگو نہ ہوگی بلکہ ایک نشان ہوگا جو وہ اللہ کے حکم سے لگائے گا، اُس کا خروج منیٰ کی رات میں مقام صفاء سے ہوگا، لوگ اُس کے سر اور دُم کے درمیان صبح

کریں گے، نہ کوئی اندر داخل ہو سکے گا اور نہ کوئی باہر نکل سکے گا، جب وہ دابۃ اُس کام سے فارغ ہو جائے گا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے اُس کو حکم دیا تھا، تو اس وقت ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے گا اور نجات پانے والا نجات پائے گا، وہ دابۃ الارض اپنا پہلا قدم انطاکیہ میں رکھے گا۔

۱۸۷۰ . حدثنا ابن المبارک عن سفیان عن الأعمش عن أبي ظبیان عن حذیفة بن الیمان قال ماتلا عن قوم قط الا حق علیهم القول.

۱۸۷۰﴾ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الأعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ،ابوظبیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابۃ الارض کے بعد آنے والی ہر قوم پر عذاب آئے گا۔
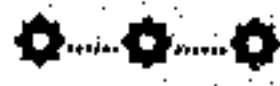
۱۸۷۱ . حدثنا الحکم بن نافع عمن حدث عنه عن کعب قال تخرج الدابة والآیات بعد عیسی علیه السلام بسبعة أشهر قال وقال عمرو بن العاص تخرج الدابة من عند الصفا الذي عند المروة یدرب علی الله وعلی رسوله

۱۸۷۱﴾ الحکم بن نافع نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ اور قیامت کی نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات (7) سال کے بعد آئیں گی۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ اُس صفاء سے نکلے گا جو مروہ کے پاس ہے۔

﴿حبشہ کا بیان﴾
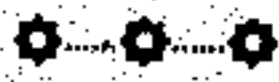
الحبشة

۱۸۷۲ . حدثنا سفیان حدثنا زیاد بن سعد سمع الزهری سمع سعید بن المسیب سمع أبا هریرة رضی الله عنه عن النبي صلی الله علیه وسلم قال یخرب الکعبة ذوالسویقتین من الحبشة

۱۸۷۲﴾ سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیاد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے ،الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے روایت کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔

۱۸۷۳ . حدثنا سفیان حدثنا ابن أبي نجیح عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو سمعه قال

كأني أنظر الى الكعبة يهدمها رجل من الحبشة أصيلح أفيدع، قال مجاهد فلما هدمها ابن الزبير جئت لأنظر أرى ما قال فيه فلم ارمما قال شيئا

۱۸۷۳﴾ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ مَیں کعبہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جسے حبشہ کا ایک آدھا گنجا اور کمزور آدمی منہدم کر رہا ہے، حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کعبہ کو ابن زُبیر نے منہدم کیا تو مَیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بتائی ہوئی نشانیاں دیکھنے کے لئے گیا، تو مَیں نے اُن میں سے کچھ نہ دیکھا۔

۱۸۷۴. حدثنا ابن عيينة عن هشام عن حفصة عن أبي العالية عن علي قال استكثروا من الطواف بهذا البيت فكأني برجل أصلع أصمع حمش الساقين معه مسحاة يهدمها.

۱۸۷۴﴾ ابن عُیینہ نے ہشام سے، انہوں نے حفصہ سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کا بکثرت طواف کرو، گویا کہ مَیں ایک آدمی کو دیکھ رہا ہوں جسے آدھے سَر پر بال ہیں۔ وہ کمزور ہے، پتلی پنڈلیوں والا ہے، اور اُس کے پاس پھاؤڑا ہے، جس سے وہ بیت اللہ کو مُنہدم کر رہا ہے۔

۱۸۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن أبي الأسود عن أبي عتبة مولى عمرو بن العاص قال تهلک مصر اذا رميت بالقسي الأربع قوس الترک وقوس الروم وقوس الحبشة وقوس أهل الأندلس

۱۸۷۵﴾ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو اسود سے، انہوں نے ابو عُتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مصر ہلاک ہو جائے گا جب چار (4) قسم کی کمانیں چلیں گی:

نمبر1: تُرکی کی کمان۔

نمبر2: رُوم کی کمان۔

نمبر3: حبشہ کی کمان۔

نمبر4: اور اُندلس والوں کی کمان۔

۱۸۷۶. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن أبي غطيف عن عبيد بن رفيع قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه كم بينكم وبين وسيم قلت على رأس بريد قال ليأتينكم أهل الأندلس فيقاتلونكم بها، قال أبو غطيف وحدثني حاطب بن أبي بلتعة انه سمع عمر بن الخطاب يقول يأتيكم أهل الأندلس فيقاتلونكم بوسيم حتى تركض الخيل في الدم الى ثنيها ثم يهزمهم الله.

۱۸۷۶﴾ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے، انہوں نے ابو غطیف سے روایت کی ہے کہ عبید بن

رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: تمہارے اور مقامِ وسیم کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں کہا کہ تقریباً تین (3) میل ہے۔ تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ضرور اُندلس والے وہاں آئیں گے اور تم سے جنگ کریں گے، ابوعطیف کہتے ہیں کہ مجھے حاطب بن ابو بلتعہ نے بتایا کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تمہارے پاس اُندلس والے آئیں گے اور وہ "وسیم" میں لڑیں گے، یہاں تک کہ گھوڑوں کے کُھر خون میں ڈوب جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُندلس والوں کو شکست دے گا۔

✿...✿...✿

حبشہ کے نکلنے کا بیان

خروج الحبشة

۱۸۷۷. حدثنا بقية وشريح بن يزيد أبو حيوة عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير قال قام عمر بن الخطاب رضي الله عنه بمكة في الحج فقال يا أهل اليمن هاجروا قبل الظلمتين أما أحدهما فالحبشة يخرجون حتى يبلغوا مقامي هذا.

۱۸۷۷۔ بقیہ اور شریح بن یزید نے، ابو حیوۃ سے، انہوں نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے دِنوں میں مکہ میں کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ: اَے یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو اُن میں سے ایک تو حبشہ کی ظلمت ہے کہ وہ خروج کریں گے اور میری اِس جگہ تک پہنچ جائیں گے۔

✿...✿...✿
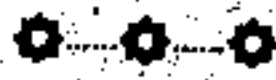
۱۸۷۸. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تخرج الحبشة خرجة ينتهون فيها إلى البيت ثم يخرج إليهم أهل الشام فيجدونهم قد افترشوا الأرض فيقتلونهم في أودية بني علي وهي قريبة من المدينة حتى ان الحبشي يباع بالشملة. قال صفوان وحدثني أبو اليمان عن كعب قال يخرجون البيت ويأخذون المقام فيدركون على ذلك فيقتلهم الله تعالى

۱۸۷۸۔ بقیہ اور ابو المغیرۃ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشہ خروج کریں گے جس میں وہ بیت اللہ تک پہنچ جائیں گے، پھر اُن کی طرف اہلِ شام نکلیں گے تو وہ اُن حبشیوں کو پائیں گے کہ اُنہوں نے زمین کو بچھونا بنایا ہے۔ وہ اُن حبشیوں کو بنی علی کی وادیوں میں قتل کریں گے، جو کہ مدینہ کے قریب ہیں، یہاں تک کہ ایک حبشی ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔ صفوان کہتے ہیں کہ مجھے ابوالیمان نے بتایا ہے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشی بیت اللہ کو تباہ کر دیں گے، اور مقامِ ابراہیم کو لے لیں گے، اُس وقت اُن کی پکڑ ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُنہیں برباد کر دے گا۔

٭—٭—٭

۱۸۷۹. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبدالله بن عمرو يقول تخرج الحبشة بعد نزول عيسى بن مريم فيبعث عيسى طليعة فينهزموا

۱۸۷۹﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حماد بن سلمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو نازل ہونے کے بعد حبشہ خُروج کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے جو اُنہیں شکست دے گا۔

٭—٭—٭

۱۸۸۰. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان مولى آل فلان سماه ابن وهب قال سمعت ابا هريرة رضى الله عنه يحدث أبا قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تأتي الحبشة فيخربون البيت خرابا لا يعمر بعده أبدا وهم الذين يستخرجون كنزه.

۱۸۸۰﴾ ابن وہب نے، ابن ابوذئب سے، انہوں نے سعید بن سمعان سے روایت کی ہے کہ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت اَبوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے کہ: حبشی آئیں گے اور بیت اللہ کو ایسا برباد کریں گے کہ اُس کے بعد وہ کبھی تعمیر نہ ہوگا، اور یہ حبشی بیت اللہ کا خزانہ نکالیں گے۔

٭—٭—٭

۱۸۸۱. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن ابن المسيب سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة

۱۸۸۱﴾ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الزہری انہوں نے رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: بیت اللہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

٭—٭—٭

۱۸۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن شيخ من اهل المدينة عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كأني انظر الى اصلع أفيدع أفيحج على ظهر الكعبة يضربها بالكرزنة.

۱۸۸۲﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے مدینہ کے ایک شیخ سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ گویا کہ مَیں اُس آدھے گنجے،
تنگ پیشانی والے، کمزور شخص کو بیت اللہ کی چھت پر دیکھ رہا ہوں کہ وہ کعبہ کو ہتھوڑے سے مار رہا ہے۔

۱۸۸۳. حدثنا الدراوردي عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث عن ابي هريرة قال
ذوالسويقتين من الحبشة يخرب بيت الله

۱۸۸۳﴿ الدراوردی نے ثور بن زید الدیلی سے، انہوں نے ابو الغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ کو برباد کرے گا۔

۱۸۸۴. حدثنا توبة بن علوان عن حميد عن بكر بن عبدالله عن عبدالله بن عمرو قال
تهدم الكعبة مرتين ويرفع الحجر في المرة الثالثة.

۱۸۸۴﴿ توبہ بن علوان نے، حمید سے، انہوں نے بکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو دو مرتبہ مُنہدم کیا جائے گا، اور تیسری مرتبہ حجرِ اسود کو اُٹھالیا جائے گا۔

۱۸۸۵. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو قال كأني أنظر
الى حبشي حمش الساقين جالسا على الكعبة بمسحاته وهي تهدم

۱۸۸۵﴿ ابو معاویہ نے اَعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا کہ: مَیں پتلی پنڈلیوں والے حبشی کو بیلچے سمیت کعبہ شریف پر بیٹھا دیکھ رہا ہوں، اور کعبہ مُنہدم کیا جارہا ہے۔

۱۸۸۶. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو حدثني أبو اليمان عن كعب قال ليخربن البيت
الحبشي وليأخذون المقام فيدركون على ذلك فيقتلهم الله تعالى

۱۸۸۶﴿ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو حبشی برباد کریں گے، اور مقامِ ابراہیم کو لے لیں گے۔ اُن کی پکڑ ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُنہیں تباہ کردے گا۔

۱۸۸۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال خرج يوما وردان من عند
مسلمة بن مخلد وهو امير على مصر فمر على عبدالله بن عمرو مستعجلا فناداه، فقال
اين تريد يا أبا عبيد قال ارسلني الأمير الى منف فأحضر له كنز فرعون، قال فارجع اليه
فاقرئه مني السلام وقل له ان كنز فرعون ليس لك ولا لأصحابك إنما هو للحبشة
يأتون في سفنهم يريدون الفسطاط فيسيرون حتى ينزلوا منفا فيظهر الله لهم كنز فرعون

فيأخذون منه ما شاؤا فيقولون ما نبتغي غنيمة أفضل من هذه فيرجعون ويخرج المسلمون في آثارهم حتى يدركوهم فيهزم الله الحبش فيقتلهم المسلمون ويأسرونهم حتى يباع الحبشي يومئذ بالكساء.

۱۸۸۷﴿ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن وردان مسلمہ بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے امیر تھے، پس وردان حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گزرے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے آواز دی کہ اَے ابوعبید! کہاں جارہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے امیر نے مقامِ منف کی طرف بھیجا ہے تا کہ میں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کرسکوں، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اَپنے امیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے ہے، وہ حبشیوں کے لئے ہے، حبشی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا ارادہ مقامِ فسطاط کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ مقامِ منف میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کردے گا، پھر جتنا وہ چاہیں گے، وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ اس سے افضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان نکل کر اُنہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ حبشیوں کو شکست دے گا۔ مسلمان اُنہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے، اور ایک حبشی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔

○—○—○

۱۸۸۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة أن مولى لعبدالله بن عمرو حدثه عن أبي زرعة عن شفي عن عبدالله بن عمرو قال تقتلون بوسيم انتم وأهل الأندلس فيأتيكم مددكم من الشام فإذا نزل أولهم هزم الله عدوكم ولا يزالون يقتلونهم الى لوبية ثم ترجعون فتأتيكم الحبشة في ثلثمائة ألف عليهم أسبس فتقاتلونهم انتم وأهل الشام فيهزمهم الله ثم ترجعون الى القبط فتقولون لم تعينونا على عدونا فيقولون انتم فعلتم هذا بنا ذهبتم بقوتنا لم تتركوا لنا سلاحا والكم لأحب الناس إلينا، قال فيصفحون عنهم

۱۸۸۸﴿ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے شفی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تم اہلِ اندلس مقامِ وسیم میں لڑو گے، پھر تمہاری امداد شام کی طرف سے آئے گی، جب اُس میں سے پہلا اُٹھے گا تو اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو شکست دیدے گا، تم مقامِ لوبیہ میں مسلسل اُنہیں قتل کرتے رہو گے، پھر تم واپس لوٹ آؤ گے، پھر تمہارے خلاف حبشہ خروج کریں گے، اُن کی تعداد تین (3) لاکھ ہوگی، اُن کا امیر اسبس ہوگا۔ تم اُن سے لڑو گے اور اہلِ شام بھی ان سے لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُن حبشیوں کو شکست دے گا، پھر تم قبطیوں کی طرف لوٹ جاؤ گے، تم قبطیوں سے کہو گے کہ تم نے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کیوں کی؟ وہ کہیں گے کہ تم یہ کام ہمارے ساتھ

کر رہے ہو۔ تم ہماری طاقت لے گئے اور تم نے ہمارا اسلحہ نہ چھوڑا، اور تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ ہمیں پسند ہو، پھر وہ اُن سے اعراض کریں گے۔

۱۸۸۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبيد بن فيروز عن عبدالله بن عمرو مثل حديث ابن وهب في الحبشة حديث مسلمة بن مخلد

۱۸۸۹﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے، عبید بن فیروز سے، اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی حدیث روایت کی ہے کہ مسلمہ بن مخلد سے متعلق جو ابن وہب کی حبشہ والی حدیث تھی اور جو یوں ہے:

ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن وَردان مسلمہ بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے اُمیر تھے، پس وَردان حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گورے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُسے آواز دی کہ اَے ابو عبید! کہاں جارہے ہو؟ تو اُنہوں نے کہا کہ مجھے اُمیر نے ''مقامِ منف'' کی طرف بھیجا ہے تا کہ مَیں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کرسکوں، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اپنے اُمیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے ہے، وہ حبشیوں کے لئے ہے حبشی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا اِرادہ ''مقامِ فسطاط'' کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ ''مقامِ منف'' میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کردے گا، پھر جتنا وہ چاہیں گے وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ اِس سے اَفضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان نکل کر اُنہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ حبشیوں کو شکست دے گا۔ مسلمان اُنہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے اور ایک حبشی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔

۱۸۹۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو أن رجلا من أعداء المسلمين بالأندلس خديث ذي العرف حديث طويل قد كتبته في الروم

۱۸۹۰﴾ رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے دُشمنوں میں سے ایک آدمی اُندلس میں ہوگا۔ وہ مشہور لقب والا ہوگا، لمبا ہوگا، رُوم کی فوج میں ہوگا۔

۱۸۹۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال حدثني مولى لعبدالله بن عمرو عن عبدالله بن عمرو قال يقاتلكم أهل الأندلس بوسيم فيأتيكم مددكم

من الشام فيهزمهم الله.

۱۸۹۱﴾ الولید بن مسلم نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سے اُندلس والے مقامِ وسیم میں لڑیں گے، پھر تمہارے لیے شام کی طرف سے مدد آئے گی تو اللہ تعالیٰ اُن اُندلس والوں کو شکست دے گا۔

☆...☆...☆

۱۸۹۲۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بن سعد عن عمرو بن الحارث قال قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه يقاتلونكم بوسيم فيهزمهم الله ثم يأتي الحبشة في العام الثاني.

۱۸۹۲﴾ الولید بن مسلم نے، لیث بن سعد سے، انہوں نے عمرو بن الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ تم سے مقامِ وسیم میں لڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں شکست دے گا، پھر دوسرے سال حبشی آئیں گے۔

☆...☆...☆

۱۸۹۳۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن عبدالله بن عمر قال تأتي الحبشة في ثلثمائة ألف عليهم رجل يقال له أسبس فتقاتلونهم أنتم وأهل الشام فيهزمهم الله

۱۸۹۳﴾ الولید نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حبشی تین (3) لاکھ فوج لے کر آئیں گے۔ اُن کے اَمیر کا نام اَسبَس ہوگا، تم اور اہلِ شام اُن سے لڑو گے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں شکست دے گا۔

☆...☆...☆

۱۸۹۴۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال هم الذين يستخرجون كنز فرعون بمدينة يقال لها منف ويخرج إليهم المسلمون فيقاتلونهم ويغنمون تلك الكنوز حتى يباع الحبشي بعباءة.

۱۸۹۴﴾ الولید نے، ابن لہیعۃ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: حبشی فرعون کے خزانے کو منف نامی شہر سے نکالیں گے، مسلمان ان کی طرف خروج کریں گے، اور ان سے لڑیں گے، اور اُس خزانے کو مالِ غنیمت کے طور پر حاصل کرلیں گے، اور حبشی ایک چادر کے بدلے میں بیچا جائے گا۔

☆...☆...☆

۱۸۹۵۔ حدثنا الوليد عن ليث وابن لهيعة قال الذي يسير بأهل الأندلس ملك من ملوك العجم يقال له ذو العرف يجلي أهل الأندلس وأهل المغرب من المسلمين حتى يقاتله أهل مصر فيهزمه الله ثم يسلم ذو العرف بعد الهزيمة

۱۸۹۵ ولید نے لیث اور ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ اُندلس والوں کو عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جسے ''ذوالعرف'' کہتے ہوں گے وہ لے کر چلے گا۔ اُندلس والے اور مغرب والے مسلمانوں کو جلاوطن کریں گے۔ ذوالعرف سے مصر والے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُسے شکست دیدے گا، شکست کھانے کے بعد ذوالعرف مسلمان ہوجائے گا۔

۱۸۹۶. حدثنا الوليد عن سعيد بن بشير عن قتادة عن عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمرو قال يوشک بنو قنطور بن كركرا يخرجون فيسوقون أهل خراسان سوقا عنيفا حتى يربطوا خيولهم بنخل الأبلة فيبعثون الى أهل البصرة إما أن تلحقوا بنا وإما أن تخلوها لنا فيلحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالكوفة ثم يسيرون الى الكوفة فيلحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالشام.

۱۸۹۶ الولید نے، سعید بن بشیر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عُقبہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے قنطور بن کرکرا کی اَولاد خُروج کرے گی۔ وہ خراسان والوں کو سختی کے ساتھ لے کر چلیں گے، اور اپنے گھوڑے مقامِ ابلہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے، پھر وہ بصرہ والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ یا تو ہمارے ساتھ شامل ہوجاؤ یا بصرہ خالی کردو؟ اس پر بصرہ والوں میں سے ایک تہائی اُن کے ساتھ مل جائیں گے، اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ جا ملیں گے اور تہائی کوفہ چلے جائیں گے۔ پھر بنی قنطور کوفہ جائیں گے۔ وہاں پر بھی ایک تہائی اُن کے ساتھ ملیں گے اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ ملیں گے اور ایک تہائی شامیوں کے ساتھ ملیں گے۔

۱۸۹۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن الضيف عن كعب قال اذا قتل الله يأجوج ومأجوج فبينما الناس كذلک إذ جاء هم الصراخ أن اذا السويقتين قد غزا البيت يريده فيبعث عيسى ابن مريم عليهما السلام طليعة سبع مئة أو بين السبع مئة والثمان مئة حتى اذا كانوا ببعض الطريق بعث الله ريحا يمانية طيبة فتقبض روح كل مؤمن ثم يبقى عجاج من الناس يتسافدون كما يتسافد البهائم فمثل الساعة مثل رجل يطيف حول فرسه ينتظر حتى تضع فمن تكلف بعد قولي هذا شيئا أو بعد علمي هذا شيئا فهم المتكلف

۱۸۹۷ عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے، ابن الضیف سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو قتل کردیں گے تو لوگوں کے پاس ایک چلانے والا آئے گا کہ دو پتلی پنڈلیوں والے نے بیت اللہ پر چڑھائی کرلی ہے، اور اسے برباد کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سات سو (700) یا سات سو اور آٹھ سو کے درمیان ایک دستہ اُن کی طرف بھیجیں گے۔ وہ دستہ راستے میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ یمن سے

ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر مؤمن کی رُوح قبض کرلے گی، بیکار پھر الوگ باقی رہ جائیں گے، وہ جانوروں کی طرح بے حیائی کریں گے۔ قیامت کی مثال ایسے آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کے اِردگرد گھومتا ہے اور اُس کے بیٹھنے کا اِنتظار کرتا ہے، جو شخص میری اِس بات کے بعد یا میرے اِس علم کے بعد کچھ بناوٹ کرتا ہے تو وہ بناوٹ کرنے والوں میں سے ہے۔

۱۸۹۸. حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي عن الحارث بن مالك بن برصاء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يوم فتح مكة لاتغزوا بعد هذا اليوم الى يوم القيامة۔

۱۸۹۸﴾ عبدۃ بن سلیمان نے زکریا سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ الحارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اِرشاد فرمایا کہ آج کے بعد قیامت تک جہاد نہیں ہوگا۔

۱۸۹۹. حدثنا ابن عيينة عن داود بن شابور عن مجاهد قال لما هدم ابن الزبير الكعبة خرجنا إلى منى ثلاثا ننتظر العذاب.

۱۸۹۹﴾ ابن عُیینہ نے داود بن شابور سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ابن زُبیر نے کعبۃ اللہ کو مُنہدم کیا تو ہم تین 3 دِن تک مِنیٰ میں رہے، ہم عذاب کا اِنتظار کرتے تھے۔

۱۹۰۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو قال كأني أنظر الى حبشي أفدع حمش الساقين جالس على الكعبة بمسحاته وهي تهدم.

۱۹۰۰﴾ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: گویا کہ مَیں کمزور حبشی کو دیکھتا ہوں، اُس کی پتلی پنڈلیاں ہیں، وہ اپنے بیلچے سمیت بیت اللہ پر بیٹھا ہے اور اُسے مُنہدم کیا جارہا ہے۔

﴿تُرکوں کا بیان﴾

الترک

۱۹۰۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار وأبو المغيرة عن ابن عياش عن عبدالله بن دينار عن كعب قال تنزل الترك آمد وتشرب من الدجلة والفرات ويسعون في الجزيرة وأهل الاسلام من الحيرة لا يستطيعون لهم شيئا فيبعث الله عليهم ثلجا بغير كيل فيه صر من ريح شديدة وجليد فإذا هم خامدون فإذا اقاموا اياما قام أمير الإسلام في الناس، فيقول يا

أهل الاسلام إلا قوم يهبون أنفسهم لله فينظروا ما فعل القوم فينتدب عشرة فوارس فيجيزون إليهم فإذاهم خامدون فيرجعون، فيقولون ان الله قد اهلكهم و كفا كم هلكوا من عند آخرهم

۱۹۰۱﴾ یحییٰ بن سعید العطار اور ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تُرک مقامِ آمد پر پڑاؤ ڈالیں گے۔ وہ دجلہ اور فُرات سے پانی پئیں گے، جزیرے میں پھریں گے اور مقامِ حیرہ کے مسلمان اُن کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن تُرکوں پر برف باری بھیج دے گا۔ اُس میں سخت شدید آندھی ہوگی۔ وہ سب اُوندھے مُنہ تباہ ہوجائیں گے، جب کچھ دِن اِسی حالت میں گُزریں گے تو مسلمانوں کے امیر لوگوں میں کھڑے ہوکر کہیں گے کہ: اے اَہلِ اِسلام! کیا کچھ لوگ ایسے نہیں ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کو ہبہ کردیں؟ تا کہ دیکھے کہ قومِ تُرک کی کیا حالت ہوئی؟ دس (10) شہسوار اُس کی پکار پر لبیک کہیں گے اور وہ اُن کی طرف روانہ ہوجائیں گے تو اُن تُرکوں کو مَرا ہوا پائیں گے، وہ واپس لوٹ آئیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہلاک کردیا ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اُن کے مقابلے میں کافی ہوچکا ہے، وہ سب کے سب ہلاک ہوچکے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۹۰۲. قال ابن عياش وأخبرني عتبة بن تميم عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال ليردن الترك الجزيرة حتى يسقوا خيلهم من الفرات فيبعث الله عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد

۱۹۰۲﴾ ابن عیاش نے عتبۃ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تُرک جزیرے میں ضرور آئیں گے حتیٰ کہ اپنے گھوڑوں کو دریائے فُرات سے پانی پلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر طاعون مُسلط کردے گا۔ جس سے وہ ہلاک ہوجائیں گے۔ اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی بھی نہیں بچے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۹۰۳. قال ابن عياش وأخبرني عصمة بن راشد عن بسر بن عبيدالله عن أبي حليمة الغنوي قال يقفون على تلال الجزيره ليسبوا نساء غنى حتى إن الرجل ليرى بياض خلخال امرأته لا يقدر يدفع عنها

۱۹۰۳﴾ ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے عصمۃ بن راشد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے بسر بن عبیداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ابوحلیمۃ الغنوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگ جزیرے کی چٹانوں پر کھڑے ہوکر اپنی عورتوں کی حفاظت بھی نہ کرسکیں گے۔ کوئی مرد اپنی بیوی کے پازیب کی سفیدی دیکھے گا لیکن اُسے قدرت نہ ہوگی کہ اُس کا دِفاع کرسکے۔

۞ ۞ ۞

۱۹۰۴. قال ابن عياش وأخبرني رجل من آل حبيب بن مسلمة عن الحكم بن عتيبة قال

يخرجون فلا ينهنهم دون الفرات شيء أصاب ملاحهم وفرسان الناس يومئذ قيس عيلان فيستأصلهم لا ترك بعدها.

۱۹۰۴﴾ابن عیاش نے آل حبیب بن مسلمۃ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عُتَیبَۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: تُرک نکلیں گے، اُن کے لئے دریائے فُرات کے علاوہ کوئی چیز رکاوٹ نہ ہوگی، اُن کے مَلاح اور شہسوار بیاری میں مُبتلا ہوں گے، لوگ اُس زمانے میں مَقامِ قیسِ عیلان میں ہوں گے، وہ بیاری تُرکوں کو جڑ سے اُکھیڑ دے گی، اُس کے بعد تُرک نہ بچیں گے۔

۞۞۞
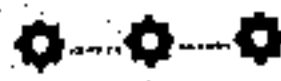
١٩٠٥. قال ابن عياش وأخبرني من سمع مكحولا عن النبي صلى الله عليه وسلم للترك خرجتان خرجة منها خراب أذربيجان وخرجة يخرجون في الجزيرة يحقبون ذوات الحجال فينصر الله المسلمين فيهم ذبح الله الأعظم لا ترك بعدها

۱۹۰۵﴾ابن عیاش نے مکحول سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ: تُرک دو مرتبہ خُروج کریں گے۔ ایک مرتبہ آذربائیجان کے کھنڈرات میں، اور دوسری مرتبہ وہ جزیرہ میں خُروج کریں گے۔ پازیب والی عورتوں کو پیچھے پالان میں بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمان کی مدد فرمائے گا اور اُس کی طرف سے اُن پر بہت بڑی آفت آئے گی، اُس کے بعد کوئی تُرک نہ باقی رہے گا۔

۞۞۞

١٩٠٦. قال ابن عياش حدثنا نافع وسعيد بن أبي عروبة جميعا عن قتادة حدثنا عبدالله بن بريدة عن سليمان بن ربيعة من نساك أهل البصرة قال أتينا عبدالله بن عمر فسمعته يقول يوشك بني قنطورا يسوقوا أهل خراسان وأهل سجستان سوقا عنيفا حتى يربطوا دوابهم بنخل الأبلة فيبعثون الى أهل البصرة أن خلوا لنا أرضكم أو ننزل بكم فيفرقون على ثلاث فرق فرقة تلحق بالعرب وفرقة بالشام وفرقة بعدوها وأمارة ذلك إذا طبقت الأرض أمارة السفهاء

۱۹۰۶﴾ابن عیاش نے نافع اور سعید بن ابو عروبۃ سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے عبداللہ بن بُریدہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن ربیعۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ بنوقنطورا خراسان اور سجستان والوں کو بُرے طریقہ سے ہنکا کر لے جائیں گے اور اپنے جانور مقام اُبلہ کے درخت سے باندھیں گے، پھر وہ بصرہ کو پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے لئے اپنی زمین خالی کر دو یا ہم تمہارے خلاف لڑیں گے، بصرہ والے تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ عرب کے ساتھ مل جائے گا، دوسرا حصہ شام والوں کے ساتھ

اور تیسرا حصہ اپنے دشمنوں کے ساتھ مل جائے گا، اور حکومت اُس وقت بے وقوفوں کی ہوگی۔

۱۹۰۷. قال ابن عياش وأخبرني جعفر الحارث عن سعيد بن جمهان عن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أرض يقال لها البصرة أو البصيرة يأتيهم بنو قنطورا حتى ينزلوا بنهر يقال له دجلة ذي نخل فيتفرق الناس فيه ثلاث فرق فرقة تلحق بأصلها فهلكوا وفرقة تأخذ على أنفسها فكفروا وفرقة تجعل عيالاتها خلف ظهورها فيقاتلونهم فيفتح الله على بقيتهم

۱۹۰۷﴾ ابن عیاش کہتے ہیں جعفر الحارث سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ایک زمین ہوگی جس کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا۔ وہاں پر بنو قنطورا آئیں گے، وہ دجلہ نامی نہر، جو کہ کھجور کے درختوں والی ہوگی، وہاں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ لوگ تین (3) حصوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ ایک حصہ اپنے قبیلےکے ساتھ جاملے گا، اور وہ ہلاک ہوجائیں گے، دوسرا حصہ اپنی جانوں کو بچانا چاہیں گے اور کفر اختیار کر لیں گے، اور تیسرا حصہ اپنے اہل وعیال کو پس پشت ڈال کر اُن سے لڑیں گے، پس اللہ تعالیٰ اُن میں سے بچنے والوں کو فتح عطا فرمائے گا۔

۱۹۰۸. قال ابن عياش وأخبرني خالد بن عبدالملك على أبي قلابة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيفترقون ثلاث فرق فرقة تمكث وفرقة تلحق بآبائها منابت الشيح والقيصوم وفرقة تلحق بالشام وهي خير الفرق

۱۹۰۸﴾ ابن عیاش کہتے ہیں کہ خالد بن عبدالملک علی ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: وہ لوگ تین 3 حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک حصہ ٹھہر جائے گا۔ دوسرا حصہ اپنے قبیلے کے ساتھ جاملے گا، جو کہ شیح اور قیصوم کی جگہ پر ہے، اور تیسرا حصہ شام والوں سے جاملے گا اور یہ بہترین حصہ ہوگا۔

۱۹۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد أخبرني أبو اليسع عن ضرار بن عمرو عن محمد بن كعب القرظي عن أبي هريرة قال أعينهم كالودع ووجوههم كالحجف لهم وقعة بين الدجلة والفرات ووقعة بمرج حمار ووقعة بدجلة حتى يكون الجواز أول النهار بمائة دينار للعبور الى الشام لم يزيد آخر النهار.

۱۹۰۹﴾ یحییٰ بن سعید نے ابو الیسع سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کی آنکھیں پتلی ہوں گی۔ اُن کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔ وہ پہلے

دَجلہ اور دَریائے فُرات کے درمیان آئیں گے، پھر مقامِ مَرج حمار اور پھر دَجلہ میں آئیں گے، حتیٰ کہ دن کے اوّل حصہ میں دَجلہ عُبور کر کے شام جانے کا ٹیکس وہ سو (100) دینار رکھیں گے، پھر دن کے آخری حصہ میں اُسے اور بڑھا دیں گے۔

٭٭٭

۱۹۱۰. قال يحيى وأخبرني الحسن بن بشير بن المهاجر عن عبدالله بن بريدة عن ابيه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يسوق أمتي قوم عراض الوجوه صغار الأعين كأن وجوههم الحجف حتى يلحقوهم بجزيرة العرب ثلاث مرات أما الساقة الأولى فينجو من يهرب والثانية يهلك بعض وينجو بعض وتصطلم الثالثة وهم الترك والذي نفسي بيده ليربطن خيولهم إلى سواري مسجد المسلمين فكان بريدة لا يفارقه بعيرين أو ثلاث ومتاع السفر للهرب مما سمع من أمر الترك

۱۹۱۰﴾ یحییٰ نے الحسن بن بشیر بن المہاجر سے، انہوں نے عبداللہ بن بُریدہ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ اِرشاد فرمارہے تھے کہ: میری اُمّت کو ایک قوم ہنکائے گی، چوڑے چہرے والے ہوں گے، پتلی آنکھوں والے ہوں گے، گویا اُن کے چہرے ڈھال ہیں، وہ اُنہیں جزیرۃ العرب سے مِلا دیں گے، وہ تین 3 حصوں میں تقسیم ہوں گے۔ پہلا حصہ جو بھاگ جائے گا تو بچ جائے گا۔ دوسرے میں سے بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ اور تیسرا حصہ اُن سے لڑے گا، اور یہ قوم تُرک ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ ضرور اپنے گھوڑے مسلمانوں کی مسجد کے سُتونوں سے باندھیں گے، حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سے تُرک کے متعلق یہ بات سُنی تو بھاگنے کے لیے ہمیشہ دو یا تین اُونٹ اور سفر کا سامان تیار رکھتے تھے۔

٭٭٭

۱۹۱۱. حدثنا ابن علية عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عبدالرحمن بن أبي بكرة عن عبدالله بن عمرو قال يوشك بنو قنطورا أن يخرجوكم من أرض العراق، قلت ثم نعود، قال أنت تشتهي ذاك، قلت أجل، قال نعم ويكون لهم سلوة من عيش.

۱۹۱۱﴾ ابن علیہ نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ بنو قنطورا تمہیں سَرزمینِ عراق سے نکال دیں، میں نے عرض کیا کہ کیا پھر ہم واپس آئیں گے؟ تو اُنہوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا ہاں! اور تمہاری اچھی زندگی ہوگی۔

٭٭٭

۱۹۱۲. حدثنا ابن علية أخبرني عوف عن أبي المغيرة القواس عن عبدالله بن عمرو قال ملاحم الناس خمس قد مضت ثنتان وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترك وملحمة الروم

وملحمة الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۹۱۲﴾ ابن علیہ نے عوف سے، انہوں نے ابو المغیرۃ القواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں میں پانچ عظیم الشان جنگیں ہیں، دو گزر چکی ہیں، اور تین (3) اِس اُمت میں ہوں گی: ایک جنگ تو ترک کے ساتھ، اور دوسری رُوم کے ساتھ، اور تیسری دجال کے ساتھ جنگ ہے۔ دجال کے ساتھ جنگ کے بعد کوئی جنگ نہیں ہے۔

✿......✿......✿

۱۹۱۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن جعفر بن الحارث عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن عبدالرحمٰن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليهبطن الدجال خوز وكرمان في ثمانين ألفا كأن وجوههم المجان المطرقة يلبسون الطيالسة وينتعلون الشعر

۱۹۱۳﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے جعفر بن الحارث سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: دجال مقام خوز اور کرمان میں اَسی (80) ہزار لشکر کے ہمراہ اُترے گا۔ اُن کے چہرے چپٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ سبز چادریں پہنیں ہوں گے، اور وہ بالوں والے جوتے پہنیں گے۔

✿......✿......✿

۱۹۱۴. حدثنا بقية عن صفوان عن مشيخة عن معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم يعني الخزر

۱۹۱۴﴾ بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ معاویہ فرماتے ہیں کہ رابضہ والوں کو چھوڑ دو! جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں۔

✿......✿......✿

۱۹۱۵. حدثنا بقية عن صفوان قال وأخبرني أبو الزاهرية عن أبي عطية المذبوح عن كعب لتخرجن الترك خرجة لا ينهنهم شيء دون القطيعة فيهم ذبح الله الأعظم.

۱۹۱۵﴾ بقیۃ نے صفوان سے انہوں نے ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے ابوعطیۃ المذبوح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ترک ضرور خروج کریں گے، اُن کو کوئی چیز نہ روکے گی سوائے ایک چھوٹے دستہ کے، اُن ترکوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔

✿......✿......✿

۱۹۱۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش ابن وهب الكلاعي عن بسر عن حذيفة قال لأهل الكوفة ليخرجنكم منها قوم صغار الأعين فطس الأنف كأن وجوههم المجان المطرقة ينتعلون الشعر يربطون خيولهم بنخل جوخا ويشربون حتى ينتهوا إلى الفرات.

۱۹۱۶﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابو وہب الکلاعی سے، انہوں نے بسر سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ کوفہ سے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ: تمہارے خلاف چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناک والے خروج کریں گے، اُن کے چہرے چپٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ بالوں کے جوتے پہنیں ہوں گے، وہ اپنے گھوڑوں کو مقامِ جوخہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے اور دریائے فُرات سے پانی پئیں گے۔

۞۞۞

۱۹۱۷. حدثنا بقية عن أم عبدالله عن أخيها عبدالله بن خالد عن أبيه خالد بن معدان عن معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم فإنهم سيخرجون حتى ينتهوا الى الفرات فيشرب منه أولهم ويجيء آخرهم فيقولون قد كان هاهنا ماء

۱۹۱۷﴾ بقیہ نے، اُمّ عبداللہ سے، انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن خالد سے، وہ اپنے والد سے، وہ خالد بن معدان، سے روایت کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رابضہ والوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں، عنقریب وہ نکلیں گے اور دریائے فُرات تک پہنچ جائیں گے، اُن کا اوّل دستہ اُس میں سے پانی پیئے گا، اور جب آخری دستہ آئے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں پر کبھی پانی موجود تھا؟

۞۞۞

۱۹۱۸. حدثنا أبوالمغيرة عن عبدالملك بن حميد بن أبي غنية عن سلامة بن مليح الضبي عن عبدالله بن عمرو قال أتيناه فقال أممن أنتم؟ فقلنا من أهل العراق، قال والله الذي لا اله الا هو ليسوقنكم بنو قنطورا من خراسان وسجستان سوقا عنيفا حتى ينزلوا بالأبلة فلا يدعوا بها نخلة إلا ربطوا بها فرسا ثم يبعثون الى أهل البصرة اما أن تخرجوا من بلادنا واما ان ننزل عليكم قال فيفترقون ثلاث فرق فرقة تلحق بالكوفة وفرقة بالحجاز وفرقة بأرض العرب البادية ثم يدخلون البصرة فيقيمون بها سنة ثم يبعثون الى الكوفة اما أن ترتحلوا عن بلادنا واما ننزل عليكم فيفترقون ثلاث فرق فرقة تلحق بالشام وفرقة بالبادية أرض العرب وتبقى العراق لا يجد أحد فيها قفيزا ولا درهما قال وذلك إذا كانت إمارة الصبيان فوالله ليكونن ردها مرات.

۱۹۱۸﴾ ابوالمغیرۃ نے عبدالملک بن حمید بن ابو غنیہ سے روایت کی ہے کہ سلامۃ بن ملیح الضبی کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم عراق سے ہیں،

فرمانے لگے اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ضرور بنو قنطورا تمہیں خراسان اور بجستان سے بری طرح ہنکائیں گے اور وہ مقام ابلہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہاں وہ کسی درخت کو نہ چھوڑیں گے مگر اس کے ساتھ اپنا گھوڑا باندھیں گے۔ پھر وہ بصرہ والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ یا تم شہروں سے نکل جاؤ یا ہم تم پر حملہ کرتے ہیں؟ تو وہ تین (3) حصوں پر تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ کوفہ والوں سے جا ملے گا۔ دوسرا حجاز والوں سے ملیں گے اور تیسرا حصہ عرب کے دیہات سے جا ملے گا، وہ ایک سال تک وہاں رہیں گے۔ پھر کوفہ پیغام بھیجیں گے کہ یا تم اپنے شہر سے کوچ کر جاؤ اور یا ہم تم سے لڑیں گے؟ تو وہ بھی تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ شام والوں سے جا ملے گا، دوسرا حجاز والوں سے اور تیسرا حصہ سرزمین عرب کے دیہات والوں سے جا ملے گا۔ وہاں عراق کا یہ حال میں ہو جائے گا کہ کسی کو وہاں پر نہ گندم ملے گی اور نہ کوئی درہم ملے گا۔ وہ بچوں کی حکومت میں ہوگا۔ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین 3 مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔

۱۹۱۹. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن الأعرج حدثه عبدالرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترك حمر الوجوه صغار الأعين فطس الأنف كأن وجوههم المجان المطرقة.

۱۹۱۹۔ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرو، جو کہ سرخ چہرے والے، چھوٹی آنکھوں والے اور چپٹی ناکوں والے ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے ڈھال ہیں۔

۱۹۲۰. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن عقبة الحضرمي عن الفضل بن عمرو بن أمية الضمري عن أبي هريرة قال أول ما يزوى من أقطار أرضها العرب لقوم حمر الوجوه كأن وجوههم المجان المطرقة.

۱۹۲۰۔ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے عقبۃ الحضرمی سے، انہوں نے الفضل بن عمرو بن امیۃ الضمری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا ان کے چہرے آزمودہ ڈھال کی طرح ہیں۔

۱۹۲۱. قال ابن وهب واخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي هريرة مثله وكان عمر يقول للمسلمين تجدوا وجوههم كالدرق أعينهم كالودع فاتركوهم ما تركوكم

۱۹۲۱۔ ابن وہب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا ان کے

چہرے ڈھال کی طرح ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں سے کہا کرتے تھے کہ تم اُن چہروں کو ڈھال کی طرح پاؤ گے، اُن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں تم بھی اُنہیں چھوڑو۔

۱۹۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة حدثني حسان بن كريب أنه سمع ابن ذي الكلاع يقول كنت عند معاوية فجاء ه بريد من أرمينية من صاحبها فقرأ الكتاب فغضب ثم دعا كاتبه فقال اكتب إليه جواب كتابه تذكر أن الترك أغاروا على طرف أرضك فأصابوا منها ثم بعث رجالا في طلبهم فاستنقذوا الذي أصابوا لكلتك أمك فلا تعودن لمثلها ولا تحركنهم بشيء ولا تستنقذ منهم شيئا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انهم سيلحقونا بمنابت الشيح.

۱۹۲۲﴿رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمہ سے، انہوں نے حسان بن کریب سے روایت کی ہے کہ ابن ذی الکلاع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو آرمینیا کے اُمیر کا قاصد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کا خط اُنہوں نے پڑھ کر سُنایا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوئے اور اُنہوں نے اپنے کاتب سے کہا کہ اِس خط کا جواب لکھوا کہ تُو نے اپنے خط میں ذکر کیا تھا کہ تُرکوں نے تیری زمین کے اطراف میں حملہ کیا ہے اور وہاں سے کچھ مال حاصل کیا ہے تو نے اُن کے پیچھے اپنے آدمی بھیجے جنھوں نے اُن سے مال واپس لے لیا۔ تیری ماں تجھے روئے آئندہ تُو ایسا نہ کرنا۔ تُرکوں کو بالکل نہ چھیڑنا اور نہ اُن سے کوئی چیز واپس چھیننا۔ مَیں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ وہ ہم سے آملیں گے مقام منابت الشیح میں۔

۱۹۲۳. حدثنا رشدين عن ليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الروم في الملحمة العظمى ومعهم الترك وبرجان والصقالبة

۱۹۲۳﴿رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے کئی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: اہل رُوم عظیم الشان جنگ کے لیے نکلیں گے، اُن کے ہمراہ تُرک اور بُرجان اور صقالبہ ہوں گے۔

۱۹۲۴. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي المغيرة عبيدالله بن المغيرة عن عبدالله بن عمرو قال الملاحم ثلاث مضت ثنتان وبقيت واحدة ملحمة الترك بالجزيرة.

۱۹۲۴﴿الولید نے، ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو المغیرۃ سے انہوں نے عبید اللہ بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تین عظیم الشان جنگیں ہوں گی۔ان میں دو گزر چکی ہیں اور ایک عظیم الشان جنگ تُرک کے ساتھ جزیرہ میں باقی ہے۔

✿…✿…✿

حدثنا الوليد عن ابن جابر وغيره عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للترك خرجتان إحداهما يخرجون أذربيجان والثانية يشرعون منها على شط الفرات

۱۹۲۵﴾ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: تُرک دو مرتبہ خروج کریں گے۔ایک مرتبہ آذربائیجان میں اور دوسری مرتبہ دریائے فُرات کے کنارے پر۔

✿…✿…✿

۱۹۲۶. حدثنا الوليد عن ابن آدم عن أبي الأعيس عن كعب قال يشرع الترك على نهر الفرات فكأني بذوات المعصفرات يصطفقن على نهر الفرات

۱۹۲۶﴾ الولید نے ابن آدم سے، انہوں نے ابو اعیس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تُرک نہر فُرات کے کنارے سے شروع کریں گے، گویا کہ مَیں رَنگین کپڑے پہنی ہوئی عورتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ دریائے فُرات کے کنارے تالیاں بجا رہی ہیں۔

✿…✿…✿

۱۹۲۷. حدثنا الوليد عن ابن جابر عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيرسل الله على جثثهم الموت يعني دوابهم فترجلهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم لا ترك بعدها

۱۹۲۷﴾ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ اُن کے جسموں پر موت بھیج دے گا۔ اور اُنہیں روند ڈالے گا اور اُن میں اللہ تعالیٰ کا بڑا عذاب آئے گا، اُس کے بعد کوئی تُرک باقی نہ رہے گا۔

✿…✿…✿

۱۹۲۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن ابن مسعود قال كأني بالترك على براذين مخذمة الآذان حتى يربطوها بشط الفرات

۱۹۲۸﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ مَیں تُرکوں کے ساتھ اُن کے لمبے کانوں والے خچروں پر ہوں اور وہ اُن کو دریائے فُرات کے کنارے پر باندھ رہے ہیں۔

✿…✿…✿

۱۹۲۹. قال ابن سيرين عن عبدالرحمن بن أبي بكرة قال قال لي عبدالله بن عمرو بن العاص أوشك بنو قنطورا أن يخرجوكم من أرض العراق، قال قلت ثم نعود، قال ذاك

أحب اليک ثم تعودن فتكون لكم بها سلوة من عيش

۱۹۲۹۔ ابن سیرین کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: قریب ہے کہ تمہیں بنوقطوراء سر زمینِ عراق سے نکال دے، مَیں نے عرض کیا کہ کیا ہم پھر لوٹیں گے؟ فرمایا کہ کیا یہ تجھے زیادہ پسند ہے؟ پھر تم لوٹو گے اور تمہاری اُس میں اچھی زندگی ہوگی۔

✿...✿...✿

۱۹۳۰. حدثنا عبدالوهاب عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من أشراط الساعة أن تقاتلوا أقواما وجوههم كالمجان المطرقة وان تقاتلوا قوما نعالهم الشعر قد رأينا الأول وهم الترک ورأينا هؤلاء وهم الأكراد. قال الحسن فإذا كنت في أشراط الساعة فكانک قد عاينته.

۱۹۳۰۔ عبدالوہاب کہتے ہیں یونس سے کہ الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ اور تم لڑو گے ایسی قوم سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ کسی نے کہا ہم نے پہلی علامت والے لوگوں کو دیکھا ہے وہ تُرک ہیں، اور ہم نے دوسری علامت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ کُرد ہیں، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر تُو خود قیامت کی علامتوں میں ہے اور تُو نے اُس کا معائنہ بھی کرلیا ہے۔

✿...✿...✿

۱۹۳۱. حدثنا عبدالوهاب عن الجريري عن ابي نضرة عن جابر بن عبدالله قال قال حذيفة يوشک أهل العراق ألا يجي إليهم درهم ولا قفيز يمنعهم من ذلک العجم ويوشک أهل الشام أن لا يجي إليهم دينار ولا مدى يمنعهم من ذلک الروم

۱۹۳۱۔ عبدالوہاب نے، الجریری سے، انہوں نے ابونضرۃ سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: قریب ہے کہ اہلِ عراق کے پاس نہ کوئی درہم آئے اور نہ گندم آئے، جو عجمی اُن سے روک دیں گے، اور قریب ہے کہ اہلِ شام کے پاس نہ دینار آئے اور نہ ایک گندم آئے، جو اُن سے رُوم والے روک دیں گے۔

✿...✿...✿

۱۹۳۲. حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن أبي اسحاق عن أرقم بن يعقوب عن ابن مسعود قال كيف أنتم إذا خرجتم من أرضكم هذه الى جزيرة العرب منابت الشيح قالوا ومن يخرجنا قال العدو

۱۹۳۲۔ عبدۃ بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں

نے ارقم بن یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں تمہاری اِس زمین سے جزیرۂ عرب ''منابت الشیح'' کی طرف نکال دیا جائے گا؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں کون نکالے گا؟ فرمایا کہ دشمن!

✿…✿…✿

۱۹۳۳. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كأن وجوههم المجان المطرقة ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر.

۱۹۳۳﴾ ابن عُیینہ نے الزہری سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اس سے پہلے تم ایسی قوم کے ساتھ لڑو گے جن کے چہرے ڈھال جیسے ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

✿…✿…✿

۱۹۳۴. حدثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما ذلف الأنوف صغار الأعين كأن وجوههم المجان المطرقة.

۱۹۳۴﴾ ابن عُیینہ نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جو چپٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا کہ اُن کے چہرے ڈھال ہیں۔

✿…✿…✿

ما وقت في الفتن من الأوقات للسنين والشهور والأيام

فتنوں کے اَوقات

۱۹۳۵. حدثنا أبو عمر الصفار عن أبي التياح عن أبي العوام عن كعب قال تدور رحى العرب بعد خمس وعشرين ومئة سنة من وفاة نبيها صلى الله عليه وسلم ثم الفتن.

۱۹۳۵﴾ ابوعمر الصفار رحمہ اللہ تعالیٰ نیا ابو التیاح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

✿…✿…✿

۱۹۳۶ . حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن أبيه عن أبي العوام مثله

۱۹۳۶﴾ ضمرۃ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابو التیاح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

✿—✿—✿

۱۹۳۷ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن حديج بن عمرو عن المستورد بن شداد رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أمة أجل وان لأمتي مئة سنة فاذا مر على أمتي مئة سنة أتاها ما وعدها الله

۱۹۳۷﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے حدیج بن عمرو سے روایت کی ہے کہ المستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہر اُمّت کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے، میری اُمّت کے لئے سو (100) سال کا وقت مقرر ہے، جب میری اُمّت پر سو (100) سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ اُن پر آ جائے گا۔

✿—✿—✿

۱۹۳۸ . قال ابن لهيعة وأخبرني رجل عن الهجنع عن غالب بن الهذيل عن جويرية بنت شمر عن علي قال سلطان أمة محمد صلى الله عليه وسلم بعد وفاته مئة سنة وسبع وثلاثين سنة وأحد وثلاثين يوما حتى يسلط الله عليهم الوهن.

۱۹۳۸﴾ ابن لہیعہ نے ایک راوی سے، انہوں نے ہجنع سے، انہوں نے غالب بن ہذیل سے، انہوں نے جویریہ بنت شمر سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اُمّتِ محمدیہ ﷺ کی سلطنت پیغمبر ﷺ کی وفات کے بعد ایک سو سینتیس (137) سال اور اِکتیس (31) دن رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اُن پر بُزدلی مسلط فرمادے گا۔

✿—✿—✿

۱۹۳۹ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن حذيفة قال الفتن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى أن تقوم الساعة أربع فتن فالأولى خمس والثانية عشرون والثالثة عشرون والرابعة الدجال.

۱۹۳۹﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار (4) بڑے فتنے ہوں گے، پہلا پانچ ہے، دوسرا بیس ہے، اور تیسرا بیس ہے، اور چوتھا دجال ہے۔

✿—✿—✿

۱۹۴۰ . حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن سعيد بن جهمان عن

سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخلافة في أمتي ثلاثين سنة فحسبوا ذلك فكان تمام ذلك ولاية علي رضى الله عنه.

۱۹۴۰﴾ محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے سفینہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ میری اُمّت میں خلافت تیس (30) سال رہے گی، لوگوں نے جب اُس کا حساب لگایا تو تیس (30) سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکومت کے اِختتام پر پورے ہوتے تھے۔

✿ ✿ ✿

۱۹۴۱ . حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال لما اختلف الناس بعد موت معاوية وفتنة ابن الزبير أتينا شيخا قديما قد سقط حاجباه على عينه قد أدرك الجاهلية فقلنا أخبرنا عن زماننا هذا، قال إن هذا الأمر سيصير الى رجل من بني أمية يليكم اثنين وعشرين سنة ثم يموت خلفاء يتتابعون في سنيات يسيرة ثم رجل علامته في عينه يعني هشام بن عبدالملك يجمع المال جمعا لم يجمعه أحد يعيش تسعة عشر سنة وشيئا ثم يموت.

۱۹۴۱﴾ الولید بن مسلم نے ابوعبدۃ المشجعی سے، انہوں نے ابواُمیّۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت ہونے اور ابن زُبیر کے فتنے کے بعد لوگوں میں اِختلاف ہوا تو ہم ایک بوڑھے شیخ کے پاس آئے جس کی بھوئیں آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، اُس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا، ہم نے کہا کہ ہمیں موجودہ دور کے متعلق بتایئے؟ تو شیخ نے کہا کہ یہ حکومت بنواُمیّہ کے ایک آدمی کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو بائیس 22 سال تک تمہارا اُمیر رہے گا، پھر خلفاء چند سالوں میں پے دَر پے مَرتے جائیں گے، پھر ایک آدمی آئے گا جس کی نشانی آنکھ میں ہوگی، اِس سے مُراد ہشام بن عبدالملک ہے۔ وہ اِتنا مال جمع کرے گا کہ جتنا کسی اور نے نہ جمع کیا ہوگا، وہ اُنیس (19) سال اور کچھ دِن زِندہ رہے گا پھر فوت ہو جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۹۴۲ . حدثنا رشدين عن معاوية بن صالح قال حدثني بعض المشيخة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا أتى على أمتي خمس وعشرين ومئة سنة كانت الملاحم وكل ما يذكر في آخر الزمان.

۱۹۴۲﴾ رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: جب میری اُمّت پر ایک سو پچیس (125) سال گزر جائیں گے تو جنگیں

ہوں گی، اور ہر وہ چیز واقع ہوگی جس کے واقع ہونے کا ذکر آخری زمانے میں کیا جاتا ہے۔
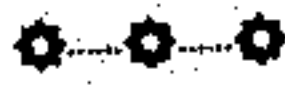
۱۹۴۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن كعب قال بعد معاوية رجل يلي حمل امرأة وفصالها. ولدها ويملك آخر لا يكون شيء حتى يهلك ثم يكون رجل من تيماء قد حضر أجله يلي هو وولد خمسين سنة.

۱۹۴۳﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ایک آدمی حکومت کرے گا اتنی مدّت جتنی مدّت میں عورت کا حمل ہوتا ہے اور وہ اپنے بچے سے دُودھ چھڑاتی ہے یعنی ڈھائی برس، اور پھر دوسرا بادشاہ بنے گا جو جلد ہلاک ہوجائے گا، پھر قبیلۂ تیماء کا آدمی جس کی موت کا وقت قریب ہوگا وہ اور اُس کی اُولاد پچاس (50) سال تک حکومت کریں گے۔
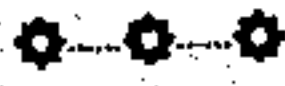
۱۹۴۴. قال ابن لهيعة عن ابن قوذر عن ابي صالح عن تبيع قال آخر خليفة من بني امية سلطانه سنتين لا يبلغ ذلك لا يجاوز ثمانية عشر شهرا.

۱۹۴۴﴾ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کا آخری خلیفہ کی بادشاہت دو سال ہوگی، بلکہ دو سال بھی نہ ہوگی اٹھارہ (18) مہینے سے اس کی حکومت نہ بڑھے گی۔
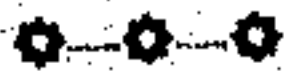
۱۹۴۵. حدثنا رشدين عن جرير بن حازم عن الحسن عن أبي هريرة وعبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن طارق عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال عبدالرزاق أراه ذكر عليا وابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن أبي حمزة النصيبي عن أبي هريرة قالوا كلهم ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمأة سنة

۱۹۴۵﴾ رشدین نے جریر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اور اسی طرح عبدالرزاق اور ابن ثور نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے۔ اسی طرح ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حمزہ بن ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کے لئے ایک سو پچیس (125) سال کے بعد ہلاکت ہے۔

۱۹۴۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن فطر عن محمد بن الحنفية قال يتشعب امر بني العباس في سنة سبع وتسعين أو تسع وتسعين ويقوم المهدي سنة مئتين

۱۹۴۶﴾ ابو یوسف المقدسی نے فطر سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کا معاملہ

سخت ہو جائے گا ایک سوستانوے (197) یا ایک سوننانوے (199) میں، اور مہدی دوسو (200) میں کھڑا ہو جائے گا۔

✿...✿...✿

۱۹۴۷. حدثنا الوليد بن مسلم قال قال كعب يملك بنو العباس تسع مئة شهر

۱۹۴۷: الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس نوسو (900) مہینے حکومت کریں گے۔

✿...✿...✿

۱۹۴۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا أبو إسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي داود الواسطي عن حاتم بن أبي صغيرة عن ابن بحر عن أبي الجلد قال يملك رجلان رجل وولده من بني هاشم اثنين وسبعين سنة.

۱۹۴۸: الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابو اسحاق اقرع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سلیمان بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوداؤد الواسطی سے، انہوں نے حاتم بن ابوصغیرۃ ابن بحر سے روایت کی ہے کہ ابوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ دو آدمی بہتر (72) سال تک بادشاہ رہیں گے، ایک وہ آدمی ہوگا اور ایک اُس کا بیٹا ہوگا اور یہ بنو ہاشم سے ہوں گے۔

✿...✿...✿

۱۹۴۹. حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهني عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد ومحمد بن مروان عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملك المهدي سبع ثمان تسع سنين

۱۹۴۹: ابومعاویہ نے موسیٰ الجہنی سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابوالصدیق سے، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح محمد بن مروان نے، عمارۃ بن ابوحفصہ سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابوالصدیق سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مہدی سات (7)، آٹھ (8)، نو (9) سال حکومت کرے گا۔

✿...✿...✿

۱۹۵۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال يمكث تسع وثلاثين سنة بني هاشم سبعون سنة وبين خراب رودس والهاشمي سبعون سنة

۱۹۵۰: رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے کہ صباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مہدی اُنتالیس (39) تک رہے گا۔ پھر بنی ہاشم میں ستر (70) سال حکومت رہے گی اور پھر رُودس اور ہاشمی کے درمیان اختلاف ستر (70) سال تک رہے گی۔

✿...✿...✿

۱۹۵۱. قال الوليد وقرأت على دانيال قال جميع شان هذه الأمة بعد نبيها محمد صلى

الله عليه وسلم الى عيسى أربع وسبعين ومئتي سنة لبني أمية من ذلك حقب ثمانون سنة والمتسلطون وهم اثنا عشر لهم مئة سنة ويملك الجبارون أربعين سنة ويبقى الناس لا أحد لهم سبع سنين ويخرج الدجال سبع سنين ويخرج عيسى ابن مريم عليهما السلام فيكون أربعين سنة

۱۹۵۱﴾ ولید کہتے ہیں کہ دانیال فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اِس اُمّت کی حالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک دوسو چوہتر (274) سال رہے گی، اِن میں سے بنواُمیّہ کے دور کے اَسّی (80) سال ہوں گے، اور زبردستی آئے ہوئے حکمران جو کہ بارہ (12) ہوں گے اُن کے سو (100) سال ہوں گے، اور ظالم بادشاہ چالیس (40) سال تک ہوں گے، سات (7) سال تک لوگ اِس حالت میں ہوں گے کہ کوئی اُن کا حکمران نہ ہوگا، اور سات (7) سال دجّال کے خروج میں گزریں گے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آئیں گے، پس وہ چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

٭٭٭
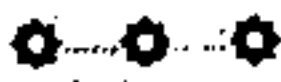
۱۹۵۲. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن ابي حمزة النضر ابن شميط قال من حين ينزع الحق فيدفع الى أهله ألف يوم وثلثمائة وخمس وثلاثين يوما ألف يوم وخمسه يوما طوبى لمن صبر عليه يعصب البلاء فيه بالأمير ذي التاج فصاحب البر فمن بينهما قال قلت فما لك نقصت من العدة الأولى أربعين يوما قال فيها الرجف والقذف والخسف ثم إمام عادل ثم إمام عال ثم إمام عدل يملكون جميعا بضعا وعشرين سنة ثم إمام عدل خمس عشرة سنة

۱۹۵۲﴾ الولید نے صدقہ بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابوحمزۃ النضر ابن شمیط رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حق کو چھین کر دوبارہ اُس کے اہل کی طرف لوٹایا جائے گا، ایک ہزار (1000) دن اور تین سو پینتیس (335) دن ایک ہزار (1000) دن اور دوسو (200) دن اور پانچ (5) دن۔ خوش بختی ہے اُس آدمی کے لئے جو اِس پر صبر کرے۔ اِس میں آفتیں تاج والے بادشاہ کی وجہ سے آئیں گی، پھر نیکی والا آدمی ہوگا جو اُن کے درمیان ہوگا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے کیوں پہلی کی گنتی میں چالیس (40) دن کم کیے؟ فرمایا کہ اُس میں کڑک اور اُوپر سے مارنا اور دھنسنا ہوگا، پھر عادل امام آئے گا پھر عالی امام آئے گا پھر عدل امام آئے گا، یہ سب بیس (20) سال سے زیادہ بادشاہت کریں گے، پھر عادل امام پندرہ (15) سال تک ہوگا۔

٭٭٭

۱۹۵۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم ابن الأسود قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا يدري أحد من الناس

متى يدخل أولها

۱۹۵۳﴾ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے، انہوں نے الہیثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد بُرے لوگ ایک سو بیس (120) سال کے بعد آئیں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہ جانے گا کہ شریر لوگوں میں پہلا کب داخل ہوا۔

۱۹۵۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يخرج رجل من الموالي يمر ويدعو الى بني هاشم يدعى عبدالله يلي أربع سنين ثم يهلك

۱۹۵۴﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ وہ بنوہاشم کی طرف دعوت دے گا، اُسے عبداللہ کہہ کر بلایا جائے گا، وہ چار (4) سال تک حکومت کرے گا، پھر وہ ہلاک ہوجائے گا۔

۱۹۵۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة يزيد بن أبي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خروج السفياني سنة سبع وثلاثين كان ملكه ثمانية وعشرين شهرا وان خرج في تسع وثلاثين كان ملكه تسعة أشهر

۱۹۵۵﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابوحبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: سفیانی کا خروج سینتیس (37) میں ہوگا۔ اُس کی بادشاہت اٹھائیس (28) مہینے رہے گی، اور اگر وہ اُنتالیس (39) میں خروج کرے تو اُس کی بادشاہت نو (9) مہینے رہے گی۔

۱۹۵۶. قال ابن لهيعة واخبرني عبدالعزيز بن صالح عن عكرمة عن ابن عباس قال ان كان خروج السفياني من سبع وثلاثين.

۱۹۵۶﴾ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالعزیز بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادفرمایا ہے کہ: سفیانی کا خروج سینتیس (37) میں ہوگا۔

۱۹۵۷. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون قال قلت لنوف إن عبدالله بن عمرو يقول لايلبث الناس بعد السبعين الا قليلا فقال الي لأجدهم يعيشون بعد ذلك زمانا طويلا

۱۹۵۷﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابوہارون رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں

نے نوف سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ستر (70) کے بعد بہت کم باقی رہیں گے۔ نوف نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ وہ اس کے بعد بھی طویل زمانہ تک زندہ رہیں گے۔

٭٭٭

۱۹۵۸. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربي أن يؤخرهم نصف يوم قال سعد نصف يوم خمس مئة سنة

۱۹۵۸۔ بقیۃ بن الولید نے، ابوالمغیرۃ سے، انہوں نے ابوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مجھے اُمید ہے کہ میری اُمّت میرے رَبّ کے ہاں اِس بات سے عاجز نہ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں آدھے دِن تک مؤخر کر دے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدھے دِن سے مُراد پانچ سو (500) سال ہیں۔

٭٭٭

۱۹۵۹. حدثنا بقية عن صفوان عن سعيد بن خالد حدثه عن مطر أبي خالد مولى أم حكيم بنت أبي هاشم عن كعب قال أظلتكم فتنة كقطع الليل المظلم لا ينجو منها شرقها ولا غربها الا من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر فهم أسلم غيرها وذلک إذا احترقت داري هذه واحترقت سنة اثنتين وعشرين ومئة.

۱۹۵۹۔ بقیۃ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے مطر ابو خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو اُمِ حکیم بنت اَبی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم پر اندھیری راتوں کے ٹکڑوں کی طرح فتنے سایہ فگن ہیں، نہ اُس سے مشرق والے، اور نہ مغرب والے نجات پا سکتے ہیں سوائے اُس کے جو لبنان کے سائے کی پناہ میں آجائے، جو اُس کے اور سمندر کے درمیان ہوگا تو وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سلامتی میں ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب میرا یہ گھر جل جائے، اور یہ گھر ایک سو بائیس سال (122) بعد جلے گا۔

٭٭٭

۱۹۶۰. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار سمع عبدالله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بين فتح القسطنطينية وبين خروج الدجال سبع سنين.

۱۹۶۰۔ ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے خروج کے درمیان سات (7) سال کا وقفہ ہوگا۔

٭٭٭

۱۹۶۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو عن اسحاق بن أبي فروة عن

ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفتنة الرابعة تقيم ثمانية عشر ثم تحسر الفرات عن جبل من ذهب فيقتتلوا عليه حتى يقتل من كل تسعة سبعة.

۱۹۶۱﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے، ضرار بن عمر سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چوتھا فتنہ اٹھارہ (18) تک قائم رہے گا، پھر دریائے فرات کا پانی سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے، حتیٰ کہ نو (9) میں سے سات (7) مارے جائیں گے۔

✿...✿...✿

۱۹۶۲. حدثنا يحيى بن سعيد عن معاوية بن يحيى عن بحير بن سعد قال تخرج فتنة من صيدا الى أعالي الشام فتلبث فيهم أربع سنين.

۱۹۶۲﴾ یحییٰ بن سعید نے معاویہ بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ بحیر بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ مقام صید سے شام کی بلند جگہوں کی طرف نکلے گا، اور وہ چار (4) سال تک رہے گا۔

✿...✿...✿

۱۹۶۳. حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي معاوية شيبان النحوي وهو ابن عبدالرحمن عن منصور بن المعتمر عن ربعي بن حراش عن البراء بن ناجية الكاهلي عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستزول رحا الاسلام لخمس وثلاثين أو ست وثلاثين أو سبع وثلاثين سنة فان يهلكوا فكسبيل من هلك فان تم فسبعين عاما قالوا يا رسول الله بما مضى أو بما بقى؟ قال لا بما بقى

۱۹۶۳﴾ یحییٰ بن سعید ابو معاویہ شیبان النحوی سے، انہوں نے ابن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے ربعی بن حراش سے، انہوں نے البراء بن ناجیۃ الکاہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اسلام کی چکی پینتیس (35) یا سینتیس (37) سال کے بعد گھوم جائے گی، اگر وہ لوگ ہلاک ہو گئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو پہلے ہلاک ہو گئے، اور اگر وہ باقی رہے تو ستر (70) سال پورا کریں گے، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! گزرے ہوؤں کے ساتھ یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

✿...✿...✿

۱۹۶۴. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن أيوب بن خوط عن حميد بن هلال العدوي عن عبدالله بن معقل عن عبدالله بن سلام انه قال لعلي إنك كنت شاورتني في أرض تشتريها خيار الأراضي فنهيتك فإن كان لك بها حاجة فاشتريها فإنه سيكون على رأس الأربعين صلح وجماعة

۱۹۶۴﴿ یحیٰی بن سعید العطار رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ایوب بن خوط رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حمید بن ہلال العدوی سے، انہوں نے عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تُو نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو فلاں زمینوں کے سامنے ہیں، مَیں نے آپ کو منع کیا تھا، اگر آپ کو اُس زمین کی حاجت ہے تو آپ اُسے خرید لیں؟ اس لئے کہ عنقریب چالیس (40) کے سَر پر صُلح اور جماعت ہوگی۔

۱۹۶۵. حدثنا يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن عياش عن عطاء ابن عجلان عن منصور بن المعتمر عن البراء بن ناجية عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ستدور رحا الإسلام لخمس وثلاثين سنة فان يهلكوا فسبيل من هلك وإن يبقوا فسبعين قبلها أو سبعين بعدها قال بل سبعين بعدها.

۱۹۶۵﴿ یحیٰی بن سعید نے اِسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے عطاء اِبن عجلان سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے البراء بن ناجیۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اِسلام کی چکی پینتیس (35) سال میں پھر جائے گی، اگر وہ ہلاک ہوگئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو ہلاک ہوگئے، اور اگر وہ باقی رہے تو سَتّر (70) سال پورا کریں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! گُزرے ہوؤں کے ساتھ یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

۱۹۶۶. حدثنا يحيى بن سعيد عن يحيى بن بكير عن القاسم بن محمد عن ابراهيم بن عبدالله بن الحسن قال في سنة سبع وستين الغلاء وثمان وستين الموت وفي تسع وتسعين إختلاف وفي سبعين ومئة يسلبون ثم بعد السبعين رجلا من أهلي حتى يضعف العطاء وتضعف الثمرة في زمانه ويرغب الناس في التجارة فقال حذيفة ما بال أهل ذلك الزمان يا رسول الله؟ قال رحمة ربكم ودعوة نبيكم صلى الله عليه وسلم

۱۹۶۶﴿ یحیٰی بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے یحیٰی بن بکیر سے، انہوں نے القاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن عبداللہ بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سَڑسٹھ (67) میں مہنگائی ہوگی، اور اَڑسٹھ (68) میں موت ہوگی، اور اُنسٹھ (69) میں اِختلاف ہوگا، اور ایک سوسَتّر (170) چھینا جھپٹی ہوگی، پھر سَتّر (70) کے بعد میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی ہوگا حتیٰ کہ عطیات اور پھل اُس کے زمانے میں کم ہوجائیں گے، اور لوگ تجارت میں رَغبت رکھیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ اُس زمانے والوں کی کیا حالت ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ تیرے رَبّ کی رحمت ہوگی اور تیرے نبی کریم ﷺ کی دُعا ہوگی۔

۱۹٦۷۔ حدثنا يحيى بن سعيد عن سعيد عن غالب بن عبيدالله عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن جبير بن نفير قال قيل يا رسول الله اخبرنا بما يكون؟ فقال أخبركم أن بعد نبيكم صلى الله علیه وسلم إختلافا بسنين يسيرة فأما الثلاث والثلاثون ومئة فالحليم لا يفرح بولده والخمسين ومئة تظهر الزنادقة والستين ومئة إدخروا طعام حولين والست والستين النجا النجا والتسعين والمئة تسلب الملوك ملكها إلى الثمانين إلى التسعين البلاء على أهل المعاصي والثنتين والتسعين ومئة الحصب بالحجارة وخسف ومسخ وظهور الفواحش المئتين القضاء عذاب يفجأ الناس في أسواقهم.

۱۹٦۷۔ یحیٰی بن سعید نے غالب بن عبیداللہ سے، انہوں نے یحیٰی بن ابوعمروالشیبانی سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں آنے والی باتوں کی خبر دیجئے؟ ارشاد فرمایا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارے نبی ﷺ کے چند سالوں کے بعد اختلاف ہوگا، یا تو ایک سو تینتیس (133) سال بعد اختلاف ہوگا۔ پس بردبار آدمی اپنی اولاد پر خوش نہ ہوگا، اور ایک سو پچاس (150) زندیق ظاہر ہو جائیں گے، اور ایک سو ساٹھ (160) میں دو سال کے لیے کھانے کا ذخیرہ کر لینا، اور ایک سو چھیاسٹھ (166) میں نجات ہوگی، اور ایک سو نوّے (190) میں بادشاہت چھن جائے گی، پھر اسّی (80) سے نوّے (90) تک اُس کی بادشاہت میں گنہگاروں پر مصیبتیں ہوں گی، اور ایک سو بیانوے (192) میں پتھروں سے مارنا ہوگا، دھنسنا ہوگا اور مسخ ہونا ہوگا، اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، اور دو سو (200) میں عذاب کا فیصلہ ہوگا، لوگ اپنے بازاروں میں جاتے ہوئے ڈریں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۹٦۸۔ حدثنا يحيى بن سعيد عن فلان بن حجاج عن يحيى بن أبي عمرو عن جبير بن نفير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلاف أصحابي بعدي بخمس وعشرين سنة يقتل بعضهم بعضا الخمس والعشرين والمائة جوع شديد وتقتل بنو أمية خليفتها ثلاث وثلاثين ومئة يربي أحدكم جرو كلب خير من ولد يربيه الخمسين ومئة ظهور الزنادقة والستين ومئة جوع سنة أو سنتين فمن أدرك ذلك فليدخر من الطعام وينتقض شهاب من المشرق الى المغرب وهدة يسمعها كل أحد سنة ست وستين ومئة من كان له دين متفرق فليجمعه ومن كان له بنت فليزوجها ومن كان أعزبا فليصبر عن التزويج ومن كانت له زوجة فليعتزل عنها السبعين والمئة سلب الملوك ملكها الثمانين البلاء التسعين الفناء المئتين القضاء.

۱۹۶۸﴾ یحییٰ بن سعید نے فلاں بن حجاج سے، انہوں نے یحییٰ بن ابو عمرو سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میرے پچیس (25) سال بعد میرے صحابہ میں اختلاف ہوگا وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، ایک سو پچیس (125) میں شدید بھوک ہوگی، اور بنو اُمیہ اپنے خلیفہ کو قتل کریں گے، اور ایک سو تینتیس (133) میں آدمی اپنی اولاد کی تربیت سے زیادہ کتے کے پلنے کو پالنا اچھا سمجھتا ہوگا، ایک سو پچاس (150) میں زندیق ظاہر ہوں گے، ایک سو ساٹھ (160) میں شدید بھوک ہوگی جو ایک سال یا دو سال تک ہوگی، جو وہ وقت پالے تو وہ کھانے کا ذخیرہ کرلے، اور شہابِ ثاقب ٹوٹ جائے گا جو مشرق سے مغرب کی طرف جا رہا ہوگا، اُس کی آواز ہر ایک شخص سنے گا، اور ایک سو چھیاسٹھ (166) میں جس کا مختلف لوگوں پر قرض ہو تو وہ اُسے جمع کرلے، اور جس کی بیٹی ہو تو وہ اُس کی شادی کرادے، اور غیر شادی شدہ کو شادی کرنے سے روکا جائے اور جس کی بیوی ہو تو وہ اُس سے جدا ہو جائے، ایک سو ستّر (170) میں بادشاہت چھن جائے گی، اَسّی (80) میں مصائب ہوں گے، نوّے (90) میں فنا ہوگی، اور دو سو (200) میں فیصلہ ہوگا۔

✿ ✿ ✿
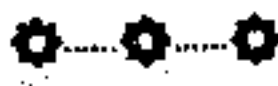
۱۹۶۹. حدثنا يحيى بن سعيد عن محمد الأسدي عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سنة خمسين ومئة خير أولادكم البنات

۱۹۶۹﴾ یحییٰ بن سعید نے محمد بن اسدی سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ایک سو پچاس (150) میں تمہاری اولاد میں سے لڑکیاں بہتر ہوں گی۔

✿ ✿ ✿

۱۹۷۰. حدثنا ابن المبارك عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن عبدالله بن معقل عن عبدالله بن سلام أن عليا استامره في أرض بجنب أرضه يشتربها فقال هذه رأس اربعين سنة سيكون عندها صلح فاشترها وكان جماعة معاوية عند رأس الأربعين

۱۹۷۰﴾ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرۃ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے مشورہ مانگا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین کے برابر تھی، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ چالیسویں (40) سال کے شروع میں عنقریب اس میں صلح ہوگی۔ لہٰذا آپ اسے خرید لیجئے، یاد رہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت چالیس (40) کے شروع میں بنی ہے۔)

✿ ✿ ✿

۱۹۷۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال ملك بني أمية مئة عام لبني مروان من ذلك نيف وسعون عاما عليهم حائط من حديد

لايرام حتى ينزعوه بأيديهم ثم يريدون سده فلا يستطيعون كلما سدوه من ناحية انهدم من ناحية أخرى حتى يهلكهم الله يفتتحون بميم ويختتمون بميم فينقضي دوران رحاهم ويسقط ملكهم ولا يسقط ملكهم حتى يخلع خليفة منهم فيقتل ويقتل حملاه ويقبل حمار الجزيرة الأصهب معه الشيطان وشرار الناس من الجوف وهو مروان فيكون على يديه هدم الأكاليل يعني هدم المدن ويكون على يديه الرجف

۱۹۷۱﴿ عبداللہ مروان نے ارطاۃ بن المنذر ر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اُمیّہ کی بادشاہت سو (100) سال ہوگی، جس میں سے بنی مروان کی حکومت ساٹھ (60) سال سے زیادہ ہوگی، اُن پر ایک لوہے کی دیوار ہوگی، جو توڑی نہ جاسکے گی، حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اُس میں شگاف کریں گے، پھر وہ اُسے بند کرنے کا ارادہ کریں گے تو بند نہ کرسکیں گے۔ جب بھی وہ ایک کونے کو بند کریں گے تو دوسرا کونہ مُنہدم ہوجائے گا، اللہ تعالیٰ اُن کو ہلاک کردے گا، اُن کا اِفتتاح "م" سے ہوگا اور اِختتام بھی "م" ہوگا، اُن کی چکی کا گھومنا ختم ہوجائے گا، اور اُن کی بادشاہت ختم ہوجائے گی، جب اُن میں سے ایک خلیفہ کو معزول کرکے قتل کردیا جائے گا، اور اُس کے اُٹھانے والوں کو بھی قتل کردیا جائے گا، اور جزیرۂ اَصْہَب کے گدھے کو قبول کیا جائے گا۔ اُس کے ساتھ شیطان اور بدترین لوگ ہوں گے اور وہ مروان ہوگا، اُس کے ہاتھوں تاج لُوٹیں گے، یعنی شہر لُوٹیں گے، اور اُس کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہوگی۔
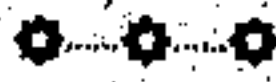
۞ ۞ ۞

۱۹۷۲۔ حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبدالله بن عمرو يقول وقلت له تزعم أن الساعة تقوم على رأس السبعين، فقال انهم يكذبون علي ليس هكذا، قلت ولكن قلت لايكون السبعين إلا كان عندها شدائد وأمور عظام وإن الساعة لا تقوم حتى تعبد العرب ماكانت تعبد آباؤها عشرين ومئة سنة

۱۹۷۲﴿ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ سَتّر (70) کے شروع میں قیامت قائم ہوجائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ لوگ مجھ پر جھوٹ بولتے ہیں، ایسی بات مَیں نے نہیں کہی، ہاں! مَیں نے یہ کہا ہے کہ سَتّر (70) سال بعد سختی ہوگی اور بڑے بڑے واقعات ہوں گے، اور قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک عرب والے ایک سو بیس (120) سال تک اُن چیزوں (بتوں) کی عبادت نہ کریں جن کی عبادت اُن کے آباء و اَجداد کرتے تھے۔

۞ ۞ ۞

۱۹۷۳۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن قيس بن شريح عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال أجل أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثلاث ماة سنة كبني إسرائيل.

۱۹۷۳رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن شرحبیل سے، انہوں نے حنش الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امّتِ محمد ﷺ کی مُدّت تین سو(300) سال ہے۔

١٩٧۴. حدثنا ضمرة عن أبي حسن بونة قال لا بد من أن يملك من بني العباس ثلاثة اول أسمائهم عين

۱۹۷۴ضمرة کہتے ہیں کہ ابو حسان بونہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس میں سے تین(3) بادشاہوں کا ہونا ضروری ہے جن کے ناموں کا پہلا حرف ''ع'' ہوگا۔

٭٭٭

١٩٧۵. أخبرنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن كعب وأبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا مشايخنا عن كعب يزيد أحدهما على صاحبه في الحديث قالوا اجتمع كعب الأحبار وراهب يقال له نشوع وكان عالما قارئا للكتب فتذاكرا أمر الدنيا وما هو كائن فيها، فقال نشوع يا كعب يظهر نبي له دين يظهر دينه على الدين كله، فقال له نشوع أخبرني عن ملوكهم يا كعب أصدقك وأدخل في دينك. فقال كعب أجد في التوراة يملك منهم اثنا عشر ملكا أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمين يقتل ثم رأس الملوك يموت موتا ثم صاحب الأحراس يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوك يموت موتا ثم يملك صاحب العلامة يموت موتا قال نشوع فأخبرني عن فتنتهم الصماء الذي تسفك فيها الدماء ويكثر فيها البلاء قال كعب ذلك يكون إذا قتل ابن ماحق الذهبيات فعند قتله يسقط البلاء ويرفع الرخاء يشعلها قوم متفقهون متواضعون فيكون لهم عند ذلك أربعة ملوك من اهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما وملك يموت على فراشه ويكون مكثه قليل وملك يجيء من قبل الجوف وعلى يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأكاليل يقيم على حمص أربعة أشهر ثم يأتيه الفزع من قبل أرضه فمرتحل منها فيقع البلاء بالجوف فاذا كان ذلك وقع الهرج بينهم ووقعت فتنة بني العباس يبعثون أحد عشر راكبا الى المشرق فلا يرضى الله أعمالهم يبتلي بهم أهل ذلك الزمان فلا يبقى أهل بيت في العرب الا دخلت عليهم مضربهم يزفون من المشرق زف العروس وعند ذلك تظهر راياتهم رايات سود يربطون خيولهم بزيتون الشام يقتل الله على أيديهم كل جبار أو عدو لهم حتى لا يبقى الا هارب أو مختف من أهل بيتهم يكون ثلاثة المنصور والسفاح والمهدي، وقال نشوع فمن يكون قادتهم وولاة أمرهم قال الذين يمشون أفواجا ويلبسون أفواجا وعند ذلك يسوم السفاح أهل المغرب الخسف يرابط أرم حمص

واربعين صباحا ثم يدخلها سبعون ألف سيفا مسلولة شعارهم أمت أمت ثم يكون بعد ذلک للسفاح وقعتان وقعة في المغرب وأخرى في الجوف ثم تضع الحرب أوزارها قال نشوع وكم يمكث ملكهم؟ قال كعب تسعا في سبع ويكون لهم في آخر ذلک الويل قال نشوع فما آية هلاكهم؟ قال قحط في المشرق وهدة في المغرب وحمرة في الجوف وموت فاشي في القبلة ثم يجتمع للسفاح ظلمة أهل ذلک الزمان يتخذون دينهم هزوا ولعبا يبيعونه بالدنا نير والدراهم حتى اذا كانوا حيث ينظرون الى عدوهم وظنوا أنهم مواقعوا بلادهم أقبل رأس طاغيتهم لم يكن يعرف قبل ذلک رجل ربعة جعد الشعر غائر العينين مشرف الحاجبين مصفار حتى اذا كان الى المنصور في آخر تلک السنة التي يجتمع فيها أهل ذلک الزمان للسفاح مات المنصور وهم متفرقون في غير بلدة فاذا جاء هم الخبر ضربوا حيث كانوا فبايعوا لعبد الله فيرجع السفياني فيدعوا الى نفسه بجماعة أهل المغرب فيجتمعون له مالم يجتمعوا لأحد قحط ثم انه يقطع بعثا من الكوفة فان لم يكن البعث من البصرة فعند ذلک يهلک عامتهم من الحرق والغرق وعند ذلک يكون بالكوفة خسف ويلتقي الجمعان بأرض يقال لها قرقيسيا فيفرغ عليهما الصبر ويرفع عنهما النصر حتى يتفانوا وان يكن البعث قبل المغرب كانت وقعة الصغرى فويل عند ذلک لعبدالله بن عبدالله وأخاف عليكم عند ذلک من الرايات الصفر اذا نزلوا من المغرب مصرلهم وقعتان وقعة بفلسطين والأخرى بالشام لم تميل عليهم المهاجرون بعد أن تذبح امرأة من قريش لو أشاء أن أسميها سميتها فيهلكون ثم يثور ثائر يقال له عبدالله أخبث البرية يشتعل أمره بحمص ويوقد بدمشق ويخرج بفلسطين يظهر على من ناواه يهلک على يديه أهل المشرق ودعوته شر دعوة وقتلاه شر قتلى يملک حمل امرأة يخرج على ثلاثة جيوش الى كوفان يصيبون بها أبياتا من قيس يستنقذون من يومهم وجيش إلى مكة والمدينة فيصيبهم خسف لا يفلت منهم الا رجلان من جهينة رجل يرجع إلى الشام ورجل ينطلق إلى مكة.

۱۹۷۵: عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے کعب اور ابوالمغیرۃ سے، انہوں نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک راہب جس کا نام نشوع تھا، اور جو عالم اور اپنی کتابوں کا قاری تھا، یہ دونوں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے دُنیا میں ہونے والے حوادث کا آپس میں مذاکرہ کیا، نشوع نے کہا کہ اے کعب! ایک نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں پر غالب آجائے گا، آپ مجھے اُن کے بادشاہوں کی اطلاع دیجئے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اُس کے دین میں داخل ہوں، اور میں تورات میں پاتا ہوں کہ ان میں سے بارہ (12) بادشاہ بنیں گے، جن میں سے پہلا صدیق ہوگا، جو اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر فاروق ہوگا جسے قتل کردیا جائے گا، پھر امیر ہوگا جسے قتل کردیا جائے گا، پھر بادشاہوں کا سَردار ہوگا جو اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر ایک جابر ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر عصب نامی جگہ کا ایک آدمی ہوگا اور یہ ان

کا آخری بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر صاحب علامت بادشاہ بنے گا، وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، نشوع نے کہا مجھے بہرے فتنے کے بارے میں بتایئے؟ جس میں خون بہے گا اور بکثرت مصیبتیں ہوں گی، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا ہوگا جب سابقہ آثار کو مٹانے والے کا بیٹا قتل کر دیا جائے گا، پس اُس کے قتل کے وقت بلائیں آن پڑیں گی، سہولتیں ختم ہو جائیں گی، اُس میں سمجھدار اور عاجزی کرنے والے مُشتعل ہو جائیں گے۔ اُس وقت اُن کے چار (4) بادشاہ صاحب علامت کے گھرانے سے ہوں گے، دو بادشاہ تو ایسے ہوں گے جن کی کتاب نہ پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے دستر پر مَرے گا اور اُس کا دور بہت کم ہوگا۔ اُس کی بادشاہت جوف نامی جگہ کی طرف سے آئے گی۔ اُس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے، اور اُس کے ہاتھوں تاج ٹوٹیں گے، وہ حمص میں چار (4) مہینے رہے گا، پھر اُسے اپنی زمین کی طرف سے خطرہ لاحق ہوگا، وہ حمص سے کوچ کر جائے گا، اس موقع پر مُقامِ جوف میں مصائب آ پڑیں گے، اُن میں باہم قتل وغارتگری ہوگی، اور بنو عباس کا فتنہ رُونما ہوگا، وہ گیارہ (11) سوار مشرق کی طرف بھیجیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے اَعمال سے راضی نہ ہوگا، اُس زمانے کے لوگوں کو اُن کے ذریعہ آزمایا جائے گا۔ عرب کے گھروں میں سے کوئی گھر باقی نہ رہے گا لیکن اُن پر اُن کی مُہر داخل ہو جائے گی، وہ مشرق سے دُلہن کی طرح بج سنور کر آئیں گے۔ اس وقت اُن کے کالے جھنڈے ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ اپنے گھوڑوں کو شام کے زیتون کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں سوائے بھاگنے والے یا روپوش آدمی کے ہر ظالم کو یا اُن کے دُشمن کو قتل کر دے گا، اُن کے اہلِ بیت میں سے تین (3) بادشاہوں گے: منصور، سفاح اور مہدی، نشوع نے کہا کہ ان کا قائد اور ان کی حکومت کا اَمیر کون ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ لوگ فوج در فوج چلیں گے اور فوج در فوج رہیں گے، اس وقت سفاح اہلِ مغرب سے مُقامِ خسف کی، اور مُقامِ اِرم کی سودے بازی کرے گا۔ پینتالیس (45) دِنوں تک چوکیداری کرے گا، پھر اس میں ستّر 70 ہزار فوج ننگی تلواریں لئے داخل ہو جائیں گے، اُن کا شعار "اُمت اُمت" ہے، پھر اس کے بعد سفاح کے لئے دو جنگیں ہوں گی، ایک جنگ مغرب میں اور دوسری جنگ مُقامِ جوف میں، پھر جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، نشوع نے کہا کہ اُس کی بادشاہت کتنے عرصہ رہے گی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سولہ (16) برس۔ لوگوں کے لئے اُس کے آخر میں ہلاکت ہے، نشوع نے کہا کہ لوگوں کی ہلاکت کی نشانی کیا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مشرق میں قحط ہوگا۔ اور مغرب میں دھماکہ ہوگا اور مُقامِ جوف میں سُرخی ہوگی اور قبلہ میں موت پھیل جائے گی، پھر اُس زمانے کے ظالم لوگ سفاح کے لئے جمع ہو جائیں گے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کود بنایا ہوگا، اور جو اپنے دین کو درہم اور دینار کے عوض فروخت کرتے ہوں گے، جب وہ ایسی جگہ پر ہوں گے جہاں سے وہ اپنے دُشمن کو دیکھیں اور اُن کا گمان یہ ہوگا کہ وہ اُن کے شہروں پر حملہ کرنے والے ہیں تو اُن لوگوں کے سَرکشوں کا سَردار آ جائے گا، جسے اس سے پہلے غیر معروف جانا جاتا تھا، وہ ایک آدمی ہوگا درمیانی قد کا جس کے گھنگریالے بال ہوں گے دھنسی ہوئی آنکھیں ہوں گی اور اُس کی بھوئیں اُٹھی ہوئی ہوں گی، زرد رنگ ہوگا، وہ سال جس میں اُس زمانے والے سفاح کے لئے جمع ہوئے تھے اُس سال کے آخر میں منصور مَر جائے گا، اور وہ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب اُن کے پاس اس کی خبر پہنچے گی تو وہ جہاں کہیں پر بھی وہ ہوں گے کیمار دھاڑ شروع کر دیں گے۔ وہ عبداللہ کے لئے بیعت لیں گے، سفیانی لوٹ جائے گا اور اہلِ مغرب کی ایک جماعت کے ساتھ اپنی ذات کی طرف دعوت دے گا، اُس کے لئے اتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو جائیں گے کہ کسی کے لئے اتنے لوگ جمع نہ ہوئے ہوں گے، پھر وہ ایک لشکر کوفہ بھیجے گا،

اگر لشکر کا بھیجنا بصرہ سے نہ ہو تو اس وقت اُن کے عام لوگ جلنے اور غرق ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے، اور اس وقت کوفہ میں دھنسنا ہوگا، اور دونوں لشکر قرقیسیا نامی جگہ پر ٹکرائیں گے، اِن پر صبر ڈال دیا جائے گا، اور مدد اُن سے اُٹھالی جائے گی، حتیٰ کہ وہ فنا ہو جائیں گے، اور اگر لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تب چھوٹا حادثہ ہوگا، اُس وقت عبداللہ بن عبداللہ کے لئے ہلاکت ہے، اور اُس وقت مجھے زرد جھنڈوں کی طرف سے تم پر اندیشہ ہے، جب مغرب سے مصر میں اُتریں گے، وہ دو (2) جنگیں کریں گے، ایک جنگ فلسطین میں ہوگی اور دوسری شام میں، اور جب قریش کی ایک عورت کو ذبح کر دیا جائے گا تو مہاجرین اُن کی طرف متوجہ ہوں گے، اگر میں اُس عورت کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں، پھر وہ ہلاک ہو جائیں گے، پھر ایک پراگندہ حال اُٹھے گا، جسے عبداللہ کہا جاتا ہوگا الطلاق میں اجنبیت عربی آدمی ہوگا، اُس کا شعلہ حمص میں بھڑکے گا اور اُس کی آگ دمشق میں جلے گی، اور وہ فلسطین کی طرف خروج کرے گا، جس کی بھی وہ بیعت کرے گا اُس پر وہ غالب آ جائے گا۔ اُس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہوں گے، اُس کی دعوت بدترین دعوت ہوگی، اور اُس کے ساتھ قتل شدہ لوگ بدترین مقتولین ہوں گے، وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر یعنی نو ماہ تک حکمرانی کرے گا، وہ تین (3) لشکروں پر خروج کرے گا، کوفہ کی طرف، اور وہاں قبیلۂ قیس کے گھروں کو لوٹے گا جنہیں اُسی دن چھڑا دیا جائے گا، اور ایک لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف جو دھنس جائے گا، اُن میں سے قبیلۂ جہینہ کے دو مرد بچ جائیں گے، ایک مرد شام چلا جائے گا اور دوسرا مکہ چلا جائے گا۔

۱۹۷۲۔ وقال ابن عياش وأخبرني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب يخرج رجل من ولد حسين إسمه نبيكم يفرح بخروجه أهل السماء والأرض فقال له رجل يا أمير المؤمنين فالسفياني ما اسمه؟ قال هو من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفيان رجل ضخم الهامة بوجهه آثار جدري وبعينه نكتة بياض خروجه خروج المهدي ليس بينهما سلطان هو يدفع الخلافة إلى المهدي يخرج من الشام من وادي من أرض دمشق يقال له وادي اليابس يخرج في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلك العلم أحد يريده إلا انهزم يأتي دمشق فيقعد على منبرها ويدني الفقهاء والقراء ويضع السيف في التجار وأصحاب الأموال ويستصحب القراء ويستعين بهم على امورهم لا يمتنع عليه منهم أحد الا قتله ويجهز الجيش إلى المشرق جيشا وآخر الى المغرب وآخر الى اليمن ويولي جيش العراق رجلا من بني حارثه يقال له قمر بن عباد رجل جسيم له غديرتان على مقدمته رجل من قومه قصير أصلح عريض المنكبين يقاتله من بالشام من أهل المشرق وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما بين دمشق وفي موضع يقال له البثنية وأهل حمص في حرب أهل المشرق وأنصارهم كل ذلك يهزمهم السفياني ثم ينحاز من بدمشق وحمص مع السفياني ويلتقون وأهل المشرق في موضع من أرض حمص

يقال له البدين الى جانب سليمة يقتل من الناس نيف وسعون الفا ثلاثة أرباعهم من أهل المشرق ثم تكون الدبرة عليهم وليسيز الجيش الذي يوجهه الى المشرق حتى ينزل الكوفة فيكون بينهم قتال شديد يكثر فيه القتلى ثم تكون الهزيمة على أهل الكوفة فكم من دم مهراق وبطن مبقور ووليد مقتول ومال منهوب وفرج مستحل وتهرب الناس الى مكة ويكتب السفياني الى صاحب ذلک الجيش أن الحجاز فيسير بعد أن يعركها عرک الأديم فينزل المدينة فيضع السيف في قريش فيقتل منهم ومن الأنصار أربع مائة رجل ويبقر البطون ويقتل الولدان ويقتل أخوين من قريش من بني هاشم ويصلبهما على باب المسجد رجل وأخته يقال لهما محمد وفاطمة ويهرب الناس منه الى مكة فيسير بجيشه ذلک الى مكة يريدها فينزل البيداء فيأمر الله تعالى جبريل عليه السلام فيصرخ بصوته يا بيداء بيدي بهم فيبادون من عند آخرهم ويبقى منهم رجلان يلقاهما جبريل عليه السلام فيجعل وجوههما إلى أدبارهما فلكأني أنظر اليهما يمشيان القهقري يخبران الناس مالقوا

۱۹۷۶۔ ابن عیاش بعض اہلِ العلم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسین کی اولاد میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ اُس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا۔ اُس کے نکلنے پر آسمانوں اور زمین والے خوش ہوں گے، ایک آدمی نے کہا کہ سُفیانی کا کیا نام ہے؟ فرمایا وہ خالد بن یزید بن ابو سُفیان کی اولاد میں سے ہوگا، اُس کا بڑا سر ہوگا، اور اُس کے چہرے پر خسرہ کے نشان ہوں گے، اور اُس کی آنکھ میں سفید نقطہ ہوگا، اس کا نکلنا مہدی کا نکلنا ہوگا۔ اُن دونوں کے درمیان کوئی سلطان نہیں ہوگا، وہ خلافت مہدی کے حوالے کرے گا، وہ دمشق کی سرزمین کی وادی سے جس کا نام وَادِیُ الْیَابِس ہے، شام کی طرف سے خروج کرے گا، اس کے ساتھ سات (7) آدمی ہوں گے۔ اُن میں سے ایک آدمی کے پاس گرہ لگا ہوا جھنڈا ہوگا، لوگ اُس کے جھنڈے کو جان جائیں گے اور اُس کے ساتھ تیس (30) میل تک چلیں گے۔ کوئی اُس کے جھنڈے کو بُرے ارادے سے نہ دیکھے گا مگر یہ کہ شکست کھائے گا، وہ دمشق آئے گا اور اس کے منبر پر بیٹھے گا اور فقہاء اور قاریوں کو قریب کرے گا، اور تلوار تاجروں اور مال داروں میں رکھے گا، اور اپنا ساتھی قاریوں کو بنائے گا، اور ان سے ان کے کاموں میں مدد حاصل کرے گا مگر جو اُس سے اِنکار کرے گا تو یہ اُسے قتل کر دے گا، ایک لشکر تیار کر کے مشرق کی طرف بھیجے گا، دوسرا مغرب کی طرف اور ایک لشکر یمن کی طرف بھیجے گا، عراق کے لشکر پر بنو حارثہ کے ایک آدمی کو جس کا نام قمر بن عباد ہے مقرر کرے گا، یہ قمر بن عباد فربہ جسم والا ہوگا، اُس کی دو چُٹیا ئیں ہوں گی، لشکر کے اگلے حصے پر اس کی قوم کا ایک چھوٹے قد کا آدمی ہوگا جو آدھا گنجا ہوگا، چوڑے کندھوں والا ہوگا اور مشرق والوں میں سے جو بھی شام میں ہوں گے، وہ اُس سے لڑیں گے مشرق والوں کا بڑا لشکر شام میں جمع ہوگا، وہ اُن سے دمشق اور البثنیۃ نامی جگہ کے درمیان لڑے گا، اور حمص والے جنگ میں اہلِ مشرق کے ساتھ ہوں گے اور اُن کے مددگار ہوں گے، سُفیانی ان سب کو شکست دیدے گا، پھر حمص اور دمشق میں جتنے لوگ ہیں وہ سب

سُفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے اور مشرق والے حمص میں ایک بدین نامی زمین پہ جمع ہوں گے، جو کہ سلیمہ کی طرف ایک علاقہ ہے۔ ساٹھ(60) ہزار سے زیادہ لوگ قتل ہو جائیں گے جن میں سے ایک تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی، پھر مشرق والوں کو شکست ہو جائے گی، پھر لشکر جو اُن کے سامنے تھا اُسے مشرق کی طرف بھیجے گا۔ تاکہ وہ لشکر کوفہ میں اُترے گا۔ اِن کے درمیان شدید جنگ ہوگی، اور اس میں بکثرت لوگ مریں گے، پھر کوفہ والوں کو شکست ہوگی۔ وہاں پر بہت زیادہ خون بہے گا، پیٹ پھٹیں گے، بچے قتل کیے جائیں گے، مال لوٹا جائے گا، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، لوگ بھاگ کر مکہ آئیں گے، سُفیانی اُس لشکر کے اُمیر کو لکھے گا کہ حجاز کی طرف جاؤ! تو وہ اُس کی طرف بعد اس کے اُس نے کوفہ والوں کو چمڑے کی طرح رگڑ دیا ہوگا روانہ ہوگا پھر وہ مدینہ میں پڑاؤ ڈالے گا، اور تلوار قریش میں رکھے گا، قریش میں سے اور انصار میں سے چار سو(400) آدمیوں کو قتل کرے گا، اور پیٹوں کو پھاڑے گا اور بچوں کو قتل کرے گا، اور قریش کے دو بہن بھائیوں کو جو بنو ہاشم سے ہوں گے اُنہیں قتل کرے گا، اور اُنہیں مسجد کے دروازے پر لٹکا دے گا، ایک آدمی ہوگا جس کا نام "محمد" اور ایک اُس کی بہن ہوگی جس کا نام "فاطمہ" ہوگا، اور لوگ وہاں سے مکہ کی طرف بھاگیں گے، وہ اپنا لشکر لے کر مکہ کے ارادے سے چلے گا اور "بیداء" نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جرائیل علیہ السلام کو حکم دے گا۔ اپنی سخت آواز میں چلائیں گے کہ اُے بیداء! اِن لوگوں کو دھنسا دے! تو وہ سب کے سب دھنسا دیے جائیں گے اور اُن میں سے دو آدمی باقی رہیں گے، حضرت جرائیل علیہ السلام اُن دونوں سے ملیں گے اور اُن کے چہروں کو پیٹ کی طرف پھیر دیں گے، گویا کہ میں اُن دونوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایڑیوں کے بل چل رہے ہیں اور جو حادثہ اُن کو پیش آیا لوگوں کو اُس کی خبر دے رہے ہیں۔

٭٭٭

۱۹۷۷۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبي الحصين الحجري عن كعب قال ليس من أمة إلا قد فتنت بعد نبيها على رأس خمس وثلاثين سنة فإن نجوتم أن تفتنوا على رأس خمس وثلاثين سنة وإلا فإن فتنتم على رأس خمس وثلاثين أصابكم ما أصاب الأمم.

۱۹۷۷۔ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عیاش بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو الحصین الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر اُمت کو اُس کے نبی کے پینتیس (35) سال بعد فتنے میں مبتلا کیا گیا ہے، اگر تم پینتیسویں سال فتنے میں مبتلا ہونے سے نجات پا لو تب تو ٹھیک ہے ورنہ اگر تم فتنے میں مبتلا ہو گئے تو تم پر وہی حالات آئیں گے جو سابقہ اُمتوں پر آئے تھے۔

٭٭٭

۱۹۷۸۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد وأبي عامر الهوزني وضمرة بن حبيب قالوا بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أمتي خمس طبقات كل طبقة أربعون سنة فالطبقة الأولى أنا ومن معي أهل يقين وعلم والطبقة

الثانية أهل بر ووفاء والطبقة الثالثة أهل تواصل وتراحم والطبقة الرابعة أهل تقاطع وتدابر والطبقة الخامسة أهل فرح ومرح الهرج الهرج وفي العشر والمئتين يقع القذف والخسف والمسخ وفي العشرين والمئتين يقع الموت في علماء الأرض حتى لا يبقى الا الرجل بعد الرجل وفي الثلاثين والمئتين تمطر السماء بردا كالبيض فتهلک البهائم وفي الأربعين والمئتين ينقطع النيل والفرات حتى يزرع بشاطئيهما وفي الخمسين والمئتين تنقطع الطرق وتسلط السباع على بني آدم ويلزم كل قوم مدينتهم وفي الستين والمئتين تحتبس الشمس نصف ساعة فيهلک نصف الا نس ونصف الجن وفي السبعين والمئتين لا يولد مولود ولا تحمل أنثى وفي الثمانين والمئتين تصير النساء أمثال البغال النعم حتى ان المرأة يواقعها أربعون رجلا لا ترى ذلک شيئا وفي التسعين والمئتين تصير السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كاليوم واليوم كالساعة والساعة كاضطرام السعفة حتى ان الرجل ليخرج من منزله فلا يصل الى باب المدينة حتى تغيب الشمس وفي الثلاثمئة طلوع الشمس من مغربها ويطبع على كل قلب بما فيه ولا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا ولا تسألوا عما وراء ذلک.

۱۹۷۸: الحکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جراح سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، ابو عامر الہوزنی سے روایت کی ہے کہ ضمرۃ بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری اُمّت کے پانچ طبقات ہیں۔ ہر طبقہ چالیس سال رہے گا، پہلا طبقے میں مَیں اور میرے ساتھ یقین اور علم والے لوگ ہیں۔ دوسرے طبقے میں نیکی اور وفا کرنے والے لوگ ہیں۔ تیسرے طبقے میں صلہ رحمی اور رحم کرنے والے لوگ ہیں۔ چوتھے طبقے میں کاٹنے والے اور پیٹ پھاڑنے والے لوگ ہیں، اور پانچویں طبقے میں خوشیوں میں مُبتلا اور قتل وغارتگری کرنے والے لوگ ہیں، اور دو سو دس (210) میں اُوپر سے مارنا، دھنسنا اور مسخ ہوگا اور دو سو بیس (220) میں زمین کے علماء پر موت واقع ہوگی، ان میں سے کوئی آدمی باقی نہ رہے گا، اور دو سو تیس (230) میں آسمان سے اولوں کی بارش ہوگی، جیسے انڈے جس سے چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔ اور دو سو چالیس میں دریائے نیل اور فرات کا پانی خشک ہوجائے گا حتی کہ کھیتی اِن دونوں کے کناروں پر کی جائے گی، دو سو پچاس (250) میں راستے بند ہوجائیں گے، درندے بنی آدم پر مُسلط ہوجائیں گے، ہر قوم اپنے شہروں میں محدود ہوجائے گی اور دو سو ساٹھ (260) میں آدھے گھنٹے کے لئے سُورج روک دیا جائے گا، جس سے آدھے انسان اور آدھے جنات ہلاک ہوجائیں گے، اور دو سو ستر (270) میں نہ کوئی بچہ پیدا ہوگا۔ ورنہ کوئی عورت حاملہ ہوگی، اور دو سو اسّی (280) میں عورتیں سرکش خچروں کی طرح ہوجائیں گی، یہاں تک کہ ایک عورت سے چالیس آدمی (40) جماع کریں گے، لیکن وہ اسے کچھ نہ کہے گی، دو سو نوے (290) میں سال مہینے کی طرح ہوجائے گا اور مہینہ جمعہ کی طرح ہوجائے گا، جمعہ دن کی طرح ہوجائے گا، دن ایک گھنٹے

کی طرح ہوجائے گا اور کھٹنہ ایندھن میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہوجائے گا۔ آدمی اپنے گھر سے نکلے گا وہ شہر کے دروازے تک نہ پہنچا ہوگا کہ سورج غروب ہوجائے گا، اور تین سو (300) میں سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوجائے گا اور دلوں پر مہر لگادی جائے گی، اور کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو، کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا، یا اپنے ایمان میں اُس نے کوئی اچھائی نہ کمائی ہو اور اب اچھائی کرتا ہو تو بھی فائدہ نہ پہنچائے گا، اور اِس کے علاوہ اور چیزوں کے متعلق نہ پوچھو!

۱۹۷۹ . حدثنا وكيع عن اسماعيل بن أبي خالد عن أبي خيثمة عن عبدالله بن عمرو قال يبقى الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومئة سنة.

۱۹۷۹) وکیع نے اِسماعیل بن ابو خالد سے، انہوں نے ابوخیثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اس کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

۱۹۸۰ . عن عبدالرزاق عن معمر عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبدالله وأبو بكر بن سليمان أن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارايتم ليلتكم هذه فان على راس مئة سنة لا يبقى ممن هو على ظهر الأرض أحد قال ابن عمر فوهل الناس في مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يتحدثون من هذه الأحاديث من مئة سنة وانما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض أحد يريد بذلك أن ينخرم ذلك القرن.

۱۹۸۰) عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: کیا تم اپنی اِس رات کو دیکھ رہے ہو؟ بے شک سو سال (100) کے بعد زمین کی پشت پر جو لوگ آج موجود ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہیں گے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اِس بات کے متعلق سو سال (100) کی وہ احادیثیں بنالی ہیں جو وہ بیان کرتے ہیں، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا مقصد اپنے اِس فرمان سے کہ زمین کی پشت پر کوئی باقی نہ رہے گا یہ تھا کہ صدی گزر جائے گی۔

۱۹۸۱ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن اسماعيل بن أمية عن رجل عن أبي هريرة قال ويل للعرب من شر قد اقترب على رأس ستين تصير الأمانة غنيمة والصدقة غرامة والشهادة بالمعرفة والحكم بالهوى

۱۹۸۱) عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے اسماعیل بن امیہ سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عرب کے لئے اُس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، ساٹھویں سال میں اَمانت مالِ غنیمت ہوجائے گا۔ صدقات تاوان ہوجائیں گے۔ گواہی جان پہچان کے لوگوں کی دی جائے گی، اور فیصلہ خواہشات کے مطابق کیا جائے گا۔

۱۹۸۲. قال معمر عن أبي إسحاق عن رجل عن ابن مسعود قال اذا كانت سنة خمس وثلاثين حدث أمر عظيم فان يهلكوا فبالحرا وإن ينجوا فعسى فاذا كانت سنة سبعين رأيتم مام تنكرون.

۱۹۸۲﴿ معمر کے، ابو اسحاق سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پینتیسواں (35واں) سال ہوگا تو ایک عظیم حادثہ پیش آئے گا، اگر وہ ہلاک ہوگئے تو ٹھیک، اگر وہ نجات پا گئے تو ستّر (70) ویں سال تم منکرات دیکھو گے۔

۱۹۸۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم قال سمعت عبدالله بن عمرو وعنده معاوية يقول أجلت هذه الأمة ثلاثين ومئة سنة

۱۹۸۳﴿ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن شبیب سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اِس اُمّت کی مُدّت ایک سوتیس (130) سال ہے۔

۱۹۸۴. حدثنا محمد بن عمير عن النجيب بن السري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت سنة خمسين ومئة فخير نسائكم كل عقيم.

۱۹۸۴﴿ محمد بن عُمیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب ایک سو پچاسواں (150) سال ہوگا تو تمہاری بہترین عورتیں وہ ہوں گی جو بانجھ ہوں گی۔

۱۹۸۵. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن عمارة بن عمير وعبدالملك بن ميسرة عن حذيفة قال ما أبالي بعد سنة سبعين لو دحرجت صخرة من فوق المسجد فقتلت بها عشرة منكم

۱۹۸۵﴿ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے الاعمش سے، انہوں نے عمارۃ بن عُمیر سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے ستّر سال کے بعد کسی چیز کی پروا نہیں، اگر کوئی چٹان مسجد کے اوپر لڑھک جائے تو وہ تم میں سے دس (10) کو قتل کردے گی۔

۱۹۸۶. حدثنا وكيع وأبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد قال قال ابن عمر هل تدري

كم لبث نوح في قومه قلت نعم ألف سنة الا خمسين عاما، قال فإن من كان قبله كانوا اطول أعمارا ثم لم يزل الناس ينقصون في الخلق والخلق والأجل إلى يومهم هذا.

۱۹۸۶﴾ وکیع اور ابومعاویہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے رہے؟ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ جی ہاں ساڑھے نوسو سال (950) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پہلے لوگوں کی عمریں طویل تھیں، پھر جسموں اور عمروں میں کمی آتی گئی جو ہمارے اس دور تک جاری ہے۔

۱۹۸۷. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن يعقوب بن عبدالله الأشعري عن جعفر عن سعيد بن جبير قال لم يكن نبي فيما خلا الا عاش نصف عيش الآخر وعاش عيسى عليه السلام أربعين ومئة سنة

۱۹۸۷﴾ جریر بن عبدالحمید نے، یعقوب بن عبداللہ اشعری سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے نبیوں میں سے کوئی نبی نہ رہا مگر یہ کہ اُس سے پہلے والے نبی سے آدھی عمر پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سوبیس (120) سال زندہ رہیں گے۔

۱۹۸۸. حدثنا ابن عيينة عن محمد بن سوقة عن مجاهد قال قال لي ابن عمر أتعلم من اطول الناس عمرا قلت ان الله تعالى ذكر نوحا فقال لبث فيهم ألف سنة الا خمسين عاما ادري ما كان قبل ذلك قال فان الناس لم يزالوا ينقصون في الخلق والخلق والأعمار

۱۹۸۸﴾ ابن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تُو جانتا ہے کہ لوگوں میں سب سے طویل عمر کس کی ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم میں ساڑھے نوسو (950) سال رہے، اُس سے پہلے لوگوں کے متعلق مَیں نہیں جانتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ مسلسل جسم میں اور عمر میں کم ہوتے رہے ہیں۔

۱۹۸۹. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمن بن البيلماني عن ابيه عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين كل اثنين اربعون سنة واربعون شهدا واربعون يوما حتى تطلع الشمس من مغربها.

۱۹۸۹﴾ محمد بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، انہوں نے اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر دو ادوار کے درمیان چالیس سال اور چالیس مہینے اور چالیس دن ہیں، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

١٩٩٠. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم ابن الأسود سمع عبدالله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا يدري احد متى يدخل اولها

۱۹۹۰ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے، انہوں نے الہیثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد شریر لوگ ایک سو بیس (120) سال کے بعد آئیں گے اُن میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اُن میں سے پہلا کب داخل ہوا۔

٭—٭—٭

١٩٩١. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن ارطاة بن المنذر قال بلغنا ان دانيال كان نبيا وأنه ذكر الدهر فقال الدهر سبعة سوابيع والسابوع سبعة آلاف سنة والعدان ألف سنة فوصف القرون الماضية فبين ما كان من أمرها حتى انتهى الى آخر القرون، فقال اذا كان عند القضاء أربع عدانات من السابوع الآخر ولدت العذراء البتول فيجيء بالآيات ويحيى الموتى ويرفع الى السماء وتختلف بعده الأهواء ثم يخرج من بعده مولد الأمة الطريدة اثنا عشر لواء أولهم مولده في الحرم تهلل السماء لمولده وتستبشر الملائكة لمخرجه فيظهر على جميع الأمم من صدقه آمن ومن جحده كفر يظهر على فارس وملكها وإفريقية وملكها وسورية يكون ثلاثة سوابيع الى سبع سابوع ثم يقبضه الله حميدا، ثم يملك من بعده أمية ضعيف صدوق قصير الحياة يشتد في خلافته الجوع بمصر ويهلك ملك الهند حياته سبع سابوع ثم يملك من بعده القوي العادل ويفتح الشام فقده مصيبة حياته سابوع الا نصف سابوع ثم يملك بعده العيي فيقتل ولا يظفر قاتله حياته سابوعان الا سبع سابوع ثم يملك من بعده الرأس في البيت الأكبر يجمع الأموال يكون على يديه ملاحم كثيرة فويل للرأس من الأجنحة من الرأس حياته ثلاث سوابيع الا ثلث سبع سابوع ثم يملك من صلبه الأمرد تيبس في زمانه ثمر سورية ويهلك ملك رومية حياته نصف سابوع الا ثلث سبع سابوع ثم يملك من بعده الجبهة من بيت الرأس الثاني حكيم معاني يخرج من صلبه اربعة ملوك حياته ثلاث سوابيع الا سبع سابوع ثم يملك من بعده المصاب من صلبه يهلك في زمانه جمهور الروم وتكون زلزلة بالشام حتى ينهدم البنيان حياته سابوع وثلث سابوع الا نصف سبع سابوع ثم يملك من بعده المروي لا يبلغ ما يأمل صاحب الجيش الأعظم بأرض الروم حياته ثلث سابوع ثم يملك الأشج ليس في دينه خدعة يأمر بالعدل حياته قليلة وموته مصيبة تكون حياته ثلث سابوع ثم يملك بعده الصلف هادم البنيان، ومغير الصور حياته ثلاث سوابيع الا ثلث سابوع، ثم يملك من بعده الشاب ذو الجروين فيقتل ليس لقاتله بقاء

يفشو الموت في زمانه في أرض مصر الى الفرات حياته سبع سابوع، وثلث سبع سابوع، ثم تهيج ريح الجوف يقودها جبار يدبرها هرجا سابوعا الا سبع سابوع، مصرعه بأرض بابل ثم تهيج عليه ريح المشرق قوادها عجم وسواسها هجن يقودهم شعر الحاجبين ينزل بجمعة بين النهرين فيروح بجمعه الى الثور ويخرج الجبار فيتخذا الرجال جسورا وينزل الشام فقدا ويفتح الشام بالسيوف قهرا يدبرها شقراء الحاجبين ثلاثة سوابيع وثلثي سابوع واسماهما اسم واحد يهلك أحدهما على فراشه الآخر في حربه قد كفر بربه فاذا كثر ظلمهم هاج عليها ريح المشرق فيصدع جدرها بمنبت الزعفرا ن وينهض الثور فزعا مما يأتيه ويترك أرضه وينزل مدينة الأصنام وينزل صاحب المشرق مريض فينهض الثور بين النهرين علامته أسمر ضرب اللحم ملون العينين فيتجبر الأكار أحد وعشرين بسابوعا وذلك سبع وأربعين ومئة سنة من ظهور قريش على انشام ان الملك الغربي قد ثار وتمد الأمم أعناقها فانهم لعلى ذلك اذا أشرف رضخ الغرب يسقى التراب على المشرق فيبعث اليه الثور جنودا لا قوة فيصرع بوجهه ويصيرها معه مغنما ويتمخض المشرق مخضا وينزل مرج صفر فيلقاه بها الأسمر المقرون الصغير العينين فيقض الله جمعه ثم ينتقل عن موضعه فاذا كان بين العين السخنة وبين الخرقدونة ناداه من السماء الويل لما بين الخرقدونة والعين السخنة فتبكي كل عين شجونها ثم يرحل فينزل وسط الأنهار فيخوضها الرجال ويقتل عليها الجبار ويقسم هنالك المال ثم ينهض الى مدينة الأصنام فيفتحها عنوة وينطع الثور نطحة تبقر منها بطنه ويبدد جمعه ويقطع بها نسله ويهدم ما بين باب نصيبين ويبعث الى المشرق بما استوعب كارها غير طائع ثم يقيم ثلثي سبع سابوع ثمانية أشهر يدين له المشرق وتقع بينه وبين صاحب الروم هدنة سبع سابوع، ثم يرحل فينزل مدينة العبيد فيقتل فيها الشديد ثم يخرج منها فينزل الربوض فينهب فيها الأموال ويخمس الأخماس ويصيب أرض فارس منه هوان ويحدث في الوساد خرابا عظيما وترد خيله أبر شهر ويملك ما بين الصين الى بحر اطرابلس او أنطابلس ويعتزل صاحب المشرق ناحية جبال الجوف لا يريد ولا يراد ثم يغدر به رجل من اهل بيته فيقتله فيبلغ ذلك صاحب المشرق فيقبل حتى ينزل فيما بين حران والرها فالويل لحران يلقاه بها الأمرد من ابناء الرأس فتكون بينهما ملحمة عظيمة وقتلى كثيرة ثم يصبح صاحب المشرق وقد غاض وقل جمعه ويخرج الأمرد حتى ينزل الشام فيغيربها اشياء كانت ويسبب اشياء وتخرج الروم الى الأعماق فيلقاهم بها ذوالوجنتين من أولاد نزار فيقتلهم قتل عاد وينفلت طاغيتهم بطعنة وتفترق الروم فرقتين فرقة تأخذ على نهر

ساوس والأخرى في درب جيحان وتخلع قريش صلحها وتمنع مصر خراجها وتظهر الافرنج سلاحها ويملک أرض اليمن رجل من ولد قحطان يسمى منصور ذو أنف وخال وضفيرتين فترد خيله الرملة وأرض حران والأمرد يومئذ يسود الروم قائم غير نبهان فينهض اليه بكعب وهوازن فيقتل قحطان بكل شعب وتقسم ذراريهم في البلدان ويسير حتى ينزل جبال سنير ولبنان ومنصور بأرض الرملة فيسير اليه حتى ينزل بمرج عذراء فيلتقي بها الجمعان فيفرغ عليهما الصبر ويهزم منصور فتقبل خيله ويظهر الأمرد على الأردن يمكث بذلک سبع سابوع وخمس سبع سابوع ثم يظهر رجل من ولد الحكيم المتاني فيسير بأهل مصر والأقباط فاذا نزل الجفار أصبحت الأرض منه قفراء من غير حدب بخبد يأتيه عن أرض بربر بإقبال صاحب الأندلس ببربر وأفربخة والأشبال فيقتل صاحب الأندلس حتى يحل على نهر الأردن فيقاتله الأمرد الشاب فيقتله ثم ينزل مصر وجفار فيأتيه ضجة من ورائه أن صاحب الأدهم قد ظهر بالأسكندرية واستولى على مصر فيلحق العرب يومئذ بيثرب الحجاز ويقبل صاحب الأدهم بجمعه فينزل الشام فيجلي أهلها وتصير الجزيرة قفراء وتلحق كل قبيلة بأهلها ويبعث جيشا فاذا التهوا بين الجزيرتين نادى مناديهم ليخرج الينا كل صريح أو دخيل كان منا في المسلمين فيغضب الموالي فيبايعون رجلا يسمى صالح بن عبدالله بن قيس بن يسار فيخرج بهم فيلتقي جيش الوم المبعوث اليهم فيقتلهم ويقع الموت في جيش صاحب الأدهم من الروم وهم نزول ببيت المقدس فيموتون موت الجراد ويملک صاحب الأدهم وينزل الصالح بالموالي أرض سورية ويدخل عمورية وينزل قمولية ويفتح بزنطية وتكون أصوات جيشه فيها بالتوحيد علانية ويقسم أموالها بالآنية ويظهر على رومية ويستخرج منها باب صهيون وتابوت جزع فيه قرط حواء وكتونة آدم يعني كسائه وجبته وحلة هارون فبينا هو كذلک اذا أتاه خبر وهو باطل أن صاحب صور قد ظهر فيرجع حتى ينزل مرج جو مطيس فيقيم هنالک ثلث سبع سابوع فتمسک السماء في تلک السنة ثلث مطرها وفي السنة الثانية ثلثيها وفي السنة الثالثة كله فلايبقى ذو ظفر ولا ناب الا هلک فيقع الجوع والموت حتى لا يبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس الى الجبال الجوف ثم يخرج عليهم دجالهم.

۱۹۹۱ھ، الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ " ناث " ایک نبی تھا جس نے زمانے کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ زمانہ سات سوابع کا ہے، ہر سابوع سات ہزار (7000) سال کا ہے، اور دعان ہزار (1000) سال ہے، اس طرح انہوں نے اس نے گزشتہ زمانوں کی حالت بیان کی، پھر فرمایا جب آخری سابوع سے

چار عدان گزر جائیں گے تو بغیر شادی شدہ لڑکیاں بچے جنیں گی، ایسی نشانیاں آئیں گی، کہ مردے زندہ ہوں گے، اور آسمان کی طرف اُٹھائیں جائیں گے اور اُس کے بعد خواہشات مختلف ہوں گی، پھر اُس کے بعد دھتکاری ہوئی اُمّت کی اَولاد میں سے بارہ (12) جھنڈے ہوں گے، اُن میں سے پہلی اَولاد حرم کے اَندر ہوگی۔ آسمان اُس کی اَولاد کی وجہ سے ہلتا ہوگا، اور فرشتے اُس نکلنے کے خوشخبری دیتے ہوں گے، وہ تمام اُمّتوں پر غالب آجائے گا، جو اُس کی تصدیق کرے گا وہ مؤمن اور جو اُس کا اِنکار کرے گا وہ کافر ہوگا، وہ فارس اور اُس کی بادشاہت پر اور اَفریقہ اور اُس کی بادشاہت پر اور شام پر غالب آجائے گا۔ وہ سبع سابوع میں سے تین سوابع رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے اَچھی طریقے سے اُٹھالے گا پھر اُس کے بعد ایک ضعیف سچا اور کم زِندگی والا شخص بادشاہ بنے گا، اُس کی خلافت میں سختی ہوگی، مصر میں بھوک ہوگی، اور ہندوستان کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زِندگی سابوع میں سے سبع ہوگی، پھر اُس کے بعد بڑا عادل بادشاہ بنے گا اور شام کو فتح کرے گا، اُس کی زِندگی سوائے نصف سابوع کے ایک سابوع اور ایک سابوع کا دو تہائی ہوگی، پھر اُس کے بعد ایک تھکا ماندہ آدمی بادشاہ بنے گا مگر وہ قتل کردیا جائے گا، اور اُس کا قاتل کامیاب نہ ہوگا اُس کی زِندگی ایک سابوع میں سے ساتواں حصہ کم دو سابوع ہوگی، پھر اُس کے بعد بڑے گھر کا سَردار بادشاہ بنے گا، جو مالوں کو جمع کرے گا اور اُس کے ہاتھوں بہت ساری جنگیں ہوں گی، ہلاکت ہے سَر کے لئے پَروں سے اور پَروں کے لئے سَر سے، اُس کی زِندگی سوائے ایک سابوع کی تہائی کے تین سوابع ہوگی، پھر اُس کے بعد اُسی کی اَولاد میں سے ایک نوجوان بادشاہ بنے گا، اُس کے زَمانے میں شام پھل دے گا اور رُوم کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زِندگی آدھا سابوع ہوگا، سوائے ایک سابوع کے سُبع کی تہائی کے، پھر اُس کے بعد وہ شخص بادشاہ بنے گا جو دوسرے سَردار کے گھر کی پیشانی ہوگا، حکیم ہوگا، متین ہوگا، اُس کی پُشت سے چار بادشاہ پیدا ہوں گے۔ اُس کی زِندگی تین سوابع ہوگی، سوائے ایک سابوع کے سُبع کے، پھر اُس کے بعد عمگین شخص جو اُسی کی پُشت میں سے ہوگا وہ بادشاہ بنے گا، اُس کے زَمانے میں رُوم کے عوام مَریں گے، اور شام میں زلزلہ ہوگا، اور اُس کی عمارتیں مُنہدم ہوجائیں گی اُس کی زِندگی ایک سابوع اور ایک سابوع کا تہائی ہے، سوائے ایک سابوع کے سُبع کے نصف، پھر اُس کے بعد سیراب کیا ہوا آدمی بادشاہ بنے گا، جو اپنی اُمیدوں تک نہ پہنچ سکے گا، وہ رُوم کی زَمین پر بڑے لشکر والا ہوگا، اُس کی زندگی سابوع کا تہائی ہوگا، پھر زخمی بادشاہ بنے گا، اُس کے دِین میں کوئی دھوکہ نہیں ہوگا، وہ اِنصاف کا حکم کرے گا، اُس کی زندگی کم ہوگی، اور اُس کی موت مصیبت ہوگی، اُس کی زِندگی سابوع کا تہائی ہوگا، پھر اُس کے بعد سخت آدمی بادشاہ بنے گا جو عمارتوں کو ڈھائے گا اور صورتوں کو تبدیل کرے گا، اُس کی زندگی تین سوابع ہوگی سوائے ایک سابوع کے تہائی کے، پھر اُس کے بعد دو پہلوں والا نوجوان بادشاہ بنے گا، مگر اُسے قتل کردیا جائے گا اُس کے قاتل کی بھی زیادہ عمر نہیں ہوگی، اُس کے زَمانے میں موت مصر کی سَرزَمین سے لے کر دَریائے فُرات تک پھیل جائے گی، اُس کی زندگی سات سابوع ہوگی، اور ایک سابوع کے سُبع کا تہائی ہوگا، پھر مقامِ جوف کی ہوا اُٹھے گی جس کی قیادت ظالم کررہے ہوں گے اور جس کی تدبیر قتل و غارتگری کررہی ہوگی، ایک سابوع تک رہے گی سوائے ایک سابوع کے سُبع کے، اُس کا پھیلنا بابل کے سَرزَمین میں ہے، پھر اُس پر مشرق کی ہوا چلے گی، جس کو چلانے والے اہلِ عجم ہوں گے اور جن کی سیاست عہد شکنی ہوگی، اُنہیں دو بھووں کے بالوں والا مسخ کرلے جائے گا، وہ اپنی فوج کے ساتھ دو نہروں کے دَرمیان اُترے گا تو وہ اپنی

فوج لے کر ثور کی طرف جائے گا، ایک جابر نکلے گا جو مَردوں کا پُل بنائے گا اور شام میں پڑاؤ ڈالے گا اور شام کو زبردستی تلواروں کے ساتھ فتح کرے گا۔ اُس کی تدبیر دو گھنی بھوؤں والا کرے گا، تین سوا پنج اور ایک سابوع کا دوتہائی اُس کا عرصہ ہوگا اُن دونوں آدمیوں کا نام ایک ہی ہوگا، اُن دونوں میں سے ایک جنگ میں مَرے گا، وہ اپنے رَبّ کا اِنکار کرے گا جب اُن کا ظلم زیادہ ہوجائے گا تو اُن پر مشرق کی ہوا چلے گی جو اُن کی زعفران کے اُگنے کی جگہ کے ساتھ دیواروں کو توڑ دے گی، اور ثور ڈر کر کھڑا ہو جائے گا اُن مصائب کی وجہ سے جو اُس پر آنے والے ہیں، وہ اپنی زمین چھوڑ دے گا اور بتوں کے شہر جا اُترے گا، اور صاحب مشرق مقام مربز میں اُترے گا۔ ثور دو نہروں کے درمیان اُٹھے گا اُس کی علامت گندمی ہوگی، اُس کا گوشت نشان زدہ ہوگا، اُس کی آنکھیں رنگین ہوں گی، وہ مزدوروں پر جبر کرے گا اِکیس سابوع تک رہے گا اور یہ دور ایک سو سینتالیس کا ہوگا، قریش شام پر غالب آجائیں گے اور مغرب کی بادشاہت اُٹھ کھڑی ہوگی، اور تمام اُمتیں اپنی گردنیں دراز کریں گی۔ وہ اِسی حالت میں ہوں گے کہ اَچانک اُن پر مغرب کی گڑگڑاہٹ ظاہر ہوگی جو مٹی کو مشرق پر سیراب کرے گی۔ اُس کی طرف ثور ایک لشکر بھیجے گا جن میں طاقت نہ ہوگی، وہ مُنہ کے بَل پچھاڑ دیا جائے گا اور اُسے اُن کے ساتھ مالِ غنیمت بنا دیا جائے گا اور مشرق کو خوب اَچھی طرح دبایا جائے گا، اور مقامِ مَرجع صفر میں وہ پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر اُس کا سامنا گندمی رنگ کی چھوٹی آنکھوں والے سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر اُس کی جماعت پر بھی فیصلہ فرما دے گا، پھر وہ اپنی جگہ سے منتقل ہوگا جب وہ العین السخنۃ اور خرقدومہ کے دَرمیان ہوگا تو آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو خرقدومہ اور عین السخنۃ کے دَرمیان ہے۔ پھر ہر آنکھ روئے گی جسے اُنہوں نے زخمی کیا، پھر وہ کوچ کرے گا اور وسطُ الانہار میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں مَرد گھسیں گے اور اُس پر ایک جابر لڑے گا اور وہاں مال تقسیم ہوگا۔ پھر بتوں کے شہر کی طرف اُٹھے گا اور اُسے لڑ کر فتح کرے گا، اور ایک بیل سینگ مارے گا جس سے اُس کا پیٹ پھٹ جائے گا اور اُس کا لشکر ظلم کرے گا اور اُس کی نسل منقطع ہو جائے گی، نصیبین کے دروازے کے دَرمیان جو کچھ ہے وہ منہدم ہو جائے گا، اور وہ مشرق کی طرف جبری طور پر بھیجے گا۔ پھر وہ ٹھہرا رہے گا سابوع کے سُبع کے دوتہائی تک آٹھ مہینے، مشرق والے اس کی اِطاعت کریں گے اور اُس کے اور رُوم والوں کے دَرمیان صُلح ہوگی سابوع کے سُبع میں۔ پھر وہ کوچ کرے گا اور غلاموں کے شہر میں اُترے گا اور وہاں پر شدید قتل و غارت کرے گا، پھر وہاں سے نکلے گا اور رَبوض میں پڑاؤ ڈالے۔ وہاں پر مال لوٹے گا اور خُمسوں کا خُمس لے گا۔ پھر فارس کی زمین سے فائدہ اُٹھائے گا اور "وَساد" میں بڑی خرابی پیدا کرے گا، اور اُس کے گھوڑے ایک مہینے کی مسافت پر بکھریں گے اور وہ چین سے لے کر طرابلس یا اَنطابلس تک کا بادشاہ بنے گا اور صاحب مشرق "مقامِ جوف" کے پہاڑوں کے ایک کونے میں جُدا ہو جائے گا، نہ وہ اِرادہ کرے گا اور نہ اُس کا اِرادہ کیا جائے گا، پھر اُس کے ساتھ اُس کے گھر کا ایک آدمی دھوکہ کرے گا اور اُسے قتل کرے گا، یہ بات صاحب مشرق کو پہنچے گی تو وہ آ کر حران اور الرُہا کے دَرمیان پڑاؤ ڈالے گا۔ ہلاکت ہے حران کے لئے اُس کا سامنا سرداروں کی اَولادوں میں سے ایک لڑکا کرے گا۔ اُن کے دَرمیان عظیم الشان جنگ ہوگی اور بہت سے لوگ قتل کیے جائیں گے۔ پھر صاحب مشرق صبح کرے گا اِس حال میں کہ وہ کمزور ہوگا اور اُس کی فوج کم ہوگی۔ وہ لڑکا خُروج کرے گا اور شام پر جا ٹھہرے گا۔ وہاں کی جو چیزوں کو تبدیل کرے گا اور بہت ساری چیزوں کو لاوارث

قرار دے گا۔ رُوم والے اعماق کی طرف خروج کریں گے تو اُن کا سامنا نزار کی اُولاد میں سے ذوالوجنتین کرے گا۔ وہ اُنہیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گا، اور اُن کے سرکش لوگ بھاگ جائیں گے۔ رُوم دو حصوں میں بَٹ جائے گا۔ ایک حصہ ''ساوس'' کی شہر پر ہوگا اور دوسرا ''دربِ جیہان'' میں ہوگا، اور قریش اپنا صُلح نامہ توڑ دیں گے اور مصر اپنا خراج روک دے گا، اور رومی اپنے ہتھیار ظاہر کریں گے، اور سرزمین یمن کا بادشاہ قحطان کی اُولاد میں سے ایک آدمی بادشاہ بنے گا جس کا نام منصور ہوگا۔ وہ لمبی اور خال اور دو چٹیوں والا ہوگا اُس کے گھوڑے رَملہ میں اور حران کی زمین میں لوٹیں گے اُس کا لڑکا اُس زمانے میں رُوم کی قیادت کرے گا۔ اُس کی طرف کعب اور ہوازن کھڑے ہوں گے۔ قحطانی ہر گھاٹی میں قتل کیے جائیں گے، اور اُن کی اولادوں کو شہروں میں تقسیم کیا جائے گا اور وہ چل کر مقامِ سِیر اور لبنان کے پہاڑوں پر پڑاؤ ڈالے گا اور منصور رَملہ کی زمین پر ہوگا۔ منصور اُس کی طرف بڑھ کر مَرج عذراء میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر یہ دونوں لشکر لڑیں گے اِن دونوں لشکروں پر صبر ڈال دیا جائے گا۔ منصور کو شکست ہوگی اُس کے گھوڑے واپس آ جائیں گے، اور وہ لڑکا اُردن پر غالب آ جائے گا وہ ٹھہرا رہے گا ایک سابوع کا سُبع اور ایک سابوع کے سُبع کے پانچواں حصہ، پھر حکیم، متین کی اولاد میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا، جو اہلِ مصر اور قبطیوں کو لے کر چلے گا جب وہ مقام جفار میں پڑاؤ ڈالے گا تو وہ علاقہ بغیر جنگ کے ہی برباد ہو جائے گا، اُس خبر کی وجہ سے کہ جو بَربَر کی سرزمین کی طرف آ رہی ہوگی کہ اُندلس والا بَربَر اور رومی اور اشبال کو لے کر آ رہا ہے پھر اُندلس والا آئے گا اور اُردن کے دریا پر ٹھہرے گا، اُس کے ساتھ وہ نوجوان لڑکا لڑے گا تو وہ اُسے قتل کر دے گا۔ پھر وہ مصر اور جفار میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اُسے یہ افواہ پہنچے گی کہ صاحبِ اَدہم اسکندریہ پر غالب آ گئے ہیں، اور مصر پر اُس نے چڑھائی کر دی ہے، عرب اُس وقت حجاز کے یثرب سے جا ملیں گے، صاحبِ اَدہم اپنی فوج کے ساتھ آئے گا اور شام میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اُس کے رہنے والوں کو جلاوطن کرے گا اور جزیرہ ویران ہو جائے گا۔ ہر قبیلہ اپنے لوگوں کے ساتھ جا ملے گا اور وہ ایک لشکر بھیجے گا۔ جب وہ لشکر والے دو جزیروں کے درمیان پہنچیں گے تو اُن میں آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہ ہماری طرف نکل آئے ہر وہ شخص جو آزاد ہے یا ہمارے مسلمانوں میں مِلا ہوا ہے؟ اس پر موالی ناراض ہو جائیں گے اور وہ ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جس کا نام صالح بن عبداللہ بن قیس بن یسار ہے۔ وہ اُنہیں لے کر نکلے گا اور اَدہم کے لشکر کے ساتھ جو اُن کی طرف بھیجا گیا ہوگا اُن سے لڑے گا پس وہ اُنہیں قتل کرے گا اور اَدہم کے لشکر میں موت واقع ہوگی۔ وہ رُوم سے اور بیت المقدس میں ٹھہریں گے اور ٹڈیوں کی طرح مَریں گے اور صاحبِ اَدہم بادشاہ بنے گا اور صالح اپنے موالیوں کو لے کر شام کی سرزمین میں جائے گا اور عموریہ میں داخل ہوگا اور قُونیہ میں ٹھہرے گا اور زَنطیہ کو فتح کرے گا۔ اُس کے لشکر کی آواز علی الاعلان توحید کے ساتھ ہوگی۔ وہ اُن کے مالوں کو برتنوں کے ساتھ تقسیم کریں گے وہ رُومیوں پر غالب آئے گا اور وہاں سے بابِ صہیون اور تابوت جزع کو نکالے گا جس میں حوا علیہا السلام کی بالیاں اور حضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اور جُبہ اور حضرت ہارون علیہ السلام کا کپڑوں کا جوڑا ہے، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس ایک جھوٹی خبر آئے گی کہ صاحبِ صور غالب آ گیا ہے۔ تو وہ واپس جائیں گے۔ اور مَرج جوملیس میں ٹھہریں گے۔ وہاں پر طویل عرصہ تک ٹھہریں گے۔ آسمان اُس سال اپنی تہائی بارش کو روک دے گا، دوسرے سال اپنی دو تہائی بارش کو اور تیسرے سال پوری بارش کو روک دے گا۔ کوئی ناخن

والا اور نو کیلے دانتوں والا باقی نہ رہے گا مگر ہلاک ہو جائے گا، بھوک اور موت واقع ہوگی، اور ستر (70) میں سے دس (10) لوگ بھی باقی نہ رہیں گے، لوگ جوف کے پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں گے پھر اُن پر دجّال کا خروج ہوگا۔

○...○...○

۱۹۹۲. حدثنا أبو المغيرة عن عبدالله بن السمط الكندي قال حدثني زكريا بن يحيى الصدفي عن ابن لحذيفة بن اليمان عن أبيه عن جدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أولادكم بعد أربع وخمسين ومئة سنة البنات وخير نسائكم بعد ومئة قال سنة العواقر فاذا كان سنة ثمان وستين ومئة فتقاضى دينك وسنة تسع وسبعين ومئة اقض دينك وسنة تسعين ومئة الهرج الهرج قالوا يا رسول الله فما النجاة والخلاص؟ قال الهرج الهرج حتى تقوم الساعة

۱۹۹۲﴾ ابوالمغیرۃ نے عبداللہ بن السمط الکندی سے، انہوں نے زکریا بن یحیٰ الصدفی سے، انہوں نے ابن ابن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے والد سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: تمہاری بہترین اُولاد ایک سو چوّن (154) کے بعد بیٹیاں ہیں، اور تمہاری بہترین عورتیں ایک سو ساٹھ (160) سال کے بعد بانجھ عورتیں ہیں، جب ایک سو اڑسٹھ ہو جائے تو تُو اپنا قرض واپس لے لے، اور ایک سو اُناسی میں اپنا قرض اَدا کر، اور ایک سو نوّے (190) میں قتل وغارتگری ہوگی، لوگوں نے عرض کیا! اَے اللہ کے رسول ﷺ اِس سے نجات اور چھٹکارا کیسے ہوگا؟ فرمایا { قتل وغارتگری ہوتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○...○...○

۱۹۹۳. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي بأخذ الأمم قبلها شبرا بشبر فقال الرجل فقلت فارس والروم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل الناس الا أولئك

۱۹۹۳﴾ ابن وہب نے ابن ابوذئب سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب میری اُمّت سابقہ اُمّتوں کے نقشِ قدم پر چلے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ سابقہ اُمّتیں یعنی فارس اور رُوم؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا تو اِن کے علاوہ اور کون ہے !

○...○...○

۱۹۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن ربيعة بن لقيط سمع مسلمة بن مخرمة قال لما انتزى ابن أبي حذيفة بمصر وخلع عثمان دعا الناس الى أعطياتهم فأبيت أن آخذ منه ثم ركبت الى عثمان فقلت ان ابن أبي حذيفة امام ضلالة كما قد علمت وانه انتزى عليها بمصر فدعانا الى أعطياتنا فأبيت أن آخذ منهم. فقال قد عجزت انما هو حقك.

۱۹۹۴﴾ ابن وہب نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے ربیعۃ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ مسلمۃ بن مخرمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت توڑ دی تو لوگوں کو اُن کے عطیات کی طرف دعوت دی، مَیں نے وہ لینے سے اِنکار کیا، مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا گمراہ امام ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اور اِس نے مصر میں سَرکشی کی ہے، وہ ہمیں اپنے عطیات کی طرف دعوت دے رہا ہے، مَیں نے وہ لینے سے اِنکار کر دیا ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تُو نے عاجزی ظاہر کی ہے اور وہ تیرا حق تھا۔

۱۹۹۵. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن راشد بن داود الصنعاني عن ابي أسماء الرحبي عن تبيع قال اذا دخل الرايات الصفر مصر فغلبوا عليها وقعدوا على منبرها فليحفر أهل الشام أسرابا في الأرض فانه البلاء

۱۹۹۵﴾ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے راشد بن داؤد الصنعانی سے، انہوں نے ابو اسماء الرحی سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب زَرد جھنڈے مصر میں داخل ہو جائیں، اور غالب آ جائیں اور اُس کے منبر پر بیٹھ جائیں، تو شام والوں کو چاہیئے کہ وہ زمین میں سُرنگیں کھود لیں، اِس لئے کہ ان کے لیے وہ تباہی ہے۔

۱۹۹۶. حدثنا رشدين عن ليث عن حدثه عن تبيع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البيداء فلا بيداء ولا سفياني قال ليث قد كانت الهدة بطبرية فاستيقظت لها بالفسطاط وتخلع لها أجنحة

۱۹۹۶﴾ رشدین نے لیث سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب شام میں بیداء سے پہلے دھماکہ ہوگا تو نہ بیداء بچے گا اور نہ سُفیانی، حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ دھماکہ "طبریہ" میں ہوگا جس کی وجہ سے "فسطاط" والے بیدار ہو جائیں گے، اور یہ دھماکہ اپنے پَروں کو پھیلائے گا۔

۱۹۹۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زيد المهاجر عن أبي اسحاق عن عبدالله بن شرحبيل أخبره قال أخبرني عمرو بن العاص رضى الله عنه عن النبي ﷺ أنه قام على هذا المنبر خطيبا فقال إن أول الناس فناء قريش وأولهم قتلى أهل بيتي

۱۹۹۷﴾ ابن وہب نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے محمد بن زید المہاجر سے، انہوں نے ابو اِسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل سے، انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منبر پر بیان کرتے ہوئے کھڑے ہو کر فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور سب سے پہلے میرے اہل بیت قتل کیے جائیں گے۔

١٩٩٨. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن السفر بن نهار عن حميد ابن ابي حميد عن سيف المازني عن ابن عمر قال لا أقاتل في فتنة وأصلي خلف من غلب.

۱۹۹۸﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے السفر بن نہار سے، انہوں نے حمید ابن ابوحمید سے، انہوں نے سیف المازنی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں فتنے میں نہیں لڑوں گا اور جو غالب آئے گا اُس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔

٭...٭...٭

١٩٩٩. حدثنا رجل ممن بني شعوذ بصري عن الحكم بن أبان عن وهب بن منبه عن طاوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حضر الغريب فالتفت عن يمينه وعن شماله فلم ير الا غريبا فتنفس كتب الله له بكل نفس تنفسها ألفي ألف حسنة وحط عنه ألفي سيئة فاذا مات مات شهيدا

۱۹۹۹﴾ ہم سے بیان کیا بنی شعوذ بصری کے ایک آدمی نے، اس سے الحکم بن ابان نے، اس نے وہب بن منبہ نے کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی اجنبی شخص لوگوں میں آجاتا ہے اور اس کے دائیں اور بائیں طرف سب اجنبی نظر آتے ہیں تو ایسے ماحول میں جو سانس لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر سانس کے بدلے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اور اُس سے دو لاکھ بُرائیاں ختم کرتا ہے اور جب وہ مَرتا ہے تو شہادت کی موت مَرتا ہے۔

٭...٭...٭

٢٠٠٠. حدثنا يحيى قال وأخبرني عبدالعزيز بن أبي رواد عن عكرمة عن ابن عباس قال موت الغربة شهادة.

۲۰۰۰﴾ یحییٰ نے عبدالعزیز بن ابورواد سے، انہوں نے عکرمۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سفر کی موت شہادت ہے۔

٭...٭...٭

٢٠٠١. حدثنا يحيىحدثنا المعلى بن راشد النبال حدثني جدتي قالت دخل علينا نبيشة الخير وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نأكل في صحفة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أكل في صحفة لحسها استغفرت له الصحفة.

۲۰۰۱﴾ یحییٰ کہتے ہیں کہ المعلی بن راشد النبال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے فرمایا ہے کہ ہمارے پاس نبیشۃ الخیر جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، تشریف لائے اور ہم پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے پلیٹ میں کھانا کھایا اور آخر میں اُسے چاٹ لیا تو وہ پلیٹ اس کے حق میں بخشش کی دعا کرتی ہے۔

٭...٭...٭

آخر كتاب الفتن لنعيم بن حماد المروزي رحمه الله تعالى

العلم ٹرسٹ

اسلامی فکر و تحقیق و تدوین کا ادارہ

مقاصد:

- ایک غیر سودی معاشی نظام کی تدوین اور جدید نظام کا متبادل
- تمام مروجہ قوانین کو اسلام کے عادلانہ نظام کے مطابق تربیت دینا
- بیوروکریسی، قوانین نافذ کرنے والے ادارے، اور تمام خدمات کے اصول و قواعد کو اسلام کے مطابق ڈھالنا
- ایک جامع نظام تعلیم کا خاکہ اور اسلامی معاشرتی نصاب تعلیم مرتب کرنا
- دارالترجمہ۔ دنیا کے تمام جدید علوم کو اردو زبان میں منتقل کرنا

دور فتن کے بارے میں احادیث نبی ﷺ

کتاب الفتن
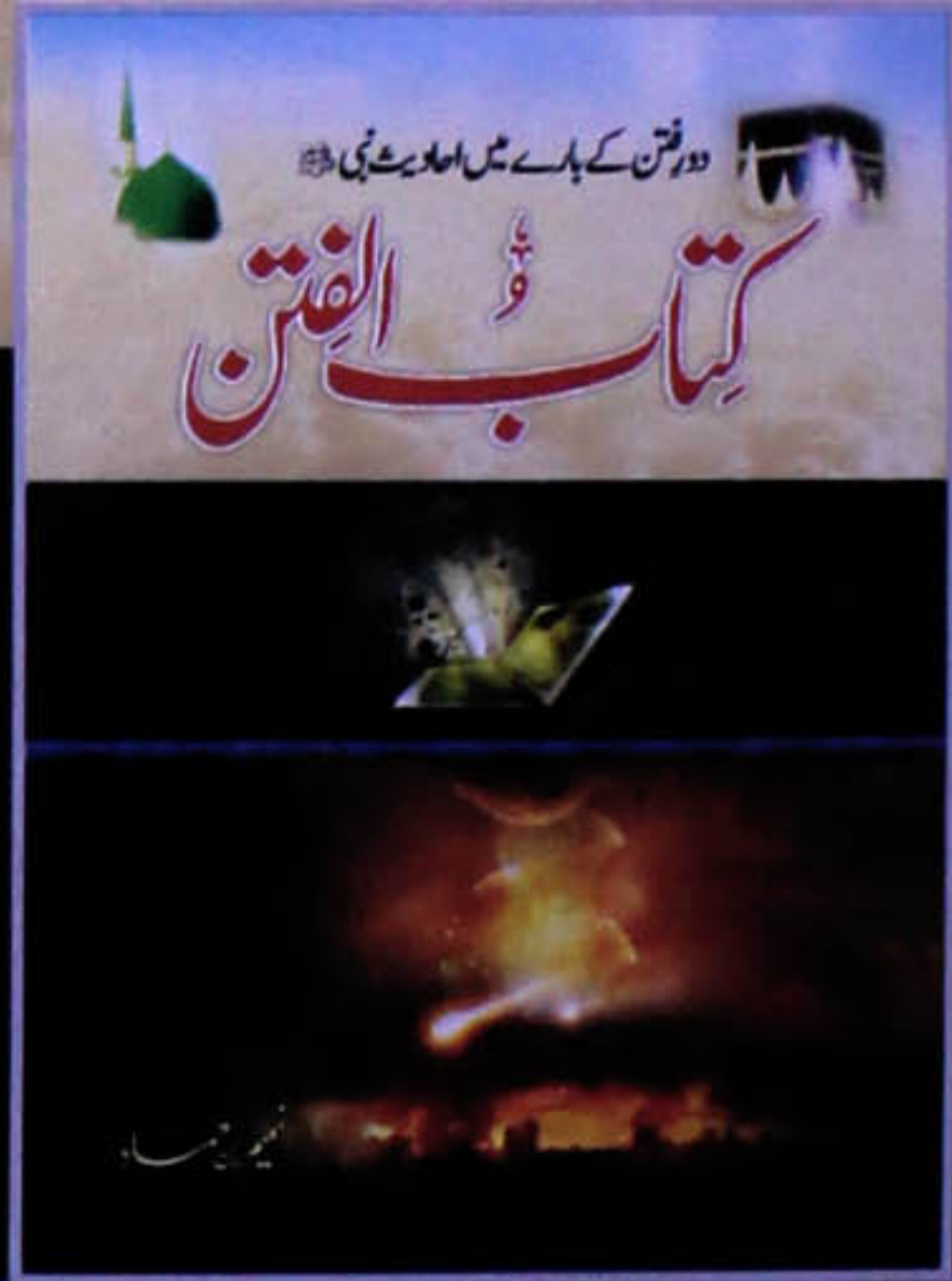
یکے از مطبوعات: العلم ٹرسٹ

کچا لارنس روڈ، بالمقابل ڈرگ کورٹ لاہور۔